

طلسم زعفران زار
جلد دوم
۳۲

۳۲

طلسم زعفران زار
جلد دوم

32

II



سلیمی
زار
زعفران
طلسم
جلد دوم
۳۲/

32

TILISM
ZAFRAN
ZAR
SULEMANI
Vol.
II



طلسم زعفران زار سلیمانی

منجملہ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلۂ سخن اسطرح آغاز ہوا ہے کہ مارا جانا جمشید ثانی کا اور خبر ہونا وزیر بدتدبیر کو جو کہ جنگ مین مصروف تھا اس خبر کو سنکے اُسکے حواس باختہ ہوے چالیس افسر اسکے ہمراہ ہین یہ بقصد فرار اُڑکر چلا سرداران صاحبقران نے جو دیکھا کہ ساحر اُڑے ہوئے جاتے ہین تیر مارے کئی ساحر گرے وزیر نکل گیا ایک پہاڑ پر آکر ٹھہر سر اُٹھا کر دیکھا کہ رستم پیلتن علمشاہ نوجوان جنگ کر کے پلٹے ہین مگر اتنا کے زخم دار ہین سردار بغلون مین ہاتھ دیے ہوے طرف بارگاہ کے لیے جاتے ہین پس وزیر تڑپکر جو گرا علمشاہ کو اُٹھا لیگیا بس اسکا طلسم زعفران زار مین لیجانا بہان کے ساحر بڑے زبردست ہین اور سمک بلطاقی عیار کا اپنے آقا کی فکر مین چلنا۔ بیان قلعہ طلسمی و گنبد فیروزہ و چمنہاے زعفران زار وغیرہ وغیرہ کمال خوش بیانی سے تحریر ہین

جسکو

منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے آغاز کیا تھا مگر قضا نے مہلت ندی ناتمام رہا تھا چنانچہ حسب الحکم مالک مطبع رئیس عالیوقار ملک التجار گوہر بحر مروت قدرشناس علم و ہنر جناب منشی پراگ نرائن صاحب دلیم اقبالہ بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے باعانت مولوی محمد اسمعیل اثر تکمیل کیا اور بکمال زیبائش شعر و سخن سے آراستہ و پیراستہ کر کے اختتام کو پہونچایا چنانچہ پہلی بار

یہ جلد دوم

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

سنہ ۱۹۰۵ع

اطلاع — اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیئے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُن مین بعض کتب قصہ جات اردو نثر و نظم درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
کتب قصہ جات نثر	
داستان امیر حمزہ صاحبقران — جسکی ترتیب و تزئین آٹھ دفترون مین ہی — جسکو ابو الفیض فیضی فیاضی وزیر اکبر بادشاہ نے شہنشاہ اکبر کی تفریح طبع کے لیے یہ مبسوط داستان تصنیف کی اور امرا و سلاطین کے دربارون مین داستان گویون کے حسن بیان سے تا این زمان یادگار زمانہ رہی چونکہ شئی نایاب تھی ہر شخص چاہتا تھا کہ اسکا ترجمہ اردو مین ہو جائے لہذا مطبع منشی نولکشور مین دفتر اول سے دفتر ہشتم تک ترجمہ ہو کر طبع ہا جسکی قیمت درج ذیل ہی —	
۱ — نوشیروان نامہ جلد اول —	عما پ
۲ — 〃 جلد دوم —	عما پ
۳ — ہرمز نامہ متعلقہ نوشیروان نامہ جلد دوم —	للعہ پ
۴ — ہومان نامہ متعلقہ نوشیروان نامہ جلد دوم —	عما ب ۸ر
۵ — کوچک باختر —	عما پ
۶ — بالا باختر —	عما پ
۷ — ایرج نامہ جلد اول —	عما پ
۸ — 〃 جلد دوم —	عما پ
۹ — طلسم ہوشربا — جلد اول —	عما

نام کتاب	قیمت
۱۰ — طلسم ہوشربا — جلد دوم —	عما/
۱۱ — 〃 جلد سوم —	عما/
۱۲ — 〃 جلد چہارم —	سے/
۱۳ — 〃 جلد پنجم کا حصہ اول —	عما/ ۴
۱۴ — 〃 〃 حصہ دوم —	عما/ ۴
۱۵ — 〃 جلد ششم —	سے/ ۶
۱۶ — 〃 جلد ہفتم —	سے/
۱۷ — بقیہ طلسم ہوشربا جلد اول مصنفہ منشی احمد حسین قمر —	عہ/ ۱۲
۱۸ — ایضاً — حصہ دوم —	عما/
۱۹ — صندلی نامہ دفتر ششم —	عما/
۲۰ — تورج نامہ جلد اول دفتر ہفتم داستان امیر حمزہ صاحبقران —	سے پ
۲۱ — تورج نامہ جلد دوم 〃	صہ پ
۲۲ — لعل نامہ جلد اول دفتر ہشتم —	عما پ ۴
۲۳ — ایضاً — جلد دوم 〃	عما/ ۴
۲۴ — دفتر آفتاب شجاعت متعلق جلد دوم لعل نامہ	للعہ پ
طلسم فتنہ نور افشان — جلد اول —	سے پ
۲ — 〃 جلد دوم —	سے پ ۶
۳ — 〃 جلد سوم —	للعہ پ
ایضاً — کامل جلد یکمشت ہر سہ جلد کے لیے	لعہ پ

فہرست مضامین داستانہاے طلسم زعفران زار سلیمانی جلد دوم

طلسم زعفران زار سلیمانی

منجملہ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلۂ سخن اسطرح آغاز ہوا ہی کہ مارا جانا جمشید ثانی کا اور خبر ہونا وزیر بدتدبیر کو جو کہ جنگ مین مصروف تھا اس خبر کو سنکے اُسکے حواس باختہ ہوے چالیس افسر اسکے ہمراہ ہین یہ بقصد فرار اوڑکر چلا سرداران صاحبقران نے جو دیکھا کہ ساحر اوڑے ہوئے جاتے ہین تیر مارے کئی ساحر گرے وزیر نکل گیا ایک پہاڑ پر آگر پھر اسر اُٹھا کر دیکھا کہ رستم پیلتن علمشاہ نوجوان جنگ کر کے پلٹے ہین مگر انتہا کے زخم دار ہین سردار بغلون مین ہاتھ دیے ہوے طرف بارگاہ کے لیے جاتے ہین بس زیر کر جو گرا علمشاہ کو اُٹھا لیگیا بس اسکا طلسم زعفران زار مین لیجانا جہان کے ساحر بڑے زبردست ہین اور سمک ناطاقی عیار کا اپنے آقا کی فکر مین چلنا۔ بیان قلعہ طلسمی و گنبد فیروزہ و چہنا سے زعفران زار وغیرہ وغیرہ وغیرہ بکمال خوش بیانی تحریر ہین

جسکو

منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے آغاز کیا تھا مگر قضا نے مہلت ندی ناتمام رہا تھا چنانچہ حسب الحکم مالک مطبع رئیس عالیوقار ملک التجار گوہر بحر مروت قدرشناس علم و ہنر جناب منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہم بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے باعانت مولوی محمد اسمعیل اثر تکمیل کیا اور بکمال زیبائش شعر و سخن سے آراستہ و پیراستہ کرکے اختتام کو پہونچایا چنانچہ اسکی

جلد دوم

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

سنہ ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اُس خالق اکبر مالک بحر و بر کو سزاوار ہی کہ جو مالک اقلیم عالم باعث ایجاد آدم و نبی آدم موجد طلسم عناصر خلاق آسمان و زمین ہی جسکی ذات وحدہ لاشریک ہی جس نے ایک کلمہ کن سے زمین و آسمان بہشت و نار خلق فرمائے اُسکے اوصاف مین زبان قلم لال ہی اُسکی کنہ حقیقت کو بشر کی کیا مجال ہی کہ لکھ سکے قلم کو سکتا ہی ہر برگ و شجر سے اُسکی قدرت کی شان پیدا ہی ہر غنچہ سربستہ چٹک کر اُسکے خالق بے نیاز و رب کارساز ہونے کی گواہی دیتا ہی بموجب شعر ہر گیاہے کہ از زمین روید ٭ وحدہ لاشریک لہ گوید ٭ وہ ایسا خالق اکبر ہی کہ جسکے نام نامی سے لذت حیات زبان پر آتی ہی جسکا اسم پاک باعث فرحت جان تازہ او بموجب سرور بے اندازہ ہی اُسکی محبت راہ نجات دیکھاتی ہی نرگس شہلا باغ حیات مین دیدہ انتظار سے کسکی دید کی بیقرار ہی صاف ظاہر ہی کہ سرو دلجو لب جو اس امر کا مشتاق ہی کہ اگر دو سرا پانون پاتا تو اُسکی تلاش مین پھرتا شمس و قمر دن رات اسی گردش مین ہین کہ اوصاف حمیدہ رب اکبر بیان کرین اور اُسکی کنہ ذات کو دریافت کرین مگر اسوقت تک تو نہین پہونچے ہین اور نہ تا بہ قیامت پائینگے یوہین سرگردان پھرا کرینگے انسان کی کیا مجال ہی اُسکے اوصاف خیال مین زبان خامہ و دہان لال ہی گلشن ایجاد مین ہر غنچہ گل صبح و شام اسی کا بزبان بیزبانی خواستگار ہی کہ حمد رب اکبر

خالق بحر و بر ادا کرون لیکن کیا طاقت و قدرت ہی کہ رنگ قدرت مین دخل دے سکے اور غنچہ سربستہ اسکے اوصاف مین زبان کھول سکے سوسن صد زبان بلاغ اوصاف مین عاجز و پریشان سنبل مثل آئنہ ششدر و حیران لالہ داغ بر دل ہر چند نرگس کوی حمد و ثنا مین نگاہ شوق و ذوق انتظار کامل کر کے قدم دہرتی ہی اُس پر بھی اُس خالق اکبر کی حمد و ثنا نہین کر سکتی ہی بڑے بڑے عاقل زمانہ خداوند کریم نے خلق فرمائے اور وہ ہمیشہ اسکی کنہ ذات کی دریافت کرنے مین سرگردان رہے باسے عقل و دانش سے مگر ہمیشہ عاجز رہے اور اُسکی کنہ ذات تک نہ پہونچ سکے جیسا کہ شاعر کہتا ہی شعر توان در بلاغت بہ سحبان رسید ؛ نہ در کنہ بے چون سبحان رسید ؛ ایسا خالق ہی کہ جس نے اپنی قدرت کاملہ سے فرقہ انسان مین وہ وہ انسان خلق فرمائے کہ جنکے اوصاف بیان نہین ہو سکتے پہلے حضرت آدم محترم و محتشم کو خلیفہ فرمایا روے زمین کا بعدہ یکے بعد دیگرے نبی و مرسل خلق فرمائے کافران دین کی ہدایت کے لیے مگر وہ سیہ کاران عالم کسی طرح راہ راست پر نہ آئے اور اُن برگزیدگان درگاہ خالق اکبر کو ایذا پہونچانے کے درپے ہوے انواع و اقسام کی تکلیف دی خلاصہ یہ کہ خداوند کریم ہم سب پر مثل مادر و پدر سے مہربان ہی اور ہماری راحت و آرام کے لیے ہر قسم کی نعمت اپنی قدرت سے خلق فرمائی کوئی خداوند کریم کی مدح و ثنا نہین کر سکتا ہی باسے قلم میدان مدحت مین رہ روی سے عاجز ہی ان اشعار پر ختم کرتا ہون

قصب باف عروسان بہاری ‌— قیام آموز سرو جوے باری — بلندی بخش ہر ہمت بلندی
بہ پستی افگن ہر خود پسندی — گنہ آمرز رندان قدح خوار — بطاعت گیر پیران ریاکار ؛
انیس خلوت شب زندہ داران — رفیق روز در محنت گذاران

اسیقدر مختصر حمد الٰہی مین زبان کھولی قلم باوجود دو زبان ہونے کے اقرار عجز کرتا ہی اب نعت احمد مختار کا قصد ہی حمد الٰہی تو کوئی لکھ ہی نہین سکتا ہی گو تعریف و توصیف اُسکے انبیا و اوصیا کی بھی مشکل ہی مگر میدان نعت مین اشہب قلم کو جولان کرتا ہون اور نعت سرور کائنات فخر موجودات باعث ایجاد آسمان و زمین جناب ختم المرسلین اشرف انبیا حبیب کبریا معرض تحریر مین لاتا ہون سبحان اللہ خداوند کریم نے ایسا نبی برحق پیغمبر پاک ہمکو عطا کیا کہ جسکی شان مین لولاک لما خلقت الافلاک فرمایا ایسا نبی کہ جسکی نعلین بروز معراج سر عرش کا تاج ہوئین یہ مرتبہ ہی ہمارے نبی برحق کا کہ حکم ہوا جبکہ حبیب خدا عرش معلے پر پہونچے تو قصد کیا کہ نعلین کو پاے اقدس سے دور فرمائین آواز آئی کہ اے حبیب ہمارے یہ کیا ارادہ ہی عرض کیا کہ جب جناب موسٰی کوہ طور پر تشریف لے گئے تھے تو حکم ہوا تھا کہ نعلین کو دور کرو یہ مقام مقدس ہی پس وہ زمین تھی وہان تو یہ حکم ہوا اور یہ تو عرش معلی ہی

یہان کیونکر نہ دور کردن آواز آئی کہ ہم نے باعث قیام فلک تمھاری نعلین کو مقرر کیا ہو اور انکو اُسکے سر کا تاج قرار دیا ہو اور ہمنے وعدہ کیا تھا کہ میرے حبیب کی نعلین تیرے سر کا تاج ہونگی پس میرے وعدہ کو وفا کر مع نعلین عرش پر قدم رکھو یہ مرتبہ ہی ہمارے نبی اکرم کا کہ مع نعلین عرش پر تشریف لیگئے تا بہ پردہ قدرت پہونچے راز و نیاز ہوا جناب باری مین اور حبیب خدا مین دو کمان کا فاصلہ تھا یہ مرتبہ سوائے ہمارے نبی کے دوسرے کو نہین مرحمت ہوا حبیب خدا سے جو اصحاب نے دریافت فرمایا کہ آپ سے کس زمان مین کلام ہوا جواب مین فرمایا کہ وصی کے لب و لہجہ مین کلام ہوا اور جو ہاتھ حجاب قدرت سے نکلا تھا وہ میرے وصی کے ہاتھ سے مشابہ تھا پس جو کہ حبیب خدا ہو جسکو خود خداوند کریم اپنا حبیب فرمائے جسکا یہ مرتبہ ہو اُسکی تعریف و توصیف کیا کوئی کر سکتا ہی بقول شاعر شعر

مدح احمد زبان پر کیونکر آئے
بحر کوزہ مین کسطرح سے سمائے

ایسا نبی ہمکو عطا فرمایا کہ جو مثل پدر و مادر کے ہم سبکا شفیق ہی اور جس نے اپنی امت کے لیے اور انکی رہائی نار کے خاطر انواع انواع کے ظلم و بدعت ستمگاران امت کے گوارا فرمائے اپنے پارہائے جگر کو اپنی امت پر نثار کیا ہم لوگون سے نہ حق ادا کیا لکھا ہی کہ بروز قیامت جب میدان حشر و نشر برپا ہوگا سب انبیائے سابقین نفسی نفسی کہتے ہونگے مگر ہمارے نبی اکرم اُمتی اُمتی فرماتے ہونگے ہم سبکی شفاعت فرمائینگے آب سلسبیل و کوثر سے سیراب کرینگے ایسے نبی برحق کی کیونکر مدح و ثنا ہو سکے جسکا شق القمر ایک ادنی اعجاز ہی جسکے نبی و پیمبر ہونے کی شجر و حجر انسان و حیوان تک نے شہادت دی آپ گو اُمّی تھے مگر بقدرت خدا کل معجزات خدا و اسرار الٰہی سے آگاہ تھے بقول شاعر شعر

یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست
کتب خانۂ چند ملت بشست

آپ نے آگر اور ملتون کو باطل فرمایا یہ کیا کم ہی کہ ہمارے نبی پر وہ کتاب نازل ہوئی جو کہ منسوخ کرنیوالی ہی توریت و زبور و انجیل کی ہمارے نبی پر وحی نازل ہوئی جبرئیل امین بالائے آسمان سے وحی الٰہی از جانب رب العزت لیکر حاضر ہوتے تھے بقول شاعر شعر امام رسل پیشوائے سبیل

امین خدا مہبط جبرئیل
دگر حبیب خدا اشرف انبیا
کہ عرش مجید ش بود متکا
سوار جہانگیر یکران براق
کہ بگذشت از قصر نیلی رواق

خلاصہ یہ کہ کوئی نعت احمد کو نہین بیان کر سکتا ہی گلشن نعت کو نرگس شہلا دیدہ انتظار سے نگران ہی کیونکر بزبان بے زبانی نعت احمد مختار بیان کرون سوسن دہ زبان حیران ہی کہ کیونکر تعریف سرور کائنات بیان کرون لالہ داغ بر دل ہی سرو لبجو لب جو ایک پانون سے کھڑی ہی اس امر کی خواہش رکھتی ہی کہ اگر دوسرا پانون عطا ہو

تو میدان نعت مین پھرون اور جب خدا کی حمد وثنا کرون مگر مجبور ہون خامہ دو زبان عاجز ہی
انسان کی تو کیا تاب و طاقت ہی کہ نعت احمد مختار بیان کر سکے خلاصہ یہ کہ ہر ایک عاجز ہی
سبحان اللہ جیسا نبی اوسپہ خداوند کریم نے ہمکو مرحمت فرمایا ویسا ہی امام اور وصی نبی بھی مرحمت
فرمایا کہ جو کہ کرار غیر فرار ہی جسکی شان مین کئی مرتبہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا کہ لحمک لحمی جسمک جسمی
و دمک دمی جو کہ شیر خدا ہوا اور وصی مصطفےٰ اُسکی کوئی مدح کیا کر سکے حدیث مین آیا ہی کہ اگر تمام
دریا بجای سیاہی کے ہون اشجار تمام بجای قلم کے ہون و ہر گیاہ و درخت بمنزلہ کاغذ کے ہون اور تمام
انسان و جن فضائل علی کا شمار کرین تو بھی نہ ہو سکے جسکے ایسے فضائل ہون تو پھر میری کیا مجال ہی جو مدح
علی ابن ابیطالب مین زبان ہلا سکون یا مدح بیان کر سکون مگر برای ثواب کچھ تحریر کرتا ہون بقول شاعر شعر

	علی امام من است و منم غلام علی		ہزار جان گرامی فداے نام علی	

منقبت حیدر کرار غیر فرار برادر احمد مختار کمیت خامہ کو میدان منقبت مین مہمیز کرتا ہون اور بلبل شاخسار
فصاحت کو گلشن منقبت مین نغمہ سرا کرتا ہون خدا نے ہمکو جیسا نبی عطا فرمایا ویسا ہی وصی و امام مرحمت کیا
مقام فخر و افتخار ہی کہ جیسا ہمکو نبی برحق عطا ہوا ویسا ہی وصی مطلق صاحب اعجاز و کرامات زوج زہرا ولی خدا برادر
حبیب اللہ شیر بیشہ کبریا فاتح بدر و حنین اسد رب مشرقین زوج بتول وصی رسول پدر شبیر و شبر
فاتح باب خیبر قاتل عمرو و انتر مالک حوض کوثر جسکی شان مین سورہ ہل اتی نازل ہوا جسکی شان مین ناد علی بروز
جنگ خیبر جبرئیل لیکر نازل ہوے جسکی شان مین یہ فقرا نازل ہوا کہ ضربت علی یوم الخندق افضل من عبادت الثقلین
جسکا خود خدا معرف ہو جسکا ادنا معجزہ رجعت شمس ہی جو کہ بروز ہجرت بستر رسول پر سویا جسکی زبان مین خدا نے
اپنے حبیب سے کلام کیا جسکو خدا نے تلوار و رسول نے دختر عطا فرمائی جیسا کہ ملا کاشی نے نظم کیا ہی شعر

	گر نبودی ذات پاکت آفرینش را سبب		تا ابد حوا سترون بودی و آدم عزب	

جسکو ساتھ رسول اکرم کی معراج ہوئی جسنے خانہ کعبہ سے بتون کو باہر کیا جسنے دوش نبی پر معراج پائی جسنے
بنیاد کفر و بدعت عالم سے مٹائی جسنے نور اسلام کو ہر ایک پر روشن ذظاہر کیا جو کہ ہر جنگ پیکار مین رسول مختار کا
سینہ سپر رہا جو کہ بدون جنگ کو فتح کیے ہوے نہ پھرا جو کہ کسی پہلوان سے زیر نہوا ہر ایک پر غالب آیا ایسا امام ہمکو عطا کیا کہ جسکے
اوصاف بیان نہین ہو سکتے جو کہ ایک وقت مین چالیس مقام پر مہمان ہوا جسنے بارہا روزہ پر روزہ رکھا اور اپنا قوت محتاجون کو دیدیا
جو کہ یتیمون اور مسکینون و بیواؤن کا ہمیشہ سرپرست رہا خدا نے ولی فرمایا جسکے معجزات لاتعد و لاتحصے ہین بشر کی تو کیا مجال ہی جو منقبت

حیدر کرار بیان کر سکے بموجب رباعی تعریف علی بہ گفتگو ممکن نیست ÷ گنجایش بحر در سبو ممکن نیست

من ذات علی بواجبی کے دانم | الا دانم نہ مثل او ممکن نیست

سبب تالیف وتصنیف کتاب بخدمت ناظرین یون عرض رسا ہون بلبل بوستان بلاغت حدیقہ تصنیف مین یون نغمہ زن ہوتی ہی کہ ایک دنکا ذکر ہی کہ یہ خاکسار زرہ بیمقدار جاہل مطلق بندہ گنہگار خالق اکبر حقیر کو مین شیخ تصدق حسین بعد ختم ہر سہ جلد آفتاب شجاعت کی برائے قدم بوسی وزیارت جناب مستطاب معلی القاب ملال رکاب مسند نشین اہد یکہ غیرت حاتم دوران عادل زمان غریب پرور عدل گستر شریف نواز قدر دان سخن واہل سخن ارسطو فطرت سلیمان حکمت جمشید شوکت فریدون حشمت دارا صولت سکندر جاہ عالی دستگاہ جناب منشی پراگ نرائن صاحب بہادر دام اقبالہ واجلالہ مالک مطبع اودھ اخبار کے حاضر خدمت فیضدرجت ہوا مواد ب ہو کر سلام بجالایا زیارت سے مشرف ہوا قدم بوسی حاصل کی آنجناب نے ازراہ قدردانی وغلام نوازی کرسی مرحمت فرمائی مین آداب وتسلیمات بجالا کر بیٹھ گیا آنجناب نے مسکرا کر فرمایا کہ اب سوائے آپکے ہمارے مطبع مین پرانے لوگون مین سے کوئی نہین ہی مین نے دست بستہ عرض کیا کہ جی ہان سوائے اس حقیر کے اب کوئی نہین ہی منشی احمد حسین صاحب قمر نے بھی انتقال فرمایا یہ غلام بھی حضور سے رخصت ہونے کو آیا ہی کیونکہ یہ خیال ہوا کہ اب آپ سے رخصت ہو لون حیات کا کیا اعتبار چراغ سحری ہو رہا ہون کہ اب گل ہو جب گل ہوا شاید پھر زیارت نصیب ہو یا نہو یہ حسرت لیکر اس دنیا سے جاؤن کیونکہ یون ہر ماہ مین زیارت حضور وقدمبوسی سے مشرف ہوتا اور آپکی ذات سے پرورش پاتا تھا جو سلسلہ پرورش پانے کا تھا ختم ہو گیا لہذا اب مجکو رخصت فرمایئے ہنس کر فرمایا کہ کیا جو دفتر تم تحریر کر رہے تھے وہ تمام ہو گیا مین نے عرض کیا کہ جی ہان تینون جلدین جو کہ زیر تحریر تھین وہ تمام ہو گئین اب بیکار ہون یہ سماعت فرما کر اہلکارون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ کیا ہمارے یہان اب کوئی کتاب ایسی نہین ہی کہ جسکا ترجمہ شیخ صاحب فرمائین انھون نے عرض کیا کہ جی نہین اب کوئی کتاب ایسی نہین ہی یہ سماعت کر کے کچھ عرصہ تک سکوت فرمایا چونکہ قدردان ہین صاحب کمال ہین شرفا کی پرورش فرماتے ہین ورنہ مین کب اس قابل تھا اور اس لائق ہون کہ کوئی قدر فرمائے مگر آنجناب موصوف ازراہ عدل گستری وشرفا پروری قدر فرماتے ہین تھوڑی دیر کے بعد فکر فرما کر سر اٹھایا اور فرمایا کہ وہ ذخیرہ جو کہ منشی احمد حسین صاحب قمر طلسم زعفران زار کو تحریر کر کے داخل مطبع کر گئے ہین اور وہ دفتر مین رکھے ہوئے ہین انکے انتقال کے بعد انکی تحریر ہونے کی نوبت نہین آئی انکو تو لاؤ اسی وقت وہ اجزا جو کہ قریب ساتھ جزدن کے تھے منشی صاحب نے تحریر کر کے داخل کئے تھے انکے بعد کے اجزا تحریر کرنے کی مہلت قضا نے ندی

که اُسکے آگے وہ تحریر کرتے وہ ذخیرۂ دفتر مین رکھے ہوئے ہین بموجب حکم فوراً اہلکارون نے حاضر کیے
جناب ممدوح نے وہ ذخیرا ہاتھ مین لیکر اور میری طرف اشارہ فرماکر فرمایا کہ لو ان اجزا کو لے جاؤ اور اسکے بعد سے
تحریر کرو مگر وہ جلدون مین یہ بیکار پڑے ہوئے تھے کوئی اِسکا پورا کرنے والا سواے تمھارے نہین ہی مین نے
سلام کرکے یہ عرض کرکے لے لیا کہ آپ قدر فرماتے ہین ورنہ مین کس لائق ہون لیکر ہٹا کہ آنجناب نے فرمایا کہ
یہ امر ممکن ہی کہ اسکے بعد سے تحریر کرو اور جوڑ موافق سے لگے کسی قسم کا نقص نہو مین نے ہاتھ باندھکر عرض کیا
کہ اگر خدا نے چاہا اور آپکے اقبال نے یاوری کی اور مدد تو یقین کرتا ہون کہ تحریر کرون اور کسی قسم کا
نقص نہو آپکی عنایت سے یہ کوئی امر نہین ہی فرمایا کہ اچھا ایک جز تحریر کرکے ہمکو دکھانا کہ ہم دیکھین کیسا جوڑ لگایا ہی
چنانچہ مین بعد تھوڑے عرصہ کے رخصت ہوکر چلا گیا اُس وقت تو یہ خیال اُس امر کا کہ الامر فوق الادب کچھ انکار نہ کیا
بموجب حکم کے اقرار کیا اب جو اپنے مقام پر آکر اُسکو دیکھا تو بڑی دقت پائی اول تو دوسرے کی تحریر پر قلم
اُٹھانا اور اُسکو تحریر کرنا معلوم نہین اُسنے کیا خیال کرکے سلسلۂ تحریر کو آغاز کیا تھا اور کیا اُسکا منشا تھا کیا
واقعات وہ تحریر کرتا اور تم کیا تحریر کروگے چونکہ خداوند کریم کو میری عزت رکھنا تھا اور مین نے جو اُسکی
ذات پر بھروسا کرکے اقرار کر لیا تھا اُسنے آسان کیا خیال مین آیا کہ تحریر تو کر خدا مالک ہی چنانچہ قلم اُٹھاکر نام خدا
لیکر تحریر کرنا شروع کیا اُس خدا نے آسان کیا ایک جز تحریر کرکے داخل کیا پسند آیا بہت تحسین و آفرین سے
سرفراز فرمایا اب لکھنا شروع کیا خلاصہ یہ کہ ایک جلد تحریر کرکے تمام کی بفضل خدا جلد اول تو تمام
ہوئی اب جلد دوم کی تحریر مین کوشش کی اُسکو بھی تحریر کرنا شروع کیا یہ بھی عنایت
خداوند کریم سے تمام ہو جائے گی ناظرین والاتمکین کی خدمت عالی مین دست بستہ گذارش ہی کہ اگر
کوئی غلطی ملاحظہ فرمائین اُسکو از راہ مہربانی و عیب پوشی کے پوشیدہ فرمائین میری عرق ریزی کا
خیال فرماکے مجکو خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز فرمائین کیونکہ انسان مرکب ہے خطا
و نسیان سے شاید کسی مقام پر کچھ رہ گیا ہو یا رہ جائے تو آپ لوگ معاف فرمائین یہ ان لوگونکی خدمت
مین عرض ہی کہ جو کہ قدر فرماتے ہین ان لوگون کی خدمت مین عرض نہین کہ جو کہ حاسد
ہین اور بیکار کا حسد فرماتے ہین بس مین نے دل سے اُن لوگون کے لیے دعا کرتا ہون کہ جو کہ
از راہ قدردانی عیب پوشی فرماتے ہین اور جناب بابو صاحب کے لیے شب و روز خداوند کریم میری
دعا کو قبول فرمائے الٰہی آمین ثم آمین آمدم بر سر قصہ

آغاز داستان امیر حمزہ صاحبقران ثانی سلیمان لرلہ قاف ہمہ میدان مصاف شیر بیشہ جنگ شکنندہ کمان رستم دستان صاحب گرز سام بن نریمان - ساقی نامہ

ساقیا تو شراب وہ مل کا
کاگ اڑتا ہو جسکی بوتل کا
آج وہ ساقی پلا مجکو شراب
جو کہ دکھلا دے جہان کا انقلاب
جھوم کر کوہسار سے اٹھین گھٹا
مے کشونکا دل نہ ہو ساقی گھٹا
تو رہے ساقی جہان مین برقرار
تجھپہ ہم رندون کا ہو دارومدار
میکدے کی خیر اے ساقی رہے
دیدے بھر کر جام اپنے ہاتھ سے
نشہ مین لکھون وہ نادر داستان
پڑھ کے ہون محظوظ سب پیر و جوان

غزل

کہین کیونکر کہ دل مین ہم نہین ارمان رکھتے ہین
تمنا جائے کیونکر ہم بھی آخر جان رکھتے ہین
شکایت یار کی اے دل سمجھکر سحر مین کرنا
مثل مشہور ہے دیوار در بھی کان رکھتے ہین
رقیب روسیاہ دیکھا جائیگا کیا بزم مین چکمہ
سہا ہم ایسے ویسے کو بہت پہچان رکھتے ہین

غزل دیگر

آپکے حسن کا جواب نہین
شرم آتی نہین حجاب نہین
غیر کہتا اگر تو کچھ کہتے
آج ساقی نہین شراب نہین
اک قیامت ہے یہ شباب نہین
مفت برباد کر دیا دل کو
آپکی بات کا جواب نہین
حسن اُس شوخ کا قیامت ہے
چاند سے منھ پہ کیون نقاب نہین
کچھ ابھی خانمان خراب نہین
گل تو گلشن مین سب ہین یا تھا
دیکھنے کی کسی کو تاب نہین
جب سے وہ شوخ پاس ہے حیدر
چین ہے دلکو اضطراب نہین

بیت

بہ بزم سخن طوطی خوش نوا بندین زمزمہ شد ترنم سرا + بیا بشنو اے ہمدم راستان * کہ باز آمدم بر سر داستان +
راویان اخبار و ناقلان آثار و حاکیان خوش گفتار بلبل شاخسار معنی کو یون چمن فضا مین زمزمہ سنج کرتے ہین و طوطی شکرستان فصاحت کو حدیقہ بلاغت مین یون نغمہ سرا کرتے ہین فتاحان طلسم مضامین و سیاحان عجائبات معنی لوح قلم سے طلسم معنی کو یون فتح کرتے ہین کہ ناظرین عالی فہم و نازک خیال کو بخوبی یاد ہوگا کہ اُس جلد کو اِس حقیر نے اِس مقام پر ترک کیا ہے کہ بعد قتل ہونے بے ستون جادو کے

اور برباد ہوئے گو وہ بے ستون کے وزیر بے ستون نے صاحبقران کی اطاعت کی اور سب سردارون مع اہل لشکر کو
لیکر حاضر خدمت ہوا تھا بادشاہ طلسم یعنی سیمای بلند آواز صاحبقران سے اجازت لیکر تخت سحر پر سوار ہوکر
ایک طرف کو روانہ ہوا ہی اور چند سرداران بدکردار باہم صلاح کرکے مردارخوارونکو خبر کرنے گئے ہین
صاحبقران مع دونون علمون اور سب سردارون و وزیر بے ستون کے طرف اپنے بارگاہ کے بخوشی وخرمی واپس
چلے تھے خواجہ عمرو رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے کہ یکایک پنجہ گرا اور خواجہ کو اُٹھالے گیا پس صاحبقران
افسوس کنان طرف بارگاہ کے تشریف لے چلے ہین ابھی مقام پر یہ داستان جلد اول مین چھوڑی گئی ہی اب حال
اُن سیہ کارون کا تحریر کیا جاتا ہی کہ وہ جو وہان سے بھاگے تو سیدھے بیشہ مردارخواران مین پہونچے ضرغام
مردارخوار و مریخ مردارخوار اپنے مقام پر بیٹھے ہوے تھے سب ملازم اُنکے حاضر تھے ذکر ہو رہا تھا کہ کئی دن سے
کچھ خبر بے ستون جادو کی نہین معلوم ہوئی کہ سُنا گیا تھا کہ طلسم کشا آیا ہی اور اُس سے مقابلہ ہو رہا ہی نہ معلوم کسکو
فتح نصیب ہوئی اور کسکو شکست سردارون نے جوابدیا کہ ہمکو کیا بے ستون نے طلب نہین کیا ورنہ ہم ضرور جاتے
ضرغام نے جواب دیا کہ ہم اُسکے نمک خوار ہین ہم پر فرض ہی کہ ہم کمک کرین کوئی اُنکے طلب کرنے اور
نہ کرنے کی ضرورت نہین ہی پس ہمکو لازم ہی کہ بدون طلب کیے ہوے جاکر کمک کرین سب نے جواب دیا
کہ آپ سردار ہین جو آپکی مرضی ہم موجود ہین یہ سُنکے ضرغام و مریخ نے اسیوقت حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو
ہم بے ستون کی خدمت مین جائینگے یہ حکم دینا تھا کہ لشکر مردارخواران مین کمربندی ہونے لگی اور وہ دونون
بھی آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہونے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ ایک دیوار مابین کوہ بے ستون و بیشہ مردارخواران کے
حائل ہی کہ جسکو عہد بے ستون کہتے ہین وہ سحر بے ستون جادو سے بنی ہوئی ہی بے ستون جادو نے یہ دیوار اس غرض سے
درمیان مین کھینچی تھی کہ مردارخوار میرے ملازمون وغیرہ کو تکلیف نہ پہونچائین گو کہ مردارخوار بھی اسی کے
تابع حکم ہین بے ستون کو اپنا آقا و ولی نعمت خیال کرتے ہین بلکہ اپنا خدا جانتے ہین اور طریقہ بھی بے ستون کا
یہ ہی کہ جسقدر جانور وغیرہ یا انسان وہ جو کہ لاوارث ہین اور مرجاتے ہین اُنکی لاش و جانوران مردہ کی لاش ان
مردارخوارونکے لیے مقرر کردی ہین کہ ہمیشہ اُنکو پہونچ جاتی ہین اس سبب سے یہ زیادہ تر تابع حکم ہین اور
جان و دل سے اطاعت کرتے ہین انکو حکم ہی کہ جب تک ہم تمکو طلب نہ کرین تم نہ آنا بدون ہمارے بلائے ہوے
بدین سبب یہ مردارخوار اپنے بیشہ مین رہتے ہین ادھر نہین آتے ہین مگر خبرین انکو ہر واقعہ کی گذرتی ہین
چنانچہ یہ انکو معلوم ہوا تھا کہ بادشاہ سے اور طلسم کشا سے جو آیا ہوا ہی معرکہ پڑا ہی یہ حیران تھے کہ ہمکو کیون نہ یاد کیا

چنانچہ اسی سبب سے اُنھون نے خود بخیال نمک خواری قصد کمک کیا ہی اور لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیا ہی لشکر تیار ہو رہا ہی اور اسلحہ تن پر آراستہ کر رہے ہین کہ یکایک وہ دیوار جسکا مین نے ذکر کیا ہی خود بخود بیخ و بنیاد سے گر پڑی اور غبار بلند ہوا اور شور غل پیدا ہوا تاریکی ہوئی بہت سے مردار خوار دب گئے اور ہلاک ہوے یہ دہماکا اور شور و غل جو ہوا اور جب بے ستون کی سمت سے آواز گریہ زاری جو سنائی دی اِنھون نے حیران ہو کر اسطرف کو دیکھا تو دیوار کو گرا ہوا پایا اور شور غل سُنا چونکہ یہ اس امر سے بخوبی آگاہ تھے کہ یہ دیوار سحر ہی جب بے ستون جادو ہلاک ہوگا اُسوقت یہ دیوار منہدم ہوگی اور برباد ہو جائیگی یہ جو انھون نے دیکھا ایک بار ایک چیخ ماری ضرغام و مریخ پکارا کہ بڑا غضب ہوا ہمارا مالک و آقا و خداوند شاید ہلاک ہوا جو یہ دیوار گری اور صحرائے بے ستون و کوہ بے ستون کی طرف سے صدائے گریہ و زاری برابر آرہی ہی غبار بلند ہی تاریکی ہو رہی ہی ضرور کوئی نہ کوئی آفت آئی ہی جو یہ دیوار گری ہی کیونکہ بادشاہ نے فرمایا تھا کہ جب میرے اوپر کوئی آفت آئے گی اور مین ہلاک ہونگا تو یہ دیوار گر جائیگی پس اِس دیوار کے گرنے سے یقین اِس امر کا ہوتا ہی چلو جلدی خبر لیں تو کوئی شی ایسی حائل نہین ہی کہ نہ جا سکین یا اجازت طلب کرین یہ کہکر اُٹھے اور اُس دیوار کے قریب آکے نگاہ غور سے طرف کوہ بے ستون کے دیکھا اُنکو اُس طرف خاک اُڑتی ہوئی نظر آئی اور کوہ بے ستونکا کہین نام و نشان نہ تھا سر پیٹ کر کہا کہ افسوس بے ستون جادو ضرور ہلاک ہوے کہ کہین کوہ بے ستونکا پتہ بھی نہین ہی جلد چلو ایسا نہو کوئی خرابی واقع ہو یہ کہنا تھا کہ سب لشکر اُسیوقت چلنے پر آمادہ ہوا یہ دونون بھی مرکب پر سوار ہوے پس پشت لشکر نے صف باندھی چلنے کو کہ ضرغام مردار خوار و مریخ مردار خوار نے دیکھا کہ بت سے کوہ بے ستون کے باشندے بحال پریشان سرگردان چاک گریبان چلے آتے ہین اور اُنکے ہمراہ لشکر بے ستون کے لوگ بھی ہین یہان تک کہ وہ سب سیہ کار و سیاہ قلب یہان آکر پہونچے چونکہ وہ لوگ ضرغام وغیرہ سے آگاہ تھے آتے ہی حال کہا اور فریاد کرنے لگے کہ اے پہلوانان دوران وای گرشاسب زمان بڑا غضب ہوگیا کہ ہمارا آقا و سردار مارا گیا کوہ بے ستون برباد ہوا طلسم کشا نے کوہ بے ستون پر آکر بے ستون جادو کو قتل کیا اور بادشاہ طلسم رہا ہوگیا تمام کوہ برباد ہوا وزیر نے مع کل لشکر و سردارون کے طلسم کشا کی اطاعت کی ہم نے جو یہ حال دیکھا ہم وہان سے بھاگے کہ آپکو خبر کرین اور آپکو آگاہ کرین تاکہ آپ یہان سے چلکر آقا کے خون کا معاوضہ مین اور طلسم کشا اور اُسکے اہل لشکر کو قتل فرمائین دیکھیے ملاحظہ فرمائیے وہ غبار بلند ہوا ہی یہ سب آثار بادشاہ کے قتل و کوہ بے ستون کے برباد ہونے کے ہین جلد خبر لیجیے ہم سب اور آپ بھی بے سردار کے ہوگئے اب کوئی سرپرست نہین رہا سب کو

کہا

داہل کوہ برباد ہوگئے ضرغام یہ سُننا تھا کہ طلسم کشا نے اگر بے ستون جادو کو قتل کیا لشکر تباہ ہوا کوہ بے ستون برباد ہوا بس کف افسوس ملکر زانو پر ہاتھ مار کر مریخ سے کہا کہ بھائی غضب ہوگیا خداوند بے ستون مارے گئے ہمکو خبر نہ کی خود مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوگئے اور لڑکر جان دی ہم یہان بے خبر رہے کیون بھائیون طلسم کشا کہان ہے ابھی چلکر اُس سے خونکا معاوضہ کرین اور اُسکو قتل کرین وہ نہ معلوم کس امر پر بھولا ہی نہ معلوم کیونکر طلسم کشا نے بے ستون جادو کو قتل کیا اُنکا قتل ہونا بہت دشوار تھا کیونکہ وہ ساحر زبردست تھے اُنکے حال پر بادشاہ طلسم شہنکال کی بڑی عنایت اور پرورش تھی اپنا قوت بازو جانتے تھے اکثر بادشاہ نے فرمایا ہی یہ کیا آفت نازل ہوئی جو ایسا ساحر زبردست یون مارا گیا افسوس ہمکو خبر بھی نہ ہوئی مریخ نے جوابدیا کہ اب تقریر سے کیا فائدہ جلد یہان سے چلو اور عوض خون لو اور معاوضہ خون بادشاہ بے جادو مین طلسم کشا اُسکے ہمراہیون کو قتل کرو ضرغام نے جواب دیا کہ بھائی اسی سبب سے تو دریافت کیا ہی کہ طلسم کشا کہان ہی اُن فراریون نے جواب مین عرض کیا کہ طلسم کشا اُسی مقام پر زیر کوہ اوترا ہوا تھا جب کوہ برباد ہوا اب سواے میدان کے کہین کوہ کا پتہ بھی نہین تھا اُس صحرا مین ایک طرف ہم بے سردار کے کھڑے ہوے تھے اور ایک طرف طلسم کشا مع اپنے لشکر کے فردکش تھا اُسی حالت مین جنگ مغلوبہ واقع ہوئی ہم لوگ بے سردار تھے ہم نے شکست کھائی فرار پر قرار لیا ہم یقین کرتے ہین کہ طلسم کشا اُسی صحرا مین فردکش ہوگا کیونکہ ہم اُسکو اُسی مقام پر چھوڑ آئے تھے اُسی مقام پر ہوگا آپ تشریف لے چلین ضرغام نے مریخ سے کہا کہ اے بھائی یہان سے چلو اور جاتے ہی لشکر طلسم کشا پر گرو خواہ وہ ہوشیار ہون خواہ بے خبر خواہ آمادہ پیکار ہون خواہ اسلحہ کھولے ہوے ہون بس جاتے ہی اُنکا قتل کرنا شروع کرو اور ایک ایک کو کھانا شروع کردو آج خوب شکم سیر ہوکر کھانا جسکا خوف تھا اور جس سے اقرار تھا اور جنکے تابع حکم تھے وہ تو مارے گئے اب ہم کسکا خیال کرین اور کسکا خوف کرین یہ سب ہمارے آقا و مالک کے دشمن ہین اِنکا کھانا بہت خوب ہی اور بہت بہتر ہی مریخ نے جواب دیا کہ اے بھائی جو تمہاری راے اچھا اہل لشکر کو یہ بھی حکم دیا کہ جاتے ہی لشکر طلسم کشا پر گرین کسی کی فریاد نہ سُنین اور چیر کر کھانا شروع کرین کیونکہ یہ لوگ ہماری خوراک ہین ضرغام نے اُسوقت اہل لشکر کو یہ ہی حکم دیا اور اُن فراریون سے کہا کہ تم آگے آگے چلو اور ہمکو لشکر طلسم کشا کا نشان بتاؤ اُنھون نے عرض کیا کہ بہت خوب بس وہ فراری تو آگے ہوے اور یہ دونون حرامزادے مع اپنے کل لشکر کے جو کہ قریب چالیس ہزار کے تھا ایک مرتبہ مرکب اُٹھا کر چلے اُدہر صاحبقران مع کل سردارون و حکیمون و اہل لشکر کے طرف بارگاہ کے چلے تھے صاحبقران کے ہمراہ وزیر بے ستون مع اپنے کل اہل لشکر و سردارون کے تھا

صاحبقران برائے خواجہ افسون کہتے ہوے سبکو ہمراہ لیے ہوے چلے جاتے ہین دونون حکیم سر صاحبقران پر
زر سرخ وسفید نثار کرتے ہوے چلے آتے تھے اپنے فرودگاہ پر نہ پہونچے تھے کہ ایک طرف سے گرد وغبار بلند ہوا
اور ایسا غبار بلند ہوا کہ روے آفتاب پوشیدہ ہو گیا تمام جنگل مین تاریکی پھیل گئی یہ معلوم ہوا کہ سیاہ اندھی اٹھی ہو یکایک
حکیم اقلیفون کی نگاہ اس غبار پر پڑی واہل لشکر کے تمام لشکر مین غل وشور برپا ہوا کہ جلد چلو اور جلد چلو کہ بڑے
غضب کی اندھی اٹھی ہو اور اسکے عقب مین پانی مین بھی بہت شدت سے اٹھتا ہی اگر پانی پڑا تو جل تھل بھر دیگا
اس سے بہتر یہ ہی کہ قبل بارش ہونے کے اپنے اپنے مقام پر پہونچ جائین ایسا نہو کہ راہ مین پانی برسنے لگے
اور سب لوگ شرابور ہون اہل لشکر کے قدم بڑھگئے اور فرودگاہ کی طرف چلے ادھر حکیم اقلیفون نے یہ رنگ دیکھکر
صاحبقران سے کہا کہ جلد تشریف لے چلیے بارگاہ مین ملاحظہ ہو کہ کس شدت سے اندھی اٹھی ہی اور اس اندھی اٹھنے سے
یہ معلوم ہوتا ہی کہ بارش بھی بہت شدت سے ہوگی یہان نہ کوئی درخت ہی اور نہ کسی قسم کا سایہ ہی کہ جہان ٹھہر کر
پانی سے اپنی کو بچائیے گا صاحبقران نے اس طرف ملاحظہ فرما کے ارشاد کیا کہ بالکل خوف نکرو یہ آندھی نہین ہی
نہ آثار بارش مین بلکہ کسی لشکر کی آمد ہی کوئی لشکر ادھر سے آتا ہی یہ اسکی آمد سے غبار بلند ہوا ہی چونکہ تیز آرہا ہی
بدین سبب اس کثرت سے غبار بلند ہی حکیم اقلیفون نے عرض کیا کہ ادھر سے کون آئیگا کیونکہ یہ صحرا یہان سوائے
کوہ بے ستون کے دوسرا مقام نہین ہی نہ کوئی شہر آباد ہی کہ اسکا بادشاہ آتا ہو کوسون تک یہی صحرا ہی منزلون
کے بعد سرحد طلسم ہی تو اس سرحد کی طرف سے کوئی آنہین سکتا ہی اگر یہ خیال کیا جاے کہ بادشاہ طلسم نے
یہان کی خبرانی کی خبر پاکر کسی سردار کو روانہ کیا ہی وہ لشکر لیکر ادھر سے آتا ہی تو یہ غیر ممکن ہی کیونکہ ہر طلسم کا
یہ طریقہ ہی کہ سوائے طلسم کشا کے جو اور کسی سمت سے داخل طلسم ہوگا علاوہ دروازہ طلسم کے اسیر ہو جائیگا خواہ وہ
باشندہ طلسم ہو خواہ غیر باشندہ یا اسی طور سے اگر خلاف دروازہ طلسم سے طلسم کے باہر آنے کا قصد کریگا تو بھی نہین
آسکتا ہی بس کیونکر یہ خیال کر لیا جاے کہ یہ جو لشکر آتا ہی یہ طلسم سے آتا ہی یا کوئی ملک اور اس طرف آباد تھا
اسکا بادشاہ آتا ہی بالکل خلاف عقل ہی یہ تو مین عرض نہین کر سکتا ہون کہ آپ دروغ فرماتے ہین یہ علامت لشکر
کے آنے کی ہی مگر قیاس کام نہین کرتا ہی کہ ادھر سے کسکا لشکر آتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ خواہ کوئی ملک
ادھر ہو خواہ نہو خواہ یہ لشکر جو کہ آتا ہی طلسم سے آتا ہو خواہ نہ آتا ہو یہ غبار تو لشکر کی آمد کا ہی تمکو نہ معلوم ہوگا
کوئی شہر آباد ہوگا یا بے ستون نے کسی ساحر کو کسی صحرا مین مقیم کیا ہوگا تم اس حال سے آگاہ نہو گے
حکیم سقلیفون نے عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ جو آپنے فرمایا کہ تمکو نہ معلوم ہوگا کہ کوئی شہر آباد ہوگا اسکا یہ

حکیم

جواب ہی کہ مین بھی ایک رکن طلسم سے ہون اور بانیان طلسم نے مجکو بھی مشیر طلسم و محافظ طلسم قرار دیا ہی کوئی مقام ایسا نہین
ہی اس طلسم مین جو کہ مجکو نہین معلوم ہی سوائے لوح اور مقام لوح کے کہ وہ بادشاہ طلسم کو معلوم ہی نہ کوئی ایسا راز طلسم کا
ہی کہ جو مجھپر مخفی ہو اور میرے اوپر ظاہر نہو اگر ایسا ہوتا تو مین کیونکر آپکی تشریف آوری سے آگاہ ہوتا پس مجکو بخوبی
معلوم ہی کہ اب یہان کوئی ملک اسطرف کو نہین ہی ہان رہا یہ امر کہ بے ستون نے کسی ساحر کو اس صحرا مین آباد کیا ہو
تو ممکن ہی اور مجکو آگاہ نہ کیا ہو مگر مین یہ عرض کرتا ہون کہ بے ستون کا یہ طریقہ تھا کہ وہ جو کام کرتا تھا پہلے مجھسے رائے
لے لیتا تھا اور میرا بہت پاس کرتا تھا جو مین رائے دیتا تھا اگر موافق ہوئی تو خیر ورنہ خلاف مین بحث کرتا تھا اگر مین
غلطی پر ہوا اور اسنے مجکو قائل کیا مین نے اسی حالت مین موافقت کی اگر وہ غلطی پر ہوا اور مین نے اسے قائل کیا
اسنے میری رائے کو پسند کیا پس اگر وہ ایسا کرتا تو ضرور مجکو خبر کرتا اور رائے مجھسے لیتا صاحبقران نے فرمایا
کہ یہ جو تم نے کہا بہت ٹھیک ہی بعض امر ایسے ہوتے ہین کہ انکو اپنے باپ سے پوشیدہ کرتے ہین اپنی اولاد سے
نہ کہ اپنے برابر والے سے پس کسی مصلحت سے بے ستون نے تمکو اس امر سے آگاہ نہ کیا ہو کیونکہ وہ اس قسم کا ملک کا
عالم تھا حکیم نے عرض کیا کہ یہ جو آپنے فرمایا میرے ذہن مین آیا مین نے اب تک واقعی آمد لشکر نہین دیکھی جو مین شناخت
کرتا کہ یہ لشکر کی آمد ہی مین نے اس گرد و غبار کو دیکھکر آندھی تصور کیا اور آثار بارش جو کہ خدمت عالی مین عرض کیا
ملاحظہ ہو کہ کسقدر تیزی کے ساتھ چلی آتی ہی اور ہمارے لشکر کے بھی لوگون نے یہ خیال کر کے شاید قدم تیز کر دیے
ہین کہ آندھی و پانی اٹھا ہی جلد فرودگاہ پر پہونچ جائین تاکہ بھیگنے سے محفوظ رہین صاحبقران نے فرمایا کہ ضرور
اسی خیال سے تیز قدم کر دیے ہین ان سبکو منع کرو کہ جلدی نہ کرین یہ آندھی و پانی نہین ہی بلکہ لشکر کی آمد ہی کسی حریف
کا لشکر آتا ہی اگر ہمکو تیزی کے ساتھ راہ طی کرتے دیکھیگا تو خیال کریگا کہ یہ لوگ ہمارے خوف سے بھاگے جاتے ہین پولاد
کی طرف اسکی نگاہ مین تم لوگ حقیر ہو جاؤگے اور یہ ہمارا طریقہ نہین ہی کہ ہم حریف کی آمد سے خائف ہون ہماری جرأت
و ہمت مین خلل ہوگا حکیم نے عرض کیا کہ بہت خوب اور اسی وقت پکار کر اہل لشکر سے کہا کہ صاحبقران فرماتے ہین کہ
کیا بھاگڑ آئی ہی کہ تم لوگ یون بھاگے جاتے ہو یا کوئی تمھارے عقب مین قتل کرتا چلا آتا ہی کہ اسکی خوف سے یہ عالم
ہی کچھ بیان تو کرو تا کہ ہم بھی آگاہ ہون سب ادب و قاعدہ فراموش کیا ایسے خائف ہوئے یہ تو بیان کیا جائے کہ
اس خوف کا کیا سبب ہی اگر اس خیال سے جلدی کی جاتی ہی کہ آندھی اٹھی ہی اور بارش ہوگی اول تو اس سے خوف کیا
بہت ہوگا سب بھیگ جاؤگے کوئی نقصان و ضرر نہ ہوگا دوسرے یہ کہ یہ نہ تو آندھی ہی نہ پانی ہی یہ آمد لشکر ہی اسی کا
غبار بلند ہوا ہی پس کیون اسقدر جلدی کرکے اپنے کو بدنام کرتے ہو اور حریف کو بھی اپنے حال پر جرأت دلاتے ہو اور وہ ہی

کلمے کہ جو صاحبقران نے فرمائے تھے اہل لشکر نے جو یہ سُنا چونکہ اب اپنے مالک و افسر و آقا کے تابع حکم اور فرمانبردار تھے سب نے قدم روک لیے اور اپنی چال پر آگئے چونکہ نمک حلال تھے اور اطاعت سردار کو واجب جانتے تھے اِدھر تو اہل لشکر نے قدم روکے اور جلدی سے باز آئے اُدھر صاحبقران نے وزیر بے ستون کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ کیون وزیر اعظم جدھر سے یہ گرد و غبار بلند ہوا ہی اور آمد لشکر کی علامت پائی جاتی ہی اُدھر کو کوئی شہر بے ستون جادو نے آباد کیا تھا یا نہین یا کوئی ساحر ایسا ہی جو کہ خبر بربادی کوہ بے ستون سُنکے آتا ہی مع اپنے تابعین کے وزیر بے ستون نے سر اُٹھا کر اُس طرف کو دیکھا چونکہ قبل دیکھ تو چکا ہی تھا اور دل مین کہہ رہا تھا کہ خدا خیر کرے کیونکہ مجھکو آثار بد معلوم ہوتے ہین ایسا نہو کہ مردار خوارون کو خبر ہو گئی ہو اُنھون نے اِدھر کا قصد کیا ہو اور وہی آتے ہون تو بڑی خرابی ہو گی پھر اس لشکر کا بچنا محال ہی یہ لوگ لڑنا و مرنا کیا جانین یہ تو ہی طریقہ سے لڑینگے جو کہ انکے طریقہ ہین وہ آتے ہی کھانا شروع کر دینگے کیونکہ عادت اسی امر کی ہی دوسرے وہ وحشی وہ اس جنگ و پیکار کو کیا جانین تیسرے وہ سب بے ستون کو اپنا خدا خیال کرتے ہین نام پر مرتے ہین پس جب یہ سُنا ہو گا کہ بے ستون مارا گیا ضرور جل کُڑھے ہوئے ہونگے دیکھیے کیا ہوتا ہی یہ خیال کر رہا تھا اور قصد کر رہا تھا کہ صاحبقران اِس طرف مخاطب ہون تو مین عرض کرون کہ صاحبقران نے دریافت کیا وزیر بے ستون نے اُس طرف دیکھکر دوبارہ ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ جو آپکا خیال ہی بہت درست ہی یہ گرد و غبار آمد لشکر کا ہی اور یہ مردار خوارون کا لشکر ہی اسکے دو افسر ہین جنکے نام یہ ہین کہ ضرغام مردار خوار و صیخ مردار خوار چالیس ہزار مردار خوار انکے تابع ہین یہ اُنکے افسر ہین مین خیال کرتا ہون کہ وہی دونون بے ستون کی خبر قتل سُنکے مع اپنے ہمراہیون کے آتے ہونگے یا طلسم کشا یہ سب کے سب بڑے حرامزادے ہین اور بہت بہادر ہین خصوصاً صیخ و ضرغام یہ دونون تو جرأت و قوت مین اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین خداوند کریم آپکو انکے شر سے محفوظ رکھے مجھکو پہلے ہی سے اس امر کا خوف تھا اور خیال مگر اس وجہ سے عرض نہ کر سکا کہ شاید خاطر اقدس کو ناگوار ہو اور میری عرض خلاف طبع مبارک ہو میرے نزدیک مناسب ہی کہ اُنکے آنے کے قبل فرودگاہ پہ پہونچ جائیے تا اہل لشکر انکے شر سے محفوظ رہین کیونکہ یہ لوگ جنگلی اور وحشی مزاج ہین طریقہ جنگ و پیکار سے بالکل ناواقف ہین ایسا نہو کہ وہ حرامزادے بسبب ناواقفیت کے آتے ہی لشکر پر گر پڑین اور قتل کرنا شروع کرین تو خرابی ہو کیونکہ ہم لوگ تو کئی دن کے تھکے اور کسل مند ہین وہ تازہ دم ہین خرابی ہو گی صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہی اگر مردار خوار آتے ہین تو آنے دو ہم جس طریقے راہ کو رہے ہین اسی طور سے پڑاؤ پر جا پہنچینگے خوف کس امر کا اگر وہ وحشی مزاج ہین اور

آمادۂ جنگ و پیکار سے آگاہ نہین ہین اور آتے ہی اگر لشکر پر گرینگے تو ہم بھی انکو اسوقت قتل کر کے بھگا دینگے بفضل خدا
بیکار ہم اُنکی جرأت و قوت کی تعریف کرتے ہو وہ مردار خوار ہین تو ہم اُنکے قاتل ہین ہان یہ بتاؤ کہ اُنسے اور بے ستون
سے کیا تعلق ہی اور یہ کیون بے ستون کی خبر مرگ سُنکے اِدھر کو آتے ہین وزیر نے عرض کیا کہ ای طلسم کشا اِسکا حال
یہ ہی کہ یہ دونون مردار خوار مع اپنے لشکر کے ایک صحرا مین شکار کھیل رہے تھے کہ بے ستون جادو بھی اتفاق سے
اُسی جنگل مین جا نکلا صید کنان ایک طرف بے ستون شکار مین مصروف تھا کہ سامنے سے ایک آہو نظر آیا بے ستون
نے اُسکو تیر سے شکار کیا اُسکے پیچھے پر دوسرا اور تیر لگا ہوا تھا جسے اُس تیر کو نہ دیکھا تھا کہ ضرغام و ہمرخ دونون اُس
مقام پر پہونچے اور آہو کو کشتہ پا کر بہت برہم ہوے اور کہنے لگے کہ ہمارے آہو کو کس نے شکار کیا ہم اُسکے عقب مین
بہت عرصہ سے پریشان تھے بے ستون نے جواب دیا کہ یہ خطا مجھسے ہوئی ہی معاف فرمائیگا مین اس حال سے آگاہ
نہ تھا کہ آپ اِس آہو کے عقب مین پریشان ہو رہے ہین ورنہ مین شکار نہ کرتا یہ آہو حاضر ہی شوق سے لیجایئے
کوئی منع نہین کرتا ہی ان دونون نے کہا کہ آہو کی تو کچھ حاجت نہین ہی کہ ہم لے جائین مگر تو ہمارے شکار مین خلل انداز
ہوا ہی ہم تجکو بدون اِسکی سزا دیے نہ باز آئینگے یا تو ہماری طاعت کر اور اس آہو کو اپنے دوش پر اُٹھا کے
ہمارے مقام فرودگاہ تک پہونچا یا آمادۂ جنگ و پیکار ہو ہم دونون مردار خوار ہین ہمارے نام ضرغام مردار خوار
و ہمرخ مردار خوار ہین ہمارے ہمراہ چالیس ہزار مردار خوار اور ہین بس اسی مین خیریت ہی کہ ہماری اطاعت کر لے تو
حضور بے ستون نے بہت کچھ عذر و معذرت کی جب انھون نے نہ مانا تو یہی بحث ہوتی رہی نوبت باینجا رسید
کہ باہم تکرار ہونے لگی اور جنگ و پیکار کی ٹھہر گئی ایک نے بڑھکر قصد کیا کہ پنگل مار کر ہاتھ یا سر نوچ لون اور کھا جاؤن
دوسرا بھی اسی قصد سے چلا کہ بے ستون نے جو یہ معرکہ دیکھا اور اس قصد سے اُنکے آگاہ ہوا فوراً اپنی جھولی
پر ہاتھ ڈالا اور کچھ اشیاے سحر نکالکر جھٹ پٹ اُنپر سحر کیا کہ وہ دونون بالکل بیکار ہو گئے پس بے ستون نے
دونون کو ایک ہی مرتبہ ایک ایک ہاتھ پر اُٹھا لیا اور زمین پر ہاتھ مار کر مشکین باندھ لین اور اپنے مقام پر لیکر
آیا انکو طلب کیا اور کہا کہ اب بتاؤ تم دونون میری اطاعت کروگے یا نہین انھون نے انکار کیا بے ستون نے
کچھ پڑھکر دم کیا اُنکی اور پھر اب جو اُنسے اطاعت کا سوال کیا وہ راضی ہو گئے خلاصہ یہ کہ انکو رہا کر دیا
وہ قدمون پر گرے بے ستون نے سینہ سے لگایا انکی دعوت کی اس دعوت مین کوئی شی ساختۂ سحر انکو ایسی
کھلا دی کہ وہ بالکل مطیع ہو گئے اور وہ ایسی شی تھی کہ بعد مرنے بے ستون کے بھی اُسکا اثر زائل نہ ہوگا اور یہ حرکت
بے ستون نے کیون کی انکو زبردست و صاحب قوت جو پایا مین نے دریافت کیا کہ یا بادشاہ آپ کو انکو

تابع فرمان بنانے سے کیا فائدہ تھا جو ابد یا تھا کہ یہ ایک وقت میں بہت کام آئینگے اے وزیر تم دیکھنا کہ میں انکو ایسے مقام پر رکھونگا اور انکو ایسی جگہ مقیم کرونگا کہ کوئی سوائے میرے چند ملازمان خاص کے اور کچھ اہل لشکر کے اس حال سے آگاہ نہ ہوگا اور انکا کچھ وظیفہ بھی مقرر کرونگا چنانچہ ایسا ہی کیا جبکہ وہ دعوت میں اشیاء ساختہ سحر کھا چکے اور انپر اُسکا بالکل اثر ہو چکا اُسوقت وہ دونوں دوڑکر قدموں پر بے ستون کے گرے سجدہ کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یا خداوند ہمارے ہمکو کوئی ایسا مقام بتا دے کہ ہم دونوں مع اپنے ہمراہیوں کے وہاں بسر کرین اور تجکو دعا دین اور تیری عبادت کرین اور ہماری خوراک مقرر کر دے کہ وہ ہمکو پہنچ جایا کرے جب جگہ ضرورت ہو ہمکو طلب کر لینا ہم حاضر ہو نگے بلکہ ہر روز تیری بندگی کیا کرینگے یہ سنکے بے ستون نے اُس سے کہا کہ تم اپنے ہمراہیون کو لے آؤ چنانچہ وہ فوراً گئے اور اپنے ہمراہیون کو لے آئے جو کہ قریب چالیس ہزار کے تھے ان سب نے بھی آکر بے ستون کو سجدہ کیا نہ معلوم ان دونوں نے کیا اُنسے کہا تھا جو وہ سجدہ کرتے ہوئے آئے جب وہ سب آئے اُسوقت بے ستون نے ضرغام و مریخ سے کہا کہ جب تک ہم تمکو طلب نہ کرین اُسوقت تک تم لوگ یہان اپنا اپنے مقام پر رہنا جو کہ ہم تمہارے لیے مقرر کرتے ہین وہ تمکو پہونچے گا کیونکہ تمھاری صورتین دیکھکر ہمارے اہل لشکر ڈرے جاتے ہین اور خوف زدہ ہوتے ہین اگر تم ہمارے حکم کے بدون چلے آؤگے تو ہم تمکو قتل کرینگے اور تم سب کی خوراک کے لیے ہم نے یہ مقرر کیا ہی کہ جسقدر جانور و انسان یہان مرین گے وہ سب تمکو بھیجدئے جایا کرینگے تم انکو کھا لیا کرنا یہی تمھاری خوراک ہی وہ سب کے سب بہت ہی خوش اور نہایت مسرور ہوئے اور پھر سجدہ کیا اور کہا کہ جیسا آپ نے حکم دیا ہی ایسا ہی ہوگا پس بے ستون نے اسی سمت کو اشارہ کیا اشارے کا کرنا تھا کہ وہ دونوں مع اپنے ہمراہیون کے وہان سے چل کھڑے ہوئے پھر ہم نے انکو نہ دیکھا یہ تو ضرور ہوا کہ ایک دیوار حائل ہو گئی درمیان میں اُس جنگل کے یعنی کوہ بے ستون اس پار رہ گیا دیوار کے اور وہ جنگل جسمین مردار خوار مقیم کیے گئے تھے وہ اُس پار تھا اُسدن سے جو خوراک اُنکے لیے بے ستون نے مقرر کی تھی وہ بھیجنا شروع کی مگر کوئی لیجانے والا نہ معلوم ہوتا تھا جسقدر جانور یا انسان یہان کوہ پر مرتے ہین وہ غائب ہو جاتے ہین جب بے ستون نے انکو اپنا مطیع کیا ہی اسوقت مین تنہا ہمراہ بے ستون کے اور چند سردار تھے اور کچھ اہل لشکر تھے یہ چند لوگ اس حال سے آگاہ ہوے باقی اور کسی کو یہ حال نہ معلوم ہوا مین نے اکثر بے ستون سے تخلیہ مین دریافت کیا کہ آپنے جو اُن مردار خوارون کو اپنا مطیع کیا ہی اور ایک مدت سے کھلا رہے ہین کیا حاصل ہی وہ ساحر نہین ہین کہ کسی وقت اگر کوئی حریف آئیگا تو مقابلہ کرینگے سب غیر

ساحر

ساحر ہین پھر کیا حاصل ہوا بے ستون نے یہ ہی جواب دیا کہ ایک ایسا وقت آئیگا کہ یہ کام آئینگے اور انسے بڑا کام نکلے گا چنانچہ جبکہ یہ سردار خوار اُسی طرف بھیجے تھے اب معلوم ہوتا ہی کہ بے ستون جو مرا انکو خبر ہوئی وہ اُسی جوش مین وہان سے چلے اور وہ دیوار بھی گر گئی جو کہ حائل تھی بلکہ یہ بے ستون نے ضرغام وبریخ سے کہا تھا کہ یہ جو دیوار درمیان مین حائل ہی گر جائے تو تم جاننا کہ مین مارا گیا بس فوراً آکر میرے قاتل کو قتل کرنا اب دیوار گری ہی پس شاید انھین سرداران خوار دون کا آتا ہوا گرد آمد لشکر کا غبار ہی صاحبقران نے وزیر کی تقریر سنکے فرمایا کہ خدا بزرگ است اگر وہ خوار آتے ہین تو آئین ہمکو کچھ خوف نہین ہی ہمارا خدا مالک ہی صاحبقران بیفکر اور حکیم اقلیمو کی طرف دیکھکر کہا کہ آپنے سُنا کہ وزیر نے کیا کہا آپ فرماتے ہین کہ اس طرف نہ کوئی شہر ہی ورنہ کوئی ساحر رہتا ہی انکو معلوم ہوا آپکو کہتا تھا بڑا کام بے ستون نے کیا آپ سے اُسمین کب رائے لی بلکہ آپکو خبر تک نہ کی یہ آپکو کیسے ثابت ہو کہ ہر ایک کام مین بے ستون میری رائے شریک کرتا ہی اسی طور سے ہزارون امر ہونگے حکیم نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا مین اس حال سے آگاہ نہ تھا کہ بے ستون جادو مجھ سے بظاہر ملتا ہی دنیا سازی کرتا ہی گو مین اُس سے واقعی بظاہر ملتا تھا لیکن وہ کافر تھا مین مسلمان میرے اُسکے کیونکر دل ملتا مگر اُس سے مجکو یہ امید نہ تھی جو کہ اسوقت ظاہر ہوئی صاحبقران نے فرمایا کہ جس طور سے بسبب کفر کے آپکا دل اُس سے نہ ملتا تھا اسی طور سے اُسکا دل بھی آپسے بسبب مسلمان ہونے کے نہین ملا آپ اُسکے ساتھ دنیا داری کرتے تھے وہ آپکے ساتھ حکیم نے یہ جواب دیا کہ بہت درست ارشاد ہوا یہ کہکر صاحبقران اُدھر خاموش ہوئے اُدھر اقلیموس نے بھی سکوت کیا مگر اُسی گرد و غبار کی طرف سب دیکھے جاتے ہین کیا صاحبقران کیا دونون حکیم کیا اہل لشکر کیا وزیر بے ستون کیا اُسکے ہمراہی اور راہ بھی طے کرتے جاتے ہین کہ یکایک وہ گرد و غبار قریب اُسی صحرا کے آکر شق ہوا کہ جہان لشکر اسلام تھا دامن گرد سے ہزارون سنانین و تلوارین چمکتی ہوئین پیدا ہوئین اور ایک شور و غل ہوا کہ لینا پکڑنا جانے نہ دینا قاتلان بے ستون جادو کو یہ صدا آئی صاحبقران وکل اہل لشکر وکل ہمراہیان صاحبقران نے دیکھا کہ اُس دامن گرد سے ہزارون دیو قریب چالیس پچاس ہزار کے انسان عجیب شکل بدہیئت دراز قد سیاہ فام بد انجام بڑے بڑے دانت جو کہ منہ سے باہر ہو رہے موٹے موٹے ہونٹ آنکھین لال لال گینڈون پر سوار ہتھیار لگائے چلے آتے ہین اُنکے آگے آگے دو جوان اُنسے زیادہ بدہیئت اور بدشکل سب نے دیکھا کہ آگے ان سب کے چند سردار لشکر بے ستون کے ہین کہ جو کہ اس طرف اشارہ کرکے انکو بتا رہے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ اُدھر تو اُن سیہ کارون نے جو کہ بھاگ کر گئے تھے سرداران خوار دون کے پاس لشکر اسلام کو بتایا اور کہا کہ انھین سب نے تمھارے آقا و مالک بے ستون جادو کو

قتل کیا ہی وہ جو سبکے آگے ہی وہ ہی طلسم کشا ہی اور یہی قاتل ہی بے ستون کا یہ سننا تھا کہ وہ دونون مع اپنے
ہمراہیون کے چلاتے ہوئے اپنی زبان مین لشکر اسلام پر چلے ادھر وزیر بے ستون رسنے صاحبقران سے
عرض کیا ملاحظہ ہو کہ لشکر مردارخواران آپہونچا یہ آگے آگے دونون افسر ہین اور عقب مین سب مردارخوار ہین بلاحظہ
ہو کہ ان حرامزادون نے جاکر انکو آگاہ کیا یہ جو آپ ملاحظہ فرماتے ہین کہ کچھ لوگ آگے بڑھے ہوے چلے آتے
ہین اور ادھر کو اشارہ کرتے ہین یہ ہمارے لشکر کے سردار ہین ایسے سیاہ قلب تھے کہ مطیع اسلام نہوے
انکو جاکر خبر کی یہ لوگ اُسوقت موجود تھے جب بے ستون نے ان مردارخوارون کو مطیع کیا اور سب حال
بیان کیا تھا پس جب بے ستون مارا گیا دیوار منہدم ہوئی معلوم ہوتا ہی انکو بے ستون کا قول یاد آگیا جاکر انکو
خبر کی صاحبقران نے فرمایا کہ کیا مضایقہ ہی ان سبکی قضا لائی ہی بس کل اہل لشکر سے پکار کر کہدیا جائے
کہ خبردار ہو جاؤ لشکر مردارخواران تم سے لڑنے کو آتا ہی تمھاری خیریت پوچھ گیا ہی یہ جو حکم صاحبقران نے دیا
اُسوقت نقیبون نے پکار کر اہل لشکر کو آگاہ کیا یا تو سب قدم اٹھائے ہوے چلے جاتے تھے یا سب کے سب
تھم گئے صف بندی ہونے لگی پرے بندھ گئے صاحبقران آگے لشکر کے کھڑے ہوئے وزیر بے ستون
کو طلب کر کے فرمایا کہ تم اپنے ساحرون کو لیکر الگ جاکر کھڑے ہو کیونکہ جسقدر مردارخوار ہین سب غیر ساحر ہین
پس یہ ہمارے طریقہ اور قاعدہ اور انصاف کے خلاف ہی کہ ہم غیر ساحرون سے ساحرون کو مقابلہ کرنے کا
حکم دین جسقدر لشکر ہمارے ہمراہ ہی وہ اِنسے مقابلہ کرے گا اور اُنکے لیے کافی ہی ہان جب ساحرون سے
مقابلہ ہوگا اُسوقت تمکو مناسب وقت جان کر اور موقع محل دیکھکر اجازت دی جائے گی اس مقابلہ مین
تمھارا کام نہین ہی وزیر نے سب سے بہت بہت عذر کیا اور انکار کیا مگر صاحبقران نے ایک نہ سُنی آخر کو
وہ اپنے کل ساحرون کو لیکر او حکیم شیاطین بھی اپنے ساحرون کو لیکر بحکم صاحبقران الگ صف آرا ہوے
اُدھر لشکر غیر ساحران کی صف بندی ہوئی ابھی صف آرا صفین درست کر کے پورے طور سے الگ نہ ہوے
تھے کہ ضرغام مردارخوار و مریخ مردارخوار مع چالیس ہزار مردارخوارون کے غل و شور کرتا ہوا آپہونچا
اور لشکر اسلام پر یہ کہتے ہوئے گرے کہ مار لو قاتل بے ستون جادو کو اور نوچ کر کھا لو ایک کو زندہ نہ چھوڑو
ان سب نے مل کر ہمارے خداوند کو قتل کیا ہی یہ سب ہمارے خداوند کے قاتل ہین انکا کھا لینا ہم پر واجب
و لازم ہی یہ کہتے ہوے گرے اور حملہ ور ہوے پہلی مرتبہ تو دو ایک اہل اسلام کو یہ پکڑ کر اور نوچ کر دس بیس
کھا گئے کہ یہ طریقہ جو اہل اسلام نے دیکھا اب کب انکے داؤن مین آتے ہین اب تو آپنے قریب نہین آنے دیتے ہین

راوی بیان کرتا ہی کہ حمزہ صاحبقران تیغ عقرب سلیمانی لیکر اب جو لشکر مردارخواران پر گرے اور اُنکے ہمراہ کل اہل لشکر بس مثل گوسفندون کے قتل کرنا شروع کیا کہ گلۂ گوسفندان مین شیران ببر جا پڑین اور اُنکو ہلاک کرین اس زور سے جسکے لپک کر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوئے اب تو دونون لشکر یعنی اہل اسلام و مردارخوار باہم غٹ پٹ ہو گئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی ضرغام و مریخ و دیگر مردارخوار اہل اسلام کو ہلاک کر رہے ہین اہل اسلام مردارخوارون کو قیامت کی جنگ ہو رہی ہو بازار مرگ طرفین مین گرم ہی صدائے جھنکار تلوارون سے صحرا گونج رہا ہی سمہائے مرکبون سے غبار بلند ہی مگر سرخ رنگ وجہ اسکی یہ ہی کہ مقتولون کا خون جو زمین پر گرا ہی اور خاک مین ملا ہی اس سبب سے غبار سرخ ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک لال ابر آسمان پر چھایا ہوا ہی اُسمین تلوارین جو مثل برق کے چمکتی ہین یہ ثابت ہوتا ہی کہ ہزارون برقین کوند رہی ہین خلاصہ یہ کہ میدان جنگ مین میدان حشر و نشر برپا ہی ہزارون لاشین پڑی ہوئین ہین ہزارون سر کٹے ہوئے مثل چوگان کے زمین پر غلطان ہین ابر ڈھالون کا بلند ہی برق شمشیر کوند رہی ہی پہلوانان رعد آواز مثل رعد کے گرج رہے ہین بارش خون ہو رہی ہی سر مثل اولون کے گر رہے ہین دریائے خون چار سمت روان ہی کشتی حیات کو دریائے مرگ مین طغیانی ہی طوفان موت نے زورق زندگی کو غرق کیا ہی ساحل نجات کسی طرف نظر نہین آتا ہو مردارخوار ساری مردارخواری بھول گئے عجب مخمصہ مین مبتلا ہوئے ہین نہ تو جائے ماندن نہ پائے رفتن ایک تلاطم مچا ہوا ہی ملک الموت روحین قبض کرتے پھرتے ہین دس کی روح قبض کی کہ سو مر کر گرے اُنکی طرف متوجہ ہوے کہ ہزار مر کر گرے مالک دوزخ سے ملک الموت کہہ رہے ہین کہ آج شکم دوزخ و قعر دوزخ کو بھر دو مالک لیکر قعر جہنم کو بھر رہے ہین دروازہ ہائے جہنم وا ہین شعلہ آتش لپک لپک کر نکل رہے اور پیشوائی ان کافرون کی کر رہے ہین روحین نمرود و فرعون و شداد کی برائے استقبال کھڑی ہوئی ہین یہان بازار مرگ گرم ہی ہر طرف خون تابہ کشتہ روان ہی ایک جوئے خون بہہ رہی ہی سبزہ سب سرخ ہو رہا ہی سر مثل حبابون کے معلوم ہوتے ہین بازو بیل تنون کے مثل مچھلیون کے دام مین پھنسے ہوئے پڑے ہین لاشین تیر رہی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ مگر ہین تلوارین مثل ناگون کے معلوم ہوتی ہین سپرون پر سنگ پشت کا گمان ہوتا ہی نیزون پر افعیاے دراز کا شک ہوتا ہی عجب رنگ کا تلاطم برپا ہی صحرائے جنگ و پیکار و میدان رزم مین طوفان مرگ کی طغیانی ہی زورق حیات مردارخواران قریب غرق ہو کاسہائے سر مٹی کے مول مین ٹھوکرین کھاتے پھرتے ہین مرکب لاشون کو پامال کر رہے ہین پہلوان مثل رعد کے گرج رہے ہین نقیب نقابت کرکے اہل لشکر کا دل بڑھا رہے ہین سب اہل اسلام جان پر کھیلے ہوے

سردار خوار دن سے کلہ بکلہ لڑ رہے ہین صاحبقران کی یہ نوبت ہی کہ تمام پوشاک خون سے لال ہی خون سے
تختہ زرہ پر جم رہے تھے کہنیون سے خون کی بوندین ٹپک رہین تھین قبضہ ہاتھ مین گڑ بیٹھا تھا چند زخم جسم قدسی پر
آئے تھے کہ جو کہ مثل پھول کے شگفتہ تھے راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران کا یہ عالم تھا کہ ہر مرتبہ جھوم جاتے تھے
بشر تھے تین شبانہ روز یکہ و تنہا لشکر بے ستون جادو سے کوہ بے ستون پر مصروف مقابلہ رہے ہین دور ورنگ
بعد قتل بے ستون جادو و بعد بربادی کوہ بے ستون لشکر بے ستون سے سرگرم جنگ رہے مگر اس جنگ و پیکار
مین اہل لشکر و دیگر سردار بھی شریک تھے جب لڑائی ختم ہو چکی ہی اور سب ملازمان بے ستون و وزیر بے ستون نے
امان طلب کی ہی اور اطاعت کی ہی تو سبکو ہمراہ لیکر فرودگاہ پر چلے تھے کہ مردار خوار آپڑے اُنسے مقابلہ ہونے لگا
تلوار چلنے لگی خلاصہ یہ کہ دو دن و دو راتین اس مقابلہ مین ہی بسر ہوئین اب برابر تلوار چلی جاتی ہی
میدان جنگ مین خون برس رہا ہی مردار خوار گرفتار ہو رہے ہین اہل اسلام بھی کام آرہے ہین ایک قیامت
ہر طرف برپا ہی لاشون کے ڈھیر سر ان کے انبار لگے ہوئے ہین کسی طرف ہزار دن سسک رہے ہین زخم کھائے ہوئے
کسی سمت سیکڑون ایڑیان رگڑ رہے ہین کوئی کہین پڑا ہوا کراہ رہا ہی کوئی سم مرکب سے پامال ہو گیا ہی
کوئی بے سر پڑا ہی کسی کے بازو ندارد ہین کسی کے سینہ پر ایسا زخم لگا ہی کہ کواڑ سینہ کھولے ہوئے ہین کوئی
نیم بسمل خاک پر تڑپ رہا ہی کوئی آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا ہی کہ کوئی تو دوست نظر آئے بجز صدائے
بزن و بکش کے دوسری صدا کان مین نہین آتی ہی سوائے دشمن کے دوست نہین دکھائی دیتا ہی خون
ہر سمت برس رہا ہی بازار مرگ گرم ہی انجام کار ایسی تلوار چل رہی تھی کہ زمین بار نہ اُٹھا سکتی تھی ہر طرف
غبار بلند تھا سوائے جھنکار تلوار و چقاچاق خنجر کے کوئی اور صدا نہ تھی یا گرز گران کی صدا تھی کہ جس سے وہ
تپک اٹھگر ان معلوم ہوتا تھا میدان جنگ گونج رہا تھا رن بول رہا تھا خون کے فوارے جسمون سے چھوٹ
رہے تھے جنگی باجے بج رہے تھے نقیب صدا لگا لگا کر دل طرفین کی قوی کر رہے تھے اہل اسلام و کفار خوب
جمے ہوئے لڑ رہے تھے برابر شبا شب ہاتھ چل رہے تھے پیر فلک کمر خم کیے ہوئے عینک مہر لگائے ہوئے
دیکھ رہا تھا کبھی چشمہ ماہ کو چشم پر رکھ لیتا تھا کبھی چشم مہر کو باوجود اس پیرانہ سالی کی ایسی جنگ و پیکار
کبھی اس فلک پیر نے نہ دیکھی تھی جیسے آج تین شبانہ روز سے میدان جنگ مین اہل اسلام و کفار سے
ہو رہی تھی اہل اسلام پر خواب و خور حرام تھا عجب عالم سے لڑ رہے تھے کہ جھومتے جاتے تھے اور لڑتے جاتے
تھے چوتھا دن تھا کہ خداوند کریم کو اہل اسلام کے حال پر رحم آیا ادھر سے تو صاحبقران دونو ہاتھ تیغ

تلوارین لیے ہوے قتل کرتے ہوے مردار خوار ونکی چلے جاتے ہین ادہر سے وہ دونون مردار خوار یعنی ضرغام
مردار خوار و مریخ مردار خوار اہل اسلام کو برابر پائمال کرتے ہوے آتے ہین کہ درمیان مین دونون لشکرون کے
صاحبقران کا سامنا ان دونون سے ہوا کہ مریخ نے ڈانٹ کر آواز دی کہ او طلسم کشا ہمراہان عالم سے سامنا کر
تاکہ کچھ لطف بہادری و جوہر جوانمردی کا اظہار ہو یہ کیا کہ تین روپیہ کے پیادون پر بیکار کو ہاتھ صفا کر رہا ہے ہم سے
مرد مقابل ہین ہم سے سامنا کر ذرا ہم بھی تو دیکھین کہ تو کیسا بہادر ہے صاحبقران دوسری طرف مخاطب تھے یہ
صدا جو کان مین پہونچی پلٹ کر ملاحظہ کیا کہ ضرغام و مریخ دونون میرے قریب آگئے ہین اور یہ لعین کہہ رہے
ہین فرمایا کہ جو بہادر دلاوری رکھتے ہین وہ کسی وقت مین بند نہین رہتے ہین تم کیا ہو اگر مریخ فلک بھی ہم سے لڑنے کو
آئے تو ہم اُس سے بھی نہین خوف کرتے ہین برابر ہر وقت مقابلہ کو موجود ہین اگر تمکو کچھ حوصلہ ہو تو آؤ جو حربہ رکھتے ہو
وہ حربہ کرو ہم تمھارے حربہ کو رد کرکے اپنا حربہ کرینگے بس زیادہ زبان درازی و شیخی بے ادبی و ہرزہ گوئی اور
اپنی بہادری کی تعریف نہ کرو ابھی حال کھل جائیگا کہ کون بہادر ہے اور کون بزدل ہے مرد و نامرد کا امتحان
ہو جائیگا اور حال کھل جائیگا ہمکو تو آٹھ شبانہ روز اسی جنگ و پیکار مین گذرے یہ آج نوان دن ہے کہ تم سے
سامنا ہوا ہے ہم خود بڑے عرصہ سے تمھاری تلاش مین تھا بارے تم سے مقابلہ تو ہوا اب کچھ حال معلوم ہوگا لاؤ
کیا حربہ رکھتے ہو یہ مقام رزم ہے نہ جاے بزم مریخ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ او طلسم کشا تو پہلے اپنا حربہ کر ہم تیرا حربہ
رد کرکے پھر حربہ کرینگے کیونکہ ہمارا حربہ نے تباہ ہے کوئی اُس سے بچا ہی نہین ہے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ اپنا دستور
نہین ہے کہ پہلے حریف پر حربہ کرین جب خداوند کریم تیرے حربہ سے ہمکو بچائیگا اُسوقت ہم حربہ کرینگے یہ سنتے ہی
مریخ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تیری قضا آئی ہے کیا کیا جائے لے بچ میرے حربہ سے یہ کہکر ایک چوب دست
بہت گران وزن اُسکے ہاتھ مین تھی سر پر گردش دیکر جو بابی ستون جادو کہکر ماری جیسے ہی قریب سر صاحبقران
پہونچی صاحبقران نے خالی دی کہ وہ چوبدست زمین پر آگر پڑی صاحبقران نے تیز ابدال کر جو تیغہ کا ہاتھ
رسید کیا بیچ سے مثل خیار تر کے دو ٹکڑے چوبدست کے ہوے اُسنے جو یہ عالم دیکھا برہم ہو کر وہ گرز جو ہاتھ مین تھا
کھینچ مارا صاحبقران نے اوسکو بھی خالی دیا وہ دور جا کر گرا ضرغام یہ واقعہ کھڑا ہو دیکھ رہا تھا جب یہ بھی
حربہ خالی گیا اُسوقت برہم ہو کر مریخ نے قصد کیا کہ تیغہ آبدار نیام سے نکالے ہاتھ اسطرف کو چلایا تھا کہ ضرغام نے
کہا کہ بھائی تم تھم جاؤ مین طلسم کشا کو قتل کیے لیتا ہون تم حربہ بھی کر چکے ہو مریخ نے کہا کہ یہ کبھی نہ ہوگا مین اسکو
قتل کرونگا اسنے دو مرتبہ حربہ خالی دیا ہے دیکھون اب میرے ہاتھ سے بچ کر جاتا کہان ہے ضرغام نے کہا کہ نہین

حربہ کرونگا آپ ذرا دم لے لیوین مریخ نے کہا یہ ہرگز ہرگز نہ ہوگا اسکے اور اسکے تکرار ہونے لگی مسکراکر صاحبقران نے فرمایا کہ بیکار تکرار باہم کرتے ہو جو تجکو حربہ کرنا ہی کرو اور جو تجکو کرنا ہو اور تو کرین دونون کے حربہ سے اپنے کو بفضل خداوند کریم بچاؤنگا تم دونون نزدیک میرے سگ و خوک سے بدتر ہو بیکار کی باہم بحث کرتے ہو یہ جو صاحبقران نے فرمایا مریخ نے ضرغام کی طرف دیکھا اور اشارہ کیا کہ پھر کیا ہی بائین طرف سے تم وار کرو اور دہنی سمت سے مین حربہ کرتا ہون گھیر کر مارلو جت یہ معترور ہی ضرغام نے کہا کہ بہتر یہ کہکر دونون نے کہا کہ ای طلسم کشا خبردار ہو جا ہم دونون وار کرتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ شوق سے وار کرو بس مریخ نے دہنی طرف سے سر صاحبقران پر تیغہ کا وار کیا ضرغام نے سات سومن کی وار شمشاد اٹھا کر ماری واہ ری تیزی اور چالاکی اور جرأت و ہمت جیسے ہی وار شمشاد قریب آئی اب جو ہاتھ لگاتے ہین تلوار کا مثل خیار کے وار شمشاد کٹ کر گری اسنے دستہ کھینچ مارا اسکو خالی دیا ادھر وہ تیغہ کا وار کر چکا تھا صاحبقران نے سپر کو سر کی پناہ کیا تھا جیسے ہی تیغہ قریب سر پہونچا ادھر سپر کی ماری کہ تیغہ پٹ پڑا فوراً علی بند سپر سے چھوڑ دیا کہ سپر پشت پر جا چھوٹی پنجہ بکی دراز کرکے قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا قبضہ بر قبضہ کیا کلائی مروڑ کر تلوار چھین لی اگر وہ ذرا بھی زور کرے تو کلائی کے پاس سے ہاتھ بیکار ہو جائے تلوار کو اپنے قبضہ مین کرکے زیر ران رکھکے اسکی کمر زنجیر پکڑ کر نعرۂ اللہ اکبر بلند کیا تھا کہ پھر ضرغام نے وار تیغہ کا دوسری مرتبہ بعد کٹ جانے وار شمشاد کے کیا جیسے ہی تیغہ سر پر چمکا اور چمک معلوم ہوئی فوراً سپر کو سر پر لائے اور زور کرکے اسکو قاش زمین سے اٹھایا ادھر تلوار سپر پر پڑی کہ نیچے سپر سے پیدا ہوئے انھون نے تلوار پکڑ لی اسنے زور کیا مگر اب کب تلوار چھوٹتی ہے یہ عاجز ہوا آخر تلوار اسنے چھوڑ دی تلوار کا چھوڑنا تھا کہ سپر تو پشت پر پہونچی تلوار زمین پر گری اور ہاتھ بڑھا کر صاحبقران نے اسکی بھی کمر کی زنجیر پکڑی اسنے قصد کیا کہ لنگر قائم کرون پیشتر کب لنگر قائم کرنے دیتا ہے دل سے طنطنہ اللہ اکبر کھینچ کر اب جو زور کیا دونون طرف کا وزن برابر جو ہوا مثل پھول کے دونون کو سر سے بلند کر لیا اور گرد سر چرخ دینا شروع کیا خوب نشیب و فراز عالم انکو دکھایا اسی عالم گردش مین کہا کہ حالا در شناختن پروردگار عالم چہ میگوئی انھون نے کچھ کلمات ناسزا بزبان نحس پرشان خداوند کریم مین جاری کیے بس غیض آگیا ایکی جو چرخ دیا تو مثل طاؤس آتشبازی انھون نے گردش کھائی بلم کی مرتبہ ٹکرا گئے زخم بھی آلے یہ چرخ ایسا دیا تھا کہ موزے پاؤن کے کہین تھے داستانین کہین خود کہین اور سب ہتیار کھل کھل کر کمر سے گر پڑے جب صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ دونون بے دم ہو گئے پس مریخ کو بالائے آسمان اس زور سے اچھالا کہ وہ آنکھون سے

تیغہ

پوشیدہ ہوگیا اور ضرغام کو زمین پر اس زور سے مارا کہ وہ نقش زمین ہوگیا کہ اتنے عرصہ مین مریخ آسمان پر سے
غلطان پیچان سر تلے ٹانگین اوپر طرف زمین کے آتے ہوئے دکھائی دیا یہان صاحبقران عقرب سلیمانی علم
کیے ہوئے کھڑے تھے جیسے ہی وہ قریب پہونچا ایک ہاتھ تیغہ کا کمرگاہ پر رسید کیا کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوئے دوسرا اور ہاتھ مارا
کہ وہ چو رنگ ہوا پس ایک کو جو رنگ ہوائی کرکے دوسرے کی طرف مخاطب ہوئے اُسکو دیکھا کہ اتنے عرصہ مین
وہ کچھ سنبھلا ہی اور قصد کرتا ہی کہ اُٹھ کر گریزان ہون یہ اُسکا قصد ظاہر ہوتا تھا کہ وہ پورا سنبھلنے بھی نہ پایا تھا
کہ یہ اُسکے سینہ پر ستھے اس طور سے پہونچے کہ جیسے باز اپنے شکار پر جاتا ہی یا شیر گرسنہ شکار کو دیکھکر اور جست کرکے
مثل سیل فنا کے پہونچتا ہی اسقدر تیزی اور چالاکی سے اوسکی چھاتی پر سوار ہوئے تھے کہ وہ چارون ٹکڑے زمین پر
گرنے بھی نہ پائے تھے کہ یہ اسکی چھاتی پر تھے دونون زانو سے دبا کر کہا کہ شناخت پروردگار عالم مین کیا کھتا ہی اُسنے
پھر وہی کلمہ کہا جو کہ سابق مین کہا تھا کہ مین خدائے نادیدہ کی بندگی نہ کرونگا بس غصہ تو آہی چکا تھا اُسکے سینہ
سے اُٹھکر ایک پانون کو دونون ہاتھون سے پکڑا اور دوسرے کو دونون پانون سے پایزدان پاک کہکر شل کرتا ہی
کمینہ کے چیر کر پھینکدیا جہان پر یہ معرکہ گذرا تھا وہان پر ہزارون مردار خوار کھڑے ہوئے تھے اور تماشہ دیکھ رہے تھے
جبکہ اُن سب نے دیکھا کہ طلسم کشا نے ہمارے دونون افسرون کو قتل کیا اور یہ طلسم کشا کا کچھ نہ کر سکے ایک مرتبہ سب
جو اس مقام پر تھے صاحبقران پر حملہ ور ہوئے یہان پر ہزارون کا کھیت ہوا غضب کی تلوار برس رہی تھی صاحبقران
ہزارون کو قتل کر رہے تھے اور پھر اہل اسلام نے جو موقع پایا سب سردار خوارون کو گھیر لیا اور قتل کرنا شروع کیا
برابر ہر حملہ مین پانچ چار ہزار کے سرتن پر سے اُڑ جاتے تھے ساری مردار خواری فراموش ہوگئی بالکل بےالبس ہوگئے
سوئے گوشہ کمان و کوچہ زخم کے کوئی اور راہ مقام امن و فرار کا کافرون کو نظر نہ آتا تھا ہر طرف کی راہ بند تھی
اور سد دو تھی چارون سمت تلوارین و نیزے و کمانین و خنجر نظر آتے تھے بیک نگاہ کے بھی پانون قلم ہوئے جاتے تھے
اس مقام پر جاتے ہوئے طائر خیال کے پر قینچ ہوئے جاتے تھے ہر ایک خوف کرتا تھا اور ڈرتا تھا وہان قدم
رکھتے ہوئے کہ اہل اسلام خوب مقابلہ و مجادلہ کر رہے تھے جسمون پر گل زخم کھلے ہوئے تھے گلہائے زخم کی بدھیان
بڑی ہوئین تھین تلوارون کے قبضہ ہاتھون کو بیٹھے تھے لختہ خون کے جسمون پر جمے ہوئے تھے یہ عالم تھا کہ نشانہ تھک
گئے تھے مگر اُس پر بھی برابر ہاتھ چلے جاتے تھے راوی بیان کرتا ہی تین شبانہ روز اسی طور سے جنگ و پیکار مین گذرے
تھے کہ جوتھے دن بوقت دوپہر صاحبقران کے ہاتھ سے ضرغام و مریخ دونون افسر مردار خوارون کے
قتل ہوئے اُنکے قتل ہونے کے بعد باقی مردار خوار خوب خوب لڑے مگر چونکہ بے افسر کے ہوگئے تھے مثل مشہور ہی

مثل مشہور ہی کہ لشکر بے میر نکیہ بے فقیر ترکش بے تیر بیکار ہوتے ہین بس لشکر بے سردار کہان تک لڑ سکتا ہی کیونکہ افسر تو کام آچکے ہین اب کون اہل لشکر کو رغبت جنگ دلائے اور کون دل بڑھائے کوئی پشت و پناہ نہین ہی جو جو افسر اعلےٰ درجہ کے تھے سب کام آچکے ہین سب قتل و زخمی ہو چکے ہین اب جو اہل اسلام نے دباؤ ڈالا اور قتل کرنا شروع کیا سب کے ایک مرتبہ پانون اُٹھ گئے مردار خوار مثل طائرون کے پراگندہ ہو گئے مگر جدھر بھاگ کر جاتے ہین راستہ بھاگنے کا نہین پاتے ہین جدھر گئے اُدھر اہل اسلام کو شمشیر زنی کرتے ہوئے پایا مارے گئے آخر کار عاجز ہو کر جو چند افسر باقی ہین اُنھون نے صلاح کی افسر تو مارے گئے ہم بے افسر کے ہو گئے واقعی یہ لوگ بڑے جری و بہادر ہین ہم نے دیکھا کہ ایک نے دو جوانون کو اُٹھا لیا یہ دونون وہ جوان ہین کہ جب ہم پچاس پچاس زور کرکے انکے تخت کو اُٹھاتے تھے تو بھی نہ اپنے مقام سے حرکت کرتا تھا جب تک کہ دو سو ہم ہو کر نہ حرکت دین اور نہ اُٹھائین جس پر بھی زمین سے الگ نہ ہوتا تھا یا جس سنگ گران کو ہم مل کر اُٹھاتے تھے ہمارے افسرون مین ایک اُٹھا کر مثل پھول کے پھینک دیتا تھا جو کہ ایسے قوی ہون اور ایسے پر قوت اُنکو ایک تنہا ایک شخص دونون ہاتھون پر بلند کرے اور وہ اُسکا کچھ نہ کر سکین ایسے لوگون سے مقابلہ کرنا اپنی جان کا خون کرنا ہی بس ہم تو ہار گئے اب ہم مقابلہ نہ کرینگے امان طلب کرو سب نے رائے دی بہت بہتر واقعی امر یہ ہی کہ جب خدا دیدہ بے ستون جو کہ خداوند تھے وہ کچھ نہ کر سکے اور اُنکے ہاتھ سے مارے گئے پس ہم تو بندے ہین ہم کیا بنا سکتے ہین اور کیا بنائینگے سوائے ہلاک ہونے کے جب یہ رائے باہم ہو گئی اُسوقت سب مردار خوارون نے گیاہ اُٹھا کر مُنھ مین لی اور پکارے کہ ہم امان چاہتے ہین ہمکو پناہ ملے دوہائی ہی طلسم کشا کی فریاد طلسم کشا کی یہ صدا یہو ہر طرف سے بلند ہوئی اور صاحبقران کے کان مین پہونچی بس فوراً ہاتھ کو روک لیا لشکر حکیم اقلیدوس سے آپنے فرما دیا تھا کہ اس امر کا خیال رہے کہ جب کفار دوہائی دین اور امان طلب کرین اُسوقت پھر نہ قتل کرنا فوراً ہاتھ روک لینا اگر کوئی خدا پرست کسی کافر کے سینہ پر بھی سوار ہوا اور اُسکو خنجر سے ذبح خواہ تلوار سے کر رہا ہو فوراً سینہ پر سے اُتر پڑے اور قتل سے باز آئے یہ ہمارا آئین اور طریقہ ہی اگر اسکے خلاف ہوگا تو ہم اُسکو سزا دینگے چنانچہ جب لشکر ساحران سے مقابلہ ہوا اور جنگ مغلوبہ کی نوبت آئی اور اُنھون نے امان طلب کی تھی اُسوقت بھی ایسا ہی ہوا تھا کہ اہل اسلام نے ہاتھ فوراً روک لیے تھے اور جب اسوقت ان مردار خوارون نے دوہائی دی ہی اور امان طلب کی ہی تو بھی ہاتھ روک لے خلاصہ یہ کہ اگر کوئی سینہ حریف پر سوار تھا وہ فوراً اُتر پڑا یا کسی نے وار کیا تھا صرف تلوار نے تھوڑا سا کاٹا تھا پھر اُسنے ہاتھ کو نہ کھینچا روک لیا اس طور سے مردار خوار امان طلب کرکے قتل ہونے سے بچے سب کے سب مثل غلامان حلقہ بگوش کے ہاتھ باندھ کر حاضر خدمت صاحبقران عالیشان ہوئے جو اُنکے افسر تھے اُنھون نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم آپکی غلامی اختیار کرتے ہین اور اطاعت صاحبقران نے مسکرا کر فرمایا

کہ چند شرطین ہین اول شرط تو یہ ہی کہ مردار خواری ترک کرو دوسری شرط یہ ہی کہ دین اسلام قبول کرو تیسری شرط یہ ہی
کفر پرستی سے توبہ کرو چوتھی شرط یہ ہی کہ جو چیزین ہمارے مذہب مین حلال ہین اوسپر عمل کرو اور جو حرام ہین اونکو
ترک کرو اون سب نے عرض کیا کہ ہمکو آپکا فرمانا بدل و جان قبول ہی منظور ہی ہم آپکے فرمانے کے خلاف نہین کر سکتے
ہین ہمکو اپنی غلامی مین قبول فرمایئے پس یہ سنکے صاحبقران نے حکیم اسقلینوس کی طرف مخاطب ہو کر
فرمایا کہ آپ ان سبکو کلمہ تعلیم فرمایئے دوسرے حلال و حرام بتایئے دیگر علوم دین کی تعلیم فرمایئے قواعد شاہی
و طریقہ ادب سے آگاہ فرمایئے کیونکہ یہ لوگ بالکل وحشی ہین حکیم نے سلام کر کے عرض کیا کہ زہے نصیب میرے
اور زہے تقدیر میری کہ یہ خدمت میرے سپرد ہوئی ہین اسکو بسر و چشم بجا لاؤنگا یہ عرض کر کے اور چند قدم
آگے بڑھ کر صاحبقران کے ہاتھونکو چوما اور عرض کیا کہ جو قوت و طاقت ہم نے اسوقت دیکھی ہی آجتک ہم نے
کسی مین نہین دیکھی دیکھنا تو شئے دیگر ہی سنی تک نہین واقعی یہ طاقت خداداد ہی اور یہ زور صاحبقرانی تھا
اور طلسم کشائی اگر یہ امر نہوتا تو اسقدر ہمت و جرات کہان سے ہوتی کہ اتنے بڑے جوانون کو جو کہ مثل دیو کے تھے
بلکہ میرے نزدیک قد و قامت مین دیو سے بھی زیادہ ہو گئے یون ایکساہی مرتبہ دونون کو دونون
ہاتھون پہ بلند کر لیا کس زبان سے اس امر کی تعریف کرین بقول شاعر شعر گر ہر موی تن گردد زبانے نیاید شکر
تو ہرگز بیانے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ سب آپ بزرگون و خاصان دین کی مہربانی تھی اور عنایت
پروردگار ورنہ میری یہ طاقت و لیاقت تھی کہ مین اتنے بڑے کام کو یون باسانی انجام دیتا یہ اوسکا فضل تھا
جو مین ایسے دیو غضبانو پر غالب آیا ورنہ میری کیا مجال و طاقت تھی مین اسکی عنایتون و مہربانیون کا کہانتک
شکریہ ادا کرون یہ فرما کر فرمایا کہ اب تو سب طرف امان کی صدا بلند ہو گئی ہی اور سبکو امان بھی مل گئی ہی اب تو امن و
امان ہی سب نے جمع ہو کر اطاعت کرنے کا اقرار بھی کیا پس اب فرودگاہ پر چلو یہ فرما کر چند سردارون سے
فرمایا کہ آپ لوگ بہت جلد یہ بندوبست کرین کہ جو لوگ ہمارے لشکر کی مجروح ہوے ہین اونکو شفاخانہ روانہ کرین
اور جو قتل ہوے ہین اونکو شمار کرین اونپر نماز پڑھکر دفن کرین اور جو کفار مجروح ہوے ہین اونکو بھی دار الشفا
مین داخل کرین اور کفار کے کشتون کا بھی شمار کر کے کسی غار عمیق مین ڈالوا دین تاکہ صحرا انکے اجسام نجس سے
پاک و صاف ہو جاوے اور اونکی متعفن ہونے سے یہان کی آب و ہوا نہ خراب ہو جو کہ مسافرون کی ہلاکت کا
سبب ہو اور اوس پر خاک ڈالدی جائے تاکہ اگر لاشین سڑین تو بو نہ پھیلے اوس مٹی مین ملکر
رہ جائین اور جو کفار اسیر کیے گئے ہین اونکو آج تو زندان مین رکھا جاوے مگر ساتھ راحت کے کل

اونکا دیوان سمجھا جائیگا اون سرداروں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا بہت خوب اور اسیوقت ہر ایک کام کا
جسکو حکم ملا تھا اپنے اپنے کام کی طرف اوسکے اجرا کرنے لگے۔ واضح ہوا اہل اسلام و کفار کے زخمیوں کو
داخل شفاخانہ کیا اونکا علاج اسیوقت سے ہونے لگا اسیروں کو داخل زندان کیا پھر بعد کی مقرر کیا اب
جو اہل اسلام کی مقتولونکا شمار کیا تو پانچ ہزار خداپرست اوس معرکہ عظیم میں درجہ شہادت پر فائز ہوگئے
تھے اور دو ہزار زخمی بس اون کشتوں کو ایک مقام پر جمع کرکے نماز ادا کی اور دفن کیا اوسکے بعد
لاشہاے کفار کا جو شمار کیا تو پندرہ ہزار کشتہ ہوے تھے اور آٹھ ہزار مجروح بس سب لاشونکو اوٹھوا
کر ایک غار عمیق میں جو کہ اوس صحرا میں واقع ہوا تھا ڈلوا دیا اور اوس پر لاکھوں من مٹی ڈالدی گئی ادھر
ان سب نے تو یہ کام کیا اودھر جو سردار یا لشکری حاضر خدمت صاحبقران ہوا پہلے مجرا بجالایا پھر
ہاتھونکو بوسہ دیا اور بہت تعریف کی خلاصہ یہ کہ وزیر بلیستون بھی مع اپنے ساحروں کے حاضر ہوا اور
تعریف و توصیف بہت کی اسی طور سے حکیم شیاطین نے بھی مدح و ثنا کی پس صاحبقران مع
ان سب کی اور جن سردار خواروں نے پناہ مانگی تھی اونکو اپنے ہمراہ لیکر فرودگاہ پر تشریف لائے قریب شام
پہونچے اہل لشکر نے آج نوین دن کمر کھولی سب اپنے اپنے بستر و بنر جا کر آرام سے بیٹھے اور لیٹے
اور فکر قوت لایموت کرنے لگے کوئی کچھ پکانے لگا کوئی کچھ بازار سے خرید کر کھانے لگا جو کہ
زیادہ کسل مند اور تھکے ہوے تھے انھوں نے بازار سے خرید کر کھالیا اور لیٹ کر سو رہے ادھر
وزیر بلیستون اور اہل لشکر بلیستون کو بھی مقام مناسب رہنے کو ملا یہ لوگ راحت و آرام سے
بیٹھے مردار خواروں کو جگہ دی گئی یہ بھی کمرین کھولکر اوترے اب کیے طرف لشکر اوترا ہوا ہے
ایک طرف ساحروں کا لشکر ہے ایک سمت مردار خوار ہیں جو کہ مطیع ہوے ہیں ایک جانب لشکر اسلام
وہ ساحر اور غیر ساحر جو کہ سیاہ قلب تھے اور ان مردار خواروں کو لگا کر لائے تھے اس معرکہ میں مارے
گئے اب اس مقام پر کوئی کافر نہ تھا سب مطیع ہو گئے تھے اور خداپرست ہونے کا اقرار کرتے تھے اور
اسی قرار پر امان ملی اودھر صاحبقران اپنی بارگاہ میں تشریف لائے کمر کھولی ہتیار الگ کیے جسم سے کچھ
قدرے قلیل نوش فرما کر آرام فرمایا چونکہ نو شبانہ روز کے تھکے ہوے تھے اودھر سب سردار بھی
اپنے اپنے مقام پر جا جاکر آرام پذیر ہوے خلاصہ یہ کہ جب سحر ہوئی صاحبقران بیدار ہوے
بارگاہ میں تشریف لائے دربار آراستہ ہوا سب سردار اہل اسلام و وزیر بلیستون مع اپنے ہمراہیوں

دور دونون کے حکیم آکر حاضر دربار ہوے دربار جب آراستہ ہوچکا اوسوقت حکم دیا کہ جن مردارخوارون نے
امان طلب کی تھی یا جنھین امان دی گئی ہی اونکو حاضر کرو دنیا دی بیان کرتا ہی یہ حکم دیا تھا کہ سرداران
مردارخوار کہ جو طالب امان ہوے تھے اور صاحبقران نے اونکو امان دی تھی بشرط دین اسلام
کے قبول کرنے پر اونھون نے اقرار کیا تھا کہ ان کو مع کل مردارخوارون کے جو کہ قتل و غارت سے
بچے تھے قریب تیس ہزار کے تھے حکیم اسقلینوس کے سپرد کیا اور حکم دیا تھا کہ انکو عقائد دین اسلام کے
تعلیم کرو بس اونکو حکیم اسقلینوس نے اپنے خیمہ کے برابر جگہ دی تھی چنانچہ اہل لشکر کو چھوڑ کر سب
اون سردارون کے کہ جو کہ اسیر و مجروح ہونے سے بچے تھے اور قتل سے محفوظ رہے تھے اون کو
ہمراہ لیکر حاضر دربار ہوے جب سب حاضر ہوچکے اسوقت صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ چند
سردار مردارخوار آگے اور سردارون کے کھڑے ہین خیال فرمایا کہ یہ مرتبہ اعلی رکھتے ہین اور ذی رتبہ
ہین بس اونکو ملاحظہ فرماکر حکم دیا کہ ان سبکو علی قدر مرتبہ کرسیان مرحمت ہون سبکو کرسیان بموجب حکم
صاحبقران مرحمت کی گئین وہ سبکے سب سلام کرکے اون کرسیون پر بیٹھے اب صاحبقران نے
اون سردارون سے فرمایا کہ آپ لوگونکے نام کیا ہین ہمکو اپنے نامون سے آگاہ کیجئے یہ سوال
صاحبقران نے اون سردارون سے کیا تھا کہ جنکو آگے سبکے کھڑا ہوا دیکھا تھا اونھون نے
ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ ہم غلامونکے نام منقہور مردارخوار قہار مردارخوار بہرام مردارخوار
طرقوم مردارخوار اشرار مردارخوار مرزوق مردارخوار سرشار مردارخوار بہمن مردارخوار
ہین بس صاحبقران نے منقہور سے فرمایا کہ مین ان سب مین تمکو زبردست اور صاحب عقل
اور ذی مرتبہ خیال کرتا ہون لہذا مین نے تمکو ان سبکا افسر اعلی کیا کل لشکر اور کل سردارون
کو تمھارے ماتحت کیا اور اب تمکو لازم ہی کہ عقائد دین اسلام حکیم اسقلینوس سے حاصل کرو
حرام و حلال مین تمیز کرو اون سب نے عرض کیا کہ بہت خوب ہم تعمیل حکم مین بسر و چشم کوشش کرینگے
صاحبقران نے یہ فرماکے حکم دیا کہ جو مردارخوار اسیر ہین اونکو حاضر کرو فوراً داروغہ
زندان اون قیدیون کو لیکر حاضر دربار ہوا اون سب نے آکر مجرا کیا چونکہ وہ لوگ یہ سن
چکے تھے کہ ہمارے افسر یعنی ضرغام مردارخوار مسیح مردارخوار دونون مارے گئے اور
بہت سے افسران لشکر کام آئے جو باقی رہا اونھون نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کی

اور دین اسلام اختیار کیا بڑے مرتبے پائے بدین سبب انھون نے آتے ہی مجبر کیا اس خیال سے کہ
اب دین اسلام کے قبول نکرنے مین نقصان ہی جان کا اور قبول کرنے مین کوئی نقصان نہین ہو عزت و حرمت
ہو انکار کرنے مین جان کا ضرر ہو بدین وجہ مجبر کیا صاحبقران نے اونکی طرف دیکھکر فرمایا کہ تمھارے افسرون
نے مع کل اہل لشکر کے جو کہ باقی رہ گئے تھے قتل و غارت سے ہماری اطاعت قبول کی اور دین اسلام
اختیار کیا تم کیا کہتے ہو اون سب نے عرض کیا کہ جب ہمارے افسرون نے دین اسلام قبول کیا
اور آپکی اطاعت کی تو ہمکو کیا عذر ہی ہم نے بھی دین اسلام قبول کیا اور آپکی اطاعت کی ہمکو
طریقہ اسلام تعلیم فرمایئے بس صاحبقران نے اونکو اور جو سردار مردار خوار کہ وہان موجود
تھے کلمہ تعلیم کیا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوے اور اوسیوقت مردار
خواری سے توبہ کی اور بدل و جان اطاعت کی صاحبقران کی صاحبقران نے
اون اسیرون کو بھی مقہور مردار خوار کے حوالہ کیا اسوقت انھون کو طلب کرکے اونکو
بھی کلمہ وغیرہ تعلیم کیا خلاصہ یہ کہ کل مردار خوار جو کہ قریب پچیس ہزار کے تھے از سر صدق مسلمان
ہوے حکیم اسقلینوس اونکی تعلیم و تربیت کیلئے مقرر ہوے اسی طور سے وزیر سبقون نے بھی مع
اپنی سردارون و اہل لشکر کی اطاعت و دین اسلام اختیار کی جو کہ ساحر تھے مطیع اسلام ہوے جو کہ غیر ساحر
تھے اونھون نے کلمہ طیبہ پڑھا اور شریک لشکر اسلام ہوے جب ان کامون سے صاحبقران نے فراغت
پائی اسوقت حکیم اسقلینوس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ مقام افسوس ہی کہ اسوقت میرا یار جانی
و دوست روحانی خواجہ عمرو نامدار نہین ہین ورنہ اون سے کہتے کہ وہ کچھ گاتے تمام محفل کو محظوظ کرتے
سب خوش ہو جاتے اونکا گانا تو آپ سن چکے ہین نہ معلوم یہ بچہ کیسا تھا اور کہان لیگیا ہی خواجہ کو اونکے
نہ ہونے سے بڑے بڑے کامونکا ہرج و نقصان ہو رہا ہی وہ ہوتے تو اب تک کوئی نکوئی فکر
اسامر کی کرتے کہ لوح دستیاب ہو جیسے جب طلسم ہوشربا مین اسد برائے فتح طلسم
گیا تھا تو خواجہ بھی معہ چار عیارون کے گئے تھے اونھون نے کوشش کرکے لوح حاصل کرائی
تھی ایسی ایسی کوشش کی کہ افراسیاب ایسا ساحر زبردست عاجز ہوا اور مان گیا بس
وہ ہوتے تو ضرور فکر کرتے لوح کی اور بہت جلد لوح حاصل کرتے حکیم اسقلینوس نے
یہ تقریر صاحبقران کی سنکے عرض کیا کہ یا صاحبقران کیونکر معلوم ہو کہ خواجہ کو کون لیگیا ہی

صاحبقران نے فرمایا کہ آپ و حکیم شیاطین علم رمل سے بھی بخوبی آگاہ ہین ذرا زائچہ فرمائیے اور رمل کی ذریعہ سے دریافت فرمائیے کہ خواجہ کو کون لیگیا ہی اور کہان اسقلینوس نے عرض کیا کہ بہت خوب یہ کہکر خاموش ہوے صاحبقران نے فرمایا کہ کیون حکیم صاحب اب کس سمت جانا چاہیئے اور لوح کیونکر دریافت ہوگی کہ کہان ہی اور کیونکر دستیاب ہوگی اگر آپکو معلوم ہو کہ فلان مقام پر لوح ہی اور فلان طریقہ سے دستیاب ہوگی تو اوسکی تدبیر کیجاے حکیم اسقلینوس نے عرض کیا کہ یا صاحبقران بخداے لم یزل جو مین حال لوح سے آگاہ ہون یا اس امر سے باخبر ہون کہ فلان مقام پر لوح ہی اور فلان کے قبضہ مین ہی اور کیونکر دریافت ہوگی ملاحظہ فرمائیے کہ جب آپ تشریف لائے تھے مین نے عرض کیا تھا کہ جب بادشاہ طلسم رہا ہوگا جو کہ پہلے بادشاہ تھا اور اوسکو بیستون جادو و شنکال جادو جو کہ وزیر تھا باہم صلاح کرکے اور سب آراکین سلطنت و مشیران اہبت و صاحب مرحلہ جات کو شریک اپنا کیا اور بادشاہ طلسم کو اسیر کر لیا سب تخفہ جات پر قبضہ کر لیا شنکال بادشاہ بنا اور سب نے اطاعت کی بس جب وہ رہا ہوگا اوسوقت لوح کا پتہ چلیگا اور اوسکے بتانے سے پتہ معلوم ہوگا اور نشان لوح ملیگا گو کوشش و سعی آپ کو کرنا ہوگی مگر وہ پتہ بتائیگا جسکے پاس لوح ہوگی اوسکے نام سے آگاہ کریگا چنانچہ آپنے فرمایا تھا کہ پھر وہ کہان اسیر ہی مین نے عرض کیا تھا کہ وہ بیستون کے پاس اسیر ہی آپنے فرمایا تھا کہ مین ابھی جاکر کوہ بیستون کو برباد کرتا ہون اور بیستون جادو کو قتل کرکے بادشاہ طلسم کو رہا کرتا ہون مین نے آپکو منع کیا تھا اور عرض کیا تھا کہ بیستون اوسوقت تک قتل نہ ہوگا نہ اوسکے قتل کی تدبیر ہو سکے گی جب تک حکیم شیاطین میرا شریک نہوگا وہ اور مین دونون ملکر کوہ بیستون پر جانیکی کوشش نہ کرینگے اوسوقت تک آپ کوہ پر تشریف نہ لیجا سکین گے چنانچہ ایسا ہی ہوا خواجہ نے کوشش کرکے حکیم شیاطین کو بھی شریک کیا وہ بھی شریک ہوے فضل خدا سے بادشاہ طلسم رہا ہوے بیستون جادو مارا گیا کوہ بیستون برباد ہوا آپ اون سے حال لوح دریافت فرمائیے وہ بخوبی پتہ و نشان مع مقام و نام لوحدار و تدبیر دستیاب ہونے لوح کی سب عرض کر دینگے کیونکہ اونکو سب حال معلوم ہی وہ سب حال سے آگاہ ہین صاحبقران نے فرمایا کہ افسوس تم نے اوسوقت نہ یاد دلایا کہ جب بادشاہ طلسم موجود تھا اب جب وہ چلے گئے ہین

اسوقت یہ امر کھتے ہوا اب کیا ہوتا ہی نہ معلوم کب آئینگے اور عرصہ ہوا جسقدر مین چاہتا ہون کہ یہ
طلسم جلد فتح ہو مین اپنے عزیزون اور سردارون واہل لشکر سے ملون مجھکو اونکا فراق شاق ہی انکو
بیلر فراق دوسرے تم نے خواجہ کی زبانی سنا ہی کہ اتنے عرصہ مین وہان لشکر پر کیا کیا بلائین آئین اور
آفتین برپا ہوئین خواجہ نے جاکر عیاری کر کے سبکو بچایا اور وہان سے یہان آئے یہ واقعات میرے
نہ ہونے سے لشکر پر گذرے میرا دم بہت گھبراتا ہی اور سبکے دیکھنے کو جی چاہتا ہی مین یہ چاہتا ہون کہ یہان سے
جلد ہی فراغت ہو اور طلسم فتح ہو تو مین جاکر سب سے ملون نہ معلوم اب وہ کب آئینگے جسقدر جلد ہی
کرو اوسیقدر عرصہ ہوتا ہی حکیم اسقلینوس نے عرض کیا کہ یا صاحبقران آپ پریشان کیون ہوتے ہین
اودھر لوح ہاتھ لگی اودھر طلسم فتح ہوا جب تک لوح نہین دستیاب ہوتی ہی اوسوقت تک تمام امرون
مین وقت ہی اور بادشاہ طلسم یعنے سیما سے بلند آواز بہت جلد آتے ہونگے اپنے قول اور وعدہ کے
سچے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا نجوم مین دیکھو کہ کب تک آوینگے اور خواجہ کا حال دریافت
کرو اسقلینوس نے اوسیوقت اصطرلاب کو آفتاب کے مقابل رکھا اور سوطہ فانی بارہ بروج
ساتون ستارون کو دیکھکر زائچہ کیا قرعۂ فکر کو لوح خیال پر پھینکا اور سوال صاحبقران کا خیال
مین لاکر اوسکا جواب نکالا یہ جواب حاصل ہوا کہ بہت جلد بادشاہ طلسم یعنے سیما سے بلند آواز
آئینگے اور اونکے آنے سے صاحبقران کو ایسی خوشی ہوگی اور وہ ایسے ایک شخص کو اپنے ہمراہ لائینگے
کہ جسکو دیکھکر صاحبقران بہت خوش ہونگے اور نہایت درجہ کی خوشی حاصل ہوگی یہ جب جواب ملا
اسقلینوس نے خدمت صاحبقران مین عرض کیا کہ آپ پریشان نہ ہون مین نے جو زائچہ کیا تو یہ
معلوم ہوا کہ بہت جلد بادشاہ طلسم آیا چاہتے ہین اور وہ ایسے شخص کو اپنے ہمراہ لائینگے کہ آپ خوش
ہونگے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بتائیے کہ وہ شخص کون ہی کوئی میرا عزیز ہی یا دوست ہی اور کیا نام ہی
کہ جسکے آنے سے مجھکو از حد خوشی ہوگی اور خواجہ کا حال نہین بیان کیا کہ اونکو کون لیگیا اور وہ
کہان ہین اوپیر کیا گذری اگر کسی بلا مین مبتلا ہون تو مین جاکر رہاکرون اور اونکی رہائی کی فکر کرون
اسقلینوس نے پھر زائچہ کیا اور ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ امر تو ظاہر نہین ہوتا ہی کہ وہ
عزیز ہین یا دوست نہ نام ظاہر ہوتا ہی صرف اسیقدر ظاہر ہوتا ہی کہ بادشاہ اپنے ہمراہ لائیگا آپ اطمینان
رکھین خواجہ کی بابت جو حضور نے دریافت کیا تو یہ رمل سے ظاہر ہوا کہ خواجہ کو ایک ساحر اوٹھا لیگیا ہی

اور بہت تشدد کر رہا ہی مگر خانہ حیات مین فرق نہین ہی حیات باقی ہی آپکے تشریف لیجا نیکی ضرورت
نہین ہی وہ خود انشاء اللہ آپکے پاس آجا ئینگے یا صاحبقران یہ رمل ہی اس سے یہ نہین معلوم ہو سکتا ہی
کہ خواجہ فلان مقام پر ہین اور اُس مقام کا نہ نام نہ پتہ ثابت ہو سکتا ہی نہ یہ کہ فلان ساحر اوٹھا
لیگیا ہی اور اوسکا یہ نام ہی ہان یہ ثابت ہو سکتا ہی کہ خواجہ کو فلان سمت کو لیگیا ہی اور شدائد مین ہین جو کہ
مین نے عرض کیا آپ اطمینان رکھین نہ آپ جائین نہ فکر و تشویش کرین خواجہ سلامت زندہ و
سلامت آپکی خدمت مین حاضر ہونگے اور آپ اون سے ملکر ضرور خوش ہونگے بلکہ زائچہ سے
یہ ثابت ہوتا ہی کہ خواجہ کی ذات سے نشان لوح ملیگا گو بادشاہ طلسم پتہ بتائے گا خواجہ وہان
جاکر دریافت کرینگے اوسکے بعد آپ جاکر لوح حاصل کرینگے خواجہ کی طرف سے اطمینان رکھئے
اونکا خانہ حیات قوی ہی صرف کچھ مقدر مین تکلیف بدی تھی جو یہ واقعہ درپیش ہوا خواجہ کو کوئی ساحر یا غیر
ساحر قتل نہین کر سکتا ہی بلکہ یہ امر ہی کہ جب تک خواجہ اپنی زبان سے تین مرتبہ موت کو مطلب نہ کرینگے
اسوقت تک خواجہ کو موت نہ آئیگی آپ لوگ فکر نہ کرین خواجہ زندہ و سلامت حاضر ہونگے ہمارے
طریقہ سے تو یہ ثابت ہوتا ہی آیندہ جو مرضی خداوند کریم کی بموجب مصرعہ حال غیبی کس نمی داند بجز پروردگار
اور جو اوسکی مشیت مین ہوگا وہ ہوگا مگر مین یہ ضرور عرض کرونگا کہ یہ طلسم فتح ہوگا اور یہان
دین اسلام کا نشان نصب ہوگا جس طور سے کوہ بلیستون برباد ہوا اوسی طور سے طلسم بھی
برباد ہوگا جسطور سے بیستون جادو مارا گیا اوسی طور سے شنکال جادو بھی مارا جائے گا
بادشاہ سابق کی پھر عملداری آپکے بدولت ہوگی تقریر حکیم کی سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ آپکے
اس کہنے سے خیر کسیقدر اطمینان ہوا مین پرسون تک بادشاہ سابق و خواجہ کا اور انتظار کرتا ہون
اگر پرسون تک یہ دونون صاحب آگئے تو خیر ورنہ توکلت علی اللہ مین ایک طرف کو راہی ہونگا
عجب کہ اس طلسم کا فاتح مین ہون اور اس طلسم کی عمر تمام ہو چکی ہی تو پھر کوئی نکوئی صورت فتح طلسم و
دستیابی لوح کی پردۂ غیب سے پیدا ہوگی اور سب سامان غیب سے ظاہر ہونگے وہ مالک
ہی ضرور مدد کریگا اسقلینوس نے عرض کیا کہ بہت بہتر اور پرسون کے روز آپ ایسا ہی فرمائیگا میرے
نزدیک تو کل ہی تک بادشاہ طلسم آجائے تو عجب نہین ہی کیونکہ میرے حساب سے یہی ظاہر ہوتا ہی
صاحبقران نے فرمایا کہ اسی سبب سے تو مین نے پرسون کی قید لگائی ہی خلاصہ یہ کہ صاحبقران نے

قریب دوپہر کے دربار برخاست کیا سبکے سب اپنے مقام پر آئے حکیم اسقلینوس نے مقہور وغیرہ کو
مع اونکے ہمراہیون کے عقائد دین اسلام تعلیم کرنا شروع کئے راوی بیان کرتا ہو کہ جو کفار زخمی ہوے تھے
اوسے داخل شفا خانہ کیے گیئے اونھون نے بھی بہت ہی جلد صحت پائی اور وہ بھی مسلمان ہوے اب
قریب تیس ہزار کے تو ساحر ہین جو کہ بعد بہیستون کے مطیع اسلام ہوے ہین مع وزیر کے اور
پچیس ہزار مردار خوار ہین جو کہ سب کے سب خدا پرست ہوے ہین اب راوی صاحبقران
کو مع ان سبکے اور لشکر حکیم اسقلینوس کے انتظار بادشاہ طلسم یعنے سیماے بلند آواز
ونمو ادہین مصروف رکھتا ہو اور کچھ حال بادشاہ طلسم کا تحریر کرتا ہو کہ یہ جو صاحبقران سے اجازت
لیکر بعد قتل بہیستون جادو بعد بربادی کوہ بہیستون و بعد مطیع ہونے وزیر بہیستون کے ایک سمت کو روانہ
ہوا ایک صحرا مین جاکر پہونچا وہان جاکر اوسنے سحر کیا کہ یا تو وہ صحرا ویران تھا یا دفعتاً گلزار ہو گیا اوسنے
کیا کیا کہ سحر کرکے کچھ خیمے برپا کیے اور اسباب راحت اوس مقام پر مہیا کیا جب سب اسباب مہیا ہو گیا
اوسنے سحر کرکے دستک دی کہ زمین شق ہوئی ایک پتلا پیدا ہوا کہ اوسکے سر پر ایک صندوق آہنی
تھا اوسنے آنے کے ساتھ ہی پہلے تو سلام کیا بعد اوسکے وہ صندوق سامنے رکھدیا بادشاہ نے
پھر دستک دی کہ دوبارہ پھر زمین شق ہوئی دوسرا پتلا پیدا ہوا اوسنے بھی سلام کیا اوسکے پاس بھی ایک
صندوقچہ تھا اوسنے بھی سلام کرکے وہ صندوقچہ سامنے رکھدیا اور دست بستہ کھڑا ہوا کہ بادشاہ نے
اوس پتلہ کی طرف دیکھا کہ جو کہ صندوقچہ لیکر آیا تھا اوسنے بادشاہ کا دیکھنا تھا کہ اپنے جوڑے مین سے
ایک برنجی کنجی نکالکر پیش کی بادشاہ نے وہ کنجی لیکر صندوق کھولا اوس صندوق مین ہزارون خانہ تھے
ہر خانہ مین ایک مار سیاہ بیٹھا ہوا تھا کہ بادشاہ نے کچھ اسم سحر دم کرکے ایک خانہ مین ہاتھ ڈالا ہاتھ
کا ڈالنا تھا کہ وہ مار سیاہ نہ تھا بلکہ کنجی آہنی تھی اوسکو نکالکر اوس صندوق کو کھولا اوسکا پٹرا ہٹایا اور
اوس مین سے کچھ اسباب سحر جو کہ اوسوقت درکار تھا وہ نکالا از انجملہ ایک کتاب مجلد اور ایک
لوح زبرجد اور ایک انگشتری اور اسی طور سے کئی اشیا لوح کو گلے مین لپیٹا انگشتری کو ہاتھ
مین کتاب سامنے اسکی علاوہ اور جس شئے کی ضرورت تھی وہ اوس صندوق سے نکالی ایک
صندوقچہ اوسی صندوق سے نکالا اوسپر کچھ منتر جنتر پڑھکر دم کیا کہ خود بخود ایک حباب پیدا
ہوئی اور ایک شرارہ ہوا کہ اس صندوقچہ کا پٹرا کھل گیا اوس صندوقچہ سے گیارہ پتلیان

طلائی باہر آئین قد و قامت مین بالشت بالشت بھر کی تھین باہر آنا تھا کہ سب نے جھک کر سلام کیا اسیماسے بلند آواز نے قلم دوات و کاغذ اوٹھا کر گیارہ ورچون پر کچھ تحریر کیا ایک ایک پرچہ ایک ایک تیلی کے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ یہ ہمارے ملازمون و دوستون کو جو کہ بعد ہمارے اسیر ہوجانیکے بسبب خوف شکال جادو کے پوشیدہ ہوگئے ہین پہنچاؤ اور ہمارے رہا ہونے سے اونکو آگاہ کرو اور ملکہ شمشاد میری دختر نیک اختر و شاہزادہ خورشید شیر سوار میرے فرزند ارجمند کو اور ملکہ ثریا برق انداز میری زوجہ کو بھی اس حال سے آگاہ کرو تاکہ وہ لوگ مجھ سے آکر ملین مین اونکو دیکھکر شاد ہون اور وہ مجھکو دیکھکر خوش ہون اون تیلیون نے عرض کیا کہ میری خداوند نعمت ہم ملکہ عالم یعنی ملکہ ثریا برق انداز و ملکہ شمشاد دستین و شاہزادہ بلند قدر خورشید شیر سوار کی سکونت سے آگاہ ہین کہ ان بزرگوارون نے بعد آپکے اسیر ہونے کے کہان قیام فرمایا اور کہان ہین ہان چند ملازمان خاص وغلامان جسان باز کے مقام سکونت سے آگاہ ہین کہ وہ فلان فلان مقام پر پوشیدہ ہوئے ہین بعد آپکے قید ہونے کے اونکو حضور کے رہا ہونے سے ہم ابھی آگاہ کرتے ہین کہ وہ حاضر ہون بادشاہ نے کہا کہ بہت اچھا تم جاکر اون لوگون کو آگاہ کرو اور زمین اور تدبیر سے ان لوگونکو طلب کرتا ہون مگر اسقدر خیال رہے کہ اون لوگون سے کہدینا کہ سب اسی صحرا مین آکر جمع ہون اگر مین نہ ہون تو میرے آنے تک بیابان سے کسیطرف کو نہ جائین جب تک مین نہ آؤن جب مین آؤن تو میرے ہمراہ جدھر مین جاؤن چلین اونہون نے عرض کیا بہت خوب پس ہر ایک تیلی مثل برق جہندہ کے چمک کر روانہ ہوئی جب یہ تیلیان جاچکین اوسکے بعد بادشاہ نے پھر دستک دی کہ تڑاقہ ہوا اور ایک پریزاد سر پر ایک صندوقچہ طلائی رکھے ہوئے ہاتھ مین ایک گلدستہ اور گلے مین ایک آئینہ حیران آکر پہنچی بادشاہ کو سلام کیا اور وہ صندوقچہ وہ گلدستہ سامنے رکھدیا اور آئینہ سامنے لیکر ادب سے استادہ ہوئی بادشاہ نے کچھ اسم سحر پڑھکر اوس گلدستہ پر دم کیا کہ جسقدر اوس گلدستہ مین پھول تھے اور جتنی اون پھولونکی پتیان تھین اور جسقدر اوس درخت کی پتے تھے اور شاخین تھین مثل انسان کے ہوگئین اور الگ ہو ہوکر بصد بستہ دکر کھڑے ہوئے جو پھول تھے انکے تو مرد تھے اور جو شاخین اور پتیان تھین اونکے پریزاد بنکر تیار ہوئین اور سب نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ حضور نے ہمکو کس غرض سے طلب فرمایا ہے جواب دیا بادشاہ نے کہ ہم ایک مدت تک دشمنون کی قید مین

رہے تم مین سے کسی نے ہماری خبر تک نہ لی ہمکو آکر رہا تک نہ کیا خیر گو تم نے خطا و قصور تو بہت بڑا
کیا ہی مگر صرف اس سبب سے معاف کیا جاتا ہی تم اس حال سے آگاہ نہ تھے مگر اب ایسی غفلت
نہ کرنا صرف تمکو اس حال سے آگاہ کرنیکو طلب کیا تھا یہ کہکر اب جو اشارہ کیا وہ پھر اوسی طور سے گلدستہ
ہو گیا بادشاہ نے اوس پریزاد سے آئینہ لیکر اوسکو دیکھا اوسکی پشت پر کچھ قلم سے تحریر کیا کہ وہ
آئینہ شق ہوا اوس آئینہ سے چار پریزادین اور پانچ پریزاد ظاہر ہوے سبکے سرون پر تاج رکھے ہوے
تھے آتے ہی براے سلام جھک گئے سلام کرکے مؤدب کھڑے ہوے کہ سیماے بلند آواز نے
اونکی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ تمکو معلوم ہی کہ ہماری زوجہ دو دختر و فرزند بعد ہمارے اسیر ہونیکے کہان
پوشیدہ ہوے ہین دشمنون سے اپنے کو بچاکر اون سب نے عرض کیا کہ ہم اس حال سے آگاہ
ہی نہین نہ ہمکو یہ معلوم تھا کہ حضور کے دشمن اسیر ہو گئے ہین ہم اپنے مقام پر بیٹھے ہوے حضور کیلیے
دعا کر رہے تھے اب حضور نے یاد فرمایا ہم فوراً حاضر ہوے یہ سنکے بادشاہ نے پھر قلم اوٹھاکر اور دونون
ٹکڑون کو آئینے کے باہم ملاکر اوسکی پشت پر کچھ تحریر کیا وہ سبکی سب پریزادین و پریزاد غائب ہو گئے اب
بادشاہ نے اوس پتلے کو آئینہ دیا اور اوسکی طرف دیکھا اوس نے اپنے سر کا بال دبال
جاکر توڑا اور بادشاہ کو دیا بادشاہ نے کچھ اشارہ کرکے لیا وہ بال نہ تھا بلکہ کنجی تھی اوس کلید سے
اوس صندوقچہ کو کھولا جب پٹرا بلند ہوا اوس صندوقچہ سے چار شیر سوار اور چار اسپ سوار اور چار
شتر سوار اور چار کرگدن سوار پیدا ہوے اون سب نے پہلے سلام کیا بادشاہ نے اون سے
یہ سوال کیا کہ تم ہماری زوجہ و دختر و فرزند کے حال سے آگاہ ہو اونھون نے بھی عدم واقفیت
کا عذر کیا اونکو بھی رخصت کیا اور وہ صندوقچہ اور آئینہ و گلدستہ دیکر اوس پریزاد کو رخصت
کیا وہ سلام کرکے جدھر سے آئے تھے اوس سمت کو راہی ہوے کہ اتنے عرصہ مین وہ پتلیان سبکی سب
جو کہ اور ملازمون و غلامونکو اس حال سے آگاہ کرنے گئین تھین آکر پہونچین اور عرض کیا کہ
ہم بموجب حکم سرکار سبکو آگاہ کر آئے اب ہمکو کیا حکم ہوتا ہی بس بادشاہ نے اشارہ کیا کہ وہ
پتلیان اوس صندوقچہ کے اندر چلی گئین اسی طور سے صندوقچہ بند ہو گیا بادشاہ نے وہ
صندوقچہ اوٹھاکر اوسی صندوق کے رکھا صندوق کو بند کیا قفل لگاکر کنجی کو اوسی جا مین
رکھا پھر اوسی طور سے وہ مار سیاہ ہو گئی اس صندوقچہ کو بند کرکے اوس پتلے کو مع کنجی کے

وہ صندوقچہ لیکر چلا گیا اوسکے بعد اوس پتلے کو اشارہ کیا جو کہ صندوق لیکر آیا تھا وہ صندوق کو اوٹھا کر راہی ہوا جب ان کاموں سے فراغت ہوئی تب سیماے بلند آواز نے سحر کیا کہ ایک سناٹا سا ہوا اور ایک مرکب پرندسع سامان کے آکر حاضر ہوا سیماے بلند آواز اوس پر سوار ہوا جب سوار ہو چکا ایک سمت کیطرف اشارہ کیا وہ مرکب پرواز کر کے اوسی سمت کو روانہ ہوا یہان تک کہ بادشاہ کو لاکر ایک صحرا مین پہونچا دیا وہ صحرا ایسا خوفناک اور مہیب تھا کہ انسان کی تو کیا طاقت ہے جو اوس مقام پر ٹھہر سکے بلکہ اگر دیو بھی جاے تو اوسکا بھی زہرہ آب ہو جاے نہ کہ انسان مگر سیماے بلند آواز وہان پہونچا مرکب پر سے اوترا مرکب کو چھوڑ دیا وہ تو پرواز کر گیا آپ اوس جنگل مین پھرنے لگا کسی مقام پر قدم نہ رکھا جاتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ اب زمین سے اژدر پیدا ہوا جب پیدا ہوا کسی طرف سے شیر کے ڈکارنیکی صدا آرہی تھی کسی جانب سے پلنگ کی آواز آرہی تھی کسی سمت سے اونکے بیر اور کافرون کی روحین ڈرانیکو چلی آتین تھین کسی جانب سے رونیکی صدا آتی تھی کسی سمت سے غل و شور کی صدا بلند تھی عجب مقام ہوا اور ویران تھا درخت کا نام و نشان نہ تھا پانی کا اُس صحرا مین پتہ ہی نہ تھا اوس صحرا مین ہر آفت سے پناہ پانی دشوار تھی ہزارون زاغ و زغن مردہ پڑے ہوئے تھے ہر طرف سے بوے بد آرہی تھی جدہر جانیکا اتفاق ہوا دماغ پریشان ہو گیا انسان و حیوان کے استخوان کے انبار جا بجا تھے ریگ کے سوا مٹی کا نام نہ تھا ٹیلے اور پتھر ہر سمت تھے یہ عالم تھا صحرا کا مگر سیماے بلند آواز اوس جنگل مین بلا خوف و خطر اوہر اودہر ٹہل رہا تھا ہر جگہ کی مٹی کو اوٹھا کر سونگھتا تھا اور پھینک دیتا تھا یہانتک کہ ایک مقام کی مٹی کو اوٹھا کر سونگھا اور بس وہان پر کھڑے ہو کر کچھ اسم سحر دم کر کے زمین پر اوس مٹی کو پھینک دیا اور پکار کر کہا کہ اے استانش جادو دیو پیکر جادو عفریت جادو ابھی جلد حاضر ہو چونکہ اسکا نام بھی سیماے بلند آواز ہی پکارنا تھا کہ تمام صحرا کانپ اوٹھا زمین کو زلزلہ ہوا جو کوہ و پہاڑ تھے تھرا کر رہگئے یکایک حاضر حاضر کی صدا آئی تڑاق تڑاق زمین شق ہوئی ایک شگاف سے ایک ساحر زبردست جھولی کاندھے پڑی ہوئی تہمت باندھے ہوے ہاتھ و گلے مین عقرب و سانپ لپٹے ہوے پیدا ہوا اور سلام کر کے سامنے کھڑا ہوا دوسرے شگاف سے ایک دیو دراز قد جسکے دو دانت منھ کے باہر تھے پیدا ہوا اوسنے بھی سلام کیا وہ کھڑا ہوا تیسرے شگاف سے بھی دیو پیدا ہوا مگر یہ اوس سے

قوی تھا اور بہت زبردست تھا یہ بھی سلام کرکے کھڑا ہوا جب یہ سبھون آچکے اوسوقت قرمتاش سے
سیماے بلند آواز نے کہا کہ اے قرمتاش جادو مین نے تمکو اس غرض سے یاد کیا ہی کہ تم اسوقت
میری دختر نیک اختر کو میرے رہا ہونے سے آگاہ کرو اور کہدو اے جان پدر ہم فضل خداوند سے
بعد ایک مدت کے رہا ہوے ہین جو جو تکلیف اور سختیان ہم پر دشمنون کے ہاتھ سے گذری ہین
اونکا بیان کرنا عبث ہی ہمارا ہی دل خوب مزے اوٹھاتا ہی لہذا اب رہا ہوئے ہین تمکو لازم ہی
کہ تم بھی اپنے کو ظاہر کرو تم نے خوب کیا کہ دشمنون کے خوف سے پوشیدہ ہوگئین ورنہ اونکے
ہاتھ سے میرا ناموس بھی تباہ ہوتا اور تم لوگونکے پردۂ عصمت و عفت مین اونکے دست ظلم سے
رخنہ اندازی اور تمھاری پردہ دری ہوتی مگر یہ امر تقدیر مین لکھا نہ تھا اس سبب سے
تم لوگون نے اپنے کو پوشیدہ کیا لہذا اب تم فوراً صحراے عجایب نگار مین آؤ مین وہان مقیم ہون
اگر مین نہ بھی ہون تو تم قیام کرنا بدون میرے آئے ہوے کسی طرف کو نہ جانا قرمتاش نے
یہ سنکے عرض کیا یہ تو بتایے ملکہ تشریف کہان رکھتی مین سیماے بلند واز نے برہم ہوکر کہا کہ اگر
ہم انسے آگاہ ہوتے یا ہمکو اسقدر دشمنون کے ہاتھ سے مہلت ہوتی کہ ہم بذریعہ سحر کے دریافت
کر سکتے تو تجکو کیون طلب کرتے تو تلاش کرکے یہ پیام میرا اونکے پاس لیجا اور پیام دیکر تو اپنے
مقام پر چلا جانا میرے پاس آنیکی کوئی ضرورت نہین ہی یہ جو قرمتاش نے سنا اور بادشاہ کو
پرغضب پایا پھر کچھ نہ پوچھا فوراً سحر کرکے پر پرواز پیدا کرکے یک سمت کو راہی ہوا جب
قرمتاش جاچکا اسوقت بادشاہ نے دیو پیکر جادو سے کہا کہ اے دیو پیکر تم میری زوجہ
ملکہ ثریاے برق انداز کو میرے حال سے آگاہ کرو اور وہ ہی کلمے اوس سے کہے اور کہا کہ
جہان ملین تلاش کرکے میرا پیام دینا اور صحراے عجائب نگار کا پتہ دینا کہ وہان پہونچکر میرا انتظار
کرو اور تم یہ پیام اونکو دیکر اپنے مقام کو چلیجانا جب پھر ہم طلب کرین اوسوقت آنا دیو پیکر جادو
بھی راہی ہوا اوسکی بعد عفریت جادو سے کہا کہ تم میری فرزند خورشید شیر سوار کو میرے حال
سے جاکر آگاہ کرو تلاش کرکے اور میرا پیام دیکر اپنے مقام کو جانا وقت طلب پھر آنا اور صحراے
عجائب نگار مین آنیکو کہنا عفریت جادو بھی راہی ہوا جب بادشاہ انکو روانہ کرچکا اب پھر انسے
دستک دی کہ وہ ہی مرکب پھر آکر موجود ہوا سیماے بلند آواز اوسپر سوار ہوا وہ پرواز کرکے

راہی ہوا اُسے صحرا مین لاکر پہونچا دیا اور خود چلا گیا راوی بیان کرتا ہی کہ بادشاہ طلسم نے دو شبانہ روز اُس صحرا مین بیٹھکر اپنے سحر کو تازہ کیا ساحرون کو قبضہ مین کیا جو کہ اتنے عرصہ کے قید رہنے مین قابو سے نکل گئے تھے اُنکو قابو مین کیا تیسرے دن بوقت صبح تخت سحر کو تیار کرکے اور تخت پر سوار ہو کر طرف صاحبقران کے روانہ ہوا جو جو سحر قابو سے نکل گئے تھے اور جن جن پر قبضہ نہ رہا تھا اُنمین سے بہت سے قبضہ مین کر لیے اور بہت سے جو باقی رہے اُنکو اس خیال سے چھوڑ دیا کہ مین صاحبقران سے وعدہ کر آیا ہون کہ ابھی حاضر ہوتا ہون ایسا نہ ہو کہ عرصہ ہو تو صاحبقران یہ خیال فرمائین کہ سیماب بلند آواز بکر سے مطیع اسلام ہوا تھا مگر اُسکو اپنی رہائی مدنظر تھی اس سبب سے اُسنے تیغہ سحر کش لاکر دیا کہ بے ستون قتل ہو جائے تو بالکل رہائی حاصل ہو بس جب بے ستون قتل ہو گیا مجھکو فقرہ دیکر چلا گیا اس سے بہتر یہ ہی کہ خدمت مین ہو آؤن اور اُنکو لوح کی تلاش مین روانہ کر آؤن اُسکے بعد یہان آکر باقی ماندہ سحرون پر بھی قبضہ کرون اور اپنے اہل لشکر کو بھی طلب کرون اس عرصہ مین میرے ملازم و غلام و فرزند و زوجہ و دختر بھی آجائینگے جب لشکر اور سب سامان شاہی درست ہو جائیگا اُسوقت یہان سے طرف طلسم کشا کے براے ہلاک طلسم کشا بڑے جاہ و حشم سے کوچ کرونگا کہ دشمن دیکھکر جلین اور سوختہ ہون یہ خیال کرکے اور اُسیطرح سے سب سامان اُس مقام پر چھوڑکر طرف صاحبقران کے راہی ہوا راوی اُسکو راہ مین رکھتا ہی اب حال خواجہ عمرو کا تحریر ہوتا ہی کہ انکو جو پنجہ اُٹھا کر لے گیا تھا وہ ایک ساحر کا پنجہ تھا بس لیکر بلند ہوا اسقدر بلند ہوا کہ خواجہ کو غش آگیا خواجہ بے ہوش ہوگئے جب تک ہوشیار رہے یہ کہتے رہے کہ اے بھائی تو بیکار کا لیے جاتا ہی میرے جسم مین سوا ہے استخوان کے گوشت کا نام تک نہین ہی اور اسقدر زہر مین نے افیون کھائی ہی اور دیگر زہر کہ تمام جسم میرا اور خون تلخ اور زہر ہلاہل سے زیادہ ہی جو کوئی مجھکو کھائیگا ہلاک ہو جائیگا ایسا میرا جسم ہی کہ اگر سانپ کاٹتا ہی تو خود سانپ مرجاتا ہی میرے بالکل اثر بھی نہین ہوتا ہی اسقدر میرا بدن زہر ملا ہی کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی مفت مین ہلاک ہوگا ایک حبہ بھی ہاتھ نہ آئیگا تو مجھکو جس غرض سے اُٹھا کر لیے جاتا ہی وہ تیرا خیال بالکل بیکار ہی میرے پاس ایک کوڑی نہین ہی تین روپیہ کا نوکر ہون اور پانچ بیبیان ہین اٹھارہ بچے ہین سب کا بار میرے سر پر ہی دو لڑکیان جوان ہوگئی ہین اُنکی شادی کی فکر ہی حمزہ مجھکو تین روپیہ سے سوا نہین دیتا ہی وہ بھی چھ چھ ماہ جب گذر جاتے ہین جب کہین تنخواہ ملتی ہی ارے ظالم مجھکو چھوڑ دے میرے مرجانے سے میرا گھر تباہ ہو جائیگا

لڑکیاں الگ آوارہ ہونگی کسب کرنے لگینگی لڑکی الگ بیبیاں الگ کیونکہ بعد میرے حمزہ ان سبکو نکالدیگا اور ایک کو بھی ہمراہ نہ رکھیگا قرضدار الگ اُنکو پریشان کرینگے خواجہ تو یہ بکتے ہوئے چلے جاتے تھے مگر کچھ جواب نہ ملتا تھا یہاں تک کہ خواجہ بھی بیہوش ہو گئے اب جو خواجہ کی آنکھ کھلی تو اپنے کو ایک باغ بہشت آئین میں پایا ایک بارہ دری کے اندر آنکھ جو کھولی تو دیکھا کہ ایک بارہ دری کیسی معقول زمرد سبز کی ہی کہ اُسپر نگاہ نہیں کام کرتی ہی تمام فرش فروش و شیشہ آلات وغیرہ سے آراستہ و پیراستہ ہی ہر شی قرینہ سے اپنے مقام پر رکھی ہوئی ہی وسط بارہ دری میں ایک مسند آراستہ ہی اُسپر ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین بصد ناز و کرشمہ جلوہ آرا ہی سامنے خواصین مصاحبین حاضر ہین ارباب نشاط موجود ہین ساقی جام و صراحی لیے ہوئے حاضر ہی ہر رنگ کی خوشبو چلی آتی ہی کہ جس سے دماغ جان معطر و معنبر ہوا جاتا ہی جب ہوا کے جھونکے آتے ہین دماغ جان کو بسا کے چلے جاتے ہین جسم مین روح تازہ پھونک جاتے ہین یہ جو عالم خواجہ نے آنکھ کھولکر دیکھا فوراً آنکھ بند کرلی یہ خیال ہوا کہ خواب دیکھ رہے ہو پھر خیال ہوا کہ شاید مر گئے ہو یہ باغ بہشت ہی کیونکہ تم خدا پرست تھے خداوند کریم نے اُسکے معاوضہ مین تم کو مرنے کے بعد بہشت عنایت فرمایا ہی اور یہ حور ہی جو مسند پر جلوہ گر ہی یہ خیال کرکے ہاتھ پاؤن کو حرکت دی کہ اگر مر گیا ہونگا تو ہاتھ پاؤن بے حس و حرکت ہونگے اُنمین حرکت پائی فوراً خیال ہوا کہ عالم خواب مین دیکھ رہے ہو خواجہ تو یہ خیال کر رہے تھے اُدھر اُس مسند نشین کے حکم سے گانے والیون نے گانا شروع کیا اور یہ غزل گائی

غزل

ٹھہرا ہوا جھونکا ہی نسیم سحری کا
آئے نہ نظر خواب مین بھی صورت عنقا
جب دیکھیے عالم نظر آتا ہی پری کا
مشتاق ہین او ترک کوئی وار ادھر بھی
انداز نیا ہی تری بیداد گری کا
عالم کو گمان ہی کہ سمندر کی ہین موجین
سب فیض یہ کاشف ہی عطاے پدر کا
عاجز ہی یہان وہم خیالی بشر یکا
مضمون نہ ملا یار کی نازک کمر یکا
للہ دکھا دے رخ روشن کی تجلی
شہرا ہی جہان مین تری بیدادگر یکا
اس شوخ نے رکھا ہی جو سینہ پہ پتھر ہاتھ
یہ پاٹ چڑھا ہی مری مژگان کی تر کا
کیا گل ہو چراغ آہ سے داغ جگر یگا
کیا باندھیے مضمون تری نازک کمر یکا
اللہ کی قدرت کا نمونہ ہی ترا حسن
مشتاق زمانہ ہی تری جلوہ گری کا
منھ پھیر لیا دیکھ کے عاشق کو سر بزم
پھاہا وہ نیا ہی مرے زخم جگری کا
جو نظم ہی وہ حضرت یوسف کی بدولت

خواجہ کے جو کان مین یہ صدا گانے کی پہونچی اب ہوشیار ہوئے اور اپنے دل مین کہا کہ نہ تو تم مرتے ہو نہ سوتے ہو عالم ظاہری مین کسی کے باغ مین آئے ہو وہ پنجہ

تم کو اٹھالایا ہی اُسنے یہان پہونچایا ذرا آنکھ کھولکر دیکھو اب جو آنکھ کھولی اور دیکھا تو بزم عشرت کو آراستہ پایا اس حور وش پری جمال کو مسند پر جلوہ آرا پایا بس قصد کیا کہ اُٹھکر جاؤن اور شریک بزم ہون کیونکہ اب فرش تو خاک پر پڑے ہوئے تھے اب جو یہ قصد کیا اور اُٹھنے کا ارادہ کیا تو یہ اُٹھ نہ سکے بالکل بے حس و حرکت تھے زمین پکڑے ہوئے تھی ہان صرف زبان قابو مین تھی اعضا کل بیکار تھے قبل اسکے جب حرکت کی تھی اُسوقت تک یہ عالم نہ تھا چونکہ خواجہ مرد عاقل اور دانا ہین فوراً سمجھ گئے کہ وہ پنجہ اسی مسند نشین کا بھیجا ہوا تھا اور یہ ساحرہ ہی اسنے سحر کیا ہی کہ ہاتھ پاؤن بیکار ہو گئے ہین اب جو خواجہ غور کرکے دیکھتے ہین تو اپنے جسم پر قید سحر کو بھی پاتے ہین اب تو بالکل یقین کلی ہوگیا اب فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون کیونکر اسکی بزم مین جاؤن اور شریک جلسہ ہون اگر یہ مطیع اسلام ہو تو خیر ورنہ عیاری کرکے اسکو قتل کرون تاکہ مین رہائی پاؤن یہ تو بڑی مشکل ہوئی کہ اتنی دور پڑا ہوا ہون کیونکر عیاری کرون یہ دل سے باتین کرکے فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون فکر کرتے کرتے ایک تدبیر خیال مین آئی راوی بیان کرتا ہی کہ بس خواجہ نے جب دیکھا کہ تمھارے ہاتھ پاؤن بالکل بیکار ہین اور بالکل بے حس و حرکت ہین اور تم قریب بھی نہین جاسکتے ہو سوا اسے اس تدبیر کے کوئی دوسری تدبیر نہین کہ یہان سے بیٹھے بیٹھے یا لیٹے لیٹے تان لگاؤ اور گانا شروع کرو شاید کوئی صورت پیدا ہو اور رہائی کی تدبیر نکلے عیاری کارگر ہو یہ جو خیال ہوا اور رائے نے قرار پایا آپ نے گنگنا کر یہ غزل حضرت کاشف کی شروع کی

غزل

برما کی دل ہمارے جگر سے گذر گیا
نالہ ہمارا گو کہ فلک سے گذر گیا
داغ فراق یار سے تھا گرم جسم زار
شاید وہ رشک ماہ فلک بام پر گیا
ظاہر نہ ہوگا حال وفا میرے جیتے جی
خورشید حسن بام فلک سے اُتر گیا
قید قفس سے چھٹنے کی اب کیا خوشی رہی
کیا جانیے بہک کے کدھر سے کدھر گیا

تیر نگاہ یار کدھر سے کدھر گیا
دھوکا ہی آسمان کا سارے جہان کو
راحت سے ابکی موسم سرما گذر گیا
شیرین ادا نے حلق پر پھیرا جو تیغ کو
معلوم ہوگا آپ کو جسدن مین مر گیا
ای شیخ تو یہ خوف خدا سے تو ہم نے کی
صیاد بال و پر بھی ہمارے کتر گیا
مے کو حرام کہتا ہی منبر پہ بیٹھ کی

تاثیر تو نہ دل مین کسی کے ہوئی ذرا
وہ دود آہ اپنا زمانہ مین بھر گیا
عالم ہی جمع دیکھنے کو چاند عید کا
شربت کا گھونٹ تھا کہ گلے سے اُتر گیا
آیا زوال چہرہ پہ خط کے نمود سے
لیکن نہ دل سے عشق بتان کا اثر گیا
رکھا تھا دل نے کوچۂ گیسو مین جو قدم
واعظ ترا خیال بھٹک کر کدھر گیا

کاشف کسی حسین سے الفت جتائین	اب کیا کرین شباب کا عالم گذر گیا	یہ غزل جو جناب نہین صاحب

متخلص بہ کاشف کی گائی تمام بارہ دری کو سن کر دیا اُس گائین کی آواز پر یہ صدا فوق لے گئی اب جو
اُس مسند نشین نے یہ صدا سُنی کبھی کاہے کو سُنی تھی یہ لحن داودی تھا کہان نصیب تھا دل پھڑک
گیا ایک مرتبہ گانے والی کو اشارہ سے منع کیا وہ تھم گئی اب تو یہ عالم ہوا کہ وہ تو جھومنے لگی وحشت
ہوگئی یہ حالت ساری محفل کی ہوئی کہ سب کے سب عالم سکوت مین مثل طائر وحشی کے یا گم
کردہ آشیان کے بیٹھے ہوئے تھے اُس صدا پر کان لگے ہوئے تھے ایسی محو ہوئین تھین کہ یہ نہین
ثابت ہوتا تھا کہ یہ گانا اسی مقام پر ہو رہا ہے وہ گانے والیان خود محو ہو گئین تھین اُنکو بھی خبر
نہ تھی کہ کون گا رہا ہے اور کہان گانا ہو رہا ہے دیوار و در کو حیرت تھی طائران پرند آکر بارہ دری پر
سایہ فگن ہوئے تھے خواجہ بیٹھے ہوئے گا رہے تھے جب خواجہ نے دیکھا کہ میرے گانے نے
ایسا اثر کیا کہ سب کو عالم سکوت ہوا اور وہان کا گانا بھی موقوف ہو گیا خود بھی خاموش ہو رہے تھوڑے
عرصہ تک تو وہی سمان بندھا رہا بعد تھوڑے عرصہ کے اب سب کو ہوش آیا اپنے آپ مین ہوئے اُس
مسند نشین نے اپنی خواصون اور مصاحبون سے کہا کہ نہ معلوم یہ کون گا رہا تھا کہ جسنے محو کر دیا کیا
غضب کی آواز تھی اور کیا معلومات ہے کیا گلا ہے کہ جس نے دل کو اپنی طرف کھینچ لیا ذرا بیرون باغ جا کر
تلاش تو کرو چند خواصین یہ حکم پا کر اُدھر کو روانہ ہوئین یہان خواجہ نے دل مین کہا کہ کچھ تو اثر ہوا اب
تدبیرین کرنی پڑینگی اور دل سے کہا کہ باہر بیکار جاتی ہو وہ گانے والا یہان موجود ہے وہان جا کر پریشان
ہو کر خالی آؤ گی جاؤ ذرا پریشان تو ہو ہین ابھی اپنے کو ظاہر نہین کرونگا یہ تو یہ خیال کر رہے ہین
راوی بیان کرتا ہے کہ ناظرین پر پوشیدہ نہ رہے کہ مسند نشین ایک ساحرہ زبردست آفت
کی پرکالہ شیطان کی خالہ بے ستون جادو کی ہمشیرہ حقیقی ہے اسکا نام ملکہ زنار شہوت پرست
ہے بڑی لکاتہ آفت کی پرکالہ ہے اپنا مثل و نظیر سحر و ساحری مین نہین رکھتی ہے بڑے بڑے
ساحرون کو اسنے راہ بتا دی ہے مگر ایک شرط سے کہ اُنکے ساتھ اپنا منھ کالا کیا جب سحر
بتایا بے ستون جادو چونکہ اسکا حقیقی بھائی تھا اُس سے کئی مرتبہ یہ ہم بستر ہوئی اور وہ اسکو
اپنے مصرف مین لایا جب اسنے اُسکو سحر بتایا اسی طور سے اور بہت سے ساحرون کو اپنا
شاگرد اسی طور سے کیا اور انکو کامل کر دیا مگر اس طور سے کہ جو بہت زبردست ہوا اور اُسنے

بخوب اچھی طرح سے اُسکو خوش کردیا اور راضی کیا اُسی کو اسنے کامل کردیا اس حرامزادی کو دونون مرض ہین یعنی مرد کی بھی خواہش زیادہ ہی اور عورت کی بھی اسی خیال سے تو جوان جوان خواصین و مصاحبین نوکر رکھتی ہی دوپہر دن مساحقہ کراتی ہی اور دوپہر منھ کالا اسی طور سے شب بھی گذرتی ہی ان دونون فعلون پر مرتی ہی یہ حرامزادی اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی تھی مصروف عیش و عشرت تھی کہ یکایک اسکے دل مین درد اُٹھا اور اسنے ایک پھول بے ستون سے منگوا کر اپنے پاس رکھ لیا تھا اُسکا خواص یہ تھا کہ جب کوئی بے ستون کو قتل کریگا وہ پھول جل کر خاک ہو جائیگا بس معلوم ہو جائیگا کہ بے ستون مارا گیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب اسکے دل مین درد اُٹھا تو اُسنے اف کہکر اپنے سینہ کی طرف دیکھا وہ پھول اسکے پاس ہر وقت ہیکل مین موجود رہتا ہی اس لکامہ کا سن ہزار برس سے کم نہ ہوگا ایسی بدشکل اور بدصورت ہی کہ اپنا شکل و نظیر نہین رکھتی ہی بڑے بڑے دانت سیاہ رنگ کربخی آنکھ چیچک کے منھ پر داغ بڑے بڑے ہاتھ پاؤن گندہ دہن کریہ منظر بدہیئت و از قد پستان لٹکے ایسے تو یہ بدشکل ہی کہ جسکو دیکھکر دل کو نفرت ہو کبھی کوئی نگاہ رغبت سے بھی نہ دیکھے دیکھنا تو شی دیگر ہی کبھی خواب مین بھی خیال نہ لائے بلکہ اسکی طرف منھ کرکے بھی نہ سوئے تیر آمدم بر سر مطلب یہ اپنے کو سحر سے حسین و جوان بنائے ہوئے ہی جوانون کے فریفتہ کرنے کے لیے راوی بیان کرتا ہی کہ جب اسنے سینہ کی طرف دیکھا اور اُس گل کو سوختہ پایا زانو پر ہاتھ مارا اور چیخین مار مار کر رونے لگی اور کہنے لگی کہ ہاے بھائی میرے ہاے یار میرے مجکو رانڈ کرگئے اب میری آگ کون فرو کریگا تم تو موئی مان کی نشانی تھے تم سے میری کمر قوی تھی بازو پر قوت تھا دل استوار تھا تم تو کمر ہی توڑ گئے اور بازو بھی اور رانڈ بھی کرگئے اب راتون کو تم کو یاد کرکے رویا کرونگی جب تمھاری صحبت اور ہم بستری یاد آئیگی اپنا حال تباہ کرونگی یہ کہکر رونے لگی اور خواصین سمجھانے لگین اور کہنے لگین کہ ملکہ عالم اس امر کی فکر فرمایئے کہ اُنکے قاتل کو قتل کرکے اُنکے خون کا معاوضہ فرمایئے کہ اُنکی روح شاد ہو جب یہ خواصون نے کہا اسنے رونے کو کم کیا اور اُن سے کہا کہ بیبیون تم نے تو خوب راے دی واقعی یہی امر خوب ہی یہ کہکر اسنے اپنا زانو کھولا اُسکو بغور دیکھا ایسی زبردست ساحرہ ہی کہ یہ جب زانو کو دیکھتی ہی اس پر سب حال ظاہر ہو جاتا ہی جو کچھ گذر چکا ہی سحر اسکا اسکو سب حال سے آگاہ کردیتا ہی اور ساحرون کا یہ طریقہ ہی کہ وہ

یا تو کتاب مین دیکھتے ہین یا اوراق سامری مین یا سحر سے پتلہ یا پتلی بنا کر اُس سے دریافت کرتے ہین
یہ لکا تھا اپنے زانو کو دیکھکر بیان کردیتی ہے اس سے کوئی حال پوشیدہ نہین رہتا ہے چنانچہ جب
اسنے غور سے زانو کی طرف دیکھا اسپر ظاہر ہوا کہ طلسم کشا نے آکر کوہ بے ستون کو برباد کیا
بے ستون جادو کو قتل کیا بادشاہ سابق نور ہا ہو گیا طلسم کشا کے عیار خواجہ عمرو نے عیاری کرکے
رہا کیا بادشاہ سابق کو اُسنے تیغہ لاکر دیا اس تیغہ سے طلسم کشا نے بے ستون کو قتل کیا اور سب
ساحرون کو مار کر بھگا دیا آخر کو وزیر بے ستون نے پریشان ہو کر مع کل ہمراہیون کے طلسم کشا
کی اطاعت کی لاکھ لاکھ بے ستون اور کل ساحرون نے جو کہ اپنے وقت کے سامری و جمشید
تھے طلسم کشا پر سحر کیا مگر طلسم کشا پر سحر نے بالکل بہ سبب اسم اعظم اثر نہ کیا نہ کسی ساحر کا سحر اثر
کریگا طلسم کشا پر سحر کرنا بیکار ہے یہ جو حال اس پر ظاہر ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اب طلسم کشا کل
اپنے لشکر کو لیے ہوئے اور وزیر بے ستون کو مع اُسکے ہمراہیون کے جو کہ قریب تیس ہزار ساحرون
کے ہین اور دس ہزار غیر ساحر ہین طرف بارگاہ کے جاتا ہے اُسکا عیار یعنی خواجہ عمرو رکاب پر ہاتھ
رکھے ہوئے ہے پہلے اسنے قصد کیا تھا کہ پنجہ کو روانہ کرکے طلسم کشا کو اُٹھوا منگاؤن ابھی اُسکے پاس
لوح طلسم تو ہے نہین جو سحر اُس پر اثر نہ کرے گا یہان منگا کے خواہ قتل کرون خواہ اپنے پاس اسیر
رکھون خواہ بادشاہ طلسم شنگال جادو کی خدمت مین روانہ کرون اُسکو اختیار ہے جو چاہے وہ
طلسم کشا کے حق مین کرے مگر جب یہ دیکھا کہ اُس پر سحر اثر نہین کرتا ہے بہ سبب اسم اعظم کے ابھی
کل ہی کا ذکر ہے کہ اسّی ہزار ساحرون نے مل کر سحر کیا ایک کے بھی سحر نے اثر نہ کیا بے ستون
ایسا ساحر مارا گیا اور سحر کارگر نہ ہوا بس اسنے اپنے اس قصد کو موقوف کیا اور اپنی خواہرون سے کل حال
بیان کیا کہ میرے بھائی کا قاتل طلسم کشا ہے مین نے قصد کیا تھا کہ اُسکو پنجہ روانہ کرکے اُٹھوا
منگاؤن مگر جب حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ مالک اسم اعظم ہے اُس پر سحر اثر نہین کرتا
ہے اگر پنجہ سحر روانہ کرونگی تو وہ وہان جاکر بیکار ہوجائے گا اُسکے لانے سے بس مین مجبور ہون
اب کیا کرون ہان ایک تدبیر ہے کہ اُسکا عیار جو ہے کہ جسکو خواجہ عمرو کہتے ہین جسنے اپنا لقب
شاہ عیاران عیار پیک طرار خنجر گذار ریش تراشندۂ کافران سر برندۂ ساحران شاہزادۂ
ولایت اول اعنی خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار جسنے بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا

مثل ملکہ دمامہ جادو و ساحر ہشتمش ہزاروں ساحروں کے گھر بے چراغ کر دیئے واقعی بڑا زبردست عیار
ہے اسکی تعریف و توصیف سامری و جمشید سامری نامہ و جمشید نامہ میں تحریر کر گئے ہیں بلکہ یہ تحریر
کر گئے ہیں کہ جہاں پر اسکا خون گرے گا وہ سرزمین کبھی نہ آباد ہوگی جو ساحر یا غیر ساحر اسکو قتل
کرے گا تو وہ ہماری روح پر احسان کرے گا گو اسکی موت کسی ساحر کے ہاتھ سے نہیں ہے مگر اپنے
امکان بھر کوشش کرے یہ بھی ہے کہ اس سے ہم کو اور ہماری روح کو بڑے بڑے دکھ پہونچیں گے
لہذا ہر ایک سامری پرست و غیر سامری پرست کو سوائے خداپرست کے لازم ہے کہ جہاں تک
ہوسکے اسکے قتل کرنے کی کوشش کرے اور خواجہ عمرو کو قتل کرے بس میں اُس عیار کو پنجہ بھیجکر
اُٹھوائے لیتی ہوں اور اُسکو قتل کرتی ہوں تحریر سامری نامہ کو غلط کیے دیتی ہوں دیکھوں کیونکر
میرے قابو سے نکل جاتا ہے اور میرے اوپر عیاری کرتا ہے اُن خواصوں نے جواب دیا کہ اے ملکہ عالم
ایسی منحوس قدمی سبز پیرے کو نہ اُٹھوائیے سُنا جاتا ہے کہ جہاں اسکا قدم پہونچا ایسی ہی وہ سرزمین
آباد ہو برباد ہو جاتی ہے موئے کا الو کا سا خواص ہے ایسے کا یہاں آنا کیا فرض ہے ملکہ نے جواب دیا کہ
تم سب اطمینان رکھو جو یہاں کسی کا بال بھی بیکا ہو یا کوئی شہر بھی برباد ہو یا ضائع ہو اب اُس
موئے کی قضا اور اجل آگئی ہے جو یہاں وہ آیا تم بزم عشرت برپا کرو میں اُسکے قتل کرنے کی خوشی
کرونگی بلکہ یہاں اُسکے اُٹھوا لانے کی بھی خوشی کرونگی راوی بیان کرتا ہے کہ بموجب حکم اُس لکانہ
کے بزم عشرت آراستہ کی گئی اور ارباب نشاط طلب کیے گئے تھے اور ساقی جام و صراحی لیکر حاضر
ہوا تھا کہ اسنے پنجہ روانہ کیا تھا سحر کا کہ وہ خواجہ کو اُسوقت اُٹھا کر لے چلا تھا جب کہ خواجہ
رکاب صاحبقران پر ہاتھ رکھے ہوئے ہمراہ صاحبقران کے چلے جاتے تھے خوشی خوشی
طرف بارگاہ کے جو پنجہ سحر نے راہ میں پکڑا اور خواجہ کو اُٹھا کر لے چلا تھا جیسا کہ سابق یعنی جلد
اول میں تحریر ہوا ہے اور اسی مقام پر داستان ترک کی گئی ہے اور جلد بھی اور صاحبقران افسوس
کنان دانت بارگاہ کے چلے جاتے ہیں وہ اسی لکانہ کے سحر کا پنجہ تھا بس جب اُس پنجہ نے لاکر
خواجہ کو یہاں پہونچایا اُسوقت خواجہ بیہوش تھے اسنے کہا کہ اب فرش لٹادو پنجہ نے لٹادیا
اسنے خواصوں سے کہا کہ پہلے میں گانا سُن لوں تو پھر اسکو اپنے پاس طلب کرکے کچھ سوال
کرونگی اُسکے بعد قتل کرونگی اب یہ ہوا جاتا کہاں ہے اُسوقت تک اسنے سحر نہیں کیا تھا کہ اتنے

عرصہ مین خواجہ کی آنکھ کھل گئی تھی یہ خیال کرکے کہ مین مرگیا ہون پس اُنھون نے اپنے ہاتھ پاؤن کو حرکت دی تھی جب تک سحر نہین ہوا تھا جب اُنھون نے ہاتھ پاؤن اپنے قابو مین پائے تھے تو اُن کو خواب کا خیال ہوا تھا چنانچہ جب گانے کی صدا پہونچی تو اصلی واقعہ کا یقین ہوا اُسوقت جو ہاتھ پاؤن کو حرکت دی تو بے حس و حرکت پایا ساحرہ کو بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ ہوشیار ہوکر غائب ہوجائے کیونکہ اکثر سُنا گیا ہی کہ یہ غائب ہوجاتا ہے بیٹھے بیٹھے پھر جو تلاش کرو نہین ہاتھ آتا ہی کیونکہ اسکے پاس چند اشیاء ایسے ہین کہ جنکی وجہ سے یہ پوشیدہ ہو تو کوئی اسکو دیکھ نہ سکے ایک تو چادر جمشیدی ہی کہ جو طلسم ہوش زبا سے اسکے ہاتھ آئی ہی مثل اسکے اور کئی چیزین ہین ایسا نہ ہو کہ مین گانا سننے مین مصروف ہون اور یہ اپنے ہاتھ پاؤن قابو مین پاکر غائب ہوجائے تو ساری محنت و مشقت بیکار ہوجائے یہ سوچ کر اسنے سحر کیا تھا اس سبب سے خواجہ نے جب قصد کیا تھا کہ وہان جاکر کچھ عیاری کرون اور ہاتھ پاؤن کو بے قابو پایا تھا یہی سبب تھا کہ اُسنے یہ دل سے خیال کرکے سحر کردیا تھا اور قید سحر جسم خواجہ پر قائم کی تھی چنانچہ خواجہ نے اُسی حالت مین گانا شروع کیا تھا جس نے کہ اثر کیا تھا اور سب کو محو کردیا تھا آمدم برسر مطلب جب خواجہ خاموش ہورہے اور حالت محویت کم ہوئی اُسوقت اُسنے خواص کو حکم دیا تھا کہ بیرون باغ جاکر تلاش کرو کہ یہ گانے والا کون تھا کہ جسکی صدا نے بے چین کردیا میری گانے والیون کے رنگ کو مٹا دیا خواص تو اُدھر گئی تھی اِدھر یہ سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے اور یہ سوچ رہی تھی کہ خواص آلے تو مین پھر بزم عشرت آراستہ کرون اور گانے کا گائنون کو حکم دون اگر خواص یہ آکر خبر دیگی کہ جسکی صدا سے ہم سب بے چین ہوگئے تھے وہ بیرون باغ موجود ہی تو مین اُسکو طلب کرکے گانے کا اُس سے حکم کرونگی اگر وہ میری نوکری کرے گا تو نوکر بھی رکھونگی یہ دل سے باتین کررہی تھی کہ اُس خواص نے آکر عرض کیا کہ ملکہ عالم مین چارون طرف باغ کے دیکھ آئی بلکہ دو دو کوس گرد تلاش کیا لیکن اُس گانے والے کا پتہ و نشان تک نہ پایا عقل حیران ہی سوائے اس امر کے کوئی امر دوسرا نہین ہی یا تو کوئی مسافر تھا اُسنے جو باغ کے اندر کی صدا سنی کہ گانا ہورہا ہی بس اُسنے بھی تان لگائی اور کھڑا ہوکر گانے لگا کیونکہ اس فن کے جاننے والے کا یہی طریقہ ہوتا ہی کہ گانا سُنکے گانے لگتا ہی یا کوئی اوتار تھا اُسکے ہمراہ فرشتگان مقرب تھے اور حوران بہشتی نے

گانا اسی کے سامنے ہوتا تھا اور وہ بالاے ہوا جاتے تھے کہ یہان پہونچ گئے یا روح سامری و جمشید یہان آکر جلوہ فرما ہوئی تھی اُنکے سامنے گانا ہو رہا تھا صرف آواز سُنتی مگر بہ سبب پاک و صاف ہونے کے صورت نہ نظر آتی یا جن و پری کا دھوکا گذرتا ہوا سواے اسکے اور کوئی امر نہین ہی ملکہ نے کہا کہ خیر خواہ کوئی ساحر جاتا ہو یا اوتار یا روح سامری آئی ہو خواہ جن و پری ہون ہم کو بے چین کر گئے اور ملے نہین یہ کہکر گانیون کو حکم دیا کہ تم پھر گانا شروع کرو تاکہ دل شگفتہ ہوین گانا سُن لون تو پھر اس تاعیار کی خبر لون یہ حکم دینا تھا کہ سازندون نے ساز ملایا ایک مطربہ کھڑی ہوئی پہلے گت ناچی اُسکے بعد بیٹھ کر یہ غزل نواب نہین صاحب کاشف کی گانے لگی غزل

افشان کا زلفِ یار پہ یہ نور ہو گیا
محفل مین اُسکے جب مہ اندکور ہو گیا
سینہ پہ میرے نالے نے رکھا جو اُسنے ہاتھ
دن روز حشر کا شب دیجور ہو گیا
برسا ہی چشم تر کی طرح یہ جو رات دن
پاؤن کا چھالا دانہ انگور ہو گیا
آیا جگاہ سنگ حوادث بنا نہ اب
کیا واقعہ تھا وہ سر جو طور ہو گیا

ہر ذرہ کواکب شب دیجور ہو گیا
پھایا سرک گیا جو کلیجہ کے داغ سے
زخم جگر کو مرہم کافور ہو گیا
سینہ فقط ہدف نہین تیر نگاہ کا
کیا میرے زخم دل مین بھی ناسور ہو گیا
ہر دم ہمین جلاتا ہی اللہ ری گرمیان
ہی چرخ دیکھ شیشہ دل چور ہو گیا
باہین گلے مین ڈال کے کہنے لگا وہ شوخ

حاسد کا رنگ خوف سے کافور ہو گیا
خورشید حشر دیکھ کے کافور ہو گیا
دو چار دل جلون نے جو گرمائے آہ کی
دل بھی مثال خانہ زنبور ہو گیا
یان تک پھرا ہون ختر زر کی تلاش مین
دو ورنج سے بڑھ کے نالہ محرور ہو گیا
موسیٰ تمھین خدا کی قسم ہم سے بھی کہو
کاشف دل اتنا آپ کا مسرور ہو گیا

یہ غزل بتا بتا کر گانے لگی جب اُس مطربہ نے یہ غزل شروع کی تھی ادھر اسنے گانا شروع کیا اُدھر خواجہ نے بھی اپنا سُر چھیڑا اور یہ غزل شروع کی غزل

جس دن بلند ہوگا دھوان میری آہ کا
جلوہ نظر سے گر گیا خورشید و ماہ کا
کیونکر پتہ ملے کمر یار کا ہمین
آئے نظر درخت جو مردم گیاہ کا
کیسا یہ تنگ جور بتان سے ہوا ہون مین
کرتا نہ ان بتون سے دلا قصد چاہ کا

پردہ سیہ بنے گا وہ عرش اله کا
دیکھا نہ تم نے برق تجلی کو طور پر
معدوم اک نشان عدم کی ہی راہ کا
درکار زخم دل کو ہمارے ہی اے صنم
دامن جو ڈھونڈھتا ہون خدا کی پناہ کا
پھوٹے ہوئے نہین یہ شفق آسمان پر

دیکھا جو حسن اُس بت زرین کلاہ کا
موسیٰ قصور تھا یہ تمھاری نگاہ کا
وحشت یہ ہی جنون نہین کہ دیکھون مین اُسکی شکل
دوڑا ہے رفو تر سے تیر نگاہ کا
یہ سنگدل ہین انمین وفا نام کو نہین
لایا ہی رنگ خون کسی بے گناہ کا

اے ضعف اُس گلی مین رسائی ہو کسطرح	دشوار دو قدم مجھے چلنا ہے راہ کا کاشف بہت ہے غم ترے حال تباہ کا	رستے مین وہ ملے تو بصد ناز یہ کہا

خواجہ نے جو یہ غزل وہان سے شروع کی پھر وہی عالم ہوا زنار جادو نے اشارہ مطربہ کو کیا کہ ٹھہر جا پھر وہی صدا آرہی ہے پھر کوئی اُسی لحن سے گارہا ہے مطربہ یہ سُنکے ٹھہر گئی اُسی طور سے عالم محویت سب پر طاری ہوا ہر ایک کی آنکھ سے اشک حسرت جاری ہوا جو دل دُکھتی تھی وہ دل پکڑ کر رہ گئی یہ عالم تھا کہ ہر ایک بیٹھا ہوا جھوم رہا تھا اشکون کا تار بندھا ہوا تھا خواجہ بھی اُس وقت کچھ ایسے محو ہوئے تھے کہ اُنکو بھی خیال نہ رہا کہ اب وہان گانا نہین ہوتا ہے اب تم بھی موقوف کرو بلکہ اُنکو خود منظور تھا کہ کسی طور سے یہ امر ظاہر ہو جائے کہ مین گارہا ہون تاکہ کچھ کام چلے اور عیاری ہو خوب تامین سے کر گانے لگے ایسا گائے کہ دیوار و در کو محو حیرت کر دیا کوئی اپنے آپ مین نہ رہا بالکل خود رفتہ ہو گئے چرند و پرند آآکر گرد باغ جمع ہوئے دیوار و در سے صدا آئی واہ واہ بلند تھی ایک عالم یاس ہر طرف چھایا ہوا تھا خواجہ اس طور سے گارہے تھے کہ ابر آسمان پر آآکر محیط ہونے لگا تھا کچھ پھوہار پڑنے لگی تھی یہ نغمہ ایسا اُس لکاتہ زنار جادو و اُسکی خواصون و مصاحبون کو محو کیا تھا کہ کسی کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا ایسی بدہوشی ہوئی تھی کہ یہ کسی کو نہ ثابت ہوا کہ یہ گانا اسی مقام پر ہو رہا ہے اور یہ وہی گارہی ہین جو کہ اسیر ہو کر آئے ہین جنکو پنجہ اُٹھا کر لایا ہے یہ وہی گارہے ہین سب کو محو کر رہے ہین یہان تو یہ سمان تھا سب خود رفتہ ہو رہے تھے ایک خواص تھوڑے عرصہ سے برائے رفع حاجت جائے ضرور کو گئی تھی اُسنے جو وہان سے گانے کی صدا سُنی دل بیقرار ہو گیا پہلے تو خیال کیا کہ ملکہ کے بزم مین گانا ہو رہا ہے مگر کیا اچھی صدا ہے اس آواز اور صدا اور گلے کی تو کوئی مطربہ ملکہ کے یہان نہین ہے یہ کون گارہا ہے بس بیقرار ہو کر وہان سے جلدی جلدی فراغت کر کے چلی اب جو بارہ دری مین آتی ہے تو کیا دیکھتی ہے کہ سازندے تو الگ خاموش بیٹھے ہین کسی ساز سے آواز نہین نکلتی ہے مجیرے الگ خاموش ہین طبلہ الگ دم بخود ہے سارنگی الگ کان پکڑکر خاموش ہے چنگ و دف و دائرہ سب بیکار مطربہ الگ عالم سکوت مین ہے اور سب اہل محفل مع ملکہ عالم محویت مین بیٹھے ہوئے جھوم رہے ہین یہ جو اُسنے نقشہ دیکھا حیران ہوئی کہ یہ پھر گانے کی صدا کہان سے آرہی ہے اور کون گارہا ہے یہان آکر مین نے سب کو محو پایا

بین خود مثل آئینہ حیران و ششدر ہوں یہ ادھر اُدھر دیکھنے لگی کیونکہ گانے کی صدا اُسی طور سے آرہی تھی اب یہ حیران ہو ہو کر جو ہر طرف نگران ہوئی اس پر ابھی عالم محویت اچھی طور سے نہ طاری ہوا تھا کہ اسکی نگاہ خواجہ پر پڑی اسنے دیکھا کہ وہ قیدی گا رہا ہے جسکو ملکہ نے پنجہ بھیجکر طلب کیا ہے وہ گا رہا ہے یہ اُسکی صدا ہے یہ جو اسنے دیکھا اور سُنا بس یہ فوراً لپک کر خواجہ کے قریب آئی اور چپکے سے بیٹھ کر گانا سننے لگی اور اپنے دل مین کہنے لگی کہ حقیقت مین اسنے کیا گلا پایا ہے کہ اسکے گانے سے سب محو ہو جاتے ہین اور یہ جی چاہتا ہے کہ ہر وقت اسکا گانا سُنا کرے خواجہ اُسی طور سے گا رہے ہین خلاصہ یہ کہ خواجہ نے گانا موقوف کیا غزل کو ختم کیا اب خاموش ہوئے بڑے عرصہ تک وہی عالم رہا بعد تھوڑی دیر کے وہ عالم برطرف ہوا سب کو ہوش آیا اپنے آپ مین آئے جب ہوش آیا ملکہ لگی تعریف کرنے اور کہنے لگی کہ کیا صدا تھی افسوس اس امر کا ہے کہ گانے والا نظر نہین آتا ہے اگر مل جائے تو مین اُسکو مالا مال کر دون اگر نوکری کرے تو نوکر رکھ لون نہ معلوم یہ کون ہے اور کہان سے صدا آتی ہے یہ تو دیکھو جب میرے یہان گانا شروع ہوتا ہے اُسی وقت وہ گانے والا بھی گاتا ہے کیا قصد ہے یون نہین گاتا کہ ہم خیال کرکے سنین اور اُس سمت کا خیال کرین کہ جدھر سے صدا آتی ہے خواصون نے عرض کیا کہ ملکہ عالم کیا عرض کرین دل بے چین ہین وہ مطربہ و سازندے بولے کہ جو لطف و مزا ہم کو حاصل ہوتا ہے اور ہو رہا ہے اور ہمارے دل مزے اُٹھا رہے ہین وہ آپ لوگون کو نہ ہوتا ہوگا ملکہ نے جواب دیا کہ سچ کہتے ہو وہ لوگ یہ سُنکے خاموش ہو رہے ملکہ نے خواصون سے کہا کہ پھر جاکر تلاش کرو خواصون نے عرض کیا کہ کہان جاکر تلاش کرین وہ تو کہین دکھائی نہین دیتا ہے نہ معلوم جن ہے یا پری ہے یا فرشتہ ہے ہم پہلی مرتبہ جاکر تلاش کر آئین کہین پتہ نہ ملا اب پھر جاکر تلاش کرتے ہین زنار نے کہا کہ ہان جاکر تلاش کرو جہان ملے ڈھونڈھ کر لاؤ اُنھون نے جواب دیا کہ جہان تک ممکن ہوگا ہم تلاش کرینگی ملنے نہ ملنے کا لانے نہ لانے کا ہم قرار نہین کرتے ہین زنار نے کہا کہ جاؤ یہ کہکر ادھر اُدھر دیکھنے لگی وہ خواصین بھی ڈھونڈھنے کے قصد سے ادھر اُدھر نگران ہوئین اور خیال کرنے لگین کہ کس طرف جاکر تلاش کرین کہ اُدھر ملکہ کی نگاہ اور ان خواصون کی نگاہ اُس خواص پر پڑی جو کہ خواجہ کے برابر بیٹھی ہوئی گانا سُن رہی تھی اُس پر تو ایسی محویت طاری تھی کہ خواجہ

خاموش بھی ہو رہے اور سب کو ہوش بھی آیا مگر یہ اُسی طور سے عالم سکوت مین بیٹھی رہی اور یہ
خواجہ کی طرف نگران ہی اور آنکھون سے اشک جاری ہین اور دریاے حیرت و یاس مین غوطہ زن
ہی اور سکتہ کا سا حال ہی یہ حال جو اُن سب نے دیکھا کہ سیوتی پاس قیدی کے بیٹھی ہوئی ہی
اُسکو کچھ بھی خیال ملکہ کا نہین ہی کہ ملکہ ناخوش ہونگی اور میرا کیا حال کرینگی یہ دیکھکر اُن خواصون
نے دست بستہ ملکہ سے عرض کیا کہ ملکہ عالم آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سیوتی کس بے دلی و خستگی
سے بیٹھی ہوئی ہی قیدی کے پاس ملکہ نے کہا کہ مین خود حیران ہون کہ اسکو ہوا کیا ہی یہ دیوانی ہوئی
ہی کہ اسکا لگانا شتکار ازخود رفتہ ہو گئی کہ عالم سکوت مین بے خوف و خطر بیٹھی ہوئی اور ایسی بیباک ہی
کہ اسکو میرا کچھ خیال نہین ہی اور اس کے دل مین بالکل خوف نہین ہی یہ کہکر ملکہ نے کہا کہ ذرا آواز دو
کہ اسکے دل مین خوف آئے اور دیوانہ پن اسکا جاتا رہے ملکہ کا یہ کہنا تھا کہ شبو نے پکار کر کہا کہ اے
سیوتی وہان کیا بیٹھی ہی ملکہ یاد فرما رہی ہین جلد حاضر ہو ورنہ وہ تجھ سے بری طرح سے پیش
آوینگی اور سزاے معقول دینگی اُس نے جواب تک نہ دیا جواب دینا تو شی دیگر ہی پھر کر بھی نہ دیکھا
کہ یہ پکارتا کون ہی جب جواب نہ دیا تو ملکہ نے شبو سے کہا کہ ذرا آواز سے پکارو سیوتی
اور سوسن نے مل کر پکارا پھر کچھ جواب نہ دیا ملکہ نے ان دونون سے کہا کہ پاس جاکر اس کے
جھونٹے پکڑ کر میرے پاس لاؤ مین اسکو سزا دون لو اور سنو کہ بہری بنی ہی اسکی قضا ہی آئی ہی
مین نے جو ذرا منھ سے کر بات کی اسکا دماغ بدل گیا لو ہم پکارتی ہین وہ خاموش بیٹھی ہی یہ بھی
نہین جانتی ہی کہ پکارتا کون ہی جب تک یہ سزا نہ پائیگی اُسوقت تک اسکو ہوش نہ آئیگا یہ جو حکم
ملکہ نے شبو کو دیا شبو اپنے مقام سے اُٹھی یہ کہتی ہوئی کہ اب معلوم ہوگا جب جوتیان پڑینگی بہت
ابلا ئین ہین لو اور سنو مین ملکہ کے حکم سے پکارتی ہون آپ قیدی کے پاس بیٹھی ہوئی ہی خیال بھی
نہین کرتی ہی کہ یہ بکتی کیا ہی مردوا جو دیکھا بس اپنے سے باہر ہو گئی ایسی مستی کس کام کی یہ دبلا پتلا سوکھا کس
مصرف کا اگر موٹا تازہ ہوتا تو ایک بات بھی تھی مین تو ایسے سے لوٹا بھی پاخانہ مین نہ رکھواؤن معاجل ما انس یا جن مانس معلوم ہوتا ہی
یہ اسکو دیکھکر بیخود ہو گئین ایسی آگ کے صدقے اور قربان گر ایسی ہی آگ لگی ہی تو جلتی ہوئی لکڑی رکھو مین سوسن نے کہا کہ واہ بہن یہ
کیا کہتی ہو وہ لوگ کیا کرین جنکو برسون نصیب ہو تم اپنی نہ کہو کہ جب تمکو خواہش ہوئی تم ملکہ سے رخصت لیکر مکان پر گئین
اپنی آگ فرو کر آئین یا مین نے بھی ایسا کیا یہ بیچاریان کیا کرین جو کہ شوہر رکھتی ہین نہ آشنا نہ یار نہ یہان سے

کہین جاتے پاتی ہین پھر کیونکر سے یہ مرد کو دیکھکر بیقرار نہ ہون خواہ وہ مرد خوبصورت ہو خواہ بدصورت یہ امر ضروری کہ جس چیز یا جس شئے سے انسان ترسا ہوا ہوگا جب اتفاق سے وہ مل جائیگی خواہ وہ اس لائق ہو کہ اُسکی طرف رغبت کی جائے خواہ نہ اس لائق ہو مگر دل ضرور رغبت کرے گا شبو نے جواب دیا تم بڑی زبان دراز و چالاک ہوئی ہو اتنی سی بات مین کیا کیا کہو سُنا یا خیر چلو اُسکو ملکہ کے پاس لے آئین دیکھین وہ ایسی بےخبر کیون ہی یہ کہتی ہوئین سیوتی کے قریب پہونچین اور قریب پہونچکر پکارین کہ بہن سیوتی چلو ملکہ یاد فرماتی ہین اُسنے کچھ جواب نہ دیا جب دو تین مرتبہ پکارا اور جواب نہ دیا تو شانا ایک طرف سے سیوتی نے ہلایا اور ایک طرف سے سوسن نے دیکھا کہ شانہ ہلانے سے بھی وہ ہوشیار نہ ہوئی بیٹھی ہوئی ہی آنکھون سے اشک جاری ہین غشی طاری ہی عجب عالم ہی یہ دیکھکر سوسن نے پکار کر کہا کہ ملکہ عالم ہم نے پہلے تو پکارا جب صدا نہ دی تو شانہ ہلایا اُس پر بھی اُسکو خبر نہ ہوئی نہ معلوم سیوتی کو کیا ہو گیا ہی ملکہ نے یہ سُنکے کہا کہ اُسکی نبضین دیکھو اگر نبضین چلتی ہون تو زندہ ہی میرے پاس لے آؤ اور اگر نبضین نہون تو مر گئی ہی معلوم ہوتا ہی کہ کسی جانور زہر دار نے کاٹ کھایا ہی اور اگر نبضین ہین تو سکتہ ہوا ہی یہ جو ملکہ نے کہا سوسن نے بڑھکر ہاتھ پاؤن کی نبض دیکھی سینہ پر ہاتھ رکھا آمد و شد نفس کی حرکت پائی نبضین دیکھین تو ثابت ہوا کہ چل رہی ہین بس ملکہ سے کہا کہ ابھی زندہ ہی نبضین برقرار ہین اور پیٹ مین سانس بھی ہی ملکہ نے جواب دیا کہ میرے پاس لے آؤ تاکہ مین اسکا تدارک کرون اور ہوشیار کرون کیونکہ مجکو اس سے از حد الفت ہی یہ جو ملکہ نے کہا شبو و سوسن سیوتی کو پکڑکر وہان لائین جہان ملکہ بیٹھی ہوئی ہی لاکر برابر مسند کے فرش پر لٹا دیا خواجہ خاموش بیٹھے ہوئے بتلاے سحر دیکھ رہے ہین اُدھر ملکہ نے دو خواصون سے کہا کہ اسکے تلوے سہلاؤ اور پانی کا چھینٹا منھ پر دو اور گلاب کیوڑہ سونگھاؤ اور مٹی پر خس کا عطر ڈالکر سونگھاؤ تاکہ اُسکو ہوش آئے خواصون نے ایسا ہی کیا کہ اب سیوتی کو ہوش آیا چونکہ خواجہ کے گانے کا یہ اثر تھا کہ یہ بیہوش ہو گئی تھی عرصہ ہوا تھا کہ خواجہ نے گانا بھی موقوف کر دیا تھا اُدھر تو اُسکا اثر کم ہوا اُدھر یہ تدارک کیا گیا سیوتی کو ہوش آیا اُسنے دیکھا کہ مین برابر مسند کے فرش پر پڑی ہوئی ہون اور ملکہ بیٹھی ہوئی ہی کوئی میرے پاؤن سہلا رہی ہی کوئی دبا رہی ہی کوئی پنڈلیان کس کر باندھ رہی ہی کوئی مٹی پر خس کا عطر ڈالکر سونگھا رہی ہی کوئی کیوڑہ گلاب چھڑک رہی ہی اسکو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی کیون سب یہ تدارک کر رہی ہین کوئی ماندی تو نہین تھی نہ کسی ضعف وغیرہ

کے سبب سے غش آیا نہ کسی عارضہ سے جو اسکو کچھ کسل وغیرہ ہوتا جب اسکو ہوش آیا اُٹھ بیٹھی اور حیران ہو ہوکر سب کی طرف دیکھنے لگی جب اسکو ہوش آیا اور تعجب کرنے لگی ملکہ نے کہا کہ کیون سیوتی طبیعت کیسی ہی یہ کیا امر تھا سیوتی نے حواس درست کرکے کہا کہ مین خود حیران ہون کہ یہ سب کی سب کیون میرے گرد جمع ہین اور مجکو یہان کون لایا مین تو بیٹھی ہوئی گانا سُن رہی تھی ایسی آواز اور ایسا گانا مین نے عمر بھر کبھی نہین سُنا جو اسوقت سُنا ہی میرے اوپر کیا ہی بڑے بڑے شاہان ہفت مالک وجلیل القدر نے بھی نہ سُنا ہوگا وہ جو خداوند ہین یعنے سامری وجمشید اُنھون نے بھی نہ سُنا ہوگا ملکہ نے کہا کہ کیا تو دیوانی ہوگئی ہی جو ایسی باتین کر رہی ہی تو کہان گانا سُن رہی ہی تو تو قیدی کے پاس عالم غش مین بیٹھی ہوئی تھی پہلے میرے حکم سے شبو وسوسن نے تم کو پکارا یہان سے جب تم نے صدا نہ دی تو قریب جاکر پکارا اُس پر بھی جب کچھ صدا نہ آئی تو تم کو ہلایا بیہوش پایا میرے پاس لے آئین یہ سب تدارک کیے جب تم کو مٹی اور گلاب کیوڑا وخس کا عطر سونگھایا اور سب نے تلوے سہلائے پنڈلیان باندھی گئین بازو کسے گئے تب تم کو ہوش آیا اب جو ہوش آیا تو یہ بکنے لگی کہ مجکو یہان کون لایا مین گانا سن رہی تھی غور اپنے حواس درست کر سیوتی نے جواب دیا کہ ملکہ مین جھوٹ نہین کہتی ہون سچ عرض کرتی ہون گانا سن رہی تھی اور ایسا گانا کسی نے نہ سُنا ہوگا ملکہ مجھ پر اُس گانے کے سبب سے ایک بیخودی سی طاری ہوئی مین اُسی عالم مین بیٹھ کر سننے لگی پھر مجکو نہین معلوم کہ میرے اوپر کیا گذری زنار جادو نے کہا کہ اری چھبیلا تو تو خواجہ عمرو عیار حمزہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی عالم غشی مین کیا اُسکے اوپر عاشق ہوئی ہی اُسکے عشق کے سبب سے تیرا یہ عالم ہوا تھا سچ بتا اور پوشیدہ کرنے سے کیا حاصل تو عمرو عیار کے پاس کیون بیٹھی ہوئی تھی سیوتی نے بگڑ کر کہا کہ واہ ملکہ آپ ہم لوگون سے تو اس قسم کے ہنسی نہ ہنسایئے اگر میری برابر والی ایسے کلمہ کہتی تو جواب پاتی آپ کو کیا جواب دون میری یہ طاقت نہین ہی کہ آپ کو جواب دے سکون گستاخی معاف میری ایسی آگ نہین ہی کہ نہ دیکھون بھالون اور گر پڑون ملکہ نے فرمایا کہ پھر کیا سبب تھا جو تو بیٹھی ہوئی تھی اُسکے پاس سیوتی نے کہا کہ گانا سن رہی تھی ملکہ زنار بولی کہ وہان بیٹھ کر کیا گانا سنا کیا اُسی مقام پر صدا آتی تھی اور کہین نہین آتی تھی کیا یہان تیرے آنے کی ممانعت تھی جو تو پائین فرش بیٹھی سیوتی نے کہا کہ وہان جو گانا سُنا وہ یہان کہان تھا اگر یہ لوگ

ہزار مرتبہ مر کے پھر زندہ ہونگے تو یہ گلا یہ تال سم یہ آواز یہ لحن کہان پاینگے جو کہ مین نے سُنا اسوقت تک سماں بندھا ہوا ہی روح اُس گانے کی مشتاق ہی زُنار نے کہا کہ وہ کون گا رہا تھا اُس گانے کو ہم کو بھی سُنا دے اور اُس گانے والے کو دکھا دے جسکی تو اسقدر تعریف کرتی ہی سیہ موتی نے جواب دیا کہ وہ گانا ایسا تھا کہ تمام محفل آپ کی دنگ تھی اور خود آپ بھی یہ عالم تھا کہ جسقدر گانے والے اور اُنکے سازندے تھے مین نے خود اپنی آنکھ سے دیکھا ہی کہ جھوم رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر ایک کو حال و قال آیا یہ جلسہ حال و قال ہی در و دیوار سے صداے آہ و واہ پیدا تھی اور پھر آپ فرماتی ہین کہ ہم کو بھی سُنا دو اور گانے والے کو دکھا دو جب سنا نہ ہو یا گانے والے کو دیکھا نہ ہو تو ایسا فرمایئے ای ملکہ یہ عالم تھا کہ باغ کے درخت جھوم رہے تھے سبزہ جو لگا ہوا تھا وہ استادہ ہو گیا اور اُسی طرف نگران تھا تمام باغ کو حیرت تھی ساز جسقدر تھے سب خاموش تھے کسی کی صدا بلند نہ ہوئی تھی ایسا گانا ہو رہا تھا کہ مشتری فلک کو سکتہ تھا ملکہ نے کہا کہ صاف طور سے بیان کر یہ تو تو سچ کہتی ہی کہ گانا سنا ہو گا ہان گانا تو سُنا واقعی ایسا گانا نہ سُنا ہی نہ اب سننے مین آئے گا بے خود کر رہا تھا مین نے اُسی بیخودی مین اپنی گانے والیون کو اشارہ کیا کہ نہ گاؤ سُننے دو وہ خاموش ہو گئین یہ سب بھی محو ہو گئین بڑے عرصہ تک صدا آیا کی جب وہ صدا موقوف ہوئی ہم سب کی وہ حالت برطرف ہوئی مین نے شمشاد و چنبیلی کو بھیجا کہ بیرون باغ جا کر تلاش کرو کہ یہ کون گا رہا تھا وہ گئین اور آکر جواب دیا کہ ہم نے بہت تلاش کیا کوئی نہین ملا مین نے خیال کیا کہ کوئی مسافر ہو گا وہ گاتا ہوا چلا گیا چونکہ مین نے یہ محفل خوشی قرار دی ہی یہ مجھکو بخوبی معلوم ہی کہ مین نے نچہ سحر کو بھیجکر اُس شخص کو اسیر کر لیا ہی کہ جو قاتل ساحران عالم مشہور ہی جسکے بارے مین سامری و جمشید لکھتے ہین کہ جو اسکو قتل کرے گا وہ ہم پر احسان کرے گا اُسکی موت نہین ہی بس مین نے اسکو تیرے سامنے سحر بھیجکر اُٹھوا لیا ہی اُسی خوشی مین جلسہ آراستہ کیا گو میرا بھائی مرا ہی مجھکو یہ زیبا نہین ہی مگر یہ ایسی خوشی ہی کہ وہ رنج بدل گیا خوشی کے ساتھ مین نے یہ خیال کیا کہ پہلے کچھ دیر گانا سُن لون اور دل کو خوش کرون پھر اسکو اپنے قریب طلب کر کے کچھ سوال کرونگی اگر اسنے اُنپر عمل کیا تو خیر ورنہ اسکے جسم سے بوٹیان کاٹ کاٹ کر کباب لگا کر اُنپر نمک مرچ چھڑک کر کھاؤنگی قول سامری و جمشید کو غلط بتاؤنگی بس گانے کا حکم دیا تھا کہ یہ واقعہ درپیش ہوا جب اُنھون نے آکر کہا کہ ملکہ ہم نے

بہت تلاش کیا کوئی گانے والا ہم کو نہین ملا ہم واپس آئین پھر مین نے اپنی گائن کو حکم دیا کہ گانا شروع کر
پہلے تو گت ناچی پھر اُسنے بیٹھکر غزل شروع کی کوئی چہارم حصہ غزل گائی ہوگی کہ پھر وہی صدا آنے لگی
جہان گو گانا ہو رہا تھا طبلہ کی صدا بلند تھی سب اُسی طرف متوجہ تھے مگر وہ صدا ایسی تھی کہ ان سب باتو پر
فوق لے گئی اور چھا گئی جب ہمین سے وہ صدا سُنی چونکہ اشتیاق تھا اپنی گائن کو منع کیا ساز وغیرہ بھی
موقوف ہوئے اب سب سننے لگین ہم کو خبر نہ تھی کہ ہم ہین کہان اور کیا کر رہی ہین بڑے عرصہ تک یہی عالم
رہا اب بھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ ہم سب کو ہوش آیا ہے جب ہوش آیا تو نہ وہ صدا تھی نہ آواز سناٹا پڑا ہوا تھا
ہمین نے ان چند کنیزون سے کہا کہ جہان سے ممکن ہو اس گانے والے کو تلاش کر کے لاؤ ہمین نوکر رکھونگی
اُنھون نے کہا کہ ہم کہان سے لائین جب ہمین بہت خفا ہوئی تو اُنھون نے چار ناچار اُٹھنے کا قصد کیا
کہ تیرے اوپر میری اور اُنکی نگاہ پڑی تجکو اس عالم مین دیکھکر بڑی حیرت ہوئی آخر تجکو اُٹھوا منگایا اور
ہوشیار کیا تو اپنی حالت بیان کر تو جسکا گانا سُن رہی تھی وہ گانے والا کہان ہے جلد بتا ہمین اُسکو طلب
کر کے نوکر رکھونگی اور تجکو بہت کچھ انعام دونگی سیموتی نے کہا کہ آپ انعام کی خاطر روپیہ طلب کرین
مین بتائے دیتی ہون بلکہ آپ کے سامنے لاکر حاضر کر دونگی نوکر رکھنے نہ رکھنے کا آپ کو اختیار ہے نوکری
کرلے نہ کرے گا اُسکو زنار نے کہا کہ اچھا اگر تو نے نہ بتایا اور نہ لائی بلاکر تو تیری کیا سزا یا وہ تیرے
بلانے سے نہ آیا سیموتی نے کہا کہ ضرور آئے گا بلکہ یہان موجود ہے کہین جانے کی ضرورت نہ ہوگی
اگر وہ نہ آئے گا تو آپ اُسکو بزدستی بلا سکتی ہین زنار نے یہ سُنکے حکم دیا کہ ایک ہزار روپیہ
سیموتی کو لادو اور اپنے گلے کا مالا اُتار کر دیا کہ یہ بھی لے لے اب بتا کہ وہ گانے والا کہان ہے
اُدھر شیموتی نے روپیہ لاکر سیموتی کو دیا جب روپیہ دیا سیموتی نے چلی مسکرائی اور کہنے لگی کہ اے
ملکہ یہ تو وہ مثل ہوئی مثل ڈھنڈھورا شہر مین لڑکا بغل مین + بقول شاعر آپ کا تو اسوقت
یہ حال ہے شعر یار در خانہ و من گرد جہان میگردم + آب در کوزہ و من تشنہ لبان میگردم + اے ملکہ
اسوقت تو یہ حال ہے واقعی آپ لوگ ایسے بے خود و محو ہوئے کہ آپ کو خبر نہین رہی کہ یہ صدا
کہان سے آ رہی ہے اے ملکہ گانے والا یہان موجود ہے اور آپ بیرون باغ تلاش کراتی ہین قربان
آپ کے علم کے اور خیال کے ملکہ نے برہم ہوکر کہا کہ جلد صاف طور سے بیان کر یہ معما سمجھ مین
نہین آتا ہے کہان ہے کیا تیرے پائجامہ مین پوشیدہ ہے سیموتی نے عرض کیا کہ آپ بیکار برہم ہوتی ہین

آپ کے سامنے موجود ہی سمجھیے خلاصہ طور سے کہتی ہون قربان اس بات کے کہ جسکی تلاش ہو وہ تو یہان موجود ہو تمام شہر ڈھونڈھا جاے ای ملکہ یہ جو قیدی جسکو آپ خواجہ عمرو فرماتی ہین یہی گا رہا تھا اسی سبب سے تو مین اُسکے سامنے بیٹھ گئی تھی ملکہ نے جواب دیا کہ چل دور ہو مجکو بھلا بناتی ہی اب تو بہت چال نکلی ہی یہ بتا او کسی کو جا کر اب جب تک تو گانے والے کو پیدا نہ کریگی اور نہ بتائے گی اور یہان نہ لائیگی اُسوقت تک تیری رہائی محال ہی سیوتی نے جواب دیا کہ بتا تو دیا اور یہان موجود بھی کر دیا اب آپ کو یقین نہ آئے تو کیا کیا جائے مین باز آئی اس روپیہ سے اور مالے سے اپنا روپیہ و مال واپس لے جائیے مین کچھ نہین لیتی واہ کیا خوب روپیہ پیسہ لے کر مین ایسی مجبور ہو گئی ہین یہ جانتی تو کبھی ایسی بات نہ کہتی جب آپ نے دریافت کیا کہ طبیعت کیسی ہی کہدیا تھا کہ سر پھرنے لگا تھا بیٹھ گئی تھی درد سر بہت شدت سے تھا مین نہ جانتی تھی کہ اصلی بات کہکر اس عذاب مین مبتلا ہونگی تو جھوٹ بولتی سچ نہ کہتی بڑی خرابی تو یہ ہی کہ مجھ کم بخت کو جھوٹ بولنے کی عادت نہین ہی مجھ سے جھوٹ بولا نہین جاتا ہی پھر کیونکر جھوٹ بولتی بڑی خرابی تو یہ ہی کہ اورون کو میرے قول کا اعتبار نہین ہوتا کرون تو کیا کرون ای ملکہ مین سچ عرض کرتی ہون کہ یہی قیدی گا رہا تھا وہ اسی کی صدا تھی ملکہ نے کہا کہ کیون ری خیلا تو دیوانی ہوئی ہی اور مجکو بھی دیوانہ بناتی ہی سچ سچ بتا کہ وہ گانے والا کون ہی اور کہان ہی ای سوسن ذرا اُسکی باتین تو سن یہ بڑی زبان دراز ہی سنبل اسکی مشکین باندھ دے تاکہ یہ بھاگ نہ سکے شمشاد کدھر ہی اُس سے کہدو کہ اسکو آکر جوتیان مارے دار پر کھینچے اب یہ ہم سے مسخرہ پن کرنے لگی بس زنار جادو نے کوڑا اُٹھایا اور کہا کہ سچ سچ بتا ورنہ مارے کوڑون کے کھال گرا دونگی سیوتی نے تڑپ کر اور بلبلا کر کہا کہ ای ملکہ عالم مین سچ عرض کرتی ہون اور کہا نمک پھوٹ پھوٹ نکلے جو جھوٹ کہتی ہون آپ کے سر کی قسم کبھی جھوٹ نہ کھاؤنگی اگر جان پر بھی بنی ہوگی اور کہیے گا کہ ملکہ کے سر کی قسم جھوٹی کھا لو تو نہ کھاؤنگی جان دیدونگی قسم نہ کھاؤنگی ہی ملکہ یہی قیدی گا رہا تھا جو سابق مین عرض کیا ہی وہی عرض کیے جاؤنگی کبھی اُسکے خلاف نہ عرض کیا ہی نہ کرونگی چاہیے آپ مجکو قتل کرین چاہیے میری مارے کوڑون کے کھال گرا دین جو کہا تھا کہا اور کوئی جھوٹ نہین کہا ہان اگر جھوٹ کہتی تو بدل ڈالتی کوئی اور فقرہ کر دیتی بلکہ سچ عرض کرتی ہون قیدی ہی گا رہا تھا ملکہ نے کہا کہ سچ کہتی ہی سیوتی نے کہا کہ کیا مجال جو جھوٹ عرض کرون

اگر جھوٹ نکلے تو میرا خون آپ کو حلال ہی بلا خوف و خطر مجکو قتل فرمائیے گا مین نے اپنی جان کی شرط کی بس ملکہ نے کہا کہ تو اپنا واقعہ بیان کر کہ کیونکر تو نے جانا کہ یہی قیدی گا رہا ہی گو یقین نہین آتا ہی مگر تو اسی امر پر بجد ہو رہی ہی اور اصرار کر رہی ہی تو بیان کر تا کہ مین بھی سنون کہ کیونکر تو نے جانا سیوتی نے عرض کیا کہ ای ملکہ مین آپ کے پاس سے اُٹھکر براے رفع حاجت گئی تھی بیٹھی ہوئی تھی کہ کان مین گانے کی صدا پہونچی چونکہ مین دیکھ آئی تھی کہ یہان گانے وغیرہ کا سامان ہی مین نے خیال کیا کہ ملکہ گانا سُن رہی ہین بارہ دری مین گانا ہو رہا ہی مگر خیال کر کے جو سنتی ہون تو وہ صدا نہین پاتی ہون کہ جو ہمیشہ سنا کرتی تھی اُسکے خلاف پاتی ہون مگر خوش گلو ہی اور معلومات بھی خوب ہی مین اُسی جگہ سے کان لگا کر سننے لگی کہ یہ کون آج کہان گا رہا ہی ایسی صدا تھی کہ دل بیقرار ہو گیا اور وہان سے بہت جلد فراغت کر کے چلی جون جون قریب پہونچی دلکو وہ آواز اچھی معلوم ہونے لگی یہان تک کہ بارہ دری مین آئی یہان عجب رنگ پایا سب کو عالم سکوت مین مع آپ کے دیکھا ہر ایک شی کو بے خود پایا انسان و حیوان تو جان دار اور صاحب عقل اور سمجھ ہین جب بے حس و حرکت بے روح شی کو وجد طاری تھا تو ذی روح کی کیا حقیقت تھی یہ واقعہ دیکھکر مین حیران ہوئی کہ یہ کون گا رہا ہی کیونکہ صدا برابر چلی آتی ہی گانے والا نظر نہ آتا تھا مین حیران تھی کہ یہ صدا کہان سے آرہی ہی کہ ادھر اُدھر جو دیکھتی ہون اور کان لگاتی ہون تو یہ معلوم ہوا کہ اسی مقام پر کوئی گا رہا ہی اب اُس سمت کو جو کان لگا کر سنا تو یہ پایا کہ میرے پہلو کی طرف سے صدا آرہی ہی اب جو پلٹ کر دیکھا تو اس قیدی کو گاتے ہوئے پایا بس تاب نہ رہی بیقرار ہو گئی قریب جا کر بیٹھی اور گانا سننے لگی وہ گایا کیا مین سُنا کی آخر کار مجکو اپنی خبر نہ رہی بے خود ہو کر رہ گئی پھر مجکو نہین معلوم کہ کب گانا موقوف کیا ملکہ نے یہ سُنکے کہا کہ واقعی بنا واقعہ ہی کہ گانا بارہ دری مین میرے فرش کے برابر ہو اور ہم ایسے محو ہون کہ یہ بھی نہ دیکھ سکین کہ کون ہی اور کہان گا رہا ہی سیوتی نے جواب دیا کہ ای ملکہ یہ نہ فرمائیے مین یہان آکر بڑے عرصہ تک حیران رہی کہ کون گا رہا ہی آپ لوگ تو یہان بیٹھی ہوئی تھین پہلے ہی صدا مین خود رفتہ ہو گئی ہونگی دوسرے اُسکی طرف گمان بھی تو نہین ہو سکتا تھا کہ یہ گا رہے ہین ملکہ نے کہا تم سچ کہتی ہو خیر اس سے کوئی غرض نہین ہی مگر مقام عجب ہی اور جاے تعجب ہی کہ ایسے محو ہون کہ گانے والا ہمارے سر پر بیٹھا ہوا گایا کرے اور ہم کو خبر نہ ہوا گر مین سحر یہ کرتی تو اسی طور سے محو کر کے بھاگ جاتا

ساری محنت بیکار ہوتی پھر ہاتھ نہ آتا خیر خوب ہین نے پہلے بند و بست کر لیا اب معلوم ہوا کہ یہ عیار
لگانے ہین بھی کامل ہی اسکو میرے پاس لاؤ مین اس سے کچھ سوال کرون اور دریافت کرون کہ تو ہی
لگا رہا تھا یہ کہنا تھا زنار شہوت پرست کا کہ شبو اور سوسن دوڑ گئین اور خواجہ عمرو سے کہا کہ او
مکار و عیار چل ملکہ نے یاد کیا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ ہمارے ہاتھ پاؤن مین طاقت نہین ہی کہ ہم ملکہ
کے پاس چل سکین ہم کو اُٹھا کرلے چلو تو ہم چل سکتے ہین ورنہ ہم کو اسی مقام پر پڑا رہنے دو اگر ملکہ کا
بہت دل چاہتا ہی میرے دیکھنے کو تو وہ خود یہان چلی آئین جو کچھ کہنا ہو کہہ جائین دوسرے ہین سامنے
تو موجود ہون قریب جانے کی کیا ضرورت ہی اُنھون نے کہا کہ لو اور سنو اس قیدی کو بھی مزاج ہوا ہی
مغرور ہو گیا ہی تو کہتا ہی کہ مجھکو اُٹھا کرلے چلو مجھ مین طاقت نہین ہی چلنے کی ملکہ خود میرے پاس چلی
آئین جو کہنا ہو کہکر چلی جائین شبو نے جواب دیا کہ جب چیونٹی کے مرنے کے دن آتے ہین تو قضا
آتی ہی اب اسکی قضا آئی ہی اپنے دل کے ارمان نکالتا ہی چلو ملکہ سے کہدین کہ وہ نہین آتا ہی نہ
اپنے مقام سے حرکت کرتا ہی کہتا ہی کہ مجھ مین طاقت نہین ہی میرے ہاتھ پانون بالکل بے حس و
حرکت ہین کہتا ہی کہ جو کچھ ملکہ کو کہنا ہو وہ یہان آکر مجھ سے کہین مین وہان آ نہین سکتا ہون یہ کہکر
وہ دونون زنار جادو کے پاس آئین اور سب حال کہہ سنایا زنار جادو نے کہا کہ وہ تو دیوانہ
ہو گیا ہی سارا حال معلوم ہوا جاتا ہی یہ سب باتین اُسکی مین کب سنتی ہون اگر وہ یون نہین آتا ہی
تو اُسکو پکڑ کرلے آؤ مین سحر اُتارے لیتی ہون تاکہ زمین اُسکو چھوڑ دے اور قید سحر اُس پر رہنے دونگی
اس غرض سے کہ تمھارے ہاتھ سے چھوٹ نہ جائے پھر ہاتھ آنا محال ہوگا پتہ بھی نہ لگے گا یہ پرند
جانور سے بھی زیادہ ہی اُسکے جو پر کھولے جائین تو وہ پرواز کرکے اُڑ جاتا ہی اور جب پر کتر دو یا باندھ
دو تو پرواز سے باز رہتا ہی یہ تو بدون پرون کے اس طور سے فرار کر جاتا ہی کہ پھر ہاتھ نہین آتا ہی
پتہ بھی نہین لگتا ہی اُنھون نے عرض کیا جو آپ کی مرضی ہم اُسے لاتی ہین یہ کہکر دونون خواجہ کے
پاس آئین خواجہ سے کہا کہ لے چلو اگر نہ چلوگے تو ملکہ کا حکم ہی کہ گھسیٹتی ہوئی لاؤ ہم بموجب
حکم ملکہ زنار جادو تجکو زبردستی لیجائینگی خواجہ نے کہا کہ مین تو بے حس و حرکت ہون جس طور
سے تمھارا جی چاہے لے چلو جسقدر چاہے ظلم کرو غریب آزار ہی کرو افسوس لالچ بہت بُرا ہوتا ہی
تھوڑا سا لالچ کرکے اس آفت مین مبتلا ہوا اگر مین یہ جانتا تو کبھی لالچ نہ کرتا روپیہ تو اور طرح بھی ممکن

ہو جائیگا جان کہان ممکن ہو گی کیون مین نے دھوکا کھایا جس حال مین تھا اچھا تھا اپنے اطمینان سے روٹی کھاتا تھا یہ تو نہ تھا کہ قید پڑے ہین لوگ ظلم کرتے ہین واہ میان عمر و خوب اپنی جان بچائی اور مجکو پھنسایا یہ کہکر رونے لگا اُن دونون نے ایک دشنی ایک نے ایک طرف سے دوسری نے دوسری طرف سے خواجہ کو پکڑا اور کھینچتی ہوئی لائین قریب مسند چونکہ ملکہ نے قید سحر کو قائم رکھا تھا صرف یہ سحر اُتار لیا تھا کہ زمین نے چھوڑ دیا ہاتھ پاؤن اس طور سے بے قابو تھے ان دونون نے لاکر قریب مسند فرش پر ڈالدیا اگر ہاتھ پاؤن قابو مین بھی ہوتے تب بھی حضرت اپنے پاؤن سے نہ جاتے سوچ چکے تھے جب قریب مسند لاکر لٹادیا اور سب بیٹھ چکے اُسوقت زنار جادو نے خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ کیون عمر و عیار کیا حالت ہے مزاج کیسا ہے کس حال مین مبتلا ہو بہت ساحرون کو قتل کرکے ادھر آئے ہو یہ وہ مقام نہین ہے کہ تم گئے اور تم نے جاکر عیاری کی اور ساحر کو قتل کیا نکل گئے یہان آکر نکل جانا بہت دشوار ہے گو تم اپنا کام کرکے راہی تو ہوئے تھے یعنی میرے بھائی نے ستون کو قتل کرایا بادشاہ سابق کو رہا کیا بڑی خرابی ہوئی تھی کہ تم مع طلسم کشا کے چلے تھے کہ مجکو خبر ہو گئی مین نے پنجہ سحر روانہ کرکے تم کو اُٹھوا لیا اب تجکو اس طور سے قتل کرونگی کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا تیرے حال پر رحم کھائین اور مجکو ترس نہ آئے تیرے کباب لگا لگا کر کھاؤن زخمون پر نمک مرچ چھڑکون تب میرے کلیجہ کو تسکین ہو جیسے تو نے ہزارون ساحرون کو قتل کیا اور تجکو کسی کے حال پر رحم نہ آیا کیسی کیسی حسین جادوگرنیان کہ جنکے دیکھنے سے بھوک پیاس جاتی ہے اُنکو تو نے قتل کیا اُنکی جوانی پر تو نے ترس نہ کھایا اسی طور سے مین تیرے حال پر ترس نہ کھاؤنگی آج اُن سب کے خون کا عوض لونگی اُن سب کے روحون کو شاد کرونگی سامری و جمشید گو لکھ گئے ہین کہ کوئی عمر و عیار کو قتل نہین کرسکتا ہے اُسکی قضا کسی ساحر کے ہاتھ سے نہین ہے مگر مین اُنکی تحریر کو غلط کیے دیتی ہون تجکو قتل کرتی ہون تیرے کباب لگاتی ہون اپنی خواصون و مصاحبون کو تقسیم کرونگی کہ بطور ثواب کے کھائین بلکہ طلسم زعفران زار مین پاس بادشاہ طلسم شنگال کے روانہ کرونگی اور عرض کرا بھیجونگی کہ سب اہل طلسم کو جمع کرکے یہ کباب بطور تبرک کے تقسیم فرمائیگا یہ اُس شخص کے گوشت کے کباب ہین کہ جو قاتل ساحران جہان کہلاتا تھا اور جسکے بارے مین سامری و جمشید تحریر کر گئے ہین کہ اسکو کوئی قتل نہین کرسکتا ہے مین نے قتل کیا اور کباب لگا کر

یہان بھی سب کو تقسیم کئے ہین آپ بھی تقسیم فرمائیے تا کہ سب کو ثواب ہو اوعیار ہم لوگ تیرے گوشت کے کبابون کو کھانا بہت ثواب جانتے ہین اگر اپنی زندگی چاہتا ہے تو دو کام کر اول تو سامری پرستی اختیار کر دین اسلام کو ترک کر دوسرے میرے پاس رہ رفاقت حمزہ سے دست بردار ہو میری اطاعت دل وجان سے کر اہل اسلام کے قتل کا بیڑا اُٹھا اور ساحرون کی کمک کر میرے ہمراہ رہ ترک اسلام کر کے سامری کو سجدہ کر جس طور سے سامری پرستون کو قتل کرتا تھا اُسی طور سے خدا پرستون کو قتل کر اس امر کی قسم کھا کہ اب سامری پرستون یا دیگر مذہب کے لوگون سے سوائے خدا پرستون کے دشمنی نہ کرونگا اور ساحرون کو قتل نہ کرونگا اُنکی اطاعت کرونگا بلکہ اگر کوئی ساحر اہل اسلام کے قید مین ہوگا اُسکو رہا کرونگا ساحرون کو بھولے سے بھی قتل نہ کرونگا میری نوکری کر ہر وقت میرے پاس رہ جو مین حکم دون اسکو بجالا اس حالت مین تو تیری زندگی ہوگی ورنہ مین تجکو ابھی ابھی قتل کرونگی جب یہ سب تقریر زنار کر چکی خواجہ خاموش بیٹھے ہوئے سُنا کیے جب اُسنے اپنی تقریر کو ختم کیا اُسوقت خواجہ نے کہا کہ اے ملکہ میری سمجھ مین نہ آیا کہ یہ آپ کیا فرمارہی ہین مین نے کس ساحر کو قتل کیا یا کب مین نے سامری پرستی سے انکار کیا مین اس امر سے تو واقف ہی نہین ہون میری روٹی ساحرون کے دم سے ہے کیونکہ یہ لوگ گانے وغیرہ کو بہت پسند کرتے ہین سوائے خدا پرستون کے اُنکے یہان تو گانے وغیرہ کا چرچا کم ہے باقی اور جسقدر قومین ہین سب مین اسی شغل کا چرچا رات دن ہوتا ہے اگر مین ان لوگون سے دشمنی کرونگا اور خدانخواستہ ساحرون کو یا غیر ساحرون کو قتل کرونگا تو اپنا تن اور اپنے بال بچون کو کیونکر پالونگا اور اُنکی پرورش کیونکر کرونگا اور اگر ایسا کرتا تو آج تک آپ لوگون کے سبب سے کیون پلتا مین نہ ساحر کو قتل کرون نہ جانون اے ملکہ عالم جب سے مین پیدا ہوا ہون اُسوقت سے اسوقت تک مین نے کبھی نہ تو کھٹمل مارا نہ مچھڑ نہ کوئی جانور مارا مین نے اے ملکہ کسی کو آج تک مرتے ہوئے نہین دیکھا نہ کسی کا مردا دیکھا اگر کبھی اتفاق سے خون دیکھ لیا تو غش کھا کر گر پڑا پہرون ہوش نہ آیا ایسا تو میرا دل اور قلب ہے بھلا مین کیا کسی کو قتل کرونگا جب کہ مجکو لہو دیکھکر غش طاری ہوتا ہے تو بھلا کسی پر تلوار کیا اُٹھاؤنگا یا کسی کو ذبح کرونگا مین برات کی رات بی بی سے تو بولا نہین مین نے سنا تھا کہ مرد جو عورت سے پہلے پہل بولتا ہے تو کچھ خون نکلتا ہے اور ایک مرد کو پہلے مین نے بی بی کے پاس سُلایا جب کچھ

پہلی رات کو ہوتا ہی وہ سب اُسنے کیا اُسکے بعد سے ہین اُسکے پاس سویا اور لڑکے بالے ہوئے اگر ہین یہ سنتا ہون کہ فلان مقام پر لوگ شکار کھیلنے کو گئے ہین تو مین نہین جاتا ہون میرے مان باپ نے اسی سبب سے تو مجکو فنون سپہ گری کی تعلیم نہین کرائی بلکہ دوسرے فن کی تعلیم دی اور مجکو سپہ گری سے باز رکھا جن جن سے مجکو شوق تھا اُسکی تعلیم کرائی میرے اور بھائی وغیرہ سوارن و پیدلون مین نوکر ہین ہزارون لڑائیان لڑے ہوئے ہین لاکھون زخم کھائے ہوئے ہین ہمارا خاندانی پیشہ سپہ گری ہی مگر مین ایسا کم بخت نکلا کہ اُس پیشہ کو ترک کیا اور ایک رذیل پیشہ اختیار کیا اُسی پیشہ مین خداوند تعالے اسقدر مجکو دیا کہ مع بال بچون کے بسر ہوئی تین لڑکیون کی شادی کی دو لڑکون کی تمام گھر گرستی جمع کی کیونکہ باپ نے خفا ہو کر نکالدیا تھا میرے اس پیشہ کے اختیار کرنے سے ہی ملکہ مجھ سے قسم لے تو مین نے کبھی کسی ساحر یا غیر ساحر کو قتل کیا ہو آپ ہی لوگون مین میری بسر ہوئی ہمارا خاندان کا خاندان سامری پرست تھا اور جو باقی ہین وہ سب اور مین بھی سامری پرست ہون مین کیا جانون کہ خدا پرست کسے کہتے ہین اور خدا پرستی کا کیا طریقہ ہی آپ بیکار یہ فرماتی ہین میرا پیشہ یہی ہی کہ نوکری کرون اور چار پیسے پیدا کر کے اپنے بال بچون مین صرف کرون مجکو کب انکار ہی رہا تو فرمایئے یہ قید تو میرے جسم سے دور فرمایئے مین اپنے قابو مین تو آؤن آپ کے قدمون کو بوسہ دون ایسا ہی قدر دان مجکو درکار تھا ہی ملکہ میری سمجھ مین آپ کی تقریر نہ آئی کہ عیار کیسا اور شکار کسے کہتے ہین عمرو عیار کس کا نام ہی مین نہ عمرو سے آگاہ ہون نہ اس امر سے مین نے یہ نام آجتک سُنا ہی نہین کہ یہ نام کس کا ہی اور عیاری کس کو کہتے ہین اور شکاری کسکا نام ہی یہ آپ فرماتی کیا ہین مین حاضر ہون یہ فرمایئے کہ میرا قتل کرنا آپ پر ثواب ہی اور میرے گوشت کے کباب کھانا ثواب ہی اسکا سبب مجھ سے فرمایئے مین نے کیا گناہ کیا ہی ملکہ نے کہا کیون مجکو فقرہ دیتا ہی مین تیرے فقرون مین نہ آؤنگی یہ ایسے ننھے مین کہ یہ عیاری اور شکاری سے واقف نہین ہین ہزارون کو عیاری سے قتل کیا لاکھون کا خون سر پر لیا اسوقت ننھے بنے ہین کہ عیاری کسے کہتے ہین خود ہی تو عمرو ہی اور کہتا ہی کہ مین نے عمرو کا نام نہین سُنا بھلا ان فقرون سے کیا فائدہ لو اور سنو انھون نے آج تک کسی کا خون نہین کیا جب یہ خون دیکھتے ہین تو انکو غش آجاتا ہی یہ نہین کہتا کہ مین نے ساحرون کو اس طور سے قتل کیا ہی کہ اُنکے حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا کو رحم آیا اور اسکو رحم

نہ آیا اور اسوقت کیسا مکر سے جاتا ہو اپنی جان بچانے کے لیے ہین کیب اسکے فقرون مین آتی ہون مین ایسی ویسی ساحرہ نہین ہون جو فقرون مین آجاؤن خواجہ بولے ای ملکہ مین فقرہ نہین دیتا واللہ قسم ہو مجکو سامری و جمشید کی کہ نہ مین عیار ہون نہ عیاری سے واقف ہون نہ مین نے آجتک کسی کو قتل کیا نہ ذبح کیا کسی جانور کو آپ جس شخص کا نام لیتی ہین مین اُسکے نام سے آگاہ تک نہین ہون مین سچ عرض کرتا ہون کہ عجب آفت مین مبتلا ہوا ہون ای ملکہ لالچ جو سُنا ہو کہ بری بلا ہو اسمین مبتلا ہوا ہون کہ چار پیسے ملین تو لڑکون کی بسر ہو مین یہ جانتا کہ اس آفت مین مبتلا ہونگا تو کبھی لالچ نہ کرتا افسوس صد افسوس میری جان بھی گئی لڑکے و بالے بھی تباہ و برباد ہوئے اب اُنکو کون روٹی دے گا ای فلک تو نے یہ کیا بلا میرے اوپر نازل کی ہو یہ کہکر رونے لگا ملکہ نے کہا کہ کیون ٹسوے ڈھلکاتا ہو مین نہ مانونگی سچ تو کہتا ہو کہ یہ پیشہ یعنی عیاری رذیل ہو یہ کیون اختیار کیا کہ باپ نے نکالدیا سنا جاتا ہو کہ حمزہ تجکو بہت کچھ دیتا ہو تیرے پاس لاکھون روپیہ ہو جواب دیا کہ ای ملکہ یہ آپ کیا فرماتی ہین کیسی عیاری مین کیا جانون عیاری کس چڑیا کا نام ہو اور حمزہ کون بلا ہو جو مجکو بہت کچھ روپیہ پیسہ دیتا ہو یہ ضرور سنا ہو کہ کوئی حمزہ خدا پرست ہو خداوند اُسکے سائے سے بچائے اور اُسکی صورت نہ دکھائے جب کہ وہ خداوند کے دشمن ہین تو اُنکے پرستارون کے پہلے دشمن ہوئے ہین خداوند کے دشمن کے پاس کیون نوکری کرنے لگا مجکو کیا ضرورت ہو جب آپ لوگون سے نہ ملے تو مین خداوند کے دشمنون کے پاس جاؤن بلکہ آپ کسی کے کہنے سننے مین نہ آئیے ملکہ آپ یقین مان لیجیے کہ مین آپ کا ایک ادنی تابعدار ہون مین عمرو وغیرہ سے آگاہ تک نہین ہون آپ نے جو فرمایا کہ عیاری کا پیشہ کیون اختیار کیا جو باپ نے نکالدیا ملکہ مین نے عیاری کا پیشہ نہین اختیار کیا بلکہ گانے کا فن حاصل کیا اُس مین چار پیسے پیدا کرنے لگا پہلے شوقیہ حاصل کیا تھا جب باپ نے نکالدیا اس امر پر خفا ہو کر اور یہ کہا کہ مثل عورتون کے گا رہا ہو کیا اسی مین روٹی پیدا کرے گا ہم نے پہلے چاہا تھا کہ فنون سپہ گری حاصل کرے اُس سے انکار کیا اُس فن کے حاصل کرنے مین کچا ہو تو پڑھنے پر بٹھایا اُسکو بھی حاصل نہ کیا یہ گانا حاصل کیا ہو بس ہمارے گھر سے نکل جا مین وہان سے نکل آیا اِدھر اُدھر بسر کرنے لگا وہی گانا واقعی سبب بسر اوقات ہو گیا جب کئی فاقے گذرے تو پھر اسی گانے والون مین نوکری کی بڑے بڑے شاہون اور امیرون کی

ملازمت کی اور اُنکی خدمت مین رہا بہت کچھ پیدا کیا جب سے اسی مین نوکری کرتا چلا آتا ہون مین کیا جانون کہ عیاری کس کا نام ہی اور پیشہ عیاری کیا ہی اور عمرو عیار کیسا اور حمزہ کس کا نام ہی مین تو گانے والا ہون ای ملکہ کسی نے آپ سے جھوٹ کہدیا ہی کہ مین عمرو عیار ہون مین اُسکی صورت سے آگاہ نہین کبھی خواب مین اُسکو نہین دیکھا یہ کسی نے صرف میری دشمنی کے سبب سے کہدیا کہ اسنے ہزارون ساحرون و لاکھون جادوگرون کو قتل کیا وہ کوئی اور ہوگا آپ کو میرے او پر دھوکا ہوا ہی کسی میرے دشمن نے آپ سے کہا ہوگا ای ملکہ مین سچ عرض کرتا ہون کہ مین عمرو عیار نہین ہون ایک ادنی گویا ہون اور براے سامری مجکو رہا فرمایئے میرے حال پر رحم فرمایئے مین ایک گویا ہون عیار نہین ہون ملکہ نے کہا کہ کیون فقرہ کرتا ہی خواجہ رونے لگے اور کہنے لگے کہ ملکہ مین سچ عرض کرتا ہون کہ مین عمرو عیار نہین ہون ملکہ نے کہا کہ سچ کہتا ہی اچھا پھر کون ہی جلد بیان کر جواب دیا کہ مین گویا ہون ملکہ نے کہا کہ پھر حمزہ کے رکاب پر کیون ہاتھ رکھے ہوئے حمزہ کے ساتھ جاتا تھا اُسنے ایک آہ بھر کر اور آنکھون سے اشک بہا کر کہا کہ ملکہ اسکو نہ دریافت کرو عرض کر چکا ہون کہ لالچ نے اس درجہ کو پہونچایا اور اس آفت مین مبتلا کیا اور اس بلا مین پھنسایا اب کوئی صورت جان بچنے کی نظر نہین آتی ہی جب تک آپ کا رحم نہ ہوگا اگر مین یہ جانتا کہ یہ لالچ ایسا سلوک کرے گا تو کبھی لالچ نہ کرتا ملکہ نے کہا کہ اپنا واقعہ بیان کر کہ کیا لالچ کیا اور سچ سچ بتا کہ تو ہی گا رہا تھا جواب دیا کہ ای ملکہ مین گانا کیا جانون ہان آپ لوگون کے دل خوش کر کے دو چار پیسے پیدا کر لیتا ہون جب یہ سب گانے لگین میرا بھی دل بھر بھر آیا مین نے بھی بکنا شروع کیا کچھ واہی تباہی ملکہ نے کہا کہ اچھا اپنا واقعہ بیان کر راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ عمرو نے اس قسم کی باتین کین کندنار جادو کو یقین ہوگیا کہ یہ عمرو عیار نہین ہی کوئی اور ہی اس پر کچھ نہ کچھ بلا ضرور نازل ہوئی ہی کسی نہ کسی آفت مین مبتلا ہوا ہی یہ کوئی گانے والا ہی ذرا اسکا واقعہ سننا چاہیے کہ اس پر کیا گذری سننا چاہے معلوم ہوتا ہی کہ عمرو عیار نے اسکو فقرہ دیا اس قسم کی باتین جو کہ تحریر کر چکا ہون کین اور علاوہ اسکے اسنے ایسی کچھ لجاجت کی کہ اسکو رحم آگیا اور وہ سمجھ گئی کہ یہ کسی بلا مین ضرور مبتلا ہوا ہی یہ خیال کر کے اسنے کہا تھا کہ تو اپنا واقعہ سچا سچا بیان کر جب یہ زنار نے کہا اسوقت خواجہ نے کہا کہ قربان جاؤن صدقہ جاؤن میرا نام ہشار گویا ہی

جب باپ نے گھر سے نکالدیا تو کچھ مایہ لبساط لے کر نکلا تھا اُسکو صرف کرنا شروع کیا یہانتک کہ وہ سب صرف ہوگئی اب فاقون کی نوبت آئی جہان سراے مین رہتا تھا وہان بہت سے مسافر ٹھیے مین بوقت سہ پہر بیٹھکر کچھ گایا کرتا تھا وہ سب کے سب سُنا کرتے تھے کوتوال بھی آیا کرتا تھا جب میری فاقون کی نوبت پہونچی کوتوال کو اس حال سے آگاہی ہوئی اپنے مکان پر مجکو لے گیا بہت خاطر سے پیش آیا یہانتک کہ مجکو وزیر سے بلوایا وزیر بادشاہ کے پاس لے گئے چونکہ اس ملک کے بادشاہ کو گانے کا بہت شوق تھا میرا گانا سُنا بہت پسند کرلیا ملازم رکھ لیا مین بھی غنیمت سمجھا جب باپ نے نکالا تھا تو مین اُس شہر مین نہین رہا دوسرے شہر مین چلا گیا تھا مین نے جیسا کہ عرض کیا گانے والون مین نوکری کی اُس شہر کے بادشاہ نے کئی برس تک نوکر رکھا اُسکے بعد جب خداپرست اُس ملک پر لشکرکشی کرکے آئے اور وہان کا بادشاہ مسلمان ہوگیا ہم بہت سے لوگ تباہ ہوئے اور شہر بشہر ملک بملک پھرنے لگے خلاصہ یہ کہ اور ایک ملک مین پہونچا وہان کے بادشاہ کا ملازم ہوا اُسی ملک مین مین نے اپنی شادی خانہ آبادی کی مدتون وہان رہا اُس ملک کا بادشاہ مرگیا اُسکے داماد کو لوگون نے تخت پر بٹھایا وہ پوشیدہ طور سے خداپرست تھا اُسنے بیٹھتے ہی سب لوگون کو حکم دیا کہ خداپرستی اختیار کرو چنانچہ مین یہ حکم سُنکے اُسی دن شب کو سب اپنا مال و اسباب مع جورو و بچون کے وہان سے چل کھڑا ہوا خلاصہ یہ کہ تباہ و برباد ہوتا ہوا اور اسی طور سے بادشاہون مین نوکریان کرتا ہوا اس کوہ بے ستون کی حوالی مین پہونچا چونکہ تباہ و برباد پھر رہا تھا جدھر جاتا تھا سواے خداپرستون کے دوسرے مذہب کا آدمی نظر نہ آتا تھا خداپرستون کی صحبت سے نفرت تھی نہ ٹھہرا ادھر اُدھر پھرنے لگا جورو بچے بھی ساتھ تھے جب حوالی کوہ بے ستون مین پہونچا اپنی حالت پر مجکو خود بخود رونا آیا بڑے عرصہ تک رویا کیا جب جوش گریہ کم ہوا میری زوجہ نے مجھسے کہا کہ یہ تو اب ہمیشہ کے لیے بربادی ہوئی نہ اب کوئی ملک خداپرستون کے قبضہ سے باہر ہوگا نہ تمھاری قدر ہوگی نہ تم قیام کروگے لہذا بہت دنون سے تمھارا گانا نہین سُنا ہے ذرا سنا دو چونکہ مین بی بی کو بہت عزیز رکھتا تھا اُسکا صدمہ گوارا نہوا گو دل نہ چاہتا تھا مین نے اُسکی خاطر سے یہ غزل شروع کی جناب نواب مین صاحب کاشف لکھنوی کی گانے لگا اُسوقت عجب سمان بندھا تھا چونکہ وقت صبح کا تھا اس سبب سے اور زیادہ اس غزل نے رنگ دیا بلکہ عالم وہ غزل یہ ہے جس نے میرے مقدر کو سیدھا کر دیا

اور میرے دن پھیر دیے کہ مین براحت بسر کرنے لگا یہ کہکر اور بہت خوش ہو کر غزل شروع کی غزل

غضب ہی دست جنون ایک تار تک نہ رہا
ہرا بھرا شجر سایہ دار تک نہ رہا
کسی کا کسنے دیا ساتھ وقت سختی یہان
کہ دل مین یار کے باقی غبار تک نہ رہا
جنون کے جوش مین کی ہم نے ایسی جامہ دری
کہ قبر پر گل شمع مزار تک نہ رہا
اگر پڑھین تو کہان فاتحہ پڑھین احباب
تمھارے قول کا اب اعتبار تک نہ رہا
نظر پڑا جو گریبان کسی کی کرتی کا
کہ عضو ایک بھی سالم فشار تک نہ رہا
ہمارے پانون کے چھالون نے چن لیا ایسا
لحد مین جسکو گھڑی بھر قرار تک نہ رہا
لباس جسم مرے جسم زار تک نہ رہا
خزان مین گل کا بھی کیا ذکر خار تک نہ رہا
یہ حد ہی سنگ کے اندر شرار تک نہ رہا
زمین تہہ ہوئی ہمکنار شکر خدا
کہ ایک جیب گریبان مین تار تک نہ رہا
اڑا دی خاک صبا نے یہ میرے دفن کئے بعد
کہ تربتون کا نشان مزار تک نہ رہا
کسی کے دل پہ بھلا کسطرح سے ہو قابو
ہلال چرخ برین کا وقار تک نہ رہا
جمال یار سے غش آ گیا بشکل کلیم
کہ ایک ادی وحشت مین خار تک نہ رہا
خزان کی فصل مین رنگ بہار تک نہ رہا
چمن مین ایک شجر سایہ دار تک نہ رہا
یہ آب اشک کا احسان ہی شب فرقت
جو بعد دفن کوئی غمگسار تک نہ رہا
امید تھا در گل زل علیون کو ہو کیونکر
مزار کیا کہ نشان مزار تک نہ رہا
ہزارون وعدے کیے پہ نہ آئے اکدن بھی
جب اپنے دل پہ ہمین اختیار تک نہ رہا
جلایا سوز درون نے یہ بعد دفن مجھے
کلام کرتا مین کیا ہوشیار تک نہ رہا
پس فنا بھی ہون مضطر بتان ہی کا شست

راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے جو یہ غزل گائی صرف سُنانے کے لیے اس طور سے گائی کہ سنا کر دنگ کر دیا بلکہ اور دیگر لوگون کو یقین ہوا کہ وہ جو صدا گانے کی آ رہی تھی بیشک اسی کی تھی سیوتی سچ کہتی تھی بڑے عرصہ تک سمان بندھا رہا جب وہ حالت برطرف ہوئی زنار نے کہا کہ ہان بیان کرو پھر کیا ہوا واقعی تم خوب گاتے ہو تمھارا نام اُستاد سرشار ہے سرشار ہی کر دیتے ہو اسم بامسمے ہو ہم تمھارے گانے کی کیا تعریف کرین تم نے تو ہر مرتبہ بے خود کر دیا ایسی ایسی حالت ہم پر طاری ہوئی ہی کہ جسکا مذکور نہین ہی جواب دیا کہ یہ سب آپ کی قدر دانی ہی ورنہ مین کس لائق ہون مین کیا گانا جانون صرف منھ چڑھا لیتا ہون جب کبھی دل گھبرایا کچھ بک لیا یا آپ لوگون کے خوش کرنے کو کچھ بک لیا کہ خوش ہو کر آپ نے چار پیسے دیے کہ میری روٹی ہو گئی میرے بچون کا پیٹ بھر گیا دعائین دینے لگے اسی طور سے بسر ہوتی ہی اب سماعت فرمایئے کہ مین گا رہا تھا اُس پہاڑ پر ایک بادشاہ عالیجاہ کہ نام اُسکا بے ستون جادو تھا حکومت کرتا تھا حسب اتفاق وہ برائے سیر صحرا اپنے ملک سے زیر کوہ تشریف لایا تھا چونکہ آپ لوگ گانے کو

بہت پسند فرماتے ہین گانے کی جو صدا سُنی تو بیقرار ہوکر اُس مقام پر تشریف لائے جہان مین بیٹھا ہوا گا رہا تھا بڑے عرصہ تک سُنا کیے جب مین گا چکا تو مجھ سے فرمایا کہ تم کہان سے آئے ہو اور کیا نام رکھتے ہو مین نے اپنا نام بتایا اپنا سب حال کہہ سنایا بہت افسوس فرمایا اور فرمایا کہ اگر تمھارا جی چاہے تو میری ملازمت کرو مین نے جواب دیا کہ میرا پیشہ یہی ہے اگر ملازمت نہ کرونگا تو بسر اوقات کیونکر ہونگی مین تو آپ ایسے قدردان کا خواستگار تھا مجکو مقدر سے آپ ایسا قدردان ملگیا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تو میری ملازمت کر بس مین حاضر ہون اور اس امر کا خواستگار ہون اور امیدوار ہون کہ میری زندگی آپ کی خدمت مین تمام ہو جائے اُنھون نے فرمایا کہ ایسا ہی ہو گا خلاصہ یہ کہ مجکو وہ بالا کوہ سے لے گئے مجکو ایک مکان رہنے کو مرحمت کیا مین مع اپنے لڑکون بالون کے اُسمین رہنے لگا دونون وقت سرکار سے ہم سب کے لیے کھانا آتا تھا ہر قسم کی نعمت ہوتی تھی طریقہ یہ مقرر تھا کہ دو پہر رات تک مین اُنکی خدمت مین حاضر رہتا سر شام سے وہ گانا سُنا کرتے ہین گایا کرتا تھا اسی طور سے صحبت رہتی تھی اُنکی زبان اُستاد سرشار کہتے کہتے خشک ہوتی دو سو روپیہ ماہوار اور دونون وقت کا کھانا گھر بھر کا مقرر کیا بادشاہ بہت میرے گانے سے خوش ہوتے تھے اور بہت سے گویے اور گائنین ملازم تھین پانسو کی کسی کی تنخواہ سات سو کی مگر اُنکا گانا نہین سنتے تھے میرا ہی گانا سنتے تھے یہان تک کہ جب سحر کوئی تیار کرتے تھے تو اُس صحبت مین بھی میرا گانا پسند آتا تھا اب دن بدن میری قدر ہونے لگی اسقدر پسند خاطر میرا گانا ہوا کہ حکم دیا کہ جب مین اور اُستاد سرشار ایک مقام ہوا کرین تو کوئی نہ آنے پائے جب تک ہم حکم نہ دین اب ہر ایک سے مجکو پوشیدہ کرنے لگے کسی پر نہ ظاہر فرماتے تھے اگر کسی نے دریافت کیا کہ آپ ہر ایک سے اُستاد سرشار کو پوشیدہ کیون فرماتے ہین تو جواب مین فرماتے تھے کہ مین اس سبب سے کسی پر ظاہر نہین کرتا ہون اور اُستاد کا گانا نہین سناتا ہون کہ نظر نہ لگ جائے یا کوئی اُستاد کو مانگ نہ لے اگر ندونگا تو اسکو صدمہ ہو گا خواہ دوست ہو خواہ عزیز اگر دونگا تو میری راحت مین فرق آئیگا میرا دل گھبرائے گا غیر دوستون سے تو یہ بھی ممکن ہی کہ انکار کر جاؤن مگر عزیزون سے غیر ممکن ہی خصوصاً بہن سے وہ جو دیکھو پائیگی اور انکا گانا سنے گی تو ضرور پسند کریگی اور ضرور خواستگار ہو گی اگر دینے سے انکار کرونگا تو ناراض ہو گی اور ہمراہ کر دونگا

تو وہی خرابی ہے اس سے اس امر کو کسی پر ظاہر نہ کرون، ئز ملکہ بس حکم تھا کہ کوئی یہ کسی سے نہ کہے کہ
یہ اُستاد علم موسیقی کے ہین اول مجھکو حکم تھا کہ تم گھر سے باہر بھی نہ نکلا کرو جب ہم طلب کرین
اُس وقت ہمارے پاس آیا کرو باقی دن رات گھر مین رہا کرو مین بموجب حکم کے رات دن گھر
مین رہتا تھا ہان جب طلب فرمایا خدمت مین چلا گیا گایا بجایا انعام واکرام پایا اپنے مقام پر چلا
آیا ہے ملکہ کسی سے ملاقات تک نہوئی کوئی میرے حال سے آگاہ تاب نہ ہوا مین رہا کرتا تھا اسکو
کوئی دو برس کا عرصہ گذرا کہ اس عرصہ مین مالا مال ہو گیا ہزارون بلکہ لاکھون روپیہ کا آدمی قدردانی
اور مہربانی سے ملک بے ستون جادو کے ہو گیا ایسا خلیق وصاحب قدر ہوا اور گانے کا
شوقین کوئی امیر و رئیس و بادشاہ نہ تھا جیسے ملک بے ستون تھے خیر اب جو میرا مقدر پلٹا ہے تو خبر
آئی کہ کوئی حمزہ ہے وہ برائے فتح طلسم طلسم مین داخل ہوا ہے اس خبر کا آنا تھا کہ بادشاہ کو تشویش پیدا ہوئی
ہر ایک ملازم و خیرخواہ متفکر مگر اس فکر و تردد مین بھی میرا گانا سُنے جاتے تھے یہانتک کہ حکیم اسقلینوس
خیرہ نے شراکت کر کے ہمراہ طلسم کشا کے کوہ بے ستون پر لشکر کشی کی بادشاہ نے مقابلہ کیا
شکست کھائی بھاگ کر کوہ پر آ گئے طلسم کشا نے کوہ پر آ کر مقابلہ کیا طلسم کشا کے عیار نے سُنا
جاتا ہے کہ عیاری کر کے بادشاہ سابق کو جو کہ ہمارے بادشاہ کا باپ تھا بحکم بادشاہ طلسم یعنی شنکال قید
کیا اُسنے رہا ہو کر طلسم کشا کی شراکت کی تیغہ سحرکش کہ جس سے بادشاہ بے ستون قتل
ہوئے لا کر طلسم کشا کو دیا طلسم کشا نے ہمارے بادشاہ کو قتل کیا ہم سب کو کسی طرف کا نہ رکھا ہم سب
برباد و تباہ ہو گئے ہماری سب کی روٹی کی صورت گئی خلاصہ یہ کہ کوہ بے ستون مرنے سے
ہمارے بادشاہ کے برباد ہوا سب مکانات خود بخود گرے تمام پہاڑ دھوان ہو کر اوڑ گیا پانی ہو کر
بہ گیا اور ہمارے بادشاہ نے مع کل لشکر کے چار شبانہ روز مقابلہ کیا آخر کو شکست کھائی طلسم کشا کی
شراکت کی ہم جو کہ نمک حرام اور بد اندیش تھے اُنھون نے باہم صلاح کی ہم گلی در گلی کی بھیک مانگ کر
کھا چکینگے مگر طلسم کشا کی شراکت نہ کرینگے سب کے سب بھاگ کھڑے ہوئے اے ملکہ عالم جس
مکان مین مین رہتا تھا وہ بھی برباد ہو گیا اب جو مین نے غور کر کے دیکھا تو اپنے کو ایک درخت
کے نیچے مع بال بچون کے کھڑا پایا جو لباس ہم سب کے جسم مین تھا اُسکے علاوہ نہ ایک
پارچہ از قسم کپڑا تھا نہ کچھ اشیاے خانہ داری نہ ایک خرمہرہ از قسم زر تھا سب برباد ہو گیا

مین اور میرے بچے اور جورو حیران حیران اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے اور پریشان تھے کہ کیا کیا جائے کدھر جائین مین ششدر و حیران کھڑا ہوا تھا اپنی تقدیر پر نفرین کر رہا تھا کہ مجھ ایسا بھی بدتقدیر کوئی نہ ہوگا کہ جہان گیا اُس گھر کو تباہ و برباد کیا اور وہان سے ویران ہو کر نکلا مین اسی حیرت مین تھا کہ سامنے سے ایک شخص نمدے کا پائجامہ پہنے ہوئے اور اُسی کا کرتہ اور کاغذ کی ٹوپی چھوٹی چھوٹی آنکھین کلّے سے گال چھ گز کا قد نیچے کا تین گز کا قد اوپر کا نو گز کا آدمی اُچکتا پھاندتا ہوا میرے قریب آیا بڑے عرصہ تک مجھکو بغور دیکھا کیا اُسکے بعد میری طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ای شخص تو کون ہی اور یہان کیون کھڑا ہوا ہی اسقدر حیران و پریشان کیون ہی اور یہ لڑکے بالے کیسے ہین انکو اپنے ہمراہ کیون لیے ہو یہ جنگل و صحرا اور بالکل بے خوف کھڑے ہوئے ہو سب کو لیے ہوئے اگر کوئی شیر یا گرگ نکلے اور انمین سے ایک آدھ کو ہلاک کر ڈالے تو کیا کرو گے مین نے جواب دیا کہ ای شخص پھر کیا کرون آوارہ ہو رہا ہون جہان رہتا تھا وہ گھر بھی تباہ ہوا مین آوارہ ہوا ان سب کو لے کر نکلا ہون کدھر کو جاؤن کیا کرون اسی فکر مین یہان کھڑا ہون کسی سمت جانے کا ٹھکانا نہین ملتا ہی علاوہ اسکے پیسے پیسے کو حیران ہون اسی خیال سے کہین جانے کا قصد نہین کرتا ہون کہ جہان جاؤنگا وہان بیٹھکر کیا کھاؤنگا گو بہت دولت رکھتا تھا وہ سب تباہ ہو گئی ایک حبہ پاس نہ رہا پس اسی فکر مین ہون بلکہ یہ خداوند سے دعا ہی کہ کسی شیر یا چیتے یا اژدر کو حکم دین کہ وہ آکر ہم سب کو کھا جائے کہ اس آفت و بلا سے اور اس تباہی سے نجات پائین اس دربدر کے پھرنے سے تو بچون اور فاقہ کشی اور دربدری سے نجات پاؤن یہ جو بلکہ مین نے کہا اُس شخص نے جواب دیا کہ ای شخص اگر تیری یہ خواہش ہی کہ تیری محتاجی اور افلاس برطرف ہو اور اس تباہی سے نجات ملے تو میرے کہنے پر عمل کر مین تجکو ایک تدبیر بتاتا ہون وہ کر یقین کرتا ہون کہ تیرے گھر کا ذاتی مکان بھی ہو جائیگا بلکہ چار خدمت گارون سے تو بسر کرے گا مین نے کہا کہ کیا تدبیر ہی اُسنے کہا کہ وہ تدبیر یہ ہی کہ ان لڑکون بالون و اپنی جورو کو کسی کونے مین بٹھا دو تھوڑے عرصہ کے لیے مین تم سے جہان کہون وہان جاؤ تمھارا بہت کچھ نفع ہوگا اور ایسا نفع ہوگا کہ تمام عمر بفراغت بسر ہو جائے گی مین نے کہا کہ کہان جاؤن اور کیونکر بفراغت بسر ہوگی خداوند اُس شخص کو خاک سیاہ کرین اور خداوند میرا برا کرین کہ مین بھی لالچ مین آگیا

اُسنے تو اپنی بلا میرے سر پر ٹالی اور مجھکو اس آفت مبتلا کیا خود بچ گیا اور مین لالچ مین آکر پھنس گیا مین کبھی نہ پھنستا مگر یہ سبب نہ ہوتے خرچ اور یہ سبب تباہی کے پھنسا خداوند کسی کو مفلس و ناچار نہ کرین اور مجھ ایسے بیکار کو جسنے ہمیشہ راحت سے بسر کی ہو خیر اُسنے جو یہ کہا جو مین نے کہا کہ کہان جاؤن اور کیا تدبیر کرون جب مین نے یہ کہا تو اُسنے سات اشرفیان اور پندرہ روپیہ جیب سے نکال کر مجھکو دیے اور کہا کہ یہ تم لو اور اپنے لڑکے بالون کو کسی گوشہ مین بٹھادو اور میرے کپڑے تم پہن لو اور اپنے کپڑے مجھکو دیدو تاکہ مین پہن لون اے شخص تو میری صورت سے بالکل مشابہ ہی سر مو فرق نہین ہی یہ حالت ہی کہ اگر اُس شخص کی مان بھی دیکھے تو نہ پہچانے یہی خیال کرے کہ میرا فرزند ہی بس تم میرے کپڑے پہنکر میاتسے برابر چلے جاؤ مین تم کو بتائے دیتا ہون اور تم کو آگاہ کرتا ہون کہ مین حمزہ یعنی طلسم کشا کا عیار ہون اور اُسکا نوکر ہون وہ میرے اوپر یہ سختی کرتے ہین کہ تین روپیہ ماہواری سے زیادہ مجھکو نہین دیتے ہین اور رات دن خدمت لیتے ہین اور ایک حبہ نہین دیتے ہین جہان کہین لشکر جاتا ہی اور فتح پاتا ہی تو اور لوگون یعنی سوارون و پیدلون کو حکم ہوتا ہی کہ مال غنیم و حریف لوٹ لو مین لاکھ لاکھ کوشش کرتا ہون کہ کسی تدبیر سے لوٹ مین بھی شریک ہون اور کچھ پاؤن مگر حمزہ میرا پیچھا نہین چھوڑتا ہی اپنے ہمراہ رکھتا ہی اگر مین نے کہا بھی کہ اگر اجازت ہو تو مین بھی کچھ لوٹ مار کر لون تو یہ جواب دیا کہ وہ مال غازیون کا ہی عیارون کا نہین ہی مین خاموش ہو رہا اسی طور سے اور بہت سختیان و تکلیفین دیتا ہی خیر اب اُنکا ذکر تو بیکار ہی مین یہ اشرفیان اور روپیہ تم کو اس غرض سے دیتا ہون کہ حمزہ کل سردارون کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے طرف بارگاہ کے جاتا ہی تم اتنی مہربانی کرو کہ میرے کپڑے پہنکر چلے جاؤ اور رکاب پر ہاتھ رکھ لو مین یہان سے جاتا ہون وہان خزانہ بے ستون جادو کا لشکر کے سوار و پیادے لوٹ رہے ہین مین بھی جاکر لوٹونگا جو ملے گا مین اپنے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون نصف تم کو دونگا اور نصف خود لونگا اور یہ کیے دیتا ہون کہ کل خزانہ مین اپنے قبضہ مین کر لونگا کیونکہ مین عیار ہون اے بلکہ اُسنے اس طور کی باتین اور فریب آمیز کہاتین کین اور منت وسماجت کی کہ مجھکو اُسکے حال پر رحم آگیا مین نے کہا کہ اچھا اُسنے کہا کہ گو اسوقت بھی مہلت نہ ملتی مگر حمزہ وزیر بے ستون سے بات چیت مین مصروف ہوا مین اُسکی آنکھ بچا کر بھاگا چلتے چلتے یہ مال ہاتھ آیا اُسمین سے نصف تم کو دیا

اور نصف خود لیا یہ کہکر اُسنے کمر سے نکال کر دکھا دیا تو سات اشرفیان اور پندرہ روپیہ تھے اور کہا کہ مین بھی تلاش کر رہا تھا کہ کوئی انسان میری شکل کا ملے تو اُسکو نصف مال دے کر اور نصف کا اقرار کرے کہ جو لوٹ مین پاؤنگا نصف تم کو دونگا اور نصف خود لونگا اپنی خدمت پر مقرر کرون اور خود جا کر لوٹون چنانچہ تم مل گئے یہ سب مال تمھارے حق کا تھا تو اور بہت جلد جاؤ ایسا نہ ہو کہ حمزہ دیکھ لے اور مجکو نہ پائے تو پھر بڑی خرابی ہوگی ملکہ عالم چونکہ مین بھی نہایت پریشان ہو رہا تھا بہ سبب مفلسی کے اور اُسنے تقریر بھی ایسی کی کہ رحم آگیا مین نے خیال بھی نہ کیا کہ کیا نقصان ہے اگر تھوڑی دیر کی تکلیف کرنے سے سات اشرفیان پندرہ روپیہ ملے جاتے ہین اور یہ شخص اقرار کرتا ہے کہ نصف مال تم کو دونگا اگر نصف نہ دے گا تو نہ دے یہ سات اشرفیان اور پندرہ روپیہ تو کافی ہین اور جب کہ اپنے خدا کی قسم کھاتا ہے تو یہ لوگ قسم کے بہت پابند ہوتے ہین نصف نہ دیگا تو چہارم تو دے گا بس اس لالچ مین آکر مین نے پہلے تو اپنے جورو بچون کو ایک پہاڑی تھی اُسکے درے مین بٹھا دیا اور خود اُس شخص کے کپڑے پہنے اپنے کپڑے اُسکو دیے مین نے اُسکا نام دریافت کیا نہ اُسنے میرا نام دریافت کیا نہ اُسنے یہ دریافت کیا کہ تم کون ہو اُسکا تو یہ حال معلوم ہوا کہ وہ طلسم کشا کا عیار ہے جس نے بے ستون جادو میرے مالک و آقا کو قتل کیا مین نے خود اُس سے اپنا کل حال بیان کیا خلاصہ یہ کہ وہ شخص تو ایک سمت کو جست و خیز کرتا ہوا چلا گیا مجکو طلسم کشا کی شناخت کرا دی تھی مین نے وہان آکر رکاب پر ہاتھ رکھا طلسم کشا سردارون سے کلام کرتا ہوا خوشی خوشی طرف بارگاہ کے جاتا تھا چند ہی قدم چلا تھا کہ یکایک میرے پاؤن زمین سے اُٹھ گئے مین خود بخود بلند ہو گیا یہ جو مین نے دیکھا بہت چلایا اور چیخا کسی نے نہ سُنا مین بیہوش ہو گیا اب جو ہوش آیا اپنے کو یہان پایا قید مین مبتلا دیکھا آپ کو صحبت آرا دیکھکر دل مین کہا کہ مقدر نے مجکو یہان پہونچایا یہ ملکہ بھی مجکو قدردان معلوم ہوتی ہے مگر کس بری گت سے پہونچایا کہ بالکل بے حس و حرکت ہے تو اپنا کچھ کمال دکھا شاید تیری قدر ہوا ہے ملکہ عالم جب آپ کے یہان گانا شروع ہوا مجکو بھی خیال آیا اور کچھ دل بھر بھر آیا مین نے بھی جو کچھ آتا تھا شروع کیا جب یہ لوگ خاموش ہو رہے مین بھی خاموش ہو رہا دوسرے مرتبہ پھر گانا شروع ہوا مین نے بھی گانا شروع کیا اپنے کو ظاہر اس غرض سے نہین کیا کہ شاید کوئی یقین

نہ لائے میرے مقدر نے رسائی کی کہ بی بیبوتی تنے مجکو گاتے ہوئے دیکھ لیا میرے پاس آکر سننے لگین آپ کو خبر کی آپ نے طلب فرمایا میرا واقعہ یہ ہی جو کہ مین نے خدمت مین عرض کیا اب آپ کو اختیار ہی چاہے یقین مانیے چاہے نہ مانیے اگر رحم فرمائیے گا تو میرے جورو بچے پرورش پائینگے اگر یہ خیال کیجیے گا کہ یہ مجکو فقرہ دیتا ہی یہی عمرو عیار ہی اور قتل فرمائیے گا تو وہ سب مارے فاقون کے مرجائینگے آپ کو اختیار ہی بموجب شعر اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا + سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے + مین نے اپنا کل حال کہہ سنایا اب میرے قتل و غارت کا آپ کو اختیار ہی مین نے تو اپنے زیست و موت آپ کے حوالے کردی مین نے خود اپنی خوشی سے نہین بلکہ میرے اوپر جبر کیا گیا اور بجبر مجکو میری جورو و بچون سے جدا کیا گیا ہی شکر ہی خداوند سامری و جمشید کا جب مین انکی خدمت مین جاؤنگا تو اُنسے ضرور اس امر کی شکایت کرونگا کہ مین آپ کا بندہ تھا اور آپ کی بندگی کرتا تھا اور آپکا نام لیکر بسر اوقات کرتا تھا ایک آپ کی بندگی کرنے والی ملکہ اور آپ کی پرستار نے مجکو بجبر سحر کرکے اُٹھوا منگایا خواجہ عمرو کے دھوکے مین مین نے اپنا کل حال کہہ سنایا اُس پر اُنکو میرے حال پر رحم نہ آیا مجکو یہی خیال کرکے قتل کیا میرے بال بچون پر بھی رحم نہ آیا اُنکو بھی تکلیف فاقہ کشی کی مجکو قتل کرکے دی اور وہ مارے فاقونکے ہلاک ہوئے اور ملکہ کو رحم نہ آیا جب مین یہ شکایت سامری و جمشید سے کرونگا یقین ہی کہ وہ آپ پر اپنا عذاب نازل کرین اُسوقت معلوم ہوگا ای ملکہ مین قسم کھاکر عرض کرتا ہون کہ مین عمرو عیار نہین ہون بلکہ ایک گویا ہون آفت کا مارا یہ کہکر خواجہ رونے لگے ملکہ نے یہ تقریر سُنکے کہا کہ ای سرشار مجکو تیرے کہنے کا یقین تو آیا مگر مین تجھ مین اور عمرو عیار مین سر مو فرق نہین پاتی ہون پھر مین کیونکر یقین کرون کہ تو خواجہ عمرو نہین ہی بلکہ گویا ہی اور تو مجکو فقرہ نہین دیتا ہی صاف صاف کہتا ہی گو تیری تقریر اور گفتگو نے میرے دل پر اثر کیا ہی مگر مین مجبور ہون کیونکر تیرے کہنے پر عمل کرون ہان اگر کچھ بھی فرق ہوتا تو مین باور کرلیتی مگر فرق کے نہ ہونے سے مجکو یقین نہین آتا ہی اچھا تم ٹھہر جاؤ مین سحر سے دریافت کرتی ہون اگر میرے سحر نے یہ کہدیا کہ یہ خواجہ عمرو عیار نہین ہی بلکہ ایک گویا ہی دھوکے مین گرفتار ہو آیا ہی تو مین تم کو رہا کردونگی بلکہ تم کو نوکر رکھونگی تم کو یہان سے روانہ کرکے تمھارے بال بچون کو بھی لے آنے کی اجازت

دونگی اور تم جا کر نے آنا جواب دیا کہ شوق سے آپ سحر کے ذریعہ سے دریافت فرمایئے میرے جھوٹ و سچ کا حال معلوم ہو جائے گا کہ مین جھوٹا ہون یا سچا ہون مثل مشہور ہی کہ سانچ کو آنچ کیا ہان اگر مین فقرہ کرتا یا دھوکا دیتا تو مجکو خوف پیدا ہوتا کہ اگر ملکہ سحر سے دریافت کرینگی تو میرا فقرہ کھل جائے گا اور میرے اوپر ملکہ کا عذاب نازل ہو گا اور جب کہ مین نے سچ سچ عرض کیا تو پھر کس امر کا خوف ہی آپ شوق سے دریافت فرمایئے مگر اس امر کا خیال رہے کہ جو سحر سے ظاہر ہو اُسی پر عمل فرمایئے گا یہ نہ فرمایئے گا کہ اُسکے خلاف صرف اس خیال سے کہ اُسمین اور عمرو عیار مین سر مو فرق نہین ہی یہ ضرور عمرو عیار ہی دھوکا دیتا ہی اور سحر بھی اسوقت غلطی پر ہی یہ تقریر اس طور سے کی کہ اب ملکہ زنار شہوت پرست کو یقین کلی ہو گیا کہ خواجہ عمرو نہین ہی بلکہ جیسا کہ یہ کہتا ہی ضرور یہ اُسکی ہم صورت ہی وہ تو ایسا ہی کیا کرتا ہی کہ جہان مقام خوف و خطر دیکھتا ہی وہان اپنی صورت پر کسی نہ کسی کو آراستہ کر کے کھڑا کر دیتا ہی اور خود غائب ہو جاتا ہی بس ایسا ہی ہوا ہو گا کہ یہان اُسنے مقام خوف پایا ہو گا یہ اُسکی صورت سے مشابہ ہو گا اسکو فقرہ دے کر وہان بھیج دیا اور آپ غائب ہو گیا مین نے یہان سے پتجہ سحر روانہ جو کیا تھا اُس سے یہ کہدیا تھا کہ اس صورت کا انسان جہان پاؤ لے آؤ یہ نہین کہا تھا کہ عمرو عیار کو لے آؤ وہ پنجہ سحر گیا یہ طلسم کشا کے رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے چلا جاتا تھا پنجہ اسکو اُٹھا لایا واقعی بیکار اس پر ستم کرنا ہی جبکہ یہ قسم کھا کر کہتا ہی تو پھر سحر سے دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہی اگر خواجہ عمرو بھی ہو گا تو بھی یہانسے جا کہان سکتا ہی اول تو یہ میرا باغ سحر بند ہی دوسرے مین نے اپنا تدارک کر لیا یہ مجھ سے فقرہ کر کے جا نہین سکتا ہی بیکار اپنے کو زحمت دینا ہی سحر کر کے یہ خیال کر کے جو خواصین کہ زیادہ مُنھ چڑھی تھین اور صاحب عقل تھین اُنسے بھی راے لی سب نے یہی کہا جب سب کی راے ہوئی اور سب نے کہا کہ ضرور اسکو عمرو عیار نے فقرہ دیا ہی یہ سچ کہتا ہی یہ بے گناہ ہی اسکا قتل کرنا نازیبا ہی بلکہ اے ملکہ اسکو ملازم رکھیے کیونکہ یہ آپ کے بھائی کا پیارا گویا ہی ملکہ نے کہا کہ تم سچ کہتی ہو اُنھون نے عرض کیا کہ اگر اے ملکہ یہ عمرو عیار بھی ہی اور آپ کو دھوکا بھی دے رہا ہی تو پھر آپ کے پھندے سے بچ کر کہان جا سکتا ہی اگر ذرا بھی اپنے سر ہلایا اور عیاری کی فکر کی آپ پر ظاہر ہو جائے گا آپ سحر کر کے اسیر فرما لیجیے گا پھر یہ لاکھ عذر و معذرت کرے ایک نہ سماعت فرمایئے گا قتل کر ڈالیے گا زنار نے کہا کہ ایسا ہی ہو گا یہ کہکر خواجہ کی طرف متوجہ ہوئی اور

کہنے لگی کہ تم سچ کہتے ہوگے کو یئے ہو یاد رکھو کہو کہ مین ساحرہ ہون میرا نام زنار شہوت پرست ہے میرے
سحر سے کوئی پناہ نہین پاتا ہے تم جسکی تعریف کرتے ہو اور کہتے ہو کہ میرا آقا بے ستون جادو تھا
اُسکے مرنے سے اور کوہ بے ستون کے تباہ ہونے سے مین برباد ہوا مین اُسکی بہن ہون وہ میرا
شاگرد بھی تھا اور میرا بھائی ہے افسوس ہے کہ اُسنے مجکو طلسم کشا کے آنے کی خبر نہین کی ورنہ یہ بھی
ممکن تھا کہ مارا جاتا خیر اُس کے مقدر مین اسی طور سے مرنا لکھا تھا واقعہ یہ ہے کہ مین نے اُسکے ہاتھ
سے ایک پھول بنوا لیا تھا اُسکی خاصیت یہ تھی کہ جب وہ مرتا وہ پھول جل جاتا ایسا ہی ہوا
کہ جب طلسم کشا نے میرے بھائی کو قتل کیا یہان اُسکے ہاتھ کا بنایا ہوا پھول جل گیا مجکو معلوم ہوا
کہ میرا بھائی مارا گیا مین نے جو سحر سے دریافت کیا تو سب واقعہ کی خبر ہوئی پہلے مین نے قصد
کیا کہ جاکر مقابلہ کرون اور اپنے بھائی کے قاتلون کو قتل کرون پھر خیال ہوا کہ یہان سے جانے
کی کیا ضرورت ہے بیکار تکلیف کرنے کی کیا حاجت ہے پنجہ سحر بھیجکر طلسم کشا کو اُٹھوا لو اور یہان
قتل کرو اب جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ طلسم کشا مالک اسم اعظم ہے اُس پر سحر تاثیر نہین کرتا ہے
بیکار ہے اُسکے لے آنے کے لیے پنجہ سحر کو روانہ کرتا اور اُس سے جاکر مقابلہ کرتا اگر مقابلہ کو
جاوگی تو سوائے زک پانے کے دوسری بات حاصل نہ ہوگی جب یہ ظاہر ہوا تو مجبور ہوگئی
پھر خیال آیا کہ اُسکو پنجہ بھیجکر اسیر کرا لو اور قتل کرو کیونکہ وہ طلسم کشا کی جان و روح ہے اور وہی
باعث ازدیاد مراتب صاحبقران ہے اسی نے ہزارون مقام پر طلسم کشا کی جان بچائی ہے ساحرونکو
قتل کیا ہے یہان بھی اسی کے سبب سے طلسم کشا نے بے ستون کو قتل کیا اگر یہ عیاری کرکے
بادشاہ سابق کو رہا نہ کرتا نہ وہ تیغہ لاکر دیتا نہ طلسم کشا میرے بھائی کو قتل کرتا سارا فساد
اسی کا ہے اسکو قتل کرو پنجہ بھیجکر مین نے عمرو عیار کو اُٹھوایا تھا پنجہ سحر سے یہ کہنا بھول گئی
تھی کہ عمرو عیار کو لانا یہ کہا تھا کہ اس صورت و اس شکل کا انسان لشکر حمزہ مین ہے اُسکو اُٹھا لا
چنانچہ وہ پنجہ گیا تم کو اُٹھا لایا تم اُسکی صورت سے کیون بالکل مشابہ ہو جوابدیا کہ اے ملکہ مین نے
عرض نہین کیا کہ خود عمرو نے مجھسے کہا کہ تم اسقدر مجھ سے مشابہ ہو کہ اگر میری مادر مہربان
بھی دیکھین تو نہ پہچان سکین یہ جانین کہ میرا فرزند ہے اے ملکہ اب معلوم ہوا کہ آپ میرے آقا و
ولی نعمت کی ہمشیر کلان ہین مین حیران تھا کہ میرے آقا کی آواز سے آواز مشابہ ہے کسی قدر

صورت مین بھی مشابہ پاتا ہون مگر بہ سبب خوف کے کچھ عرض نہ کر سکتا تھا یہ خیال کرتا تھا کہ جس طور سے تو عمرو عیار سے مشابہ ہی اسی طور سے یہ ملکہ ملک بے ستون جادو سے مشابہ ہی مگر اب آپکے فرمانے سے معلوم ہوا کہ آپ اُنکی ہمشیر ہین ملکہ زنار نے کہا کہ ہان ہون تو اے سرشار اس امر کو یاد رکھ کہ اگر تو مجکو دھوکا اس خیال سے دیتا ہو کہ مین تیرے اوپر سے سحر اُتار لون اور تیرے ہاتھ پانوٗن قابو مین آجائین اور تو اُسوقت میرے اوپر عیاری کرے تو یہ محال ہی اول تو عیاری کا ہونا اور میرا دھوکا کھانا محال ہی لو فرضنا مین نے دھوکا بھی کھایا اور تو نے عیاری بھی کی مجکو خبر ہوجائے گی تو اپنے قابو مین آکر رکھا گا بھی تو تیرا باغ سے نکلنا بہت دشوار ہی اس باغ کا راستہ بھی نہین ہی تو اسی باغ مین سرگردان و تباہ پھریگا آخر عاجز ہوکر اور پریشان ہوکر تھک رہیگا اور میرے ہاتھ آئے گا مین اُسوقت تجکو قتل کرونگی اُس وقت تو اگر دین اسلام ترک کرکے سامری پرستی قبول بھی کرلے گا کہ شاید بچ جاوٗن اُسوقت بچنا بہت دشوار ہوگا مجھ سے کوئی فقرہ و مکر تیرا نہ چلے گا کیونکہ مین پہلے بندوبست کر چکی ہون اگر تو عمرو نہین ہی جیسا کہ تو کہتا ہی تو شوق سے رہ مین تجکو تین سو روپیہ ماہوار دیا کرونگی تو مجکو اور میری خواصون کو علم موسیقی کی تعلیم دیا کر اپنے بال بچون کو بھی جاکر لے آنا جواب دیا کہ اے ملکہ مین عرض کر چکا ہون کہ مین اس امر سے آگاہ تک نہین ہون خداوندا اس حرامزادے کی صورت نہ دکھائے کہ جس نے مجکو اس بلا مین مبتلا کیا خیر یہ میری تقدیر تھی کہ آپ ایسی قدردان سے سامنا ہوا اگر آپ کے مقام پر کوئی دوسرا ہوتا فوراً قتل کرتا اُسکو اسقدر دریافت کرنے کی کیا ضرورت تھی عمرو عیار نے تو مجکو کسی طرف کا نرکھا تھا آپ شوق سے مجکو رہا فرمایئے اور جب کہ آپ کو یہ یقین ہی کہ مین یہان سے جا نہین سکتا ہون تو پھر کاہے کا خوف ہی رہا یہ امر کہ آپ کو شک ہوتا ہی سحر سے دریافت فرمالیجیے اُسکے بعد رہا فرمایئے اس شک کو برطرف فرمایئے ملکہ نے یہ سُنکے جواب دیا کہ کچھ دریافت کرنے کی ضرورت نہین ہی مجکو تیرے کہنے کا یقین ہی تو ضرور عمرو نہین ہی بلکہ گویا ہی خیر مین تجکو رہا کرتی ہون رہا ہوکر مجکو کچھ گانا سنانا جواب دیا کہ ضرور آپ تو اتنی بڑی مہربانی فرمایئے گا مین اس سے بھی گیا کہ گانا نہ سناوٗن جو مجکو آتا ہی وہ سُناوٗنگا ملکہ نے کہا کہ اچھا راوی بیان کرتا ہی کہ زنار شہوت پرست و اسکی خواصین و مصاحبین و دیگر ارباب نشاط سب کی سب خواہش

کے گانے پر فریفتہ تو ہو چلی تھین ہر ایک کا منشا یہی تھا کہ یہ قتل نہ ہو کسی صورت سے بچ جائے ابن
سے گانے کا لطف حاصل ہوگا چنانچہ اسی سبب سے ملکہ نے بھی طرح دی اور یہ خیال کرکے کہ یہ یہان
سے جا کہان سکتا ہی اگر عمرو عیار بھی ہی تو ہمارا کیا کر سکتا ہی سحر سے دریافت تک نہ کیا اُسکے کہنے پر
عمل کرکے صرف گانے کے سننے کے شوق مین رہا کردیا چونکہ خواجہ کا ابھی پیمانہ عمر لبریز نہ ہوا تھا ابھی
اُنکی زندگی باقی تھی تیسرے اُنسے اقرار ہو چکا ہی کہ جب تک تم اپنی زبان سے تین مرتبہ خود موت
کے خواستگار نہ ہوگے اُسوقت تک تمھاری موت نہ آئیگی تم نہین مروگے موت کا نام لینا تو شی
دیگر ہی خیال تک دل مین نہ لاتے تھے پھر کیونکر قتل ہوتے بلا سیر رہتے قضا آئی نہ تھی بدون موت
کے کوئی مر نہین سکتا ہی جب تک وہ پورا نہین ہوتا ہی اُسوقت تک کوئی نہین مرتا ہی اور جب وعدہ
پورا ہو جاتا ہی تو پھر اُسکی موت کو کوئی ٹال نہین سکتا ہی جیسا کہ کہا ہی وعدہ کم نہ زیادہ اگر قضا آئی ہی
تو انسان اگر قلعہ آہنی و فولادی مین بھی پوشیدہ ہوگا تو بھی نہ بچیگا اور لقمان بھی آکر تدارک کرینگے تو بھی
اُسکی قضا سے اُسکو نہین بچا سکتے ہین اگر قضا نہین آئی ہی تو اگر تمام عالم بھی ایک ہو جائیگا اور چاہیگا
کہ اسکو قتل کرے ایک بال بھی بیکا نہین کر سکتا ہی جیسا کہ شاعر نے کہا ہی شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جا
نبرد رگے تا نخواہد خدا + جا کو راکھے سائیان مار نہ سکے کوے + بال نہ بیکا کر سکے جو جگ بیری ہوے
ایک موے جسم تو بدون وقت قضا کے کوئی کسی کا کم کر نہین سکتا ہی قتل کرنا تو شی دیگر ہی بس خواجہ
کی قضا نہ تھی یہ صورت رہائی کی نکلی اور پورا فقرہ اُسکے دل پر جم گیا اور عیاری نے اثر کیا خواجہ کی
تقریر نے اپنا اثر دکھایا کہ اُسکو نرمایا اُسکو اس امر کا یقین ہوگیا کہ یہ عمرو عیار نہین ہی بلکہ گویا
ہی صرف ایک شبہ سا ہی سو اُسکا بھی اُسنے بندوبست کر لیا جب کہ اس امر کا اُسکو بالکل یقین ہوگیا
اُسنے سحر کیا کہ خواجہ کے جسم پر سے قید سحر برطرف ہوئے ہاتھ پانوٗن مین طاقت آئی اور اُنپر قابو
ہوا زمین نے خواجہ کو چھوڑ دیا جب خواجہ نے اپنے ہاتھ پانوٗن قابو مین پائے اور اپنے جسم سے
قید سحر کو برطرف پایا دل مین بہت خوش ہوئے خداوند کریم کا شکریہ ادا کیا دل مین کہا کہ اب
مار لیا عیاری نے خوب رنگ دکھایا بڑے زبردست کو رام کیا امید نہ تھی کہ یہ یون رام ہوگی
خیر اب جاتی کہان ہی اگر اسکو قتل نہ کیا تو اپنا نام نہ رکھا خدا نے اتنی تو مہربانی فرمائی کہ قید
سے رہائی دلوائی اب عیاری کی بھی تدبیر ہو جائیگی اور قتل بھی بفضل خدا سے ہو جائیگی

یہ کہکر دل سے اور اپنے کو قابو مین پا کر ایک مرتبہ یہ کہتے ہوئے اپنے مقام سے اُٹھے اعلیٰ اعلیٰ مراتب
رہین سامری و جمشید کی میری ملکہ پر ہمیشہ پرورش رہے ستارۂ اوج و اقبال کو ترقی ہو سحر و ساحری
مین مثل سامری و جمشید کے نام ہو مجکو اپنے آقا و مالک بے ستون جادو کی باتون کا لطف ملا
اسوقت اُنکی تصویر میری آنکھون کے نیچے پھر گئی خیر وہ نہین ہین تو اُنکی ہمشیر تو ہین مین ہمیشہ خداوند
سے یہ دعا کرتا تھا کہ مجکو ملک بے ستون کی زندگی مین دنیا سے اٹھا لینا کیونکہ اب ایسا قدردان
مالک ملنا محال ہی اُنھون نے میری عادت خراب کردی ہی اب میری کہین بسر نہ ہوگی میری مٹی خراب
ہوگی خداوند نے میری نہ سُنی اُنھین کو بُلا لیا مجکو در بدر کی ٹھوکرین کھانے کو چھوڑ دیا خیر تقدیر کا اچھا تھا
کہ آپ کی خدمت مین پہونچا غیرون کی خدمت اور جوتیون سے بچا آپ کوئی غیر ہین وہ نہین اُنکی ہمشیر
یعنی اُسی گھر مین رہا یہ کہکر قدمون پر گرا اور بوسہ دیا زرنار نے اُسکا سر اُٹھا کر سینہ سے لگا لیا اور کہا کہ اے
اُستاد سرشار تم مجکو بجائے بے ستون کے خیال کرو مین تم کو اُس سے زیادہ راحت و آرام سے
رکھونگی کسی قسم کی تکلیف نہ دونگی سرشار نقلی نے جواب دیا کہ خداوند آپ کو سلامت و باکرامت
رکھین مجکو آپ سے بڑی امید ہی کیونکہ آپ صاحب قدر ہین اے ملکہ عالم مین نے آپ کو آپ کے
بھائی کے یہان کبھی نہین دیکھا نہ اُنکو یہان آتے سُنا زرنار نے کہا کہ مین تو اُنکے مکان پر جاتی نہین
تھی وہ خود میرے پاس اکثر اوقات آیا کرتے تھے تو اکیلے کسی کو ہمراہ نہ لاتے تھے تھوڑے عرصہ تک
بیٹھکر چلے جاتے تھے یا جب مجکو کوئی ضرورت ہوتی تھی مین خود بلا لیتی تھی اس سبب سے تم
نے مجکو وہان نہین دیکھا نہ مین نے تم کو دیکھا خیر یہ تو باتین ہوا کرینگی اب کچھ گا کر دل خوش کرو
سرشار نے جواب دیا کہ بہت خوب یہ کہکر سامنے بیٹھے ملکہ زرنار نے اُسوقت حکم دیا کہ ہمارے
اُستاد سرشار کو عمدہ پوشاک لا کر دو کہ وہ پہن کر گائین یہ نمدے کے کپڑے اُتارین یہ حکم دینا تھا
کہ ہر ایک کو گانے کا اشتیاق تھا فوراً عمدہ پوشاک لا کر دی خواجہ سلامت نے سلام کر کے
وہ پوشاک لے کر پہنی اور سامنے بیٹھے سازندون سے کہا کہ ساز ملاؤ تا کہ ہم کچھ گائین سازندون
نے ساز ملایا آپ نے ہر ایک کو ہر ایک بات پر ٹوکا اور کہا کہ یہ بات رہ گئی کیسے سازندے
ہو کس اُستاد سے تعلیم پائی ہی جسنے پورے طور سے تم کو تعلیم نہین کیا ایک نہ ایک
بات کا نقص رہ گیا ملکہ نے کہا کہ اب آپ ان سب کو درست کر دیجیے گا جواب دیا

کہ بہت خوب اگر آپ کی مہربانی ہوگی او زبرورش ای ملکہ میرا دل لڑکون و جورو مین لگا ہوا ہے کہ وہ درہ کوہ مین بیٹھے ہوئے میرا انتظار کر رہے ہونگے ایسا نہ ہو کہ کوئی جانور صحرائی اُنکو آکر کھا جائے تو پھر میری زندگی بیکار ہو جائے ملکہ زنار نے جواب دیا کہ تم پریشان نہ ہو کوئی نہین کھائے گا تم گانو تو پھر مین تمھارے ہمراہ چند ملازم کردونگی وہ تم کو وہان پہونچاوینگے تم اُنکو ہمراہ لیکر اُنکے ہمراہ یہان چلے آنا کہا بہت خوب یہ کہکر آپ نے سازندون سے کہا کہ ساز ملا چکے اُنھون نے کہا کہ ہان بس آپ نے گھنگھرو پانون مین باندھے اور اُٹھے ملکہ نے کہا کہ ناچنا بھی آتا ہے کہا کہ جی ہان جبکہ آپ سے قدردان سامنے بیٹھے ہون اور مہربانی فرمائین تو پھر کوئی بات کیون باقی رہے جو کچھ آتا ہے سب آپ کے روبرو صرف کرون تاکہ آپ خوش ہون ملکہ خاموش ہو رہی مگر بہت خوش ہوئی کہ عجب بامذاق آدمی ہے ہر ایک خواجہ یعنی سرشار نقلی کی طرف متوجہ ہوا خواجہ نے گت ناچنا شروع کی ایسی گت ناچے اور ایسا بتایا کہ مشتری فلک کو بے گت کر دیا دیوار و در سے صدائے احسنت بلند تھی ہر ایک کو وجد طاری تھا وہ جو ارباب نشاط وہان پر موجود تھے سب کان پکڑ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہم نے آج تک اس طور کا ناچنے والا اور ناچ نہین دیکھا کیا تعریف کرین تھوڑے عرصہ تک آپ نے ناچ کر سب کو محظوظ کیا اور خوش جب سب بہت خوش ہوئے اور ملکہ زنار نے موتیون کا مالا گلے سے اُتار کر انعام مین دیا آپ نے لے کر سلام کیا اور سامنے بیٹھ گئے نواب ننھن صاحب کاشف لکھنوی کی غزل گانا شروع کی غزل

آنکھون مین میرے نقشہ تیرا پھرا کریگا
جانا تمھین سمجھون سو تو دل سے ہم پر فدا کریگا
دلشاد غیر ہونگے اور آسمان بھی اُسدن
مین جانتا تھا دل مین خوف خدا کریگا
اُس شمع رو کی الفت بعد از فنا رہیگی
اُس خاک سر زمین سے ہر پل طوفان اٹھا کریگا
ہو عہد صبح پیری اے دل خدا خدا کر

تیرا خیال ہر دم دل مین رہا کریگا
یہ دیکھنا ہے وہ بت کب تک حیا کریگا
پیوند خاک جسدن مجھکو خدا کریگا
وہ بت جفا سے باز آب بھی کہ روز محشر
زندہ تو کیا ہمارا مردہ جلا کریگا
تو شکل آبلہ ہے مین مثل خار صحرا
آخر بتو تمھارا شکوہ کب تک کیا کریگا

ہم سے عزیز عاشق کیا تیری بھلا کریگا
جسدن کہ وصل ہو گا اُس روز کیا کریگا
میٹھا حلال کرنے اُلٹی چھری لیسے وہ بت
کیا فیصلہ نہ میرا تیرا خدا کرے گا
یہ چشم تر ہماری جس جا کہ دفن ہوگی
از چرخ بغض کرکے تو میرا کیا کریگا
امیدوار بوسہ کاشف کھڑا ہے در پر

اے شعلۂ حسن دیدے دانا بھلا کریگا

یہ غزل جو تھکر گائی تمام محفل کو دنگ کردیا از قارہ و دیگر اہل محفل کی

یہ حالت تھی کہ جھوم رہے تھے اپنے آپ مین نہ تھے سب کے سب بیخود ہو کر کوئی آہ کر رہا تھا کوئی واہ کسی کی آنکھ سے آنسو رواں تھے کوئی سینہ پر ہاتھ رکھے ہوئے اُف اُف کہہ رہا تھا کوئی مثل ماہی بے آب کے تڑپ رہا تھا کسی کو سکتہ تھا کوئی پڑا نیم بسمل سسکتا تھا کسی پر غشی طاری تھی کسی کے اشک حسرت جاری تھے یہ عالم تھا کہ کوئی اپنے آپ مین نہ تھا سب بیخود و بیقرار ہو رہے تھے جب خواجہ یعنی سرشار نقلی نے یہ حالت دیکھی گانا موقوف کیا راوی بیان کرتا ہی کہ کل اہل جلسہ اسقدر بیخود ہوئے کہ جو جسکے پاس تھا عالم بیخودی مین اُتار اُتار کر سامنے سرشار کے پھینکنے لگے کسی نے گلے کا مالا دیا کسی نے ہاتھون کے کڑے کسی نے گلے کا طوق کسی نے کنگن اُتار کر پھینکدیئے جسقدر جسکے پاس روپیہ جمع تھا وہ عالم بیخودی مین دیا خواجہ کے پاس روپیہ اور زیور کا انبار ہوگیا اہل محفل کا یہ عالم تھا کہ اُنکا بس نہ تھا کہ کپڑے اُتار کر دیدین اگر تھوڑے عرصہ تک خواجہ اور گائے جاتے تو یقین تھا کہ سب برہنہ ہو جاتے کپڑے بھی دیدیتے جب خواجہ نے گانا موقوف کیا تھوڑے عرصہ تک سماں بندھا رہا جب کچھ عرصہ ہوا وہ حالت کم ہوئی سب کو ہوش آیا حواس درست ہوئے اپنے آپ مین آئے اُسوقت ہر ایک نے تعریف کی ملکہ زنار شہوت پرست نے بہت کچھ انعام مین دیا اور کہا کہ اے اُستاد سرشار کچھ اور گائیے میرا دل آپ کے گانے سے نہین سیر ہوتا ہی یہی جی چاہتا ہی کہ سنے جاؤن جب زنار نے کہا اب تو سب بجد ہوئے اُسوقت جواب دیا جو آپ لوگون کی خوشی یہ کہکر سازندون سے کہا آپ لوگ تکلیف نہ کرین کیونکہ آپ لوگ میرا ساتھ نہین دے سکتے ہین بیکار کو زحمت ہوتی ہی آپ لوگ تشریف رکھین اور سُنے جائین سب نے کہا کہ اچھا بس آپ نے اپنی بغل سے نکالی اُسکی تھیلیان بلائین زنار نے کہا کہ اُستاد تمھارے پاس سب ساز بھی موجود ہین جو کہ جیسا کہ تم کو شک تھا کہ مین عمرو عیار ہون اگر عمرو عیار نہ ہوتا تو یہ تو جو کہ گویون کا طریقہ ہی اور جو کہ ہم لوگون کی رزق کی صورت ہی میرے پاس کیون ہوتی میرے پاس اسباب عیاری ہوتا زنار نے جواب دیا کہ اب مجکو شک نہین ہی سیوتی بولی کہ اے اُستاد تم نے وہ اشرفیان اور روپیہ نہ دکھائے جو کہ تم کو عمرو عیار نے دیے تھے اور تم نے لالچ مین آکر اپنے کو اس بلا مین مبتلا کیا ہی سرشار نے جواب دیا کہ اے سیوتی اس امر سے زیادہ تر اُسکے دیکھنے کی خواہش ہی

کہ کتابون مین دیکھا ہے اور سُنا گیا ہے کہ عمرو عیار کے پاس روپیہ و اشرفیان چورن کی یا نقلی ہوتی ہین اصلی روپیہ و اشرفی وہ کسی کو نہین دیتے ہین وہ دیکھین کہ جو تم کو دی ہین وہ آیا اصلی ہین یا چورن کی ہین کہ جب ہی تم نے دھوکا کھایا اور اُسکے نقرہ مین مبتلا ہوئے اور یہ دیکھنا ہے کہ چورن کے روپیہ و اشرفیان کیسے ہوتے ہین یا اُن مین اور اصلی مین کچھ فرق ہوتا ہے یا برابر اصلی کے اور اُسی کے ہم شکل ہوتے ہین یہ جو سیموتی نے کہا سرشار نے ایک آہ بھر کر کہا کہ یہ تو تم نے نیا جملہ سُنایا جس شخص نے دھوکا دے کر اپنے کو بچایا دوسرے کو پھنسایا اور جو کہ ایسا فیلسوف اور مکار ہو وہ بھلا کب کسی کو اصلی روپیہ پیسہ دینے لگا ضرور اُسنے مجکو بھی چورن کے روپیہ اور اشرفیان دی ہونگی ہاے یہ دوسرا چرکا ہوا مین یہی خوش تھا کہ خیر اسقدر زحمت قید کی اُٹھائی تو اُٹھائی سات اشرفیان ملین مگر یہ بھی مقدر مین نہ تھے یہ کہکر کمر مین ہاتھ ڈالا وہ روپیہ و اشرفیان کمر سے نکالین اور کہا کہ آپ لوگ ملاحظہ فرمائین کہ یہ اصلی ہین یا نقلی یا چورن کے بنے ہوئے ہین زنار و اُسکی خواصون نے کہا کہ ہم پہلے اسکو ہاتھ مین نہ لین گے پہلے ہم پانی منگاتے ہین تم ایک اشرفی اور ایک روپیہ اُس پانی مین ڈالدو اگر اصلی ہوگا اُسی حالت پر قائم رہے گا چورن یا مصری کا ہوگا تو گھل جائے گا سرشار نے جواب دیا کہ اچھا پس زنار نے پانی منگایا ایک طرف مین خواص پانی لائی سرشار نے ایک روپیہ اور اشرفی اُس پانی مین ڈالی تھوڑی دیر کے بعد جو دیکھا نہ وہ روپیہ تھا نہ اشرفی پانی رنگین ہوگیا تھا اُن دونون کا نام و نشان تک نہ تھا یہ جو سرشار نے دیکھا سر پیٹنے لگا اور کہنے لگا کہ افسوس صد افسوس بڑا دھوکا کھایا خیر مقدر نے یہان پہونچا دیا کہ اب قدر ہوئی اور زندگی راحت سے بسر ہوگی کوئی مقام افسوس نہین ہے یہ کہکر وہ روپیہ اور اشرفیان اُٹھا کر سامنے زنار جادو کے پھینکدین وہ فرش پر گر کے ٹوٹ گئین چورا چورا ہوگئین جو اُنکے ٹکڑے باقی رہے وہ سب نے اُٹھا کر دیکھے اور بہت تعریف کی اور کہا کہ جیسا سنتے تھے کہ عمرو عیار خوب روپیہ و اشرفیان بناتا ہے چورن و مصری وغیرہ کی تو یہ سُنکر ہم کو حیرت ہوتی تھی کہ کیونکر بناتا ہے کہ اصلی و چورن کی اشرفیون مین فرق نہین ہوتا ہے لوگ اصلی جان کرلے لیتے ہین آج دیکھ لیا بیان سرشار کی بدولت جیسا سُنا تھا ویسا ہی پایا وہ لوٹی ہوئی اشرفیان اور روپئے زنار نے اُٹھا کر اپنی مسند پر رکھ لیے اور کہا کہ ہان اُستاد گا تا شروع کرو باتین ہو چکین یہ جو زنار نے کہا

بس قفلیان تونڑی کی درست کر چکے تھے ڈف کو ٹھوکنے لگا یا اور غزل کاشف لکھنوی کی گانا شروع کی غزل

مجھکو کیا اُسے کیون نہو برہم مزاج اشکاہ کا
سچ ہی سودا تلخ ہوتا ہی خدا کی راہ کا
ضعف مین آسان ہوا ہی مجکو چلنا راہ کا
کچھ سہارا پا گئے جب سے عصائے آہ کا
صاف کہتا ہون مین عاشق ہون دلخواہ کا
چھپ سکے کیونکر کہ دل مین ہی گذر اللہ کا
دھیان ہو لیکن نہین اپنے بتون کی چاہ کا
رات دن ورد زبان رہتا ہی نام اللہ کا
کیا بڑھا لینا تھا مشکل ہجے رسم وراہ کا
مجکو موقع بھی نہین ملتا ہی یاد اللہ کا
منھ ترا دیکھا ہی کرتا ہی وہ بت آٹھون پہر
ڈر ہی مجکو کس طرح مین نام لون اللہ کا
برہمن کو بتکدہ کا ہی اُسی صورت سے پاس
جسطرح زاہد ادب کرتا ہی بیت اللہ کا
جب شب فرقت قمر پر جا پڑی اپنی نظر
پھر گیا آنکھون مین نقشہ ماہ رشک ماہ کا
کوچہ گیسو کی ظلمت مین بہت کی جستجو
کچھ پتہ ملتا نہین اپنے دل گمراہ کا
الفت چاہ زنخدان نے ہماری جان لی
کیا نتیجہ ڈوب مرنا ہی ہماری چاہ کا
ہی فلک ماتم مین جلا کر خاک کر دیگا مجھے
برق خاطف سے فزون شعلہ ہی اپنی آہ کا
کیون نہ بوسہ دون تمہارے صحفۂ رخسار پر
ہر مسلمان کو ادب لازم کلام اللہ کا
عرض کاشف کی یہی ہی حضرت شبیر سے
ہون مجاور حضرت عباس کی درگاہ کا

راوی بیان کرتا ہی کہ یہ غزل جو وہین گائی اسقدر رنگ دیا کہ سب محفل بھر کو دنگ کر دیا تھا سمان دکھا دیا سب کو بیخود بنا دیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ مرقع تصویر ہی بلکہ اس جلسہ کا مشتری فلک کو بھی سکتہ تھا اور زہرہ فلک حیران حیران بام فلک سے نگران تھی ہر طرف سمان بندھا ہوا تھا در و دیوار عالم وجد مین جھوم رہے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ ذی روح کی کیا حقیقت ہی جبکہ غیر ذی روح کا یہ عالم ہی کہ وہ وجد مین آکر جھومے تو ذی روح کیونکر نہ عالم وجد مین آکر بیخود ہو جائین بس بڑے عرصہ تک یہ غزل گا یا کیے ایک ایک شعر کو پانچ پانچ چھ چھ مرتبہ گا یا اور بتایا جب گاتے گاتے خاموش ہو رہے سننے والون کے سامنے عرصہ تک سمان بندھا رہا معلوم ہوا کیا کہ گو یا گا رہے ہین یہانتک کہ جب عرصہ تک نہ گا یا وہ عالم برطرف ہوا بہت کچھ انعام مین پایا ہر ایک نے خوش ہو کر جو پاس تھا وہ دیا اب انبار ہو گیا ہی روپیہ اشرفی کا اور ایک طرف زیور کا زنار جادو نے ساقی کو حکم دیا کہ جب تک اُستاد سرشار دم لین تم اُسوقت تک ایک دورہ شراب کا کرو اور سب کو شراب پلاؤ ساقی نے سلام کیا اور اُٹھکر صراحی و جام اُٹھا کر اور جام کو لبریز کر کے پہلے زنار جادو کو دیا اُسکے بعد اور اہل محفل کو اِدھر ساقی سب کو شراب پلانے لگا اُدھر زنار کو جو نشہ ہوا اُس نشہ کے عالم مین بولی کہ آپ جیسے اُستاد سرشار کو کوئی سرشار نہ کہے بلکہ اُستاد سرشار نی نواز کہے اگر اسکے خلاف نصف

نام لے گا تو مین اُسکو سزا دونگی یہ کہکر بولی کہ اے اُستاد سرشار نی نواز کوئی اور غزل گائیے راوی
بیان کرتا ہی کہ زنار جادو خواجہ کے گانے پر عاشق ہوئی ہی مگر اسکا عشق جو ہی وہ اپنی غرض کا ہی
ایسی عاشق نہین ہوئی ہی کہ حالت عشق مین دین مذہب کو ترک کرے اور دوست کو دشمن اور
دشمن کو دوست خیال کرے بلکہ دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن جانتی ہی صرف یہ عشق ہوا
ہی کہ یہ گائے جائے اور مین سنے جاؤن میرے روبرو سے یہ کسی وقت ہٹے نہین اور گائے جائے
جب زنار نے یہ کہا کہ اُستاد سرشار نی نواز اور غزل گاؤ اُسوقت اُستاد سرشار نی نواز نے
جواب دیا کہ اے ملکہ عالم جب کہ آپ میری قدر و منزلت فرماتی ہین اور آپ نے اپنی زبان
مبارک سے مجکو اُستاد سرشار نی نواز فرمایا نی نوازی کا لقب ارشاد کیا تو مجکو بھی زیبا ہی کہ جو جو
کمال مجھ مین ہین آپ پر ظاہر کرون اور آپ کو اُنسے ماہر کرون کیونکہ اب آپ سے زیادہ قدر
کرنے والا کون ہی کہ جسکو دکھاؤنگا اور قدر ہوگی جب کہ آپ مہربانی فرماتی ہین تو مین کیون نہ مثل
غلامان جان نثار کے آپ کی خدمت کرون یہ جو کہا زنار نے جواب دیا کہ اے اُستاد سرشار نی نواز
اس گانے اور نی بجانے کے علاوہ اور بھی کمال ہین جواب دیا کہ جی ہان شراب اس خوبصورتی
سے پلاتا ہون کہ بھلا ساقی کیا پلائے گا جیسی مین ساقی گری کرتا ہون ایسی ساقی گری کوئی
کیا کریگا میری ساقی گری مین کوئی باقی نہین رہتا ہی زنار نے جواب دیا کہ کوئی طریقہ ساقی گری کا
اس طریقہ سے علاوہ ہی اور اس مین بھی کمال ہی میرے خیال مین تو اس مین کوئی کمال نظر نہین
آتا ہی کیونکہ شیشہ سے شراب اُنڈیل کر پلا دینا کتنی بڑی بات ہی یہ تو ایک بچہ بھی کر سکتا ہی جواب دیا
کہ بجا ارشاد ہوا مگر حضور ساقی گری بہت بڑا کام ہی یہ ایسے ویسے کو نہین آتی ہی جب تک
محنت و مشقت نہ کی جائے اول تو شراب کا رنگ و تاؤ دیکھنا اور دوسرے یہ دیکھنا کہ اسوقت
اہل محفل کو کس قسم کی شراب چاہیے محفل کا رنگ دیکھکر اُسی قسم کی شراب پلانا یہ دیکھنا کہ
کس کو نشہ زیادہ ہوا اور کس کو کم جسکو نشہ زیادہ ہوا اسکو اُس طریقہ سے شراب دینا کہ
سب کو یہ معلوم ہو کہ ہمارے برابر شراب پی رہا ہی مگر باطن مین کم ہو اس لیے کہ زیادہ نہ ہو
اور بیخود نہ ہو جائے یا جس کو نشہ کم ہوا ہی اُسکو شراب زیادہ اس طریقہ سے دینا کہ سب پر یہ نہ
ظاہر ہو کہ اسکو ہم سے زیادہ شراب دی یہ طریقے ہین دوسرے یہ طریقہ ہی کہ اس امر کی

شناخت کرنا کہ یہ شراب نئی ہی یا کہنہ ہی نئی شراب کا نشہ زائد ہوتا ہی اور کہنہ شراب مین نشہ کم
ہوتا ہی اس کا خیال رہے کہ کہنہ شراب محفل مین تقسیم نہ ہو اور نئی شراب کا دورا ہو مگر ساتھ کمی
کے کہ زیادہ نشہ نہ کرے علاوہ اسکے اور بہت سے طریقہ ہین مگر وہ طریقہ اور کسی کو نہین معلوم
ہین سواے میرے یا میرے اُستاد کے کہ جن سے مین نے علم موسیقی کی تعلیم پائی ہی اور ساقی گری
کی زرنار نے کہا کہ وہ کون سے طریقے ہین جواب دیا کہ وہ یہ طریقہ ہین کہ مین کلائی پر جام رکھونگا او ر
جس کلائی پر جام رکھونگا اُسی ہاتھ سے شیشہ اُٹھا کر اُس جام کو اُسی ہاتھ سے کلائی پر رکھی ہوئی
حالت مین لبریز کرونگا ایک قطرہ شراب کا گرے گا نہ جام شیشہ کے اُتارنے یا رکھنے مین گریگا
پھر اُس جام کو لبریز کرکے اُچھال دونگا اُس حالت بلند ہونے مین بھی ایک قطرہ نہ گریگا اُسکو
سر پر روکونگا اور شانہ پر اور گت ناچتا جاؤنگا اُسی ناچتے جانے کی حالت مین تمام اہل جلسہ کو
جام لبریز کرکے شراب پلاؤنگا کوئی باقی نہ رہے گا نہ تو شراب زمین پر گرے گی کبھی سر پر جام رکھکے
ناچونگا کبھی شانہ پر کبھی کلائی پر کبھی پیشانی پر کیا مجال جو ایک قطرہ گرے ای ملکہ اسی کمالون سے
اہل زر و رئیس و امرا و بادشاہ میری قدر فرماتے ہین زرنار نے جواب دیا کہ یہ جو تم نے کہا ہی
ان مین سے ایک بات قیاس مین نہین آتی ہو خلاف قیاس معلوم ہوتی ہی جب تک ہم دیکھ لینگے
اُسوقت تک یقین نہ آئے گا جواب دیا کہ پھر حکم فرمایئے کہ مین اپنی مرضی کے موافق شراب کی کشتیان
درست کرکے لاؤن اور سرکار کو اُسی طریقہ سے شراب پلاؤن زرنار نے ساقی کو حکم دیا کہ اُستاد کو
مے خانہ کی کنجی دیدو اُسنے کنجی دیدی زرنار نے سرشار نواز سے کہا کہ اب آپ کو اختیار ہی
جایئے شوق سے کشتیان شراب کی لایئے اور ہم سب کو شراب پلایئے جواب دیا کہ بہت خوب
اور سلام کرکے کنجی لے لی اور مے خانہ مین آئے جو لوگ آپ کے ہمراہ مے خانہ بنانے آگئے تھے اُنسے
کہا کہ اب تم بھی جاؤ مین کشتیان درست کرکے لاتا ہون وہ چلے گئے انھون نے در مے خانہ
کو بند کیا اب اُلٹ پلٹ کرنے لگے پانچ کشتیان بہت معقول طور سے آراستہ کین جس رنگ
کی شراب تھی اُسی رنگ کے کنٹر تھے اُنکے منھ لال مخمل سے بندھے ہوئے تھے اُن پر لچکا لپٹا
ہوا اُسی رنگ کے جام اُس کشتی مین رکھے ہوئے کشتی پوش زر دوزی پڑا ہوا اس طریقہ سے
کشتیان آراستہ کین اگر زاہد بھی اُس آرایش اور آراستگی کشتیون کو دیکھ پائے تو مُنھ مین پانی بھر آئے

گو زاہد ہو مگر پھر بھی شراب خواری کو جی چاہے یہی قصد کرے کہ توبہ کو توڑ ڈالوں اور ان کشتیوں سے شراب پی لوں یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ صراحی و کنٹر عروس شب اول ہے اس طور سے آراستہ کر کے اور اُس اُلٹ پلٹ میں نمک بھر کاری آمیزش کر کے وہ کشتیاں بڑی شان و شوکت سے لے کر محفل میں آئے ہر ایک نے جو اُنکی آرائش اور سجاوٹ دیکھی منھ میں پانی بھر لائے یہی دل نے بے اختیار خواہش کی کہ پہلے ہم کو ان کشتیوں سے شراب ملے یہاں جب کشتیاں آچکیں اُس وقت اُستاد سرشار نی نواز نے کشتی پوش دور کیے اور کہا کہ ملکہ ملاحظہ فرمائے کہ شاہزادیوں کے لے جانے کے لیے جو شراب محفل میں لائی جاتی ہے وہ یوں لائی جاتی ہے یہ کہکے کشتی میں شراب لگائی اور لے آئے ملکہ نے دیکھکر اور سب لوگوں نے بہت تعریف کی ہر ایک صراحی اور شیشہ اپنا اپنا رنگ الگ الگ دکھا رہا تھا معلوم ہوتا تھا کہ عروسان شب اول بہ صد ناز و ادا اکڑی ہوئی ہیں گھونگھٹ نکالے ہوئے جب سب تعریف کر چکے آپ نے جھک جھک کر ہر ایک کو سلام کیا اُسکے بعد پاؤں سے گھنگھرو باندھے اور زر نار سے کہا کہ اے ملکہ اگر حکم ہو تو ایک گھنگھرو آواز دے اور اگر حکم ہو تو دو ہی کا حکم ہو وہ آواز دیں باقی نہ بولیں اگر حکم ہو تو سب خاموش رہیں ایک بھی آواز نہ دے اور اگر اجازت ہو تو سب بولیں یا نصف یا چہارم یا تین حصہ بولیں ایک حصہ نہ بولیں ملکہ نے جواب دیا کہ جو بات ہے وہ آپ میں کمال کی ہے جو آپ کا جی چاہے وہ کمال دکھائیے ہم تو مشتاق ہیں یہ سننا تھا کہ آپ نے اُٹھ کر گت ناچی پہلے تو ایک گھنگھرو بولا اُسکے بعد دو بولے اُسکے بعد تین اُسی طور سے ایک گھنگھرو زیادہ ہوتا گیا ایک بار سب بولے اُسکے بعد ایک مرتبہ سب خاموش ہو رہے یہ گت ناچا کیے مگر گھنگھروؤں سے بالکل صدا نہ آتی تھی یہانتک کہ اُسی حالت گت ناچنے میں ایک مرتبہ جھک کر ایک کنٹر اُٹھا لیا اور جام لیا جام کو کلائی پر رکھا اور جس ہاتھ کی کلائی پر جام تھا اُسی ہاتھ سے کنٹر لیا اور شراب اُنڈیل کر اُسی ہاتھ سے جام لبریز کیا اس طور سے لبریز کیا کہ ایک قطرہ نہ گرا جب جام لبریز کر چکے کنٹر اُس کشتی میں رکھدیا اب کلائی پر رکھ کے جام کو ناچنے لگے ٹھوکریں لینے لگے ذرا بھی جام کو حرکت نہوتی تھی اُسی حالت میں ایک مرتبہ جام کو اُچھال دیا کہ وہ سیدھا گیا جب زمین پر آنے لگا شانہ پر روک لیا مگر ایک قطرہ نہ گرا

اسقدر جام لبریز تھا کہ اگر ذرا بھی حرکت دی جاتی تو شراب ضرور گرتی مگر انکا یہی تو کمال تھا کہ ایک قطرہ بھی نہ گرا اسی طور سے شانہ پر رو کا کلائی پر بازو پر پیشانی پر کہین ایک قطرہ نہ گرا اسکی زبان تعریف کرتے کرتے خشک ہوئی جاتی ہے آپ کرتب دکھا رہے ہین یہان تک کہ جام کو سر پر رکھا اور لبریز کر کے گت ناچنا شروع کی خوب خوب ناچے توڑے لیے جام کو ذرا بھی حرکت نہ ہوئی اب ناچتے ہوئے ٹھوکرین لیتے ہوئے قریب زنار آئے اور سر جھکا کر کہا کہ ایسے قدردان کو سر سے شراب پلاتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ اتنے عرصہ مین روپیہ اشرفی کا انبار ہو گیا تھا ہر طرف سے صدائے احسنت و مرحبا کی چلی آتی تھی یہی ہر ایک کہہ رہا تھا کہ ہم نے آجتک اس قسم کے کمال نہین دیکھے یہ انسان مین کمالون کا جمع ہونا بسا تعجب ہے یہ کام انسان کا نہین ہے سوائے جن یا فرشتہ کے یہ ضرور کوئی اوتار ہین یا مقرب درگاہ سامری کے فرشتے ہین یا کوئی جن ہین یا کوئی بندۂ خاص خداوند ہین اس طور سے ہر ایک تعریف کر رہا تھا کہ انھون نے لا کر جام سر سے پیش کیا زنار نے مسکرا کر جام ہاتھ مین لے لیا یہ جام دے کر پھر اپنے مقام پر چلے آئے ادھر زنار نے پہلے شراب کی طرف دیکھا پھر اسکے بعد اپنی پشت کی طرف یہ کھڑے ہوئے اپنے مقام سے دیکھ رہے ہین کہ یہ شراب پی لے تو دوسرا جام دون انکی نگاہ لڑی ہوئی ہے دوسرے اس امر کا بھی خیال ہے کہ یہ حرامزادی کہہ چکی ہے کہ مین اپنا بندوبست کر چکی ہون اگر تو مجکو دھوکا دے کر رہا بھی ہو جائے گا تو کچھ پرواہ نہین ہے مین تیرے قریب مین آؤنگی پھر تجکو اسیر کر لونگی تیرا فریب میرے اوپر کھل جائے گا پوشیدہ نہ رہے گا نہ تو باغ سے باہر جا سکتا ہے تو اس امر کا بھی خیال تھا کہ اسنے کیا بندوبست کیا ہے ذرا ہوشیار رہنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ یہ پھر اسیر کرے تو اب کی مرتبہ زندہ نہ رکھے گی یہ اس خیال سے اسکی طرف دیکھ رہے ہین اسنے پہلے شراب کی طرف دیکھا اسکے بعد اپنے ہاتھ کی پشت دیکھی اسکے بعد اپنی پشت کی طرف دیکھا پھر ہاتھ کی پشت دیکھی اب جو شراب پر بغور نگاہ کی خواجہ سلامت سرشار نے نواز بیٹھے ہوئے یہ سب کرشمہ دیکھ رہے ہین اسی طرف نگاہ لڑی ہوئی ہے اب جو اسنے بغور طرف شراب کے دیکھا بس شراب نے جام مین جوش مارا اور شعلہ بنکر اڑ گئی آواز آئی کہ اے ملکہ زنار شہورت پرست ہوشیار و خبردار و آگاہ ہو جاؤ کہ یہ استاد سرشار نے نواز نہین ہے تم کو دھوکا دیا یہ وہی سارباں زادہ عمرو عیار ہے

صرف اس نے اپنے جان بچانے اور رہا ہونے کی غرض سے یہ فقرہ دیا اور تم کو دھوکا دیا ورنہ
کیا ضرورت تھی اور اس شراب مین وہ قاتل بیہوشی ملی ہوئی ہے کہ اگر ایک قطرہ بھی حلق سے اُتر
جاتا تو دل جگر کو کباب کر دیتا زندہ نہ رکھتا یہ جو صدا آئی زنار نے یہ صدا سنکے پلٹ کر طرف خواجہ
کے دیکھا اُدھر خواجہ نے بھی یہ صدا سنی اور شراب کو شعلے نکلتے اُڑتے ہوئے دیکھا فوراً خیال گذرا
کہ راز افشا ہو گیا اور تم ظاہر ہوئے اب کوئی تدبیر اپنے بچنے کی کرو بس اُدھر شراب شعلہ بنکر
اُڑی اُسنے یہ صدا دی اِدھر انھون نے جلدی سے گلیم اوڑھ لی کیونکہ سنکے ہاتھ پانون قابو مین
تھے جب تک زنار اُٹھے لپکے اور صدائے گیر دے خواجہ غائب ہو گئے اور جال الباسلی رکر
تمام زر و زیور و روپیہ اشرفی بلکہ اور چند اشیائے نقرئی مثل اُگالدان وغیرہ کے اور وہ پانچون
کشتیان نذر زنبیل کر لین اور اُس مقام سے ہٹ کر دوسرے مقام پر گلیم اوڑھے ہوئے کھڑے
ہو گئے اُدھر اُسنے ہانٹ کر آواز دی کہ او ساربان آلا دے حرامزادے تو نے بڑا دھوکا دیا تھا
اور مجکو خوب اپنے جال مین پھنسایا تھا فریب آمیز تقریر کر کے مجکو پہلے ہی شک تھا اسی سبب
سے مین نے بندوبست کر لیا تھا تجکو اسکی خبر نہ تھی ورنہ تو اور کوئی تدبیر کرتا اس سے بھی بچاؤ
کی خیر اب میرے ہاتھ سے بچ کر جاتا کہان ہے تیرا فریب کھل گیا اب مین کب تیرے فریب
مین آتی ہون یہ کہکر صدائے گیر دی اور دیکھا وہان پر کسی کو نہ پایا خالی میدان تھا حیران
ہوئی خواصون سے کہا کہ وہ اُستاد نوازی کیا ہو گئے ارے جلدی تلاش کرو ابھی یہان کھڑے
ہوئے تھے اتنے عرصہ مین کیا ہوئے ارے مین خود ہی پہلے حیران تھی کہ یہ کون گویا ہے جسکا ذکر
میرے بھائی بے ستون نے مجھسے نہین کیا اور پوشیدہ رکھا یہ خیال ہوا کہ کوئی وجہ ہو گی
پوشیدہ رکھنے کی مگر شک تھا اسی سبب سے بندوبست کر لیا تھا میرا دل گواہی دیتا تھا
نہ یہ فقرہ اور دھوکا ہے یہ ضرور عمرو عیار ہے اسقدر کوئی کسی سے مشابہ نہین ہوتا ہے نہ ہم شکل باپ
کی صورت بالکل بیٹا نہین ہوتا ہے گو اُسکا نطفہ ہوتا ہے نہ بھائی بھائی کی ہم شکل ہوتا ہے اسقدر
اگر ایسا ہو تو کوئی مقام عجب نہین ہے کیونکہ دونون ایک ہی نطفے سے پیدا ہوتے ہین ایک ہی
مان کی شیر سے پرورش پاتے ہین اُنمین تو ایسی بات ہوتی نہین ہے صرف دو ایک بات مین
مشابہ ہوتے ہین جس سے شناخت ہوتا ہے کہ یہ باپ ہے اور یہ فرزند یا یہ بھائی ہین نہ یہ

کہ بالکل ہم صورت ہون یہ محال ہی مگر مین نے دھوکا نہین کیا یا نہ مجھ مین صرف اس امر کے ظاہر ہونے کے لیے کہ یہ راز ظاہر ہو جائے کہ یہ کون ہی اپنا بندوبست کر کے اسکو رہا کر دیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اُسنے شراب مین بیہوشی ملا کر مجکو جام شراب دیا چونکہ مین بندوبست کر چکی تھی شراب شعلہ بنکے تم سب کے سامنے اُڑ گئی اور اُسنے مجکو اس حال سے آگاہ کیا لہذا جلد تلاش کرو وہ یہان موجود ہی دیکھو کہین جانے نہ پائے گو باغ سے جانا محال ہی مگر پھر بھی تلاش کرو ایسا نہ ہو کہ یہ پریشان کرے شب کو عیاری کرے ملکہ نے جو یہ حکم دیا اب تو سب کے حواس جاتے رہے ہر ایک سنبھل کر اُوٹھی راوی بیان کرتا ہی کہ اتنے عرصہ مین آپ نے کیا کیا کسی کی چوٹی کاٹ لی اُسمین موباف تھا کارچوبی کسی کا آنچل کتر لیا کسی کا مالا اُتار لیا یہ دلگی کی ایک کے آنچل سے دوسرے کا آنچل باندھ دیا سب کا ازار بند سنا سے باندھ دیا کسی مطربہ کی پیشواز کاٹ لی اسی طور سے سب کی کوگت بنائی اور الگ ہو گئے جسکی چوٹی کاٹی تھی اُسنے مطربہ کی طرف دیکھکر کہا کہ بہن یہ کیسی پیشواز پہن کر آئی ہو کہ جسکے دامن ندارد ہین اُسنے کہا کہ واہ بہن کیا خوب کیا تمھاری بصارت مین فرق ہی جو یہ کہتی ہو ابھی نئی پیشواز تو پہنکے بیٹھی ہی دامن کیسے ندارد ہین اُسنے کہا کہ دیکھو لو بالکل برہنہ بیٹھی ہو اب جو وہ دیکھتی ہی تو واقعی دامن ندارد ہین بہت حیران ہوئی اور جلدی سے اُٹھکر اپنے مقام پر آئی دوسرے کپڑے پہنے اُودھر دوسری نے اُسکے سر کی طرف دیکھکر کہا کہ ای بہن تمھاری چوٹی کیا ہوئی اُسنے کہا کہ واہ بہن تو سنو بڑا اسا موباف پڑا ہوا ہی تم کو دکھائی نہین دیتا ہی اُسنے کہا کہ ذرا ہاتھ سے تو دیکھو میرا جھوٹ سچ تم پر ظاہر ہو جائے گا اب جو اُسنے ہاتھ سے دیکھا تو چوٹی کو ندارد پایا سر پیٹنے لگی کہ یہ کیا غضب ہوا اسی طور سے ہر ایک آگاہ ہوئی وہ جو دو باہم بندھی ہوئین تھین وہ جو اُٹھین تو ایک کا دوپٹہ پھٹ گیا جھٹکا جو پہونچا اُسنے پلٹ کر کہا کہ بہن یہ دلگی ہم کو اچھی نہین معلوم ہوتی ہی اور تمھارا قاعدہ ہی کہ تم ہر وقت مذاق کرتی ہو کوئی وقت تو مذاق نہ کیا کرو اُسنے جواب دیا کہ کھیلا دیوانی ہوئی ہی مذاق کیسا ملکہ کے سر کی قسم مجکو بالکل خبر تک نہین ہی آخر کو دونون الگ ہوئین خلاصہ یہ کہ سب خواصین اور مصاحبین بحکم ملکہ خواجہ کو باغ مین تلاش کرنے لگین پتی پتی ڈھونڈھ رہین تھین کوئی گوشہ باغ کا باقی نہ رکھا کہ جہان تلاش نہ کیا ہو آخر کو عاجز و

پریشان ہوکر ملکہ کی خدمت مین حاضر ہوئین اور عرض کیا کہ ہم نے تمام باغ کو چھان مارا کہین پتہ
اُس عیار کا نہ چلا نہ معلوم اُسکو زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا یا ہوا تھا کہ چلا گیا یا سایہ تھا کہ
پوشیدہ ہوگیا کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی ملکہ نے کہا کہ یہ تو ضرور ہی کہ وہ اس باغ سے جا تو سکتا ہی
نہین ہی اُسکو راستہ ہی نہ ملے گا جائے گا کیونکر اگر تلاش نہ کیا جائے گا اور تلاش کرکے اسیر
تو شب کو پریشان کرے گا کسی کو سونے نہ دے گا دیکھ لو اسی وقت اُسنے کیا کیا کرشمہ کیے
کسی کا موباف کاٹ لیا کسی کا بالا بالا بالائے لیا کسی کا آنچل کتر لیا مطربہ کی پیشواز کاٹ لی
بس اسی طور سے سب کو پریشان کرے گا جاؤ تلاش کرو اُنھون نے عرض کیا کہ اے ملکہ ہم خوب
طور سے تلاش کر آئے ہین کہین پتہ نہین چلتا ہی کہان تلاش کرین زنار نے سحر کیا اور ایک
پتلی پیدا ہوئی اُس سے کہا کہ جلد بتا کہ عمرو عیار جو میرے باغ مین مجکو دھوکا دیکر غائب ہوا ہی
آیا یہان ہی یا نکل گیا اُسنے مسکرا کر کہا کہ وہ تو آپ کی پشت کے پیچھے کھڑا ہوا ہنس رہا ہی جائیگا
کہان زنار نے پلٹ کر دیکھا کسی کو نہ پایا پتلی سے کہا کہ تو مجھ سے مذاق کرتی ہی اُسنے کہا کہ اے
زنار تو کیا جانے کہ وہ کہان ہی اور تو جو حیران ہی کہ کہان ہی تو اُسکے پاس ایک گلیم ہی کہ وہ اُسکو
اوڑھ کر غائب ہو گیا ہی اب وہ جب تک نہ اتارے گا اُس وقت تک نہ ظاہر ہوگا اس امر سے
اطمینان رکھو کہ وہ یہان سے جا نہین سکتا ہی زنار نے کہا کہ پھر کیونکر اُسکو اسیر کرون کوئی تدبیر
اے پتلی بتا اُسنے کہا کہ اے زنار کوئی تدبیر ایسی نہین ہی کہ جس سے بدون گلیم اُتارے ہوئے
وہ اسیر ہو رہنے دو آخر خود عاجز ہو کر اپنے کو ظاہر کرے گا اسیر کر لینا مگر اپنی حفاظت رکھنا
زنار نے یہ سُنکے کہا کہ بڑی خرابی ہوئی خیر مین ہی اسکی تدبیر کرونگی یہ کہکر اُس پتلی کو رخصت
کیا اور پھر خواصون کو حکم دیا کہ جاکر تلاش کرو چنانچہ سب خواصین پھر باغ بھر مین تلاش کرنے لگین
راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ ایک درخت کی آڑ مین کھڑے ہوئے ہین گلیم اوڑھے کہ ایک خواص
اُس درخت کے قریب تلاش کرتی ہوئی آئی چونکہ وہ مقام پوشیدہ تھا اُسکو پیشاب بھی
معلوم ہوتا تھا یہ کمربند کھول کر زیر درخت بیٹھ گئی پیشاب کرنے لگی خواجہ نے پلٹ کر
ایک جابب مارا کہ اُسکے منہ پر پڑا وہ بیہوش ہو کر گری خواجہ نے اُسکو اُٹھا کر انبار مین
پتون کے پوشیدہ کر دیا اُسکے کپڑے اُتار کر خود پہن لیے اور آئینہ سامنے رکھکر اُسکی صورت

اپنی سی بنائی اور خود اُسکے کپڑے پہن کر ایک نارنگی ہاتھ میں لیکر اُس درخت کی طرف ہنستے ہوئے چلے یہ کہتے ہوئے کہ پریشان ہوگئی اور کہین نہ پتہ ہی نہ نشان یہ کہتی ہوئی سیبوتی نقلی بارہ دری مین آئی زنار نے کہا کہ کیون سیبوتی عمرو عیار کا پتہ ملا وہ کہین ملا سیبوتی نے کہا کہ ملکہ ہم سبکی سب تلاش کرتے کرتے عاجز ہوگئین ہم کو اُس موئے مونڈی کاٹے جوان مرگ سارہ بان زادے حرامزادے کا نشان بھی نہین ملتا ہی کہ کدھر غائب ہوگیا ہی زنار نے کہا کہ چھا کبھی نہ کبھی مل ہی جائے گا سیبوتی یہ کہتی ہوئی قریب ملکہ کے آئی کہ مار تلاش کرتے کرتے تھک گئی خداوند سامر اُسکو غارت کرین جیسا ہم کو پریشان کیا ہی جب قریب زنار آئی زنار نے دیکھا کہ سیبوتی کے ہاتھ مین ایک نارنگی ہی نارنگی کو دیکھکر زنار نے کہا کہ ای سیبوتی یہ نارنگی کہان سے لائین کس درخت سے توڑی ہی سیبوتی نے جواب دیا کہ مین جو اُس حرامزادے کو تلاش کرتی ہوئی مشرق کے کونے کی طرف گئی وہان جو چند درخت نارنگی کے لگے ہوئے ہین اُنمین سے ایک درخت مین یہ نارنگی لگی ہوئی تھی مگر اور سب خام تھین یہ پختہ ہوگئی لال لال اچھی معلوم ہوئی مین نے ہاتھ بڑھا کر توڑ لی اُسے سونگھتی ہوئی آپ کی خدمت مین چلی آئی ذرا ملکہ ملاحظہ فرمائیے کیا عمدہ خوشبو ہی زنار نے خوش ہوکر کہا کہ ای سیبوتی تین برس ہوئے ہین کہ مین نے ان درختونکو بڑی محنت و مشقت سے بویا تھا اور بہت روپیہ صرف کرکے منگایا تھا مجھکو تو اُنکے بارور ہونے کی بڑی امید تھی خداوند نے میری آرزو پوری کی اور امید بر آئی کہ اُسمین پھل لگا لاؤ سیبوتی ذرا مین بھی دیکھون سیبوتی بولی کہ ای ملکہ کب سے اُسمین پھل نہین آیا تھا جو آپ کو امید تھی ملکہ نے جواب دیا کہ جب سے اُنکو لگایا تھا ای سیبوتی بڑی محنت کی ہی مین نے اُن پر سیبوتی نے جواب دیا کہ اسی سبب سے اُسکے بارور ہونے کی ازحد آپ کو خوشی ہوئی اور تھی زنار نے کہا کہ ہان بس سیبوتی قریب آکر بیٹھ گئی اور وہ نارنگی سامنے زنار کے رکھدی کس خوشی سے زنار نے اُس نارنگی کو ہاتھ مین لیا اور سونگھنے لگی اور دبانے لگی ذرا جو کس کے ہاتھ پڑتا ہی اُس نارنگی سے تڑاق سے صدا پیدا ہوئی اور ایک غبار بلند ہوا زنار کے دماغ مین پہونچا اُسکا پہونچنا تھا زنار جب تک سنبھلے سنبھلے کہ چھینک آئی اور بیہوش ہوکر گری اُسکا گرنا تھا کہ بی سیبوتی جھک کر اپنے مقام سے اُٹھین نعرہ کیا کہ منم شاہ عیاران عیار پیک طرار

خنجر گذار رتیغ تراشندۂ کافران قیصر برندہ جادوگران منم خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار کی گذارم کہ
زدست من زندہ وسلامت بدر روی یہ نعرہ کرکے اور خنجر کونے کر اب قریب زنار کے آگئے اور
آگے ہی قصد کیا کہ خنجر مار کر کام اسکا تمام کرون اور قصہ پاک کردون جیسے ہی خنجر علم کیا تھا کہ تراق
سے زمین شق ہوئی آگے ہی اُس پتلی نے ایک ہاتھ سے سیوتی نقلی کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ او
ساربان زادے حرامزادے تونے غضب کیا تھا کہ ملکہ کو قتل کیا ہوتا اب کہان جائے گا یہ کہکر خواجہ
یعنی سیوتی نقلی کا ہاتھ پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ مین اُس پتلی کے پچکاری تھی وہ اُسنے منھ پر زنار
کے ماری اُسکا پڑنا تھا کہ زنار کو ہوش آیا جیسے ہی زنار نے آنکھ کھولی پتلی نے پکارا کہ اے ملکہ ہوشیار
ہو جیے لیجیے یہ ساربان زادہ حاضر ہے اسنے غضب کیا تھا کہ سیوتی کی صورت بنکر اور بے ہوشی
کی نارنگی آپ کو دیکر بیہوش کیا جب آپ بیہوش ہوئین تو خنجر لے کر چلا کہ قتل کرون وہ تو مین نے
آکر آپ کو بچا لیا ورنہ یہ تو اپنا کام کر چکا تھا یہ سیوتی نہین ہے خواجہ عمرو عیار ہے بڑی چالاکی کی تھی
یہ سننا تھا کہ زنار گھبرا کر اٹھی اور کہا کہ کہان ہے اُس پتلی نے جواب دیا کہ ادھر ملاحظہ فرمایئے زنار
نے دیکھا کہ میری سحر کی پتلی جسکو مین نے اپنی حفاظت کے لیے مقرر کیا تھا وہ سیوتی کا ہاتھ
پکڑے کھڑی ہے زنار نے کچھ اسم سحر پڑھکر جو دم کیا تمام رنگ و روغن عیاری کا مثل کافور کے
اڑ گیا اصلی صورت نکل آئی زنار نے جو دیکھا تو خواجہ عمرو کو پایا بس برہم ہو کر کہا کہ کیسا کہنا
تھا کہ زمین نے خواجہ کے پانون پکڑ لیے زنار نے اُس پتلی سے کہا کہ اب تو اسکو چھوڑ کر جا اب
یہ جا کہان سکتا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ وہ پتلی خواجہ کا ہاتھ چھوڑ کر غائب ہو گئی زنار نے کہا کہ
او ساربان زادے پہلے تو نے وہ دھوکا اور فریب دیا کہ مین گویا ہون گو مجکو یقین نہ تھا کہ تو گویا
ہے مین جانتی تھی کہ تو دھوکا دے رہا ہے تو عمرو عیار ہے مگر صرف اس غرض سے کہ دیکھون کہ تو کرتا
کیا ہے مین نے سب بندوبست کرکے تجکو رہا کر دیا چنانچہ تو نے پہلا حربہ میرے اوپر وہ کیا کہ
شراب مین بیہوشی ملا کر دی اگر مین اپنا بندوبست نہ کر چکی ہوتی تو شراب پی کر بیہوش جاتی
چونکہ مین پہلے ہی ہوشیار تھی اُس سے بچی دوسرا حربہ یہ کیا کہ میری خواص خاص کی صورت
بنکر آیا بیہوشی کی نارنگی دے کر مجکو بیہوش کیا چونکہ مین پورے طور سے تیری عیاریون اور
مکاریون سے آگاہ تھی بس پہلے اسکا بھی بندوبست کر لیا تھا اس تیرے حربہ سے بھی خداوند

نے بچایا بلکہ تجکو میرا قیدی بنایا کیونکہ تو تو فقرہ دے کر رہا ہو گیا تھا تیرے مقدر مین قید ہونا تھا اور
میری تقدیر مین تیرے ہاتھ سے بچنا تھا کہ یہ صورت پیدا ہوئی اب بتا کہ کیونکر میرے پنجہ سے رہا ہوگا
اور کیونکر اب اپنی جان بچائے گا اب تو مین تیرے فریب مین آنے والی نہین ہون سچ بتا کہ تو نے
میری سیہونی کو کیا کیا خواجہ نے جب دیکھا کہ میرا راز افشا ہو گیا اور اس پتلی نے سب حال
کہہ دیا اور تم ظاہر بھی ہو گئے اگر یہ معلوم ہوتا کہ یہ اس طور کے بندوبست کر چکی ہی تو اسکا بھی تدارک
کرتا اور کوئی تدبیر ہوتی اور کسی طریقہ کی عیاری ہوتی کاہے کو مبتلاے بلا ہوتے خیر جو مقدر مین
لکھا ہی وہ پیش ضرور آئے گا مگر اب ملکہ کسی فریب مین نہ آئے گی اور جو اب کوئی دھوکا کھائیگی
اب اسکے پھندے سے نکلنا اور رہا ہونا محال ہی یہ بیجا خیال ہی بڑی خرابی ہوئی سواے بری
شے کے دوسری شے نظر نہین آتی ہی مین نے تو بھولے سے بھی بری شے کا نام تک نہین لیا نام لینا
تو شے دیگر ہی دل مین خیال تک نہین لایا پھر کیون اُسکا سامنا ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہی جو اس وقت
اُسکا سامنا ہوتا ہی اے کریم تو اپنے وعدہ کو پورا کر نا مجکو اس بلا سے نجات دینا یہ کہکر فکر کرنے
لگے کہ کیا تدبیر کرون کیا دھوکا دون سوچتے سوچتے ایک فریب خیال مین آیا اور دل سے کہا
کہ فریب دیتا ہون اگر چل گیا تو مار لیا ورنہ پھنسے تو ہوئے ہین یہ دل سے یقین کر کے کہا کہ اے
ملکہ عالم جو آپ نے فرمایا بہت درست اور بجا ارشاد کیا مین نے ضرور آپ کو دھوکا اور فریب
دیا واقعی آپ میرے دھوکے اور فریب مین نہ آئین مین نے سنا تھا کہ آپ بڑی زبردست ساحرہ
ہین تو اس امر کا خیال ہوا کہ ذرا آپ کے سحر کا امتحان کرون یہ بھی سنا تھا کہ آپ بہت
ہوشیار ہین تو ہوشیاری کا بھی امتحان ہو جائے جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا واقعی نہ کوئی ساحر
آپ سے سحر مین عہدہ برا ہو سکتا ہی نہ کوئی عیار آپ پر عیاری کر سکتا ہی جو عیاری کریگا
مثل میرے اسیر ہو جائے گا اے ملکہ عالم مین ایسا ہی قدردان اور صاحب لیاقت تلاش کرتا
تھا حمزہ کے ہاتھون بہت پریشان ہون تین روپیہ ماہواری سے زیادہ تو وہ نہین دیتا ہی
اُس پر ہزارون کام لیتا ہی اور وہ کام کہ جس مین جان کا خوف ہی اسپر بھی کوئی قدر نہین ہوتی ہی
چونکہ زمانہ مین روزگار مفقود ہی اس سبب سے جو سختیان گذرتی ہین سب گوارا کرنا پڑتی ہین
چھ چھ ماہ تنخواہ چڑھ جاتی ہی جب ملتی ہی اے ملکہ کثیر الاولاد بھی ہون تین روپیہ مین بسر نہین ہوتی

مگر جبراً قہراً بسر کرتا ہون لہذا اگر آپ مہربانی فرمایئن اور مجکو اپنی خدمت مین رکھین تو مین حمزہ کی نوکری کو ترک کرون اور آپ کی خدمت مین تمام عمر جوکہ باقی ہی بسر کرون واقعی آپ سا قدردان نہ ملے گا مدتون کے بعد تو آپ کی قدمبوسی ہوئی ہی اب مین کہان جاؤنگا صرف اس غرض سے مین نے یہ فکرین کین کہ آپ نے جو فرمایا تھا کہ اگر تو مجکو دھوکا دے گا یا مجھ سے فریب کریگا تو سب میرے اوپر ظاہر ہو جائے گا چنانچہ جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اب مین آپ سے اقرار کرتا ہون اور اس امر کا نوشتہ لکھے دیتا ہون کہ آپ کی اطاعت سے باہر نہ ہونگا آپ کی خدمت سے کسی وقت انکار نہ کرونگا آپ کا حکم بسر و چشم بجالاؤن گا بلکہ دین اسلام کو ترک کرونگا کیونکہ مجھ پر ثابت ہو گیا کہ یہ دین برحق نہین ہی بلکہ باطل ہی سامری پرستی دین برحق اور مذہب حق ہی زنار نے تیوری بدل کر اور برہم ہو کر جواب دیا کہ او ساربان زادے تو پھر فریب مجکو دیتا ہی وہ وقت گذر گیا جو مین نے تجکو رہا کر دیا ای لاحول ولا قوۃ الا باللہ تو کبھی جو دین اسلام کو ترک کرے اگر کوئی ہزار مرتبہ تجکو قتل کرے اور پھر زندہ کرے اور یہ کہے کہ تو دین اسلام کو ترک کر تو کبھی تو ایسا نہ کرے گا اور نہ تو اسی طور سے حمزہ کی رفاقت و نوکری ترک کرے گا یہ فقرہ اب اور کسی کو دے جو کہ بالکل احمق اور نادان ہو مین ایسی احمق نہین ہون جو تیرے فقرہ مین آجاؤن بس لے بس زیادہ بیہودہ نہ بک خاموش رہ اب تیرا رہا ہونا محال ہی مین تجھے بدون قتل کیے اب نہ مانونگی تو نے کوئی دقیقہ میرے ہلاک کرنے مین باقی نہ رکھا تھا مین اپنی عقلمندی اور ہوشیاری سے بچی ورنہ تو تو کام تمام کر چکا تھا اب پھر فقرہ دیتا ہی یہ کسی نادان کو دھوکا دے اور اُس سے یہ تقریر کر اب جلد یہ بتا کہ تو نے میری سیبوتی کو کیا کیا خواجہ نے کہا کہ ای ملکہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ مین آپ کی اطاعت کرونگا اب آپ کے پاس سے کہین نہ جاؤنگا ایک پل کو جدا نہ ہونگا اگر آپ کے حکم کی پابندی نہ کرون جو چور کا حال ہوتا ہی وہ میرا حال کیجیے گا بلکہ قتل فرمایئے گا اگر مین اُسوقت پھر عذر و معذرت کرون ایک نہ سماعت فرمایئے گا زنار نے کہا کہ جو کچھ ہم کہتے ہوین اب تیرے کہنے پر کبھی عمل نہ کرونگی اب تیرے فقرہ مین نہ آؤنگی اب ہرگز ہرگز دھوکا نہ کھاؤنگی بس اب بیکار تقریر نہ کر سچ بتا کہ میری سیبوتی کو کیا کیا خواجہ نے دیکھا کہ یہ

کسی طور سے راہ پر نہین آتی ہے اب رہائی غیر ممکن ہے خیر جو مرضی خدا وہ مالک و مختار ہے اُسنے خود قدرت
پر وعدہ کیا ہے کہ جب تک تو اپنی زبان سے تین مرتبہ موت کا خواستگار نہ ہوگا اُسوقت تک
تیری قضا نہ آئے گی وہ صادق الوعد ہے اپنے وعدہ کو بھولا نہ ہوگا بس کیا خوف ہے کوئی نہ کوئی
صورت رہائی کی نکالے گا یہ دل سے باتین کر کے خواجہ نے زنار کی طرف دیکھکر کہا کہ اے
ملکہ آپ جو بار بار سیبوتی کو دریافت فرماتی ہین کہ کیا کیا سیبوتی کہان سیبوتی کو مین کھا گیا
کیا مزے کا گوشت تھا کہ مین تعریف نہین کر سکتا ہون آپ بیکار اُسکو دریافت فرماتی ہین اب
اُسکا پتہ ملنا دشوار ہے وہ ہضم بھی ہوگئی ہے زنار نے یہ سُنکے کہا کہ کیا تو آدم خوار ہے میری سیبوتی کو
کھا گیا اگر میری سیبوتی کو کھا گیا ہے تو مین تجکو کھا جاؤنگی تو نے بڑا غضب کیا کہ سیبوتی کو کھا لیا
ارے موئے یہ کیا کیا تو بڑا شوخ ہے یہ امر تجھ ہی مین دیکھا کہ تو انسان کو کھا گیا خواجہ نے جواب دیا
کہ پھر کیا کرتا مین تین دن سے بھوکا تھا مین نے اُسکو کھا لیا اُسکا گوشت بھی مزے کا معلوم
ہوا زنار نے کہا خیر اگر تو اُسکو کھا گیا ہے تو کھا جا مین تیرا کام تمام کرتی ہون یہ کہکر آواز دی کہ اے
شبو و سوسن و نسترن و یاسمن کہان ہو یہان آؤ مین نے اُس سارہ بان زادے حرامزادے
کو اسیر کر لیا مگر ایک غضب اُسنے کیا کہ میری پیاری سیبوتی کو کھا لیا یہ سننا تھا کہ سب کی سب خواصین
جو کہ باغ مین عمرو عیار کو تلاش کر رہین تھین یہ سنتے ہی کہ ملکہ نے عمرو عیار کو اسیر کر لیا ایک مرتبہ
بارہ دری مین آئین یہان آکر دیکھا کہ ملکہ مسند پر جلوہ گر ہے اور سامنے قید سحر مین مبتلا خواجہ عمرو
عیار بیٹھا ہوا ہے ملکہ اُس سے کہہ رہی ہین کہ میری سیبوتی کو بتا دے وہ کہہ رہا ہے کہ مین کھا گیا ہون
کہان سے سیبوتی کو لاؤن میری خوراک انسان ہے مین ہزارون آدمی کھا گیا ہون جب تک
مین انسان کا گوشت نہین کھاتا ہون اُسوقت تک میرا شکم نہین بھرتا ہے آج کئی دن سے مین نے
کوئی انسان نہین کھایا تھا از حد بھوکا تھا کھا گیا بس سب خواصین و مصاحبین آکر جمع ہوئین
زنار نے اُن سے کہا کہ سُنا تم نے یہ سیبوتی کو کھا گیا اُنھون نے جواب دیا کہ یہ باتین بناتا ہے
بھلا یہ سیبوتی کو کیا کھا گیا ہوگا کہین انسان انسان کو کھاتا ہے یہ جانورون کا طریقہ ہے اور انسان
جانورون کی خوراک ہے یہ بات کو بناتا ہے اس حرامزادے کو آپ نے اسیر کیونکر کیا کیونکہ یہ تو
گلیم اوڑھ کر غائب ہوگیا تھا ظاہر کیونکر ہوا زنار نے کہا کہ تم سب کی سب پھر میرے کہنے سے

تلاش کو اس نا عیار کے نکلین مین یہان اکیلی رہی کیا دیکھتی ہون وہ جو نارنگی کے درخت مشرق کے گوشہ کی طرف لگے ہوئے ہین اُدھر سے سیوتی ہنستی ہوئی چلی آتی ہی ایک نارنگی ہاتھ مین ہی یہ کہکر زنار نے کہا ہاے میری سیوتی تیری کس کس بات کو یاد کرون بس یہ حرامزادہ سیوتی کی شکل پر ہنستا ہوا میرے پاس آیا اور کہا کہ ای ملکہ عمرو عیار کو تلاش کرتے کرتے تھک گئی کہین پتہ نہ چلا آخر عاجز ہوکر چلی آئی وہ جو مشرق کی طرف نارنگی کے درخت لگے ہین وہان جو گئی تو یہ نارنگی اُنمین لگی ہوئی تھی بھلی معلوم ہوئی مین توڑ لائی مین یہ سُنکے بہت خوش ہوئی کیونکہ جب سے اُن درختون کو لگایا تھا اُسدن سے آجتک بارور نہ ہوئے تھے مجکو اُنکے بارور ہونے کی خوشی تھی یہ حرامزادہ میرے پاس آکر سیوتی کی شکل پر خوش خوش بیٹھ گیا نارنگی میرے سامنے رکھدی مین وہ نارنگی اُٹھا کر سونگھنے لگی وہ نارنگی خود بخود شق ہوئی اُس سے کچھ غبار نکلا جب تک مین سنبھلوں سنبھلوں کہ چھینک آئی پھر مجکو خبر نہین کہ کیا ہوا یکایک مجکو ہوش آیا تو اپنے سحر کی پتلی کو اپنے برابر پایا مین نے دیکھا کہ وہ سیوتی کو پکڑے کھڑی ہی اور کہہ رہی ہی کہ او حرامزادے تو نے غضب کیا تھا کہ ملکہ کو قتل کر ڈالا ہوتا مین حیران ہوئی کہ یہ پتلی کیا کہہ رہی ہی اُسنے کہا کہ ای ملکہ ہوشیار ہو اور خبردار ہو لو یہ ساریان زادہ موجود ہی اور سیوتی کی صورت بنکر آیا تھا اسنے بیہوشی کی نارنگی آپ کو دے کر بیہوش کیا اور قتل کرنے کو خنجر لے کر چلا کہ مین نے زمین سے نکل کر اسکا ہاتھ پکڑ لیا آپ کو ہوشیار کیا یہ جو اُسنے کہا مین نے جو سحر کیا سب رنگ و روغن اُڑ گیا یہ اپنی صورت پر آگیا مین نے اُس کو بتلاے سحر کیا زمین نے پکڑ لیا قید سحر جسم پر اسکے آراستہ کی اب جو مین نے اس سے سیوتی کو دریافت کیا تو اسنے کہا کہ مین کھا گیا ای شبو اور سُن پھر یہ دھوکا دیتا تھا کہ مین آپ کی اطاعت کرونگا مجکو رہا فرمایئے بھلا اب مین کب اسکے فقرہ مین آتی ہون یہ ترک اسلام بھی کرے تب بھی مین اسکو بدون قتل کیے نہ چھوڑون سوسن نے جواب دیا کہ ای ملکہ اب ایسا غضب نہ کرنا کہ اسکو رہا کرنا ورنہ یہ آفت برپا کرے گا اسکا رہا ہونا بہت ہی غضب ہی ملکہ نے کہا کہ کیا مین ایسی نادان ہون جو اسکو رہا کردونگی گو یہ گاتا بہت خوب ہی مگر مین ایسے گانے سے باز آئی کہ جس مین جان کا خطرہ ہو سوسن نے کہا کہ یہ وہی مثل ہوئی کہ پھٹ پڑے ایسا

سونا کہ جس سے کوٹھین کان بس اب رہا نہ فرمایئے ضرور اسکو قتل فرمایئے مین ایسے گانے سے
باز آئی ہماری وہی گانے والیان کیا کم ہین جو اسکو زندہ رکھین اسکے زندہ رکھنے مین ضرر ہی زنار نے
کہا تم بیکار مجکو نصیحت کرتی ہو مین کبھی نہ رہا کرونگی بدون قتل کیے ہوئے مگر مین سیوتی کو کیونکر
اس سے لون یہ ضرور اسکا فقرہ ہی کہ مین ٹھگا گیا نسترن نے کہا کہ ای ملکہ ایک امر میرے خیال
مین آیا ہی یقین ہی کہ ضرور میرا خیال درست ہو زنار نے کہا کہ بیان کرو نسترن نے جواب دیا کہ
ای ملکہ میرے خیال مین یہ آتا ہی کہ جس طرف سے یہ سیوتی کی صورت بنکر نکلا تھا اُسی درختونکے
ذریعہ مین سیوتی کو تلاش کرین شاید سیوتی وہان ہو اُسکو پوشیدہ کر آیا ہو کیونکہ آج تک کسی انسان
نے انسان کو نہین کھایا ہی ملکہ نے کہا کہ سچ کہتی ہو جاؤ تلاش کرو بس نسترن و سوسن و یاسمن
تینون خواصین اُن درختون مین آئین اور تلاش کرنے لگین تلاش کرتے کرتے ایک انبار کے قریب
جو کہ پتیون کا تھا پہونچین اُسکو جو دیکھا اُسکے اندر سے سیوتی نکلی کہ بالکل برہنہ تھی نسترن
نے سوسن سے کہا کہ کیون میری راے نے غلطی نہ کی سیوتی نکلی یا نہین ملکہ کو یقین تھا کہ
کھا گیا ہی بھلا یہ بھی کہین ہوا ہی کہ آدمی آدمی کو کھا جائے سوسن نے کہا کہ بہن اسوقت تو
تم نے بڑی عقلمندی کی آخر سیوتی کو اُٹھا کر ایک کمرے مین سب کی سب لائین اُسکو کپڑے
پہنائے اب پانی وغیرہ چھڑک کر ہوشیار کیا اُسکو جو ہوش آیا تو اپنے کو ایک کمرے مین پایا
اور نسترن و سوسن و یاسمن کو اپنے گرد دیکھا حیران ہوکر کہا کہ تم لوگ کیون میرے گرد ہو نسترن
نے کہا کچھ تم کو خبر بھی ہی کہ تم پر کیا گذری تم فلان مقام پر خشک پتیون کے انبار مین برہنہ
بیہوش پڑی ہوئی تھین ملکہ تمھارے لیے رو رہی ہین سیوتی نے کہا کہ کس نے مجکو بیہوش
کیا اور برہنہ کیا مین تو عمرو عیار کو تلاش کرتی ہوئی اُس طرف گئی تھی وہان مجکو پیشاب لگا مین
پیشاب کرنے بیٹھی پھر مجکو خبر نہ ہوئی کہ کیا ہوا اب جو ہوش آیا اپنے کو یہان پایا ہان یہ امر
ضرور ہوا تھا کہ کسی نے میرے منھ پر کچھ مارا تھا کہ جسکے پڑتے ہی مین اپنے آپ سے جاتی رہی
نسترن نے کہا کہ ای سیوتی بڑا غضب ہوا تھا کہ وہان عمرو عیار موجود تھا اُسنے تم کو بیہوش
کیا اور برہنہ کرکے تمھاری صورت بنکے اور تمھارے کپڑے پہن کر ملکہ کے پاس گیا ملکہ کو بیہوشی
آمیز نارنگی دے کر بیہوش کیا چونکہ ملکہ اپنا بندوبست کر چکی تھین ادھر عمرو نے خنجر قتل کرنے کو نکالا

ادھر ملکہ کی سحری پتلی نے نکل کر عمرو کو گرفتار کر لیا اور ملکہ کو ہوشیار کر دیا ملکہ نے ہوشیار ہو کر عمرو کو پکڑ لیا پتلی چلی گئی اب عمرو ملکہ کے پاس قید ہے ملکہ نے جو تم کو عمرو سے پونچھا اُسنے کہا کہ مین لٹھ گیا ملکہ کو بڑا صدمہ ہوا ملکہ نے ہم سب کو پکارا کیونکہ ہم عمرو کو باغ مین تلاش کر رہے تھے ملکہ نے پکارا ہم سب کی سب ملکہ کے پاس آئین تو خواجہ کو اسیر پایا عمرو نے پھر نقرہ دینا چاہا تھا ملکہ سے کہا تھا کہ آپ مجبور ہا کر دین مین آپ کی اطاعت کرونگا ملکہ نے قبول نہ کیا بس ملکہ نے سب حال ہم سے کہا مین نے ملکہ سے عرض کیا کہ میرے خیال مین آتا ہے کہ لوا سیوتی کو اُن درختون مین جا کر تلاش کرین جدھر سے یہ آیا تھا سیوتی بن کے ملکہ نے کہا کہ جا کر تلاش کرو اب جو تلاش کیا تم کو بیہوش پڑا ہوا پایا یہان اٹھا کر لائے کپڑے پہنائے ہوشیار کیا چلو ملکہ کے پاس ملکہ کو بڑا صدمہ ہے سیوتی نے کہا کہ بڑا غضب ہوا تھا افسوس اُس مونڈی کاٹے نے مجکو برہنہ دیکھ لیا مجکو تو شرم آتی ہے اُسکے سامنے جاتے ہوئے نسترن نے جواب دیا کہ شرم کس امر کی جو تمھارے پاس ہے وہ اُسکی مان کے بھی پاس ہے بس اگر اُسنے دیکھ لیا تو کیا نقصان ہوا کون مرد ایسا ہے جو عورت کے اعضا اور حالت سے آگاہ نہین ہے یا عورت مرد کے اعضا و حالت سے واقف نہین ہے صرف یہ آنکھ کا لحاظ ہے ورنہ عورت مرد کے سامنے خواہ پہنے ہوئے ہو مگر برہنہ ہے اسی طور سے مرد اگر کپڑے پہنے ہو عورت کے روبرو برہنہ ہے پس برہنہ دیکھا تو کیا ہوا سیوتی نے کہا کہ خیر چلو بس سیوتی کو اپنے ہمراہ لے کر نسترن و سوسن و یاسمن بارہ دری مین آئین یہان زنار خواجہ عمرو سے کہہ رہی تھی اے عمرو سچ سچ بتا دے کہ سیوتی کو کیا کیا خواجہ عمرو یہ فرما رہے ہین کہ مین ٹھگ گیا ہون بیکار نسترن و سوسن تلاش کرنے گئی ہین وہ میرے پیٹ مین ہے وہان کہان دل مین کہہ رہے تھے کہ اگر اُس انبار مین تلاش کیا تو مل گئی مین جھوٹھا ہونگا زنار کہہ رہی ہے کہ اے عمرو اب تیری رہائی غیر ممکن ہے خواہ تو سیوتی کو بتا خواہ نہ بتا اگر سیوتی مل بھی جائے گی تو بھی مین تجکو قتل کرونگی کیونکہ تو نے بڑے بڑے ظلم و ستم کیے ہین ساحری پرستون پر تو نے رحم نہین کھایا اُنکو ترسا ترسا کر قتل کیا ہے عمرو جواب دیتے ہین اے زنار تیری کیا مجال ہے جو تو مجکو قتل کر سکے ہمارا خدا ہم کو بچائے گا کیونکہ اب ہم کو یقین ہو گیا ہے کہ یہ چھوڑے گی نہین رہائی غیر

ممکن ہی پھر تم کیون خاموش ہو رہو جو جی مین آئے وہ کہو اب خونر زنار نے کہا کہ اے عمرو مین تجکو ضرور قتل
کرونگی عمرو نے جواب دیا کہ تیری کیا طاقت ہی جو تو مجکو قتل کرسکے تو میرا ایک موے زہار بھی نہین کم
کرسکتی ہی وہ جو تیرے خداوند ہین اُنکی کیا حقیقت ہی اُن پر لاکھو لاکھ لعنت ہی اور دیکھ کہ مین
رہا ہونگا اور تجکو قتل کرونگا تو میرے ہاتھ سے ماری جائے گی خواجہ ہزارون گالیان اور لعنت
کر رہے ہین اور دے رہے ہین کہ زنار برہم ہو رہی ہی اور کہہ رہی ہی کہ جب تک نسترن و سوسن
نہین آلیتی ہی سیوتی کو تلاش کرکے اُسوقت تک مین تجکو قتل نکرونگی ادہر وہ آگئین مین نے
تجکو قتل کرڈالا زنار یہ کہہ رہی تھی کہ نسترن وغیرہ سیوتی کو لیکر سامنے سے دکھائی دین
نسترن نے پکار کر کہا کہ ملکہ آپ پریشان نہ ہون مین سیوتی کو لائی ملاحظہ فرمایئے سیوتی
موجود ہی زنار نے پلٹ کر دیکھا سیوتی کو جو زندہ پایا جان مین جان آئی سیوتی کو دیکھکر خواجہ
سے کہا کیون او ناخیار تو تو کہتا تھا کہ مین سیوتی کو لیکر آیا یہ کہان سے آئی عمرو نے کہا او
لکاتہ مین تجکو بناتا تھا اور پریشان کرتا تھا کیا مین کوئی آدم خوار ہون اب تجھ سے زبان نہ لڑا
جو تیرا جی چاہے وہ کر مجکو زیادہ نہ پریشان کر مین تجکو ضرور قتل کرونگا افسوس اس امر کا ہی کہ تو
میرے ہاتھ سے بچ گئی اگر مجکو یہ معلوم ہوتا کہ تو یہ تدبیر کر چکی ہی تو مین تجکو قتل نکرتا بلکہ نذر
زنبیل کرلیتا اور گلیم اوڑھکر پھر غائب ہوجاتا میرا کوئی کیا بناتا یون ہی سر پٹک پٹک کر سب
رہ جاتین مگر دھوکا کھایا خیر جاتی کہان ہی مجکو تو کوئی قتل کر ہی نہین سکتا ہی کیونکہ میرے خدا
سے اور مجھ سے اقرار ہی کہ جب تک تم تین مرتبہ موت کو اپنے منھ سے نہ طلب کروگے اُسوقت
تک تم کو موت نہ آئے گی تم نہ مروگے بس مین نے موت کو طلب بھی نہین کیا ہی جو
مین مرون اور میرا خدا صادق الوعد ہی وہ اپنے وعدہ کو خلاف نہ کرے گا میرا قتل ہونا غیر
ممکن ہی موت کو یاد کرنا تو شی دیگر ہی اُسکا خیال تک تو دل مین لایا نہین ہون مین خواب
مین بھی تو خیال کرتا نہین ہون بس کیونکر تو مجکو قتل کریگی لعنت ہی تجھ پر اور تیرے خداوند پر
مین نے ہزارون مرتبہ ساحرون کو ہلاک کیا اور تجکو بھی ہلاک کرونگا سامری و جمشید بھی کیا
لیدی ہین وہ بھی ساحر او بچہ شیطان تھے زنار نے یہ جو تقریر سُنی بہت غصہ آیا اتنے عرصہ
مین سیوتی قریب آگئی زنار کو سلام کیا آکر ہاتھ چومے قدمون کو بوسہ دیا زنار نے

گلے سے لگایا زنار سیموتی سے محبت زیادہ کرتی ہی اور زیادہ تر الفت کی یہ وجہ ہی کہ سیموتی
ابھی جوان اور ناکتخدا ہی اور زنار سے اُس سے دوسرا معاملہ ہی جو کہ باہم عورتون عورتون مین ہوتا ہی
زنار نے اسی سبب سے سیموتی کو لگا رکھا ہی اُسکی شادی تک نہین کی ہی کہ اگر شادی کر دونگی
یہ شوہر کے گھر چلی جائیگی مجکو تکلیف ہوگی دوسرے اُسکو دوسرے امر کی لذت ہوگی پھر
یہ میرے کام کیون آنے لگی یہ وجہ ہی جو زنار نے اسکی شادی نہین کی اور اس سے الفت زیادہ ہی
جب سیموتی آئی اور گلے لگا چکی اُس سے سب حال دریافت کیا اُسنے سب حال کہا اُدھر نسترن
نے کل حال سُننے کا کہا اُدھر خواجہ نے ہزارون گالیان دین یہ برہم تو بیٹھی ہوئی تھی حکم دیا
کہ سیخ کوئیے لاؤ اور سیخین لاؤ اور نمک مرچ و روغن لاؤ اور لیمون مین اس حرامزادے ساربان زادے
کے کباب لگا کر کھاؤنگی اور تم سب کو بھی کھلاؤنگی یہ جو حکم دیا فوراً شبو و نسترن نے لا کر
کوئلے انبار کر دیے اور نمک مرچ و لیمون و روغن و سیخین لا کر رکھدین کوئلون پر آگ ڈالدی
اور دہکا دیے زنار نے ایک سیخ مین کپڑا لپیٹا اُسکو گھی مین رکھا اور ایک مین کپڑا لپیٹ کر
نمک مرچ مین رکھا لیمون کاٹ کر ڈالا خواجہ خاموش کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہین مجبور ہین
خدا سے دعا کر رہے ہین اور کہہ رہے ہین کہ تو ہی حامی و مددگار ہی تو ہی اسکے شر سے بچانیوالا
ہی ہمنے تو بھولے سے بھی بُری شی کا نام نہین لیا ہی یہ کیا سامان ہی خداوند کریم سے دعا مین
کر رہے ہین اُدھر اُس لکاتہ نے ایک اپنے سر کا بال و بال جان کر توڑا اُس پر کچھ اسم سحر دم
کر کے بالاے آسمان پھینکا کہ یکایک ایک زنجیر آہنی بلند آسمان سے لٹکی زنار نے اشارہ کیا
وہ زنجیر خواجہ کی کمر مین لپٹ گئی اور خواجہ کو لٹکا لیا زمین سے گز بھر بلند ہوگئی زنار نے سحر
سے اُبھار لیا تھا زمین نے خواجہ کو چھوڑ دیا تھا جب خواجہ لٹک گئے مثل طائر بے بال و پر کے
اُسوقت زنار نے خواصون کو حکم دیا کہ تمام کوئلے دہکے ہوئے اسکے نیچے رکھ دو تاکہ اسکو
گرمی پہونچے اور تیر و کمان لے کر بیٹھو جب مین تیر لگاؤن تم سب بھی تیر لگانا بس جب
تیر کا زخم اسکے جسم پر پہونچے گا مین نمک مرچ چھڑکونگی اور گھی اسی طور سے اسکو بریان کرونگی
جب یہ بریان ہو جائیگا تو اسکی بوٹیان کارد سے کاٹ کاٹ کر کھاؤنگی سب نے کہا
کہ بہت خوب راوی بیان کرتا ہی کہ اُن سب نے یہ موجب کہنے زنار کے وہ دہکے ہوئے

کو لے جو کہ آتش جہنم سے کم نہ تھے خواجہ کے پیچھے کھسکا دیے خواجہ کو یہ معلوم ہوا کہ تمام دنیا بھر کی آگ ہی کہ جس پر مین لٹکا ہوا ہون مجبور تھے جلے جاتے تھے بلک کر دعا کرنے لگے اُدھر سب خواصین زر نار کی تیر و کمان لے کر برابر زر نار کے بیٹھین بس زر نار نے تیر کمان مین جوڑ کر خواجہ کو تاک کر رہا کیا اُسکا رہا کرنا تھا کہ سب خواصون نے بھی رہا کیا خصوصاً سیوتی نے سب سے پہلے کیونکہ یہ سب سے زیادہ جلی ہوئی تھی گو سب خواصین خواجہ سے جلی ہوئین تھین کیونکہ خواجہ نے سب کو پریشان کیا تھا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ پر برابر سے پچیس تیر پڑے اور پچیس زخم آئے جب زر نار تیر لگا چکی اسنے شبو و نسترن سے کہا کہ ذرا آگ دہکا دو اور جو اسنے اُس سیخ کو اُٹھا کر جو کہ گھی مین رکھے ہوئے تھی اور اُسمین کپڑا بندھا ہوا تھا خواجہ کے اُن زخمون پر لگانا شروع کیا اور گھی سے زخمون کو تر کرنا شروع کیا جو کہ تیر سے لگائے تھے بعد گھی سے تر کرنے کے اسنے نمک و مرچ و لیمون اُن پر دوسرے سیخ کے ذریعہ سے لگایا اُدھر نسترن و شبو نے آگ کو دہکایا خواجہ مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگے ایک تو زخمون کی تکلیف دوسرے آگ کی اذیت تیسرے نمک مرچ کی زحمت خون اُن سے ٹپک رہا ہی پھر زر نار نے تیر و کمان اُٹھائی اور قصد تیر لگانے کا کیا اُدھر خواجہ نے یہ تکلیف پا کر بدرگاہ قاضی الحاجات تڑپ کر دعا کی کہ ای کریم کارساز وای رب بے نیاز وای غیاث المستغیثین وای ارحم الراحمین میری مدد کر اس بلا سے نجات دے تو صادق الوعد ہی کیا اپنے وعدہ کو فراموش فرمایا مین نے بُری شے کا نام نہین لیا ہی واسطہ مجکو اپنی عزت و جلال کا واسطہ تجکو انبیاے با سلف کا میرے حال پر رحم فرما اور اپنے وعدہ کو پورا کر ای رب العالمین ای فریادرس بیکسان و دادرس مظلومان مجکو اسکے شر سے پناہ دے بھیج کسی اپنے بندہ خاص کو کہ وہ آکر مجکو رہا کرے ای کریم مین اگر مارا گیا تو دشمن بہت خوش ہونگے دوست غمگین ہونگے حمزہ کو صدمہ ہوگا یقین ہی کہ وہ جہاد کو ترک کرین مین آجتک تیری راہ مین بہت لڑا ہون تیرے دشمنون کو مین نے ہلاک کیا ہی ابھی میرا دنیا سے جی نہین سیر ہوا ہی میرے حال پر رحم فرما واسطہ تجکو محمد مصطفےٰ کا یہ دعا کرتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے رباعی ای کریمے کہ از خزانہ غیب گبر و ترسا وظیفہ خور داری + دوستان را کجا کنی محروم + تو کہ با دشمنان نظر داری + کبھی یہ رباعی

زبان پر جاری کرتے تھے رباعی بگرداب بلا افتادہ ام یا مصطفٰے دستے + بہ بحر غم گرفتارم علی مرتضٰی دستے + ز حالات شب معراج دانستم یداللّٰہی + بہ بیداد ستم نہ گیری یا علی شیر خدا دستے + کبھی کہتے تھے سگرو سنسار پکارت ہین جبرئیل کو انچھ ہمین بتائیو + تین سو برس نبی جی سے آگے تا ہر تے مسلمان کو چھڑائیو + جب بھیڑ پڑی درکھیبر کی انتر بار سین چلائیو + بیتن ملتی کرون دسنگ آکہ میری بار دیر لگائیو + اب وقت ہوا اور کمک ہیون جو خواجہ نے بلک کر دعا کی اسوقت ابھی خواجہ کی زندگی باقی تھی پیمانہ عمر لبریز نہین ہوچکا تھا ملکہ زنار شہوت پرست کی قضا آچکی تھی وہ جب ہی تو یہ ظلم و ستم خواجہ پر کر رہی تھی خداوند کریم کو کسی کا ظلم و ستم پسند نہین آتا ہے نہ وہ ظالم ہے نہ ظلم کو پسند کرتا ہے یہان زیادتی ظلم و ستم کی ہوئی وہین اُسنے ظالم پر اپنا عتاب نازل کیا اب زنار کے ظلم و ستم کی حد ہوچکی تھی اسکا پیمانہ عمر لبریز ہوچکا تھا خواجہ سے بلک کر جو دعا کی در ہاے آسمانی اُسوقت اجابت دعا کا کھلا تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا دریا رحمت الٰہی موجزن ہوا خواجہ کی رہائی کا زمانہ آپہونچا خداوند کریم کو خواجہ کے حال زار پر رحم آگیا فوراً خواجہ کی رہائی کا سامان پردۂ غیب سے کیا یعنی تحریر کرچکا ہون کہ بادشاہ سابق یعنی سیماے بلند آواز جب کہ صاحبقران سے رخصت ہوکر صحراے عجائب نگار مین گیا تھا وہان جاکر اسنے اپنے ملازمون اور دوستون اور غلامون کو بذریعہ پتلیون کے اپنے رہا ہونے سے آگاہ کیا تھا اُسکے بعد اپنی زوجہ اور فرزند و دختر کو آگاہ کرکے اسنے یہ قصد کیا تھا کہ جبتک یہ لوگ یہان آئین مین صاحبقران کی خدمت مین ہوآؤن اور اُنکو دیکھ آؤن اور پھر کے آؤن پھر یہان آکر ان سب سے ملونگا اتنے عرصہ مین یہ سب یہان جمع ہوجاینگے تخت سحر پر سوار ہوکر خدمت صاحبقران مین چلا تھا تخت سحر اُڑائے ہوئے چلا جاتا تھا قضاے کار و اتفاقات روزگار اسکا گذر اُدھر سے ہوا جدھر باغ تھا زنار جادو کا جب یہ وہان پہونچا اسکو خیال آیا کہ اس کوہ پر باغ ہے زنار شہوت پرست بہن بے ستون جادو کا وہ لگاتی بھی ساحرۂ زبردست اور بڑی سیاہ قلب ہے اور میری گرفتاری مین اُسنے بھی بے ستون کو کمک دی تھی اور شریک رہی تھی اگر اسوقت مل جائے اپنے باغ مین تو کیا اچھی بات ہے اس سے بھی سمجھ لون اور خداوند کریم اپنا فضل و کرم کرے

تو قتل کرون اور اسکے جسم ناپاک سے اس دنیا کو پاک کرون اپنے دشمن سے عوض لون یہ خیال کر کے تخت کو روکا تھوڑی دیر ٹھہر کر اب تخت کو طرف باغ زنار کے روانہ کیا چونکہ خواجہ بر تشنہ زیادہ تر ہو رہے تھے اور رہائی کا وقت آگیا تھا اور زنار کے قتل کا وقت قریب پہونچ گیا تھا زنار کی قضا اس بادشاہ کے ہاتھ سے تھی کیونکہ نہ سیماے بلند آواز کا اُس طرف سے گذر ہوتا اور اُسکے ذہن مین یہ بات پیدا ہوتی خداوند کریم نے اپنا فضل و کرم کیا خواجہ پر رحم کھایا یہان وہ وقت ہو کہ زنار تیر کمان مین جوڑ چکی ہو رہا کرنے کی دیر ہو کہ تیر کو رہا کر کے دوسری مرتبہ خواجہ کو نشانۂ خدنگ کرے اور کہہ رہی کیون عمرو عیار مجکو فقرہ دینے کی سزا پائی اور ساحرون کو قتل کرنے کی اسی طور سے وہ بھی تڑپ تڑپ کر ہلاک ہوئے ہین اور تجکو رحم نہ آیا تیرے خدا نے اسوقت تیری کمک نہ کی تو تو کہتا تھا کہ میرا خدا مجکو بچا لیگا اور مین تجکو قتل کرونگا اب تو تو ہی قتل ہوتا ہو اور مین زندہ بچتی ہون خواجہ یہ اُسکی تقریر سن رہے تھے اور خاموش دعا کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے کریم اب تو یہ تکلیف نہین اُٹھ سکتی ہو نہ اسکی طعنہ آمیز تقریر کی برداشت ہو سکتی ہو جلد میرے حال پر رحم فرما اور بھیج کسی کو کہ اسکی سرکوبی کرے اور مجکو رہا کرے اپنی قدرت کا تماشہ دکھا اور مجکو رہا فرما خواجہ نے ادھر یہ دعا کی اور آنکھون سے اشک حسرت گرے اُدھر اُس لکاتہ نے کمان کو کھینچا سہسر کرکی اُسکا چلہ کو کھینچنا تھا کہ برابر سے سب کمانین کھینچین ادھر کمانین کھنچین اُدھر سیماے بلند آواز تخت کو اُڑا کر اُس باغ مین آکر پہونچے بالاے ہوا تخت کو قائم کر کے باغ کی طرف دیکھا کیا تماشہ نظر پڑا دیکھا کہ زنار شہوت پرست کرسی پر بیٹھی ہوئی ہو سامنے میز رکھی ہوئی ہو اس پر دو کانسہ رکھے ہوئے ہین اور اُسکی خواصین و مصاحبین گرد اُسکے کرسیون پر بیٹھی ہوئی ہین کمانین سب کے ہاتھ مین ہین زنار کمان کھینچے ہوئے نشانہ تاک رہی ہو یہ جو ملک سیماے بلند آواز نے دیکھا خیال کیا کہ یہ لکاتہ کس کو اپنا نشانہ بنا رہی ہو یہ تو نہایت ظالم ہو کسی پر ظلم و ستم تو نہین کر رہی ہو یہ خیال کر کے دل مین اُس طرف کو دیکھا کہ جدھر یہ سب متوجہ تھین اور نشانہ بازی ہو رہی تھی ایسی مشغول تھین کہ بالکل خبر بھی نہ تھی کہ قضا سر پر آموجود ہوئی خواجہ تو بچے جاتے ہین ہم خود خدنگ اجل کے ہدف و نشانہ بنتے ہین زاغ کمان انکے حال پر گریان تھا گوشہ کمان سے صدا آرہی تھی کہ اپنی جان بچا

اب کوئی صورت تیری زندگی کی نظر نہین آتی ہی تیری جان کا ملک الموت آن پہونچا ہی اسنے تو کمان کو کھینچا اور نشانہ تاکا اُدھر صیاد اجل نے اسکو تاکا اور خدنگ قضا کا نشانہ کیا یعنی سیماے بلند آواز نے دیکھا تو کیا دیکھا کہ ایک زنجیر آہنی ہوا پر قائم ہی اُسمین ایک مرد بزرگ آویزان ہین اور لٹک رہے ہین زمین سے گز سوا گز بلند ہین اور نیچے اُنکے آگ از حد دہک رہی ہی کہ اُسکی گرمی سے وہ بیقرار ہو رہے ہین سوے آسمان سر اُٹھائے ہوئے خدا سے دعا کر رہے ہین اور اُنکے جسم سے خون ٹپک رہا ہی سیماے بلند آواز نے ابھی تک یہ نہین پہچانا ہی کہ یہ خواجہ عمرو میرے محسن ہین جسکے سبب سے مین قید بے ستون سے رہا ہوا ہون جب کہ اسنے یہ دیکھا اور چہرہ نورانی پایا اور خدا سے دعا کرتے ہوئے بصدر جوع قلب دیکھا تو خیال کیا دل مین کہ کوئی مرد بزرگ ہین یہ لکانہ اُٹھالائی ہی اُن سے طالب وصل ہوئی ہی اُنھون نے انکار کیا ہی یہ اُن پر ظلم و بدعت کر رہی ہی کیونکہ یہ شہوت پرست تو بہت ہی نام بھی اسکا شہوت پرست ہی انکی مدد کرنا لازم ہی اور اس حرامزادی کو قتل کرنا یہ خیال کرکے اُنھون نے اپنا تخت طرف زمین کے مائل کیا اس خیال سے کہ اس لکانہ کو آگاہ و خبردار کرکے قتل کرون جب یہ قتل ہو جائے گی یہ بھی رہا ہو جائینگے بس یہ طرف زمین کے چلے تو مگر اُنکی نگاہ اُسیطرف ہی جدھر خواجہ لٹکے ہوئے ہین جب یہ کچھ قریب پہونچے اُنھون نے اب جو دیکھا تو کچھ اب صورت معلوم ہوئی خیال کیا کہ اس صورت کو تو مین نے کہین دیکھا ہی یہ کون بزرگ ہین اور کہان مین نے انکو دیکھا ہی اب تو یہ اور قریب جلد آئے وہ ایسی غافل تھی نشانہ تک رہی تھی کہ اُسنے بالکل بادشاہ سیماے بلند آواز کو دیکھا تک نہین سنی نگاہ پر غفلت کے پردے پڑ گئے تھے قضا نے اپنا بالکل اثر کر لیا تھا کسی بات کا خیال تک نہ تھا سواے نشانہ تاکنے کے اِس خطاکار نے سوچ لیا تھا کہ اب مین نے خواجہ کو قتل کیا کسی کی کیا مجال و طاقت ہی کہ یہان آکر اسکو بچائے مین آج سامری و جمشید کی تحریر کو مٹائے دیتی ہون بڑا ثواب حاصل کرتی ہون یہ نہ خبر تھی کہ خود ہی تھوڑے عرصہ مین واصل جہنم ہوتی ہون بلا خوف و خطر آنکھون پر غفلت کے پردے ڈالے ہوئے بیٹھی تھی نشانہ تاک رہی تھی کہ اُدھر جب سیماے بلند آواز قریب پہونچے اور اُنھون نے غور سے دیکھا

تو پہچانا کہ یہ تو میرے محسن اور جان بخش خواجہ عمرو ہین عیار حمزہ صاحبقران جنکے سبب سے مین
قید سے بے ستون کی رہا ہوا اور مین نے رہا ہو کر صاحبقران کی کمک کی تیغہ سحر کش لا کر
دیا کہ صاحبقران نے بے ستون کو قتل کیا ورنہ بڑی مشکل ہوتی اگر یہ کوشش و عیاری نہ کرتے
نہ مین رہا ہوتا وہ کسی نہ کسی کو بھیج کر مجکو قتل کرا ڈالتا کیونکہ مین بالکل بے دست و پا تھا انھون نے
بڑی عنایت کی جب مین صاحبقران سے رخصت ہو کر چلا تھا تو انکو صاحبقران کی خدمت
مین چھوڑ آیا تھا یہ یہان کہان سے آگئے اور اس لکانہ کے ہاتھ کیونکر لگ گئے ان کی کمک کرنا
لازم ہی کیونکہ یہ تو میرے محسن ہین یہ لکانہ اب جاتی کہان ہی میرے محسن و جان بخش پر ظلم و ستم کرے
اور مین خاموش رہون مین پہلے ہی اسکے قتل کی فکر مین آیا تھا اب تو میرے اوپر اسکا قتل
واجب ہوا یہ خیال کرکے آواز دی کہ اے خواجہ سلامت سلام و علیک آپ کو اپنی رہائی مبارک
ہو مین آپ کا غلام جان باز آپہونچا آپ پریشان نہ ہون اب اس لکانہ کی کیا مجال ہی جو یہ
آپ کی طرف یہ نگاہ کج دیکھ سکے گو مجکو اس واقعہ کی خبر نہ تھی اتفاق سے ادھر آگیا آپکی خدمت
کرنا میرے مقدر مین بدی تھی اس سبب سے میرا ادھر کو گذر ہوا خواجہ نے جو یہ صدا سنی یہ تو
دعا مین مصروف تھے طرف آسمان کے دیکھ رہے تھے انکو دین و دنیا کی خبر نہ تھی کہ کون آیا ہی اور
کون نہین آیا ہی اب جو صدا یہ سنی تو سر اٹھا کر دیکھا اس آواز کی طرف فوراً انکی نگاہ سیماے بلند آوا ز
پڑی دیکھا بادشاہ طلسم جسلو مین نے رہا کیا تھا تاج سر پر رکھے ہوئے تخت پر سوار جھبلی روش
پر تخت ہوا پر قائم میری طرف دیکھ رہا ہی جیسے ہی خواجہ نے اسکی طرف دیکھا اسنے جھک کر سلام
کیا خواجہ نے جواب سلام دے کر کہا کہ جلد میری رہائی کی فکر کرو میری جان پر بنی ہوئی ہی یہ آگ
جلائے دیتی ہی دوسرے یہ زخم جو تیرون سے پہونچے ہین وہ الگ ہلاک کرتے ہین اب ان
تکلیفون کی برداشت نہین ہو سکتی ہی تمھارا بڑا احسان ہوگا جو میری رہائی مین کوشش
کروگے کیونکہ میری جان پر بنی ہوئی ہی یہ جو خواجہ نے کہا بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ غلام
حاضر ہی جہان تک ممکن ہوگا آپ کی رہائی مین کوشش کرے گا اپنی جان دونگا اور آپ کو
رہا کرونگا اب آپ اطمینان رکھین کہ یہ حرامزادی فاحشہ لکانہ قحبہ آپ کو تکلیف نہین دے
سکتی ہی یہ کہکر کچھ پڑھ کر جو دم کیا جہان پر آگ دہک رہی تھی وہان کی زمین شق ہوئی اور

ایک پتلی پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین ایک چھوٹی سی پچکاری تھی اُس پچکاری کو اُس آگ پر مار پچکاری
کا پڑنا تھا کہ وہ آگ بالکل سرد ہو گئی ذرا بھی اُسمین گرمی باقی نہ رہی ادھر تو آگ سرد کی اُدھر خواجہ
کو آگ کے سرد ہونے سے راحت ملی وہ پتلی تو آگ کو سرد کرکے غائب ہو گئی یہ واقعہ کسی نے
نہین دیکھا کیونکہ سب خواجہ کی طرف نشانہ بازی مین مصروف تھین سب کی نگاہ بلند تھی
زمین کی طرف کسی کی نگاہ نہ تھی جو یہ واقعہ دیکھتین کہ آگ سرد ہو گئی ادھر جب بادشاہ طلسم آگ
کو سرد کر چکا اُسوقت متوجہ ہوا طرف زنار کے اور تخت کو اُڑا کر سامنے آیا اور خواجہ کو اپنی پشت
کی طرف کر لیا اور پکارا کہ او لکاتہ زنار یہ کون سی حرکت ہے خبردار و ہوشیار ہو جا مین تیری جان کا
ملک الموت آ پہونچا خواجہ کی کمک کرنے کو جس طور سے تیرے بھائی بے ستون کو قتل کیا
ہے اسی طور سے تجکو بھی قتل کرونگا اور اُسکے پاس تجکو بھی پہونچا دونگا دوزخ مین تو نے بہت ظلم
و ستم پر کمر کسی ہے اب میرے ہاتھ سے جاتی کہان ہے راوی بیان کرتا ہے کہ اُسوقت تک تو زنار و اُسکی
خواصون کو خبر نہ تھی کہ جب تک سیماے بلند آواز قریب خواجہ آئے تھے ہان جب سیماے
بلند آواز نے خواجہ کو پہچان کر کہا تھا کہ سلام و علیک اے خواجہ سلامت مین آپ کا
غلام جان باز آ پہونچا ہون پریشان نہ ہوجیے گا اور خواجہ سے اور ملک سیماے بلند آواز
سے گفتگو ہوئی تھی یہ نشانہ تو تاک چکی تھی اسکے کان مین جو یہ صدا پہونچی اُسنے خواصون سے
کہا تھا کہ یہ کون عمرو عیار سے باتین کر رہا ہے ذرا دیکھنا تو سب نے ایک مرتبہ خواجہ کی طرف
دیکھا گو نشانہ تاک رہین تھین مگر اس طور سے ہر ایک نشانہ تاک رہی تھی کہ کسی کی نگاہ
بلند نہ تھی سب کی نگاہ خواجہ کے جسم اسفل پر تھی یہ بھی زنار نے کہا تھا کہ پہلے اسکے
جسم اعلی کو نہ زخمی کرنا اگر اُسکو زخمی کروگے اور کوئی تیر گلے پر پڑ گیا اور گلے کو توڑ کر پار گذر گیا تو
یہ ہلاک ہو جائے گا تکلیف قتل سے محفوظ رہے گا اسکو جہان تک ممکن ہو تڑپا تڑپا کر قتل کرنا
اس سبب سے سب کی نگاہ تھی تو اُسی طرف مگر بلند نہ تھی اب جو یہ زنار نے کہا سب نے
دیکھا کیا نظر پڑا ایک تاجدار تخت پر سوار عمرو عیار سے کلام کر رہا ہے زنار نے بھی دیکھا خواصون سے
سے کہا کہ تم نے غرصہ کیا عمرو عیار کا حمایتی آ پہونچا مگر جاتا کہان ہے مین تو اُسکے خون کی پیاسی ہون
اُسکی تلاش مین تھی عمرو عیار کو قتل کرکے اسکے قتل کرنے کی فکر مین ضرور جاتی اسی نے میرے

بھائی بے ستون جادو کو قتل کرایا ہی نہ یہ تیغہ لاکر دیتا نہ وہ قتل ہوتا خوب ہوا یہ یہان آگیا اب کمانین ہاتھ سے رکھ دو پہلے مین اس سے سمجھ لون پھر خواجہ کو قتل کرون کیونکہ جب تک یہ قتل نہ ہووے گا خواجہ کا قتل ہونا محال ہی خواصون نے کہا کہ ای ملکہ یہ کون ہی کیا یہ ہی طلسم کشا ہی مگر ہم تو سنتے تھے کہ طلسم کشا ساحر نہین ہی یہ تو ساحر ہی زنار نے کہا تمنے نہین پہچانا ارے کمبختون یہ بادشاہ طلسم سمائے بلند آواز ہی جسکو میرے بھائی بے ستون نے شنگال بادشاہ طلسم کے حکم سے اپنے پاس قید رکھا تھا جسکو عمرو عیار نے بے ستون کو دھوکا کر ہاکیا یہ وہ ہی اب اپنے حمایتی یعنی عمرو عیار کو رہا کرنے آیا ہی اسکا حمایتی بنکر سامری و جمشید نے میری مراد پوری کی زنار خواصون سے یہ کہہ رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ یہ طلسم کشا نہین ہی طلسم کشا کو تو اس حال کی خبر بھی نہ ہوگی نہ وہ ساحر ہی جو یہان آسکے یہ اسکی قضا اسکو لائی ہی دونون کو قتل کرونگی اسکی تقریر تمام نہوئی تھی کہ بادشاہ طلسم نے سامنے آکر پکار کر وہ تقریر کی جو کہ تحریر کر چکا ہون اور کہا کہ خبردار دست خود را نگہدار اب خواجہ پر تیر نہ لگانا ورنہ خطا پائیگی پہلے مجھ سے مقابلہ کرلے اور مجھکو قتل کرلے پھر خواجہ سے بولنا دیکھو ہوشیار ہوجا کمان ہاتھ سے رکھدے زنار نے جو بادشاہ کو سامنے پایا اور یہ تقریر سنی فوراً کمان ہاتھ سے رکھدی اور کہا کہ کیون قضا آئی ہی مین وہ ہی ہون کہ جسنے تجھے حالت حکومت مین اسیر کرلیا تھا اور تو میرا کچھ نہ کرسکا تھا اب کیا بنا لیگا بس اسی مین خیریت ہی کہ میرے پاس چلا آ اور اپنی خطا کو معاف کرا مین تیری خطا بخش دونگی بھائی کے خون کا عوض نہ لونگی دیکھ خبردار ہوجا تو میرا کچھ نہ کرسکے گا کیون اپنی جوانی کو تباہ کرتا ہی مجھ ایسی ساحرہ سے مقابلہ کرکے بادشاہ نے جواب دیا کہ اولکاتہ وہ زمانہ اور تھا اور یہ زمانہ اور ہی اسوقت مین سب مجھ سے پھر گئے تھے اور مجھکو دھوکا دے رہے تھے اور دھوکے اور فریب سے مجھکو اسیر کرلیا تھا وہ جو شنگال بادشاہ بنا ہوا تھا وہ میرا کیا بنا سکتا تھا پہلے تو دھوکے دھوکے مین تمام تحفہ جات طلسمی میرے قبضہ سے نکال لیے اسکے بعد مجھکو شراب پلاکر بیہوش کیا اسی حالت مین مع میرے ملازمون کے تو نے اور تیرے بھائی اور شنگال و دیگر نمک حرامون نے پکڑ لیا ورنہ اگر مین ہوشیار ہوتا تو میرا اسیر ہونا محال تھا تمام طلسم تہ و بالا کردیتا اور اب اسکا معاوضہ ہوجائیگا لے مین سامنے موجود ہون اگر اپنی زندگی چاہتی ہی تو ہاتھ باندھکر میرے پاس آ

مین تیری خطا معاف کرون اور طلسم کشا کی شراکت کر یہی صورت تیری زندگی کی ہی ورنہ بچنا محال ہی جب سے مین نے خواجہ کو اس حال سے دیکھا ہی میری آنکھون مین خون اُترا ہوا ہی بس اب جو کچھ تجکو کرنا ہو وہ کر مجکو تاب نہین ہی زنار نے جواب دیا کہ مین ہوشیار رہون یہ تو مجھسے کبھی نہوگا کہ مین طلسم کشا کی اطاعت کرون یا تیری مین تجھسے کوئی بایہ کمی کا نہین رکھتی ہون تجھ ایسے میرے بہت سے شاگرد ہین ہان یہ تیرا مرتبہ کبھی تھا کہ تو بادشاہ طلسم تھا اُسوقت مین ہم سبکو تیری اطاعت و فرمانبرداری لازم تھی جبکہ تو ملحد و مرتد و ملچ ہوگیا تو اب ہم کیونکر تیری اطاعت کرین اب تو تجکو جہانتک ممکن ہوگا قتل کرینگے یہ کہکر خواصون سے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ بڑے زبردست سے سامنا ہی بادشاہ نے کہا کہ گو میرے آقا و مالک طلسم کشا کا یہ حکم ہی کہ پہلے حریف پر سبقت نکرنا اُسکا حربہ رد کرکے اُسپر حربہ کرنا مگر مین اسوقت اُنکے حکم کے خلاف اُس سبب سے کرتا ہون کہ میرے محسن و جان بخش یعنی خواجہ عمرو تیری قید مین مبتلا ہین اور از حد تکلیف مین ہین مجکو اُنکی تکلیف گوارا نہین ہی اگر مین تیرے حربہ کا انتظار کرونگا تو عرصہ ہوگا اُنکو اور تکلیف ہوگی زنار نے کہا کہ تو شوق سے حربہ کر مین خبردار ہون تیرے حربہ کی مشتاق ہون تجھ ایسے بہت سے چھوکرے مین نے ٹانگ کے نیچے سے نکالدئیے ہین یہ جو کلمہ کہا بادشاہ کو غصہ آگیا اور یہ کہا کہ خبردار ہو جا مین نے تجھ ایسی فاحشہ ہزارون جوتیون سے قتل کی ہین اور ناک و چوٹی کاٹکر نکالدیا ہی بس اپنی زبان بند کر یہ کہکر اور ایک مرتبہ تخت پر جھوم کر دستک دی اور کہا کہ کوئی حاضر ہی یا سب مر گئے یہ کہنا تھا کہ ایک سنناٹا ہوا حاضر حاضر کی صدا آئی زنار و اُسکی خواصون و خواجہ نے دیکھا کہ ایک پتلا سر پر ایک کشتی رکھے ہوے پیدا ہوا اُسنے آتے ہی سلام کیا خواجہ سلامت اب سب تکلیف و اذیت بھول گئے تماشہ دیکھنے لگے جیسے اُس پتلے نے سلام کیا اور کشتی سامنے پیش کی بادشاہ نے اشارہ کیا اُسنے توربے پوش کو اُٹھایا سب نے دیکھا کہ اُسمین ایک ترنج و ایک نارنج تھا اور چند اشیا سحر کی تھین بادشاہ نے ترنج اُٹھایا اُدھر اُس پتلہ نے توربے پوش کشتی پر ڈالدیا بادشاہ نے اشارہ کیا وہ کشتی لیکر جس طور سے آیا تھا اُس طور سے چلا گیا وہ ترنج لیکر بادشاہ نے اپنی زبان مین سوزن سے نشتر دیا اور خون لیکر اُس ترنج کو رنگا اور چھینٹے دیے بعد اُسکے ران مین نشتر دیا اُس خون سے

بھی ترنج کو رنگین کیا زنار بانو بیٹھی تھی یا کھڑی ہو گئی اور دیکھ رہی کہ اُسنے بھی ایک کارد اُٹھا لیا ہی خواصین کہہ رہی ہین کہ ملکہ آپ بھی کوئی سحر تیار کیجیے وہ جواب دیتی ہی کہ ایسے چھوکرون اور طفل مکتب کے لیے کیا سحر تیار کرون اسکے لیے جنبش لب کافی ہی ابھی تو ایک اشارہ مین خاک سیاہ ہو جائیگا نہ معلوم یہ کس بھروسہ پر مجھ سے لڑنے کو آیا ہی تم دیکھ لینا کہ ادھر مین نے اشارہ کیا اُدھر یہ ہلاک ہو کر خاک پر گرا اسکو اپنے دل کی حسرت نکال لینے دو دیکھون یہ میرا کیا کرتا ہی خواصین خاموش ہو رہین اور کھڑی ہوئی تماشہ دیکھنے لگین ایک نے دوسری سے کہا کہ واقعی یہ امر ہی کہ بھلا یہ ملکہ سے کیا مقابلہ کر سکتا ہی ملکہ ملکہ ہی یہ یہی ہی چہ نسبت خاک را با عالم پاک بین ملکہ مین اور انھین زمین آسمان کا فرق ہی بادشاہ طلسم ہونے کا جو چاہے مرتبہ کہو وہ درست ہی کیونکہ بادشاہ صاحب تحفہ جات طلسمی ہوتا ہی اس سبب سے اُس سے کوئی لڑ نہین سکتا ہی ورنہ ملکہ ان ایسے ہزارون صبح سے شام تک ساحر تیار کر دین سو وہ بھی بات اب نہین ہی کہ یہ بادشاہ ہون انکو قضا ہی لائی ہی دوسری نے کہا کہ کوئی تو ایسا امر ہوگا کہ جو اتنی بڑی ساحرہ سے یون بلا خوف مقابلہ پر آمادہ ہوا ہی تیسری بولی کہ کچھ بھی نہین ہی صرف اپنی حکومت کے بھروسے پر ہی سو وہ حکومت اب کہین نام کو بھی نہین ہی مگر مرے جاتے ہین چوتھی بولی اس تقریر سے کیا فائدہ دیکھ لینا جو ہوگا لو اُدھر دیکھو وہ اپنا حربہ کرتا ہی اس بحث سے کوئی بات فائدہ کی نہین ہی پر جو چوتھی نے کہا سبکی سب اُس طرف متوجہ ہو گئین اُدھر سیماے بلند آواز نے اُس ترنج کو خون سے رنگین کر کے اور اُسپر اسم سحر دم کر کے خبردار خبردار کہکر اب جو زنار جادو پر مارا وہ ترنج سحر قہقہہ کرتا ہوا مثل شعلۂ جوالہ کے چلا وہ اُسی طور سے کارد سحر ہاتھ مین لیے ہوے کھڑی رہی جیسے ترنج قریب پہونچا اسنے اسم سحر دم کر کے وہ کارد سحر اُس ترنج پر ماری اُسکا ترنج پر پڑنا تھا کہ ایک برق چمکی وہ ترنج بیچ سے شق ہوا اور ایک شعلہ پیدا ہوا وہ شعلہ اُسکی طرف چلا اسنے سحر کیا کہ وہ شعلہ بلند ہونے لگا اسنے اشارہ کیا کہ اے سحر سیماے بلند آواز واپس جا اپنے بادشاہ کو جسنے تجکو بھیجا ہی اُسکو جلا دے مین اُسکی طرف واپس کرتی ہون وہ شعلہ بلند ہو کر طرف سیماے بلند آواز کے چلا بادشاہ نے جو دیکھا کہ شعلہ میری طرف آتا ہی بس فوراً اپنی ران مین نشتر مارا اُس سے جو خون نکلا اُسکو

چلو مین لیکر اُس شعلہ پر مارا اور کہا کہ برق بنکر زنار پر گر اور اُسکو ہلاک کر یہ کہنا تھا کہ وہ شعلہ
برق ہوگیا اور چمک کر بالاے آسمان گیا اور وہان سے تڑپ کر چلا ادھر زنار نے دیکھا کہ یہ سحر
اسنے بڑے غضب کا کیا ہی اسکا رد کرنا فوراً غیر ممکن ہی جلدی سپر سحر اُٹھا کر سر کی پناہ کی اُدھر بادشاہ
نے اور زور دیا کہ ایک چلو خون اور اُس برق پر مارا ادھر تو اسنے سپر کو پناہ کیا اُدھر اُنھون نے
خون مارا بس اب جو تڑپ کر برق گرتی ہی اسنے لاکھ لاکھ اپنے کو بچایا اور رد ہین تن بنایا مگر کچھ نہو سکا
وہ برق صاف سپر کو قلم کرکے سر پر آئی وسر وگردن کو قلم کرتی ہوئی سینہ مین آئی اور
سینے کو تراشتی ہوئی شکم کی خبر لیتی ہوئی شرمگاہ کے پہاٹک کو کشادہ کرتی ہوئی غرق زمین ہوگئی
اسکے دو پرکالے ہوے ایک شعلہ بلند ہوا کہ جسنے اُس لکاتہ کے جسم ناپاک کو جلا کر خاک کر دیا
اسکا مرنا تھا اور نہ دو پرکالے ہونا تھا کہ ایک تہلکہ عظیم برپا ہوا تاریکی ہوگئی برف باری
وسنگباری ہونے لگی آندھی سیاہ اُٹھی بیر غل مچانے لگے ایک تلاطم برپا ہوا بادشاہ طلسم
نے جلدی سے مشعل سحر کو روشن کیا یہ جو ہلاک ہوئی اسکا سحر برطرف ہوا خواجہ کے
جسم سے قید سحر خود بخود برطرف ہوگئی وہ زنجیر آہنی جسمین خواجہ لٹکے ہوے تھے غائب ہوگئی
اب خواجہ طرف زمین کے چلے کہ سماے بلند آواز نے سحر کیا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا اُسنے خواجہ کو
روکا اور لاکر تخت پر ڈالدیا ادھر وہ تاریکی برطرف ہوئی وہ شور وغل کی صدا اور برف باری
سنگباری بھی موقوف ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من زنار شہوت پرست جادو و بود
افسوس مردیم وجان دادیم بمطلب خود نرسیدیم بعد اس آواز آنے کے وہ سب آثار برطرف ہوے
روشنی ہوئی اب خواجہ نے دیکھا نہ وہ باغ ہی نہ وہ بارہ دری ہی نہ وہ عمارت نہ وہ خواصین نہ
وہ سامان جو کہ اُسوقت تھا ایک مکان کہنہ ہی خام اُسکے گرد کچھ گھانس لگی ہوئی ہی اور چند
عورتین کالی کالی صورتون کی کھڑی ہوئی ہین اور ایک لاشہ ایک ساحرہ کا زمین پر پڑا ہوا
ہی سواے اسکے اور کوئی سامان شوکت وشان نہین ہی جو کہ قبل مین تھا یہ دیکھکر خواجہ بہت
حیران ہوے بادشاہ سے پوچھا کہ وہ سب سامان کیا ہوا اور یہ لاش کسکی ہی بادشاہ نے
کہا کہ وہ سب سامان اسکے سحر سے تھا یہ ماری گئی سب نیست ونابود ہوگیا جو کہ اصلی سامان
تھا وہ رہ گیا یہ لاش اُسی لکاتہ کی ہی خواجہ خاموش ہو رہے بادشاہ نے اُن عورتون سے کہ اگر

کہے

اپنی زندگی چاہتی ہو تو آکر میری اطاعت کرو ورنہ اپنی زندگی سے دست بردار ہو وہ سبکی سب
آکر حاضر خدمت ہوئین قدمونکو بوسہ دیا عرض کیا کہ ہم سبکے سب بہت عاجز و پریشان تھے اسکے ہاتھ سے
انمین وہ بیوتی بھی تھی اُسنے عرض کیا کہ یہ لکاتہ مجکو میرے مکان سے اٹھالائی تھی میرے ماں باپ سے مجکو
جدا کیا یہان لاکر جو میری گت کی ہی وہ خدا پر روشن ہی خیر آپکے صدقہ مین اسکے ظلم و بدعت سے
نجات پائی بادشاہ وخواجہ نے اُن سب سے کہا کہ تم اپنے اپنے مکان کو جاؤ جو جہان کا رہنے والا ہو بلاخوف
وخطر چلا جائے ہمکو کوئی اُس سے تعرض نہوگا یہ کہکر بادشاہ تخت پر سے اُترا اور طرف اُس مکان گھسنے لگے
چلا ادھر ایک شعلہ پیدا ہوا کہ جسنے اُس لکاتہ کی لاش کو جلا کر راکھ کر دیا اُس راکھ سے ایک طائر پیدا ہوا
اُسنے پکار کر کہا کہ طلسم زعفران زار فتح ہوگا اور شنگال جادو و شل بے ستون جادو
کے مارا جائیگا اور طلسم کشا کے ہاتھ لوح طلسم لگے گی اور وہ طلسم کو فتح کریگا جو اُسکی اطاعت
کریگا وہ عزت پائیگا اور جو اطاعت نکریگا وہ ذلیل وخوار ہوگا اور شل بے ستون اور زنار کے ہلاک
ہوگا یہ صدا دیکر وہ طائر اُڑ گیا ادھر بادشاہ مع خواجہ کے اُس مکان مین داخل ہوے راوی بیان کرتا ہی
کہ خواجہ کے جسم پر ایک تیر کا نشان نہ تھا اسکا سبب یہ تھا کہ جب خواجہ رہا ہوے اور ریختہ نے خواجہ کو لاکر
تخت پر بادشاہ کے ڈالا تھا تو سیماے بلند آواز نے مرہم سحر لگایا تھا کہ جسکے لگانے سے فوراً تمام زخم
اندمال کر آئے تھے نشان تک باقی نرہا تھا آمدم بر سر مطلب کہ خواجہ و بادشاہ دونون اُس مکان
مین داخل ہوے خواجہ نے دیکھا کہ کئی کوٹھریان مقفل ہین بادشاہ سے کہا کہ اگر آپکی اجازت ہو تو
انکو کھولون بادشاہ نے کہا کہ جو کچھ انمین ہی وہ سب آپکا ہی شوق سے لیجیے یہ سنتا تھا کہ خواجہ نے
کوٹھریان کھولنا شروع کین کسی مین سے اشرفیان نکلین کسی مین سے روپے لاکھون نکلے خواجہ
نے سب نذر زنبیل کیے اور جو سامان خانہ داری و شان و شوکت نکلا خواجہ نے سب نذر زنبیل کیا
خواجہ بہت خوش ہوے ایک کوٹھری جو کھولی اُسمین سے بہت کچھ مال نکلا ایک صندوق بھی نکلا
کہ اُسپر لکھا تھا کہ این مال بادشاہ طلسم یعنی شنگال جادو یہ جو خواجہ نے اُس صندوق پر
لکھا ہوا پایا خیال کیا کہ اسمین بہت مال ہوگا کیونکہ جب یہ لکھا ہوا ہی کہ این مال بادشاہ طلسم
اسپر بھی قبضہ کرو یہ خیال کرکے اس صندوق کو بھی کھولا پڑا جو اُٹھایا اور دیکھا تو اسمین کیا
دکھائی دیا کہ ایک مار سیاہ بیٹھا ہوا ہی جیسے ہی خواجہ نے پڑا اُٹھایا اُسنے پھنکار لگائی جلدی سے

خواجہ نے پٹرا بند کر دیا اور وہان سے باہر آئے اور قریب سیماے بلند آواز کے آکر
کھڑے ہوے بادشاہ نے کہا کہ آپنے سب مال پر قبضہ کر لیا اب تشریف لیچلیے خواجہ نے کہا
کہ سب مال پر تو قبضہ کر لیا مگر وہ جو سب کے اخیر مین کوٹھری ہی اسکو جو کھولا اسمین سے بہت کچھ
مال نکلا ایک صندوق اسمین متقفل تھا اسپر یہ لکھا ہوا تھا کہ این مال بادشاہ طلسم یعنی شتنکال جادو
مین نے خیال کیا کہ اسمین لاکھون روپیے کا مال ہوگا اسکو جو کھولا جیسے پٹرا اٹھایا اسمین سے
پھنکار کی صدا آئی اب جو مین نے دیکھا تو ایک مار سیاہ کو اسمین پایا جلدی سے پٹرا بند کر دیا اور
وہان سے چلا آیا ذرا چلکر دیکھیے سیماے بلند آواز نے کہا کہ چلیے ذرا مین بھی دیکھون وہ
کیا مال ہی خواجہ بادشاہ کو لیکر وہان آئے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے وہ پٹرا بلند کیا دیکھا کہ واقعی
سانپ بیٹھا ہوا ہی اسنے بادشاہ کو بھی دیکھکر پھنکار لگائی انھون نے بھی پٹرے کو بند کر دیا اب
یہ حیران ہوے کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ کیونکر دریافت ہو حیران ہوکر ادھر ادھر دیکھنے لگے دونون صاحب
کہ یکایک بادشاہ کی نگاہ طاق پر پڑی جو کہ اس صندوق کے اوپر دیوار مین تھا دیکھا کہ ایک
صندوقچہ رکھا ہوا ہو بادشاہ نے وہ صندوقچہ اتارا اسکو کنجی لگا کر کھولا کیونکہ اسکی کنجی موجود تھی اسکو جو
کھولا تو اسمین سے ایک زبرجد کی تختی نکلی اور الماس کی انگشتری اور ایک پرچہ کاغذ وہ تختی اور
انگشتری دونون بادشاہ نے اپنے قبضہ مین کین اس پرچہ کاغذ کو جو کھولا اسمین لکھا تھا کہ اس
شخص کو لازم ہی کہ جو زنار کو قتل کرے جو مال و اسباب علاوہ اس تختی زبرجد و انگشتری الماس
اور اس صندوق کے سب خواجہ عمرو کو دیدے کیونکہ یہ مال انکے لیے ہی اور یہ لوح زبرجد
اور انگشتری صاحبقران کو دے جو کہ فاتح ہین اس طلسم کے وہ انگشتری کو ہاتھ مین رکھین اور
لوح کو گلے مین ان دونون اشیا کے سبب سے انپر سحر اثر نکریگا اور اس صندوق مین وہ
تیغہ رکھا ہوا ہی کہ جس سے شتنکال جادو قتل ہوگا علاوہ طلسم کشا کے جو اسکے اندر دیکھے گا اسکو وہ
تیغہ مار سیاہ معلوم ہوگا پس لازم ہی زنار کے قاتل کو کہ وہ یہ صندوق اسی طور سے اٹھا کر طلسم کشا
کے پاس لیجائے اور یہ پرچہ اور یہ صندوق اور یہ لوح اور انگشتری اسکے حوالے کرے علاوہ اور
بہت سا مضمون اس کاغذ پہ تحریر ہی وہ طلسم کشا کو معلوم ہوگا زیادہ والسلام یہ تحریر کرکے
سیماے بلند آواز نے خواجہ سے کہا کہ بڑا کام نکلا کہ جس تلوار سے شتنکال مارا جائیگا وہ

تلوار اس صندوق کے اندر ہی وہ مار سیاہ نہین ہی بلکہ تلوار ہی اور یہ لوح اور یہ انگشتری یہان طلسم کشا کے لیے امانت رکھی ہی جب تک یہ لکاترہ نہ ماری جاتی اسوقت تک یہ اشیا ہاتھ نہ آتین انکا ہاتھ آنا بہت ضرور تھا کیا کارخانہ خداوند کریم کے ہین کہ پہلے آپکو یہان پہونچایا اسکے بعد مجکو یہان پہونچایا مجکو یہان آکر خیال آیا کہ یہان بے ستون کی بہن رہتی ہی اسکو قتل کرون کیونکہ یہ بھی میری دشمن ہی یہان آکر مین نے آپکو اسیر پایا اسکو قتل کرکے یہ سب اشیا حاصل کین لے تشریف لیچلیے واقعی اگر یہ تیغہ ہاتھ نہ آتا تو ستکال کا قتل ہونا محال تھا خواجہ نے کہا کہ جو اسکی مصلحت ہوتی ہی وہ خالی از حکمت نہین ہوتی ہی یہ کہتے ہوے دونون صاحب اس صندوق کو بکڑ کر باہر لائے بادشاہ نے وہ صندوق اور صندوقچہ دونون تخت پر رکھا اُن سب عورتون کو اُنکے مُلک کیطرف رخصت کیا خواجہ کو تخت پر بٹھایا سحر کیا کہ وہ تخت طرف صاحبقران کے چلا راہ مین خواجہ سے سب حال دریافت کیا خواجہ نے سب کیفیت اول سے آخر تک بیان کی جو کہ تحریر ہوچکی ہی اب خواجہ نے بادشاہ سے سب حال یہان آنیکا دریافت کیا بادشاہ نے سب حال بیان کیا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ و بادشاہ خوشی خوشی طرف صاحبقران کے آتے ہین وہان تین دن تک صاحبقران نے بموجب حکم لگانے حکیم اسقلینوس کے خواجہ و بادشاہ کا انتظار کیا آج تیسرا دن وعدہ کا ہی کہ دربار آراستہ ہی سب حاضر دربار ہین حکیم اسقلینوس بھی موجود ہین کہ صاحبقران نے حکیم کی طرف دیکھکر فرمایا کہ آج آپکا وعدہ تمام ہوا نہ خواجہ آئے سیماے بلند آواز آئے اب مین کل براے تلاش خواجہ ضرور جاؤنگا کیونکہ بدون خواجہ کے میرے اوپر خواب و خور حرام ہی مین کہان تک انتظار کرون یہ جو صاحبقران نے کہا اسقلینوس نے عرض کیا کہ آپ پریشان نہون اگر آج وہ دونون صاحب تشریف نہ لائین تو کل آپکو اختیار ہی صاحبقران نے فرمایا کہ یہی تو مین بھی کہہ رہا ہون کہ آج اور انتظار کرتا ہون کل براے تلاش جاؤنگا اسقلینوس نے کہا کہ ضرور یہ ہی گفتگو ہورہی تھی کہ اور یہ کلمہ دردہان تھا کہ یکایک برق چمکی اور ایک چمک ہوئی کہ جس سے آنکھون مین چکا چوند سے ہوگئی صاحبقران نے اسقلینوس کی طرف دیکھکر فرمایا کہ یہ برق کیسی چمکی اور یہ چمک کیسی ہوئی کیا ابر آیا ہی مینھ برسنے کا سامان ہی کہ چمک ہورہی اسقلینوس نے عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ برق پانی برسنے کی علامت نہین ہی نہ ابر آیا ہی

نہ آثار بارش ہین نہ برق کسی ساحر کی آمد کی ہی ضرور کوئی ساحر زبردست آتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اگر کوئی ساحر زبردست آتا ہی تو کیا خوف ہی اسقلینوس نے عرض کیا کہ کسی خوف کے سبب سے یہ مین نے نہین عرض کیا کہ ساحر زبردست آتا ہی بلکہ اس غرض سے عرض کیا کہ آمد ساحر زبردست کی ہی کہ ابر و بارش نہین ہی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ سب نے دیکھا کہ ایک تخت بالائے ہوا نمودار ہوا اور اسی طرف چلا آتا ہی اسقلینوس نے کہا کہ جو مین نے عرض کیا تھا یا صاحبقران وہ ہی امر ظہور مین آیا یا نہین آیا کہ ساحر کی آمد کی برق ہی اور یہ جو تخت آتا ہی اسپر ضرور سیماے بلند آواز ہین یہ تخت انھین کا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ خدا ہمچنین کند یہ فرماکر اسطرف کو مخاطب ہوے اور ملاحظہ فرمانے لگے یہان تک کہ وہ تخت صحن بارگاہ مین آکر اترا راوی بیان کرتا ہی کہ جس بارگاہ مین صاحبقران جلوہ فرما ہین یہ بارگاہ حکیم اسقلینوس کی ہی اسکا نام بارگاہ اسقلینوسی ہی کہ وہ تخت صحن بارگاہ مین اترا جب زمین پر قائم ہوا صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ تخت پر بادشاہ سابق بیٹھا ہوا ہی اسکے برابر خواجہ عمر بھی ہین اور ایک صندوق بہت بڑا تخت پر رکھا ہوا ہی اور صندوقچہ اور سب نے بھی صاحب تخت کو دیکھا اور پہچانا شناخت کیا اور جانا کہ سیماے بلند آواز آئے انکے ہمراہ خواجہ عمر بھی ہین بس یہ جو صاحبقران نے دیکھا اہل دربار کو حکم فرمایا کہ استقبال کرکے لاؤ کیونکہ تمھارے بادشاہ ہین بس سواے صاحبقران و حکیم اسقلینوس کے سب براے استقبال تا صحن بارگاہ آئے سب نے بہت ادب سے سلام کیا بادشاہ نے جواب سلام دیا بس سب سردارون کے ہمراہ خواجہ و سیماے بلند آواز ایوان مین آئے وہ صندوق و صندوقچہ بھی تخت پر سے اٹھوا کر ہمراہ لے لیا یہان تک کہ داخل ایوان ہوے خواجہ نے پہلے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے جواب سلام دیکر خواجہ کو گلے سے لگایا خواجہ نے قدمونکو بوسہ دیا بعد اسکے حکیم سے صاحب سلامت ہوئی جب خواجہ کو صاحب سلامت سے فراغت ہوئی تب سیماے بلند آواز کی نوبت آئی پہلے صاحبقران کو سلام کیا اور صاحبقران کے قدمونکو بوسہ دیا صاحبقران نے گلے سے لگایا حکیم سے صاحب سلامت ہوئی ایک تخت بحکم صاحبقران بارگاہ مین آراستہ کیا گیا اسوقت صاحبقران نے سیماے بلند آواز کا ہاتھ پکڑ کر بالاے تخت بٹھانے کا

قصد کیا حکیم نے بھی عرض کیا کہ حضور تخت پر جلوہ فرما ہون بادشاہ نے عرض کیا کہ مین اس لائق نہین ہون کہ تخت پر بیٹھون اگر اس لائق ہوتا تو مجھ سے تخت کیون لے لیا جاتا یہ تخت وتاج آپکو یا صاحبقران کو مبارک رہے صاحبقران نے فرمایا کہ تم ضرور اس لائق ہو خداوند کریم نے تمکو اس لائق کیا ہی ہم تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہین یہ تاج وتخت تمکو مبارک رہے بیکار تم انکار کرتے ہو مین اسکو کبھی نہ مانونگا یہ تاج وتخت تمھارا ہی ہی تم ہی کو مبارک رہے اگرچہ نمک حرامون نے نمک حرامی کرکے تمسے تاج وتخت کو لے لیا اور اپنے قبضہ مین کر لیا خداوند کریم نے اپنے فضل وکرم سے پھر وہ سامان کر دیا کہ تمکو پھر تاج وتخت ملگیا اور اسکا بندوبست خداوند کریم نے کر دیا بس اب انکار کرنے سے کیا حاصل ہی یہ کہکر بجبر صاحبقران نے سیماے بلند آواز کو تخت پر بٹھا دیا اور خود نذر دی صاحبقران کا نذر دینا تھا کہ سب نے نذرین دینا شروع کین اسوقت تمام لشکر مین غل ہوگیا کہ صاحبقران نے بادشاہ کو اپنے لشکر کا بادشاہ کیا اگر صاحبقران نے حکم دیا کہ آج سے گرز سکہ بنام بادشاہ اسلام سعد بن قباد کے جاری کیا جاے اسوقت سے یہ تمام ممالک مین جو کہ صاحبقران نے حوالی طلسم کی فتح فرمائے تھے یہ خبر منتشر ہوگئی اور پھیل گئی اور گرز و سکہ بنام سعد بن قباد جاری کیا گیا جب بادشاہ بحکم صاحبقران تخت پر بیٹھ چکا نذر وغیرہ گذر چکی اور سلامی کی توپین فیر ہوچکین مبارکبادی کی نوبت بج چکی اب پھر نئے سرے سے دربار آراستہ ہوا خواجہ سامنے صاحبقران کے کرسی پر بیٹھے اور سب سردار عالی قدر مرتبہ دنگلون وکرسیون پر متمکن ہوے اب صاحبقران نے خواجہ سے دریافت فرمایا کہ ای خواجہ تمکو تو پنجہ اٹھا لیگیا تھا یہ بتاؤ وہ پنجہ کیا تھا اور کہان لیگیا تھا اور سیماے بلند آواز سے تمسے کہان ملاقات ہوئی جو تم اور یہ دونون ہمراہ آئے ہو خواجہ نے جواب دیا کہ یا صاحبقران وہ پنجہ جو مجکو اٹھا لیگیا تھا پنجہ سحر تھا بے ستون جادو کی ایک بہن تھی زنار شہوت پرست جادو اسنے اپنے بھائی کے قتل ہونے سے آگاہ ہوکر پہلے قصد آپکے مقابلہ کا کیا تھا جب اسکو معلوم ہوا کہ آپ پر سحر اثر نہین کرتا ہی بسبب اسم اعظم کے تب اسنے میرے اوپر ہاتھ کو صاف کیا اور مجکو اٹھوا منگایا اپنے باغ مین طلب کرکے بہت شدائد کیے آخر کو خواجہ نے اپنی عیاریون کی کیفیت اول سے آخر تک سب بیان کین اور سیماے بلند آواز کا آکر اسکو قتل کرکے رہا کرنا اور صندوق وصندوقچہ کا نکلنا اور ادھر کو روانہ ہونا از اول تا آخر

سب کہہ سنایا خواجہ کی تقریر و عیاری پر سب اہل دربار بہت خوش ہوئے خواجہ نے کہا کہ اس عیاری مین میرا بڑا نقصان ہوا کہ ایک اکہ زمرد کا ایک جوہری کا میری کمر مین لگا ہوا تھا اُسنے مجکو دیا تھا کہ اسکو اپنی سرکار مین فروخت کرا دینا یہان آکر نوبت اُسکے دکھانے کی نہ آئی جنگ و پیکار کی ہمہ وقت فکر رہی اسمین بھول گیا وہ اُسی طور سے کمر ہی مین رہا جب تک وہ نیچہ اُٹھا کر پیچلا ہی ادہر مین وہان پہونچا ہون اور مجکو ہوش آیا ہی تو مین نے کمر مین اُسے پایا تھا بعد ان عیاریون کے جو دیکھا تو اُسکا نام و نشان تک کمر مین نہ تھا وہ مہاجن تو مجھ سے لےگا یا اپنا مال لےگا یا روپیہ وہ جو سنا ہوگا مفلسی مین آٹا گیلا گئے تھے روزی کو گلے پڑی نماز پھر تو یہ مثل صادق آئی نفع کے عوض مین نقصان ہوا واہ واہ کیا خوب صاحبقران نے فرمایا کہ یہ اور کسی کو دھوکا دیجیے گا اور فریب بھلا اکہ زبرجد کا ہونا اور آپ اُسے کمر مین رکھتے یہ غیر ممکن تھا اُسکو ہزار در ہزار تہ کے اندر رکھتے یہ فقرہ ہی یہان کوئی ایسا نہین ہی کہ آپ کے فقرہ مین آکر آپکو دے تمام مال و دولت زنار کی اپنے قبضے مین کی ہوگی علاوہ اُسکے جو کہ گانے کے وقت انعام مین پایا ہوگا خواجہ نے جواب دیا کہ وہ بڑی سخت اور بخیل تھی اُسنے ایک حبہ نہین دیا بلکہ اُسکی خواصین وغیرہ دینے پر آمادہ ہوئین تو اُسنے منع کیا کہ ندو اور نہ اُسکے مکان مین سے ایک خرمہرہ نکلا ابکے تو سیماے بلند آواز گواہ ہین سواے اس صندوق اور صندوقچہ کے جو کہ آپکے روبرو موجود ہی صاحبقران نے فرمایا کہ مین کبھی نہ مانونگا ضرور ہزار در ہزار روپیہ نکلا ہوگا بس اُسی مال مین سے قیمت اکہ کی دیدو تو کیا نقصان ہوگا اگر واقعی اکہ گر گیا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ مجکو جھوٹ بولنے سے کیا نفع تھا ہان مین جھوٹ اُسوقت بولتا کہ جب مجکو یہ یقین ہوتا کہ ادھر مین جھوٹ بولا اُدھر صاحبقران نے مجکو روپیہ اکہ کی قیمت کا دیدیا میرا جو نقصان ہوا اُسکا ذکر کیا صرف اس سبب سے کہ نفع سے تو گئے گذرے اور نقصان ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ خیر اس تقریر سے تو کچھ حاصل نہین ہی اب اصل مطلب کی تقریر کرنے دو یہ صندوق اور صندوقچہ کیسا ہی جو اسکو اس احتیاط سے لائے ہو خواجہ نے جواب دیا کہ اسکا حال بادشاہ سے دریافت فرمائیے وہ بیان کرینگے تب صاحبقران سیماے بلند آواز کی طرف مخاطب ہوے اور فرمایا کہ آپ بیان فرمائیے کہ آپ کہان تشریف لیگئے تھے اور کہان جاتے تھے جو آپکو خواجہ ملگئے انکی آپ نے کمک کی اور یہ صندوق و صندوقچہ کیسا ہی تب سیماے بلند آواز

نے عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ غلام جانباز حضور سے رخصت ہوکر سیدھا صحراے عجائب نگار میں پہونچا وہان کچھ اپنی راحت کا بندوبست کرکے یہ بندوبست کیا کہ اپنے ملازمون و غلامون و دوستون کو اپنی رہائی سے آگاہ کرون اور آپکی کنیز اور غلام زادے کو خبر دون چنانچہ ایسا ہی کیا سب کو اپنی رہائی سے آگاہ کرکے اور اس امر کا یقین دلاکے کہ مین رہا ہوگیا ہون اور اس امر سے آنکو مطلع کرکے کہ تم سب کے سب آکر اسی صحرا مین جمع ہو مین بھی آتا ہون خدمت عالی مین براے قدمبوسی و خبرگیری کے چلا تھا کہ راہ مین اُس لکاتہ کا باغ ملا چونکہ وہ بھی میری اسیری کے مقدمہ مین شریک تھی اپنے بھائی کی مجکو اسوقت خیال آیا دل نے کہا کہ ایسے دشمن کو زندہ چھوڑنا کہ جو کہ دشمن قوی ہی بیکار ہی پہلے اسی سے لگا لگا ڈلبس مین اُسکے قتل کے خیال سے باغ مین گیا وہان خواجہ سلامت کو اسیر پایا اور زیادہ صدمہ ہوا چنانچہ اُسکو قتل کرکے خواجہ کو رہا کیا اور اُسکے مکان سے یہ صندوق اور صندوقچہ نکلا یہ صندوق بھی حاضر ہی اور یہ صندوقچہ بھی ملاحظہ فرمایئے کہ اس صندوق پر کیا تحریر ہی صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا اُسپر تحریر تھا کہ این مال پادشاہ طلسم یعنی سنگال جادو صاحبقران نے فرمایا اسپر یہ عبارت تحریر ہی اور پڑھکر سنائی خواجہ و سیماے بلند آواز نے عرض کیا کہ صندوق کھولکر ملاحظہ فرمایئے کہ کیا مال ہی اب جو صاحبقران نے سر اُٹھاکر دیکھا تو ایک مار سیاہ کو اُسمین بیٹھے ہوے پایا فرمایا کہ اسمین تو نہ کچھ مال ہی نہ کچھ جنس ہی ایک سانپ سیاہ رنگ کا بیٹھا ہوا ہی سیماے بلند آواز نے عرض کیا کہ اسکو بند کردیجیے میری طرف توجہ فرمایئے صاحبقران نے صندوق کو بند کردیا اور سیماے بلند آواز سے فرمایا کہ بیان کرو کیا کہتے ہو اُسنے صندوقچہ کھولکر پہلے انگشتری الماس کی کہ جسپر کچھ اسماے الٰہی کندہ تھے صاحبقران کو دی کہ اسکو زیب انگشت فرمایئے صاحبقران نے وہ انگشتری لیکر کلمہ کی انگلی مین پہن لی اسکے بعد سیماے بلند آواز نے وہ لوح زبرجد صاحبقران کو دی کہ اسکو ملاحظہ فرمایئے صاحبقران نے وہ لوح ملاحظہ فرمائی اُسپر تحریر تھا کہ جب طلسم کشا کے ہاتھ یہ لوح لگے تو اُسکو لازم ہی کہ براے فکر لوح طلسم طرف دربند سوسن کے جائے اور لوح طلسم کو حاصل کرکے براے فتح طلسم روانہ ہو اور عرصہ نکرے جب تک لوح طلسم نہ ملیگی اُسوقت تک طلسم فتح نہوگا اور لوح طلسم بدون دربند سوسن کی طرف جائے دستیاب نہوگی یا تو سوسن جادو نغراکت کرے جب لوح ہاتھ آئیگی یا وہ قتل کیجائے

تب دستیاب ہوگی یہ جو صاحبقران نے دیکھا حکیم اسقلینوس سے فرمایا کہ آپ نے سُنا اس لوح نے کیا خبر دی آپکو دربند سوسن کا پتہ معلوم ہی کیونکہ لوح مین تو صرف اسی قدر تحریر ہی کہ جب تک دربند سوسن کو نہ جایا جائیگا اُسوقت تک لوح طلسم دستیاب نہوگی یہ نہین تحریر ہی کہ فلان طرف دربند سوسن ہی اُس سمت کو جانا چاہیے یہ جو صاحبقران نے فرمایا حکیم اسقلینوس نے جواب مین عرض کیا کہ یا صاحبقران بخدائے لایزال مین دربند سوسن کے حال سے آگاہ نہین ہون گو رکن طلسم سے ہون مگر دربند سوسن سے بالکل لاعلم ہون کہ دربند سوسن کسطرف ہی اور کہان ہی اور کس مقام کا نام ہی ہان نام تو ضرور سُنا تھا اور نقشۂ طلسم مین دیکھا بھی تھا مگر یاد نہین ہی کہ کس سمت کو ہی مجکو اگر معلوم ہوتا تو مین ضرور خدمت عالی مین عرض کرتا بلکہ ہمراہ چلتا یہ جو اسقلینوس نے کہا صاحبقران نے سلاطین و دیگر سرداروں سے دریافت فرمایا ہر ایک نے انکار کیا اب نوبت سیما ے بلند آواز کی آئی صاحبقران نے اُس سے جو دریافت فرمایا اُسنے عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ غلام حضور کو تمام واقعات طلسم سے آگاہ کردیگا اور سب حالات طلسم خدمت عالی مین گذارش کردیگا پہلے حضور اس پرچہ قرطاس کو ملاحظہ فرمائین کہ اسپر کیا تحریر ہی یہ بھی اسی لوح اور انگشتری کے ہمراہ نکلا تھا صاحبقران نے وہ پرچہ قرطاس سیماے بلند آواز کے ہاتھ سے لیکر ملاحظہ فرمایا اُسمین تحریر تھا کہ اے طلسم کشا آگاہ ہو جب زنار شہوت پرست قتل ہوا اور صندوق و صندوقچہ ہاتھ آئے تو لوح زبرجد کو گلے مین پہنے اور انگشتر الماس کو انگشت مین اور جو اسم حاشیہ لوح پر تحریر ہی اُسکو پڑھکر اس صندوق سے کہ جسمین مار سیاہ ہی اُس مار سیاہ کو اُٹھائے وہ مار سیاہ نہین ہی بلکہ ایک تیغہ ہی کہ جس سے شنکال جادو قتل ہوگا جب تک یہ تیغہ نہوگا اسوقت تک اُسکا قتل ہونا محال ہی بس طلسم کشا کو لازم ہی کہ اُس تیغہ پر قبضہ کرے اور جب طلسم کو فتح کرکے قلعۂ طلسمی پر پہونچے اور شنکال سے مقابلہ کی نوبت آئے اور سامنا ہو تو طلسم کشا اسی تلوار کو علم کرکے شنکال سے مقابلہ کرے اور اسی تلوار سے اُسکو قتل کرے دوسرے اس امر کا خیال رہے کہ بدون فتح طلسم اس تلوار سے کام نہ لے اگرچہ شنکال سے مقابلہ بھی پڑے جب تک قلعۂ طلسمی پر مقابلہ نہوا اور کل طلسم فتح نہوگیا ہو اُسوقت تک نہ تلوار شنکال کو دکھائے ورنہ خرابی ہوگی یہ مضمون جو صاحبقران نے اُس قرطاس پر تحریر پایا ملاحظہ

فرمایا اسوقت اسفلینوس اور سیماے بلند آواز سے کہا کہ مقام خوشی و مسرت ہے جسقدر خوشی مجکو خواجہ اور بادشاہ سے ملنے کی ہوئی تھی اُس سے زیادہ اس لوح اور انگشتری اور تیغہ کے ملنے کی خوشی ہوئی یہ بھی تحریر تھا کہ اے طلسم کشا آگاہ ہو کہ یہ انگشتری و لوح کا ہر وقت رہنا تمھارے پاس پر ضرور ہے اور لازم ہے اول تو سحر تیر اثر اسکے سبب سے نہ کریگا دوسرے یہ امر ہے کہ جب لوح طلسم دستیاب ہوگی اسوقت یہ لوح اور انگشتر کام آئیگی اگر یہ دونوں اشیا نہونگے تو حرف لوح ظاہر نہونگے اگر یہ دونوں اشیا ہونگے تو ظاہر ہونگے تیسرے یہ ہے کہ انگشتر الماس کا جب عکس کسی اشیاے سحر پر پڑیگا وہ بالکل نیست و نابود ہو جائیگی چوتھے اگر کوئی دریا درمیان میں حائل ہو اور کوئی کشتی یا جہاز اسوقت نہ دستیاب ہو اور ضرورت ہو تو لازم ہے صاحب لوح و انگشتر کو بلا خوف و خطر اُس دریا میں اُتر جائے پانی ساکت ہو جائیگا صاحب لوح و انگشتر کو غرق نکریگا بلکہ یہ معلوم ہوگا کہ جیسے زمین پر چلا جاتا ہوں اگر اپنے کو آگ میں گرا دیگا تو آتش سوزان اُسکو نہ جلائیگی جسم تو شے دیگر ہے ایک تار اُسکے پارچہ کا جو اُسکے جسم میں ہوگا نہ جلیگا بلکہ جسکا وہ ہاتھ پکڑکر داخل آتش سوزان ہوگا وہ بھی نہ جلے گا اور اگر صاحب انگشتر و لوح پر کسی قسم کے ہتھیار کا حربہ کیا جائیگا بالکل اثر نکریگا یہ خواص ہیں اس لوح و انگشتر کے پس صاحبقران نے اُس قرطاس کو پڑھکر رکھا ہی تھا کہ سیماے بلند آواز نے عرض کیا کہ پشت کی طرف ملاحظہ فرمائیے ادھر بھی کچھ تحریر ہے صاحبقران نے پشت کی طرف جو ملاحظہ فرمایا تو یہ تحریر پایا کہ طلسم کشا کو لازم ہے کہ جب لوح زبرجد اور انگشتر الماس اور تیغہ سحر کش کہ جس سے شمشال جادو قتل ہوگا دستیاب ہو تو دربند سوسن کی طرف برائے تلاش لوح جائے اور پتہ و نشان دربند سوسن کا بادشاہ طلسم سے دریافت کرے کیونکہ وہ حالات طلسم سے بخوبی آگاہ ہے یہ تحریر دیکھکر پہلے صاحبقران نے اُس صندوق کو کھولا کہ جس میں مار سیاہ تھا اور اسم جانشیں لوح پڑھکر اُس مار سیاہ پر ہاتھ ڈالا اور اُٹھا لیا سب نے دیکھا کہ وہ مار سیاہ نہ تھا بلکہ ایک تلوار تھی کہ جو نیام سیاہ میں پنہان تھی صاحبقران نے اُسکے قبضے پر قبضہ کرکے اب جو اُسکو نیام سے کھینچا یہ معلوم ہوا کہ ایک برق چمک گئی سبکی آنکھوں میں چکا چوندسی آگئی اُس تلوار کو صاحبقران نے ملاحظہ فرماکر بہت تعریف فرمائی اور پسند فرمایا اُسیوقت اُسکو زیب کمر فرمایا اب بادشاہ طلسم کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اب دربند سوسن کا نشان مجکو بتائیے تاکہ میں جاکر لوح طلسم حاصل کروں اور طلسم کو لوح حاصل کرکے فتح کروں تمھارے دشمنوں کو قتل کرکے تمھارا قبضہ مالک طلسم پر

کرادون اور ان سب کامون سے فراغت کر کے اپنے لشکر کی طرف جاؤن کیونکہ عرصہ ہوا کہ مجکو لشکر کی
خبر نہین پہونچی ہی کہ اہل لشکر کیسے ہین اور بادشاہ اسلام کا مزاج کیسا ہی اور دیگر عزیزان تندرست و
خوشحال ہین بادشاہ طلسم نے عرض کیا کہ یا صاحبقران آپ آگاہ ہون اور سماعت فرمائین کہ یہانسے
طرف مشرق کے دس کوس پر ایک صحرا ہی اس صحرا مین ایک تالاب ہی اس تالاب مین ہزارون مرغابیان
پڑی ہوئی ہین اس تالاب سے سرحد ورہند سوسن شروع ہی اس تالاب کے اندر ایک قبر ہی ایک ساحر کی
کہ اسکا نام آفتاب شعلہ پیکر جادو تھا بڑا ساحر زبردست تھا اسنے اس صحرا مین آکر مقام کیا تھا اور
اسکو اپنا مقام سکونت مقرر کیا تھا اسکے دماغ مین یہ بو سما گئی تھی کہ مین سبکا خالق ہون مین نے سب کو
پیدا کیا ہی زمین و آسمان شجر و حجر جن و بشر ملک و عرش سب میری قدرت سے پیدا ہوے ہین مین ان
سبکا پیدا کرنیوالا ہون بس اس حرامزادے نے اس صحرا مین آکر سحر سے ایک آسمان بنایا اور اسمین ایک چاند و سورج
پیدا کیا کہ اسکی روشنی چوبیس کوس تک کام دیتی تھی اب اسکو یہ فکر ہوئی کہ کوئی ایسی تدبیر ہو کہ اس چاند و سورج
کی روشنی تمام عالم کو اپنے نور سے روشن کرے اور یہ جو چاند و سورج ہین انکی روشنی گرہ ہو جائے بس اسکی اس
فکر سے کیا ہوتا ہی بھلا قدرت خدا مین کوئی دخل دے سکتا ہی وہ اس فکر مین مبتلا رہا اور تدبیر نہو سکی چونکہ
اسکی قضا قریب آگئی تھی ملک الموت نے آکر اسکی روح کو قبض کیا اور داخل دوزخ کیا آفتاب شعلہ پیکر کا
ایک شاگرد ہی کہ اسکا نام صرصر آتش خوار جادو ہی جب اسکو معلوم ہوا کہ استاد نے فلان مقام پر قضا کی
بس وہ اپنے مقام سے وہان آیا وہان پہونچکر آفتاب شعلہ پیکر کو دفن کیا اور ایک گنبد اسکی قبر پر
بنایا اور سحر کیا کہ تالاب پیدا ہوا آٹھوین دن اسکی قبر پر میلا کرنا شروع کیا ہر طرف کے لوگ جمع
ہونے لگے بڑی شہرت ہوئی آفتاب شعلہ پیکر ایسا ساحر زبردست تھا کہ بعد مرنے کے بھی اسکے سحر کا
اثر باقی رہا کہ وہ آسمان و چاند و سورج اسی طور سے قائم رہے دوسرا یہ اثر تھا کہ جو کوئی میلے مین
آتا تھا اسکو ہر قسم کی راحت ملتی تھی اور قبر کے اندر سے دو ہاتھ پیدا ہوتے تھے کہ انمین پھول ہوتے تھے
ایک ایک پھول سب کو ملتا تھا جو اس پھول کو سونگھتا تھا وہ بہت خوش ہوتا تھا اسی ہفتہ بھر
دو بیمار نہوتا تھا خلاصہ یہ کہ اسی طور سے ایک زمانہ گذرا ایک روز ادھر سے گذر میرے دادا جان
کا ہوا جو کہ اس زمانہ مین بادشاہ طلسم تھے میری حکومت سے کئی سو برس بیشتر وہ حاکم طلسم تھے
انکے بعد میرے والد بزرگوار حاکم طلسم ہوے انکے بعد مین ہوا مینے بھی پچاس برس حکومت کی اب

میرے

دو برس سے اسیر ہو گیا ہوں بس اُنکو یہ فکر تھی کہ کوئی تدبیر ایسی کرون کہ دربند سوسن کے راستے کو بند کردون باوجودیکہ بانیان طلسم نے لوح طلسم کو دربند سوسن مین رکھا ہی مگر اُسکا راستہ نہین بند کیا جسکا جی چاہے چلا جائے اور سوسن جادو کو قتل کر کے لوح کو حاصل کرے اگر طلسم کشا آیا اور اُسنے لوح حاصل کر لی تو پھر طلسم کا فتح کرنا کتنی بڑی بات ہی بس ایسی کوئی تدبیر ہو کہ راہ دربند سوسن کی مسدود ہو جائے جو کوئی ادھر آئے سوائے طلسم کشا کے اسیر ہو جائے بانیان طلسم نے بڑی غلطی کی دوسرے اُنکو ہر وقت اسی امر کی فکر رہتی تھی کہ کوئی نہ کوئی بات اس طلسم مین مین اپنی طرف سے ایجاد کرون بس اتفاق سے جو اُنکا گذر اُس صحرا مین ہوا اُنھون نے یہ کارخانہ سحر کا دیکھا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اس مقام پر آفتاب شعلہ پیکر جادو کا مقبرہ ہی اور اُسکا شاگرد مجاور ہی یہ سُنکے دریافت کیا کہ اُسکے شاگرد کا کیا نام ہی معلوم ہوا کہ مریخ آتش خوار یہ جو سُنا کہا کہ مریخ آتش خوار کو بُلا لاؤ مین اُس سے کچھ دریافت کرونگا چنانچہ مریخ آتش خوار جادو دادا جان کی خدمت مین آیا آپ نے دریافت کیا کہ یہان سے دربند سوسن کسقدر دور ہی معلوم ہوا کہ اسی مقام سے حد دربند سوسن بھی شروع ہی بس آپ خوش ہو گئے اُسوقت طائر سحر کو روانہ کر کے سوسن جادو کو طلب کیا اور کہا جب وہ آئی کہ ای سوسن جادو ہمنے تمکو اس غرض سے تکلیف دی ہی کہ ہم تمھارے دربند کا راستہ بند کر دین چنانچہ ہمنے اُسکی یہ فکر کی ہی کہ مریخ آتش خوار جو کہ یہان کے مالک ہین اُنسے اور تمسے دوستی کرا دین تم اُنکی معین و مددگار رہو وہ تمھارے سوسن نے جو سُنا پوچھا کہ کون مریخ آتش خوار وہ مریخ آتش خوار تو نہین کہ جو شاگرد ہین آفتاب شعلہ پیکر کے دادا جان نے کہا کہ ہان وہی سوسن نے کہا کہ وہ تو میرے چچازاد بھائی ہین اُنکو کب انکار ہوگا میری امداد سے اور مجکو کب انکار ہوگا اُنکی کمک سے چنانچہ اُسی عرصہ مین مریخ کو بھی دادا جان نے رام کر لیا تھا وہ اس طور سے ہو گیا تھا کہ جیسے اونکے غلام ہوتا ہی اُسنے اقرار بھی کیا تھا جب دادا جان نے اپنا منشا اُسپر ظاہر کیا تھا کہ مین ایسی تدبیر کرونگا کہ جو ادھر کو آئیگا اسیر ہو جائیگا خواہ طلسم کشا ہو خواہ غیر طلسم کشا دادا جان نے قبول کر لیا تھا بس دادا جان نے مریخ کو بھی ایک رکن طلسم قرار دیا اور اُسکو مشیر طلسم کا خطاب عطا فرمایا باہم سوسن و مریخ کی جب ملاقات ہوئی اور رشتا ہوا مریخ نے سوسن کو پہچانا اور سوسن نے مریخ کو اور زیادہ تر مریخ خوش ہوا اُسیدن سے مریخ نے

بموجب خواہش دادا جان کی اُس مقام پر جلسہ قائم کی ادر مشہر کیا کہ ایک غبار سا بلند ہوا اور جلد قائم ہوگئی دربند سوسن کی مریخ نے یہ طریقہ اُسدن سے مقرر کیا کہ ادھر رات ہوئی ایک جلسہ قائم کیا ناچ گانا ہونے لگا تمام رات جلسہ آراستہ ہوا بوقت صبح وہ گانے والیان اور اہل جلسہ سب مرغابیان بنکر تالاب مین شناوری کرنے لگین ای صاحبقران طریقہ یہ ہی کہ جو کوئی ساحر ادھر سے بوقت شب گذرتا ہی وہ جو جلسہ کو آراستہ اندر صحرا مین پاتا ہی اور گانے کی صدا سنتا ہی اسکو بھی اشتیاق ہوتا ہی کہ یہ رات اسی جلسہ مین بسر کرون بس اُس طرف کو روانہ ہوتا ہی جسقدر اُدھر کی راہ طی کرتا ہی اُسیقدر مقام جلسہ دور ہوتا جاتا ہی مگر معلوم یہ ہوتا ہی کہ اسی مقام پر جلسہ ہی بس وہ مسافر رات بھر اسی مین سرگردان رہتا ہی ادھر صبح ہونے لگی اور وہ مسافر قریب حد سرحد دربند سوسن پہونچا ایک تڑاقہ ہوا اور ایک برق چمکی وہ جانے والا غائب ہوگیا پھر اُسکا پتہ نہین ملتا ہی اسی طور سے جب کوئی اُدھر نکو جاتا ہی وہ تو اس حال سے آگاہ نہین ہی ادھر اُس غبار کے قریب پہونچا جو کہ مثل پردہ کے حائل ہی اور دکھائی نہین دیتا ہی ایک تڑاقہ ہوا اور اُس تالاب مین سے ایک مرغابی یہ آواز دیکر بلند ہوئی کہ لینا اس بے ادب کو کہ یہ اِدھر بلا اجازت چلا آیا ہی اور آسمنے بلند ہو کر اُسپر اپنا عکس ڈالا زمین شق ہوئی وہ غرق زمین ہوگیا پھر مرغابی اُس تالاب مین جا کر شناوری کرنے لگی یا صاحبقران بس یہ ہی حد دربند سوسن ہی اور اسی پتہ سے نشان دربند سوسن ہی مگر خرابی یہ ہی کہ کوئی اُدھر جا نہین سکتا ہی جو جائیگا وہ اسیر ہو جائیگا خواہ حضور ہون خواہ کوئی دوسرا ہو جب تک مریخ آتش خوار جادو نہ قتل ہوگا اُسوقت تک دربند سوسن کا راستہ نہ کھلے گا اُسکا قتل ہونا محال ہی جب اُس جلسہ مین کوئی جا ہی نہین سکتا ہی تو پھر کیونکر اُسکو قتل کیا جائے بڑی خرابی تو یہ ہی اُسدن سے جسدن سے دادا جان نے سوسن جادو و مریخ جادو کی باہم ملاقات کرائی ہی اور مریخ نے یہ طریقہ دربند سوسن کی راہ بند کرنے کا نکالا ہی اُسدن سے مریخ و سوسن مین اسدرجہ کا تپاک بڑھا ہی کہ ایک روح اور دو قالب ہین ایک دن سوسن مریخ کے پاس آتی ہی اور ایک دن مریخ سوسن کے مکان پر جاتا ہی حالات طلسم سے سوسن مریخ کو آگاہ کرتی رہتی ہی یا صاحبقران یہ سلسلہ دربند سوسن کی راہ بند کرنے کا دادا جان کا ایجاد کیا ہوا ہی ورنہ پہلے راستہ دربند سوسن کا مسدود نہ تھا بس یہ پتہ و نشان ہی دربند سوسن کا

جو کہ غلام نے عرض کیا جب اس تالاب کی حد سے گذرے در بند سوسن مین پہونچ گئے کوہ سوسن پر سوسن جادو کا باغ ہے وہ اسی مین ہمیشہ رہتی ہے بڑی ساحرۂ زبردست ہے بادۂ کبر و نخوت سے مست ہے سال بھر کے بعد ایک مرتبہ طلسم مین آتی ہے ورنہ اور کبھی نہین آتی ہے یا جب کوئی ضرورت ہو اور طلب کرو تو آتی ہے یہ سب رکن طلسم ہین سوسن جادو و سماوات جادو و اعظم جادو اور اسی طور سے اور کئی دربند ہین آنکے حاکم سب رکن طلسم ہین یہ سب مجھ سے پھر گئے اور مجکو اسیر کر لیا بے ستون جادو سب مین عقیل تھا اسی کی رائے سے مین اسیر کیا گیا یہ سب نمک حرام ہو گئے اگر یہ نہ پھر جاتے اور مجھ سے تحفہ جات نہ لیئے جاتے تو مین کبھی نہ اسیر ہوتا دوسرے مجکو شراب مین بیہوشی ملا کر بیہوش کیا اور اسیر کر لیا یا صاحبقران شنکال نے ان سب کو زر کثیر کے دینے کا اقرار کیا تھا چنانچہ خزانۂ طلسمی کھولکر ہر ایک کو مالا مال کر دیا ہر ایک کا گھر زر و جواہر روپیہ اشرفی سے بھر دیا اور ہر ایک کو اپنے اپنے مقام کا حاکم کیا ایسا حاکم کہ جو خود سر ہو میرے وقت مین اسقدر کسی کو اختیار نہ تھا اور ایسا کوئی صاحب قدرت نہ تھا جیسا کہ اب ہے ہر ایک اپنے وقت کا اور اپنے مقام کا حاکم بنا ہوا ہے مگر یہ ضرور ہے کہ بعد سال بھر کے سب کاغذات شنکال کے پاس جایا کرتے ہین وہ دستخط کر دیتا ہے اور کوئی اسکو ان مرحلہ جات سے تعلق نہین ہے انھین سب حاکمان مرحلہ کو اختیار ہے جیسا کہ آپنے ملاحظہ فرمایا کہ بے ستون جادو نے کسی امر کی خبر شنکال جادو کو کی خود ہی آپ سے مقابلہ کیا خود ہی بھاگ کر بالائے کوہ گیا وہان جا کر آپ سے پھر لڑا آخر کو خواجہ کی کوشش اور آپکے اقبال سے قتل ہوا اسی طور سے سب ہین ہر ایک صاحب حکومت ہے صاحبقران نے یہ سنکے فرمایا کہ سب کا اختیار و غیر اختیار معلوم ہو جائیگا میان بے ستون نے کیا بنا لیا جو کوئی اور بنالے گا سیماے بلند آواز نے عرض کیا کہ مین نے اس غرض سے یہ نہین عرض کیا بلکہ کل واقعات و حالات طلسم خدمت عالی مین عرض کیے اور خدمت والا مین پورے طور سے دربند سوسن کا نشان عرض کر دیا اب جسکو چاہیے حکم فرمائیے وہ دربند سوسن کو جا کر فتح کرے مگر مین نے دادا جان و بابا جان سے یہ سنا تھا کہ جب تک طلسم کشا خود نہ دربند سوسن کو فتح کریگا اسوقت تک لوح طلسم نہ دستیاب ہو گی بس بڑی خرابی ہے کہ راہ دربند تو بند ہے آپ کیونکر تشریف لیجائیے گا صاحبقران نے فرمایا خدا کوئی نہ کوئی صورت پیدا کر دیگا یہ فرما کر خواجہ عمرو

سے فرمایا کہ ای خواجہ اگر تم کوشش کروگے تو دربند سوسن کا راستہ کھُلے گا اور مریخ جادو مارا جائیگا ادھر وہ مارا گیا اُدھر راستہ کھُلا بس تمکو لازم ہی کہ کوشش کرکے جاؤ اور مریخ آتش خوار جادو کو قتل کرو تاکہ راہ دربند سوسن کی کھُلے اور وہان کے حالات دریافت کرکے آکر مجھ سے بیان کرو مین جاکر دربند سوسن کو فتح کرکے لوح حاصل کرون اور براے فتح طلسم روانہ ہون یہ کام سواے تمھارے اور کسی سے نہوگا خواجہ نے یہ سُنکے جواب دیا کہ واہ کیا خوب آپ کے پاس مین ہی دو بھر ہون کہ خواہ مخواہ دیدہ و دانستہ جاکر اپنے کو مبتلاے عذاب کرون جبکہ آپ یہ سُن چکے ہین کہ جو کوئی اُدھر جاتا ہی وہ اسیر ہوجاتا ہی پھر آپ مجھ سے ارشاد کرتے ہین کہ تم جاکر وہان کے حالات دریافت کرکے آؤ اور مجھ سے بیان کرو خوش واہ کیا خوب اپنی بلا میرے سر ڈالتے ہین خیال تو فرمائیے کہ اتنے اتنے بڑے ساحر زبردست موجود ہین اُنمین سے کسی کو روانہ فرمائیے کہ وہ جاکر حالات دریافت کرین اور آکر بیان کرین مین بیچارا کس شمار و قطار مین ہون ایک ادنے عیار غیر ساحر جہان ساحر نے چھُو سے کیا مجکو اُچھو ہوگیا ہاتھ پاؤن بالکل بیکار ہوگئے جبکہ ساحرون کو اُسطرف جاتے ہوے تکلف ہی تو مین بیچارہ غیر ساحر کس شمار مین ہون مجکو اپنی جان دو بھر نہین ہی آپکو تو میرا مرنا چند وجون سے اچھا معلوم ہوتا ہی کہ آپکی بیبیان جو ہین وہ ایسی خوبصورت و سلیقہ مند نہین ہین جیسی میری ہین بس آپ یہ چاہتے ہین کہ کسی نہ کسی تدبیر سے اسکو قتل کراؤن تاکہ جب یہ ہوگا تو مین اُنکے ساتھ عقد کرونگا میری موجودگی مین یہ ممکن نہین ہی صاحبقران نے یہ سُنکے فرمایا کہ ای خواجہ تمھارے بھی کیا بیہودہ خیالات ہین کیون مین تمھارا مرنا چاہونگا اسکا کوئی سبب بھی ہی یہ جو تم بیان کرتے ہو کہ بعد تمھارے تمھاری بیبیون کے ہمراہ عقد کرون یہ خیال تمھارا بالکل غلط اور محض فضول ہی بھلا یہ کب مین گوارا کرونگا کہ تم نہو اور مین اُنکے ہمراہ عیش و عشرت کرون میری زندگی کی حلاوت اور مزہ تمھین سے ہی مین تمکو اپنی جان و روح خیال کرتا ہون اونسی سی یہ ہی ایک بات ہی کہ آپکو جو پنجہ اُٹھا لیگیا تھا اُسوقت سے مین بیچین تھا اسقلینوس موجود ہین انسے دریافت کرلو کہ کئی مرتبہ جب سے اور آجتک مین نے قصد کیا ہی کہ تمھاری تلاش مین نکلون حکیم اسقلینوس مانع آئے اور زائچہ کرکے مجھ سے کہا تھا کہ آپ پریشان نہون پرسون تک خواجہ ضرور آئینگے اگر نہ آئین تو میرا علم غلط ہی مگر مجکو اُسپر بھی یقین

نہ تھا گو جیسا کہ انھون نے کہا ویسا ہی ہوا مگر میرے اوپر خواب و خور حرام تھا ہر وقت تمھارا ہی خیال تھا
یہی جی چاہتا تھا کہ کیونکر تمکو پاؤن اور کہان تلاش کرنے کو جاؤن جو تم ملو خداوند کریم نے اپنا فضل
و کرم کیا کہ تمکو صحیح و سلامت مجھ سے ملا دیا اسپر تم یہ کہتے ہو کہ آپ میری ہلاکت کے خواستگار ہین یہ محض
تمھارا خیال ہی خواجہ نے جواب دیا کہ یا صاحبقران جبکہ آپ اس امر سے آگاہ ہین کہ مین تین چیزون
سے از حد خوف کرتا ہون پھر آپ کیون مجکو ایسے مقام کی طرف جانے کے لیے کہتے ہین کہ جہان
خوف جان ہی جبکہ آپ واقف ہین کہ مین ساحر سے اور نقابدار سے اور ریانی سے خوف کرتا ہون پھر
بھی آپ مجکو اس مقام پر بھیجتے ہین کہ جہان ساحر ہین مین تو ہرگز ہرگز نہ جاؤنگا اگر مین گیا اور وہان
جا کر اسیر ہوگیا تو آپ سے پھر بھی تو ہوگا کہ آپ میرے متعلقین کی خبر لین اور انکو اچھے طور سے
اپنے ناموس مین رکھین اور کچھ انکا وظیفہ مقرر کر دین کہ جسکے سبب سے وہ بسر اوقات کرین اور
مصیبت جو کہ میرے نہونے کے سبب سے انپر پڑی ہی وہ کٹے بلکہ یہ ہوگا کہ جو کچھ انکے پاس ہوگا وہ انسے
چھین کر انکو نکالدیجیئے گا وہ تباہ و برباد ہونگی یا انکے ہمراہ عقد فرمائیے گا پس ایسی حالت مین مین کیونکر
اپنی جان کا خیال نکرون اور آپکے کہنے سے ایسے مقام پر چلا جاؤن کہ جہان خوف جان ہی امیر نے
فرمایا کہ ای خواجہ یہ جو تمنے کہا مین نے مان لیا مگر تمکو میری ذات سے اس قسم کی امید کرنا محض بیکار
اور خلاف عقل ہی جبکہ مین تمکو اپنا بھائی اور بلکہ بھائی سے بھی زیادہ تر خیال کرتا ہون تم میری شان و شوکت
کے طریقہ کا سبب ہو میری صاحبقرانی کا باعث ہو بلکہ میرے جان بخش ہو اس حالت مین یہ بیجا ہونگا کہ
خدانخواستہ تم کسی بلا مین مبتلا ہو مین یہ چاہونگا کہ مین خود مبتلائے بلا ہون اور تم نہ مبتلا ہو تاکہ
میری رہائی کی فکر کرو تم اگر رہا ہوگے تو کوشش کرکے مجکو رہا کر لوگے مین اگر رہا ہونگا تو تمکو رہا کر سکونگا
خواجہ نے جواب دیا کہ جی ہان اسوقت تو ایسی تقریر فرمائیے گا اور ایسے کلمات ارشاد ہونگے کہ تم بھائی
ہو اور میری شان و شوکت کے سبب ہو اور میری صاحبقرانی کے باعث ہو وہ کونسا دن تھا کہ ایک
کافر کے لیے آپ نے مجکو باندھکر بھیجدیا اسنے مجکو قتل کرنا چاہا نقابدار رہا کر لایا اسپر پھر باندھکر بھیجدیا
مین نے لاکھ لاکھ کوشش کی کہ میرے آپکے صفائی ہو جائے مگر آپنے نہ قبول کیا مین نے کسی کو قتل
نہ کیا تھا صرف ناک کاٹ لی تھی وہ بھی اس سبب سے کہ اسنے میرے جوان فرزند کو مار ڈالا کہ جسکو مین
بہت چاہتا تھا اور جس سے از حد محبت کرتا تھا میرے اوپر کیا منحصر ہی سب اس سے محبت کرتے

تے اگر اُسکے غم و الم و رنج و صدمہ مین مجھسے ایسی حرکت ہو گئی تو مین اُس امر کا مستحق نہ تھا کہ میرے
اوپر اسقدر زیادتی کیجاتی اور برائے قتل کافر کے حوالے کیا جاتا وہ وقت خیال کرنے کا تھا اُسپر
یہ ظلم کیا گیا کہ سبکو منع کر دیا گیا کہ جو کوئی عمرو کا نام لے گا اُسکو بھی مین لشکر سے نکالدونگا اُسوقت
یہ خیال نہوا کہ یہ میرا بھائی ہی اور میری شان و شوکت کا اور صاحبقرانی کا سبب ہی یا ابھی کل ہی کی
بات ہی کہ میرے شاگرد برق فرنگی کو اسی طلسم کی سرحد مین آکر آپنے نکالدیا تھا جھوٹے سے میرے
فرزند نے نام اُسکا لیا تھا تو اُسکو بھی نکالدیا اُسوقت ان امور کا خیال نہ کیا جناب عالی دنیا اپنے
مطلب کی ہی اُسوقت بھی خیال کیا ہوتا کہ اگر ہم اسوقت ان لوگون پر یہ تشدد کرتے ہین خواجہ جو
ہمسے سبب دریافت کرینگے تو کیا جواب دینگے ای حمزہ تمسے زیادہ تر بیمروت و طوطا چشم کوئی نہین ہی
اپنے مطلب کے وقت تو ایسی تقریر کرتے ہو کہ یہ معلوم ہو کہ انسے بڑھکر کوئی دوست نہوگا اور جب
کچھ خطا ہو جاتی ہی خواہ وہ لائق خیال ہو خواہ نہو پھر کسی طرح سے مروت نہین کرتے ہو تمپر کیا منحصر
ہی کل عربون کا یہی طریقہ ہی تمام طوطا چشم اور بیمروت غرض دوست ہوتے ہین بس جبکہ آپکا
یہ حال ہی تو مین کیونکر ایسی حالت مین اپنی جان کو جان نہ سمجھون اور نہ خیال کرون صاحبقران نے
فرمایا کہ یہ کون کہتا ہی کہ آپ اپنی جان کو جان نہ خیال کرین نہ میرا یہ منشا ہی بس ازراہ مہربانی آپ
ان سب خیالات کو برطرف فرمایے اور طرف دربند سوسن کے تشریف لیجائیے اور وہان کے
حالات دریافت کر کے مجھسے آکر بیان فرمائیے کیونکہ یہ کام سوائے آپکے دوسرے سے نہوگا ان لوگون کی
نسبت جو آپنے فرمایا کہ یہ ساحر ہین یہ کیون نہ جا کر وہان کے حالات دریافت کر کے آپ سے بیان
کرین انکے نہ جانے کے چند سبب ہین اول تو یہ کہ ان لوگون سے سب طلسم کے باشندے آگاہ ہین
اور واقف ہین یہ لوگ جو جائینگے تو سب انکے حال سے آگاہ ہو جائینگے دوسرے یہ عیار نہین ہین
جو عیاری کر کے نکل آئینگے یا حالات دریافت کرینگے تیسرے اُنکا جانا وہان اچھا نہین ہی اور آپکے
جانے سے بہت فائدہ ہی اول جہان جیسا موقع ہوگا آپ ویسا کام فرمائیگا اگر قابو چل گیا تو سوسن
کو بھی گرفتار کر لوگے یہ کام ان لوگون سے نہوگا خواجہ نے کہا کہ یہ سب ٹھیک ہی مگر میرا جانا کسی صورت
سے نہوگا یا صاحبقران اسکے چند سبب ہین ایک تو وہ مقام ساحرون کا ہی مین وہان جا نہین
سکتا ہون دوسرے طلسم کا معاملہ ہی وہ بھی ایک دربند طلسم ہی اور کون دربند کہ جہان

لوح رکھی ہوئی ہی تیسرے خلاصہ امر یہ ہی کہ مین تو محنت کرون اور مشقت اور اپنی جان پر بناؤن اور جب موقع کچھ وصول کا ہو تو آپ آنکھ پھیر لیجیے اور بے مروتی فرمائیے اور یہ فرمائیے کہ تمکو کیونکر ملے یہ مال غازیون کا ہی اسوقت مین غازی کوشش نہین کرتے ہین وہ غازی کہان ہین کہ جنکا مال ہوجاتا ہی صاحبقران نے یہ تقریر سنکے فرمایا کہ ای خواجہ تم کیسے میرے دوست و رفیق ہو اور کیسا تم اپنے کو میرا بھائی کہتے ہو مجکو تمسے یہ امید نہین تھی کہ مین تمسے کسی امر کو کہون اور تم انکار کرو بلکہ اس سے زیادہ تم امید تھی اور اکثر تمنے ایسا ہی کیا کہ میرے لیے تمنے اپنی جان کو جان نہ خیال کیا اور تمنے کوشش کی میرے اوپر کیا منحصر ہی میری اولاد کی کمک کی وقت سخت مین میرے سردارون کی کمک کی انکو اکثر بلاؤن سے رہا کیا بدون میری خواہش کے اور جس امر مین مین تمسے خود خواہش کرون تم انکار کرو واقعی مجکو تمسے ایسی امید نہ تھی بلکہ یہ امید تھی کہ جہان میرا پسینہ گریگا تم اپنا خون گراؤ گے نہ یہ کہ مین تمسے ایک امر کو کہون جسمین تمھارا کچھ نقصان نہو اُس سے تم انکار کرو خواجہ نے جواب دیا کہ بجا اور درست ارشاد ہوا آپکو ایسی ہی امید تھی مگر اب آپ اُس امید کو قطع فرمائیے بلکہ یہ امید رکھیے کہ مجھ سے بڑھکر کوئی آپکا دشمن نہوگا بس اب مجھ سے یہ کبھی نہ ہوگا لاکھ آپ مجکو ملنے مین کب ایسے امرونکا خیال کرتا ہون یہ باتین کسی احمق کے ساتھ فرمائیے جو کہ بالکل عقل سے بہرہ نہ رکھتا ہو مین ایسی باتون مین آنے والا نہین ہون کل ہی کا ذکر ہی بلکہ ابھی کا کہ میرا تو نقصان ہوا کہ بڑا ایک زمرد کا میرے پاس سے جاتا رہا مجکو اُسکی قیمت دینا پڑے گی مین نے جو یہان ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ فقرہ ہی نہ اکہ گیا ہوگا نہ کچھ تمھارے پاس اکہ آیا کہان سے جب آپ ہر امر کو میرے فقرہ و مکاری خیال کرتے ہین تو اس امر کو بھی مکاری و عیاری خیال فرمائیے کہ مین جو آپکو اپنا بھائی کہتا تھا اسمین بھی کوئی نہ کوئی مکاری و عیاری کا پہلو رکھتا ہونگا یہ تو بجا ارشاد ہوا کہ وہان جانے مین کوئی نقصان نہین ہی آپکے نزدیک نقصان نہین ہی میرے نزدیک تو بہت بڑا نقصان ہی وہ یہ نقصان ہی کہ مین یہان ہونگا تو دو چار پیسون کی فکر کرونگا اپنے اہل و عیال کے لیے اگر مین وہان جاؤنگا تو انکے لیے کون فکر کریگا کسی سے قرض لونگا کسی کو کچھ بہانہ کرکے اپنے قرضدارونمین ٹالونگا جسکا اکہ تھا اسکو کچھ اطمینان دلاؤنگا ایسا نہو کہ وہ مجپر خیانت کا دعوی کردے زمانہ برا ہی میرے لیے کوئی بے عزتی اور بے آبروئی کا سامنا ہو اور بیٹھے بٹھائے مین

مین جعلساز و دغاباز مشہور ہوجاؤن یہ جو میرا اسوقت سبکو اعتبار ہی اسمین فرق آئے اور میرا کام بگڑ جائے یہ جو مین چار پیسے پیدا کر لیتا ہون اسمین بھی جانتے ہو کہ نہون اگر آپ ایسا ہی پریشان کیجیے گا تو مین یہان سے طرف خانہ کعبہ کے چلا جاؤنگا وہان بیٹھکر عبادت خدا کرونگا اپنے سب اہل و عیال کو بھی لیجاؤنگا بلا مشقت اور بلا خدمت میری بسر اوقات ہوجائیگی اور میرا قرضہ بھی ادا ہوجائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ زیادہ باتین نہ بناؤ لے جاؤ ان باتون سے کیا حاصل خواجہ نے کہا کہ آپ مذاق تصور کرتے ہین مین واقعی عرض کرتا ہون کہ مین دربند سوسن کی طرف جاکر اپنی جان ندونگا جبکہ آپ اس طلسم کے فاتح ہین تو پھر میری کیا ضرورت ہی کہ مین جاؤن آپ خود کیون نہ تشریف لیجائیے حالات تو اسکے بادشاہ کی زبانی معلوم ہوچکے ہین اور کیا حالات ہین جو کہ نہین معلوم ہوے ہین جنکے دریافت کی ضرورت ہو آپ تشریف لیجائیے آپ کے پاس وہ اشیا موجود ہین کہ جسکے سبب سے آپ پر سحر اثر نکریگا اگر کسی ساحر کا بھی سامنا ہوگا وہ سحر بھی کریگا تو آپ اسم اعظم پڑھکر دفع فرمائیے گا اسکو قتل فرمائیے گا مین بیچارہ کیونکر سحر ساحری سے بچونگا اور کس طور سے اپنے کو بچاؤنگا نہ کوئی ایسی شئی میرے پاس ہی کہ جسکے سبب سے میرے اوپر سحر نہ اثر کرے نہ کوئی مین ایسا اسم یاد رکھتا ہون کہ جسکے سبب سے ساحر کے سحر کو دفع کرونگا بس میرے نزدیک تو یہ مناسب ہی کہ آپ خود تشریف لیجائین اور بندہ تو خانہ کعبہ کو جاتا ہی کیونکہ اب مجکو خیال آیا کہ ان قرضدارون کے سبب سے میری جان نہ بچیگی یہ سب میری آبرو لے لینگے خصوصًا جسکا اکہ مجھسے گم ہوگیا ہی وہ تو ضرور ضرور بے عزت کریگا آبرو گئی ہوئی ہاتھ نہین آتی ہی جب مین یہان نہونگا تو میرا کوئی کیا بنائیگا اپنے سر کو پیٹ پیٹکر رہ جائیگا اگر مین بے ایمان اور جعلساز بھی مشہور ہونگا تو کچھ پروا کی بات نہین ہی کیونکہ پھر مجکو کوئی ایسی ضرورت نہوگی کہ ان لوگون سے مطلب رکھون اور چار پیسے پیدا کرنے کی فکر کرون رہا میرا ناموس وہ قلعہ قوالامان مین ہی خانہ کعبہ مین پہونچکر اسکو بھی طلب کرلونگا آپکی خبر اکثر پرچہ اخبار سے یا جو کوئی ادھر سے ادھر آئیگا اس سے جب وہ واپس آئیگا آپکی خیریت مزاج سے آگاہی ہوجائیگی مین ان سب خرابیون سے بچا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ یہ ہرگز نہوگا مین تمکو جانے ندونگا بھائی واقعی تمسا کون شفیق و رفیق ہوگا اور کون ایسی محنت و مشقت کریگا اور ایسی جان فشانی

کریگا کہ ساحرون سے مقابلہ اسطور سے کریگا کہ اپنی جان پر کھیل کر عیاری کریگا بھائی وہ ہی دوست اور رفیق ہی کہ جو وقت مشکل مین کام آئے اور سختی کے وقت ساتھ دے وہ دوست و رفیق نہین ہی کہ جو وقت مصیبت اور تکلیف کے ساتھ نہ دے اور نکل جائے ای خواجہ تم تو ایسے وقت مین ساتھ نہ چھوڑو اور رفاقت ترک نکرو یہان سواے خدا کے میرا کون ہی یہ وقت ان باتون کا نہین ہی ان گذشتہ باتون کو نہ یاد کرو اب جو مین کہتا ہون اسپر عمل کرو خواجہ نے جواب دیا کہ یہ ہرگز ہرگز نہوگا مین خانہ کعبہ ضرور جاؤنگا ادھر حکیم اسقلینوس و حکیم شیاطین و بادشاہ سیماے بلند آواز نے ایک ایک پرچہ لکھکر صاحبقران کو دیا جسکا مضمون یہ تھا کہ ہمنے اپنے علم کے ذریعہ سے دریافت کیا تو معلوم ہوا ہی کہ یہ دربند خواجہ سلامت کی کوشش اور سعی سے فتح ہوگا اور لوح طلسم دستیاب ہوگی جہانتک ممکن ہو خواجہ سلامت کو روکیے اور جانے نہ دیجیے اگر خواجہ سلامت کے علاوہ جو کوئی جائیگا اسیر ہو جائیگا اور جبتک مریخ جادو مارا نہ جائیگا اسوقت تک راستہ دربند کا نہ کھلے گا اگر کسی طریقہ سے لوح بھی دستیاب ہوگی تو دربند کیونکر فتح ہوگا کیونکہ دربند کا راستہ تو مریخ آتش خوار بند کیے ہوے ہی اس سے اور طلسم سے کوئی تعلق نہین ہی جو لوح طلسم اسکے فتح کرنیکی ہدایت کرے گی جب راستہ ہی نہ کھلا تو پھر دربند مین جانا کیسا اور لوح کا دستیاب ہونا بہت دشوار ہی اور مریخ کے قاتل خواجہ سلامت ہین پس آپکا اسطرف کو جانا بہت نامناسب ہی آئندہ آپکو اختیار ہی ہمکو یہ ثابت ہوتا ہی کہ اگر طلسم کشا بھی اسطرف کو بدون راستہ کھلے جائیگا تو اسیر ہو جائیگا لہذا پہلے اس امر کی کوشش کرنا چاہیے کہ خواجہ سلامت جاکر مریخ آتش خوار کو قتل کرکے راستہ دربند کا کھولین اور لوح کے دستیاب ہونیکی فکر کرین یہ جو پرچہ صاحبقران نے واکیا مضمون دیکھا اور آگاہ ہوے اب خواجہ سے کہنے لگے کہ ای خواجہ تم جاکر حالات دربند دریافت کرو اور آکر بیان کرو ای خواجہ اس امر کا خیال کرلو کہ اگر تم کوشش نکروگے تو یہ طلسم فتح نہوگا یہ طلسم اسی طور سے باقی رہے گا اور کافرون سے آباد رہے گا تمھاری کوشش سے اسقدر لوگ مسلمان ہونگے حق حقدار کو پہونچے گا سیماے بلند آواز بے حق ہوا جاتا ہی نمک حرامون نے اسکا طلسم چھین لیا ہی اور بہت سے کلمے اسی طور کے خواجہ سے کہے مگر خواجہ نے ان سب کلمات کو سنکے صاحبقران کو جواب دیا کہ مین ان باتون کو ہرگز ہرگز نہ مانونگا

اور نہ قبول کرونگا مین وہان جاکر اپنی جان ندونگا کہ وہان جاکر اپنے کو مبتلاے عذاب کرون
آپ خود کیون نہین تشریف لیجاتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ تم بادشاہ سے سُن چکے ہو کہ اگر اُس
در بند کی طرف آپ بھی جائیے گا تو اسیر ہو جائیے گا باوجودیکہ مالک اسم اعظم ہین اسیر بھی اسیر ہو جائیگا
جب تک راستہ نہ کُھلے اور مریخ آتش خوار نہ مارا جائے اور اُسکا قتل ہونا تمھاری ذات پر منحصر ہی
اور مریخ کے تمھین قاتل ہو خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران ہین ایسے فقرون مین نہ آؤنگا مین بیچارہ کیا
ساحر کو قتل کرونگا مین عیاری کیا جانون آپ ہی لوگون نے مجکو یہ کہکر کہ تم عیار ہو ساحرون کا خیال
بدل دیا اور سب ساحر میرے دشمن ہو گئے ہین بدھر مین جاتا ہون سب میری تلاش کرتے ہین
اُنکے خوف سے مارا مارا پھرتا ہون صورت بدلے ہوے زمین و آسمان میرا دشمن ہی ہر کس و ناکس کو
میری تلاش ہی ذرہ ذرہ میرا دشمن جانی ہی کسی طرف اگر بھولے سے نکل گیا یہی سنا کہ اگر عمرو
عیار ملجائے تو اُسکی بوٹیان کاٹ کر کباب لگائین اور کھائین ساحرون نے سحر کے پنجے مقرر کردیئے
ہین میری تصویر اُنکے حوالے کی ہی کہ جہان اس شکل کا انسان دیکھو اُسکو پکڑ لاؤ جیسا کہ ابھی کل ہی کا
ذکر ہی کہ مین بھولے سے اصلی صورت پر آپکے ہمراہ تھا کہ پنجہ اُٹھالے گیا وہ تو خدا اُنکا بھلا کرے
کہ سیماے بلند آواز وہان پہونچ گئے اُس قطامہ کو قتل کرکے مجکو رہا کیا ورنہ مین قتل ہو جاتا
استخوان تک کا میرے پتہ و نشان نہ باقی رہتا کسی کو معلوم بھی نہوتا اسی خوف سے راتون کا سونا
حرام ہو گیا ہی ایک مقام پر رہتا نہین نہ اصلی صورت پر پھرتا ہون کہ زمین و آسمان دشمن ہی بس
یہ سب امر کس کے سبب سے ہی صرف آپکی ذات سے ہی کہ آپ لوگون نے یہ مشہور کر دیا ہی کہ خواجہ
عیاری خوب کرتے ہین انھون نے عیاری کرکے بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا مجکو بیکار کو لوگون
نے بدنام کیا ہی مین بیچارہ کیا جانون کبھی مین نے کسی جانور کو تو مارا نہین ساحر کا قتل کرنا کیا
سہل امر ہی جبکہ نہ مین کوئی ایسی شئے رکھتا ہون کہ جسکے سبب سے سحر اثر نہ کرے نہ کوئی ایسی دعا یاد
ہو کہ جو دافع سحر ہو بس بیکار بدنام کیا ہی میرے حق مین یہی بہتر ہی کہ مین خانہ کعبہ چلا جاؤن
کیونکہ وہ جاے امن ہی نہ وہان کسی کا سحر اثر کریگا نہ کوئی ساحر جا سکتا ہی کیونکہ وہ خدا کا گھر ہی
مجکو تو یہ لازم ہی کہ مین اپنی جان بچاکر کسی گوشہ مین مخفی ہو کر بیٹھ رہون کیونکہ زمانہ بھر دشمن ہی
ساحرون پر منحصر نہین ہی غیر ساحر بھی جان کے دشمن ہین خواجہ نے یہ جو کہا امیر نے فرمایا کہ ای

خواجہ یہ ممکن نہین ہی کہ مین تمکو جانے دون خواجہ نے کہا کہ یہ ممکن نہین کہ مین خانہ کعبہ نہ جاؤن واہ
مجکو آپ خیر سے باز رکھتے ہین مین وہان جاکر عبادت خدا کرونگا اور اپنی عقبی درست کرونگا کیونکہ جوانی
گذر گئی اسی مکاری وجعلسازی مین ہزارون گناہ کیے ہین اب اپنی آخرت درست کرون کیونکہ جب
قیامت کا خیال آتا ہی تو کلیجہ کانپ جاتا ہی وہان کون ہوگا جو مجکو بچائیگا عادل کا سامنا ہوگا وہ
وقت ہوگا کہ سب نفسی نفسی پکارتے ہونگے بس پھر کونسا سلسلہ ایسا ہوگا کہ جو باعث نجات ہوگا
ایسی حالت مین کیونکر مین اپنی عقبی کو درست نکرون جبکہ بال بال میرا گنہگار ہی صاحبقران نے فرمایا
ای خواجہ یہ بھی تو ثواب ہی کفارون کو جو قتل کرتے ہو کیونکہ راہ خدا مین جہاد کرتے ہو یہ ثواب کیا کم ہی
ان سبکو جو تمنے قتل کیا ہی تو اس غرض سے کہ دین کی ترقی ہو اور اسکی راہ مین جہاد کیا ہی بس یہ ثواب
کیا کم ہی جو جاکر عبادت خدا مین عمر بسر کروگے خواجہ نے جواب دیا کہ مین اس ثواب سے باز آیا کہ بیکارہ کو
خون ناحق کرون صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ یہ نہ کہو یہ خون ناحق ہی اس سے مرتبہ ثواب کا
بڑے گا خواجہ نے کہا چاہے ملے چاہے نہ ملے مین ایسے ثواب سے درگذرا یہ کہکر خواجہ نے کہا خدا حافظ
دنا صر مین جاتا ہون آپ جانین اور آپکا کام یہ کہکر اٹھ کھڑے ہوے اور قصد کیا کہ باہر بارگاہ
کے جاؤن جب صاحبقران نے دیکھا کہ خواجہ کو مین نے لاکھ لاکھ سمجھایا انھون نے نہ مانا جانے
پر آمادہ ہوگئے صاحبقران نے خیال فرمایا کہ بڑی خرابی ہوئی ساری محنت بیکار ہوئی جاتی ہی
کیا تدبیر کرون سوچتے سوچتے خیال مین آیا کہ یہ سب باتین خواجہ کی بیکار ہین صرف یہ امر اس غرض سے
ہی کہ مین کچھ دینے کا اقرار کرون بس ابھی اقرار کرونگا ادھر خواجہ آمادہ ہوجائینگے نہ یہ جائینگے نہ آئینگے صرف مجکو بہکاتے
ہین اور روپیہ کا اقرار کراتے ہین یہ دلمین خیال فرماکے فوراً صاحبقران نے کاغذ وقلم دوات اٹھاکر
ایک رقعہ دس ہزار روپیہ کا تحریر فرمایا خواجہ اتنے عرصہ مین صحن مین پہونچے تھے صاحبقران نے وہ
رقعہ تحریر فرماکے بیچ بارگاہ مین ڈالدیا اور پکار کر فرمایا کہ جو کوئی دربند سوسن کو جاکے اور وہان
کی خبر دریافت کرکے آئے اور مجھ سے بیان کرے وہ یہ روپیہ دس ہزار لیوے مین اسکو خوشی سے
دونگا اور اگر مرنج آتش خوار کو قتل کرے گا تو بیس ہزار روپیہ اسکے قتل کرنے کے صلہ مین
دونگا یہ رقعہ موجود ہی یہ صدا جو خواجہ کے کان مین پہونچی یا تو جاتے تھے یا ٹھٹک گئے اور کھڑے
ہوکر سننے لگے کہ پھر صاحبقران نے وہ ہی کلمہ فرمایا ابکی مرتبہ خواجہ نے [illegible] خیال کیا کہ ای

خواجہ بہ تو مجھسے ممکن نہین ہی کہ تم حمزہ کو چھوڑ کر چلے جاؤ جب تک تمھارے دم مین دم ہی تم
حمزہ کے قدم نہ چھوڑو گے یہان سے جاؤ گے تھوڑی دور جا کر دل نہ مانے گا پھر واپس آؤ گے
اس سے کیا حاصل اسوقت روپیہ بھی ملتا ہی یہ روپیہ لو اور جا کر دربند سوسن کی خبر لاؤ گو حمزہ
کی محبت اور روپیہ کی الفت ایک نہ ایک دن تمھاری جان لے گی بری شئی سے سامنا ہو جائیگا
جو کچھ ہو مجھسے تو یہ نہو گا کہ حمزہ کو چھوڑون اور خانۂ کعبہ مین جا کر بیٹھ رہون چلو دربند سوسن
کی خبر لاؤ یہ امر ضرور ہو گا کوئی نہ کوئی ساحر ایک نہ ایک دن تمکو قتل کر ڈالے گا حمزہ کو خبر بھی نہو گی
پھر یہ وہ پھول جو ہمیں چڑھے اگر حمزہ کی دوستی اور راہ خدا مین جان جاے تو کچھ پروا نہین ہی ثواب
شہادت حاصل ہو گا گو یہ حمزہ کا فقرہ ہی یہ بھلا کیا کسی کو دیگا یہ لوگ غریب ہین انسے ایک
پیسہ ملنا محال ہی مگر خیر چلو تو سہی شاید کچھ تاؤ مین آ کر دیدے یہ دل سے باتین کرتے ہوے بیٹھے اور
پھر اٹھ کے اتے ہوے کہ نہ معلوم کیسی الفت میرے دل مین ہو گئی ہی کہ کسی طور سے جانے کو جی نہین
چاہتا اگر نہین جاتا ہون تو جان کا خوف ہی ہر وقت سولی پر جان رہتی ہی اگر جاتا ہون تو
دل گوارا نہین کرتا ہی کہ ایسی حالت مین چھوڑ کر جاؤن عجب خلجلہ مین جان ہی میری تو وہ مثل ہی
کہ نہ پانی کے اوپر چین نہ پانی کے اندر چین یا یہ کہ بموجب مصرعہ نہ تاب وصل دارم نہ طاقت جدائی
یہ کہتے ہوے ایوان مین آئے صاحبقران نے فرمایا کہ کیون خواجہ خانہ کعبہ ہو آئے سب
وہان خیریت ہی اہل کعبہ سب خیریت سے ہین تم تو کہکر گئے تھے کہ اب مین جا کر واپس نہ آؤنگا
عبادت خدا کرونگا پھر کیون چلے آئے آپ نے مسکرا کر کہا کہ کیا بیان کرون تمھاری محبت کھینچ
لائی نہ جانے دیا دل نے گوارا نہ کیا یہ خیال آیا کہ اتنی عمر تو تمھارے ساتھ بسر کی اب کیا کرون جا کر
ایسے وقت مین چھوڑ کر تمھارا قول یاد آیا ای حمزہ تمھاری الفت ضرور میری جان لیگی بری شئی
کا ضرور سامنا ہو گا کسی ساحر کے ہاتھ سے مارا جاؤنگا خیر جو کچھ ہو یہ کہکر وہ رقعہ اٹھا لیا اور
کہا کہ کیون حمزہ یہ رقعہ تمنے خوشی سے تحریر کر کے ڈالدیا ہی ضرور روپیہ دوگے جو کوئی
دربند سوسن کی خبر لائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ اسپر کیا منحصر ہی اگر مرتیخ کو قتل کرے گا
تو بیس ہزار روپیہ اور دونگا خواجہ نے کہا کہ اچھا پھر جا کر خبر لاتے ہین مگر اسکا اقرار نہین
کرتے ہین کہ مرتیخ کو قتل کرینگے ایک کام کرو کہ پچیس ہزار روپیہ نقد مجکو منگا دو تمنے سنا ہو گا

کہ مزدور خوش دل کند کار بیش اگر مریخ کو قتل کرونگا تو سب روپیہ میرا ہوگا ورنہ جو کچھ صرف ہوگا
اُسکا حساب دونگا باقی روپیہ تمھارا تمکو واپس دونگا اگر قتل نکرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ
صد اُسکے واپس آئے میری محبت کی وجہ سے نہین واپس آئے اور احسان میرے اوپر جتانے لگے خیر یہ
اُسوقت ملے گا جب خبر آئیگی اور مریخ کا سر آئیگا قبل مین نہ ملے گا خواجہ نے جوابدیا کہ اس امر کو کوئی
گوارا نکریگا یہ اچھا ہوتا کہ کوئی اور یہ روپیہ اُٹھا لیتا اور وہ یہ روپیہ بھی لیتا اور کام کسی سے بھی نہوتا
مین نے بُرا کیا کہ روپیہ اُٹھا لیا مین نے اس خیال سے اُٹھا لیا کہ کوئی غیر کیون لے جبکہ حمزہ دیتا ہی
مین خود ہی کیون نہ لون میرا ہی قرضہ ادا ہو جائیگا حمزہ کی بدولت مگر ایک شرط سے مین جاتا
ہون کہ یہ روپیہ مجکو منگا دو صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے یہ تو فرمایئے کہ میرے اوپر اسکا کوئی احسان تو
نہوگا آپ روپیہ کے لالچ سے جاتے ہین مین آپکے بار احسان سے بری ہون ہان اگر آپ پہلے میرے
کہنے سے جاتے تو میرے اوپر احسان ہوتا اور میری الفت کا سبب ہوتا اور میرے کہنے سے جاتے
اب آپ روپیہ کی الفت سے جاتے ہین یہ تو آپ نے فرمایا کہ روپیہ نقد منگا دیجیے اگر میرا کام نہو تو
مین کس سے روپیہ لون خواجہ نے جوابدیا کہ بس بس لے بس باتین نہ بنایئے روپیہ منگا دیجیے دیر
نہ لگایئے عرصہ ہوتا ہی اب مجکو جلدی ہی یہ باتین ہوچکین خواہ مین روپیہ کی محبت سے جاتا ہون
خواہ آپکی الفت سے ابتو جاتا ہون جان پر کھیل کر ای حمزہ اگر خدانخواستہ کوئی خبر بد سُننا تو مجکو
فاتحہ سے نہ فراموش فرمانا ابتو یہ الفت جان لے گی صاحبقران نے فرمایا یہ تو ہوگا میری
بات کا جواب تو دیجیے خواجہ نے کہا کہ افسوس آپکو اپنی پڑی ہی اور مجکو اپنی مین یہ چاہتا ہون
کہ مین یہان سے جلد جاؤن ایسا نہو کہ بے ستون کے مرنے کی خبر پھیل جائے اور دربند کے
حاکم بند وبست اپنا کرلین تو پھر بڑی مشکل ہو مین یہ کہے دیتا ہون کہ اگر آپکا کام نہوگا اور جسقدر
روپیہ اس کام مین صرف ہوگا علاوہ اس دس ہزار و بیس ہزار روپیہ کے دینا ہوگا کیونکہ یہ تو
آپ ان دونون کامون کی اجرت دیتے ہین مصارف سے کیا غرض صاحبقران نے فرمایا کہ
اسمین مصارف کیا ہوگا نہ کچھ ہوگا نہ کچھ خواجہ نے جوابدیا کہ واہ کیا خوب اسمین تو بہت کچھ مصارف
ہوگا رشوت دینا ہوگی لوگون کو ملک الموت کو الگ دینا ہوگا کہ وہ بے وقت آکر روح کو اُسکی
قبض کرینگے علاوہ اسکے عیاری مین صرف ہوگا لے بس لے بس آپکا کام ہوچکا یہ کسکو غرض ہی کہ

محنت بھی کرے اور اپنے پاس سے صرف کرے اگر کام ہو تو ایک پیسہ صرف کرے اور دمڑی پائے آپنے
تو یہ کہا کہ ہمنے اجرت صرف کرکے کام لیا اور لینے والا نقصان مین رہے ایسی کچی گولیان نہین کھیلی
ہین جناب مین بچہ اسی کا کھیلتا ہی آپنے سنا ہوگا جو پیسہ ہاتھ پر رکھدیتا ہی جو ایسا نہین کرتا اسکا بچہ
نہین کھیلتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہوا کہ آپ اور روپیہ مجھسے طلب کرتے ہین مین
اس سے ایک خرمہرہ زیادہ نہ دونگا چاہے آپ جائین چاہے نہ جائین خواجہ نے کہا کہ پھر غیر ممکن ہی
میرا جانا یہ کہکر اور منھ بنا کر بیٹھ گئے صاحبقران خاموش ہو رہے جب یہ رنگ بادشاہ سیمائے بلند آوا
واسقلینوس وغیرہ نے دیکھا تو سب نے کہا کہ یا صاحبقران ہم خواجہ کی ضمانت کرتے ہین آپ انکو
روپیہ مرحمت فرمائیے اگر یہ آپکے حسب دلخواہ کام نہ کرینگے تو ہم آپکا روپیہ دینگے صاحبقران نے
فرمایا کہ بہت بہتر انکو پینتیس ہزار روپیہ منگا دیجیے اور خواجہ سے ان لوگون نے کہا کہ پینتیس ہزار روپیہ
تو صاحبقران نے آپکو مرحمت کیا ہی اور پچیس ہزار روپیہ ہم سب ملکر آپ کو اس غرض سے
دیتے ہین کہ جو کچھ وہان صرف ہو آپ صرف کرین خواجہ نے خوش ہو کر جوابدیا کہ خدا آپ لوگون کو
سلامت رکھے کہ آپنے میری ضمانت بھی کی اور مصارف کے لیے روپیہ بھی دیا ایک یہ صاحبقران ہی
ہین کہ جنکے ہمراہ مین نے اپنی عمر گنوائی جان کو جان نہ سمجھا اسپر یہ حال ہی کہ اعتبار نہین ہی جب
آپنے ضمانت کا اقرار کیا اسوقت روپیہ منگانے کا حکم دیا بھلا انکا کوئی کیا کام کرے انکی تو وہ حالت ہی
کہ دمڑی صرف نہو کام ہو جائے بقول کسے چمڑی جائے دمڑی نجائے یا یہ کہ بموجب شعر گر جان طلبی
درین مضائقہ نیست ؎ گر زر طلبی سخن درین است ؎ کسی کی جان مفت کی نہین ہی کہ کچھ فائدہ و نہ کچھ
نفع اپنی جان رائیگان کرے سوائے زبانی تعریف کے خیر آمدم برسر مطلب لے آپ لوگ بھی روپیہ
منگائیے اور حمزہ بھی تاکہ مین جاؤن اب عرصہ کرنے کا وقت نہین ہی یہ جو خواجہ نے کہا سب نے اسیوقت
ساٹھ ہزار روپیہ منگا دیا خواجہ نے سب نذر زنبیل کیا اور اپنی صورت ایک ساحر کی صورت کی بنائی
صاحبقران کو سلام کیا اور کہا کہ خدا حافظ و ناصر مجکو یقین ہی کہ آپکی محبت مجکو ہلاک کرے گی اور سب سے
بھی ملے صاحبقران نے فرمایا کہ خداوند کریم تمکو بامراد لائے کہا آپکے اقبال اور افضال خدا سے امید
تو یہ ہی کہ بامراد آؤن بس خواجہ عمر و صاحبقران اور دیگر اہل دربار سے ملکر حمزۂ صاحبقران
کے قدمون کو بوسہ دیکر اور سب سے یہ کہکر کہ میرے حق مین دعائے خیر فرمائیے گا وہان سے چلے جب قریب

دربارگاہ پہونچے تھم گئے اور پلٹ کر صاحبقران کی طرف دیکھکر فرمانے لگے کہ اے صاحبقران نے خداحافظ
مین تو خانہ کعبہ جاتا ہون بھلا کیا مین دیوانہ ہون جو اپنی جان دینے کو جاؤنگا اس روپیہ سے مین اپنا
قرضہ ادا کرونگا کچھ اللہ والے کو دونگا تاکہ اس سے سرخرو ہون باقی روپیہ سے تجارت کرونگا یہ بھی ایک
مکاری تھی مین نے خیال کیا کہ یہ روپیہ مفت جاتا ہے حمزہ سے نقرہ کرکے لو اگر مجکو جانا ہوتا تو مین پہلے
ہی کیون انکار کرتا جانے کا اقرار کیون نکرتا تاکہ میرا تمھارے اوپر احسان ہوتا اب روپیہ کا نام سنکے
اقرار کرتا اس غرض سے کہ لالچی مشہور ہون کیون کیسا دھوکا دیا ہے اب تو میرے دھوکے مین آ گئے
لے اب مین تو جاتا ہون کعبہ کو تم جانو اور تمھارا کام صاحبقران نے یہ سنکے فرمایا کہ میرا کیا نقصان ہوا
اگر نقصان ہوا تو ان سب لوگون کا مین اپنا روپیہ ان سے لیلونگا یہ لوگ تمکو مکار و جعلساز کہینگے
میرا کیا جائیگا تمکو اختیار ہے چاہے کعبہ کو جاؤ چاہے اور کسی طرف جاؤ مگر یہ امر ضرور ہے کہ ایسی حالت
سے ہو جاؤگے بے ایمانی کرکے تو حج قبول نہوگا نہ کوئی عبادت لائق قبول ہوگی سب بیکار ہوگا خواجہ
نے کہا کہ مجکو اس سے کیا غرض خواہ کسی کا ہو مجکو روپیہ ملنے سے مطلب تھا مین اسی فکر مین تھا کہ
کسی نہ کسی تدبیر سے روپیہ ملجائے تو مین کوئی صورت بسر اوقات کی کرلون اسکی آمدنی سے اپنی اوقات
بھی بسر کرون اور قرضہ بھی ادا کرون میرے خدا نے یون دلادیا اب چاہے حج و زیارت و عبادت
قبول ہو چاہے نہو وہ جو تمنے سنا ہو بموجب شعر یان تو آرام سے گذرتی ہے عاقبت کی خبر خدا
جانے اگر میرے پاس روپیہ ہوگا تو کچھ ان فرشتون کو بھی رشوت دونگا کہ جو اعمال نیک و بد
کو تحریر کرتے ہین جناب عالی روپیہ دونون جہان کا مشکلکشا ہے بس رشوت وغیرہ دیکر جس قدر
نیکیان ہین وہ اپنے نامۂ اعمال مین تحریر کرا لونگا برائیان نکلوا ڈالونگا اگر روپیہ نہوگا تو یہ امر
کیونکر ہوگا یہان بھی تکلیف سے بسر ہوگی وہان بھی اور خدانخواستہ مین وہان جانے کیون لگا کہ
مجکو وہان کی فکر ہو یہ امر اسوقت کے لیے ہے کہ اگر کسی فرشتہ کی غلطی سے مین وہان چلا گیا اگر
مفلس ہونگا تو کوئی قدر نکریگا جو فرشتہ دیکھے گا اپنے پاس نہ ٹھہرنے دیگا کہ یہ مفلس ہے اس سے
کیا وصول ہوگا اگر غنی ہونگا ہر ایک آنکھون پر بٹھائیگا اور قدر کریگا کہ اسکی ذات سے نفع ہوگا کچھ
ملک الموت کو دونگا کہ وہ سختی نکرینگے صاحبقران یہ سنکے مسکرائے اور فرمایا کہ لاحول ولاقوۃ
الا باللہ یہ کیا کہتے ہو خواجہ وہان رشوت وغیرہ کا کیا کام ہے کیا یہ بھی کوئی دنیا کا سا معاملہ ہے

کہ کسی کو رشوت دی اور کسی کو کچھ لالچ کہین روپیہ صرف کیا اپنا کام نکال لیا یہ کلمہ زبان پر نہ لاؤ یہ قول بکفر ہوتا ہی خواجہ نے کہا معاف فرمائیے بدون روپیہ کے کہین کام نہین چلتا ہی روپیہ عجب شئے ہی اسکی ہر ایک کو خواہش ہوتی ہی کیا فرشتے کیا بشر سب کو اسکا لالچ ہوتا ہی آپ اپنی پند و نصیحت کو اپنے پاس رہنے دیجیے مفلس کی ہر جگہ مٹی خراب ہی کبھی کوئی عزت نہین کرتا ہی مفلس ہر مقام پر ذلیل و خوار ہوتا ہی اچھا آپکو کیا اگر کلمۂ کفر کہتا ہون تو مین اپنی زبان سے کہتا ہون اسکی سزا یا جزا ملیگی تو مجھکو ملیگی آپکو کیا آپ ایسے کلمے نہ فرمائیے مگر مین یہ کہے دیتا ہون کہ اس بخیل پنے مین آپکی ایسی مٹی خراب ہوگی کہ دیکھیے گا کوئی فرشتہ جو روادار ہو اپنے پاس آنے دینے کا ہم یہان بھی چین کرینگے اور وہان بھی صاحبقران نے فرمایا کہ لے ادھر آئیے اور جو کچھ روپیہ آپنے لیا ہی وہ عنایت فرمائیے پھر آپکا جدھر جی چاہے چلے جائیے کوئی آپکو منع نکریگا پہلے یہ ہوا کہ ملک الموت کو رشوت دونگا تاکہ وہ بے وقت آکر روح قبض کرین جب روپیہ ملگیا تو اب یہ فقرہ ہوا خواجہ نے جواب دیا کہ بھلا اب روپیہ واپس بھی مل سکتا ہی لے مین جاتا ہون خدا حافظ صاحبقران نے فرمایا کہ خدا حافظ و ناصر مین نہین جانتا ہون لے ادھر آئیے روپیہ سیدھے ہاتھ ادھر دیجیے مین بدون روپیہ لیے ہوے جانے ندونگا خواجہ نے کہا کہ اب میرا ہاتھ آنا بہت دشوار ہی روپیہ آپنے دیا کسکو ہی مین آپکو کیا جانون یہ کہکر چلنے کا قصد کیا صاحبقران نے فرمایا کہ لیتا جانے نہ دینا اس ناعیار کو روپیہ اس سے چھین لو اچھا فقرہ دیا یہ جو حکم صاحبقران نے دیا چند خدمتگار وغیرہ دوڑے خواجہ نے جو انکو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا جست کی اور کہا کہ اے حمزہ تم بیکار افسوس کرتے ہو اس روپیہ سے ہاتھ دھو اب اسکا ملنا دشوار ہی یہ کہکر باہر بارگاہ کے چلے گئے وہ جو خدمتگار دوڑے تھے انسے صاحبقران نے فرمایا کہ چلے آؤ اب انکا ہاتھ آنا دشوار ہی وہ لوگ واپس آئے خواجہ نے باہر آکر بارگاہ کے ایک طرف کا راستہ لیا حد لشکر سے نکلکر پاے شاطری مارتے ہوے چلے جدھر کا پتہ سیاہ بلند آواز نے دیا تھا اسطرف کا رخ کیا راوی بیان کرتا ہی کہ یہ صرف خواجہ کا فقرہ تھا صاحبقران کے ستانیکے لیے ورنہ یہ کہان جاتے انکو بدون صاحبقران کے کب چین آتا ہی اور صاحبقران کو بدون انکے کب آرام ملتا ہی صاحبقران تو یہان دربار مین جلوہ فرما ہین جب خواجہ اسطور سے جست کرکے نکل گئے حکیم اسقلینوس نے صاحبقران سے کہا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی

کہ خواجہ سلامت خانہ کعبہ کو تشریف لیگئے اب کیا ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امر ضرور ہی تھا ایسے
بہت سے فقرے ہوتے ہین پہلے اُنھون نے جو انکار کیا کہ مین نہ جاؤنگا تو وہ انکا صرف روپیہ کے
لینے کا تھا کہ اُنکو روپیہ دیا جائے آپنے دیکھا کہ جب مین نے رقعہ لکھکر فرش پر ڈالدیا اور پکارکر کہا تو چلے گئے
تھے واپس آئے اور روپیہ لیا اب جو اُنھون نے یہ جملہ کہا یہ بھی کسی مصلحت سے کہا وہ گئے ہین اسی طرف
آپ لوگ اطمینان رکھیے اسقلینوس خاموش ہو رہے تھوڑی دیر کے بعد ملک سیماے بلند آواز
نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یا صاحبقران میری آپ سے ایک عرض ہی اگر قبول ہو صاحبقران
نے فرمایا کہ شوق سے فرمایئے ملک سیماے بلند آواز نے عرض کیا کہ میری یہ عرض ہی کہ اگر مجکو اجازت
رخصت فرمایئے تو مین جاکر اپنی لشکر کو جمع کرون اور حاضر خدمت ہون مین انشاء اللہ دربند سوسن
پر مع لشکر کے حاضر ہونگا کیونکہ سوسن جادو سے بہت بڑا معرکہ پڑیگا وہ بڑی ساحرہ زبردست ہی بادۂ
نخوت سے مست ہی اُسکے مقابلے کے لیے لشکر کی ضرورت ہی آپ یہان تشریف رکھین جب خواجہ تشریف
لے آئین اور آپکو حالات دربند سوسن معلوم ہو جائین تب آپ شوق سے تشریف لیجائین مین بھی
وہان حاضر ہونگا طائر سحر مقرر کیے جاتا ہون وہ آپکے حالات کی خبر مجکو دیتے رہینگے بدون میرے جانے
لشکر کا جمع ہونا محال ہی اور اب لشکر کے جمع کرنے کی ضرورت ہی گو عنایت خدا سے حضور کے پاس لشکر ہی
یہ لشکر غیر ساحرونکا ہی انمین تھوڑا لشکر ساحرونکا بھی ہی اب زیادہ لشکر ساحران کی ضرورت ہی اُسکا جمع کرنا بہت ضرور
ہی یہ جملہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ شوق سے تشریف لیجائین مگر بہت جلد واپس آئیے گا کیونکہ آپ
حالات طلسم سے آگاہ ہین آپکا موجود رہنا بہت ضرور ہی بادشاہ نے عرض کیا کہ غلام بہت جلد حاضر ہوگا
صرف اتنا عرصہ ہوگا کہ لشکر جمع کر لون مگر ایک میری عرض ہی کہ بدون خواجہ سلامت کے آئے ہوئے
اور حالات معلوم ہوے یہان سے طرف دربند کے جانے کا قصد نہ فرمایئے گا یا جب تک یہ غلام یہان پہنچ کر
نہ حاضر ہو لے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا بس بادشاہ سیماے بلند آواز اسیوقت صاحبقران سے
رخصت ہوکر طرف صحراے عجائب نگار کے اور اُس جنگل کے جہان سب اپنے دوستون اور رفیقون
وغیرہ کو جمع ہونے کا حکم دے آئے تھے روانہ ہوے تخت سحر پر سوار ہوکر اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا
یہان بعد جانے خواجہ و سیماے بلند آواز کے صاحبقران نے دربار برخاست کیا خیمہ آرامگاہ مین
تشریف لائے آرام فرمایا اب راوی صاحبقران کو مع حکیم اسقلینوس و حکیم شیاطین و کل لشکر کے

انتظار خواجہ بین چھوڑنا ہی کہ انکا بھی حال آئندہ تحریر ہوگا اب کچھ حال سوسن جادو وغیرہ کا تحریر ہوتا ہی اور اُسکے بعد خواجہ کا حال تحریر کیا جائیگا اس امر کا ناظرین کو خیال رہے کہ خواجہ لشکر سے نکلکر طرف دربند سوسن کے راہی ہوے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ راہ مین ہین اب مین عنان قلم کو طرف احوال سوسن کے پھیرتا ہون اور اپنے نازک خیال و عالی فہم ناظرین کو طرف دربند سوسن کے متوجہ کرتا ہون راوی کہتا ہی کہ سوسن جادو واپنے دربند سوسن مین کوہ سوسن پر اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی تھی کہ یکایک اسکو خیال پیدا ہوا کہ ذرا حال طلسم کشا دریافت کرون کہ کہان ہی کیونکہ پرچۂ اخبار سے معلوم ہوا تھا کہ طلسم کشا طرف کوہ بے ستون کے روانہ ہوا ہی اور یہ بھی ثابت ہوا تھا اور اخبار والے نے لکھا تھا کہ حکیم اسقلینوس جو کہ ایک رکن طلسم تھا طلسم کشا کا شریک ہوگیا ہی اور اُسکی اطاعت کرلی ہی نہ معلوم طلسم کشا سے اور بے ستون سے کیونکر مقابلہ ہوا اور کیا واقعہ گذرا کیونکہ کئی دن سے پرچۂ اخبار سے کچھ حال ثابت نہین ہوا نہ اخبار والے نے کچھ حال تحریر کیا یہ سوچکر اسنے کتاب سحر اُٹھاکر اور نیت کرکے کہ مجکو کل حال کوہ بے ستون اور طلسم کشا کا معلوم ہوجائے یہ نیت کرکے اور اسم سحر پڑھکر اب جو کتاب کھولی اُسمین تحریر پایا کہ ای ملکہ بے ستون جادو ہاتھ سے طلسم کشا کے مارا گیا کوہ بے ستون برباد ہوا بادشاہ طلسم سابق رہا ہوا تمام کوہ بے ستون مین طلسم کشا کا قبضہ ہوگیا جو ساحر اور سردار اور اہل لشکر بچے تھے قتل ہونے اور بھاگنے سے اُنھون نے مع وزیر کے اطاعت کی طلسم کشا سے ضرغام مردار خوار و مریخ مردار خوار خوب آکر لڑے اور ہاتھ سے طلسم کشا کی مارے گئے اُنکے لشکر نے بھی طلسم کشا کی اطاعت کی اب اسطرف آنے کی تدبیر ہو رہی ہی یہ واقعہ دیکھکر سوسن کے حواس جاتے رہے زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ افسوس مجکو یہ حال نہ معلوم ہوا ورنہ مین جاکر ضرور بے ستون کی کمک کرتی خیر اب جو کچھ ہونا تھا وہ ہوگیا مگر بادشاہ طلسم ایسا غافل ہی کہ اُسکو ان حالات سے بالکل خبر نہین ہی اور کوئی تدارک نہین کرتے ہین ایسے عیش و عشرت مین مصروف ہوے ہین خیر مجکو اس سے کیا غرض ہی مجکو اپنے دربند کا بندوبست کرنا لازم ہی کیونکہ یہان لوح طلسم ہی جب تک لوح طلسم نہ ملے گی طلسم کشا کچھ بنا نہین سکتا ہی بس اسی دربند کا کامل طور سے بندوبست لازم ہی خرابی یہ ہوئی ہی کہ بادشاہ طلسم رہا ہوگیا ہی اُسکے رہا ہونے سے بڑی قوت طلسم کشا کو ہوئی ہی وہ سب حالات

سے واقف ہی وہ طلسم کشا کو ہر مقام پر لیجائیگا اور ہر ایک مقام کے حالات سے آگاہ کریگا اگر وہ رہا نہوتا تو اسقدر خوف نہ تھا کیونکہ یہ دونوں حکیم حالات طلسم سے کامل طور سے آگاہ نہ تھے اگر یہ طلسم کشا کے ہمراہ ہوتے تبھی تو کچھ نہ کرسکتے تھے کسی نہ کسی مقام پر طلسم کشا اسیر ہوجاتا مگر بادشاہ کے رہا ہونے سے یہ بات جاتی رہی خیر ادھر آئے تو سہی دیکھتی ہون بادشاہ کیا بنالیتا ہی وہ ہی بادشاہ ہی کہ جسکو اسیر کرلیا تھا اسوقت مین جبکہ تحفہ جات طلسمی کا مالک تھا اب اسکا اسیر کرنا کتنی بڑی بات ہی یہ خیال کرکے اپنے دربند کا بڑے کامل طور سے بندوبست کیا اور رقعہ تحریر کرکے بنام مریخ آتش خوار جادو روانہ کیا اسمین کل حالات کو وہ بے ستون کے تحریر کردیے کیونکہ اسکو کتاب سحر سے معلوم ہوے تھے اور تحریر کیا کہ تمکو لازم ہی کہ خوب اپنے مقام کا بندوبست کرو اور کسیوقت غافل نرہو جو کوئی آئے اسکو اسیر کرکے فوراً قتل کرڈالنا کیونکہ سُنا جاتا ہی کہ طلسم کشا کا اسطرف کا قصد ہی پہلے تم ہی ہو اگر اس مقام سے چلا آیا تو بڑی خرابی ہوئی ساری محنت بیکار گئی اور بدنامی بھی حاصل ہوئی یہ بہون کی محنت رائگان ہوگی اسی دن کے لیے یہ تدبیر کی گئی ہی اور میرے حال سے بھی غافل ہونا نہین تمھارے حال سے غافل ہونگی والسلام یہ تحریر کرکے ایک طائر سحر کے ذریعہ سے وہ نامہ روانہ کیا اور خود خوب بندوبست کرکے لوح طلسم پر سحر تازہ کرکے اپنے مقام پر بیٹھی ادھر طائر سحر نے وہ نامہ مریخ کو جاکر دیا مریخ نے وہ نامہ پڑھکر اسکے جواب مین تحریر کیا کہ آپ اطمینان رکھیے یا بدولت کسی وقت نہ غافل تھے نہ اب غافل ہونگے یہ آپنے خوب کیا کہ مجکو اس حال سے آگاہ کردیا مین اب اور تازہ بندوبست کرونگا اور نہ اپنے حال سے غافل ہونگا مجکو اپنا تابع دار خیال فرماتی رہیے گا آپکے حکم سے کبھی سرتابی نکرونگا ایک طلسم کشائی کیا حقیقت ہی اگر لاکھ طلسم کشا آئینگے تو وہ بھی اسیر ہوجائینگے یہان سے زندہ وسلامت بچکر نہ جائینگے مین آپ اسیر کرکے انکو قتل کرڈالونگا خواہ طلسم کشا آئے خواہ کوئی دوسرا ہو یہ جواب تحریر کرکے اُس طائر کے ہاتھ روانہ کردیا اور مریخ نے اپنے سحر کو زور دیا اور خوب بندوبست کیا جب سوسن کے پاس پہونچا اسکو اطمینان ہوگیا یہ تو یہان بندوبست کرکے بیٹھی اسکو تو اسی حالت مین رکھا جاتا ہی اب خواجہ سلامت کا حال تحریر ہوتا ہی کہ یہ جو دربند سوسن کی طرف لشکر سے نکلکر روانہ ہوے تھے کئی کوس تک برابر چلے آئے کسی مقام پر آکر دم لیا جب برابر کئی کوس نکل آئے ایک درخت سایہ دار کے سایہ مین بیٹھکر خیال کرنے لگے کہ جو حد اور نشان بیمار سے بلند آواز سے

ور بند سوسن کی سرحد کے بیان کیے ہین وہ تو تمکو معلوم ہین اور یہ بھی کہا ہی کہ جو ادھر سے جائیگا وہ اسیر
ہو جائیگا بس اسطرف سے جانا مناسب نہین ہی یہ بالکل خلاف عقل ہی کہ اپنے کو دیدہ و دانستہ مبتلاے بلا
کرو اور کسی طرف سے چلو پھر خیال مین آیا کہ اور تو کوئی راستہ سواے بلند آواز نے بیان نہین کیا
پھر کدھر سے جاؤن کہ در بند سوسن مین پہونچون پھر دل سے کہنے لگے کہ اسی طرف چلو چاہے اسیر ہو جاے
ہو پھر آپ ہی دل سے کہا کہ یہ تو بالکل خلاف ہی مین تو ادھر سے نہ جاؤنگا فکر کرنے لگے فکر کرتے کرتے دل مین
یہ بات پیدا ہوئی کہ زائچہ کرو جدھر کو زائچہ راہ دے اسطرف کو روانہ ہو یقین کرتا ہون خدا پہونچا دے گا
اگر خداوند کریم عقب پشت در بند پہونچا دے تو گویا اسکی مہربانی ہوا در اسی امر کی کوشش کرو اور اسی
قصد سے روانہ ہو اور فال کھولو جدھر کو فال راہ دے اسطرف کو راہی ہو یہ سونچکر خواجہ نے کہا کہ
عقب پشت در بند سے جانا ادھر سے بہتر ہوگا در عیاری کی بھی بن پڑے گی خدا اسی سمت پہونچا دے
تو کیا اچھی بات ہو یہ تجویز کرکے زمین کو لیپا اصطرلاب کو آفتاب کے مقابل کرکے زائچہ کیا خواجہ شاگرد
ہین خواجہ بزرجمہر کے انھون نے یہ نیت کی کہ مین کسطرف سے در بند سوسن کو جاؤن قید ہونے
سے بچون یہ جو نیت کرکے خواجہ نے خیال کیا زائچہ مین مشرق کی سمت کو جانا نکلا بس خواجہ نے
اصطرلاب وغیرہ اٹھا کر نذر زنبیل کیا اور ناک پر انگلی رکھکر آپنے یہ قصد کرکے گردش کی کہ جسطرف منھ
پھر رک جائیگا بس اسی سمت کو روانہ ہونگا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ کی یہ فال یک بیک ہی
کبھی پٹ پڑتی ہی نہین ہی اب جو انھون نے آنکھ بند کرکے گردش کی سات مرتبہ کرکے رکے اب جو آنکھ
کھولکر دیکھا تو وہ ہی سمت تھی کہ جدھر کو زائچہ نے جانے کی اجازت دی بس خواجہ اسی سمت کو
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر روانہ ہوے بلکے شاطری مارتے ہوے خواجہ نے دل سے یہ قصد
کر لیا تھا کہ اس راہ سے جانا مناسب نہین بلکہ غیر راہ سے جانا مناسب ہی کیونکہ اس سمت کا
بند وبست نہ کیا گیا ہوگا اس خیال سے کہ کوئی اس راہ سے آگاہ نہین ہی بس ادھر سے کون آئیگا خداوند کریم
ضرور پہونچا دیگا تم اسکی ذات پر تکیہ کرکے روانہ ہو چنانچہ خواجہ سلامت ذات خداوند کریم پر تکیہ کرکے روانہ
ہوے تھے بارے شاطری لگاتے ہوے بعجلت چلے جاتے تھے کوئی پہر دن پچھلا باقی ہوگا کہ ایک
صحرا مین پہونچے اس صحرا کو آب وگیاہ سے سرسبز و شاداب پایا ہر رنگ کے اسمین برگ و ثمر لگے
ہوے تھے چشمے وغیرہ پانی سے لبریز تھے شکار بھی اسمین ہر قسم کا موجود تھا خواجہ اس صحرا کو دیکھکر بہت

خوش ہوے دل سے کہا کہ چلے چلو جہان پر رات ہو جائے اسی مقام پر شب بسر کرو اگر شب ماہ ہوتی تو یہ ہوتا کہ برابر چلے جاتے صرف کسی مقام پر ٹھہر کر نماز وغیرہ سے فراغت کرتے چونکہ آجکل اندھیری راتین ہین اسی صحرا مین یا اور کسی مقام پر ٹھہر کر شب بسر کرو بوقت صبح نماز صبح سے فراغت کرکے روانہ ہو جدھر خدا جائے گا لیجائیگا کوئی کوہ یا پہاڑ منظر آئے اور کسی انسان کی صورت نظر آئے تو اُس سے دریافت کرین یہ کون مقام ہی واقعی امر یہ ہی کہ اس طلسم مین وہ وہ جنگل شاداب وسرسبز نظر آئے ہین کہ کسی طلسم مین نہ دکھائی دیے تھے باوجودیکہ طلسم ہوشربا بہت بڑا طلسم تھا مگر ایسے خوشنما اور سرسبز جنگل و پہاڑ اسمین بھی نہ تھے واقعی یہ طلسم بامسمی ہی طلسم زعفران زار جو اسکا نام ہی ہر مقام پر زعفران کا تختہ معلوم ہوتا ہی گو ابھی داخل طلسم نہین ہوے ہین بیرون طلسم یہ حال ہی تو اندرون طلسم کیا سمان ہوگا خدا جانے گا وہان کی بھی سیر ہوگی گو کئی مرتبہ طلسم مین جانیکا اتفاق ہوا مگر اس عجلت مین ہوا کہ سیر کرنیکی نوبت نہ آئی اب ضرور سیر ہوگی راوی بیان کرتا ہی کہ جب خواجہ راہ چلتے ہین تو ایک دن مین ہزارون کوس نکل جاتے ہین چشمہ و چاہ و دریا یا غار و ٹیلہ جو راہ مین ملتا ہی اُسکو کچھ بھی خیال مین نہین لاتے ہین چنانچہ آج بھی کئی سو کوس نکل آئے ہین جس راہ کو سانڈنی سوار دس دن مین طی کرتے ہین خواجہ سلامت اُس راہ کو ایک گھنٹہ مین طی کرتے ہین جیسے کہ نوشیروان نامہ مین تحریر ہی کہ دن بھر مین خواجہ تمام ملکون کے بادشاہون اور سردارون کو نامے پہونچا آتے ہین اور شب کو عقابین پر آکر صاحبقران کو کھانا کھلاتے ہین ایک دن مین پچاس پچاس اور سو سو نامے پہونچاتے ہین اور کہان کہان ہندوستان چین ماچین فرنگستان حالانکہ ایک ملک سے دوسرے ملک مین زمین آسمان کا فرق ہی اگر سانڈنی سوار روانہ کرتے تو ایک ایک سردار و بادشاہ کو ایک ایک ماہ مین خبر ہوتی جسکو خواجہ نے سات یا آٹھ دن کے عرصہ مین سب کو حال صاحبقران سے آگاہ کر دیا تھا اور اس راہ دور و دراز کو طی کیا تھا ایسے راہ کے چلنے والے ہین چنانچہ آج بھی کئی سو کوس نکل آئے ہین آمدم برسر قصہ خواجہ یہ اپنے دل مین خیال کرتے ہوے چلے جاتے ہین قریب شام اور ایک جنگل مین پہونچے جو کہ اس سے بھی زیادہ تر سرسبز و شاداب تھا نصف جنگل طی کیا تھا کہ رات ہو گئی جب تک روشنی رہی راہ چلے گئے یہان تک کہ جب تاریکی ہو گئی قبیلہ عیاری کو زمین

گیا اُسکی روشنی مین کچھ راہ طی کی ایک مقام مناسب و درخت سایہ دار کے نیچے آکر ٹھہرے دم لیا اُس مقام پر چشمہ بھی تھا اُس چشمہ سے پانی لیکر مُنہ ہاتھ دُھویا وضو کیا نماز ادا کی اُسکے بعد اپنے پاس سے کچھ نکالکر کھایا یہ صحرا ایسے تھے کہ انمین کوئی درخت ایسا نہ تھا کہ سرسبز نہو یا سایہ دار نہو اور ہر مقام پر میوے کے بھی درخت تھے خواجہ نے خوب میوہ توڑکر اپنے پاس جمع کر لیا تھا اُسمین سے کچھ کھایا اور درخت پر جاکر اُسکی چھوٹی چھوٹی شاخین توڑکر اور بچھاکر اُسپر آرام سے لیٹے اور بیٹھے یہان تک کہ وہ رات اُسی درخت پر براحت و آرام بسر کی بوقت سحر درخت پر سے اُترکر چشمہ سے وضو کیا نماز سحر ادا کی اتنے عرصہ مین کچھ روشنی ہو گئی آفتاب عالمتاب افق مشرق سے برآمد ہوا اور طرف منزل مغرب کے راہی ہوا خواجہ بھی کمر باندھکر روانہ ہوے ایک سمت کو مُنھ اُٹھاکر جو خدا کی ذات پر تکیہ کرکے کام کرتا ہی اُسکا خداوند کریم ضرور مقصد پورا کرتا ہی اور منزل مقصود پر پہونچا دیتا ہی چنانچہ خواجہ تو اُسکی ذات پر تکیہ کرکے چلے تھے کیون نہ اپنی مراد کو پہونچتے اور کیون نہ منزل مقصد پر پہونچتے خواجہ چلے جاتے تھے کہ خواجہ نے دیکھا کہ ایک جوان لباس نفیس پہنے ہوے ابھی سبزہ آغاز قوی تن قوی من قوم کا اشراف چہرہ سے سرداری و عالی خاندانی پیدا حسین و خوبصورت شفص گردن قوی بازو میانہ قد جوانی و رعنائی رُخ سے پیدا ایک درخت کے نیچے سایہ مین لکڑی ہاتھ مین لیے ہوے کھڑا ہی چارون طرف دیکھ رہا ہی خواجہ نے جو اُسکو دیکھا بہت تعجب کیا کہ گو یہ جنگل سرسبز و شاداب ہین مگر مین کل سے جو چلا ہون اسوقت تک کوئی انسان کیا سواے شکاری جانورون کے کوئی دوسری قسم کا جانور بھی نہین دیکھا مقام عجب اور جاے حیرت ہی کہ یہ جوان یہان کہان سے آیا اور اکیلا ہی صاحب مقدرت اور عزت بھی معلوم ہوتا ہی اگر یہ خیال کیا جاے کہ براے شکار آیا تھا تو کچھ سامان شکار ضرور ہمراہ ہوتا دو ایک ملازم ہوتے یون اکیلا نہوتا اگر یہ خیال کیا جاے کہ کسی آہو یا اور شکار کے عقب مین چلا آیا ہی تو مرکب وغیرہ اور کچھ سامان شکار ہوتا اسکے پاس بس سواے اس امر کے کہ یہ مسافر ہی کہین کو جاتا ہی راہ چلتے چلتے تھک گیا ہی فوراً کسل راہ دور کرنے کو درخت کے نیچے ٹھہر گیا ہی پھر خیال کیا کہ کوئی سامان بھی تو پاس نہین ہی یہ کیسا مسافر ہی پھر یہ دل سے کہا کہ اسکے ہمراہ کوئی ملازم یا غلام ہوگا اُسکے اوپر سب اسباب سفر بار ہوگا یہ آگے بڑھ آیا ہی اُسکا انتظار کر رہا ہوگا ایسے ایسے خیال

کیا

دل سے کہتے ہوئے چلے جاتے تھے صرف اس خیال سے کہ اس جوان سے چلکر دریافت کرون کہ یہ کون ہی کدھر سے آیا ہی اور کدھر کو جاتا ہی اور یہ کیا مقام ہی خواجہ اُسکی طرف چلے اُسکی نظر خواجہ پر پڑی اُسنے دیکھا کہ ایک ساحر گلے مین جھولی پڑی ہوئی مار و عقرب لپٹے ہوئے قشقہ ماتھے پر دیا ہوا بال بڑے بڑے قد بھی دراز تہمت باندھے ہوے ترسول ہاتھ مین مسافرت کا سامان پشت پر لوٹا ڈوری کاندھے پر چلا آتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ یہ اپنے مقام سے چلا کہ اس سے پوچھون کہ کدھر سے آتے ہو اور کدھر کا قصد ہی اسکو اپنا مہمان کرون ناظرین نازک خیال کو معلوم ہو کہ یہ جوان اسی صحرا مین رہتا ہی اسکا مکان پختہ بنا ہوا ہی دو ایک ملازم بھی ہین سامان فرش و فروش سے آراستہ و ستھرا و شفاف و صاف ہی ایک اسکی مان بہت ضعیف ہی اسکا طریقہ یہ ہی کہ یہ صبح سے آکر اس صحرا مین کھڑا ہوتا ہی جو کوئی مسافر ادھر سے آتا ہی یہ اُسکو اپنے مکان پر لیجا کر مہمان کرتا ہی جو کچھ چٹنی روٹی نصیب ہوتی ہی اُسکو کھلاتا ہی بلکہ کچھ زاد راہ اگر اُسکے پاس نہین ہوتا ہی تو دیتا ہی اور راہ پر لگا دیتا ہی جو کوئی گم کردہ راہ آجاتا ہی دن بھر اُسکا یہی شغل رہتا ہی بہت ہی خلیق اور مسافر دوست ہی اور اپنے گھر سے بھی آسودہ ہی سب کچھ خداوند کریم نے اسکو دیا ہی گو نوکری پیشہ ہی مگر بہت بامروت اور صاحب خلق ہی ہر ایک سے جھک کر ملتا ہی بڑا قدر شناس و فیض اساس ہی اسکے سبب سے مسافرون کو تکلیف نہین ہوتی راہ گم کردہ راہ پر آجاتے ہین مگر وضع اسکی بھی انھین لوگون کی سی ہی جو سلطنت کے باشندون کی ہی یعنی طلسم زعفران زار کے اطراف و جوانب کے رہنے والون کی خواجہ نے اسکو دیکھکر اور اسکی وضع کو دیکھکر اپنے دلمین کہا تھا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ مقام بھی داخل حد طلسم ہی کیونکہ اس جوان کی وضع کہے دیتی ہی شکر ہی خداوند کریم کا کہ تم ابھی حد طلسم سے باہر نہین ہوئے ہو بیرونی حد مین داخل ہو خداوند کریم تکو منزل مقصود تک پہونچادیگا یہ سوچتے ہوئے یہ ادھر سے چلے وہ انکو دیکھکر اس خیال سے چلا کہ اس مسافر کو بھی لیجا کر مہمان کرون اور جو خدمت مجھ سے ہو سکے اسکی کرون اگر یہ راہ بھول کر ادھر آیا ہو تو اسکو اسکی منزل کا پتہ دیکر کسی کو ہمراہ کرکے راہ پر لگا دون کیونکہ آجتک اس قطع اور اس وضع کا کوئی مسافر ادھر نہین آیا گو یہ بھی ساحر ہی مگر اس اقلیم اور اس سرحد کا رہنے والا معلوم نہین ہوتا ہی نہ معلوم کدھر سے بھول کر ادھر چلا آیا ہی ایسا نہو کہ کسی بلا مین مبتلا ہو کیونکہ اسکے چہرے سے آثار شرافت و نجابت پائے جاتے ہین جب دونون

ہم مقابل ہوے پہلے اُسنے ہاتھ براے سلام اُٹھایا اُسی طریقہ سے کہ جوکہ وہان کے باشندون کا ہی
خواجہ سلامت نے جواب سلام تو دیا مگر بکراہت یہانتک کہ دونون اب قریب ایک دوسرے
کے پہونچ گئے اب جو خواجہ نے بغور اُسکے چہرے کو دیکھا تو کچھ آثار حضرت عشق پائے جاتے تھے
چہرے کا زعفرانی رنگ لبون کی کبودی اور خشکی آنکھون کے حلقہ کا لاغر ہونا اور گڑھے پڑجانا خسارونکا
زرد ہونا اس امر کی دلالت کرتا تھا کہ یہ کسی پر عاشق ہی گو یہ سب آثار تھے مگر چہرہ اُسپر بھی رونق
اور منور تھا ہر ایک اعضا سے خوبصورتی پیدا تھی جب قریب پہونچکر صاحب سلامت ہوئی خواجہ
نے جو اُسکو دیکھا تو خواجہ کے دل مین ایک الفت سی اُسکی پیدا ہوئی اور کچھ اُسکی طرف سے بھی بوئے محبت
پائی گئی اُدھر خواجہ کو جو اُسنے دیکھا اُسکے دل مین بھی محبت پیدا ہوئی ادھر خواجہ اُدھر وہ جوان
ایک دوسرے کو بنگاہ الفت دیکھکر تھوڑی دیر تک متحیر کھڑے رہے اور یہ سوچا کیے کہ اس الفت
و محبت کا کیا سبب ہی کہ جو پیدا ہوئی ہی وہ جوان یہ خیال کرتا تھا کہ مجکو اس مسافر سے کیون الفت ہوئی
خواجہ یہ خیال کرتے تھے کہ مجکو اس جوان سے کیون محبت پیدا ہوئی ہی اسکا کیا باعث مگر ایک
دوسرے پر اس امر کو اظہار نکرتا تھا کہ ہم کو تم سے محبت ہوئی ہی تھوڑے عرصہ تک دونون صاحب
کھڑے رہے کہ اُس جوان نے سبقت کی کلام مین کہ ای مسافر تم کدھر سے آئے ہو اور کدھر کو جاؤگے
کیا ادھر راہ بھول کر چلے آئے ہو اگر راہ گم کی ہی تو مجھ سے فرمائیے مین آپکو راہ پر لگادونگا دوسرے میرا
طریقہ یہ ہی کہ جو مسافر ادھر آتا ہی مین اُسکو اپنا مہمان کرتا ہون بدون اُسکو کھانا وغیرہ کھلائے ہوے
جانے نہین دیتا ہون لہذا آپ میرے غریب خانہ پر تشریف لیچلیے اور جو نان و نمک میسر ہی وہ نوش
فرمائیے اور یہ ارشاد فرمائیے کہ آپکا طریقہ کیا ہی اور کیا مذہب ہی خواجہ نے یہ سُنکے فرمایا کہ ای جوان میرا
مذہب و طریقہ تو وہی ہی جو کہ آجکل اسطرف رائج ہی یعنی عجائب پرستی اور ساحری پرستی
پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اور یہ کیا مقام ہی اور آپکا کیا طریقہ ہی اور کیا مذہب ہی مین جب سے
ان صحراؤن اور جنگلون مین داخل ہوا ہون مین نے کسی انسان کو آجتک نہین دیکھا سوا ے
تمھارے مین بہت حیران ہون کہ تم یہان کہان سے آئے ہو کیا تم بھی مسافر ہو اُس جوان
نے کہا کہ ای مسافر مین مسافر نہین ہون بلکہ اسی صحرا مین رہتا ہون یہی جنگل اس غریب
دیکیس کا مسکن ہی اسی جنگل مین غریب خانہ ہی یہی ہمارا مسکن و ماوا ہی آپ غریب خانہ پر

تشریف لیچلیے تھوڑی قیام فرمائیے تاکہ کسل راہ برطرف ہو پھر مین اس مقام کا نام ونشان اور اپنی یہان
قیام کی کیفیت سب عرض کرونگا اے مسافر میرا یہ طریقہ ہے کہ جو مسافر ادھر سے آتا ہے اسکو اپنا مہمان کرتا
ہون جو خدمت مجھسے ہوسکتی ہے وہ بجا لاتا ہون جو نان ونمک نصیب ہوتا ہے وہ اُسکے روبرو
حاضر کرتا ہون مسافرون کی خدمت کرکے اپنی بسر اوقات کرتا ہون بلکہ جو زاد راہ مجھسے ہوسکتا
ہے وہ بھی پیش کرتا ہون کیا کرون کہ یہان سے کہین جا نہین جا سکتا ہون انسان کی صورت کو
ترستا ہون کبھی کبھی جو صورت ہمجنس کی نظر آجاتی ہے اُسکو غنیمت جانتا ہون اسی سبب سے
یہ طریقہ اختیار کیا ہے اور چونکہ سب وقت آپکا ہے یہ راہ ہی میرا ہے خواجہ پہلے تو اُسکی یہ تقریر سُنکے
خاموش ہورہا اور خیال کرنے لگے کہ ایسا نہو کہ یہ کوئی غول بیابانی ہو اور دھوکا دیتا ہو تو
بڑی خرابی ہو مفت مین مبتلا عذاب ہون جس کام کو نکلے ہو وہ بھی معطل رہے صاحبقران
وہان انتظار کرتے ہین یہ خیال کرکے خواجہ اُسکی تقریر اور صورت بغور دیکھنے لگے چونکہ خواجہ قیافہ شناس
بہت بڑے ہین شناخت کرلیا کہ یہ انسان ہے غول صحرائی نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ بسبب عشق کے
کہ جو اُسکے چہرے سے پیدا ہے انسان سے نفرت ہوئی اس صحرا مین آکر مقیم ہوا ہے کیونکہ اکثر حضرت عشق
کے برباد کیے ہوے کوہ وصحرا مین رہتے ہین یہی اُنکا مسکن ہوتا ہے جیسا کہ حضرت مجنون کا دشت نجد
مسکن بنا تھا اور اُنھون نے اُسکو آباد کیا تھا اسی طور سے اس جوان نے ولولۂ عشق مین اس
صحرا کو آباد کیا ہے بس تمکو لازم ہے کہ اسکے حال کو بخوبی دریافت کرو کہ کیا سبب ہے یہان رہنے کا
اور یہ کیا مقام ہے اُس جوان کی تقریر سُنکے حیران ہوکر جواب دیا کہ اے جوان مین نے سب تقریر
تمھاری سُنی مین نے جب سے تمکو دیکھا ہے یہ حیران ہون کہ اس جنگل مین کہ جہان بوے آدمزاد
نہین ہے سواے تمھارے مین نے اس مقام پر کسی کو نہین پایا اسکا کیا سبب ہے اور تم یہان کیونکر
بسر کرتے ہو اُس جوان نے جواب دیا کہ اے مسافر تم میرے مکان پر تشریف لیچلو مین تمسے سب حال اپنا
بیان کرونگا یہان کہان بیان کرون تم بھی راہ کے تھکے ہوے ہو ذرا کسل وتکان دفع ہو تب میرا حال
سُننا خواجہ نے جواب دیا کہ اے جوان اگر مین تمھارے یہان جاؤنگا اور وہان قیام کرونگا تو میری منزل
کھوٹی ہوگی اور مجکو عرصہ ہوگا جس کام سے مین جاتا ہون اُسمین تاخیر ہوگی اسکی کیا ضرورت ہے جو
مین نے تمسے سوال کیا ہے اُسے مختصر [illegible]

یہان سے کسقدر فاصلہ پر تمھارا مکان ہو مین ٹھہر نہین سکتا ہون اُس جوان نے جواب دیا کہ ای مسافر یہ ممکن نہین ہی خداوند نے بعد کئی روز کے آج تمھاری صورت دکھائی اپنی قدرت سے تمکو بھیجا ہی ای مسافر میرا طریقہ اور قاعدہ ہی کہ جبتک مین ایک مسافر کو کھانا نہین کھلا چکتا ہون اُسوقت تک خود نہین کھاتا ہون مگر آج کئی دن سے کوئی مسافر نہین آیا تھا مین نے سواے شیر گاؤ اور آرد سنگھاڑے کے کوئی قسم جنس و غلہ سے نہین کھایا ہی آج تمھاری بدولت مین غلہ وغیرہ سے آشنا ہونگا ہر روز کھانا پکایا جاتا تھا اور مین یہان آکر مسافر کا انتظار کرتا تھا جب مسافر سے ملاقات نہوتی تھی گھر پر بوقت شب واپس جاتا تھا وہ طعام وغیرہ پھکوا دیتا تھا اور خود اُسی اشیا پر جسکا ذکر کیا ہی اکتفا کرتا تھا اور خداوند عجائب کا شکر کرکے سو رہتا تھا آج میرے مقدر مین قسم غلہ سے کھانا تھا اور نقصان نہ تھا کہ تم تشریف لائے بس اب یہ امر غیر ممکن ہی کہ مین تمکو جانے دون خواجہ نے جواب دیا کہ یہ ممکن نہین کہ مین اپنی راہ کھوٹی کرون اور منزل کو نہ جاؤن کیونکہ اگر مین اسوقت تمھارے مکان پر جاؤنگا اور وہان ٹھہرونگا اسکے بعد روانہ ہونگا تو مجکو شام کس جنگل مین ہوگی ایسا نہو کہ جانوران صحرائی مجکو پریشان کرین اگر کوئی مقام قیام کرنے کا نہ ملا تو پھر کہان قیام کرونگا سواے جنگل کے جنگل مین خوف جان ہی اُس جوان نے کہا کہ اُس امر کو دل سے دور رکھیے کہ آج آپکو جانا ملے بدون دو ایک روز کے خواجہ نے یہ سُنکے کہا کہ لو اور سُنو تین پہر تو ٹھہر سکتا ہون نہین نہ کہ دو ایک روز مین نہین ٹھہر سکتا ہون میرا بڑا نقصان ہوگا اُس جوان نے کہا کہ یہ ممکن نہین ہی اگر آپکا نقصان ہوگا تو جسقدر آپکا نقصان ہو مجکو آگاہ فرمائیے مین وہ بھی حاضر کرونگا اور آپکو جانے ندونگا یہ جو کلمہ اُسنے کہا اب خواجہ کے منھ مین پانی بھر آیا اول تو اسی کلمہ سے خواجہ کو لالچ آرہا تھا کہ یہ بڑا مالدار ہی جب تو یہ کہتا ہی کہ مین زاد راہ بھی دیتا ہون جب سے اُسکی زبان سے سنا تھا یہ ہی دلمین فکر تھی کہ کسی تدبیر سے چلکر اسکے گھر کو تاراج کیجیے کیونکہ کافر ہی اور کافر کا مال لینا ہر طرح سے جائز ہی خواہ جبر سے لے خواہ خوشی سے لے اسکا مال جس طور سے ہو لو اور اسکو لوٹو آج کئی دن سے کچھ نفع نہین ہوا کوڑی دو کوڑی کا شاید اس مقام پر نفع ہو جائے خداوند کریم نے صورت تو نکالی ہی مگر انکار اس غرض سے کر رہے تھے کہ یہ زیادہ مصر ہو جب اُسنے کہا کہ جو کچھ آپکا نقصان ہوگا وہ بھی مین حاضر کرونگا اور زیادہ خواجہ کو لالچ ہوا اور خیال فرمایا کہ بڑا مالدار ہی یہ جو اُسنے کہا کہ جو آپکا نقصان ہوگا وہ بھی مین

حاضر کرونگا خواجہ نے جواب دیا کہ ایسی کیا ضرورت ہی کہ مین تمھارا مہمان ہون اور تمکو ناحق زیر بار کرون
اور اپنا نقصان کرون یہ ممکن نہین ہی اسنے کہا کہ یہ ممکن نہین ہی کہ مین آپکو جانے دون بدون چار دن
مہمان رکھے ہوے خواجہ نے کہا کہ بڑی خرابی ہی مین ادھر کیون آیا اگر یہ جانتا کہ راہ زن ملے گا
تو ادھر سے نہ آتا دوسری راہ سے جاتا ای جوان تو جو خیال اپنے دلمین کرتا ہو کہ میرے پاس نقد و جنس
سے ہی تو یہ امر نہین ہی مین بالکل مفلس ہون سوا اس برنجی لوٹے کے اور رسی کے اور
اس کملی کے کوئی اسباب نہین ہی اور نقد میرے پاس پانچ پیسے ہین یہ ہی میرا زاد راہ ہی اور مصارف
مسافرت ہی مین ایک بادشاہ کا نوکر ہون رخصت لیکر مکان گیا تھا پرسون میری رخصت کا زمانہ
ختم ہوگیا اگر وقت پر نہ پہونچونگا تو جو دن ناغہ ہونگے وہ کٹ جائینگے ایک تو یون ہی اس قلیل تنخواہ
مین بسر نہین ہوتی ہی پانچ آدمیون کی روٹی ہی اور جو کمی ہو جائیگی تو کیونکر بسر ہوگی سب فاقہ کرکے
مر جائینگے اگر تیرا یہ خیال ہو کہ جو کچھ انکے پاس ہو وہ مکان پر لیجاکر دعوت کے دھوکے سے لے لون اگر
زیادہ کچھ دینے مین تکلف کرے تو مار کر ڈالدون تو بھائی میرے پاس کچھ نہین ہی سوا اسقدر رقم
اور ان اشیاء کے جو کہ مین نے تمسے کہے ہین اگر تمھاری یہ خوشی ہی کہ مین سردی کھاؤن اور پیاسا مرون
اور فاقہ کرون تو لو یہ لوٹا اور رسی و کملی و پیسے حاضر ہین مگر میری جان چھوڑ دو تاکہ مین اپنی
نوکری پر جاؤن اور حاضری لکھوا کر اپنے کاروبار مین مصروف ہون تاکہ امید ہو کہ بعد مہینہ بھر کے
تنخواہ ملیگی جو کہ میری اور میرے بچون کے زندگی کی صورت ہوگی اگر تم قتل کر ڈالوگے تو میرے بچے
مارے فاقون کے تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو جائینگے کیونکہ ابھی وہ اس قابل نہین ہین کہ
کچھ پیدا کرکے اپنی زندگی بسر کرین ایک میرے ہلاک کرنے سے سات نبد دل کا اور خون ناحق سر پر
تمھارے ہوگا جب مین نے تمھاری صورت دور سے دیکھی تھی اسیوقت مین نے دل مین کہا تھا
کہ خداوند خیر کرین کیونکہ مین راہ بھول کر ادھر چلا آیا ہون یہ ضرور کوئی قزاق ہی وہ ہی پیش آیا کہ
تمنے زبردستی نہین کی دوسرا طریقہ قزاقی کا نکالا ہی اپنے گھر لیے جاتے ہو وہان کچھ کھلا کر ضرور چھین
کرتے ہوگے اور جو کچھ ہوتا ہوگا مسافر کے پاس وہ لے لیتے ہوگے تو میرے پاس کیا ہی مین اسی سبب سے
تو ادھر چلا آیا اور تمسے اس مقام کا حال دریافت کیا اور تمھارا حال اگر میرے پاس کچھ ہوتا تو مین اسطرف
سے واپس چلا جاتا ایک قدم آگے نہ آتا پہلے یہ ہی قصد ہوا تھا پھر یہ خیال آگیا کہ جبکہ تمھارے پاس

کچھ بھی نہین تو پھر کیون خوف کرتے ہو بس مین چلا آیا جو میرا خیال ہوا تھا وہی ٹھیک ہی کیون مجکو فقرہ دیتے ہو کہ مین زاد راہ بھی دیتا ہون مین نے جو کہا کہ میرا نقصان ہوگا تو کہا کہ نقصان بھی دونگا ایسا میرا کیا لالچ ہی مین ایسے فقرون مین کب آتا ہون صاف صاف کیون نہ کہدو پردہ کیون رکھو معلوم ہوا تمنے مسافرون کو قتل کرکے بہت کچھ جمع کیا ہوگا یہ جو خواجہ نے کہا اُس جوان نے جوابدیا کہ ای مسافر مین قزاق ہون نہ کوئی میرا دوست قزاق ہی یہ گمان تیرا غلط ہی مین خداوند کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ اسمین کوئی نہ تو دغا ہی نہ مکر ہی میرا یہی طریقہ ہی اگر مین اسکے خلاف عرض کرتا ہون یا میرے دلمین کسی قسم کی دغل فصل ہو تو خداوند مجکو خاک سیاہ کردین اور میرے اوپر اپنا عذاب نازل کرین ای مسافر مین سچ کہتا ہون کہ مین مسافرون کو مہمان کرتا ہون انکو بہت کچھ دیتا ہون اس خیال سے کہ وہ میرے حق مین دعا کرین تاکہ میری عقبیٰ درست ہو اور میرے گناہ خداوند معاف فرمائین مین سچ عرض کرتا ہون کہ مین تمکو اسقدر دونگا کہ جس سے تم کچھ تجارت وغیرہ کا بندوبست کرو اور اپنی اوقات براحت بسر کرو خواجہ نے دل مین یہ سونچ لیا تھا کہ اگر یہ قزاق بھی ہی تو مجھ سے کیا لے گا اور مین ہی اسکا مال لونگا یہ جاتا کہان ہی خواجہ نے یہ سُنکے کہا کہ مین تو نہ جاؤنگا یہ سُننا تھا کہ وہ جوان ہاتھ جوڑ کر خواجہ کے قدم پر گر پڑا اور کہا کہ ای مسافر از برای خداوند عجائب میرے کہنے کو مان اور میرے گھر چل کہ جو نان و نمک مجکو نصیب ہی اُسکو نوش کر کہ مین بھی کھاؤن بسبب فاقہ کے مر رہا ہون برسون سے کچھ نہین کھایا ہی سوائے تیر گاؤ اور آر دسنگھاڑا کے اُسکے کھانے سے نہ تو شکم سیر ہوتا ہی نہ نیت بھرتی ہی خواجہ کو منظور یہی تھا کہ یہ زیادہ تر مصر ہو تو مین جانے کا اقرار کرون انکا خود دل چاہتا تھا چند وجہون سے اول تو یہ کہ انکو یہان کے حالات دریافت کرنا تھے کہ یہ کون مقام ہی دوسرے اس جوان کا تیسرے اس جوان کو لوٹنا تھا بس جب وہ قدمون پر گرا آپ نے یہ کہا کہ اچھا چلو مگر مین تمھارے فقرے اور دھوکے مین نہین آیا ہون تمھاری منت وسماجت سے چلتا ہون یہ جو خواجہ نے کہا وہ جوان خوش ہو گیا اور اُسیوقت خواجہ کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے مکان کی طرف چلا راہ مین کہتا جاتا تھا کہ ای مسافر تم اپنے دل مین کوئی خیال بد نہ لاؤ اطمینان رکھو مین قزاق نہین ہون خواجہ خاموش سر جھکائے فکر مین چلے آتے ہین اُسکے ہمراہ کہ کس تدبیر سے اسکو نقرہ دون اور اسکا سب مال

وہ اسباب جوکہ اسکے گھر مین ہی سب پر قبضہ کر دون کیا عیاری کر دن یہ اس فکر مین ہین اُدھر وہ جوان خوش خوش چلا جاتا ہی یہانتک کہ قریب مکان پہونچا اب خواجہ نے سر اُٹھا کر دیکھا تو سامنے ایک مکان پختہ دو منزلہ استرکاری کی ہوئی مثل بیضۂ مرغ کے سفید صاف و شفاف زنگا مینری کی ہوئی بڑا سا دروازہ لگا ہوا اُسپر دونون طرف مچھلیان بنی ہوئین بیچ مین تاج بنا ہوا ہی مکان بہت خوب بس وہ جوان جب قریب مکان پہونچا اندر دروازے کے چلا خواجہ اس خیال سے ٹھہر گئے کہ یہ اندر جاتا ہی زنانہ ہوگا کیا ضرور ہی کسی کے ناموس پر نگاہ ڈالنے سے گو یہ کافر ہی مگر حکم ہی کہ ناموس کافر کو بھی نگاہ بد سے نہ دیکھو بس بیکار گنہگار ہونے سے کیا حاصل گو اس جوان نے منع نہین کیا ہی کہ اب آپ ٹھہر جائیے وہ برابر بلا کچھ کہے سنے اندر چلا گیا ہی اگر ہم بھی چلے جائینگے تو ہمپر کوئی اعتراض نہوگا مگر پھر بھی مقام خیال و غور ہی کہینگے کہ جب تم اس امر سے آگاہ تھے کہ یہ زنانہ مکان ہی تو پھر کیون بلا دریافت اندر چلے آئے یہ خیال کرکے خواجہ ٹھہرے تھے اُس جوان نے پلٹ کر دیکھا کہ مسافر صاحب آتے ہین یا نہین اب جو دیکھا تو کیا دیکھتا ہی کہ مسافر دروازے پر کھڑے ہین پکار کر کہا کہ ای حضرت آئیے یہان زنانہ نہین ہی یہ سب مکان مردانے ہین میرے سا تہو سوائے ایک ضعیف مان کے کوئی عورت نہین ہی وہ بھی آپ لوگون سے پردہ نہین کرتی ہین دوسرے ہمارے طریقے مین ہی کہ پردہ وغیرہ نہین ہوتا ہی یہ ہی طریقہ آپکا بھی ہوگا یہ جو اُسنے کہا اب خواجہ بلا خوف اُسکے ہمراہ اندر مکان کے آئے مکان کو بھی صاف و شفاف ہر شئی سے پایا چھوٹا سا باغیچہ صحن مین تھا ہر قسم کے درخت لگے ہوے تھے روش پٹری سے آراستہ ہر شئی قرینے سے رکھی ہوئی خواجہ صفائی اور پاکیزگی کی تعریف کرتے ہوے اُسکے ہمراہ ایوان مین آئے یہان تختونکا چوکا لگا ہوا اُسپر براق چاندنی بچھی ہوئی پلنگ نواڑ کے دونون طرف لگے ہوے وسط مین گاؤ رکھا ہوا غالیچہ بچھا ہوا پلنگو نپر گردپوش پڑے شیشہ آلات لگا ہوا مکان بھی خوب مثل عروس شب اول کے آراستہ ایک طرف سبو دان پر کورے کورے گھڑے رکھے ہوے آبخورے قلعی کیے ہوے رکھے ہوے شالباف کی لنگی پڑی ہوئی چوکی پر تھالی جو پڑا رکھا ہوا لوٹے چوکی پر رکھے ہوے خواجہ کے منھ مین یہ سب سامان دیکھکر پانی بھر آیا اُس جوان نے خواجہ کو لاکر چوکے پر بٹھایا کہا کہ اچھی طرح بیٹھیے مین حاضر ہوتا ہون خواجہ پاؤن لٹکا کر چوکے پر بیٹھ گئے وہ جوان اُس مکان کے صحن کی دیوار مین ایک دروازہ لگا تھا اُسکو کھولکر اُسطرف گیا تھوڑی دیر

سکے بعد پھر آیا اور ایک کمرہ کھولا اور آپ کمرہ کھولکر اُسطرف چلا گیا خواجہ اُسی طور سے پانون لٹکائے
ہوئے بیٹھے ہین کہ خواجہ نے دیکھا کہ اُس کمرہ سے ایک ضعیفہ سر سے پانون تک سفید کپڑے پہنے
ہوئے بال سب سر کے سفید کوزہ پشت منھ پر نقاب ڈالے ہوئے باہر آئی اور قریب دالان آکر
کھڑی ہوئی اور خواجہ کی طرف بنگاہ غور دیکھا کی بڑے عرصہ تک بعد اسکے وہ ضعیفہ پھر اُسی کمرہ
مین چلی گئی کچھ عرصہ نہ گذرا تھا کہ دو خدمتگار ایک کے ہاتھ مین تسلا اور ایک کے ہاتھ مین لوٹا
وہ آئے اُنھون نے آکر کہا کہ میان مسافر پانون لائیے تاکہ ہم آپکے پانون گرم پانی سے
دھلا دین اور دبا دین تاکہ کسل راہ کم ہوجائے خواجہ نے پانون جوتے سے نکالے اُسنے
تسلا رکھا جسکے ہاتھ مین لوٹا تھا اُسنے پانی ڈالنا شروع کیا اسنے پہلے پانون دھلائے اُسکے بعد خوب
ملے اور اُسنے پانی ڈالا اسطور سے کہ جیسے پانشویہ کیا جاتا ہی جب پانی ہوچکا وہ خدمتگار جو کہ لوٹا لیے
ہوئے تھا اُسنے بڑھکر ایک تولیا ریشمی کھونٹی پر سے لیا اُس سے دونون پانون پونچھے اب یہ پانون اُٹھاکر
بیٹھے پہلے بخود اس خیال سے پیر لٹکاکر بیٹھے تھے کہ تمام گرد پیرونپر پڑی تھی کہ فرش خراب ہوگا جب
پانون دھو گئے اب خواجہ پانون اُٹھاکر بیٹھے کہ وہ دونون خدمتگار پھر اُس مکان مین چلے گئے اُنکے
جانیکے بعد پھر وہ ضعیفہ آئی اور بڑے عرصے تک کھڑی دیکھا کی پھر چلی گئی خواجہ حیران کہ ضعیفہ
آکر کیا بار بار دیکھتی ہی اور چلی جاتی ہی خداوند کریم خیر کرے کیا اسنے پہچان لیا ہی جو ہر مرتبہ آکر
دیکھتی ہی ذرا ہوشیار ہوجانا چاہیے کیونکہ یہان سواے ساحرون کے کوئی آباد نہین ہی بس اس خیال
سے خواجہ نے اپنا بندوبست کرلیا ہی یہ حالت ہی اس طور سے بیٹھے ہین کہ جیسے پرندہ جانور بیٹھا ہی
پر تولے ہوئے کہ ادھر کوئی حرکت کرے مین اُڑ جاؤن خواجہ کی یہ حالت ہی کہ ادھر کچھ آہٹ ہوئی
اُنھون نے کان کھڑے کیے اور گلیم کی طرف ہاتھ چلا خواجہ کی وہ مثل ہی کہ پتہ کھڑکا بندہ سرکا خلاصہ یہ
کہ خواجہ بہت ہوشیار بیٹھے ہوئے ہین بعد جانے اُس ضعیفہ کے اُن خدمتگارون نے تپائی پر لوٹا
اور بیسن دانی رکھی دوسرے نے لاکر دسترخوان چن دیا کہ جسپر ہر قسم کی نعمت تھی کھانون کے نام
لکھنے سے بیکار کا طول ہوگا خلاصہ یہ کہ ہر قسم کا کھانا دسترخوان پر چنا وہ دسترخوان چن کر چلے گئے
کہ وہ ضعیفہ پھر آئی اُسکے ہاتھ مین رومال تھا ایک گوشہ پر دسترخوان کے آکر بیٹھ گئی اور خواجہ کیطرف
مخاطب ہوکر بولی کہ ای مسافر آیئے نان و نمک نوش فرمائیے اسوقت تو ہمسے کچھ زیادہ تدارک

نہو سکا کہ آپکی خاطر کرین جلدی مین آپ سے مین بہت شرمندہ ہون اب عرصہ نہ فرمائیے کھانا سرد ہوتا ہی خواجہ
نے کہا وہ صاحب کہان ہین جو کہ مجکو لائے ہین وہ بھی تو آئین تو مین کھاؤن یہ کیا کہ مجکو بٹھا کر خود چلے گئے مین
بدون اُنکے کھانا نہ کھاؤنگا بقول کسے طاقت مہمان ندہاشت + خانہ مہمان گذاشت اُنکو بلائیے تو مین کھاؤن
بدون میزبان کے مہمان کو کھانا نہ چاہیے وہ تو کہتے تھے کہ جب تک مین مہمان کو کھانا نہین کھلا لیتا
ہون اُسوقت تک خود نہین کھاتا ہون آج چار روز سے مین نے کچھ نہین کھایا ہی کیونکہ کوئی مسافر
نہین آیا ہی پھر یہ کیا کہ خود غائب ہو گئے اُس ضعیفہ نے کہا کہ آپ نوش فرمائیے وہ ابھی نہین کھائے گا
جب تک کچھ اپنے خداوند کی عبادت نہ کرلے گا ہان شب کو آپکے ہمراہ مین بھی کھاؤنگی اور وہ بھی کھائیگا
خواجہ نے جواب دیا کہ یہ ہرگز نہوگا اُسنے کہا کہ ای مسافر تجکو اپنے دین و مذہب کی قسم تو کھانا کھا
اُسکا انتظار نکر خواجہ مجبور ہوے بھوک بھی بڑی شدت سے لگی تھی بس روٹی اُٹھا کر نوالہ توڑا
اور سالن مین ڈبو کر برابر مُنھ کے لائے چونکہ عادت تھی خلاف عادت کیونکر ہوتا بیساختہ مُنھ سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم نکل گیا بسم اللہ کا منھ سے نکلنا تھا اور اُس ضعیفہ کے کان مین ان الفاظ کا پڑنا تھا
کہ وہ بیساختہ پکار اُٹھی کہ ای فرزند جمال جلد ادھر آؤ یہ مسافر خدا پرست ہی اسنے بڑا دھوکا دیا ہم سبکو
بلکہ کیا یہ کہکر خواجہ کی طرف ہاتھ کو دراز کیا کہ خواجہ کو پکڑ لون جیسے اُسکا ہاتھ خواجہ کے قریب آیا خواجہ
تو ہوشیار بیٹھے ہوے تھے اُسکے پکارنے سے حیران ہوگئے تھے کہ اسنے کیا علامت مجھ مین خدا پرستی کی
ای دیکھی جو پہچان گئی اسکا بالکل خیال نہ تھا کہ تمھارے مُنھ سے کلمہ بسم اللہ نکل گیا ہی بس جیسے اُسکا
ہاتھ انکے ہاتھ پر پڑا یہ فوراً جست کرکے بیرون دالان صحن مین آئے نوالہ ہاتھ سے پھینکا ابھی انھون نے
کھایا تک نہ تھا وہ اُٹھکر انکی طرف چلی کہ لینا یہ مسافر خدا پرست ہی جانے نہ پائے انھون نے خیال
کیا کہ صحن مین آکر اگر دروازے سے جاتا ہون تو جو لوگ دروازے پر ہونگے وہ دیکھ لینگے بس
یہ سوچکر جب تک ضعیفہ انکے قریب آئے آئے یہ جست کرکے دیوار پر مکان کی جا بیٹھے وہ یہ حالت دیکھکر
اور چلان دیکر پکارنے لگی کہ ای بیٹا جلد آ یہ مسافر تو خدا پرست نکلا دوسری صفت اسمین یہ ہی کہ لنگور
کی جست وخیز کرتا ہی اسنے جو نوالہ اُٹھایا اور قریب مُنھ کے لیگیا اسکے مُنھ سے وہ کلمہ نکل گیا جو کہ مسلمان
وقت کھانا کھانے کے کہتے ہین مین نے آواز دی اور اسکی طرف ہاتھ دراز کیا کہ پکڑ لون یہ میرے ہاتھ
کو جھٹکا دیکر فوراً جست کرکے صحن مین آیا مین اسکے پیچھے یہان آئی کہ پکڑ لون یہ جست کرکے دیوار پر جا کھڑا ہوا

یہ چلا رہی تھی کہ وہ جوان اُسطرف سے یہ کہتا ہوا آیا کہ کیا ہی کیا والدہ صاحبہ آپ کیون پکار رہی
ہین کیسا خدا پرست اُدھر اس جوان نے اسطرف آکر دیکھا کہ میری مان صحن مین کھڑی ہی اور چلا
رہی ہی اور وہ مسافر دیوار پر کھڑا ہی اُدھر خواجہ نے دیکھا کہ وہ جوان لنگی باندھے ہوے صرف کرتا
پہنے ہوے اس ضعیفہ کے پکارنے سے والدہ صاحبہ والدہ صاحبہ کہتا ہوا آیا ہی بس اُسنے اپنی مان کے
قریب ہونچکر پوچھا کہ کیا ہوا بیان فرمائیے اُس ضعیفہ نے تمام سرگذشت بیان کی جب وہ جوان
سُن چکا تو اُسنے اُس ضعیفہ سے کہا کہ پھر آپکے قیاس مین یہ کون شخص ہی یہ تو ثابت ہوگیا کہ یہ مرد
خدا پرست ہی وہ بولی کہ میرے قیاس مین ضرور بالضرور یہ خواجہ عمرو ہی یہ حرکتین اُسی کی ہین اور
یہ چالاکیان اُسی کی ہین سوائے اُسکے یہ حرکت اور چالاکی کوئی نہین کرسکتا ہی یہ سُنکے اس جوان نے کہا
کہ ای مرد مسافر یہ تو ہمپر بخوبی ثابت ہوگیا کہ تم مرد مسلم اور خدا پرست ہو تم نہ پوشیدہ کرو ہمکو یہ بتاؤ
کہ تم ہو کون آیا خواجہ عمرو تو نہین ہو اس مسافر یعنی خواجہ عمرو نے کہا کہ مین نہین سمجھتا ہون کہ تم بک
کیا رہے ہو مین اس امر سے آگاہ نہین کیسا خواجہ عمرو نہ معلوم تمھاری تقریر کس قسم کی ہی کہ سمجھ مین
نہین آتی ہی صاف طور سے بیان کرو عمرو و خواجہ مین کیا جانون کیسا خواجہ اور کیسا عمرو مین تو
اچھا خاصہ انسان ہون مرد عجائب پرست مین نہین جانتا ہون کہ خدا پرست کسکو کہتے ہین
یہ کس ملعون کا نام لیتے ہو نہ معلوم اس ضعیفہ کو کیا دکھائی دیا جو یہ ایک بار چلا اُٹھی کہ خدا پرست
معلوم ہوتا ہی یہ دیوانی ہوگئی ہی اسکا علاج کرو مین اسی سبب سے تو آتا نہ تھا جو میرا خیال تھا وہ ہی نکلا
نہ کہ تمنے میرے اوپر یہ الزام رکھا ہی کہ خدا پرست ہو میرے قتل کرنے کی فکر کی ہی کہ یہی الزام رکھکر
اسکو قتل کرون اور جو کچھ اسکے پاس پیسے دو پیسے کا ہو لے لون اس سے کیا حاصل مین نے ابھی تمھارے
یہان کا نمک تک نہین کھایا پانی تک نہین پیا ہان صرف فرش پر بیٹھنے کا گنہگار ہون جو چاہے اسکی
سزا دو مجکو قتل نکرو میرے بال بچے مرجائینگے مارے فاقون کے مین تو پہلے ہی دیتا تھا کہ جو کچھ میرے
پاس ہی لیلو تمنے خود نہ مانا زبردستی مجکو یہان لائے اب یہ الزام لگاتے ہو اس سے کچھ فائدہ نہین
ہی اُس جوان نے کہا کہ ای مسافر تو اس امر سے اطمینان رکھ کوئی تجکو قتل نکریگا تیرا ایک بال بھی کم
نہوگا مگر تو صاف صاف بیان کردے کہ خواجہ عمرو تو نہین ہی اس امر کے پوشیدہ کرنے سے کچھ حاصل نہوگا یہ
امر تو بخوبی ثابت ہوگیا کہ تو مرد خدا پرست ہی اب لاکھ پوشیدہ کریگا تو ہمکو یقین نہ آئیگا بس جس طور سے یہ ثابت

ہو گیا ہی ازراہ مہربانی یہ بھی ہمپر ظاہر کردو کہ تم ہو کون خواجہ سلامت تو نہین ہو خواجہ نے برہم ہو کر جواب دیا
کہ کیا بیہودہ بکتے ہو کیسا خدا پرست مین تو خاصہ عجائب پرست ہون تم خود خدا پرست ہو گے دیکھو ایسے
کلمے جو زبان سے نکالو گے تو خداوند تمکو خاک سیاہ کر دینگے دیکھو اپنے حواس مین آؤ
دیوانے نہ بنو اُس جوان نے اُس ضعیفہ سے کہا کہ یہ تو انکار کرتا ہی اب کیا کیا جائے اُسنے کہا چاہے یہ
انکار کرے چاہے اقرار مین نہ مانونگی یہ خواجہ عمرو ضرور ہی میرا دل گواہی دیتا ہی کسی مصلحت سے
یہ اپنے کو پوشیدہ کرتا ہی ای فرزند مین نے خواب مین دیکھا تھا کہ ایک مرد بزرگ مجھسے فرماتے ہین کہ خوش
ہو جسکی تمکو تلاش تھی اور جسکا انتظار تھا وہ کل تیرے یہان آئیگا اُسکی خوب خاطر و مدارات کرنا
دیکھو بہت ہوشیاری سے کام لینا بہت عزت سے پیش آنا جب تم انکو لیکر آئے ہو تمنے مجھسے
کہا ہی کہ ایک مسافر آیا ہی ذرا آکر دیکھ لیجیے مین اُسوقت آئی اور دیکھا مگر کوئی علامت نہ پائی
چلی گئی مگر مجکو اُسوقت سے بڑی تشویش تھی کہ یہ خواب کیسا ہی کہ اُسکا ظہور نہوا آجتک تو کبھی
خواب غلط نہین ہوا ہی اسی سبب سے دوبارہ پھر جاکر دیکھا تھا کہ اب کچھ ثابت ہو مگر پھر بھی
نہ ثابت ہوا خیال یہ کیا کہ ابکی مرتبہ جو مسافر آئیگا وہ خواجہ عمرو ہونگے مگر مجکو شک تھا مین کھانا
کھلانے کو خود آکر بیٹھی اپنے قاعدہ سے مگر میری نگاہ اُسی مسافر کی طرف تھی اور مین دیکھ رہی
تھی کہ اگر یہ مرد مسلم ہی تو اسکے منھ سے وقت نوالہ اُٹھانے کے ضرور بسم اللہ الرحمن الرحیم
نکلے گا اور اگر کافر ہی تو یہ کلمہ زبان پر نہ جاری ہوگا بس میرے کہنے کے موافق ہوا جیسے اس
مسافر نے نوالہ اُٹھایا کلمۂ بسم اللہ الرحمن الرحیم نکلا بس مجکو یقین ہو گیا کہ مرد خدا پرست ہی
اور خواجہ عمرو ہین مین نے تمکو پکارا چاہے یہ پوشیدہ کرے چاہے کچھ کرے مین نہ مانونگی یہ ضرور
خواجہ عمرو ہین وہ میرا خواب صادق تھا اُن مرد بزرگ نے مجکو پہلے ہی خبر دی تھی کہ جسکا تمکو انتظار
ہی وہ کل آئے گا ای فرزند یہ خواجہ عمرو ضرور ہین اس جوان نے کہا کہ ای والدۂ ماجدہ مین نے
بھی یہی خواب دیکھا تھا بلکہ مجھسے تو ارشاد فرمایا تھا کہ صبح کو تو جاکر فلان مقام پر کھڑا
ہونا اور فلان طرف سے جو مسافر آئیگا اُسکو اپنے مکان پر لانا اور اُسکی عزت کرنا مین نے
ایسا ہی کیا مین خود حیران تھا کہ یہ کیا امر ہی مجھسے تو فرمایا تھا کہ فلان طرف سے جو مسافر آئیگا وہ وہی
ہوگا جسکا تجکو انتظار ہی موافق اُنکے ارشاد کے ہوا تو مگر یہ تو ساحر ہی مین اُسپر بھی منت سماجت کرکے لایا

گو یہ آتے نہ تھے مگر جہانتک ہوسکا مین نے کوشش کی اور لے آیا اب حیران تھا کہ کیونکر ظاہر ہو کہ
یہ کون ہین آیا جسکا پتہ و نشان دیا ہی وہ ہی ہین یا کوئی اور ہین اسی فکر مین بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے
آواز دی بس ضرور ہیرا اور آپکا خواب صادق تھا یہ خواجہ عمرو ہین خواجہ سلامت اُن دونون کی
یہ تقریر دیوار پر بیٹھے ہوے سُنا کیے جب وہ باہم باتین کر چکے تو اُس جوان نے کہا کہ ای مرد خدا پرست
واسطے تجکو اپنے دین و مذہب کا ہمسے اپنے کو پوشیدہ نکر ہم سب بھی مسلمان اور خدا پرست ہین
اگر یقین نہ آئے تو ہمسے کلمۂ طیبہ سُن یہ کہکر اُس جوان نے بفصاحت کلمۂ طیبہ زبان پر جاری کیا
اور جنیہ قواعد اسلام بیان کیے اور کہا کہ آپ ہمسے کسی قسم کا خوف نہ فرمائین ہم آپکے دوست
ہین دشمن نہین ہین آپکے قدوم میمنت لزوم کے ایک مدت سے منتظر تھے خدا نے آپکی زیارت
سے مشرف فرمایا اب جلد ہمکو اپنے حال سے آگاہ فرمائیے ہمارے دلون کو خوش فرمائیے ہم آپ ہی
کے انتظار مین یہان مدت سے مقیم ہین یہ کہکر اُس جوان نے اور اُس عورت نے ہزارون قسمین
کھائین اب جو خواجہ نے اُنکی تقریر سُنی اور کلمۂ طیبہ کو اور قواعد دین اسلام جو بیان کیے خواجہ
نے بھی بغور اُنکے چہرہ پر نگاہ کی تو نور اسلام کو اُنکی پیشانی پر جلوہ گر پایا خواجہ نے دلمین کہا کہ
ضرور یہ دونون خدا پرست ہین اور جو کچھ کہتے ہین سچ کہتے ہین واقعی خدا پرست ہین اگر کافر
ہوتے تو اسقدر فصاحت سے کلمۂ طیبہ نہ پڑھتے کافر کی زبان سے ادا ہی نہوتے دوسرے
نور اسلام بھی پایا جاتا ہی اپنے کو پوشیدہ نکرو بلکہ ظاہر کردو پریشان کرنے سے کیا حاصل ہاتبویہ
بہت پریشان ہو چکے ہین اُدھر انھون نے کہا کہ آپ بالکل خوف نکرین ہم جسقدر یہان لوگ
ہین سب خدا پرست اور مسلمان ہین انمین کوئی کافر نہین ہی سب کو آپکا انتظار ہی اور سب آپکے
مشتاق ہین آپ ہی کی تشریف آوری کی غرض سے مین نے ہزارون روپیہ اپنا صرف کیا اور
ہزارون کی مثل غلامون کے خدمت کی آپکی تشریف آوری کی امید ہی مین ابتک زندہ رہا
ہون ورنہ کب کا مرگیا ہوتا اللہ از برائے خدا اب نہ اپنے کو پوشیدہ فرمائیے اسطور سے جو اُس جوان نے
کہا تب آپ پکارے کہ ای جوان مین نے یہ مان لیا کہ مین مرد خدا پرست ہون تیرے کہنے کے موافق اور
تو نے مجکو پہچان بھی لیا مگر یہ بتا کہ تو جسکا انتظار کرتا تھا اور جسکے انتظار مین تو نے ہزارون روپیہ صرف
کیا ہی تیرا قول ہی بس کچھ روپیہ اس شخص کی رونمائی کے لیے بھی رکھا ہی کہ اگر وہ آئے تو رونمائی دو اُسکے دل کو

خوش کرو اگر ایسا ہووے تو شاید وہ آئے ورنہ اُسکا آنا محال ہی اگر تم خواجہ عمرو کی رونمائی لاؤ تو مین اُسکو بلادون واقعی امر یہ ہی کہ مین خدا پرست ہون اور خواجہ عمرو میرے تابع ہین مین جہان چاہون اُنکو بلاؤن اگر تمکو اُنکا انتظار ہی تو شوق سے اُنکی رونمائی حاضر کرو وہ آتے ہین اُس جوان نے کہا کہ ہماری یہ لیاقت کب ہی کہ ہم اُنکی خاطر کر سکین یا اُنکو کچھ دے سکین وہ شاہ عیاران عیار بیک طرار رئیس تراشندہ کافران سر برندہ جادوگران برادر حمزہ صاحبقران شاہزادہ ولایت اول ہین گو اُنکا لقب بہت بڑا ہی میری زبان مین اسقدر گویائی نہین ہی کہ مین اُسکو زبان پر جاری کرسکون دوسرے بدن گلاب و کیوڑے سے کلی کیے ہوے خیر میری تو یہ حقیقت نہین ہی نہ مین یہ لیاقت رکھتا ہون کہ کچھ اُنپر سے نثار کرون ہان اُنکے پان کھانے کے لیے سات ہزار روپیہ حاضر ہی مین منگائے دیتا ہون آپ اُنکو طلب فرمائیے جواب دیا کہ تم منگاؤ وہ آتے ہین یہ سُنکے اُس جوان نے اپنے ملازمونکو آواز دی کہ ادھر آؤ ملازم فوراً حاضر ہوے اُسنے کہا کہ وہ فلان کمرے مین جو سات توڑے سر بمہر رکھے ہوے ہین اُنکو بہت جلد لے آؤ ملازم دوڑے ہوے گئے اُن توڑونکو لیکر حاضر ہوے اس جوان نے کہا کہ یہان رکھدو اور چلے جاؤ بس وہ توڑے رکھکر چلے گئے جب وہ جا چکے اُسوقت اُس جوان نے کہا کہ یہ رونمائی حاضر ہی بسم اللہ خواجہ سلامت کو طلب فرمائیے آپنے فرمایا کہ ایک بات تو بتاؤ تم خواجہ کی صورت سے واقف ہو اگر اُنکو دیکھوگے تو پہچان لوگے کیا تمنے خواجہ کو کسی مقام پر دیکھا ہی اس جوان نے کہا کہ جنابعالی جبکہ مین حالت کفر مین تھا اُس حالت مین مجکو سوسن جادو نے ایک تصویر دی تھی کہ اس صورت و شکل کا انسان جہان ملے اُسکو اسیر کر لینا جانے نہ دینا اول تو مین نے وہ تصویر دیکھی تھی وہ تصویر میرے پاس ہی دوسرے جب مجکو عالم خواب مین مرد بزرگ نے مسلمان کیا تھا تو خواجہ کی صورت دکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ انشاء اللہ تمھارا کام اچھا ہوگا اور یہ تمھاری مراد کو پورا کرینگے بس مین صورت سے خواجہ کی بخوبی آگاہ ہون اگر خواب مین بھی دیکھون تو پہچان لون یہ جو خواجہ نے سُنا کہا اچھا پہچانو یہ کہکر اب جو خواجہ دیوار سے قلا کرتے ہین اور جست کرتے ہین تو اصلی صورت پر تھے وہ تنکا سی ڈاڑھی چھوٹی چھوٹی آنکھین کلیجہ سے گال طباق سا پیٹ کھٹائی سے کان چھ گز کا دھڑ نیچے کا اور تین گز کا اوپر کا گدے کا کرتا و پائجامہ پہنے ہوے سر پر کاغذ کی ٹوپی اُسمین لومڑی کی دُم لگی ہوئی سامنے کھڑے ہوے جیسے ہی اُس جوان وضعیف نے دیکھا پہلی ہی نگاہ مین پہچان لیا اُدھر خواجہ

نے زمین پر آتے آتے جال مار گروہ سانون توڑے نذر زنبیل کرلیے وہ دونون دوڑکر خواجہ کے قدمونپر گر پڑے اور کہنے لگے کہ ہمکو امید نہ تھی کہ ہم یہ قدم دیکھینگے ہمارے خداوند کریم نے ہمکو یہ صورت زیبا اور شکل رعنا دکھائی گو اسکی امید نہ تھی مراد بر آئی خدا نے آرزو پوری کی خداوند کریم ان قدمون کو ہم سبکے سر پر تا صد و سی سال سلامت و باکرامت رکھے آج ہمکو وہ خوشی حاصل ہوئی ہی کہ اپنی مدت العمر نہ حاصل ہوگی آج کونسا دن ہی یہ ہم اسکے قدم دیکھ رہے ہین کوئی ہی کہ ہمکو ان قدمونپر سے ہزار مرتبہ نثار کرے یہ کہتے جاتے تھے دونون مان بیٹے اور آنکھین قدمونپر ملتے جاتے تھے ایک مرتبہ قدمونپر سے اٹھکر گرد پھرنے لگے کہ خواجہ نے اس جوان کا سر سینے سے لگایا اور فرمایا کہ لے بس لے بس اب خوشی کر چکے آؤ بیٹھو اور ضعیفہ کو بھی منع فرمایا دونون مان بیٹونکو لیکر دالان مین آئے یہ کہکر کہ ہمارا تو مارے بھوک کے دم نکلا جاتا ہی مین تو کھانا کھاتا ہون یہ کہکر دسترخوان پر بیٹھے تھے اور قصد کیا تھا کہ لقمہ اٹھا کر کھائین کہ اس ضعیفہ نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ یہ کھانا نہ نوش فرمائیے گا یہ کھانا زہر آلود ہی اس سب کھانے مین زہر ملا ہوا ہی اور سم قاتل ہی ادھر لقمہ منہ سے نیچے اترا اور کلیجہ بانس بانس ہوگیا خواجہ نے کہا کہ واہ کیا خوب آپنے بڑی عمدہ دوستی اور مہربانی کی تھی در پردہ میری جان لی تھی یہ زہر ملا کر کھانا لانے کی کیا وجہ تھی کیا دعوت مین عداوت کی تھی میری سمجھ مین یہ امر نہ آیا کہ یا تو اس گرما گرمی اور منت و سماجت سے یہان لائے اسپر یہ امر کہ کھانا زہر آلودہ کھلانے کا قصد کیا ابھی میری زندگی باقی تھی جو مین نے نہین کھایا اگر کھا لیتا تو ہلاک ہو جاتا وہ تو میرے منہ سے بسم اللہ نکل گئی چونکہ میری زندگی تھی جو یہ کلمہ نکل گیا کہ تم لوگون نے شور و غل مچایا مین جست کرکے بالائے دیوار چلا گیا اب کوئی مجکو نہ پاتا مین شب کو آتا اور تم سب کو بیہوش کرکے اور سب مال و اسباب نذر زنبیل کرکے اور تم سب کو بھی اپنی راہ لیتا خیر تم یہ واقعہ بیان کرو کہ یہ مقام کیا ہی اور کہان کی سرحد ہی اور تمھارے یہان رہنے کا کیا سبب ہی اور خداپرست ہونے کا اور میرا انتظار کرنے کا اور زہر آلودہ کھانا دینے کا کیا باعث ہی اور یہ بیان کرو کہ تمھارا نام کیا ہی راوی بیان کرتا ہی جب اس جوان نے سوسن کا نام لیا تھا تو خواجہ کو یقین ہوگیا تھا کہ یہان سے دربند سوسن کا ضرور پتہ ملے گا عجب نہین ہی کہ یہاں ہی سرحد ہو دربند سوسن کی اس جوان سے معلوم ہوگا کیونکہ زائچہ نے بھی

اسی طرف چلنے کی اجازت دی تھی اور رخال نے بھی بس جب خواجہ نے یہ سب تقریر اُس سے کی
اُسنے کہا کہ پہلے کچھ نوش فرمائیے پھر مین باطمینان تمام سب حال عرض کرونگا خواجہ نے کہا کہ اچھا
بس اُسنے وہ سب کھانا اُٹھوا کر پھنکوا دیا اور دوسرا کھانا منگایا بس ان دونون مان بیٹون
اور خواجہ نے خوب شکم سیر ہو کر کھانا کھایا شکر خدا بجا لائے اب جب کھا پی کے بیٹھے تو خواجہ نے
کہا کہ ہان بیان کرو اُسوقت اُس جوان نے کہا کہ ای میرے شفیق و رفیق و میرے اُستاد
ای میرے محسن میرا نام جمال راہدار ہے مین اس ضعیفہ کا فرزند ہون ایک مین ہی بیٹا ہون
بہت سے لڑکے ہوے سب مرگئے جب مین پیدا ہوا تو میرے باپ نے میرا نام جمال راہدار
رکھا اسکا سبب یہ تھا کہ راہداری کا پروانہ میرے باپ کے نام تھا کہ سوسن جادو کی طرف
سے تھا اس سرحد کا اُنکا نام کمال راہدار تھا جب میرا سن کوئی نو برس کا ہوا میرے باپ نے قضا کی
مجکو چھوڑ کر اُسدن سے وہ منصب اور وہ ہی تنخواہ سرکار سوسن سے میری مقرر ہوگئی اور
میرے نام راہداری کا پروانہ جاری کیا گیا مین اپنی مان کو لیکر یہان رہنے لگا میری والدہ کا نام
میمونہ خاتون ہے یہ بہت نیک اور پارسا ہین انھون نے میری پرورش مین بہت کوشش کی
اور ہزارون روپیہ صرف کیا یا خواجہ سلامت یہ مقام سرحد دربند سوسن کے نام سے مشہور
ہے یہ وہ سرحد ہے کہ جس سے سواے میرے اور سوسن جادو کے کوئی آگاہ نہین ہے یعنی نسبت
دربند ہے سوسن نے یہ طریقہ مقرر کیا ہے کہ جسکو ادھر سے اُسکو طلب کرنا ہوتا ہے اُسکو وہ ایک
پرچہ کاغذ کا تحریر کر کے دیدیتی ہے کچھ ایسی علامت اُسنے مقرر کی تھی کہ سواے میرے اور اُسکے کوئی آگاہ
نہ تھا اور نہ ہے مجکو یہ حکم دیا تھا کہ جب تم اس نشانی کا کاغذ پانا تو ادھر سے آنے بھی دینا اور
جانے بھی دینا جو اندر سے دربند کے آئے اور اُسکے پاس کاغذ میرا دستخطی ہو وہ جانے پائے اگر نہو
تو اسیر کر لینا جاننا کہ یہ کوئی غیر ہے یا جو کوئی داخل دربند ہو اور اُسکے پاس کاغذ دستخطی ہو تو داخل
دربند ہو ورنہ اسیر کر لیا جائے چنانچہ یہ ہی طریقہ جاری تھا اور جاری ہے اور والد کے وقت
مین بھی یہ ہی قاعدہ تھا مگر اب چندے سے بالکل سوسن کی ممانعت ہوگئی ہے کہ کوئی نہ ادھر سے
جانے پائے نہ آنے پائے کیونکہ طلسم کشا آگیا ہے اور وہ براے تلاش لوح ضرور آئیگا اگر نہ آئیگا تو
اُسکا عیار ضرور آئیگا کیونکہ وہ بڑے غضب کا ہے چنانچہ اب کوئی نہ ادھر سے آتا ہے نہ اندر دربند

سے جانے پاتا ہی بالکل راہ بند ہی خلاصہ یہ کہ یہ مقام دربند سوسن کے نام سے مشہور ہی مگر یہ
کوہ سوسن کی پشت اور اُسکی سرحد ہی یہان سے کہ جہان پر میرا مکان واقع ہوا ہی سرحد ہی دربند
سوسن کی اب آپ اسوقت سرحد سوسن مین داخل ہین بس مین ہمیشہ سے اسی مقام مین رہتا تھا
اپنی خدمت بجالاتا تھا کئی سو برس کا عرصہ ہوا ہی کہ بادشاہ سابق کے دادا نے جو کہ اصلی راستہ
دربند سوسن کا ہی مریخ آتش خوار سے ملکر بند کر دیا ہی اب کوئی اُدھر سے جا نہین سکتا ہی اگر
کوئی قصد جانیکا کرے تو اسیر ہو جائے جبتک کہ مریخ مارا نہ جائیگا وہ راستہ کھلے گا نہین اُسنے
یہ طلسم وہان تیار کیا ہی کہ ایک تالاب ہی کہ جسکے اندر اُسکے اُستاد کی قبر ہی اُسپر وہ شب کو جلسۂ سحر
آراستہ کرتا ہی رات بھر گانا اور بجانا ہوتا ہی جو مسافر شب کو اُدھر سے جاتا ہی وہ اس جلسہ کو دیکھکر
وہان جانیکی خواہش کرتا ہی جو جو قریب جاتا ہی وہ وہ وہ جلسہ دور ہوتا جاتا ہی یہانتک کہ
رات بھر وہ پریشان رہتا ہی بوقت صبح وہ اسیر ہو جاتا ہی دن بھر وہ سب اہل جلسہ مرغابیان
بنی ہوئین تالاب مین شناوری کرتی ہین جہان کوئی مسافر آفت کا مارا اُسطرف جا نکلا وہ
کیا جانے کہ یہان طلسم ہی اُس تالاب کو دیکھکر مُنہ ہاتھ دھونے کی ضرورت سے یا کوئی اُدھر راہ چلنے
کی ضرورت سے گیا اسیر ہو گیا مرغابی نے تالاب سے نکلکر اُسکے سر پر گردش کی اُسکے اوپر پانی کا قطرہ
گرا وہ غرق زمین ہو گیا بس اسیر ہو گیا ایک غبار اس سرحد پر چھایا رہتا ہی اُدھر سے کوئی نہین
جاسکتا ہی راستہ بند ہی بس وہ جلسہ جو ہوتا ہی وہ طلسمی ہی وہان ناچ گانا بھی ہوتا ہی مجکو گانے
وغیرہ سے بہت شوق تھا مین نے جو سُنا کہ اُس تالاب پر ہر روز شب کو جلسہ ہوتا ہی اور خوب گانا
ہوتا ہی مین نے ملکہ سوسن سے درخواست کی کہ اگر اجازت ہو تو مین جا کر شریک جلسہ ہوا کرون
کیونکہ مجکو گانے کا بہت شوق اور اس جلسہ کے دیکھنے کا بہت اشتیاق ہی چونکہ سوسن جادو میری
بہت خاطر کرتے ہین اور محبت بھی کرتی ہین مجکو اجازت دی اور مریخ کو طلب فرما کے حکم دیا کہ کمال اہدار
بہت معتمد ہی اور ہم اس سے از حد محبت کرتے ہین یہ تمھارے یہان کے جلسہ مین آنے کی خواہش رکھتا
ہی لہذا ہم تمکو اجازت دیتے ہین اور حکم کرتے ہین کہ اسکو آنے دیا کرو کوئی ممانعت نکرو چنانچہ مریخ نے
قبول کیا اُس دن سے مین اُس جلسہ مین جانے لگا اور شریک جلسہ ہونے لگا چنانچہ مجکو گانے
وغیرہ سے از حد شوق تھا علم موسیقی کی تعلیم لینے لگا جو کوئی اُستاد ملا اُسکی خدمت کی اور اُس سے

حاصل کیا چنانچہ جہانتک ہوسکا مین نے کوشش کرکے حاصل کیا اب مین خود جلسہ مین گانے لگا اتفاق سے
ملکہ سوسن کی دو لڑکیان ہین حسن مین شہرۂ آفاق اور دلبری مین مشتاق انکو خداوند کریم نے حسن
عالم کش اور نازہ غریب عطا فرمایا ہی بہت ہی خوبصورت ہین واقعی آسمان حسن کے چاند سورج
ہین اسم بامسمےٰ ہین یعنی دونون کے نام یہ ہین ایک کا نام مہر وش جو کہ بڑی دختر ہی اور چھوٹی کا نام
ماہ وش ہی در اصل انکے حسن کے آگے مہر و ماہ شرمندہ ہین انکے حسن کے آگے حسن زہرہ و مشتری
ماند ہی اپنا مثل و نظیر نہین رکھتی ہین انھون نے جو سنا کہ فلان مقام پر جلسۂ رقص و سرود برپا رہتا
ہی انکو بھی گانے سے اور علم موسیقی سے شوق ہی انکو یہ جو معلوم ہوا وہ اپنی مان سوسن سے اجازت
لیکر اس جلسہ مین تشریف لائین اور آکر مسند عز و وقار پر جلوہ فرما ہوئین گانا وغیرہ شروع
ہوا جلسہ آراستہ ہوا وہ جو طلسمی لوگ تھے انھون نے گانا وغیرہ گایا ملکہ کی دخترون نے پسند نہ کیا
مین نے اپنے طریقے کے موافق گانا شروع کیا میرا گانا ملکہ ماہ وش و مہر وش کو پسند آیا اور
مجھسے ماہ وش و مہر وش نے فرمایا کہ تم ہر روز اس جلسہ مین آکر گاتے ہو مین نے ہاتھ باندھکر
عرض کیا کہ جی ہان ہر روز حاضر ہوتا ہون فرمایا کہ ہمکو تو اسقدر مہلت نہین ہوتی ہی کہ ہم ہر روز
آیا کرین اور شریک جلسہ ہوا کرین مگر ہان آٹھوین دن آئینگے اور شریک جلسہ ہوا کرینگے تم بھی اب
ہر روز کا آنا موقوف کرو جسدن ہم آئین اسدن آیا کرو اور ہمکو اپنا گانا سنایا کرو کیونکہ ہمکو تمھارا
گانا بہت پسند آیا ہی اس عرصۂ آٹھ روز مین خوب مشق کیا کرو مین نے عرض کیا کہ بہت خوب آج سے
ایسا ہی ہوگا چنانچہ دونون آفت جان بوقت صبح اٹھکر اپنے مکان کو چلی گئین مین یہان چلا آیا
مین نے اسدن سے یہی طریقہ اختیار کیا کہ روز کا جانا موقوف کردیا اور آٹھوین دن جسدن
دونون لڑکیان سوسن کی آتی تھین جانے لگا اور اپنا گانا انکو سنانے لگا اسکو بھی ایک زمانہ
گذرا ایک دن کا ذکر ہی کہ مین حسب قاعدہ گیا اور شریک جلسہ ہوا اور دونون شاہزادیان
جو آئین اسدن ماہ وش دختر خورد سوسن جادو سرخ لباس پہنے ہوے تھی چونکہ اب
میرا بھی شباب تھا اور اسکا بھی عالم حسن زورون پر تھا گلشن حسن و جمال بہار پر تھا اب جو نگاہ اٹھاکر
دیکھتا ہون ایک تیر تھا کہ دل کے پار گذر گیا اس حور وش پری پیکر کی محبت نے میرے کاشانۂ دل
مین اپنا گھر بنایا ای استاد یون تو قبل مین بھی میرا یہ حال تھا کہ جب تک مین اس جلسہ مین حاضر رہتا

تھا اُتنے عرصہ تک ماہ وش کی طرف دیکھے جاتا تھا اُسکے گلشن جمال کی گلچینی کیے جاتا تھا مگر اُسوقت تک مجکو تمیز اچھے برے کی نہ تھی صرف اسی طور سے کوئی اور قسم کے خیال سے نہین دیکھتا تھا بلکہ اچھی صورت جو معلوم ہوتی تھی دیکھتا تھا اب جو سن تمیز کو پہونچا تو ملکہ کے عشق نے دل مین گھر بنایا خدنگ عشق نے نشانہ دل کو کیا اسقدر محبت ہوئی کہ اب بدون دیکھے چین نہ آتا تھا سپاہ عشق کی کشور دل پر چڑھائی ہوئی فوج غم والم نے دیار دل کے لوٹنے کا سامان کیا اب وصل کی خواہش ہوئی یہ ہی دل چاہتا تھا کسی طور سے اس ماہ وش پری پیکر کو گلے سے لگاؤن پیار کرون دل وجان سے فریفتہ ہوگیا مین نے جو خیال کر کے دیکھا تو ملکہ کا بھی میلان پایا مگر بسبب خوف ملکہ سوسن کے اپنے عشق کا اظہار نکر سکا دل مین آتش فراق سے سوزش ہونے لگی اور ایک آگ مشتعل ہو گئی کہ جو ہر وقت دلکو جلانے لگی مین تڑپنے لگا مگر اظہار نکرتا تھا اس خیال سے کہ اگر اس امر کا اظہار ہوگا تو سوسن جادو کے ناگوار ہوگا اور میری دشمن ہوجائیگی کیونکہ وہ مالک دربند اور بڑی مرتبہ ہے اور مین اُسکا ملازم اور راہدار ایک ادنے نوکر ہون بھلا یہ کونسی بات ہی کہ مین اس امر کو اظہار کرون اور میرے حق مین خرابی ہو کیونکہ وہ کافرہ ہی ایسا نہو کہ غضبناک ہو کر مجکو قتل کر ڈالے تو بڑی خرابی ہو پہلے دلکو بہت سمجھایا اور بہت پند ونصیحت کی مگر یہ حضرت کب مانتے ہین اور زیادہ تر سمجھانے سے بیقرار ہونے لگے خلاصہ یہ کہ اب مین رات دن بیقرار رہنے لگا میرا یہ کام ہوگیا کہ رات تو اختر شماری و دن آہ وزاری مین بسر ہونے لگا آٹھوین دن جاتا تھا چونکہ میری معشوقہ کو میرا گانا پسند تھا خوب گاتا تھا یہ کوشش تھی کہ جہان سے ممکن ہو علم موسیقی کے خوب طریقہ سے آگاہ ہون اشعار عاشقانہ خوب گاتا تھا رات بھر اُسکے گلشن حسن کی سیر کرتا تھا اور گلچینی حسن وجمال کرتا تھا ملکہ کو میرا گانا پسند تھا کہ مین گاتا خوب تھا اسی سبب سے ملکہ کو بھی میری طرف میلان تھا چنانچہ آٹھوین دن اب جو ملکہ اُس جلسہ مین آتی تھی تو بدون میرے اُسکو چین نہ آتا تھا یا تو یہ طریقہ تھا کہ پہر دو پہر بیٹھکر چلی جاتی تھی یا اب رات رات بھر شریک جلسہ رہنے لگی خلاصہ یہ کہ مین فراق ملکہ مین تڑپ تڑپ کر بسر کرنے رنگ رخسار زرد ہوگئے مجکو یہ امید بالکل قطع تھی کہ ملکہ سے وصل ہو مین اس آٹھوین دن کی صحبت کو غنیمت جانتا تھا سات دن اسی اشتیاق مین کٹتے تھے کہ وہ دن آئے تو جا کر اپنے معشوق کی صورت دیکھون اور اُسکے باغ حسن کی سیر کرون بقول شاعر مصرعہ گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی

اتفاق سے یہ طریقہ ملکہ نے جاری کیا کہ جب انکاجی علاوہ اسدن کے کہ جسدن وہ جلسہ مین تشریف لاتی تھین میراگانا سُننے کو چاہا اُسنے ملکہ سوسن سے اجازت لے لی تھی مجکو اپنے محل مین طلب کرلیا مین وہان بھی جاکر خوب گاتا تھا اسکو غنیمت جانا کبھی کبھی چلاجاتا تھا اور گاکے چلاآتا تھا مگراب دن بدن میری حالت غیر ہونے لگی آٹھوین دنکی صحبت سے میری زندگی تھی صرف صورت دیکھنے پر میری حیات تھی مگرای اُستاد رات دن اب سوائے رونیکے مجکو اور کام نہ تھا یہانتک کہ اسقدر بیقرار ہوا اور ایسا نحیف وزار ہوا کہ اُٹھنا بیٹھنا دشوار ہوا تاب و طاقت نے جواب دیا صبر وشکیب نے ساتھ چھوڑا عنان اختیار ہاتھ سے جاتی رہی صبر نے جواب دیا اب بالکل خوف اس امر کا نرہا کہ رسوا ہونگا یا جان جائیگی یہ ہی دل مین قصد کرلیا کہ ایکی مرتبہ جو جلسہ مین جاؤن تو اپنا عشق اس آفت جان پر ظاہر کرون اور صاف طور سے کہدون کہ تمپر مرتا ہون اب چاہے اس امر کے اظہار ہونے سے مین قتل کیا جاؤن چاہے زندہ رہون کہانتک صبر کرون ای اُستاد یہ قصد کرکے خاموش ہوکر بیٹھ رہا اور جلسہ کے دن کا انتظار کرنے لگا مگر یہ دل کب مانتا ہی اور کب قرار لیتا ہی از حد بیقرار ہونے لگا اور تڑپنے لگا جب صبر نہو سکا تو مین نے یہ قصد کیا کہ کچھ کھا کر اپنی جان دون سوائے اسکے کوئی تدبیر اور نہوگی وصل یار تو میسر ہونا محال ہی سوائے جان جانیکے ای خواجہ سلامت یہ قصد مصمم دلمین کرلیا ایک انگشتری الماس کی میرے ہاتھ مین تھی اُسکو والدہ سے پوشیدہ طور سے پیسا اور سودۂ الماس کو اپنے پاس رکھا اور جس مقام پر مین سوتا تھا وہان آکر اپنے پلنگ پر لیٹا اور یہ قصد کیا کہ کھا نک لون کچھ خیال جو اُسکے روے زیبا کا آیا تصویر خیالی اُسکی آنکھون کے سامنے پھرنے لگی مین اُسکو مخاطب کرکے کلام کرنے لگا اور اظہار عشق اور اشعار عاشقانہ پڑھنے لگا میری نوبت بجنون پہونچی تھی یہ عالم تھا کہ مجنون ہوگیا تھا یہ ہی جی چاہتا تھا کہ کوہ وصحرا کی سیر کرون جنگلون کو اپنا مسکن بناؤن مگر اس خیال سے نہ جاتا تھا کہ اگر چلا جاؤنگا تو یہ جو آٹھوین دن صورت زیبا کی زیارت ہوتی ہی کیونکر ہوگی بس اس خیال سے کہین نہین جاتا تھا نہ کسی کے سامنے روتا تھا اپنے مقام پر بیٹھکر روتا تھا اور گریبان کو چاک کرتا تھا خلاصہ یہ کہ جب مین نے یہ قصد کیا اور تصویر خیالی ملکہ روبرو آگئی مین اُسکو مخاطب کرکے اُس سے ہمکلام ہوا اور جب کچھ جواب نہ ملا تو یہ حالت ہوئی کہ رونے لگا اُسی حالت گریہ وزاری مین آنکھ بند ہوگئی دیدۂ ظاہری تو بند ہوئے باطنی کھل گئے عالم خواب مین

کیا دیکھتا ہون کہ ایک مرد بزرگ باریش سفید سبز عمامہ سر پر چہرہ نورانی میری بالین پر کھڑے ہوے ہین اور فرما رہے ہین کہ اے جمال راہدار اسقدر کیون بیقرار ہوتا ہی اور کیون جان دینے پر آمادہ ہوتا ہی ارے اپنی جان کو غنیمت جان کیون وصل معشوق سے ناامید ہوتا ہی اسکا وصل تیرے نصیب مین ہی مگر ایک شرط سے کہ تو دین اسلام قبول کر اور ادیان باطلہ پر لعنت کر اور کلمۂ طیبہ پڑھ صدق دل سے مسلمان ہو اے جمال راہدار تجکو لازم ہی کہ تو دین اسلام قبول کرکے خواجہ عمرو کے آنے کا انتظار کر کیونکہ خواجہ کے سبب سے وصل معشوق تجکو حاصل ہوگا اگر تو خواجہ عمرو کی شراکت کریگا اور اُنکی خدمت بجالائیگا کیونکہ وہ دربند سوسن کی تلاش مین ادھر آئینگے تو اُنکو دربند سوسن مین پہونچا دینا وہ سوسن جادو کو اسیر کرینگے اُسکے اسیر کرنے سے تیرا بھی مطلب ہوگا اور تجکو وصل نصیب ہوگا اُنکی کوشش اور سعی سے اگر وہ کوشش و سعی نکرینگے تو کبھی تجھے وصل نصیب نہوگا اگر تو اُنکے کہنے پر عمل کرے گا تو تیرا کام بخوبی ہوگا تجکو لازم ہی کہ تو دین اسلام قبول کر اور خواجہ کی تشریف آوری کا انتظار کر وہ نظر کردۂ ہفت پیغمبران ہین شاہ عیاران ہین اُنکی عزت و توقیر ہر ایک پر لازم ہی وہ جس امر مین قدم رکھین بدون اُس کام کو پورا کیے ہوے نہ چھوڑین اُنھین کے قدمون کی برکت سے تو وصل یار سے بہرہ مند ہوگا اور وہ عنقریب آنے والے ہین اور تو بھی بہت جلد وصل یار سے بہرہ مند ہوگا اپنی جان نہ دے کیونکہ حمزۂ صاحبقران یہان تشریف لاچکے ہین بے ستون جادو سے مقابلہ ہو رہا ہی بعد فتح کوہ بے ستون وہ خواجہ عمرو کو براے دریافت حالات دربند سوسن روانہ کرینگے خواجہ اسطرف کو آئینگے تو اُنکی شراکت کرنا اور اپنا دردِ دل اُنسے بیان کرنا وہ ضرور تیرے لیے کوشش کرینگے اور تجکو وصل یار سے کامیاب کرینگے تو خوش ہوگا مگر اپنے دین اسلام قبول کرنے کو کسی پر ظاہر نکرنا اسی طور سے پوشیدہ رہنے دینا اور جسطور سے تو جلسہ مین جاتا ہی اُسی طور سے جایا کرنا جب خواجہ آجائین تو وہ جس طور سے کہین اُسپر عمل کرنا اُنکی راے کے موافق کام کرنا اُنکے کہنے کے خلاف کبھی نکرنا یہ فرماکر مجکو کلمۂ طیبہ تعلیم فرمایا اور بہت کچھ پند و نصیحت فرمائی مین ایسا خائف و ترسان ہوا تھا کہ سر اپند بند کانپ رہا تھا اُنھون نے مجکو تسکین فرماکر اُس عالم خواب مین مسلمان کیا مین نے دین اسلام قبول کیا وہ مرد بزرگ آنکھون کے سامنے سے غائب ہوگئے مین نے قصد کیا تھا کہ اسم مبارک دریافت کرون مگر مین کچھ ایسا محو ہوا تھا وصل یار کو سنکے کہ نصیب ہوگا اور مجکو خوشی حاصل ہوئی تھی کہ اس عالم خواب

یمن میں پھولوں نہ سماتا تھا فرط خوشی سے اسی سبب سے اسم مبارک دریافت نکر سکا کیونکہ میں اپنے آپ میں نہ تھا وہ مرد بزرگ غائب ہو گئے میں اسی حالت خوشی میں تھا کہ ایک مرتبہ آکر کسی نے شانہ ہلایا میری آنکھ کھل گئی کیا بُرا معلوم ہوا مگر آنکھ کھولکر جو دیکھا تو والدہ کو سرہانے کھڑا ہوا پایا دیکھا کہ اُنکی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں آواز گرفتہ ہے زار و قطار رو رہی ہیں میں نے اپنے حواس درست کرکے دریافت کیا کہ یہ کیا آپکی حالت ہے جلد بیان فرمائیے کیونکہ آپ اسقدر بیقرار ہیں اور اشکبار اُنھوں نے کچھ زبان سے تو فرمایا نہیں میرے گلے سے لپٹ گئیں اور رو رو کر کہنے لگیں ای فرزند تیرے دل پر کیا گذری جو تو نے اپنی جان دینے کا قصد کیا ہے جلد بیان کر کہ سودۂ الماس کی پڑیا کہاں ہے جو کہ تو نے کھانے کے لیے اپنے پاس رکھی تھی میرے سر کی قسم کچھ کھایا تو نہیں ہے ارے فرزند جگر بند تو ہی تو میری زندگی کی آس ہے اس ضعیفی کا سہارا ہے تیرے دل پر کیا گذری ہے جو تو نے مرنے کا قصد کیا ہے مجھ پر اپنی حالت بیان کر ای فرزند تو کیوں اپنی حالت کو مجھ سے پوشیدہ رکھتا ہے ارے تو ہی تو میری زندگی ہے اب تو امید بھی نہیں ہے کہ پھر تجھسا فرزند مجھکو نصیب ہوگا میں نے اپنا سارا رنڈاپا تیرے پیچھے کاٹا اگر تو نہوتا تو کون میرا تھا کہ جو میرے زرق اور میری راحت کی فکر کرتا یہ تیرے دلمیں کیا سمائی تھی جو تو نے یہ قصد کیا ای فرزند جو تیری حالت ہے اور تیرا خیال ہے میں اُس سے بخوبی آگاہ ہو گئی ہوں تو اس سے قبل مجھ سے بیان کرتا تو میں کوشش کرتی ملکہ سوسن کے قدموں پر جا کر گرتی اور کہتی کہ اسکو غلامی میں قبول فرمائیے جب میں روتی اور فریاد کرتی کہ میرا بچہ ہلاک ہوا جاتا ہے پہلے اسکے عوض مجکو قتل فرمائیے اسکے بعد اسکو ہلاک فرمائیے اسبن خطا پر اور یہ کہکر تلوار رکھولکر اپنے گلے پر رکھتی یقین تھا کہ سوسن منظور کرتی اور تیری مراد حاصل ہوتی تو وصل یار سے بہرہ مند ہوتا کیونکہ ملکہ رحم دل اور میرے حال پر اور تیرے حال پر بہت مہربان ہے دوسرے کوئی تو بد قوم نہیں ہے عالی خاندان ہے ملکہ سے تیرا خاندان اچھا ہے وہ صرف حاکم ہونے سے اس مرتبہ کو پہونچ گئی ہیں ورنہ وہ خاندانی حالت میں تجسے کم ہیں جاریسے کی عزت ہے اُنکا تو فخر تھا مگر خیر تو نے پوشیدہ کیا میری اور تیری زندگی تھی کہ خداوند کریم نے میرے حال پر رحم کیا اور مجکو تیرے حال سے آگاہ کیا ابھی میں سو رہی تھی کہ ایک مرد بزرگ نے خواب میں آکر مجکو مسلمان کیا اور تیرے حال سے آگاہ کیا اور فرمایا کہ جلد جا کر اُس سے سودۂ الماس لے لے ایسا نہو کہ وہ کھا جائے گو میں نے اسکو بھی مسلمان کیا ہے اور اسکو آگاہ کر دیا ہے کہ خواجہ عمرو کے بدولت تو اپنے معشوق کے وصل سے کامیاب ہوگا اُنکے

آئینگی امید رکھ اور اُنکی تشریف آوری تک تو اپنی جان نہ دے اور اُنکا انتظار کر اُسکو مسلمان کیا ہی تو بھی دین اسلام قبول کر اسکو غنیمت جان کہ اس دین کے قبول کرنے کی برکت سے تیرے فرزند کی جان بچ گئی ورنہ وہ ہلاک ہوجاتا ای فرزند اُنھون نے تیرے عشق کی سب حالت اور تیری سب کیفیت مجھ سے اُس حالت خواب مین بیان کی یہ کہکر والدہ نے سب حال مجھ سے اول سے آخر تک بیان کیا اور اُن مرد بزرگ کی صورت بیان کی جنکو مین نے خواب مین دیکھا تھا اُنھین مرد بزرگ نے والدہ کو بھی مسلمان کیا تھا بس جب مین نے یہ حال والدہ کی زبانی سُنا مین نے بھی سب حال اول سے آخر تک سب بیان کیا اور اپنا خواب بیان کیا اور اپنا مسلمان ہونا بس ای خواجہ سلامت ہم دونون مان بیٹے صدق دل سے مسلمان ہوے تھے اب جو خیال کرتے ہین تو کلمہ یاد تھا عالم بیداری مین کلمہ پڑھا اور مذہب عجائب پرستی پر لعنت کی وہ جو میرے قلب کی بیقراری تھی وہ برطرف ہوگئی اور کسیقدر اطمینان ہوا مین نے وہ سودۂ الماس والدہ کو دیا اُنھون نے اُسکو اُسیوقت پھینکدیا رات بھر ہم دونون اُسی خواب کو بیان کیا کیے اور والدہ میرے گلے لگ کر رویا کین مین نے آنسے اپنے عشق کا قصہ دوہرایا کیا یہان تک کہ صبح ہوگئی مین نے اپنے ملازمونکو طلب کرکے اُنسے کہا کہ بھائیون مین نے تو دین اسلام قبول کیا اور عجائب پرستی پر لعنت کی اگر تمکو دین اسلام قبول کرنا ہی تو میرے پاس رہو ورنہ چلے جاؤ سب نے بیان کیا کہ ہم مسلمان ہین ہر ایک نے بیان کیا کہ ایک مرد بزرگ نے ہمکو عالم خواب مین آکر مسلمان کیا اور فرمایا کہ یہ طلسم فتح ہوگا اور دربند سوسن برباد ہوگا سوسن جادو ویا قتل ہوگی یا مطیع اسلام خواجہ عمرو و حمزہ صاحبقران کی اطاعت و شراکت کریگا اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا اور جو اُنسے انحراف کریگا وہ قتل ہوگا اور ذلیل مگر خواجہ عمرو کے آنے تک تم لوگ اپنے دین و مذہب کو سوائے اپنے مالک کے کسی پر ظاہر نکرنا کیونکہ وہ بھی مسلمان ہوچکے ہین یہ جو مین نے ان لوگون سے سُنا بہت خوش ہوا یہ ہی کلمے اُن مرد بزرگ نے مجھ سے بھی فرمائے تھے چنانچہ اُسدن سے مین آپکے قدوم میمنت لزوم کا منتظر تھا ہر وقت یہ ہی دعا تھی کہ کہین آپ تشریف لائین اور مین اپنی مراد دلی سے کامیاب ہون مین نے اُسدن سے یہ طریقہ کیا تھا کہ راستے پر جاکر کھڑا ہوتا تھا جو مسافر ادھر آتا تھا اُسکو اپنے مکان پر لاتا تھا اگر کافر ہوتا تھا اُسکو زہر آلودہ کھانا کھلا کر ہلاک کرتا تھا ہزارون کافرون کو مین نے اس طریقے سے قتل کیا اور آپکا انتظار تھا آج خداوند کریم نے میری مراد پوری کی کہ آپکی زیارت سے مشرف فرمایا رات کو وہ مرد بزرگ خواب مین آکر

آپکی تشریف آوری کی خبر دی گئی بموجب اُنکی ارشاد کے ظہور مین آیا بس مین آپکے تصدق اور آپکے قدمونکی
برکت سے اپنی مراد کو پہونچونگا یہ سُنکے خواجہ نے فرمایا کہ کیون جمال راہدار اب بھی وہ جلسہ ہوتا ہی
اور دونون شاہزادیان آتی ہین اور تم بھی جاتے ہو یقین ہی دونون شاہزادیان ساحرہ ہونگی جمال راہدار
نے عرض کیا کہ اُستاد اُسی طریقے سے روز جلسہ ہوتا ہی یہ جلسہ تو طلسمی اور سحر کا ہی جب تک مریخ آتش خوار
نہ قتل ہوگا اُسوقت تک یہ جلسہ نہ موقوف ہوگا دونون شاہزادیان اُسی طور سے آٹھوین دن آتی ہین اور
یہ آپکا خادم بھی جاتا ہی اور گاتا ہی یہی دو سبب تو میری زندگی کے تھے ایک زیارت معشوق آٹھوین دن
دوسرے آپکا انتظار خیر خداوند کریم نے آرزو پوری کی کہ اپنی زندگی مین وصل یار کی امید ہوئی ای اُستاد
دونون شاہزادیان سحر سے بالکل ناواقف ہین بلکہ اُنکی جسقدر مصاحبین و خواصین ہین وہ بھی سحر سے
ناواقف ہین ایک حرف نہین جانتی ہین سوائے سوسن جادو اور اُسکے ملازمون کے اور مریخ آتش خوار
و اُسکے ملازمون کے ساحر نہین ہین اصل امر تو یہ ہی کہ سوائے مہروش و ماہ وش اور اُنکے نوکرون
کے یہان سب ساحر ہین خواجہ نے کہا کہ خیر یہ بتاؤ کہ اب کسدن جلسہ ہوگا کہ جسدن تم جاؤگے جمال راہدار
نے جوابدیا کہ اُستاد آج ہی تو دن ہی میرے جانے کا آج ملکہ آئینگی اور شریک جلسہ ہونگی خواجہ نے
کہا کہ ای جمال راہدار ہمکو بھی اُس جلسہ مین لیچلو تاکہ ہم وہان چلکر کوئی تدبیر کرین اور سوسن جادو کو
قتل یا اسیر کرین اور مریخ آتش خوار کو قتل کرکے راہ دربند کی کھولین تاکہ صاحبقران یہان تشریف
لائین دربند کو فتح کرین تمھاری شادی سوسن جادو کی دختر ملکہ ماہ وش کے ساتھ کرین جمال راہدار
نے عرض کیا کہ اُستاد آپ اسقدر توقف فرمائین کہ مین آج جا کر ماہ وش و مہروش سے آپکا ذکر کردون
اور اُنکو آپکی تعریف کرکے آپکا مشتاق کرون یقین ہی کہ وہ ضرور آپکو طلب کرینگی کیونکہ وہ گانے کی
بہت شوقین ہین اور از حد مشتاق ہین جب آپکے گانے کا حال سُنینگی کہ آپ بہت عمدہ گاتے ہین تو ضرور
اس امر کی خواہش کرینگی خواجہ نے کہا کہ تم کیونکر اُنکو میرے حال سے آگاہ کروگے اُسنے کہا کہ مین آج عرصہ
کرکے جاؤنگا ملکہ ضرور باعث دیر کا دریافت کرینگی مین عرض کرونگا کہ میرے اُستاد ایک مدت
کے بعد آئے ہین اُنکی خاطر و مدارات مین عرصہ ہوگیا وہ ضرور دریافت کرینگی کہ کس فن کے اُستاد
ہین مین بیان کرونگا کہ علم موسیقی کے بڑے کامل ہین مین نے یہ فن انھین سے حاصل کیا ہی ایک زمانہ
بعید کے بعد آئے ہین گو میرا جی آنے کو نہ چاہتا تھا کہ اُنکو چھوڑ کر آؤن مگر آپکے خوف سے اُنکو چھوڑ آیا ہون اور اُنہ

ہین دو ایک غزلین گاکر چلا جاؤنگا جب یہ بیان کرونگا تو وہ ضرور یہ فرمائینگی کہ ہم بھی اُنکے گانے کے مشتاق ہین ہمکو بھی سناؤ مین عرض کرونگا کہ آپ طلب فرمائیے یقین ہی کہ آپکے طلب فرمانے سے وہ تشریف لائین بس وہ ضرور ضرور کسی سے آپکو طلب کرینگی آپ شوق سے تشریف لائیے گا پھر آپکو اختیار ہی جس طور سے چاہیے گا اپنا کام کیجیے گا خواجہ نے یہ سُنکے فرمایا کہ کیون جمال راہدار یہ تو نہو گا کہ مین وہان کسی صورت پر جاؤن اپنی صورت کو تبدیل کرکے اور وہان یہ نہو کہ میری اصلی صورت ظاہر ہو جائے اور یہ راز افشا ہو مین بھی اسیر ہون اور تم بھی مبتلائے بلا ہو کیونکہ تم کہتے ہو کہ جو کوئی اُسطرف جاتا ہی وہ اسیر ہو جاتا ہی جمال راہدار نے جواب دیا کہ ای اُستاد یہ امر نہین ہی بلکہ یہ امر ہی کہ جو بیرون دربند سے آنے کا قصد کرتا ہی وہ اسیر ہو جاتا ہی اور وہ مبتلائے بلا ہوتا ہی یہ امر نہین ہی کہ جو اندرون دربند سے اور اسطرف کا رہنے والا ہو وہ شریک جلسہ ہو اسیر ہو جائے اور مبتلائے بلا ہو کیونکہ یہ غیر کے لیے ہی باشندگان دربند کے لیے نہین ہی یہ بھی اس غرض سے ہی کہ طلسم کشا نہ آجائے اُسی کے لیے یہ سارا بندوبست ہی دوسرے یہ طریقہ ہی کہ جو شریک جلسہ ہونے والے لوگ ہین اُنکو اجازت ہی کہ وہ جسکو چاہین اپنے ہمراہ لائین ہان اگر کوئی بدون اجازت مریخ یا سوسن یا اُن لوگونکے کہ جنکو اجازت ہی جلسہ مین شریک ہونے کی جائیگا وہ اسیر ہو جائیگا بس جبکہ آپکو شاہزادیان طلب کرینگی تو گویا اجازت ہوئی پھر آپ سے کوئی مزاحمت نکریگا رہا یہ امر کہ ایسا نہو کہ اس مقام پر پہونچکر آپکا راز افشا ہو یعنی بسبب سحر کے آپکی اصلی صورت ظاہر ہو جائے تو اسکا یہ بندوبست ہوگا کہ ہم اور آپ اُس جلسہ سے الگ بیٹھینگے اور اب بھی یہ ہوتا ہی کہ مین جو جاتا ہون الگ بیٹھتا ہون کیونکہ وہان تو کارخانہ سحر کا ہی وہ دونون شاہزادیان بھی الگ اُس جلسہ سے بیٹھتی ہین اس سرحد مین نہین جاتی سامنے جلسہ اتنے فاصلہ پر آراستہ ہوتا ہی کہ جیسے یہان سے میرے مکان کا دروازہ وہان مریخ آتش خوار اور اُسکے مصاحب ہوتے ہین اور سحر کی پتلیان اور یہان الگ فرش کیا جاتا ہی مین اور دونون شاہزادیان اور اُنکی خواصین ہوتی ہین بس آپ وہان کب ہونگے کہ جو سحر کے سبب سے آپکی صورت اصلی ظاہر ہوگی یا راز افشا ہوگا خواجہ نے کہا اچھا معلوم ہوگیا دوسرے مین اسکا بھی بندوبست کرونگا کہ کیسا ہی سحر کیا جائے میری صورت اصلی نہ ظاہر ہو جس صورت پر جاؤن اُسی صورت پر رہون جمال راہدار نے کہا کہ جب آپ پر عکس سحر بھی نہ پڑیگا تو پھر کیونکر آپکی صورت تبدیل ہوگی وہ تو یہ

رہون

امر ہی کہ جو اُس غبار کے اندر جائے وہ اسیر بھی ہو جائے اور اصلی صورت بھی اُسکی ظاہر ہو جائے خواجہ نے کہا اچھا یہ معلوم ہو گیا اب جو مین تمکو تعلیم کرون اُسپر عمل کرو میری جانی کی وہان یہ تدبیر ہی کہ مین تمکو چند طریقے اور قاعدے علم موسیقی کے تعلیم کرتا ہون اُس طریقے اور قاعدے سے آج تم وہان گانا جب تم گاؤ اور روزمرہ سے آج گانا تمھارا الگ ہوگا تو اسکا سبب دریافت کیا جائیگا اور تم عرصہ کرکے بھی جاؤگے اُسوقت تم بیان کرنا کہ میرے اُستاد جنکا نام قیصر تان توڑ خان ہی وہ تشریف لائے ہین اُنھون نے یہ نئے طریقے جو کہ اپنے دل سے ایجاد کیے تھے مجکو تعلیم فرمائے ہین بس زیادہ تر میرا اشتیاق ہوگا یقین ہی اُسیوقت طلب کیا جاؤن مین وہان جاکر اپنا رنگ جماؤنگا پھر تمھارے کہنے اور سُننے کی ضرورت نہوگی جمال راہدار نے عرض کیا بہت خوب فرمائیے کہ آپ آتے کہان سے ہین اور کوہ بے ستون کی کیا حالت ہی تب خواجہ نے سب حال کوہ بے ستون کے برباد ہونے اور بے ستون کے قتل ہونے اور اُسکے وزیر و اہل لشکر و مردارخوارون کے بعد قتل سردار مردارخواران ضرغام و مریخ کے شریک ہونے اور بادشاہ سابق کے رہا ہونے اور زنار جادو ہمشیرۂ بے ستون کے قتل ہونے اور اپنے ادھر آنے کا براے دریافت حالات دربند سوسن و براے تلاش لوح طلسم و براے قتل مریخ آتش خوار بیان کیا اور کہا کہ مین اس غرض سے یہان آیا ہون پہلے میرا قصد تھا کہ اصلی راہ سے جاؤن پھر مین نے خیال کیا کہ اگر اصلی راہ سے جاؤنگا تو اسیر ہو جاؤنگا کوئی ایسی تدبیر کرون کہ دوسری راہ سے داخل طلسم ہون بس یہ خیال کرکے ادھر کو روانہ ہوا گو واقف نہ تھا مگر خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے منزل مقصود پر پہونچا دیا اور اچھا طریقہ دربند مین جانیکا پیدا کیا دیکھنا کہ مین کیونکر سوسن جادو کو اور مریخ آتش خوار کو قتل کرتا ہون اور لوح کو تلاش کرتا ہون اور جاکر حمزہ سے بیان کرتا ہون وہ یہان آکر دربند کو فتح فرماکر طلسم کو فتح کرین لوح کو حاصل کرکے اور تمھارا عقد ملکہ ماہ وش کے ہمراہ کردین جمال راہدار خوش ہو گیا اُٹھکر خواجہ کے گرد پھرا خواجہ نے گلے سے لگایا اُسکی مان بھی اُٹھکر گرد پھری خواجہ کی بلا گردان ہوئی اور بہت دعائین دین وہان سے اُٹھکر اپنے مقام پر آئی خواجہ کے لیے کھانے وغیرہ کی تدبیر کرنے لگی یہان خواجہ نے جمال راہدار کو علم موسیقی کی تعلیم دینا شروع کی ایک تو وہ اس فن سے آگاہ تھا اب جو خواجہ نے اُسکو تعلیم کیا چلن نکلا تھوڑی سی تعلیم مین ایسا ہو گیا کہ اُسکا جواب دینے والا کوئی نہ تھا آفت کا پرکالا ہو گیا اول تو جوان دوسرے صاحب آواز تیسرے اس فن سے شوق چوتھے طبیعت دار پانچوین ایسے شخص کی تعلیم جو کہ

آفت زمانہ علم موسیقی مین یگانہ ان سب باتون کے جمع ہونے سے بگولہ ہوگیا دن بھر مین خواجہ نے
اُسکو سیکڑون راگ و راگنیان اور بہت سے طریقے تعلیم فرمائے اور اُس سے اُنکو سُنا اب جو وہ گایا
تو وہ اور ہی تھا ہمہ تن راگ بن گیا تھا خواجہ نے بہت تعریف فرمائی اُسکو اپنا شاگرد کیا جب ان
باتون سے فراغت حاصل ہوئی جمال راہدار نے کہا کہ یا اُستاد اب صاحبقران کہان تشریف فرما
ہین خواجہ نے کہا کہ کوہ بے ستون کی حوالی مین مع حکیم اسقلینوس وغیرہ اور اہل لشکر کے
فروکش ہین اور مقیم ہین میرے انتظار مین مین یہان سے جاؤن اور حالات بیان کرون تو وہ اِدھر
کو روانہ ہون اور آکر دربند کو فتح کرین جمال راہدار یہ سُنکے خاموش ہو رہا یہانتک کہ وہ دن
تمام ہوا اور رات کا وقت آیا آفتاب طرف مغرب کے راہی ہوا شاہ انجم نے بزم عشرت کو آراستہ کیا
صحبت عیش ونشاط کو برپا کیا مطربہ فلک نے اپنا ساز وغیرہ درست کر کے صحبت انجم کو جمکایا جمال راہدار نے
جانے کا سامان کیا لباس سے آراستہ و پیراستہ ہوا وہان موافق دستور کے بزم عشرت جو کہ بالائے
تالاب ہر روز آراستہ ہوتی تھی آراستہ ہوئی چونکہ آج مہروش وماہ وش کے آنے کا دن تھا اُنکے
لیے الگ فرش کیا گیا اور سب سامان کیا گیا جیسے ہی شام ہوئی دونون شاہزادیان آئین مریخ نے
بڑی عزت و آبرو سے اُنکو لا کر اُنکے مقام پر بٹھایا جب وہ دونون آچکین رقص وسرود کا حکم ملا سحر کی
پتلیان ناچنے وگانے لگین شاہزادیان مصروف تماشائے رقص وسرود ہوئین جب وہ ناچ وگا چکین
اور کھانے کا وقت آیا دونون نے خاصہ کھایا طریقہ یہ تھا کہ بعد خاصہ کھانے کے جو آکر بیٹھتی تھین
تو جمال راہدار کا گانا سُنتی تھین اب جو آج آکر بیٹھین تو جمال راہدار کو اُسکے مقام پر نہ پایا ماہ وش نے مہروش
سے کہا کہ ای بہن آج کیا سبب ہی کہ جمال راہدار نہین آیا تمنے کچھ خیال کیا کہ جمال راہدار نہین آیا اب جو اُسکے
گانے کا وقت آیا تو خیال آیا مہروش نے کہا کہ ای بہن سچ کہتی ہو تمھارے کہنے سے مجکو بھی یاد آیا نہ معلوم
کیسا ہی بدون اُسکے تو ہمارا جی نہ لگے گا کسی کو بھیجکر دریافت کرنا چاہیے کہ کیسا ہی جو نہین آیا نہ آنیکا
سبب کیا ہی کیونکہ وہ تو ضرور آتا تھا کوئی نہ کوئی ایسا سبب ہی کہ جو نہین آیا ورنہ وہ ہمارے آنے
سے قبل آجاتا تھا ہم اُسکو یہان بیٹھا ہوا پاتے تھے ماہ وش نے کہا کہ پھر کسی کو بھیجکر دریافت فرمائیے
کہ کیا سبب ہی بس مہروش نے اُسیوقت ایک چوبدار کو حکم دیا کہ مکان پر جمال راہدار کے جاؤ
اور دریافت کرو کہ اُسکا مزاج کیسا ہی جو وہ نہین آیا ہی اُس سے ہماری طرف سے نہ آنے کا باعث

دریافت کرنا اور اسکو ہماری طرف سے دعا کہنا اور کہنا کہ ہم تمھارا انتظار کر رہے ہین بدون تمھارے
ہمارا دل نہین لگتا ہی تمھارا مزاج کیسا ہی جو تم نہین آئے ہو اگر اسکا مزاج اچھا ہو تو اپنے ہمراہ
لے آنا عرصہ نکرنا یہ حکم پاکر چوبدار روانہ ہوا وہان جمال راہدار کو کب قرار آتا ہی تھوڑے عرصہ تک
تو ٹھہرا رہا مگر دل بیقرار یہی چاہتا ہی کہ کسی طور سے وہان پہونچ جاؤن اور اپنی معشوق کی زیارت
سے بہرہ مند ہون مگر مصلحت ٹھہرا ہوا ہی جب اُسکے جانیکے وقت سے زیادہ تر عرصہ گذرا اور آسنے
دیکھا کہ اب جلسہ بالکل آراستہ ہوگا اور دونون شاہزادیان کھانا کھاکر جلوہ فرماے مسند عزت و
وقار ہوئی ہونگی اب میری تلاش ہوگی اسنے خواجہ سے کہا کہ ای استاد مین جاتا ہون اب میری وہان
تلاش ہوگی یقین ہی کوئی نہ کوئی میری طلب کی غرض سے روانہ کیا جاے انشاء اللہ مین وہان پہونچکر آپکو
بُلاتا ہون آپ یہان تیار رہیے گا خواجہ نے کہا کہ بسم اللہ کرو خدا حافظ ابن جمال راہدار خواجہ سے
رخصت ہوکر اور مکان سے باہر آکر طرف اُس جلسہ کے روانہ ہوا یہانتک کہ راہ طی کرکے قریب
جلسہ پہونچا کہ اسنے دیکھا کہ ایک چوبدار ملازمان ملکہ سے ادھر کو آتا ہی اسنے آواز دی کہ کون آتا ہی
چوبدار نے کہا کہ ہم ہین ملازم ملکہ تم کون ہو اسنے کہا کہ مین ہون آسنے کہا کہ جمال راہدار اُسنے کہا کہ ہان اُسنے
کہا کہ مین بموجب حکم ملکہ تمھارے مکان پر جاتا تھا ملکہ گھبرا رہی ہین تمنے آج عرصہ کیون لگایا
شاہزادیون کو بڑی دیر سے تمھاری تلاش ہی مجکو حکم دیا کہ جاکر دریافت تو کرو کہ مزاج کیسا ہی
جو آج اسوقت تک نہین آئے لے جلدی چلو اتنا عرصہ کیون ہوا جمال نے جوابدیا کہ ایک ضرورت
سے نہ آنا ہوا ابھی فراغت ہوئی فوراً ادھر کو روانہ ہوا یہ کہکر اور تیز چلا اور آکر یہان پہونچا
چوبدار نے بڑھکر عرض کیا کہ جمال راہدار آگئے مجکو راہ مین ملے اسی طرف آتے تھے مین مکان پر
بھی نہ پہونچنے پایا تھا یہ جو شاہزادیون نے سُنا سر اُٹھاکر دیکھا کیونکہ بدون جمال کے گھبرا رہی تھین
اسی کی یاد تھی اور یہ خیال تھا کہ نہ معلوم کیا ہی جو نہین آیا چوبدار نے جو یہ کہا خوش ہوکر سر اُٹھایا اب
جو سر اُٹھاکر دیکھا اتنے عرصہ مین جمال بھی پہونچ گیا تھا اسنے جھک کر سلام کیا اُنھون نے جواب
سلام دیکر بخندہ پیشانی کہا کہ کیون آج عرصہ کیون ہوا مزاج تو اچھا تھا ماہ وش اپنی معشوقہ کو
جو اُسنے اس طور سے کلام کرتے دیکھا بیقرار ہوگیا یہی دل نے چاہا کہ دوڑ کر گلے سے لگالون
حسرت دل کو نکالون مگر حیا و شرم دامنگیر ہوئی اور پاس رسوائی اور عزت نے روکا اسنے

سر جھکا کر جواب دیا کہ کیا عرض کرون ایک ایسی ضرورت لاحق ہوئی کہ عرصہ ہو گیا گو مین جانتا تھا کہ
آج زیارت سے آپ حضرات کی محروم رہونگا یہ شومی تقدیر ہی مگر پھر قسمت نے رسائی کی صرف
عرصہ ہی ہوا قدمبوسی تو حاصل ہوئی گو حاضر تو ہوا ہون مگر میرا دل مکان مین ہی اور اُسکو وہان
چھوڑ آیا ہون آپکی خفگی اور ناراضی کے سبب سے چلا آیا ورنہ کوئی موقع آج حاضر ہونیکا نہ تھا
خیر معاف فرمایا جاؤن یہ جو خطا سرزد ہوئی ہی کہ عرصہ ہو گیا اور میرے حاضر ہونے سے جو طبیعت
کو پریشانی ہوئی ہی آپ ایسا قدردان کہان پاؤنگا مگر آج اسقدر امر کا امیدوار ہون کہ دو ایک
غزلین گاکر مین رخصت ہونگا میری گستاخی اور خطا معاف فرمائی جائے اور مجکو اجازت ملے
کہ مین گاکر چلا جاؤن ایسی ہی ضرورت ہی جو مین عرض کرتا ہون شاہزادیون نے مسکرا کر فرمایا کہ کیا
ایسی ضرورت ہی کہ اتنا عرصہ کرکے بھی آئے اور پھر سویرے سے جانیکی اجازت طلب کرتے ہو
جمال راہدار نے عرض کیا کہ کیا عرض کرون کہ کیا ضرورت ہی ایسی ہی ضرورت ہی جو اسقدر گستاخی
کے ساتھ عرض کیا امیدوار معافی ہون شاہزادیون نے فرمایا کہ کیا ایسے وہ ضرورت کہنے کی
نہین ہی جو نہین بیان کرتے ہو جمال راہدار نے جواب دیا کہ ہم غلامون کی کونسی ایسی ضرورت
ہی جو آپ سے پوشیدہ کرینگے اور آپ پر ظاہر نکرینگے اگر آپ سے پوشیدہ کرینگے تو بیان کس سے کرینگے
وہ کون ایسا آپ سے بڑھکر ہی جو ہماری پوشیدہ ضرورت کو سُنے گا صرف دماغ خراشی کے سبب سے
نہین عرض کرتا ہون شاہزادیون نے فرمایا کہ بیان کرو اگر ہمارے سُننے کی ہی جمال راہدار نے
مسکرا کر عرض کیا کہ صدقے جاؤن اور قربان ہون آپکو خداوند عجائب تا صد وسی سال
ہم سب غلامون کے سر پر سلامت و باکرامت رکھین خداوند ترقی حسن و جمال و ترقی حیات و دولت
و اقبال عطا کرین میرے عرصہ مین آنیکا اور جلدی رخصت ہوکر چلے جانیکا یہ سبب ہی کہ میرے
اُستاد کہ جنسے مین نے کسی زمانہ مین علم موسیقی کی تعلیم لی تھی اتفاق سے آج ادھر تشریف لائے
ہین مین جنگل مین برائے شکار گیا تھا شکار کھیل رہا تھا کہ مین نے دیکھا اُستاد چلے آتے مین
مین دوڑکر قریب گیا سلام کیا مزاج پرسی کی ادھر آنیکا سبب دریافت کیا فرمایا کہ مین ایک
ضرورت سے ادھر آیا تھا اگر تمنے مجھسے کہا تھا کہ مین صحرائے بہارستان مین رہتا ہون آپ میرے
مکان پر تشریف لائیے ادھر جو آیا تو خیال ہوا کہ تمسے بھی مل لون بہت دنون سے ملاقات نہین ہوئی

تھی نہ معلوم اب ملاقات ہو یا نہو کیونکہ زمانہ پر آشوب ہو رہا ہی کوئی طلسم کشا ہی اُسکی آمدگی ہوئی ہی نہ معلوم کدھر جانا ہو کدھر نہو تمھارے مکان کی تلاش مین چلا تھا کہ تمسے ملاقات ہوگئی مین نے یہ سُنکے شکار کو ترک کیا اُنکو لیکر اپنے غریب خانہ پر آیا جو نان و نمک موجود تھا وہ حاضر کیا بعد اُسکے اُنسے حالات دریافت کیے کہ آپ کدھر سے تشریف لاتے ہین مزاج تو اچھا ہی اُنھون نے فرمایا کہ زندہ ہون اب میرا زمانہ پیرانہ سالی کا ہی مین یہ چاہتا ہون کہ کسی کو اپنا جانشین و خلیفہ کرون میرے بہت سے شاگرد ہین مگر کوئی ایسا نہین ہی کہ جسکو خلیفہ کرون چونکہ مجکو تمسے از حد محبت ہی جب ادھر آیا تو خیال مین آیا کہ تمکو ہمراہ لیجا کر اپنا خلیفہ کرون اس غرض سے اور ادھر آنا ہوا مگر ایک بات اُنھون نے ایسی بیان کی کہ جسکے سبب سے طبیعت پریشان ہوگئی وہ یہ بات ہی کہ اُنھون نے فرمایا کہ طلسم کشا نے آکر کوہ بے ستون کو برباد کیا اور بے ستون جادو مارے گئے تمام باشندگان کوہ بے ستون تباہ و برباد ہوے میرا بھی گھر تاراج ہوا مین بھی آوارہ ہوا بس اسی خیال سے اب خلیفہ کرتا ہون کہ مین اور کسی طرف نکل جاؤنگا کیونکہ یہان کون میری قدر کریگا جو کہ قدر کرتے تھے وہان خدا بے ستون کے ہاتھ سے مارے گئے وہ گھر تباہ ہوا مین نے کہا کہ آپ کیون کسی طرف جایئے آپکے دم کے لیے یہان ہر طرح کا سامان موجود ہی آپکو کسی قسم کی تکلیف نہو گی جوابدیا کہ یہ تو سچ ہی اگر ایسا نہ جانتا تو مین آتا کیون مگر میری بسر نہین ہو سکتی ہی جب تک کہ مین خود نہ پیدا کرون گو اکیلا ہون مگر پھر بھی میلہ و سو روپیہ ماہوار ی کا صرف ہی اُسکو کون اُٹھا سکتا ہی لہذا مین اور کسی طرف نکل جاؤنگا اب تو تباہ ہوا ہی ہون مرف تمسے ملنے کی غرض سے آیا کیونکہ اکثر تمنے شکایت بھی کی کہ اُستاد آپ ہمارے مکان پر نہین تشریف لاتے ہین مین نے وعدہ بھی کیا مگر وقت مہلت ہی نہین دیتا تھا بے ستون کی صحبت سے فرصت ہی نہین ملتی تھی اگر شب کو مہلت ملی تو وہ وقت اُن لوگونکی تعلیم دینے کا تھا جو کہ میری وجہ معاش تھی اور یہ بھی بے ستون سے اقرار تھا کہ ہم آپکو کہین جانے نہ دینگے اگر اُسنکے خلاف کرتا تو وہ ناراض ہوتے اس سبب سے نہین آنا ہوتا تھا اب وہ گھر ہی نرہا جو مین نہ نکلتا اور بہت سی باتین اُنھون نے ایسی کہین کہ جنکو سُنکے کلیجہ پھٹ گیا بس ای خداوند مین اُنکی خاطر و مدارات مین مصروف تھا اس سبب سے عرصہ ہوا دوسرے اُنکے آنیکی خوشی مین بھول بھی گیا تھا اب جو اُنکو کھلا پلا کر مہلت ہوئی تو یاد آیا مین نے اُنسے کہا کہ آپ تشریف رکھین مین حاضر ہوتا ہون

ایک مقام پر آٹھوین دن جلسہ ہوتا ہی وہان مین بھی جاتا ہون وہ لوگ صاحب قدر ہین میری قدر فرماتے ہین مین آپکا نام لیکر اُنسے کچھ پیدا کر لیتا ہون توآج وہ جلسہ آراستہ ہوگا وہ سبکو میرا انتظار ہوگا اگر نہ جاؤنگا تو وہ لوگ ناراض ہونگے فرمایا کہ جاؤ مین بھی سوتا ہون اسمین انکو تنہا چھوڑکر چلا آیا ہون اس غرض سے آج رخصت کا طالب ہون کہ وہ میرے مہمان ہین دوسرے اُستاد ہین ایسا نہو کہ میرے نہونے سے کسی قسم کی اُنکو تکلیف پہونچے تو وہ یہ خیال کرین کہ ہم شاگرد کے گھر پر گئے تھے اور ہمنے جو اُس سے اپنی تباہی کی حالت بیان کی تو اُسنے ہمسے بے مروتی اس خیال سے کی کہ ایسا نہو کہ اُستاد یہان قیام کرین تو بڑی مشکل ہو اُستاد کو کھانا کھلانا پڑے اور اُنکی طرف کچھ پیسہ میرا صرف ہو جسکے سبب سے مین زیربار ہون آپکا نام بدنام ہوگا شاہزادیون نے کہا کہ اگر ایسا تھا تو تم اُنکو چھوڑکر نہ آئے ہوتے کسیکے ہاتھ کہلا بھیجا ہوتا یا اُنکو بھی ہمراہ لے آئے ہوتے ہم اُنکا بھی گانا سُنتے جب تم شاگرد ایسے ہو کہ تمھارا مثل ونظیر نہین ہی تو وہ اُستاد کیسے ہونگے ہم بھی اُنکی صحبت سے بہرہ مند ہوتے جو ہمسے ہو سکتا وہ اُنکے ساتھ سلوک کرتے جوابدیا کہ ہمراہ اس غرض سے نہین لایا کہ ایسا نہو آپکے خلاف ہو کہ یہ صحبت تخلیہ کی ہی یہ ایک غیر شخص کو کیون لے آیا کہ جو نہ یہانکا باشندہ ہی نہ ہم اُس سے آگاہ ہین صورت آشنا بھی نہین ہین دوسرے یہ خوف ہوا کہ ایسا نہو کہ کوئی یہ خیال کرے کہ یہ طلسم کشا سے ملگیا ہی اور طلسم کشا کو اپنا اُستاد بنا کر لایا ہی کیونکہ یہان کے باشندے اُنکے حال سے آگاہ نہین ہین نہ صورت سے آگاہ ہین اور طلسم کشا کی آمد لگی ہوئی ہی وہ کوہ بے ستون کو برباد کر چکا ہی اُستاد اُسکے برباد کیے ہوے ادھر کو آئے ہین اُستاد فرماتے بھی تھے کہ اب اُسکا قصد ادھر آنے کا ہی کیونکہ بادشاہ سابق بھی تو رہا ہوا ہی وہ شریک ہوا ہی طلسم کشا کا شاہزادیون نے کہا کہ کوئی ایسا خیال نکرتا نہ طلسم کشا اسطرف آسکتا ہی کسیکو اس راہ سے آگاہی نہین ہی دوسرے امان جان کامل طور سے بند وبست کر چکی ہین تم اس امر سے اطمینان رکھو خوب کیا تم نہ لائے اگر لاتے تو کوئی نقصان نہ تھا نہ ہم ناراض ہوتے بلکہ اور خوش ہوتے اچھا یہ بتاؤ کہ تمھارے اُستاد کا نام کیا ہی جمال نے عرض کیا کہ اُنکو سب اُستاد قیصر تان توڑ خان کہتے ہین اُنھون نے یہ نام سُنکے کہا کہ ہمنے آجتک یہ نام نہین سُنا خوب نام ہی اچھا یہ بتاؤ کہ اگر ہم تمھارے اُستاد کو بلائین تو وہ آئینگے کہا کہ کیون نہ آئینگے اُنکو عذر کیا ہوگا آنے مین جبکہ اُنکا یہ ہی پیشہ ہی کہ وہ آپ لوگونکو خوش کرکے آپ لوگونسے انعام پائین اور چار پیسے حاصل کرین تو پھر کس سبب سے انکار کرینگے

بلکہ اُنکا باعث فخر ہوگا اُن دونون نے کہا کہ وہ کبتک رہینگے جوابدیا کہ ابھی تو مین اُنکو نہ جانے دونگا بدون
دس بیدرہ دنکے اُنھون نے کہا کہ اچھا اپکی جلسہ مین ضرور لانا جمال نے کہا بہت خوب حضور اپکی جلسہ پر کیا منحصر ہی
اگر آپکی خوشی ہو تو اسیوقت طلب فرمائیے خواہ کل مکان پر طلب فرمائیے وہ ضرور حاضر ہونگے جوابدیا
کہ اسوقت اُنکو تکلیف ہوگی ایک تو وہ راہ کے تھکے ہوے ہونگے دوسرے وہ سو رہے ہونگے اگر آئینگے
تو کچھ لطف نہوگا اُنکی طبیعت الگ بے لطف ہوگی اور ہمکو بھی کچھ لطف نہ ملیگا جوابدیا کہ یہ امر
نہین ہی بلکہ وہ ہر وقت ایسا گاتے ہین کہ انسان محو ہو جاتا ہی اُنکے گانے کی یہ حالت ہی کہ اگر
صحبت افسردہ ہو تو وہ صحبت کو بشاش کر دین اگر بشاش ہو افسردہ کر دین اُنکے اختیار مین ہی کہ
جب چاہین ہنسا دین جب چاہین رُلا دین صحبت کا رنگ خوب دیکھتے ہین جیسی صحبت ہوتی ہی ویسا
گاتے ہین اور بہت سے کمال ہین مین کیا تعریف کرون شاہزادیون نے کہا کہ تمھارے کہنے سے تو
جی چاہتا ہی کہ ہم اسیوقت اُنکو بُلا بھیجین مگر اُنکی تکلیف کے خیال سے اس امر کو فسخ کرتے ہین ایسا
نہو کہ تم کہتے ہو وہ مرد ضعیف ہین تکلیف ہو اور کچھ طبیعت ناساز ہو جائے کہ وہ کہین اپنے
شاگرد کے مکان پر گئے تھے کہ بیمار ہو گئے جمال نے عرض کیا کہ آپ اسکا نہ خیال فرمائین وہ ایسی
حالت مین آٹھ آٹھ دن تک برابر بیٹھے ہوے گایا کیے ہین اور ذرا بھی اُنکو کسل نہین ہوا ہی نہ نیند
آئی ہی نہ کچھ طبیعت ناساز ہوئی ہی آئندہ آپکو اختیار ہی نہ مین یہ کہتا ہون کہ آپ اسی وقت
طلب فرمائیے آپکی جو خواہش مین نے پائی تو اسقدر بھی عرض کیا جوابدیا کہ اچھا کل دیکھا جائیگا
ایسا ہوگا تو ہم کل اُنکو اپنے مکان پر طلب کرکے اُنکا گانا بھی سُنینگے اور اُنکی دعوت بھی کرینگے تاکہ
اُنکو معلوم ہو کہ ہم کسی مقام پر گئے اور کوئی ہمارے شاگرد کے قدردان ہین جمال نے کہا کہ
بہت خوب یہ کہکر اُسنے سازندون سے کہا کہ ساز ملاؤ تاکہ مین کچھ گاؤن اور اپنی شاہزادیون کا
دل خوش کرون اُن دونون نے یہ سُنکے جوابدیا کہ اچھا آج تم نہ گاؤ ہم بھی جاتے ہین تم بھی جاؤ
کیونکہ تمھارے اُستاد آئے ہوے ہین اسنے کہا جی نہین اب تو مین آگیا ہون کچھ سُن لیجیے میرا بھی
خود دل چاہتا ہی کہ گاؤن اگر نہ آتا تو آج یہ جلسہ نہوتا آپ تو میرے سبب سے تکلیف فرماکر
تشریف لائین اور مین حاضر ہون اور آپکو خوش نکرون آج مین وہ چیزین آپکو سُناتا ہون
جو کہ آج اُستاد نے مجکو تعلیم فرمائی ہین ذرا غور سے سماعت فرمائیے یہ کہکر اسنے گانا شروع

کیا سازندون نے ساز ملایا اسنے یہ غزل جناب نواب نبن صاحب کاشف لکھنوی کی شروع کی غزل

تلاش دلبر مین دربدر ہون ہمیشہ ہون کیون سفر مین ۔ مین مثل جوہر کی زد کے ہون قرار کیونکر ہو ایک گھر مین
لگائے کھانکا وہ کسطرح سے ہے رشتۂ تار دام بخیہ گر مین ۔ کہ تیغ ابرو کا زخم گہرا اتر گیا ہے مرے جگر مین
فراق دلبر مین چین دم بھر نہ شب کو ممکن ہے نہ سحر کو ۔ جو درد دل کو ہوا افاقہ تو ہوک اٹھنے لگی جگر مین
تعجب اسکا ہے تجکو زاہد کہ دل مین جلوہ ہے اس صنم کا ۔ ہین اسکی قدرت کے کھیل یہ بھی بتون کا گھر ہے خدا کے گھر مین
جو چھانیے گا تمام عالم نہ مجھسا جانباز پھر ملے گا ۔ یہ یاد رکھیے نہ پایئے گا وفائین ایسی کسی بشر مین
جو کھولے فصاد فصد میری تو اسکے مژگان کے نیشتر سے ۔ جو آب رکھتی ہے نوک مژگان کہان یہ تیزی ہے نیشتر مین
حسین دنیا مین تم ہو یکتا تمھارا ہمسر کہین ہے پیدا ۔ تمھارے رخ سے مثال دون کیا ہے صاف دھبا رخ قمر مین
مزہ جو بوسے مین لب کے پایا بیان ہو اسکا ذائقہ کیا ۔ نبات او رقند مین نہ لذت نہ یہ حلاوت ہے نیشکر مین
سکون پہلو مین کسطرح ہو کہ دل ہے آماجگاہ مژگان ۔ قرار اسکو ہے غیر ممکن چبھی ہین سو برچھیان جگر مین
ارادہ کیا ہے کہو تو ہمسے لہو بہاؤ گے آج کس کا ۔ بتاؤ صاحب یہ آج خنجر لگائے بیٹھے ہو کیون کمر مین
ہزار افسوس کی یہ جا ہے فلک نے ہمسے اسے چھڑایا ۔ جو مہ جبین ایک رشک یوسف ملا تھا ڈھونڈھے سے عمر بھر مین
دلا نہ ترغیب خلد زاہد اگرچہ حورین بہت حسین ہین ۔ وہ جب سے آنکھون مین ہے سمایا کوئی سماتا نہین نظر مین
یہ شان اسکی ہے دیکھو کاشف تھے جو کہ کافر بنے مسلمان ۔ کیا جو کرتے تھے بت کو سجدہ وہ جا کے بیٹھے خدا کے گھر مین

یہ غزل جو اسنے گائی آج تو اور ہی رنگ ہو گیا تمام محفل کو سکتا ہو گیا ہر چند آتش خوار گو دور بیٹھا ہوا تھا مگر وہ بھی جھومنے لگا در و دیوار کو سکتہ کی نوبت ہوئی گو رات کا وقت تھا مگر طائر اپنے آشیانون سے تڑپ تڑپ کر نکل آئے جسقدر ذی روح تھے سب بیقرار ہو گئے ماہ وش و مہر وش کا تو یہ عالم تھا کہ مثل تصویر گلی کے خاموش تھین آنکھون سے برابر آنسو جاری تھے جو جو وہان بیٹھا اف اف کر رہا تھا تمام صحرا مین سناٹا تھا ایک ہو کا عالم ہو گیا جمال راہدار اس غزل کو خوب خوب گایا ہر ایک کو محو کر دیا سب بیقرار ہو گئے خلاصہ یہ کہ عجب رنگ ہو گیا کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا ہے بڑے عرصے تک عجب عالم رہا جب جمال نے دیکھا کہ تیرا رنگ بندھ گیا اور سب محو ہو گئے آج خوب رنگ جما اور خوب سما بندھا اب اسنے گانا موقوف کیا بڑے عرصہ تک وہ ہی حال رہا بعد اسکے سب کو ہوش آیا تو ہر طرف سے صدا آنے لگی کہ واہ کیا خوب گائے آج تو تمام عالم کے گانے والون کو گرد کر دیا یہ گانا ہمنے آجتک نہین سنا جو

تھا

کہنے لگا یا جمال نے کہا کہ یہ سب فیض اُستاد کا ہی کہ اُنھون نے آکر مجکو اس قابل کیا کہ آپ لوگون کو پسند آیا ورنہ مین کب اس لائق ہون کہ کوئی میرے گانے کو پسند کرے ہان اگر اُستاد کو سُنیے تو لطف ملے مین اُنکا ایک ادنے شاگرد ہون مین نے کبھی دل لگا کر اُنسے تعلیم لی ہی نہین یہ صرف آج کے دن بھر کی صحبت کا اثر ہی وہ ہمیشہ مجھ سے ناخوش رہتے ہین اگر مین اُنکے پاس رہتا تو ہان کچھ ہو جاتا خیر اب وہ تشریف لائے ہین شاید کچھ حاصل ہو جائے ماہ وش و مہروش نے کہا واہ کیا خوب گائے ہو اسوقت تو تمنے خوش کر دیا یہ ہی جی چاہتا ہی کہ تمھارے اُستاد کو بُلا کر اُنکا گانا بھی سُنین آج تو تمنے وہ گانا گایا ہی کہ بھلا کیا کوئی گائے گا سچ بتاؤ کہ یہ آج رنگ تمنے کہان سے پیدا کیا تم ہر روز جو گاتے تھے تو یہ رنگ نہوتا تھا نہ اس قاعدہ سے گاتے تھے جو کہ آج گائے ہو آج تو تم غضب ہو گئے ہو اب معلوم ہوا کہ آپ بڑے مرشد ہین آپکو ایسا گانا آتا تھا مگر آپ نہین گاتے تھے آج گائے جمال نے جواب دیا کہ ای حضور مین آپ سے عرض کر چکا ہون کہ آج میرے اُستاد تشریف لائے ہین اُنھون نے کچھ تعلیم فرمایا ہی اُنکا قصد ہی کہ مجکو خلیفہ کرین حضور کے قدمون کی قسم مین پہلے اس سے آگاہ نہ تھا یہ صرف اُنکی صحبت کا اثر ہی اور اُنکی تعلیم کا جو اسوقت ایسا گایا ہون ورنہ مین کیا جانون وہ ہی سیدھا سیدھا گانا جانتا تھا جو ہر روز گاتا تھا اگر ایسا گانا آتا ہوتا تو کبھی مین پوشیدہ نہ کرتا مہروش نے کہا کہ بھر جو کچھ ہو جاہے اُنکو تکلیف ہو جاہے زحمت مین تمھارے اُستاد کے گانی کی بہت مشتاق ہوئی ہون جبکہ تم شاگرد ایسے ہو اور اُنھون نے تمکو آج دن بھر مین ایسا کامل کر دیا ہی تو وہ خود کیسے ہونگے تمھارا بھی گانا ایسا ہی کہ اُسنے بیخود مجکو کر دیا ہم لوگ اپنے آپ مین نرہے تو تمھارے اُستاد کیسے ہونگے گو میرا قصد تھا کہ آج اُنکو تکلیف ندون کیونکہ وہ راہ کے تھکے ہوے ہین مگر اسوقت کے تمھارے گانے نے از حد اشتیاق دلایا ہی اور دل اُنکے گانے کا بہت مشتاق ہی اب صبر نہین ہو سکتا ہی بس مین تمسے کہتی ہون کہ جو بدار بھیجکر اُنکو طلب کرتی ہون وہ آئینگے یا نہین میرا سخن رائگان تو نجائیگا جمال نے کہا کہ ضرور آئینگے یہ کہلا بھیجیے کہ ہمنے تمھارے شاگرد جمال راہدار سے تمھارے آنے کا حال سُنا لہذا ہمکو تمھارے گانا سُننے کا از حد اشتیاق ہی لہذا اگر تکلیف نہو تو دو گھڑی کے لیے زحمت کرو تا کہ ہم بھی تمھارا گانا سُنکے خوش ہون گو زحمت اور تکلیف تو ہو گی مگر تمھاری مروت سے بعید نہو گا کہ ہم مشتاقون کو اپنے فیض صحبت سے محروم رکھو یہان ہم آٹھوین دن آتے ہین یہ خیال کرتے ہین کہ نہ معلوم اس ہفتہ تک تمھارا یہان قیام ہو یا نہو تو ہم محروم رہ جائین اور یہ حسرت رہ جائے کہ

تمھارا گانا نہین سُنا ایسا کامل واکمل آئے اور ہم اُسکے کمال سے محروم رہین اور اُسکی زیارت سے لہذا تکلیف
فرماکر اس چوبدار کے ہمراہ تشریف لایئے ہم سب مشتاقون کو اپنی زیارت سے مشرف فرمایئے بعید از عنایت
نہوگا یہ جو جمال راہدار نے کہا چونکہ مہروش و ماہ وش کو گانے کا بہت شوق تھا اور صد درجہ کا اشتیاق
ہوا تھا جمال راہدار کی تعریف کرنے سے اور اسوقت کے گانے سے جسطور سے جمال نے کہا اُسی طور سے
چوبدار سے کہا اور کہا کہ تو جاکر اسی طور سے ہماری طرف سے کہدینا جب ملکہ یہ کہچکین تو جمال نے
چوبدار سے کہا کہ میرے مکان پر جاکر رحم خدمتگار کو آواز دینا جب وہ باہر آئے تو کہنا کہ تمھارے
میان کے جو اُستاد آئے ہین ہمکو اُنکے پاس لیچلو وہ تمکو اُنکے پاس لیجائیگا اُنکی خدمت مین میری طرف
سے سلام عرض کرنا اور کہنا کہ اُستاد شاہزادیون نے دیر ہونے کا سبب دریافت کیا پہلے مین نے
بہت پوشیدہ کیا جب وہ ناخوش ہونے لگین تو مین نے آپکی تشریف آوری کا حال بیان کیا اُسکے بعد
مین گایا تو آپکے صدقے سے آج خوب گایا بہت تعریف ہوئی مجھ سے سبب دریافت کیا گیا کہ جیسا آج تم
گائے ہو ایسا کبھی نہین گائے اسکا کیا سبب ہی مین نے عرض کیا کہ اُستاد کی تعلیم کا سبب ہی کہ
اُنھون نے آکر آج یہ چند نئی چیزین تعلیم فرمائی ہین بس شاہزادیون کو پہلے ہی اشتیاق ہوا تھا اُنکا
قصد طلب فرمانے کا تھا مگر بخیال زحمت نہ طلب کیا اب صبر نہو سکا اور بیقرار ہوکر آپکو طلب کیا ہی
لہذا اگر زحمت نہو تو میرے اوپر مہربانی فرماکے تشریف لایئے اور شاہزادیون کو خوش فرمایئے بعید از
عنایت نہوگا مین ناچار ہون مین نے لاکھ لاکھ منع کیا مگر اُنھون نے نہ سماعت فرمایا مین آپ سے بہت
شرمندہ ہون کہ مجھ نالائق کی ذات سے آپکو اسوقت زحمت ہوگی یہ میرا پیام دیکر شاہزادیون کا پیام دینا اگر وہ
آئین تو اُنکو ہمراہ لے آنا اور اگر نہ آئین تو جو وہ فرمائین وہ آکر بیان کردینا بس وہ چوبدار طرف مکان
جمال راہدار کے روانہ ہوا بعد جانے چوبدار کے شاہزادیون نے جمال سے کہا کہ جب تک تمھارے اُستاد آئین
اُسوقت تک تم گاؤ تمھارے گانے سے سیری نہین ہوتی ہی محفل سُونی کیون رہے گانا ہوے جائے جمال
نے کہا کہ بہت بہتر یہ کہکر پھر گانے لگا راوی بیان کرتا ہی اول تو وہ گاتا ہی خوب تھا اب جو خواجہ نے
تعلیم کیا کچھ ایسا اُسکو دنبھر مین بتادیا کہ اُسنے یہ رنگ کیا کہ سب بیچین ہوگئے اور خواجہ کے ازحد
مشتاق ہوے جمال نے دلمین کہا اب کیا ہی خواجہ یہان آئے اور اُنھون نے سلسلہ عیاری کا پیدا کرلیا بھلا جہان
اُنکے قدم مبارک جائین اور وہ سرزمین کفر آباد رہے یہ غیر ممکن ہی خلاصہ یہ ہی کہ یہان جمال راہدار

گا رہا ہی اور خوب خوب اہل محفل کو محو کر رہا ہی اُدھر چوبدار بحکم ماہ وش و مہر وش طرف مکان جمال کے
راہی ہی اور یہ دونون اُستاد جمال کے انتظار مین بیٹھی ہوئین جمال کا گانا سُن رہی ہین اُدھر خواجہ نے
بعد آنے جمال راہدار کے اپنی صورت معجزہ سے ایک ضعیف گوے کی بنائی ہی اور آپ بھی اپنے کو آراستہ کیے
ہوے اس انتظار مین بیٹھے ہوے ہین کہ وہان سے میری طلب کیلئے کوئی آئے تو مین جاؤن جہان جمال
گیا ہی اور وہان جاکر کوئی تدبیر عیاری کی کرون خواجہ بیٹھے ہوے یہ خیال کر رہے تھے اور آدمی کا کہ برلے
طلب وہان سے آتا ہوگا اسکا انتظار کر رہے تھے نیند نہین آتی تھی اسی فکر مین مبتلا تھے کہ اُدھر چوبدار نے
دروازے پر آکر پکارا کہ رحیم بخش رحیم بخش نے آواز دی کہ کون ہی چوبدار نے جواب دیا کہ مین ہون چوبدار
سرکاری ذرا یہان آؤ رحیم بخش یہ آواز سُنکے باہر آیا چوبدار نے کہا کہ مین تمھارے میان کے استاد پاس آیا
ہون شاہزادیون نے اُنکو کچھ پیام بھیجا ہی ذرا میری خبر کردو رحیم یہ سُنکے خواجہ کے پاس آیا اور کہا کہ
چوبدار شاہزادیون کے پاس سے آیا ہی آپکے پاس آنے کو کہتا ہی اور کہتا ہی کہ کچھ پیام لیکر آیا ہون خواجہ نے
کہا کہ بلا لو بس رحیم دروازے پر گیا اور اُس چوبدار کو اپنے ہمراہ لیکر خواجہ کے پاس آیا خواجہ یہان پلنگ پر
لیٹے ہوے تھے چوبدار نے سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیکر کہا کہ بیان کرو کیا پیام لائے ہو اُسنے
ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ آپکے شاگرد جمال راہدار نے عرض کیا ہی کہ مین جو خدمت مین شاہزادیون کی حاضر ہوا
اُنھون نے باعث عرصہ ہونے کا دریافت کیا مین نے عرض کیا میرے اُستاد قیصران تورخان میرے
مکان پر بعد مدت کے تشریف لائے ہین جنکا مین علم موسیقی مین شاگرد ہون ایک زمانے سے مین انسے عرض کرتا
تھا کہ میرے مکان پر تشریف لائیے وہ اقرار فرماتے تھے مگر بسبب فرصت نہونے کے اُنکا تشریف لانا نہوتا
تھا آج اتفاق سے ادھر تشریف لے آئے چنانچہ اُنکی خاطر و مدارات مین مصروف تھا یہی سبب عرصہ
ہوا یہ جو مین نے اُنسے عرض کیا اُنھون نے فرمایا کہ اُنکو بھی اپنے ہمراہ لیتے آئے ہوتے مین نے عرض کیا کہ
بسبب تکلیف کے کہ اُنکو راہ کی تھکن تھی مین ہمراہ نہین لایا دوسرے آپ صاحبون سے عرض نہین کیا
تھا اب اگر آپکو اشتیاق ہو تو طلب فرمایئے وہ فوراً تشریف لائینگے مگر اُنھون نے بھی بسبب زحمت کے قبل
اسکے طلب فرمانے کو موقوف رکھا تھا مین جو آن چیزونکو گایا جو کہ آپنے آج تعلیم فرمائین تھین اُنکو از حد
اشتیاق پیدا ہوا لہذا اُنھون نے یاد فرمایا ہی آپ از راہ مہربانی تشریف لائے بعید از عنایت نہوگا اور
ساری تقریر اس چوبدار نے جمال راہدار کی اور دونون شاہزادیون کی جو کہ طلب کے بارے مین کی تھی

انھون نے اور جس طریقہ سے طلب کیا تھا قیصر تان توڑ خان کے رو برو بیان کی اور کہا کہ آپکو طلب
فرمایا ہی تشریف لیچلیے یہ پیام آپکو آپکے شاگرد جمال راہدار نے دیا ہی اور یہ پیام آپکو شاہزادیون نے دیا ہی
خواجہ خاموش اُسکی تقریر سُنا کیے جب وہ کہہ چکا اُسوقت آپ نے سر اُٹھا کر اُس سے پوچھا کہ کچھ سواری
بھی لائے ہو اُسنے عرض کیا کہ جی سواری تو نہین لایا ہون صرف مین ہی اُنکے حکم کے بموجب آیا ہون یہ
سُننا تھا کہ آپ نے برہم ہو کر جوابدیا کہ کیا مین اس نالائق جمال کے باپ کا نوکر ہون یا اُن شاہزادیونکا
زر خرید غلام ہون یہ اُسکے خیال سے جو یہان چلا آیا تو وہ یہ سمجھا کہ اب یہ ایسے حقیر ہو گئے کہ جہان چاہینگے
چلے جائینگے کوئی لیاقت کے ساتھ نہ طلب کیا گیا اُنکے یہان اسی طریقے سے طلب کرتے ہین کہ ایک چوبدار
بھیجدیا اور کہلا بھیجا کہ چلے آؤ میری یہ لیاقت نہین ہی کہ مین یون ہی جلون اور اسی طور سے قدر کیجاتی
ہی اور یون ہی طلب کیا جاتا ہی اور صاحب کمال کی اسی طور سے قدر کیجاتی ہی جاؤ کہدینا کہ ہم نہین آئینگے
کیا جمال راہدار دیوانہ ہو گیا ہی جو اُسنے یہ پیام بھیجا ہی اور شاہزادیون کو کیا کہون اس تیور سے کہا کہ پھر اُس
چوبدار کو دوبارہ کہنے کی جرأت نہوئی خاموش ہو رہا اور کھڑا رہا خواجہ نے کہا کہ کھڑا کیون ہی جا کر کہدے کہ
وہ نہین آتے ہین مین نے اُنسے بہت بہت کہا وہ یہ سُنکے برہم ہو گئے اور ایسے برہم ہوے کہ پھر جواب نہ دیا
مین تھوڑے عرصے تک کھڑا ابھی رہا یہ بھی کہا جب مجکو دیکھا کہ کھڑا ہے کہا کہ جاؤ کہدو کہ ہم نہین آئینگے بس وہ
چوبدار یہ سُنکے خاموش وہان سے باہر آیا اور سر پر پیر رکھکر بھاگا یہان جمال راہدار گا رہا تھا اور دونون
شاہزادیان گانا سُن رہی تھین اور قیصر تان توڑ خان کا انتظار کر رہی تھین کہ چوبدار آ کر موجود ہوا شاہزادیون
نے دریافت کیا کہ لائے اُنکو چوبدار نے عرض کیا کہ جی نہین وہ نہین آئے مین نے آپکا بھی پیام دیا اور
اُنکے شاگرد کا بھی پہلے تو سُنا کیے بعد اُسکے مجھ سے دریافت کیا کہ سواری لائے ہو مین نے عرض کیا کہ جی نہین
بس بہت برہم ہوے اور کہا کہ مین نہ جمال راہدار کے باپ کا نوکر ہون نہ شاہزادیونکا کیا صاحبان لیاقت
اہل کمال کو اسی طور سے طلب کرتے ہین کہ ایک آدمی بھیجدیا اور بُلا لیا کیا اُنھون نے مجکو ایسا ویسا خیال
کیا ہی ابھی تو اُنکی یہ حالت ہی معلوم ہو گیا کہ اُنکو کچھ بھی لیاقت نہین ہی وہ کیا قدر کرینگی وہ جمال تو دیوانہ
ہی اُسکے مکان پر مین کیا بدون بلائے چلا آیا وہ یہ سمجھا کہ یہ سب جگہ اسی طور سے چلے آیا کرینگے
اُسنے جب ہزار مرتبہ طلب کیا جب مین آج آیا ہون بس مین نہ جاؤنگا اسی طور سے کہدینا اور وہی
کہتا ہی خواجہ نے بہت کچھ کہا تھا سب اُس چوبدار نے یہان بیان کیا ناظرین کی خدمت مین دست بستہ

عرض ہی کہ مین نے بسبب طول کے وہ تقریر اور پیام جو کہ مہر وش و ماہ وش و جمال نے زبانی چوبدار کے بھیجا تھا نہین تحریر کیا صرف اسی پر اکتفا کی کہ اُسنے کل پیام شاہزادیون اور جمال کا بیان کیا اور نہ خواجہ کی پوری تقریر اور جواب تحریر کیا کہ طول بیجا ہوگا آمدم برسر مطلب مہر وش و ماہ وش نے چوبدار کی زبانی پیام کا جواب سُنکے جمال راہدار سے کہا کہ تمنے سُنا جو کچھ تمھارے اُستاد نے ہمارے اور تمھارے پیام کا جوابدیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ بڑے بدمزاج اور متکبر ہین تم تو کہتے تھے کہ جب آپ طلب فرمائیے گا وہ فوراً تشریف لائینگے یہ تو اُسکے برخلاف ہوا جمال خود یہ جواب سُنکے حیران تھا کہ یہ کیا سبب ہوا جو اُستاد نے یہ جواب بھیجا مین تو کہہ آیا تھا کہ مین آپکا ذکر کرونگا وہ ضرور طلب کرینگی آپ فوراً آئیے گا اور اپنی تدبیر فرمائیے گا اُنکی خود یہ خواہش تھی یہ کیا ہوا کوئی بات خلاف مزاج گذری یا اُنکو کسی امر کا شک ہوا جو نہین آئے یہ اپنے دلمین خیال کر رہا تھا کہ مہر وش و ماہ وش نے جو یہ کہا بس جمال نے ہاتھ جوڑکر جواب دیا کہ مین اسکا سبب سمجھ گیا یہ امر تو ضرور ہی کہ بدمزاج تو ہین دوسرے یہ امر ہی کہ جو صاحب کمال ہوتا ہی اُسکو اپنے کمال پر غرور ہوتا ہی تیسرے وہ قدردانون سے ناز بھی کرتا ہی جہان اُسکو معلوم ہوگیا کہ فلان شخص کو ہماری خواہش ہی اور ہمارا اشتیاق ہی پھر وہ پاؤن پھیلاتا ہی اس غرض سے کہ زیادہ تر قدر ہو مین نے خود اپنی آنکھون سے دیکھا ہی کہ دس دس آدمی بے ستون کے یہان سے لینے کو آتے تھے اور سواری آتی تھی اُسپر اُستاد نہین جاتے تھے باوجودیکہ ملازم تھے اور یون ہر ماہ مین ہزار بارہ سو انعام و اکرام مین تحفہ تحائف مین پیدا کر لیتے تھے ہر روز تو فرمائش رہتی تھی کہ فلان شی بھیجیے فلان شی روانہ فرمائیے بے ستون بسبب انکے کمال کے کان نہین ہلاتے تھے جو یہ کہتے تھے اُسکو فوراً بجا لاتے تھے جو اُستاد کہتے تھے ایک مرتبہ مین بھی گیا تھا اسقدر قدر فرماتے تھے باوجودیکہ گویے کی کوئی قدر امیرون و رئیسون دربادشاہون مین نہین ہوتی ہی سامنے بٹھایا جاتا ہی مگر اُنکو برابر اپنے مسند پر جگہ دیتے تھے حد کی قدردانی ہوئی اُنکو تو وہ ہی عادت ہی اُسی خیال سے اُنھون نے دریافت کیا کہ سواری لائے چوبدار نے کہا ہوگا کہ نہین لایا ہون بس غصہ آگیا مہر وش نے کہا کہ تمنے یہ ہمسے کیون نہ کہدیا کہ سواری بھیجیے گا تو آئینگے جمال نے جوابدیا کہ مین یہ سمجھا تھا کہ آپ خود قدردان ہین آپکو خود ان امرونکا خیال ہوگا دوسرے مین نے یہ خیال کیا کہ مین سواری کو عرض کرون شاید ناگوار ہو بس مین خاموش ہو رہا

بس اگر آپکو بہت اشتیاق ہی تو مجکو اجازت دیجیے اور سواری میرے ہمراہ بھیجیے جو مین اُنکو جا کر لے آؤن
اب وہ بدون میرے جائے ہوے نہ آئینگے اگر سواری بھی جائیگی تب بھی نہ آئینگے کیونکہ انکار کر چکے
ہین مین اُنکو اور طریقہ سے سمجھاؤنگا جب وہ مانینگے چونکہ اُن دونون کو از حد اشتیاق تھا اور
جمال کی تقریر اور تعریف انکی دلپر اثر کر چکی تھی نہ معلوم کو نسا افسون جمال نے کر دیا تھا کہ یہ دونون
بیقرار تھین کہا کہ اچھا جاؤ تم اُنکو اپنے ہمراہ لیکر آؤ ہم یہان موجود ہین گو بدون تمھارے ہمارا دل
نہ لگے گا مگر کیا کرین تمھارے استاد کا ہمکو بہت اشتیاق ہی اُنکے گانا سُننے کا بہت شوق ہی اور
دل بہت اُنکے گانے کے لیے بیقرار ہی جمال نے کہا کہ اچھا جاتا ہون سواری کو حکم دیجیے شاہزادیون نے
اُن کہارون کو حکم دیا کہ جو انکا تخت اپنے دوش پر رکھکر لاتے ہین اور اپنی سواری کا تخت جمال
کے ہمراہ کیا اور کہا کہ اُس سلیمان بخت کو اس تخت پر سوار کر کے لاؤ بس جمال اُس تخت کو ہمراہ لیکر
اور چند چوبدار اور کہار اور سامان روشنی اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا یہان خواجہ دل مین
کہہ رہے تھے کہ یہ تمنے کیا کیا کہ چوبدار بلانے کو آیا تھا تمنے اُسے واپس کر دیا اب اگر کوئی نہ آئے تو سب
محنت جمال کی تمنے رائیگان کی بڑی غلطی کی راوی بیان کرتا ہی اُسوقت جو خواجہ نے یہ جواب دیا تھا تو اس
خیال سے کہ قدر ہو اور اُنکے اشتیاق کا حال بھی معلوم ہو کہ کسقدر اشتیاق ہی جسقدر اشتیاق ہی
اُسیقدر جلد کام جلد ہوگا مگر عرصہ جو ہوا تو اب خواجہ کو خلجان ہوا کہ تمنے بیکار یہ جواب دیا جو بنا ہوا کام
بگڑ گیا خواجہ یہ کلام اور تقریر دل سے کر رہے تھے کہ جمال راہدار آکر پہونچا سب سامان کو دروازے
پر ٹھہرا کر اندر مکان کے آیا دیکھا کہ خواجہ جاگ رہے ہین جمال کو جو خواجہ نے دیکھا پوچھا کہ کیا جلسہ
برخاست ہوگیا جو تم واپس آئے یا آج تم رخصت لیکر چلے آئے جمال نے کہا کہ جی نہین آپکے لینے کو
آیا ہون اُستاد یہ کیا امر تھا کہ آپنے چوبدار کو یہ جواب دیا اور تشریف نہ لائے آپکا شاہزادیون کو بہت
اشتیاق ہی اور از حد آپکے گانے کا شوق ہی میری تقریر نے خوب رنگ جمایا اور آج کے میرے
گانے نے تو قیامت برپا کر دی اُسی نے تو اسقدر اُنکو بیقرار کر دیا کہ اُنھون نے اسوقت آپکی طلب
مین چوبدار کو روانہ کیا گو اُنکا پہلے قصد نہ تھا کل طلب فرمانے کا قصد تھا مگر گانے نے میرے
اُنکو بیقرار کر دیا جب چوبدار نے جا کر کہا تو مجھ سے کہا کہ تم جا کر لاؤ پہلے تو بہت افسوس کیا
اور کچھ افسردہ سی ہوگئین جب مین نے کہا کہ مجکو اجازت ہو تو مین سمجھا بجھا کر لے آؤن تو

کہا کہ بہت جلد جاؤ اور لے آؤ اپنی خاص سواری کا تخت آپکے لیے روانہ کیا ہی اور سامان روشنی
اب یہ فرمائیے کہ آپ کیوں نہ تشریف لائے خواجہ نے جواب دیا کہ میں دو سببوں سے نہیں آیا
اول تو یہ کہ مجکو یہ نہیں معلوم تھا کہ تمنے کس طور سے سلسلۂ سخن کو آغاز کیا ہی اور کیا وجہ میرے
آنے کی بیان کی ہی اور کیا سبب بیان کیا ہی دوسرے یہ کہ میں نے خیال کیا ذرا دیکھوں تو کسقدر
میری خواہش ہی اور کتنا اشتیاق ہی سے اب تم بیان کرو کہ تمنے کیا اُسکے روبرو بیان کیا ہی اور
کس سبب سے اُنکو میرا اشتیاق ہوا ہی جمال نے سب اپنی تقریر اور سب کیفیت خواجہ کے روبرو
بیان کی جو کہ اُسنے ماہ وش و مہروش سے کی تھی اور اپنا آنا اور اُنکا اشتیاق بیان کیا مہروش
و ماہ وش کے خلق و مروت و حسن و جمال کی بہت تعریف کی خصوصًا ماہ وش کی زیادہ تر صفت
بیان کی کیونکہ وہ اسکی معشوقہ تھی اور مہروش کی بھی تعریف کی خواجہ کو بھی ان دونوں کے دیکھنے
کا اشتیاق پیدا ہوا اور کسی قدر رغبت مہروش کی طرف ہوئی کہ اُسکو دیکھنا چاہیے کیسی عورت
ہی جب جمال بیان کر چکا اُسوقت خواجہ نے کہا کہ پھر کیا قصد ہی جمال نے کہا تشریف لیچلیے آپکا
انتظار ہوگا اور جلد تشریف لیچلیے خواجہ نے کہا کہ بسم اللہ تب جمال بار اباد خواجہ کو لیکر مکان سے
باہر آیا خواجہ کو تخت پر سوار کیا خود پایۂ تخت پر ہاتھ رکھکر چلنے کا قصد کیا خواجہ نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر
اپنے برابر بٹھا لیا اور کہا کہ یہاں آکر بیٹھو وہ سلام کرکے خواجہ کی پشت پر بیٹھ گیا خواجہ جس وضع و
قطع سے اُس جلسہ میں پہونچینگے تو تحریر ہوگا یہانتک کہ حکم ہوا کہار تخت کو لیکر چلے روشنی کے
نیجشانے آگے آگے روشن تھے چوبدار عصائے طلائی ہاتھوں میں لیے ہوے بدرا ہ تھے یہانتک کہ
سواری قیصر بانو نرخان کی قریب اُس جلسہ کے پہونچی وہاں مہروش و ماہ وش کو انتظار تھا
کہ جمال بار اباد اپنے اُستاد کو لیکر آتا ہوگا کیونکہ حتمی وعدہ کر گیا ہی اسی سبب سے میں نے اپنی
سواری کا تخت بھی بھیجا ہی ماہ وش مہروش سے کہ رہی تھی کہ میں مجکو یقین نہیں ہی کہ جمال
اُسکو لیکر آئے وہ کبھی نہ آئیگا بڑا مغرور اور متکبر اور نخوت پسند معلوم ہوتا ہی جمال نے تو اُسکو اسقدر بڑھایا
ہی اور ایسی تعریف کی ہی اور ایسی اُسکی حالت بیان کی ہی کہ کسی استاد کی بھی یہ طبیعت نہ ہوگی
اور یہ طریقہ مزاج کا نہوگا مہروش نے جواب دیا کہ اے بہن کیا ہوا جو صاحب کمال ہوتے ہیں اہل قدر اُنکی
اسی طور سے قدر کرتے ہیں بلکہ اس سے زیادہ نزکیجاتی ہی یہ تو کوئی بات ہی نہیں ہی اہل کمال اس سے زیادہ

تاز کرتے ہین اور سب اُسکے ناز اُٹھاتے ہین ماہ وش نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہی خیر لیکن تو اس امر کا یقین نہین ہی کہ وہ آئین مہر وش و ماہ وش مین یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک روشنی سامنے سے نمودار ہوئی مہر وش کی نگاہ تو اُسی طرف تھی ماہ وش سے کہا کہ ای بہن وہ جمال راہدار اپنے استاد کو لیکر آگیا ماہ وش نے کہا کہ ہان بہن معلوم تو ہوتا ہی کہ وہی آتا ہی وعدہ کا تو سچا ہی مہر وش و ماہ وش مین باتین ہو رہی تھین کہ یکایک وہ سواری قریب آگئی دونون شاہزادیان اشتیاق مین جمال راہدار کے استاد کے اپنے مقام سے اُٹھکر لب فرش تک آئین دیکھا کہ تخت پر ایک مرد ضعیف کوزہ پشت اسقدر ریش دراز بیٹھا ہوا ہی کہ پلکین تک سفید ہو گئی ہین سر کے بال بھی سفید ہین گلبدن کا پائجامہ پائچون دار پائون مین نینو کا انگرکھا اُسمین شالباف کی گوٹ لگی ہوئی تھری کمر تونی لگی ہوئی کمانیان لگی ہوئین ایک رومال چکن کا اوڑھے ہوئے سر پر گول دار پگڑی رکھے ہوئے برابر جمال کے بیٹھا ہوا ہی وہ تخت کہارون نے لاکر فرش کے برابر رکھدیا جمال نے خواجہ سے کہا کہ اُستاد ملاحظہ فرمائیے دونون شاہزادیان آپکے اشتیاق مین لب فرش آئی ہین خواجہ نے جو سر اُٹھاکر دیکھا تو پہلے نظر خواجہ کی مہر وش پر پڑی نگاہ کا پڑنا تھا کہ خواجہ کو اُسکی وضع وقطع وطرح بہت پسند آئی اور کچھ رغبت سی پیدا ہوئی اور دل کو بھی راغب پایا اور میلان دل بھی اُسکی طرف دیکھا دل سے کہا کہ صبر کر انشاء اللہ اسکے وصل کی بھی تدبیر کیجائیگی خواجہ نے دیکھا کہ واقعی دو آفتاب ہین کہ بالائے زمین جلوہ گر ہین خواجہ نے دیکھا کہ ایک کے گلے مین سرخ جوڑا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ شفق مین آفتاب ہی دوسرے کے گلے مین سبز جوڑا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ دھان کے کھیت مین آفتاب طالع ہو رہا ہی خواجہ نے جمال سے دریافت کیا کہ اسمین تمھاری معشوقہ کون ہی جمال نے عرض کیا کہ جو سرخ جوڑا پہنے ہوئے ہی میرے قتل پر کمر کسے ہوئے ہی اسی قتال عالم کا مین قتل کیا ہوا ہون اور اسی کی تیغ ابرو کا کشتہ بنا ہوا ہون یہی میرے دل کی لیجانے والی ہی اسی کے حسن عالم فریب نے مجکو اپنا مفتون بنایا ہی اور میرے صبر وطاقت کو لے گیا ہی خواجہ نے اب بغور اس سبز پوش یعنی مہر وش کی طرف دیکھا تو از سرتا پا اُسکو نور کے سانچے مین ڈھلا ہوا پایا دونون ابرو اُس آفت جان کے مثل آپی ہوئی تلوار کے تھے آنکھین مثل بادام کے وہ سرخ سرخ ڈورے عجب آفت برپا کرتے تھے خلاصہ یہ کہ عجب اُسکا حسن عالم فریب

وزاہد کش تھا اگر اُسکا سراپا تحریر کرون تو اصل مطلب فوت ہو جائیگا خلاصہ یہ کہ خواجہ مہروش پر فریفتہ ہوے بس جمال راہدار خواجہ کو اپنے ہمراہ لیکر جلسہ مین آیا دونون شاہزادیان خواجہ کی وضع دیکھکر بہت ہنسین مگر ضبط سے کام لیا جب خواجہ قریب پہونچے اُنکو سلام کیا اور دعاے ترقی حسن وجمال دی وہ خواجہ کو لیکر اپنے مقام پر آئین بڑی عزت وآبرو سے جگہ دی خواجہ سلام کرکے بیٹھے جب سب بیٹھ چکے اُسوقت مہروش نے خواجہ سے کہا کہ آپکا اسم شریف کیا ہی خواجہ کا یہ عالم ہی کہ مہروش کیطرف بنگاہ غور دیکھ رہے ہین نگاہ اُدھر سے خبر گی نہین کرتی ہی اُسکے چہرۂ انور پر نگاہ ہی رہا عوہی بیان کرتا ہی کہ جب مہروش نے خود کلام کرنے مین سبقت کی خواجہ نے جوابدیا کہ ای ملکۂ عالم اس غلام کو قیصرتان نوڑ خان کہتے ہین مین رہنے والا کوہ بے ستون کا ہون بے ستون جادو کا ملازم تھا وہ میری بہت قدر فرماتے تھے اور حد درجہ کی عنایت میرے حال پر کرتے تھے مگر ای ملکہ کیا بیان کرون کہ میری تقدیر نے کیا رنگ بدلا میرا اسقدر سن اُنھین کی خدمت مین گذرا جب زمانہ پیرانہ سالی کا آیا تو وہ گھر تباہ ہوا مین آوارہ ہوکر ادھر آیا خداوندان خداپرستونکا برا کرین کہ جنکے سبب سے دربدر پھرنے کی نوبت آئی ورنہ بے غل وغش بسر اوقات ہوتی تھی جو کچھ گھر کا اسا سا تھا وہ سب برباد ہوا یون دربدر پھرے آوارہ ہوے خداپرستون نے آکر بے ستون جادو کو قتل کیا کوہ بے ستون برباد ہوا یہ کہکر تمام حالت بربادی کوہ بے ستون کی بیان کی اور اپنا آوارہ ہونا بیان کیا کہ مین آوارہ ہوکر وہان سے چلا راہ مین خیال آیا کہ اپنے شاگرد جمال راہدار سے تو مل لو اور اُسکو اپنا خلیفہ کرو اُسکے بعد جدھر جی چاہے چلے جانا بس اسطرف کو آیا یہان آکر اُنکا مہمان ہوا انھون نے بہت میری قدر کی مگر اُسکے ساتھ پریشان بھی بہت کیا اسوقت مین کبھی نہ آتا اگر مجکو بے ستون بھی طلب کرتے مگر انھون نے کچھ جاکر ایسی منت وسماجت کی کہ مین مجبور ہوگیا آنا پڑا انھون نے اسقدر ناچار کیا کہ سواے آنے کے کوئی چارا نہوا یہ کہکر تمام حالت جو کہ جمال سے سُنی تھی سب بیان کی وہ دونون سُنکے کہنے لگین کہ اب آپ کسی اور طرف کیون تشریف لیجائین جو ہمسے ہوسکے گا ہم آپکی خدمت کرینگے یہ تو ہم نہین کہ سکتے ہین کہ جسقدر بے ستون جادو آپکو دیتے تھے ہم بھی اُسی قدر دینگے ہان جو کچھ ہمسے ہوسکے گا وہ دینگے کیونکہ وہ ایک مرحلہ کے حاکم تھے اور صاحب اختیار تھے اور ہم تو ایک شخص کے تابع دار ہین ویسی ثروت نہین رکھتے ہین

جو آپکو دین ہان اسقدر تو ضرور ہو سکیگا کہ آپ خشک روٹی کھاسکین خواجہ نے جوابدیا کہ ای ملکہ میرا بھی یہ ہی جی چاہتا ہی کہ بقیہ عمر اپنی کسی ایسے مقام پر بسر کرون کہ جو لوگ قدر دان ہون کیونکہ بے ستون جادو نے میری عادت خراب کردی ہی مجھ سے کسیکی تلخ زبانی اور ترش کلامی کی برداشت نہین ہوگی اور جو ملازم رکھیگا وہ تو یہ چاہیگا کہ یہ ہر وقت حاضر رہے اور ہمارے روبرو گایا کرے اب مجھ مین اسقدر طاقت نہین ہی علاوہ گانے اور بجانے کے دوسرا کام مجکو نہین آتا ہی ہان اسکے متعلق جو جو کام ہین اُس سے آگاہ ہون اُنھون نے جوابدیا کہ اگر آپکا یہ قصد ہی تو یہ گھر حاضر ہی ہمسے جو ہوگا ہم حاضر کیا کرینگے جسوقت آپکا جی چاہے ہمارے پاس تشریف لائیے گا اور ہمکو اپنے گانے سے مسرور فرمائیے گا خواجہ نے جوابدیا کہ خیر جب وہ وقت آئیگا تو دیکھا جائیگا یہ فرمائیے کہ اسوقت آپنے مجکو کیون زحمت دی ہی اُنھون نے کہا کہ ہمنے آپکو اسوقت اس غرض سے تکلیف دی ہی گو تکلیف تو بہت ہوگی مگر ہماری خوشی یہ ہی کہ ہمکو گانا سُنائیے تاکہ ہم بھی آپکے گانے سے محظوظ ہون خواجہ نے جوابدیا کہ مین کیا اور میرا گانا کیا یہ صرف آپکی قدردانی ہی جو مجھ ایسے نالائق بدتقدیر کے گانے کا اشتیاق پیدا ہوا اور یاد فرمایا خیر جو مجکو آتا ہی سُناتا ہون یہ کہکر خواجہ نے جمال سے کہا ستار اُٹھاؤ اور ملاؤ مین گاتا ہون یہ سُنکے جمال نے ستار اُٹھالیا اُسکو ملایا خواجہ نے گانا شروع کیا یہ غزل جناب نواب سید علی خان عرف نبن صاحب کاشف لکھنوی کی شروع کی غزل

جان کو انسان کے عزرائیل پریان ہوگئین
کاف مین ہوش اُڑ گئے دیوانی پریان ہوگئین
پان کھانے سے ہوا کچھ اور ہی دانتون کا رنگ
رخ کے نیچے جب تری زلفین پریشان ہوگئین
اب نالے ہین نہ شیون کی صدا ہے خون یار
پر شرر آہین تھین جتنی شمع زندان ہوگئین
نام جب عقدہ کشا کا ہمنے کاشف لے لیا
ای صنم اُسکی کریمی پہ نظر رکھتے ہین
پانی کردین ابھی پتھر کو جلادین افلاک
حُسن اُنکو کیا ملا یہ آفت جان ہوگئین
جلگئے جن عارض تابان کی تیزی دیکھکر
صاف جو ہیرے کی کنیان تھین وہ مرجان ہوگئین
رات کٹنے کی کسے امید ای رشک مسیح
اُسکے مرجانے سے کیا سنسان گلیان ہوگئین
آرزوئین وصل کی دلمین رہینگی عمر بھر
مشکلین مشکل سے جو مشکل تھین آسان ہوگئین
دل نازک کو گران کیون نہو یہ سخت کلام
ہم جگر کے مرے نالے بھی اثر رکھتے ہین
وہ جنون افزا تمھارا حُسن ہی انسان ہوگیا
زلف کا سایہ پڑا دیوانی پریان ہوگئین
ہمنے جانا مہر کی گرمی سے بادل چھٹ گئے
جب ترے بیمار پر دشوار گھڑیان ہوگئین
دم گھٹا تاریکی شب سے جو مجھ محبوس کا
حسرتین جتنی تھین سب محبوس زندان ہوگئین

دیگر

پاس نہ دل رکھتے ہین ہم اور نہ زر رکھتے ہین
کیا صنم ہم کوئی پتھر کا جگر رکھتے ہین
داغ دل سے مرے کیونکر نہ خجل ہو خورشید

دلیں الفت تری ہم رشک قمر رکھتے ہیں
مصحف رخ سے نہیں عشق ہی عاشق کو حفظ
نہ دہن رکھتے ہیں یہ اور نہ کمر رکھتے ہیں
یاد گیسو میں کہوں حضرت دل کا کیا حال
میرے نالے وہ قیامت کا اثر رکھتے ہیں

تیغ ابرو کا تری خوف نہیں ہی مطلق
آپ کہدیجیے ایمان اگر رکھتے ہیں
ڈر ہی اللہ کا گو کہ نہیں سکتے منہ سے
حشر عالم میں بپا نام سے کر رکھتے ہیں

عشق ہم کو خیال کمر ہم شکل سپر رکھتے ہیں
خاک بہتر جو زمانے میں حسینوں کا یہ حسن
دلیں ہم الفت اصنام مگر رکھتے ہیں
صورکا جنس کے دم بند ہوا ہی کا نسقت

یہ دونوں غزلیں جو خواجہ نے گائیں عجب عالم ہوا ہر ایک بےخود و بےبس ہوا جانوران صحرائی اپنے اپنے نشیمنوں سے نکل آئے خواجہ کے سر پر سایہ کرکے جھومنے لگے خواجہ نے یہ دونوں غزلیں ملحن داؤدی گائیں ایک تو خواجہ کا گانا دوسرے شب کا وقت عجب عالم ہوا ہر ایک بیخود و بےدم ہوا زمین و آسمان سے صدائے آہ واہ آنے لگی اہل محفل کا تو یہ حال ہوا کہ سر دھننے لگے آنکھوں سے ہر ایک کی اشک حسرت جاری ہوئے کوئی نیم بسمل تھا کوئی رو رہا تھا کوئی مانند مرغ بسمل کے تڑپ رہا تھا کوئی کلیجہ پر ہاتھ رکھے ہوئے آہ آہ کر رہا تھا کسی کے لب پر صدائے اُف اُف تھی عجب سمان تھا صریخ آتش خوار بھی اس گانے کے شوق میں اور یہ سنکے کہ جمال راہدار کے استاد آئے ہیں وہ گاینگے یہاں آکر بیٹھا تھا وہ بھی بیخود ہوگیا تھا خواجہ نے جمال سے قبل گانے کے پوچھا تھا کہ یہ کون ہی اُسنے کہا تھا کہ یہ ہی صریخ آتش خوار جادو ہی خواجہ نے پہچان لیا تھا دلمیں کہا تھا کہ یہ ہمارا شکار ہی اگر اسکو قتل کرکے راستہ دربار سوسن کا نہ کھولا تو اپنا نام خواجہ عمرو نہ رکھا یہ جاتا کہاں ہی بس خواجہ ایسا گائے کہ درندوں نے آکر گرد خواجہ کے حلقہ کرلیا ایسے مست و بیخود ہوئے تھے کہ برابر اُنکے انسان بیٹھے ہوئے تھے مگر وہ اُنکو تکلیف و اذیت نہ پہونچاتے تھے پرندوں نے سر پر خواجہ کے اپنے پروں کا سایہ کیا تھا جانوروں پر کیا موقوف ہی اشجار اُس صحرا کے جھوم رہے تھے وہ جو سحر کی پتلیاں تھی وہ وجد کر رہی تھیں خواجہ نے گاکر تمام محفل و صحرا کو مست کردیا تھا جب خواجہ نے دیکھا کہ اب رنگ محفل دوسرا ہوگیا ہی گانا موقوف کیا راوی بیان کرتا ہی کہ اُس عالم بیخودی میں ہر ایک نے جو جسکے پاس تھا اُسنے اُتار اُتار کر دیدیا خواجہ کے پاس روپیہ اشرفی زر و زیور و جواہرات کا انبار ہوگیا خواجہ اُس مال کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور دلمیں اپنے خیال کیا کہ ایک غزل اور گاکر اب یہ رنگ کردو اور یہ کہو کہ میں ساقی گری خوب کرتا ہوں سبکو شراب پلاکر بیہوش کردو اور صریخ کو بیہوش کرکے قتل کردو پھر دیکھا جائیگا یہ خیال کرکے خواجہ نے گانا موقوف

کیا بڑے عرصہ تک وہ ہی رنگ رہا یہانتک کہ سبکو ہوش آیا اور سب اپنے آپ مین آئے وہ بیخودی برطرف ہوئی اسوقت سب نے تعریف کرنا شروع کی ہر طرف سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی مہروش و ماہ وش نے تو اسقدر تعریف کی کہ احاطہ تحریر سے باہر ہی اپنے گلے کے مالے اور جو زیور پہنے ہوے تھین وہ سب خواجہ کو انعام مین دیا اور کہا کہ ای اُستاد قیصرتان نوڑخان ہم آپ سے بہت شرمندہ ہین کہ ہمارے پاس یہان اسوقت کچھ نہین ہی جو ہم آپکو دین بھلا ہم آپکو کیا دے سکتے ہین مگر اس مجزر رقم کو قبول فرمائیے خواجہ نے مسکرا کر جوابدیا کہ ای ملکہ یہ ہی لاکھون ہین ہملوگ تو اس امر سے خوش ہوتے ہین کہ ہمکو جو دے خوش ہو کر دے تو عین ہماری لیاقت ہی اگر ناخوشی سے دیا تو کس کام کا خواجہ کی بہت تعریف کی اور کہا کہ گو آپ ابھی گا چکے ہین مگر ہمارا دل سیر نہین ہوا ہی بلکہ اور زیادہ بیقرار ہی اور مشتاق ہی اگر خلاف طبع اقدس نہو تو کچھ اور گائیے خواجہ نے جوابدیا کہ ملکہ اب پھر کبھی سن لینا اُنھون نے جوابدیا کہ یہ تو کبھی نہو گا ایک غزل اور گائیے اور از حد اصرار کیا خواجہ مجبور ہوے جواب مین کہا کہ اچھا یہ چند شعر غالب کے گاتا ہون انکو بھی سنیئے یہ کہکر اپنی بغل سے نے نکالی اُسکی تفلیان درست کین نے مین یہ چند شعر غالب کے گانا شروع کیے نظم

میرے بس مین یا تو یارب وہ ستم شعار ہوتا
یہ نہ تھا تو کاش دل پر مجھے اختیار ہوتا

مرے پھول پر جو آئے تو نیا یہ گل کھلایا
وہ کلائیون گجرا وہ گلے کا ہار ہوتا

یون مٹائی میری حسرت کہ نشان نہ باقی رکھا
مین لپیٹ کے رہ ہی لیتا جو کہین ہزار ہوتا

مین زبان سے تمکو سچا کہو لاکھ بار کہدون
یہ مین کیا کرون کہ دل کو نہین اعتبار ہوتا

ترے تیر کی خطا کیا مری حسرتون نے روکا
نہ لپٹتین یہ بلائین تو جگر کے پار ہوتا

ترے تیر نیم کش کو کوئی میرے دل سے پوچھے
یہ خلش کہان سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

یہ چند شعر جو خواجہ نے نے مین گائے ایکی مرتبہ سبکو بسمل کر دیا کسی مین یہ حالت نرہی کہ کچھ کلام کر سکے سب بیخود ہو کر رہ گئے عجیب عالم تھا سوائے خواجہ کے کہ وہ تو گا رہے تھے اور کسی مین دم نہ تھا آنکھون سے برابر اشک حسرت جاری تھے لبون پر نالے تھے زبان پر صدائے اُف اُف تھی یہ حال تھا کلام کرنا محال تھا سب بیہوش تھے خواجہ نے یہ رنگ دیکھکر نے بجانا اور گانا موقوف کیا اور خاموش ہوے اسوقت بڑے عرصہ تک کوئی اپنے آپ مین نہ آیا سب بیخود پڑے رہے

جب وہ حالت کم ہوئی اور وہ سمان برطرف ہوا سبکو ہوش آیا ہر ایک نے اپنے حواس درست کر کے اب تعریف کرنا شروع کی اور جو جس سے ہو سکا وہ خواجہ کو دیا اب خواجہ کے سامنے انبار لگا ہوا ہی خواجہ خوش ہو رہے ہین جب سب حواس مین آکر اپنے مقام پر بیٹھ چکے اور وہ حالت برطرف ہوئی مہروش و ماہ وش جان و دل سے خواجہ کے گانے کی عاشق ہو گئین اور جمال کی طرف دیکھکر کہا کہ واقعی جیسی تمنے تعریف کی تھی اُس سے زیادہ تر پایا کیون نہ ہے ستون جادو انکی قدر کرتا یہ ایسی لائق ہین کہ انکو اپنے پاس سے جدا نہ کرے خیر اگر انکی مرضی ہو گی اور خوشی تو ہم انکی کچھ خدمت کرینگے گو اس لائق نہین ہین مگر اپنے امکان بھر کیونکہ اب ایسا شخص ملنا محال ہی بشر کی کیا مجال ہی جو ایسا گا سکے نہ یہ گلا ممکن ہو سکتا ہی نہ یہ آواز نہ معلومات یہ گانا ہی اور قسم کا ہی آجتک ہمنے ایسا گانا سُنا ہی نہ تھا کہ دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے جاتا ہی انسان اپنے آپ مین نہین رہتا ہی بیخود ہو جاتا ہی ہم اسکی کیا تعریف کرین واقعی یہ انکا سحر سامری ہی کسی طور سے دل سیر نہین ہوتا ہی یہی جی چاہتا ہی کہ سُنے جائین اور یہ گائے جائین خواجہ نے جواب دیا کہ ای ملکہ اسوقت تو مین کچھ نہین گا یا ہون ورنہ مجکو آتا کیا ہی یہ سب آپکی قدردانی ہی ہان اگر مجکو انکار سے فراغت ہوا اور دل بھی خوش ہو تو آپکو کچھ سُنا دون جو میرے اُستاد نے مجکو تعلیم کیا ہی مگر ای ملکہ یہ جلسہ کیسا ہی کہ جو بالکل بے نمک ہو رہا ہی کیا آپ لوگ عادی نہین ہین ملکہ نے جواب دیا کہ یہ آپنے کیا کہا کہ جلسہ بالکل بے نمک ہی خواجہ نے کہا کہ اور کیا جو لطف صحبت اور لطف زندگانی اور باعث ترقی روح اور سبب دفع رنج و غم و باعث قوت دل و سرور قلب ہی وہ ہی اس جلسہ مین نہین اُسی کا چرچا نہین ہوتا ہی اُسکے نہ ہونے سے بالکل صحبت بے نمک ہی اگر شراب ناب کا بھی جام چلتا جاتا تو دونا لطف اس گانے کا ہوتا اور آپکو مزہ حاصل ہوتا مہروش و ماہ وش نے کہا کہ واقعی آپنے سچ کہا مگر اس مقام پر ممانعت ہی کہ کوئی شرابخواری نکرے اس سبب سے ہملوگ مجبور ہین ورنہ ہملوگ تو اسکے بہت عادی ہین کیا آپکو بھی اسکا شوق ہی خواجہ نے جواب دیا کہ ای ملکہ وہ انسان کون ہی جو اسکا شوق نہ رکھتا ہو جو اسکا شوقین نہوا اور اسکی لذت سے آگاہ نہو وہ انسان کب ہی وہ حیوان ہی ای ملکہ مین نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ یہی تو باعث زندگی اور دافع غم و الم سبب خوشی دل اور قوت قلب ہی اگر اسکا ایک جام بھی پی لیا جائے کیسا ہی رنج و غم ہو تو برطرف

ہو جائے اسکے پینے سے لطف زندگی حاصل ہوتا ہی وہ مزہ ملتا ہی کہ انسان تمام عالم کے رنج والم کو بھول جاتا ہی اور وہ خوشی حاصل ہوتی ہی کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہین رہتی ہی بس جو شی ایسی ہو اس سے کس طور سے نفرت کیجائے اور کیونکر نہ اسکا شوق کیا جائے مین تو بہت عادی ہون دم بدم جام پر جام پیتا ہون جب تک مجکو نشہ نہین ہوتا مجھ سے گایا نہین جاتا ہی دیکھیے مجکو انگڑائیان اور جماہیان آنے لگی ہین ہاتھ پیر ٹوٹنے لگے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ بخار چڑھا آتا ہی مہرو وش و ماہ وش نے جوابدیا کہ استاد ہم مجبور ہین اگر ممانعت نہوتی تو ہم ابھی آپکے لیے شراب منگاتے خود بھی پیتے اور آپکو بھی پلاتے خواجہ نے جوابدیا کہ اگر یہان شراب کا چرچا ہوتا تو ایک کمال مین آپکو اور دکھاتا کہ وہ کمال آپنے آجتک کبھی نہ دیکھا ہوگا نہ اسطرح کی ساقی گری دیکھی ہوگی کہ جس طور سے مین ساقی گری کرتا مہرو وش و ماہ وش نے کہا کہ وہ کیا کمال تھا جو آپ دکھاتے اور کس قسم کی ساقی گری دکھاتے جواب دیا کہ وہ یہ کمال تھا کہ پاؤن مین گھنگرو باندھکر مین گت ناچتا اگر ارشاد ہوتا تو ایک گھنگرو بولتا یا دو بولتے یا پانچ یا دس یا تمام جیسا حکم ہوتا اور جو کا حکم ہوتا وہی بولتے اگر حکم ہوتا تو ایک بھی نہ بولتا اور ساقی گری کا یہ طریقہ ہوتا کہ سر پر جام لبریز کر کے رکھتا اور گت ناچتا جاتا اور ایک قطرہ نہ گرتا کلائی پر رکھتا اور گت ناچتا جاتا اور ایک قطرہ نہ گرتا مہرو وش و ماہ وش نے کہا کہ واقعی یہ کمال اور یہ تماشا ہمنے آجتک نہین دیکھا کیا کرین کہ مجبور ہین یہان شراب کا چرچا ہی نہین ہوسکتا ہی دوسرے اب صبح بھی قریب ہی ہان اگر مہربانی فرمائیے اور ہمارے غریب خانہ پر تشریف لائیے تو کیا مضائقہ ہی ہم یہ بھی کمال آپکا دیکھین اور نہایت خوش ہون آپکی بدولت اس کمال سے بھی بہرہ مند ہون خواجہ نے جوابدیا کہ مجکو کب عذر ہی آپکے دولت سرا پر آنے سے مگر ہان اگر عزت و آبرو کے ساتھ طلب فرمائیے گا تو مین کبھی عذر نکرونگا اگر اسکے خلاف طور سے طلب فرمائیے گا تو ہرگز ہرگز نہ حاضر ہونگا انھون نے جوابدیا کہ جی نہین ہم آپکو ساتھ عزت و آبرو کے طلب فرمائینگے بلکہ ہمارا منشاء تو یہ ہی کہ اب آپ کہین نہ تشریف لیجائین ہمارے غریب خانہ پر تشریف رکھین جو نان و نمک ہمکو میسر ہی اسکو قبول فرمائین خواجہ نے جوابدیا کہ خیر اسکا تو جواب مین آپکو پھر دونگا ابھی تو مین اپنے شاگرد کا مہمان ہون جب انکی مہمانی سے فرصت ملے گی اور فراغت ہوگی اور جانے لگونگا تو آپ سے رخصت

ہونے آؤنگا اسوقت اسکا تذکرہ فرمائیے گا جیسا موقع ہوگا ویسا جواب دیا جائیگا اگر میری مرضی کے موافق ہوگا اُسکو قبول کرونگا ورنہ اور کوئی گھر تلاش کرونگا مہروش و ماہ وش نے کہا کہ بہت بہتر ہماری مرضی یہ ہی اور ہم آپ سے اسوقت وعدہ لیتے ہین کہ ہم آج اپنے باغ مین جلسہ آراستہ کرینگے اور آپکی دعوت بھی ہی لہذا اسواری دو چوبدار حاضر ہوگا آپ اُسکے ہمراہ مع اپنے شاگرد جمال راہدار کے تشریف لائیے گا خواجہ نے جواب دیا کہ بہت خوب حاضر ہونگا گو مین انکار کرتا مگر جب آپنے دعوت کا نام لیا تو مین مجبور ہوگیا کیونکہ مین نے اپنا یہ طریقہ رکھا ہی کہ جو کوئی مجھ سے دعوت کا اقرار لیتا ہی اور کہتا ہی کہ مین نے دعوت کی ہی تو مین انکار نہین کرتا ہون خواہ وہ اعلے درجہ کا ہو خواہ ادنے درجہ کا مین انکار نہین کرتا ہون بلکہ جہان اُسنے کہا کہ مین نے آپکی دعوت کی ہی مین نے کہا اچھا مین آؤنگا اور مین گیا جو اُسکو میسر ہوا اُسنے مجکو کھلایا مین نے اُسکی خوشی کے لیے ایک آدھ غزل بھی گائی تھوڑی دیر تک بیٹھکر چلا آیا اب جو دعوت کا نام لیا ہی تو مین ضرور آؤنگا آپ سواری و چوبدار بھیجیے گا اُنھون نے کہا کہ بہت خوب یہ کہکر اُنھون نے کہا کہ ای اُستاد اب تو صبح بھی قریب ہی اور یہ جلسہ بھی برخاست ہونے کو ہی لہذا ایک غزل اور گائیے اور ہمکو خوش فرمائیے اگر تکلیف نہو خواجہ نے جواب دیا کہ گو اب تھک بہت گیا ہون مگر مجکو تمھاری خوشی منظور ہی لہذا خواہ مجکو تکلیف ہو خواہ راحت مین تمھاری خوشی ضرور کرونگا کیونکہ اسوقت مین تمھارا مہمان ہون اور مہمان کو لازم ہی کہ میزبان کی خاطر کرے یہ کہکر آپنے نی کو درست کیا اور یہ غزل نواب سید علی خان عرف نواب نبن صاحب کاشف لکھنوی کی گائی غزل

کس شعلہ رو نے دل مین یہ داغ بھر دیے ہین
کسنے چراغ روشن کعبہ مین کر دیے ہین

تاریکی لحد کا کیا غم نکیر و منکر
ہمنے چراغ روشن داغون کے کر دیے ہین

لیکر قفس اُڑون مین اتنی نہین ہی طاقت
کس کام کے خدا نے پھر مجکو پر دیے ہین

سنتے نہین کسیکی فریاد چپ ہین بیٹھے
تو نے خدا بتون کے کیا گوش کر دیے ہین

اس آہنی قفس کو اُڑ جاتا کیا مین لیکر
صیاد پر جو تو نے میرے کتر دیے ہین

دندان نہین ہین ای بت مُنہ مین ترے نمایان
موتی دہن مین گویا خالق نے بھر دیے ہین

کیا چیز ہی جہنم جس سے ڈرون مین واعظ
دل کے مرے شرارے دوزخ مین بھر دیے ہین

کیون ہون نہ پانی پانی ساون کی ہین گھٹائین
جل تھل برس برس کے آنکھون نے بھر دیے ہین

ای ابر چشم تر سے تجکو مناسبت کیا — اسنے تو پھیون پھیون تالاب بھر دیے ہین

ابرو کمان وہ کاشفت ہی اندنون کشیدہ — غیرون نے کان اُنکے سُنتا ہون بھر دیے ہین

یہ غزل گا کر اسنے بھیرون مین دوسری غزل نواب صاحب موصوف کی شروع کی کیونکہ خواجہ کو منظور یہ ہی کہ ایسا رنگ جماؤن کہ کوئی پہلو عیاری کا باقی نرہے اور میراسکہ انکے دلون پر بیٹھ جائے تب خوب طور سے عیاری ہوگی یہان ذرا ہوشیاری سے کام کرنا لازم ہی اس سبب سے خواجہ نے ایک غزل کے بعد دوسری غزل بدون کہے شروع کر دیتے ہین چنانچہ یہ دوسری غزل بھیرون مین شروع کی کیونکہ صبح کا وقت تھا غزل

جدائی مین بتون کی داغ جتنے دل پہ کھائے ہین — چراغ اُتنے ہی ہمنے طاق کعبہ مین جلائے ہین

ہوا سے اُڑ کے گیسو کب رخ جانان پہ آئے ہین — سیہ بادل کے لکے حسن کے گلشن پہ چھائے ہین

بتان شعلہ رو نے دل جو عالم کے جلائے ہین — خداوندا یہ کیسے آگ کے پُتلے بنائے ہین

سُنو گے تم تو دُکھ ہوگا تمھین روداد عاشق کی — کہین کیا کیسے کیسے ہجر کے صدمے اُٹھائے ہین

جگہ دین کیون ای واعظ انھین ہم خانۂ دل مین — خدا نے طاق کعبہ مین بتون کے گھر بنائے ہین

انھین ہی روز و شب گردش مثال مہر و مہ ساقی — جو کوزہ گر نے میری خاک سے ساغر بنائے ہین

یہی جی چاہتا ہی پھینکدین اب چیر کر پہلو — دل بیتاب کے ہاتھون سے ایسے تنگ آئے ہین

مہ نو پر اچانک پڑ گئی ہی جب نظر اپنی — کسیکے ابروے خمدار ہمکو یاد آئے ہین

نکیرین آکے دیکھین قبر مین عالم چراغان کا — کنول داغون کے ہمنے آہ سوزان سے جلائے ہین

اندھیرا دیکھکر شب کو تری وحشی کی تربت پر — چراغ آنکھون سے آکر غول صحرا نے جلائے ہین

لگا دے جا نکر ٹھوکر نہ کوئی مست ای ساقی — اسی سے شیشۂ دل کو بغل مین ہم چھپائے ہین

تصور سے بندھا ہی وصل کا سامان شب فرقت — کہ تصویر خیالی ہم کلیجے سے لگائے ہین

فرشتون سے نہ ڈر تربت مین آنکھین کھولدے کاشف — سر بالین مدد کو حیدر کرار آئے ہین

اب جو خواجہ نے یہ غزل بھیرون مین گائی ایک تو صبح کا وقت تھا دوسرے خواجہ کا گانا تیسرے وہ آواز وہ لحن عجب ہی سمان ہوگیا ماہ تابان شرما کر اور خواجہ کے گانا سُننے کی تاب نہ لا کر ششدر و حیران ہوکر محفل سیارگان کو برخاست کرکے مع اپنے ہمراہیون کے طرف عشرتکدۂ مغرب ٢٦

کے راہی ہوا آمد آمد بطریہ روز کی تشالہ خانہ مشرقی سے شروع ہوئی چہرہ چراغون کا جھلملا تا ہے
کا مائل بزردی ہونا وہ نسیم سحری کا چلنا ولون کو الگ پائمال کیے دیتا تھا دست بے خواجہ کے
گانے نے تو کسی مین دم نہ باقی رکھا تھا جب خواجہ نے دیکھا کہ نور سحری نے اپنا جلوہ دکھایا اور
آمد آفتاب عالمتاب کی شروع ہوئی ستارے جھلملا جھلملا کر غروب ہونے لگے رخ شمع پر
زردی چھا گئی بس گانا موقوف کیا بڑے عرصہ تک رنگ بندھا رہا جب سبکو ہوش آیا گو جی نہ
چاہتا تھا مگر عالم مجبوری سب نے خواجہ سے کہا کہ کیا کرین مجبور ہین ورنہ یہ ہی جی چاہتا ہے
کہ آپ گائے جائین اور ہم سنے جائین اگر اب یہان ٹھہرتے ہین تو خلاف طریقہ طلسم کے ہوتا ہے
لہذا پھر کبھی ہم آپکا گانا سنینگے اگر خداوند سنائیگے خواجہ نے کہا مین بھی ناچار ہون گو میرا بھی جی نہین
چاہتا ہے کہ آپکی خدمت سے جدا ہون مگر مثل آپکے مین بھی تو ناچار ہون آپ لوگ تو یہان کے
رہنے والے ہین مین تو یہان کی حالت سے آگاہ بھی نہین ہون کہ یہ کیا مقام ہے اور یہان کا کیا
کارخانہ ہے اور یہ جلسہ کس غرض سے آراستہ ہوتا ہے تب مہر وش و ماہ وش نے کہا کہ اے استاد
یہ سرحد ورنبد سوسن کی جسکی والدہ ماجدہ حاکم و مالک ہین اس تالاب سے ورنبد سوسن کی
حد شروع ہوئی ہے سیماے بلند آواز جو یہان کا بادشاہ تھا جسکو بسبب چند در چند امورون کے
میری والدہ اور دیگر رکن طلسم نے معزول کرکے قید کر لیا تھا اور شنگال جو کہ آجکل بادشاہ طلسم ہے
وزیر تھا بادشاہ کا سیماے بلند آواز کے دادا نے فکر کرکے یہ جو مریخ آتش خوار یہان موجود ہین انسے
ملکہ اور سوسن جادو میری مان سے ملاقات کرائے اور انسے باہم مشورہ کرکے سرحد ورنبد پر یہ طلسم
بنایا اور مریخ کو اسکا مالک کیا اگر مریخ قتل ہو جائے تو یہ طلسم ٹوٹ جائے راہ ورنبد سوسن کی
کھلجائے یہ تالاب بھی سحر کا ہے اور اسکے اندر انکے استاد آفتاب شعلہ پیکر کی قبر ہے آسپر گنبد
بنا ہوا ہے یہ آسکے مجاور ہین یہ ہمیشہ یہان میلا کرتے تھے بڑی بڑی دور سے آدمی آتے تھے چنانچہ
سیماے بلند آواز کے دادا نے مریخ سے کہا کہ مین یہان پر طلسم بناتا ہون اور تمھارے سپرد
کرتا ہون بس مریخ نے قبول کیا انھون نے اور مریخ نے ملکر سحر کیا کہ غبار پیدا ہوا اور اس صحرا مین
چھا گیا مریخ نے سحر کرکے بہت سی پتلیان پیدا کین اور یہ طریقہ مقرر کیا کہ شب بھر یہان
جلسہ آراستہ رہے اور دن بھر یہ پتلیان مرغابیان بنی ہوئی تالاب مین شناوری کرین دن کو

جو کوئی ادھر آئے اور اس سرحد مین داخل ہو تو خالی نکل کر اُسکے سر پر گردش کرے اور جب
اُسکے سر پر قطرہ پانی کا گرے وہ آنے والا غرقِ زمین ہو جائے اور اسیر طلسم ہو جائے شب کو
آنے والا جلسہ کی حالت دیکھکر جلسہ مین آنے کی خواہش کرے تلاش جلسہ مین شب بھر پھرا کرے
جب دیکھے تو یہ دکھائی دے کہ وہ سامنے جلسہ ہے جب اُدھر کو چلے جلسہ تک نہ پہونچے جو آنے والا
جلسہ کی طرف قدم بڑھائے وہ وہ جلسہ دور ہوتا جائے یہانتک کہ صبح ہو جائے اور وہ قریب
غبار ہو نیچے گر اسیر کر لیا جائے اس قسم کا طلسم تیار کیا گیا چونکہ سیمائے بلند آواز کے دادا کا بنایا
ہوا یہ طلسم تھا اسمین شراکت مریخ کی بھی تھی اور انھون نے مریخ کو اسکے جز و کل کا مالک کر دیا تھا
بدین سبب اُنکے مرنے کے بعد بھی یہ طلسم اور اُنکا سحر برقرار رہا ہان اگر مریخ قتل کیا جائے تو یہ
طلسم برطرف ہو صرف آنکی غرض اس دربند کے راستہ بند کرنے سے تھی کیونکہ اسی دربند مین
کسی مقام پر لوح طلسم ہے جس سے امان جان اور دیگر اراکین مثل بادشاہ و وزیر کے آگاہ ہین
مگر لوح طلسم بدون والدہ ماجدہ کی شراکت کے یا بعد اُنکے قتل ہونے کے ملسکتی ہے یہ ممکن نہین ہے
کہ بادشاہ طلسم یا دوسرے رکن طلسم اُسکو حاصل کر سکین اس امر سے صرف آگاہ ہین کہ دربند
سوسن مین لوح طلسم ہے اس سے سوائے والدہ کے دوسرا شخص آگاہ نہین ہے کہ کس مقام پر
ہے اور کہان ہے وہ تو جانتی ہین اور آگاہ ہین اور اُنکو اُسکے حاصل کرنے کا بھی طریقہ معلوم ہے
ان امور سے سوائے اُنکے کوئی آگاہ نہین ہے وہ جسکو چاہین لوح دیدین یا اُسکو مقام لوح سے
آگاہ کر دین یا اُسکو طریقہ لوح کے حاصل کرنے کا بتا دین تو لوح ملسکتی ہے مگر اس امر کی قسم ہے
اور عہد ہے کہ نہ کسی کو لوح دینگے نہ مقام لوح سے آگاہ کرینگے نہ اُسکے طریقہ سے کہ جس طریقہ سے
لوح دستیاب ہوتی ہے کسی کو آگاہ کرینگے چنانچہ یہ حفاظت لوح ہماری سات پشت سے چلی آتی
ہے اور اسی طور سے ایک دوسرے کو حال لوح سے آگاہ کرتا ہے چنانچہ ہماری نانی نے والدہ صاحبہ
کو اور والدہ صاحبہ کی نانی نے میری والدہ کی مان کو اسی طور سے ایک دوسرے کو آگاہ کرتا آیا
اور یہان حکومت ہمیشہ عورت کی رہی یہ شرط ہے کہ جو حاکم دربند ہو وہ ساحر ہو اور علم سحر
سے بخوبی آگاہ ہو ساحران زبردست سے ہو چنانچہ سب ساحر ہوتے آئے اب بعد والدہ کوئی
ایسا اُنکی اولاد مین سے نہین ہے کہ جو حاکم دربند ہو کیونکہ سوائے ہم دونون کے اور نہ کوئی لڑکی نہ لڑکا

رکھتی ہین جو کہ حاکم ہوا ور سحر سے آگاہ ہو رہین ہم دونون بہنین ہم مین سے ایک بھی سحر سے آگاہ نہین ہی ایک حرف بھی الفاظ سحر سے نہین جانتی ہین پھر کیونکر ہم حاکم در بند ہو سکتی ہین ہمکو سحر و ساحری سے کبھی رغبت نہوئی نہ ہمنے اس فن کو حاصل کیا کیونکہ ہمنے جو دیکھا تو اسمین سراسر خرابی اور قباحت ہی ہمنے اسمین سوائے برائی کے اور کچھ نہین پایا اس سے اسکو ترک کیا گو والدہ صاحبہ ہمسے ہمیشہ ناراض رہین اور اب بھی ناراض ہین پہلے تو اُنھون نے جبکہ ہم دونون چھوٹی تھین مارا اور بہت بہت تاکید کی مگر ہمنے نہ سُنا انکار جو کیا تو پھر اقرار نہ کیا دن بھر و کرے مین بند رکھتی تھین اور کھانا نہین دیتی تھین جو منتر وغیرہ تعلیم کرتی تھین ہم اُسکو یاد نہ کرتے تھے آخر کو عاجز آکر اُنھون نے ہمکو چھوڑ دیا اور ایک لڑکی کو لیکر کسی عزیز کی پالا اور اُسکو سحر تعلیم کیا جب وہ مثل اُنکے ہو گئی ایک دن وہ باغ مین بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک دیو کسی طرف سے ادھر کو آنکلا وہ بھی ساحر تھا وہ دیکھکر عاشق ہو گیا اور اُسکو اُٹھا لیجانے کے قصد سے باغ مین آیا پہلے اُسپر اپنا عشق ظاہر کیا اُسنے انکار کیا اُسنے زبردستی قصد کیا کہ اُٹھا لیجاؤن اُسنے سحر کیا اُس دیو نے بھی سحر کیا خوب سحر چلا آخر کو وہ دیو غالب آیا اور اُٹھا کر لے گیا والدہ اُسدن نہین تھین مریخ کے مکان پر گئی ہوئی تھین کیونکہ جسدن سے سیکاے بلند آواز کے دادا نے یہ طلسم بنایا تھا تو اُسدن سے مریخ سے اور والدہ سے از حد تپاک ہو گیا ہی اسکو عرصہ کوئی سو برس کا ہوا ہی جب سے یہ تپاک ہی کہ ایک روح دو قالب ہین خلاصہ یہ کہ وہ دیو اُسکو لے گیا اُسدن سے ایسا غائب ہوا کہ پھر پتہ نہ ملا کہ کہان چلا گیا جب والدہ وہان سے آئین اُنکو یہ حال معلوم ہوا اُنھون نے بہت تلاش کیا کہین نشان نہ ملا آخر تھک کر بیٹھ رہین بہت افسوس کیا گئی دن تک رو یا کین جب سب نے سمجھایا تو وہ حالت برطرف ہوئی ہم دونون سے اسقدر ناخوش ہوئین کہ ہمکو اپنے باغ سے نکالدیا ہمنے آکر ایک اور باغ تھا اُسمین رہنا اختیار کیا اُسکو آراستہ کیا جب سے ہم اُس باغ مین رہتے ہین وہی باغ ہمارا مسکن و ماوا ہی کبھی کبھی جب الفت اُنکی جوش کھاتی ہی وہ آکر دیکھ جاتی ہین ہم تو ہر روز صبح کو برائے سلام خدمت مین جاتے ہین سلام کرکے چلے آتے ہین یہی طریقہ ہی اکثر اُنکی زبان سے سنا ہی کہ وہ یہ کہا کرتی تھین کہ افسوس اب وہ زمانہ آنیوالا ہی کہ ہمارے بزرگ کہتے تھے کہ اُس زمانے مین اس طلسم کی عمر آخر ہوگی کہ جب ہمارے خاندان مین

کوئی ایسا نہوگا کہ جو سحر سے آگاہ ہو جو حاکم اسوقت اس دربند کا ہوگا وہ تو ساحر ہوگا اسکی
اولاد مین سے کوئی ساحر نہوگا بس اسی زمانے مین طلسم کشا براے فتح طلسم آئیگا اور طلسم فتح
ہو جائیگا چنانچہ مین دیکھتی ہون وہ زمانہ یہی ہی کہ جسکی میرے بزرگ اور دیگر اہل طلسم خبر دیا کرتے تھے
کیونکہ سواے میرے کوئی ساحر نہین ہی میری اولاد مین سے کہ جسکو مین یہان کا حاکم کرون اور راز طلسم
سے آگاہ کرون گو دو لڑکیان رکھتی ہون مگر وہ دونون ایسی نالائق نکلی ہین کہ جنکو سحر و ساحری
سے نفرت ہی ضرور یہ وہی زمانہ ہی ای استاد جسدن سے ہمنے سحر و ساحری سے نفرت کی ہی اسدن سے
انکو اس امر کی زیادہ فکر ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی اکثر کاہنان طلسم نے خبر دی ہی کہ جس زمانے مین
دربند سوسن مین کوئی ساحر نہوگا سواے حاکم دربند کے اسی زمانہ مین دربند سوسن فتح
ہو جائیگا اور طلسم کشا لوح کو آکر حاصل کریگا مریخ جادو مارا جائیگا راستہ دربند کا کھلیگا
والدہ یہ فرماتی ہین اپنی مصاحبون اور خواصون سے کہ وہ زمانہ یہی ہی خیر اس سے تو کچھ غرض
نہین ہی مطلب اس امر سے یہ ہی کہ تمسے بلند آواز کے دادا کے عہد سے یہ طلسم تیار ہوا ہی اور
جب ہی سے یہ جلسہ آراستہ ہوتا ہی اس سے صرف غرض دربند سوسن کی راہ بند کرنے سے ہی
تاکہ طلسم کشا اسطرف تلاش مین لوح کی نہ آسکے اگر آئے بھی تو اسیر ہو جائے ای استاد اس جلسہ کے
آراستہ ہونے کی یہ بنا ہی ہم دونون بہنین جو آتی ہین تو صرف اس غرض سے کہ ہمکو ناچ و گانے کا
شوق ہی یہان ناچ و گانا ہوتا ہی تو اسکا تماشا دیکھنے کو آتی ہین والدہ نے جو اجازت دی ہی تو
صرف اس مطلب سے دی ہی کہ شاید وہان کا طریقہ اور کارخانہ دیکھکر اور سحر و ساحری کا رنگ
دیکھکر کچھ اسطرف رغبت کرین اور اس فن کو حاصل کرین چنانچہ ہم بھی کئی برس سے آتے ہین
یہ جمال رہادار یہان ہمسے قبل سے آتا تھا ہمکو ان سحر کی پتلیون کا گانا پسند نہ آیا ہان جمال رہادار
کا گانا پسند آیا بس اسکے گانا سننے کی غرض سے آٹھوین دن کا آنا مقرر کیا اسی طریقہ سے آٹھوین
دن آتے ہین شب بھر یہان رہتے ہین اور جلسہ کا بھی تماشا دیکھتے ہین اور جمال کا گانا بھی
سنتے ہین صبح کو چلے جاتے ہین آٹھوین دن یہ جلسہ بہت عمدہ طور سے ہوتا ہی یہ وہ جلسہ ہی اور
یہ وہ دن ہی کہ جسدن قمر آفتاب شعلہ پیکر رسیلا ہوتا تھا دن بھر سیلا آراستہ رہتا ہی
شب کو جلسہ آراستہ ہوتا ہی آٹھوین دن تو دن بھر اور رات بھر یہان مجمع رہتا ہی مگر انکو ہملوگ ن

کے آنے کا حکم نہین ہی ہملوگ نہ اس میلے مین آسکتے ہین نہ میلا کا سامان دیکھ سکتے ہین دن کو
وہ لوگ آتے ہین جو کہ آفتاب شعلہ پیکر کو بخدائی مانتے ہین اور اُسکو سجدہ کرتے ہین دن اُنکے
واسطے مقرر ہی اور رات ہملوگون کے لیے ہی گو اجازت ہی ہملوگون کو کہ ہم جاہین تو روز آئین مگر ہمنے خود
آٹھوین دن کا آنا مقرر کیا ہی سات دن تک ہم اپنے باغ مین جلسہ آراستہ کرتے ہین اور گانا سنتے ہین
اسی سبب سے مین نے آپ سے عرض کیا ہی کہ آپکی دعوت ہی شب کو تشریف لائیے گا خواجہ نے یہ سُنکے
جوابدیا کہ بہت اچھا اب معلوم ہوا کہ یہ جلسہ سحر ہی مہروش و ماہ وش نے کہا کہ جی ہان اُستاد
یہ جلسہ سحر ہی اور یہ سب پتلیان سحر کی ہین صرف چند ملازم جو کہ مریخ کے نوکر ہین وہ تو اصلی ہین
باقی سب کارخانہ سحر کا ہی خواجہ نے دیکھا کہ صبح کے ہوتے ہی وہ سب پتلیان خود بخود اُٹھ تالاب
مین کود ین اور اُنھون نے مرغابیون کی صورت پیدا کی اور شناوری کرنے لگین کہ مریخ نے اُٹھکر
مہروش و ماہ وش سے کہا کہ ای ملکہ اب ہم تو جاتے ہین کیونکہ صبح ہو گئی ہماری عبادت کا وقت
آگیا ہی آپ بھی تشریف لیجائیے گا اُنھون نے کہا کہ ہان بس جاؤ ہم بھی جاتے ہین مریخ تو چلا گیا ان
دونون نے خواجہ سے کہا کہ لے اُستاد اب ہم یہان ٹھہر نہین سکتے ہین آپ بھی تشریف لیجائیے اور ہم بھی
جاتے ہین بوقت شب ہم آپکو اپنے مکان یعنی باغ مین طلب کرینگے ضرور ضرور تشریف لائیے گا
خواجہ نے کہا بہت خوب بس ایک تخت پر خواجہ سلامت وہ سب مال و اسباب لیکر قیصرتان تو ڑخان
کی صورت بنے ہوے مع جمال راہدار کے سوار ہوے اور کہار تخت لیکر طرف مکان جمال راہدار کے
روانہ ہوے اُدھر مہروش و ماہ وش دونون شاہزادیان مع اپنی خواصون و مصاحبون و کنیزون
کے طرف اپنے باغ کے راہی ہوئین آن دونون نے اپنے باغ مین پہونچکر سامان دعوت کرنا شروع
کیا باغ کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا اور کل سامان دعوت مہیا کیا باغ کی ہر روش پٹری کو درست
کیا بارہ دری کو شیشہ آلات سے آراستہ کیا ہر مقام پر قرینے سے ہر شی لگائی گئی صحن باغ مین جلسہ
کے آراستہ ہونے کا سامان کیا گیا نمگیرہ کارچوبی طلائی چوبونکا استادہ کیا گیا فرش و فروش عمدہ
طور سے بچھایا گیا باغ کو بادلے سے باندھا تمام درختون پر تھان سوہے کے لپیٹے گئے اُنپر لچکا لگایا گیا
قندیلین آویزان کی گئین اور طائران خوش الحان کے قفس لٹکائے گئے آب نہر صاف و شفاف
کیا گیا فوارے لگائے گئے لب گردان پر بہت نفیس جھاڑ لگائے گئے گرد نہر کے جواہرات کی کرسیان لگائی گئین

مہر وش و ماہ وش نے خوب باغ کو آراستہ کیا ہر قسم کے کھانے پکوائے آپ بھی خوب اپنی آرائش و زینت کی خواصون کو بھی حکم دیا کہ تم بھی آج اپنے کو کنگھی چوٹی سے آراستہ کرنا کیونکہ آج ایک نئے استاد آئینگے گانے والے وہ تم سب کو صاف و شفاف دیکھکر اور باغ کو آراستہ پاکر خوش ہون اور اپنے دل مین خیال کرین کہ شاہزادیان شوقین ہین خواصین و کنیزین و مصاحبین و انیسین و جلیسین سب اپنا سامان کرنے لگین خلاصہ یہ کہ سہ پہر تک سب سامان درست ہوگیا ہر ایک اپنی آرائش و زینت سے فارغ ہوگیا اسدن مہر وش و ماہ وش پر عجب عالم تھا اگر فرشتۂ آسمان بھی دیکھتا تو ہزار جان سے فریفتہ ہوجاتا اگر زاہد شب زندہ دار بھی انکا اسوقت کا عالم دیکھ لیتا تو عبادت خدا کو ترک کرکے انکے محراب ابرو کا طواف کرتا اور طاق ابرو محراب حرم خیال کرکے سجدہ کرتا وہ نارنجی جوڑا گلے مین وہ اس پر جوبن کا ابھار وہ زلفون مین شانہ کیا ہوا وہ عطر سہاگ ملا ہوا سر سے پاؤن تک دریائے جواہر مین غرق اس شان و شوکت سے مجمع کنیزان مین مثل آفتاب و ماہتاب کے جلوہ گر ہوئین یہ معلوم ہوتا تھا کہ گرد ماہتاب کے ستارے ہین یہان تو سب سامان ہوچکا تھا جب وقت سہ پہر ہوا تو مہر وش نے محلدار سے کہا کہ جاکر چوبدار سے کہدو کہ تخت ہماری سواری کا لیکر جمال راہدار کے مکان پر جائے اور وہان سے جمال راہدار اور انکے استاد کو لیکر یہان آئے اُنسے کہے کہ آپکو مہر وش و ماہ وش نے یاد کیا ہی تشریف لیچلیے تب محلدار نے آکر چوبدار سے کہا چوبدار یہ حکم پاکر فوراً تخت سواری لیکر طرف مکان جمال راہدار کے روانہ ہوے یہ تو ادھر کو جاتے ہین یہان کا حال سماعت فرمائیے جب خواجہ جمال راہدار کے مکان پر آئے کہارون کو رخصت کیا وہ تو ادھر گئے یہ اپنے مکان مین آئے جمال راہدار نے کہا کہ تمنے دیکھا کہ مین نے کیا رنگ جمایا اور کیا شیشے مین اُتارا ہی اور کیسا مشتاق کیا ہی مین نے چاہا تھا کہ اسیوقت عیاری کرکے مریخ وغیرہ کو اسیر کرلون مگر وہ شراب کا جرچا ہی نہوا وہ ہی موقوف رہا مہر وش و ماہ وش نے کہا کہ یہان شرابخواری کی ممانعت ہی مین ناچار ہوگیا انشاء اللہ تعالیٰ آج شب کو اگر مین نے مریخ کو اسیر نہ کرلیا تو اپنا نام نرکھا جمال نے جواب دیا کہ ای استاد اُس جلسہ مین مریخ کہان ہوگا وہ اپنے مقام پر ہوگا کیونکہ اُسکے یہان بھی تو جلسہ آراستہ ہوگا خواجہ نے جواب دیا کہ تم دیکھنا مین مہر وش و ماہ وش سے کہکر اُسکو بھی بلاؤنگا وہ جاتا کہان

ہی اگر اُسکو اسیر نہ کیا اگر وہ نہ آئیگا تو ابکی مرتبہ کے جلسہ میں جو کہ آٹھوین دن یہان ہوگا اُسمین اور کسی تدبیر سے اسیر کرونگا بدون اُسکو اسیر کیے ہوے نہ جاؤنگا مریخ پر کیا منحصر ہی سوسن کو بھی اسیر کرونگا اور اُسکو اسیر کرکے اگر اُسنے اطاعت کی اور میرے کہنے پر عمل کیا تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرونگا اور تمھاری شادی ماہ وش کے ساتھ کرونگا مگر میرے نزدیک تو ماہ وش سے مہر وش خوبصورت ہی اور اُسکا حسن دلفریب صبر و طاقت کا لیجانیوالا ہی خواجہ نے مہر وش کی اسطور سے تعریف کی کہ جمال راہدار اُسی سمجھ گیا کہ حضرت کا دل مہر وش پر آیا ہی اور آپ مہر وش پر فریفتہ ہوے ہین اسی سبب سے اُسکی تعریف فرما رہے ہین مگر میرا معشوق مہر وش سے اچھا ہی لاکھ خواجہ اپنی معشوق کو اچھا فرمائین مین کب مانتا ہون یہ کہکر اور خواجہ کی طرف مُنھ کرکے جواب دیا کہ اے اُستاد یہ تو وہ مثل ہی کہ اپنے دہی کو کون کھٹا کہتا ہی کوئی اپنی چیز کو بُرا نہین کہتا ہی یا یہ آپنے سُنا ہوگا کہ مجنون سے کسی نے کہا کہ لیلی تو ایک کالی عورت ہی تو اُسکی صورت پر کس سبب سے فریفتہ ہو مجنون نے ایک آہ کی اور کہا کہ میری آنکھ سے دیکھو تو نے سُنا نہین ہی کہ لیلی را بچشم مجنون باید دید میری آنکھ سے جو دیکھے گا تو صورت لیلی کی اچھی معلوم ہوگی وہ سوال کرنے والا خاموش ہو رہا اپنا سا مُنھ لیکر رہ گیا اے اُستاد وہ ہی سوال میرا آپ سے بھی ہی کہ میری آنکھ سے ماہ وش کو ملاحظہ فرمائیے تو اُسکی اچھائی اور بُرائی کا حال معلوم ہو پھر اُسوقت اگر آپ اُسکی مذمت فرمائین تو مین جانون اُستاد گستاخی معاف آپکے مطلب کو مین سمجھ گیا واقعی آپ کیون نہ مہر وش کی تعریف فرمائیے گا آپکے نزدیک مہر وش بہت حسین و خوبصورت ہی اور لائق تعریف کرنے کے ہی خواجہ نے جمال کیطرف بنگاہ تہر دیکھا اور دلمین کہا کہ جمال سمجھ گیا خیر اگر سمجھ گیا ہی تو کیا نقصان ہی دل ہی تو ہی دل پر کسیکا اختیار نہین ہی وہ ماہ وش پر عاشق ہی مین مہر وش پر خدا نے اپنا فضل کیا کہ میرا دل ماہ وش پر نہین آیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی میرا دل جو جمال کی تعریف کرنے سے ان دونون کے دیکھنے کو چاہتا تھا تو یہ ہی سبب تھا بقول شاعر شعر۔ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ٭ بسا کین دولت از گفتار خیزد ٭ جمال کے تعریف کرنے سے میرے دلمین ایک الفت پیدا ہوئی تھی اسکا یہ ہی سبب تھا کہ میرا دل آنیوالا تھا دل سے یہ باتین کرکے جمال سے کہا کہ اے جمال راہدار اب تمکو لازم ہی کہ آج تم اور کچھ گانا مجھسے سیکھ لو اور اُسکو یاد کر لو کہ شب کو مین پہلے تمکو گواؤنگا اُسکے بعد مین گاؤنگا کیونکہ ماہ وش کو تمھاری

طرف رغبت ہوا اور اُسکا دل تمپر آئے جمال نے کہا بہت خوب بس خواجہ نے دوپہر تک جمال کو
اور بہ کچھ تعلیم کیا علاوہ کل کے جب دوپہر بجی تو جمال کی ماں نے آکر عرض کیا کہ خواجہ سلامت
خاصہ تیار ہی خواجہ نے کہا کہ آج تو کھانے مین زہر نہین ملایا ہی اُسنے سر جھکا کر کہا کہ خواجہ اب شرمندہ
نہ فرمائیے وہ تو نادانستگی مین خطا سرزد ہوئی تھی اب کیا ایسی نادان ہون جو زہر ملاؤنگی کیا مین
آپکی دشمن ہون خداوند کریم مجکو موت دے جو مین آپکے کھانے مین زہر ملاؤن آپ سے تو مجکو
بڑی امید ہی میرے فرزند کی زندگی کا آپ ہی سبب ہین یہ دن تو خدا نے بڑی مشکلون سے
نصیب کیا ورنہ مین کہان اور یہ دن کہان آج آپکے آنے سے تو جمال اسطور سے کلام کرتا ہی ورنہ
سوائے مُنھ ڈھانپ کے پڑا رہنے کے یا رونے کے یا اشعار عاشقانہ پڑھنے کے یا صحرا بصحرا آپکی
تلاش مین پھرنے کے کوئی کام نہ تھا دیوانہ وار وحشی مثال پھرا کرتا تھا کبھی دوپہر رات کو آیا کبھی
تین پہر رات کو آیا اور پڑ رہا نہ کھاتا تھا نہ پیتا تھا کبھی کسی وقت جب زیادہ تر بیقرار ہوا کچھ
کھا لیا وہ بھی اُسوقت جب راستہ چلنے کی طاقت نہ رہی رات دن خداوند کریم سے یہی دعا تھی
کہ جلد خواجہ سلامت کو بھیج کہ میرا کام ہوا اور میری مراد برآئے معشوق سے وصل کی صورت پیدا ہو
کیونکہ یہ شرط ہی کہ جب خواجہ آکر مریخ جادو کو قتل کرینگے اُسوقت صاحبقران آکر اس دربند کو
فتح کرینگے اگر سوسن نے اطاعت کر لی تو میری شادی ماہ وش کے ہمراہ ہوگی یا سوسن ماری
گئی تو ہوگی یہی دو صورتین وصل یار سے نصیب ہونے کی ہین ای خواجہ بڑی مرادون اور
بڑی آرزوؤن سے تو آپکا دیدار نصیب ہوا اور آپکی زیارت اور قدمبوسی پھر اُسپر مین
آپکو زہر کھلا کر قتل کرونگی یہ تو مجھ سے کبھی نہوگا خواجہ نے جواب دیا کہ یہ مین نے مذاق سے کہا نہ کہ اصل مین
میرا ایسا گمان ہی یہ سُنکے وہ خاموش ہو رہی خواجہ نے و جمال نے کھانا کھایا مُنھ ہاتھ دھوکر مسہری پر
جا کر لیٹے سو رہے خلاصہ یہ کہ سہ پہر کو قریب چار بجے کے بیدار ہوئے مُنھ ہاتھ دھویا وضو کیا نماز
ظہر ادا کی مع جمال راہدار اور اُسکے ملازمون کے اُسکے بعد لباس سے اپنے کو درست کیا
جمال نے بھی تبدیل لباس کیا خواجہ نے جمال سے کہا کہ ای جمال راہدار ابھی تک کوئی وہان سے لینے کو
نہین آیا نہ سواری آئی اسکا کیا سبب ہی جمال نے عرض کیا کہ اُستاد آپ پریشان نہون چوبدار مع سواری
کے آتا ہوگا میرے قیاس مین تو یہ آتا ہی کہ وہان سے چل چکا ہی خواجہ نے فرمایا کہ دیکھیے کب آتا ہی یہان

تو اب اسکی نکر ہو کہ کسی تدبیر سے وہان پہونچین اور نکر عیاری کرین اگر آج کوئی نکر نہوئی تو تم دیکھ لینا
کہ مین کیا تدبیر کرتا ہون اگر مین کو سوسن پریہمراہ ان دونون کے جاکر سوسن پر عیاری نکر یون تو تم آج سے
مجکو خواجہ عمرو نہ کہنا جھوٹا کہنا آج ہی کل مین مین جاکر وہان عیاری کرونگا سوسن کو بھی اسیر
کرونگا اور مریخ کو بھی یہ دونون جانتے کہان ہین جمال نے کہا کہ اُستاد اُن مرد بزرگ نے خواب
مین فرمایا تھا کہ مریخ آتش خوار کے قاتل خواجہ عمرو ہین خواجہ نے کہا بھلا پھر خیال تو کرو کہ انکا کہنا کیونکر
غلط ہو سکتا ہی جو کچھ اُنھون نے تمسے خواب مین فرمایا تھا اُسکے موافق ہوا یا نہین اسی طور سے یہ
امر بھی ظہور مین آئیگا جمال نے کہا کہ خدا ہچنین کند یہ سُنکے خواجہ خاموش ہو رہے کہ اُدھر چوبدار مع
تخت و کہارون کے آکر جمال راہدار کے گھر پر پہونچے رحیم بخش دروازے پر بحکم جمال راہدار
بیٹھا ہوا تھا جمال نے اُسکو یہ حکم دیا تھا کہ جب چوبدار سواری لیکر مہروش و ماہ وش کے پاس سے
آئے تو مجکو فوراً خبر کرنا رحیم بخش بیٹھا ہوا تھا کہ چوبدار نے آکر رحیم بخش سے کہا کہ خبر کرو
چوبدار شاہزادیون کے باغ سے سواری لیکر آیا ہی جمال راہدار اور اُسکے اُستاد کو شاہزادیون نے
طلب فرمایا ہی بہت جلد تشریف لیچلیے رحیم بخش تو اسکا منتظر تھا یہ سُنتے ہی اندر مکان کے گیا
وہان یہ ہی ذکر ہو رہا تھا کہ سواری ابھی تک نہین آئی کہ رحیم بخش کو جو جمال نے آتے دیکھا کہا
کہ لیجیے مبارک ہو سواری آگئی مین نے رحیم بخش کو دروازے پر بٹھا دیا تھا کہ جب سواری
آئے تو ہمکو فوراً خبر کرنا وہ خبر لیکر آیا ہی جمال یہ کہ رہا تھا کہ رحیم بخش نے آکر سلام کیا اور عرض
کیا کہ مہروش و ماہ وش کے پاس سے چوبدار مع سواری کے آیا ہی آپ کو اور خواجہ سلامت کو
بہت جلد طلب فرمایا ہی یہ سُننا تھا کہ خواجہ اُٹھ کھڑے ہوے اور کہا کہ ای جمال چلو عرصہ نکرو
بس جمال و خواجہ باہر آئے تخت پر سوار ہو کر طرف مکان و باغ مہروش و ماہ وش کے چلے
یہانتک کہ کہارون نے تخت در باغ پر لاکر لگا دیا مہروش و ماہ وش نے خواصون کی ڈانک
بٹھا دی تھی دم بدم کی خبر دریافت کر رہی تھین کہ جمال اور اُسکے اُستاد آئے یا نہین یقین پڑا ہی کہ
ابھی تک چوبدار مع سواری کے اُنکو لینے نہین گیا ورنہ وہ اب تک آجاتے اُنھون نے بہت حتمی وعدہ کیا
تھا خواصین بار بار ڈیوڑھی پر آکر محلدار سے استفسار کرتی تھین اور جا کر شاہزادیون سے بیان کرتی
تھین شاہزادیان خفا ہو رہی تھین کہ وجہ کیا ہی عرصہ ہونے کی دونون کی دونون صحن باغ مین کھڑی

ہوئی ہین گرد خواصون کا ہجوم ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ گرد ماہ چہاردہ کے ستارونکا ہجوم ہی نارنجی پوشاکین
گلون مین ہین از سر تا پا دریاے جواہر مین غوطہ زن ہین عجب عالم ہی ان دونون کو
از حد شوق ہی اور حد سے زیادہ انتظار ہی دروازے کی طرف دیکھ رہی ہین بار بار دریافت
کر رہی ہین کہ اب سواری آئی اب سواری آئی کہ یکایک ایک خواص نے آکر عرض کیا کہ ملکہ
جمال راہدار فرزند کمال راہدار کا مع اپنے استاد کے جنکو آپنے طلب فرمایا تھا آگیا یہ سنتا تھا
کہ مہروش و ماہ وش کی باچھین تا بناگوش پہونچ گئین دونون نے مسکرا کر کہا کہ واقعی وعدہ
کے بڑے سچے اور صادق الوعد ہین مرد معقول معلوم ہوتے ہین حکم دیا کہ محلدار سے کہدو کہ
سواری سے ان دونون صاحبو کو اتروا لے کیونکہ ہم عورت ذات ہین کوئی مرد ہمارے گھر مین
نہین ہی کہ جسکو استقبال کے لیے روانہ کرین کہ وہ جا کر انکو اتروا لائے اور اپنے ہمراہ لالے
گو ہم خود آتے مگر چند در چند وجہون سے ہمارا جانا مناسب نہین ہی محلدار نے بڑھکر پردہ اٹھایا
خواجہ و جمال راہدار دونون تخت سے اتر کر داخل باغ ہوے عقب مین وہ سب خواصین اور
محلدار تھین کہ جو انکے انتظار و استقبال کے لیے شاہزادیون نے مقرر کی تھین جمال راہدار تو
سیکڑون مرتبہ اس باغ کو دیکھ چکا تھا مگر خواجہ نے نہین دیکھا تھا خواجہ سیر باغ کرتے ہوے
ہر روش و پٹری کو دیکھتے ہوے چلے آتے ہین جمال راہدار بھی دل مین کہہ رہا ہی کہ آج شاہزادیون
نے باغ کو خوب سجا ہی خداوند کریم جلد کہین اس ماہ شب چہاردہ کی صورت دکھائے تاکہ دل مضطر
کو قرار آئے یہ تو یہ باتین دل سے کرتا جاتا تھا گو خواجہ کو بھی مہروش کے دیکھنے کا اشتیاق تھا
مگر نہ اسقدر جسقدر کہ جمال کو تھا خواجہ ہر روش و پٹری کی سیر کرتے ہوے آتے تھے خواجہ
نے دیکھا کہ ایک باغ بہشت آئین اشجار میوہ دار سے لدا ہوا ہی بار اثمار سے شاخین زمین کے
بوسے لے رہی ہین یا سجدہ ہاے شکر کر رہی ہین کہ آج ہماری مراد برآئی کہ خواجہ عمرو نامدار
تشریف لائے احسان ہی کہ انکے نور قدم سے یہ باغ روشن ہوا ایک سمت اشجار گلہاے
خوشبودار کے لگے ہوے ہین نرگس بچشم حیران نگران ہی کہ خواجہ کس طرف سے تشریف
لاتے ہین شبو الگ اپنا گلدستہ تیار کیے ہوے براے نذر کھڑی ہی سرو ایک پاؤن سے
انتظار خواجہ مین کھڑا ہی سنبل مثل زلف معشوق پریشان ہی سوسن بشکل غنچہ حیران ہی لالہ

اس پیچ سے دماغ بدل ہی کہ دیکھیے خواجہ میری طرف بھی ملاحظہ فرماتے ہیں خلاصہ یہ کہ ہر ایک قسم کے پھولون کے تختے لگے ہوے آب نہر آئینہ وار حیران ہی اسمین جو عکس درختون کا پڑتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ زیر زمین اندرون آب ایک چمن تازہ آراستہ ہی جانوران خوش الحان شاخہاے اشجار پر بیٹھے ہوے زمزمہ سنجی کر رہے ہین طائران قفس انکی صدا سُن سُنکے بصد خوش الحانی زمزمہ سرائی کرتے ہین عندلیبان خوش زبان بصد یاس و حسرت طرف روے گل کے اندرون قفس سے نگران ہین جو کہہ رہا ہین وہ پہلوے گل سے جدا نہین ہوتی ہین خواجہ نے ملاحظہ کیا کہ باغ کو خوب سلیقہ اور قرینہ سے آراستہ کیا ہی آرائش باغ کو دیکھکر خواجہ نے تصور کیا کہ یہ دونون شاہزادیان خوش فہم معلوم ہوتی ہین کہ باغ کو بہت عمدگی سے آراستہ کیا ہی واقعی یہ امر ہی کہ جیسا لائق شاہون و شاہزادیون کے آرائش چاہیے ویسی اس باغ کی آرائش کی ہی دلمین تعریف کرتے ہوے خواجہ ہمراہ اُن خواصون کے قریب بارہ دری کے سنگ مرمر کا چبوترہ بنا ہوا ہی طلائی کٹہرہ لگا ہوا ہی اسپر چبکے کاری جواہر کی ہوئی ہی اسپر فرش مکلف بجواہر کیا ہوا نگیرہ کارچوبی اسپر کھنچا ہوا طلائی چوبین لگی ہوئین موتیون کی جھالر لگی ہوئی زیر نگیرہ مسند زرنگار آراستہ و پیراستہ تمام چبوترہ کے گرد نقرئی و طلائی ٹٹیان لگی ہوئین اُنپر الماس نگار و زمرد نگار گلاس چڑھے ہوے بجاے تیل کے اُنمین عطر پڑا ہوا نگیرہ مین جھاڑ و ہانڈیان حباب سب الماس تراش زمرد نگار آویزان خواجہ نے دیکھا کہ کنارے پر چبوترے کے دونون شاہزادیان خواصون کے جھرمٹ مین مثل ماہ چہاردہ کے جلوہ گر ہین خواصین مثل ستارون کے اِدھر اُدھر ہین عجب جوبن ہی اور عجب عالم ہی اُنکو دیکھکر نشان خدا خواجہ کو یاد آگئی نگاہ اٹھاکر مہروش کی طرف دیکھا نگاہ کا پڑنا تھا کہ ایک خدنگ جگر دوز کلیجہ کے پار ہوگیا وہ عالم تھا کہ اُف کرکے خواجہ نے سینہ پر ہاتھ رکھ لیا اُدھر جمال نے جو اپنے معشوق کو از سر تا پا آراستہ و پیراستہ پایا اُسنے بھی دیکھکر کلیجہ تھام لیا ایک آہ سرد بھر کر سر جھکا لیا آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے اُن شاہزادیون نے جو خواجہ و جمال کو دیکھا چند قدم بڑھکر گویا استقبال کیا اور یہ کہا کہ آئیے آئیے تشریف لائیے شعر رواق منظر چشم من آشیانۂ تست ✦ کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست ✦ بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشم ✦ بتنگ آمدہ ام چند انتظار کشم ✦ اے قیصر زمان تو طوفان و جمال خوش آمدی

وصفا آوردی خواجہ و جمال نے بہ اشتیاق دیکھکر اور مسکرا کر سلام کیا شاہزادیان اُن دونون کو
ہمراہ لیکر بارہ دری مین آئین بارہ دری کو خواجہ و جمال زاہدار نے مثل عروس شب اول کے
آراستہ و پیراستہ پایا فرش مکلل بجواہر تمام بارہ دری مین کیا ہوا تھا پردے پٹاپٹی کے پڑے
ہوئے تھے مقیش کی ڈوریون سے بندھے ہوئے موتیون کے گچھے لگے ہوئے سقف بارہ دری
مین چھت بندھی ہوئی آسمیر قلمکار کام کیا ہوا سقف مین جھاڑ و ہانڈیان و لمپ نادر کار جھابے نما
آویزان در و دیوار پر رنگ آمیزی کی ہوئی کنول دو ڈالے سہ ڈالے لمپ وغیرہ لگے ہوئے
جابجا صناعان چابک دست و نادر کار کے ہاتھ کی تصویرین طلائی و نقرئی جو کٹھون مین لگی ہوئین
تھین قد آدم آئینہ نسبت بر دیوار گیریان چارون طرف لگی ہوئین مثل دل کے کھٹا کھٹ کر رہی
تھین دیوار گیریون پر گلدستہ نادر کار بنے ہوئے رکھے ہوئے وسط بارہ دری مین مسند زرنگار
مرصع کار آراستہ دونون طرف بارہ دری کے دو مسہریان گنگا جمنی آسمیر پردے زردوزی
پڑے ہوئے لگین تھین طاقون پر شیشے رنگ برنگ کے انمین راحت روح افزا شراب نادر بھری ہوئی
کسی طرف گلاس رکھے ہوئے کسی طرف اچاریون مین میوہ مثل پستہ و بادام و اخروٹ کی گری
کے کسی طرف طاقون پر اچاریان نقل بادام و پستہ کی کسی سمت چھوٹی چھوٹی تشتریون مین لوزیات
مثل بادام و بالائی کے اور ہر قسم کی شیرینی چنی ہوئی ایک طرف میز پر آراستہ انپر ہر قسم
کے کھانے کے فواکہات رکابیون مین رکھے ہوئے الماریون مین قرینہ سے ہر شے رکھی ہوئی خواجہ یہ دیکھتے
ہوئے اور انکی سلیقہ مندی کی تعریف کرتے ہوئے اور شوقینی کی اُنکے ہمراہ وسط بارہ دری مین
آئے اُن دونون نے لاکر خواجہ کو بڑی عزت سے مسند پر بٹھایا گو خواجہ نے بہت انکار کیا کہ
یہ مقام میرے بیٹھنے کا نہین ہی مین ایک ادنےٰ گدیا ہون میری یہ کب لیاقت ہی کہ مسند زرنگار
پر برابر شاہزادیون کے بیٹھون مگر انھون نے نہ مانا بجبر بٹھایا جمال بھی خواجہ کا اشارہ پاکر بیٹھ گیا
اب دونون شاہزادیان بیٹھین سلسلۂ سخن آغاز ہوا دہ دونون یون گوہر افشان ہوئین یوان
انھون نے رشتہ سخن کو آغاز کیا کہ آپ نے بڑا عرصہ فرمایا ہم بڑی دیر سے منتظر تھے پیک پر پیک
بٹھادیے تھے کہ ہمکو آمد کی خبر دین مگر کسی طور سے کچھ خبر ہی نہین آتی تھی خدا خدا کرکے آپ تشریف
لائے مزاج تو اچھا ہی عرصہ کس سبب سے ہوا خواجہ نے جواب دیا کہ جسوقت یہان سے سواری

پہونچی اور چوبدار اُنھون نے کہا کہ آپکو یاد فرمایا ہی بین وجمال فوراً ہی باہر آئے کیونکہ عرصہ سے منتظر تھے
کہ اب آدمی برائے طلب آتا ہوگا اُسوقت ادھر کو روانہ ہوے اپنے ملازمون سے دریافت فرمائیے
ذرا بھی جو عرصہ کیا ہو تو ہم ضرور گنہگار و لائق عتاب ہین اُنھون نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا
یہان سے آدمی کے جانے مین عرصہ ہوا خیر اب کچھ اور گفتگو فرمائیے خواجہ نے جواب دیا کہ جو ارشاد
ہو کہا کہ کچھ کوہ بے ستون کی بربادی کا حال بیان فرمائیے اور حمزہ اور اُسکے عیار کی کچھ کیفیت
بیان فرمائیے کیونکہ آپنے تو دونون کو دیکھا ہوگا قیصر زمان توڑ خان نے ایک آہ سرد دل پُر درد
سے بھر کر جواب دیا کہ آپ نے تو دل کو دُکھا دیا اور بیقرار کر دیا وہ واقعہ دریافت کیا خیر مین آپکے
حکم کے خلاف نہین کر سکتا ہون یہ کہکر کل واقعہ جنگ و پیکار و حکیم اسقلینیوس کی شراکت
و حمزہ صاحبقران کے اس طلسم مین آنے کا بیان کیا اور کوہ بے ستون کی بربادی اور بادشاہ سابق
کے رہا ہونے کا اور بے ستون جادو کے مارے جانیکا حال اول سے آخر تک کہہ سُنایا اور کہا کہ بلکہ اُس
عیار کا کیا حال بیان کرون وہ عیار بے بدل اور مکار و چلباز ہی خداوند اُسکے مکر و فریب سے بچائین
بہت بڑا عیار ہی مگر یہ امر ضرور ہی کہ وہ قوم کا شاہزادہ ہی ولایت اول کا اور اول درجہ کا حسین و
خوبصورت ہی شاید پیغمبرون کا نظر کردہ ہی خواجہ نے بہت تعریف اپنی کی اور حمزہ صاحبقران کی
بھی بہت تعریف کی اور کہا کہ ای شاہزادیون خرابی یہ ہی کہ یہ دونون خدا پرست ہین ہمارے خداوند کو بُرا
کہتے ہین اگر یہ عیب نہوتا تو یہ دونون شخص لائق جواہرات مین تولنے کے تھے انکا مثل و نظیر نہ تھا حمزہ کا
قوت و طاقت و حسن و جمال مین کوئی ہمسر نہین ہی گو حمزہ کی قوم اچھی نہین ہی کوئی خاندانی نہین ہی وہ جو مسلمانونکا
معبدگاہ ہی جسکو خانہ کعبہ کہتے ہین حمزہ کے باپ دادا وہان کے مجاور تھے اور اب بھی ہین یہ مرتبہ و شوکت
حمزہ کو عمرو کی ذات سے نصیب ہوئی نہ وہ عیاری کرتا اور نہ وہ حمزہ کو جرأت دلاتا نہ حمزہ کو مرتبہ
صاحبقرانی حاصل ہوتا یہ سب امر حمزہ کو عمرو کی ذات سے نصیب ہوے ہان البسبب حسن و جمال کے
شاہزادی مہر نگار حمزہ پر عاشق ہوئی بڑی دولت لیکر آئی عمرو نے کوشش کرکے حمزہ کے پاس
لشکر جمع کر دیا اسی طور سے کئی ملک کی شاہزادیان حمزہ پر عاشق ہوئین خلاصہ یہ کہ یہ حسن و جمال کا حمزہ
کے چرچا ہوا کہ بردہ قاف تک پہونچا وہان کی شاہزادی آسمان پری عاشق ہوئی وہ قاف مین لیگئی
وہان جاکر حمزہ نے بڑی بڑی شوکت نمائی کی بڑے بڑے دیوون کو قتل کرکے زلزلۂ قاف ثانی سلیمان

لقب حاصل کیا ان سب شوکتون اور عزتون کے سبب سے حمزہ صاحبقران لقب ہوا ورنہ خانہ کعبہ کے مجاور کا لڑکا ہی ہان خواجہ عمرو ضرور رو لایت اول کے شاہزادے ہین اُنکو یہ امر پسند نہ آیا اُنھون نے عیاری کو پسند کیا وہ حمزہ سے حُسن وجمال مین بہتر ہین اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین اُنپر بھی بڑی بڑی شاہزادیان مثل ملکہ سروسیمتن و ملکہ برق جادو و ملکہ جادو دختر بادشاہ عنظلی آباد و ملکہ فتانہ عاشق ہوئین آنکے حبالۂ نکاح مین آئین خواجہ عمرو ایسے ہین کہ جسکو چاہین بادشاہ کردین جسکو چاہین صاحبقران بنائین جس زمانہ مین حمزہ سے اور اُنسے بگڑ گئی تھی اُنھون نے حمزہ کا ناک مین دم کر دیا تھا چار صاحبقران بنا کر لائے حمزہ کو اُنسے ذلیل کرایا جب تک میل نہین ہوا اُسوقت تک حمزہ کو راحت سے بیٹھنے نہ دیا یہ سب قصے کتابون مین تحریر ہو چکے ہین خلاصہ یہ کہ عمرو عیار حمزہ سے بھی قوم مین اچھا ہی اور صورت و خصلت مین بھی اچھا ہی یہ واقعہ ہی مین نے خود حمزہ و عمرو کو دیکھا ہی جب وہ کوہ بے ستون کو برباد کر چکے ہین اور اپنی بارگاہ مین جا کر حمزہ بیٹھا ہی اور مین برباد اور تباہ ہو کر چلا ہون تو اس خیال سے کہ ذرا ان خدا پرستونکا بھی نقشہ دیکھون لشکر خدا پرستون مین گیا تھا تو مین نے حمزہ و عمرو کو دیکھا تھا سُنا جاتا ہی کہ حمزہ عمرو کو بھائی بھائی کے سوا اور کچھ نہین کہتے ہین یہ بھی سنا ہی کہ حمزہ و عمرو دونون دودھ شریک بھائی بھی ہین حمزہ عمرو کی بڑی عزت کرتے ہین اُنکو اپنا جان بخش و محسن کہتے ہین اور اپنی شوکت و شان کا سبب و ترقی جاہ و مرتبہ کا باعث کہتے ہین اور اصل بھی یہ ہی کہ حمزہ کو کئی مقام پر عمرو نے بچایا ہی ورنہ قتل ہو جاتا حمزہ پر کیا منحصر ہی حمزہ کے سردارون و فرزندون کی جان بخشی کی اور عیاریان کر کے ساحرون و غیر ساحرون کی قید سے رہا کیا اور زیر تیغ سے اُٹھا لیا جب ہی حمزہ کہتا ہی کہ عمرو میرا جان بخش ہی کوئی بیجا نہین کہتا ہی اب آپنے حمزہ اور عمرو کے واقعات سُنے راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ عمرو نے اول سے آخر تک کل حالات صاحبقران کے اور اپنے بیان کیے مگر ہر مقام پر اپنے کو فوق دیتے رہے اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ یہ دونون حمزہ کے حُسن وجمال کی تعریف سُنکے نادیدہ فریفتہ ہو جائین تو حمال بھی یون ہی رہجائے اور مین بھی بڑی خرابی ہو اس سبب سے ہر مقام پر خواجہ سلامت اپنی تعریف فرماتے تھے ور حمزہ صاحبقران کی مذمت نہ ایسی مذمت جو کہ خلاف شان ہو اپنے کو عالی خاندان و شاہزادہ کہا حمزہ صاحبقران کو عالی خاندان تو کہا مگر یہ ضرور کہا کہ قوم کا شاہزادہ نہین ہی حمزہ کے اگر حسن کی تعریف کی تو اپنے حُسن کی اُنسے زیادہ صفت بیان کی اس خیال سے کہ انکا دل حمزہ پر نہ آئے کیونکہ اکثر شاہزادیان

حُسن وجمال کی تعریف سُنکے عاشق ہو گئی ہین ایسا نہو کہ یہ بھی فریفتہ ہو جائین خیر آمدم بر سر مطلب جب
خواجہ نے یہ تقریر ختم کی مہروش نے کہا کہ اُستاد تمنے تو اسطور سے اُنکا حال بیان کیا کہ گویا تم
اُنکے کل خاندان کے اور اُنکے تمام عمر کے واقعات سے آگاہ ہو جواب دیا کہ مین نے کتابون مین دیکھا
ہی اور کچھ دو ایک دن اُس لشکر مین رہ کر اہل لشکر سے سُنا ہی اس سبب سے بیان کیا ماہ وش
نے کہا کہ ہمنے تو امان جان کی زبانی سُنا ہی کہ حمزہ بقول آپکے خانۂ کعبہ کے مجاور کا فرزند ہی جب یہ پیدا
ہوا ہی تو نوشیروان نے اسکو پرورش کیا ہی جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہی اور عمرو عیار حمزہ کے
باپ کا ایک ساربان تھا اُسیہ اُسکا نام ہی اُسکا لڑکا ہی ساربان زادہ ہی آپ فرماتے ہین کہ شاہزادہ
ولایت اول کا ہی حمزہ سے قوم مین اچھا ہی آپ نے ایک مرتبہ بگڑ کر جوابدیا کہ واہ تم کیا جانو وہ شاہزادہ
ہی اُسکو لوگون نے بیکار مشہور کیا ہی کہ وہ ساربان زادہ ہی سوسن جادو کو کیا معلوم جو اُسنے کتاب سحر
مین دیکھا وہ بیان کیا ساحر یعنی سامری و جمشید بسبب عداوت کے اُسکو اس طور سے
لکھ گئے ہین وہ شاہزادہ ہی ماہ وش نے یہ سُنکے جواب دیا کہ آپ تو اس طور سے بگڑ گئے کہ گویا آپ بڑے
خیرخواہ عمرو کے ہین جوابدیا کہ مجکو غصہ اس سبب سے آیا کہ آپ بیکار کو ایک عالی خاندان اور
شریف کو ساربان زادہ کہتی ہین اس سے کیا فائدہ ہی گو وہ دشمن ہی ہم سب کا مگر جو جسکی حالت ہو
وہ بیان کرے بدنام نکرے ماوش نے کہا کہ خیر ہوگا ہمکو اس سے کیا غرض اور کیا مطلب ہی خواہ
وہ شاہزادہ ہو خواہ ساربان زادہ ہو ہمین اُسکے حسب ونسب سے کام ہی نہ ہمکو اُسکے حالات اور
واقعات سے غرض ہی ہمکو تو صرف کوہ بےستون کی بربادی کے حالات دریافت کرنا تھے وہ آپنے
بیان کیے اُسکے ساتھ زمانے بھر کا قصہ بیان کرنا شروع کیا بیکار وقت ضائع کیا خیر معلوم ہوا
کہ یہ واقعہ گذرا اور یون بےستون جادو مارا گیا اور کوہ بےستون برباد ہوا ہم آپکو امان جان کی
خدمت مین لیچلینگے اُنکے روبرو آپ یہ سب حال بیان فرمائیے گا کیونکہ اُنکو یہ سب حالات
سُننے کی نہبت آرزو اور اشتیاق ہی جواب دیا کہ اچھا جو مجھ سے دریافت کریگا اُس سے بیان
کرونگا مین نے اسی سبب سے تو یہ قصہ یاد کر لیا ہی بطور کہانی کے اگر کوئی بادشاہ کہے کہ ہمارے
روبرو بیان کرو تو مین یہی قصہ بیان کرون اُسکے حکم کی تعمیل کرون کیونکہ مجکو نہ کوئی قصہ آتا ہی نہ کہانی
ماہ وش و مہروش نے کہا کہ خیر اب تو ہم سُن چکے ہین اب اگر آپکا حکم ہو تو ہم اپنی گائنون کو طلب

کرین وہ کچھ گائین تاکہ محفل کا رنگ جمے اسکے بعد پھر جمال کچھ گائین پھر آپ جو کہ ہماری غرض ہی خواجہ نے جواب دیا کہ شوق سے کیا مین نے منع کیا ہی پس مہروش و ماہ وش نے حکم دیا کہ ارباب نشاط کے داروغہ کو طلب کرو کہ وہ حاضر ہو اور ہماری گانے والیان آکر کچھ ہمارا دل خوش کرین اور ہمارے مہمان کا یہ حکم دینا تھا کہ فوراً ایک مطربہ ساز و سامان سے درست ہو کر حاضر ہوئی سامنے آکر مجرا کیا مہروش نے اسکی طرف دیکھکر کہا کہ ذرا سمجھ بوجھکر گانا کیونکہ یہان ایک بہت بڑے گانیوالے تشریف فرما ہین کہ جنکے روبرو بڑے بڑے گویے نہین گا سکتے ہین بلکہ نام سے کان پکڑتے ہین اُنھون نے کہا کہ آپکے اقبال سے جو ہمکو آتا ہی وہ گا کر سنا دینگے یہ کہکر سازندون سے کہا کہ ساز ملاؤ سازندون نے ساز ملایا اُس مطربہ نے پہلے گت ناچی پھر بیٹھکر یہ چند شعر غزل کے گائے اشعار

حُسن انسان مین جو آیا تو ادا بھی آئی
روح قالب مین جب آئی تو قضا بھی آئی
ہائے کس وقت مین ہوتی ہین مرادین حاصل
یہ تو فرمایئے کانون مین صدا بھی آئی

ناز و انداز جب آیا تو حیا بھی آئی
یون تو ہر روز اٹھاتے تھے لب بام آنکھین
یار بالین پہ جب آیا تو قضا بھی آئی

شمع محفل مین جو آئی تو ہوا بھی آئی
آج پہلو مین جو آئے تو حیا بھی آئی
شیشۂ دل کو مرے آپنے توڑا تو سہی

اس غزل کو خوب خوب وہ مطربہ گائی مگر خواجہ سلامت اُسی طور سے خاموش بیٹھے رہے بھلا آپکو کب یہ گانا پسند آتا ہی وہ تو اتنا جی توڑ توڑ کر گائی یہان کچھ بھاؤ بھی نہ ہوا مہروش و ماہ وش نے اُسکو کچھ انعام دیکر رخصت کیا ساقی کو حکم دیا کہ ہان ایک دورہ شراب کا چلے ساقیان سیمین ساق و گل اندام نے جام ہائے بلورین لبریز کرکے پلانا شروع کیا سب محفل کو ایک مرتبہ گردش کرکے پلا دیا گزک اُڑنے لگی انھین سب باتون مین وہ دن تمام ہو گیا شاہزادیون نے روشنی کا حکم دیا جھاڑ سازون نے ایکدم مین تمام باغ مین روشنی کر دی اب جو روشنی ہوئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام باغ مین آگ لگی ہوئی ہی جب روشنی ہو چکی اُسوقت دونون شاہزادیان مع جمال راہدار و قیصر نان توڑ خان بیرون بارہ دری آکر زیر تکیۂ مسند پر جلوہ گر ہوئین سب خواصین و مصاحبین و انیسین و جلیسین آگر گرد بیٹھین محفل آراستہ ہوئی شاہزادیون نے آتشبازی کے چھوٹنے کا حکم دیا آتشبازون نے آتشبازی مین آگ لگائی بہت قسم کی آتشبازی چھوٹی جب آتشبازی چھوٹ چکی اُسوقت بکاول نے آکر عرض کیا کہ دسترخوان آراستہ ہی پس شاہزادیان خواجہ و جمال راہدار اور کل اپنے مصاحبون کو لیکر دسترخوان پر آئین ہر قسم کا کھانا چنا ہوا تھا کھانا کھایا گیا

بعد فراغت طعام پھر آکر مسند پر جلوہ گر ہوئین جلسہ آراستہ ہوا ساقی کو حکم دیا اُسنے پھر سب کو شراب سے سیر کیا اب مہروش و ماہ وش نے حکم دیا ایک مطربہ نے پہلے گت ناچی اُسکے بعد کئی غزلین گائین اسی گانے اور بجانے مین کوئی پہر رات آگئی اُسوقت مہروش و ماہ وش نے خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ ای اُستاد اب آپکے اور جمال کے گانے کا وقت آیا اب ہمکو گا کر خوش فرمائیے خواجہ نے کہا کہ مین ایک شرط سے گاتا ہون کہ مریخ جادو کو بھی بلائیے وہ بھی اس محفل مین آکر شریک ہون اور آج کا گانا سُنیین کل تو مین تھکا ہوا تھا اس سبب سے کچھ لطف نہوا اور اسوقت ساقی گری بھی مین اپنے طریقے سے کرونگا اور آپکو اپنے سب کمال دکھاؤنگا تاکہ آپکو بھی معلوم ہو کہ کوئی گویا آیا تھا مہروش و ماہ وش نے کہا کہ یہ امر تو کوئی دشوار نہین ہی کہ آپ ساقی گری کرین میکدہ موجود ہی حسبطور سے آپ چاہین شراب بلائین مگر یہ امر دشوار ہی کہ مریخ آتش خوار یہان آسکے اول تو وہ یہان کبھی آئے نہین دوسرے یہ وقت اُنکے آنے کا نہین ہی کیونکہ وہان بھی تو جلسہ سحر آراستہ ہوگا اُنکا وہان ہونا مقدم ہی وہ اسوقت کہین نہین جاتے ہین اکثر اُنکو والدہ نے بھی بُلایا تو اُنھون نے آنے سے انکار کیا اور کہا کہ اسوقت مین حاضر نہین ہوسکتا ہون اگر مین آؤنگا تو یہان کا کارخانہ خراب ہوگا آپ خود تشریف لائیے اگر کوئی اشد ضرورت ہو ورنہ مین صبح کو حاضر ہونگا چنانچہ جب والدہ کو کوئی ضرورت شدید ہوتی ہی وہ خود چلی جاتی ہین جبکہ اُنکے پاس مریخ کبھی شب کو نہ گیا تو یہان کیون آنے لگا بیکار ہی بُلانا خواجہ نے جواب دیا کہ خیر نہ آئے جمال نے اشارہ سے کہا کہ مین نے عرض نہ کیا تھا کہ وہ نہ آئیگا وہی ہوا نہ خواجہ نے اشارہ مین جواب دیا کہ خیر پروا کیا ہی تم دیکھے جاؤ ہوتا کیا ہی خواجہ نے دل مین یہ قصد کرلیا تھا کہ مہروش و ماہ وش اور سب اہل محفل کو بیہوش کر کے مہروش اور ماہ وش کو نذر زنبیل کرون اور مہروش کی صورت مین بنون اور ماہ وش جمال کو بناؤنگا اور ان دونون کی صورت بنکر یہان سے سوسن جادو کے پاس جاؤن اور سوسن جادو پر عیاری کرون اور اُسکو اسیر کرون اُسکے بعد پھر دیکھا جائیگا اور کوئی تدبیر مریخ جادو کے لیے کیجائیگی یہ جاتے کہان ہین سوسن کو تو اپنے قبضے مین کرون پھر دیکھا جائیگا بس جب مہروش نے خواجہ سے یہ کہا کہ میکدہ کا آپکو اختیار رہا اور مریخ آتش خوار تو آ نہین سکتا ہی اُسوقت خواجہ سلامت اپنے مقام سے اُٹھے اور ہمراہ داروغہ میکدہ کے میکدہ مین آئے اُسنے کنجی میکدہ کی خواجہ کے حوالے کی

آپ نے اُس سے فرمایا کہ اب تم جاؤ مین شراب لیکر آتا ہون آپنے بعد جانے اُسکے شراب کو خراب کرنا
شروع کیا پانچ کشتیان شراب کی درست کین خلاصہ یہ کہ جس رنگ کی شراب تھی اُسی رنگ کی صراحی
و کنٹر تھا اُنکے منھ سوہے سے باندھے اُنپر لچکا لپیٹا کشتیون مین لگایا زربفتی کشتی پوش اُنپر ڈالے
ایک کشتی مین الماس نگار جام و گلاس لگائے اُسپر بھی تورے پوش ڈالا بعد اُسکے تین کشتیان گزک
کی تیار کین کسی مین میوہ تھا کسی قاب مین مٹھائی حلوا سوہن کی لوزین کباب بہت نادر کار تیار کیے
اُنپر ادرک بہت باریک کٹی ہوئی پڑی ہوئی ایک قاب مین مٹر کے دانے تلے ہوے اُسپر مرچ سرخ
مرچین کٹی ہوئین اسطور سے گزک کی کشتیان تیار کین راوی بیان کرتا ہی کہ یہ سب سامان درست کرکے
بڑی عمدگی اور سلیقہ سے لیکر بارہ دری مین آئے اور لاکر سامنے وہ کشتیان رکھدین کشتی پوش سب پر
سے برطرف کیے اب جو سب نے دیکھا تو نئے طریقے سے کشتیان آراستہ پائین دیکھا کہ گلابیان اور
صراحیان و کنٹر اس طریقے سے کشتیون مین آراستہ ہین اور اس طریقے سے اُنکے منھ سوہے اور لچکے سے
بندھے ہوے ہین کہ جیسے عروسان شب اول گھونگھٹ نکالے ہوے سرنگون بیٹھی ہوئی ہین یہ دیکھکر
سب نے تعریف کی خواجہ اس طریقہ سے کشتیان آراستہ کرکے لائے کہ اگر زاہد خشک بھی دیکھلیتا
تو اُسکے منھ مین بھی پانی بھر آتا اور وہ بھی توبہ کا خیال نکرتا توبہ شکنی کرکے شرابخواری مین مصروف
ہوجاتا اور توبہ کا بالکل خیال نکرتا نہ روز باز پرس کا یہ دیکھکر سب نے بہت تعریف کی خصوصًا
مہروش و ماہ وش تو بہت ہی معرف ہوئین اور کہنے لگین کہ آجتک کوئی اس سلیقہ اور
طریقہ سے شراب لیکر اور یون کشتیون مین لگاکر نہین لایا بڑے بڑے کامل ہمنے ساقی نوکر رکھے
اور سلیقہ شعار بھی تھے مگر کوئی اس سلیقہ اور طریقہ سے کبھی شراب محفل مین نہین لایا جس
طریقہ سے اُستاد تم لائے ہو خواجہ نے جواب دیا کہ بڑا روپیہ صرف کیا ہزارون آدمیون کی
کی خدمت کی رات کو رات دن کو دن نہ خیال کیا جب یہ طریقہ اور سلیقہ حاصل ہوا ہی آپنے ابھی
دیکھا کیا ہی جب طریقہ شراب پلانے کا ملاحظہ فرمائیے گا تو آپکو معلوم ہوگا کہ یہ کمال بھی انسان
مین ہی اور انسان بڑا عقیل اور دانا ہی مہروش نے جواب دیا کہ ہمکو معلوم ہوگیا کہ آپ
بڑے صاحب کمال ہین اور آپکی تقریر اور طرز گفتگو کہے دیتی ہی ہان اب تو بہت دل مشتاق
ہی کچھ گانا شروع فرمائیے خواجہ نے جواب دیا کہ پہلے جمال کا گانا سنیے جو کہ مین نے اُس سے

آج یہان سے جاکر تعلیم کیا ہی صرف اس غرض سے کہ مجکو اُسے اپنا خلیفہ بنانا مدنظر ہی مین جانتا ہون کہ جسقدر میرے شاگرد ہین یہ اُن سب سے زیادہ جاننے لگے اور اسکو اُنسے زیادہ معلومات ہوجاے مہروش نے جمال کی طرف دیکھکر کہا کہ شروع کرو بس جمال نے سازندون کو جو کہ مہروش و ماہ وش کے ملازم تھے اور اسی غرض سے ملازم تھے کہ جو کوئی گانے والا آئے اور گائے تو یہ ساز بجائین اشارہ کیا کہ ساز کو ملاؤ اُنھون نے ساز ملایا جمال نے یہ غزل نواب سید علی خان عرف بن صاحب کاشف کی شروع کی غزل

نخلِ قامت مین جو دلبر کے ہون بر پستان کے
نقد جان دیکے مین لون مول ثمر پستان کے

ہوگیا دست تمنا کو کسی کے جب دخل
یون شگفتہ نہ ہونگے گلِ تر پستان کے

صاف انگیا کی کٹوری سے ہوا یہ ثابت
ایک ہی برج مین ہین شمس و قمر پستان کے

وصل مین اُسکے تشلوکہ کے جو کھولے بوتام
گنبدِ نور صفت کھل گئے در پستان کے

سینۂ صاف سے رہتا ہی خجل جیسے چرخِ برین
جلوے دکھلاتے ہین جب شمس و قمر پستان کے

ہوگیا قربِ حبابِ لب جو مستسقی
سیر ہوتی نہین دیکھے سے نظر پستان کے

کیون نہ دے خانۂ زنبور سے انکو تشبیہ
کہ ہین برمائے ہوئے قلب و جگر پستان کے

دھانی انگیا کی کٹوری سے ہوا یہ ظاہر
زنگ سا آگیا ہی آئنہ بر پستان کے

غسل کے وقت یہ کہتے ہین حبابِ لبِ جو
جلوے دکھلا ہمین ای رشکِ قمر پستان کے

شمع فانوس کی ہوگی نہ تجلی ایسی
جلوے جیسے کہ نظر آتے ہین ہر پستان کے

دل دبائے بھی ہی اور لب پہ بھی ہی مہرِ سکوت
کیون نہ عاشق ہون دل و جان سے بشر پستان کے

اُسکے جوبن سے لڑی رہتی ہی ہر وقت نظر
دیکھنے والے ہین ہم شام و سحر پستان کے

بال سینہ پہ جو بکھرے تو ہوا یہ ثابت
لکۂ ابر مین ہین شمس و قمر پستان کے

اُبھرے ہین نور کے دریا سے برابر کے حباب
ایک سی شکل ہی اور ایک سے گھر پستان کے

کیون نہ در آئین کلیجے مین لڑے جبکہ نظر
کم نہین برچھیون کی نوک سے سر پستان کے

دل کو کیون ہاتھون سے تھامے ہو کھو کیا گذری
پوچھے یہ اُنسے کوئی منھ ہین جدھر پستان کے

شمعے نور کے کہیے تو بجا ہی کاشف
گھر ہین روشن صفتِ برج قمر پستان کے

یہ غزل جو جمال راہدار نے گائی آج اور طریقہ اور طرز سے گائی بالکل نیا طریقہ تھا تمام محفل کو

بسمل کر دیا ہر ایک تعریف کرنے لگا خواجہ نے بھی بہت تعریف کی جب وہ گا کر چپ ہوا خواجہ نے کہا کہ ای جمال یہ مقام رہ گیا اور یہ مقام تمسے نہ ادا ہو سکا اسکا خیال رہے یہ کہکر کہا کہ لے اب تم سنو اور دیکھو کہ مین کیونکر گاتا ہون سازندون سے کہا کہ ذرا ہوشیاری کے ساتھ ساز بجائیے گا کسی مقام پر رہ نجائیے گا انھون نے کہا کہ نہین آپ گائین بس آپنے سامنے بیٹھکر یہ غزل نواب صاحب موصوف کی شروع کی غزل

گلا کیا اپنا کٹتا تھا فزون سختی مین پتھر سے
لہو کی جا اڑین چنگاریان قاتل کے خنجر سے

تناسب کب قمر کو ہی ہمارے ماہ پیکر سے
ضیا مین خالِ عارض ہین کہین وہ چند اختر سے

بھلا کیا ابر کو نسبت ہمارے دیدۂ تر سے
جہان مین نوح کا طوفان بپا ہو یہ اگر برسے

ہنسی مین سلک دندان پر نظر جب جا پڑی اپنی
ہوا لبریز اپنا دامنِ نظارہ گوہر سے

مجھے دیکھا جو آتے بزم مین یہ ہنسکے فرمایا
تم آئے بے طلب کسواسطے جاؤ مرے گھر سے

کسیکی تیغِ ابرو پر ہمارا دم جو نکلا تھا
دیا غسال نے بھی غسل آخر آبِ خنجر سے

ہوا ہون پیر مین اک حور وش کے عشقِ ابرو مین
نہین کم جھریان لوحِ جبین کی موجِ کوثر سے

پسِ مردن ہمین نالہ کشی کی ہی وہی عادت
نکلتے ہین شرارے رات دن تربت کے پتھر سے

کفِ افسوس ملتا ہی جلا جل غم مین دارا کے
صدائے سینہ کوبی آتی ہی طبلِ سکندر سے

چمن مین تو دمِ بادہ کشی گھر گھر کے آتے تھے
ہماری آہ کے بادل خدا جانے کہان برسے

بڑھی ہی عشق کے مکتب مین مشقِ لاغری ایسی
کہ جسمِ زار اپنا کم نہین ہی خطِ مسطر سے

فدا ہی حسن جسپر وہ حسین ہی اپنے پہلو مین
نہ کیونکر چاندنی مہتاب کی ہو گرد بستر سے

سمائی تھی جو اُس رخ کی تجلی تھا یہی باعث
نہ جھپکی آنکھ اپنی آفتابِ صبحِ محشر سے

کوئی جانباز اوچھل کیا نگاہون سے ہو مقتل مین
کہ تیغِ ترک تکتی ہر طرف ہی چشمِ جوہر سے

موذن کیون اذان دیتا ہی پچھلے سے شبِ وصلت
چھری کیون پھیرتا ہی نعرۂ اللہ اکبر سے

بھرے بیٹھے ہین کچھ ایسے کہ ساقی دیکھ ہی لیتا
ہماری آہ کے بادل اِدھر اُٹھے اُدھر برسے

بہت مدت سے کاشف روضۂ سرور پہ جانیکا
ارادہ ہی مگر مجبور ہین اپنے مقدر سے

یہ غزل خواجہ نے جو گائی تمام محفل کو دنگ کر دیا ہر ایک کا یہ عالم تھا کہ جیسے مرغ بسمل ہوتا ہی ہر ایک تڑپ رہا تھا کسیکے لب پر آہ تھی کسیکی زبان پر واہ تھی کوئی اُف اُف کر رہا تھا کسیکے آنسو روان تھے

کوئی سینہ پر ہاتھ رکھے ہوئے جھوم رہا تھا کوئی آہ سرد بھر رہا تھا ہر ایک اپنے رنگ مین مبتلا تھا تمام اہل محفل بیخود و بیحس تھے کسی کے سامنے تصویر معشوق پھر رہی تھی کوئی مثل تصویر گلی کے ساکت ہوکر رہ گیا تھا تمام طائران باغ اپنے آشیانون کو چھوڑ چھوڑ کر چلے آئے تھے اور اُس بنگیرہ پر کہ جسکے نیچے خواجہ بیٹھے ہوئے گا رہے تھے اپنے پرونکا سایہ کرکے ہوا پر قائم ہوئے تھے جانوران صحرائی صحرا سے اپنے مقام کو چھوڑکر اور یہ صداے دلاویز سُنکے گرد باغ کے آکر جمع ہوئے ہین جو طائر قفس مین بند ہین وہ مثل مرغ بسمل کے تڑپ رہے ہین اُنکا بس نہین ہی کہ قفس سے نکلکر سر خواجہ پر بلاگردان ہون جانوران پربستہ کا جب یہ حال ہو کہ صدقہ و نثار ہونے کا قصد کرین تو انسان کیون نہ فدا و نثار ہو اور مدہوش و بیخود ہو باغ کے تمام اشجار وجد مین آکر جھوم رہے ہین بارہ دری کو حیرت ہی مثل آئینہ سکتہ ہی ہر شی وجد مین ہی عجب طرح کا گانا ہی بڑے عرصے تک محفل کا عجب عالم رہا جب سب کو ہوش آیا بہت تعریف کی خواجہ کو بہت کچھ دیا مہروش نے پھر کہا کہ کوئی اور غزل گائیے خواجہ نے کہا کہ اب ساقی گری نکرون مہروش نے جواب دیا کہ آپکے گانے نے مست کردیا ہی شراب کی کیا ضرورت ہی ایک غزل اور گا لیجیے پھر شراب پلائیے گا خواجہ نے کہا کہ جیسی تمھاری مرضی یہ کہکر نئی نکالی سازندون کی طرف دیکھکر کہا کہ تم مہربانی رکھو تم ساتھ دے نہین سکتے ہو بیکار تکلیف ہوتی ہی گانے کا بھی لطف جاتا ہی وہ خواجہ کی صورت دیکھکر خاموش ہو رہے خواجہ نے ذ بجانا شروع کی اور یہ غزل نواب سید علی خان کاشف لکھنوی کی گانا شروع کی غزل

ہم جو محفل مین انکی لگا ر آئے
پھر پھرے ہون چمن کے خشک درخت
دیر مین ہم صنم صنم کہکر
سر جو میرا علم ہو نیزے پر
عوض گل چڑھا گئے تیوری
وصف گیسوے یار مین کاشف

دل کے ہاتھون سے بیقرار آئے
پھر الٰہی کہین بہار آئے
تجکو سو مرتبہ پکار آئے
نخل الفت مین کیون نہ بار آئے
جب کبھی وہ سر مزار آئے
ہاتھ مضمون بیشمار آئے

روز دیر و حرم مین جا جا کر
در ساغر اگر رہے دن رات
اپنے خالق کو جا کے مسجد مین
جب نظر سے چھپے وہ مہ پارا
دل بیتاب جب ہو پہلو مین

تیرے عاشق سمجھے پکار آئے
نہ کبھی آنکھ مین خمار آئے
شیخ صاحب کہو پکار آئے
دل کو کسطرح پھر قرار آئے
چین کیونکر تہ مزار آئے

راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ باغ مین مہروش و ماہ وش کے بیٹھے ہوئے یہ غزل کاشف لکھنوی کی بجا بجا کر گا رہے ہین سب اہل محفل دنگ ہین اور تعریف کر رہے ہین اُدھر ملکہ سوسن کوہ سوسن پر اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی تھی کہ اسکو یکایک خیال آیا کہ ذرا چل کر مرغ آتش خوار کے پاس وہان کا نقشہ دیکھون کہ اُسنے کیا بندوبست کیا ہی

کیونکہ مین اُسکو خبر دیچکی ہون کہ طلسم کشا کے آنے سے وہ غافل تو نہین ہی اسکا بھی دل بھی گھبرایا
ایک مرتبہ اسنے سحر کیا کہ تخت سحر اسکے سامنے آیا اسنے سوسنی رنگ کی پوشاک پہنی جھولی سحر کی
کاندھے پر ڈالی اب یہ تخت سحر پر سوار ہو کر طرف مریخ آتش خوار کے مقام کے چلی یہ تخت اُڑا ے
چلی جاتی تھی کہ اسکا گذر اُس سمت سے ہوا کہ جہان پر باغ تھا مہروش و ماہ وش کا اسکے کان مین
گانے کی صدا آئی اسنے تخت کو روکا اور سُنا کہ یہ صدا کدھر سے آتی ہی کیا خوب کوئی گا رہا ہی کیا آواز
ہی اور کیا گلا ہی کوئی بہت خوش گلو ہی چونکہ اسکو بھی گانے سے از حد شوق ہی یہ تخت کو روکے ہوے
ہوا پر سُنا کی کہ یہ کدھر سے آواز آتی ہی اب اسکو بخوبی ثابت ہوا کہ یہ آواز مہروش و ماہ وش
کے باغ سے آرہی ہی اسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ ذرا چلکر گانا بھی سُن لو اور لڑکیون کو بھی دیکھ لو اور یہ
دریافت کرو کہ یہ کئی دن سے آئین کیون نہین طبیعت کیسی ہی یہ تخت کو اُڑا کر چلی یہ بھی خیال کیا کہ اس
گانے والے کو بھی دیکھ لو کہ یہ کون ہی بہت ہی عمدہ اور پکا گانا گاتا ہی یہ تخت کو اُڑا کر باغ کے قریب
آئی یہان آکر اسنے دیکھا کہ اس کثرت سے روشنی ہی کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ باغ مین آگ لگی ہوئی ہی
اسنے دل مین خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ ان دونون نے یہ جلسہ آراستہ کیا ہی اُسی سبب سے
روشنی ہی اور یہی وجہ نہ آنے کی ہی چلو چلکر گانا سُن لو یہ اسی طور سے تخت اُڑاے ہوے باغ
مین آکر پہونچی پہلے اسکا قصد ہوا تھا کہ اسی طور سے تخت پر سوار گانا سُنا کرون جب دل گھبراے
اور طبیعت سیر ہو جاے تو جسطرف جاتی ہون اُس طرف جاؤن کیا فائدہ اُنکی بزم مین جانے
جانے سے جو ان جہان ہین نہ معلوم کس شغل مین ہون اپنی ہمسنون کے ساتھ بے تکلف بیٹھی
ہون مین جاؤن اُنکو میرا جانا اسوقت کا ناگوار ہو اُنکی خوشی بغم مبدل ہو مجکو کیا ضرور ہی کہ کسیکے
عیش مین خلل انداز ہون اُنھون نے بے تکلفانہ جلسہ آراستہ کیا ہی یہ سوچکر ایک سمت تخت کو
درختون کی آڑ مین لاکر قریب اُس جلسہ کے کھڑی ہوئی اب جو نگاہ دوڑا کر دیکھا تو یہ نظر آیا
کہ مہروش و ماہ وش خوب اپنے کو سنوارے ہوے مسند پر بیٹھی ہین گرد خواصین وغیرہ جمع ہین سامنے
جمال رابدار بیٹھا ہوا ہی اور سب سازندے موجود ہین کشتیان شراب کی سامنے چنی ہوئی ہین
ایک گویا تا دُبلا پتلا گلبدن کا پائجامہ پہنے ہوے نینو کا انگرکھا سر پر گولیدار پگڑی ہی مرد ضعیف سامنے
بیٹھا ہوا ڈھ بجا رہا ہی اور گا رہا ہی اس خوش الحانی سے گا رہا ہی کہ سب دنگ ہین سنگے کو بالکل

حرکت تک نہین ہوتی ہی یون شعر اُسکی زبان سے ادا ہوتے ہین کہ جیسے تار سے صدا نکلتی ہی سب اہل محفل مثل تصویر کے ساکت بیٹھے ہوے سُن رہے ہین اور اُسی کی طرف دیکھ رہے ہین یہ عالم ہی کہ جیسے اُسنکے سر دن پر جانور بیٹھے ہوے ہین اُنکے اڑ جانے کے خوف سے حرکت تک نہین کرسکتے ہین یا عالم سکتہ ہی کہ آنکھین کھولکر رہ گئے ہین ہان اسقدر تو ضرور ہی کہ آنکھون سے آنسو تو جاری ہین مگر اور کسی قسم کی حرکت تک نہین ہی بایہ ہی کہ کوئی دل پر ہاتھ رکھے ہوے ہی کوئی کلیجہ دونون ہاتھون سے سنبھالے ہوے ہی جب وہ گویّا تان لیتا ہی سب بیقرار ہو جاتے ہین عجب رنگ ہی یہ بھی بڑے ہرسے تک تخت کو روکے ہوے سُنا کی آخر کو اسکی بھی حالت دگرگون ہونے لگی اور دل پر قابو نہ رہا اسنے دیکھا کہ بہت پرند بالائے کنگرہ اُس مرد ضعیف کے سر پر سایہ فگن ہین اور بہت سے چرند و درند بیرون باغ بیخود و بیدم پڑے ہوے ہین یہ اُس مرد ضعیف کے گانے کا اثر ہی کہ انسان تو کیا حیوان تک بیخود ہین اور وجد کر رہے ہین حیوان تو حیوان درخت و در و دیوار بسبب وجد کے جھوم رہے ہین جب اسکا یہ حال ہوا کہ یہ بیخود ہو کر جھومنے لگی اُسوقت اسکے دل نے کشش کی اور اسنے خیال کیا کہ اُسی مقام پر چلکر ذرا دیر ٹھہر کر گانا سنو کیونکہ اسقدر عمر آئی ایسا گانا سُننے مین نہین آیا ہی یہ کون ہی اسکو تو آجتک مین نے نہین دیکھا یہ کوئی نیا گویّا ہی اور اس دربند کا رہنے والا بھی نہین معلوم ہوتا ہی ذرا چلکر دریافت کرنا چاہیے اگر یہ میری نوکری کرے تو اسکو نوکر رکھون اس سے خوب دل بہلا کریگا کچھ دیر تو غم غلط ہوگا یہ دل سے باتین کرکے تخت پر سے اُتری اور طرف محفل کے چلی راوی بیان کرتا ہی کہ گو اسکا قصد وہان جانے کا نہ تھا مگر خواجہ کے گانے نے اسکو بھی بیقرار کر دیا اور کھینچ بلایا گانا کیا ہی گویا مقناطیس ہی کہ جس طور سے مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہی اُسی طور سے خواجہ کا گانا جہان کسی نے سُنا بس دل بیقرار ہو گیا جہان کہین ہوا کھنچکر اُسی مقام پر چلا آیا کہ جہان خواجہ گا رہے ہونگے آمدم برسر قصہ ادھر سے یہ چلی اُدھر خواجہ نے گانا موقوف کیا نَے کو بجانا موقوف کیا تھوڑے عرصے مین سب کو ہوش آگیا اپنے آپ مین سب آئے تعریف ہونے لگی روپیہ اشرفی برسنے لگا یہ بیقرار ہو کر چلی تھی جب اسنے سُنا کہ اُسنے گانا موقوف کیا دل سے کہا کہ واہ ری تقدیر جب ہم چلے اُسیوقت اُسنے بھی گانا موقوف کیا خیر مین جا کر اور کہکر گوا ؤنگی یہ سوچتی ہوئی قریب آئی جیسے ایک خواص کی نگاہ سوسن پر پڑی اُسنے ہاتھ جوڑکر

مہروش سے کہا کہ ملکہ عالم غضب ہوگیا ملکہ جہان آپکی والدہ سوسن جادو وہ دیکھیے تشریف لاتی ہین مہروش و ماہ وش نے کہا کہ کہان کہان کیا تجکو خبط ہوا ہی وہ اپنے باغ مین آرام فرما رہی ہونگی وہ اسوقت کہان اُسنے کہا کہ مین سچ عرض کرتی ہون وہ کیا سامنے چلی آتی ہین اب مہروش و ماہ وش نے سر اُٹھا کر دیکھا تو واقعی سوسن چلی آتی ہی یہ دیکھنا تھا کہ دم نکل گیا صرف اس خیال سے کہ ایک تو نیا گویا یہان موجود ہی دوسرے جمال صرف اس خیال سے کہ اگر طلب کیا تھا تو ہمسے اجازت کیون نہ حاصل کرلی بدون اجازت کے کیون طلب کیا صرف اسی خفگی کا خیال تھا مگر اب کیا ہوتا ہی سوسن کو دیکھتے ہی دونون کی دونون اُٹھ کھڑی ہوئین اُنکا اُٹھنا تھا کہ سب خواصین مصاحبین بھی کھڑی ہوگئین خواجہ نے جو یہ رنگ دیکھا گھبرا کر کہا کہ کیون ملکہ کیون کیا ہوا جو اسقدر آپ پریشان ہوگئین مہروش نے کہا کہ اُستاد کچھ نہین والدہ ماجدہ تشریف لاتی ہین ہم اُنکے استقبال کو جاتے ہین نہ معلوم اسوقت کس غرض سے تشریف لاتی ہین کیونکہ یہ وقت تو اُنکے آرام کرنے کا ہی یہ جو اُنھون نے کہا خواجہ نے بھی پلٹ کر دیکھا اور جمال نے بھی جمال تو ہزار مرتبہ دیکھ چکا ہی مگر خواجہ نے دیکھا کہ ایک ضعیف سی عورت سوسنی رنگ کی پوشاک پہنے ہوے مگر چہرے سے خرانٹ پنا ظاہر بڑی لکاتہ شیطان کی خالہ چہرے سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ ساحرۂ زبردست ہی بادۂ کبر و نخوت سے مست ہی آنکھون اور کانون سے شعلے نکل رہے ہین بدون جلائے خود بخود آتش بغض و نفاق سے جل رہی ہی گو ابھی زندہ ہی مگر آتش دوزخ نے اُسکو پردۂ دنیا پر آکر گھیرا ہی دونون آنکھین دو طاس خون معلوم ہوتی ہین ایسی بڑھیا ہی کہ منھ مین دانت ہین نہ پیٹ مین آنت مگر بظاہر سحر و ساحری مین اپنے وقت کی سامری و جمشید ہی مکر و دغا مین شیطان کی اُستانی بلکہ نانی ہی جھولی کاندھے پر پڑی ہوئی اسطرف چلی آتی ہی خواجہ اُسکی صورت دیکھکر خائف ہوے یا حفیظ و یا حفیظ دل مین پڑھنے لگے اور کہنے لگے کہ جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو مگر دل مین خوش بھی ہوے کہ یہ لکاتہ یہان آگئی ہی مین اسکا کام اسی مقام پر تمام کیا چاہتا ہون جاتی کہان ہی مجکو تکلیف بھی نکرنا پڑی مگر راوی بیان کرتا ہی کہ بسبب سحر کے ایسی وہ بدشکل تھی اور ایسی بدصورت تھی کہ دیو بھی دیکھتا تو ڈر جاتا ہمہ تن وہ سحر بنی ہوئی تھی اُسکے اشارون سے افسون گری و شعبدہ بازی پیدا تھی

خواجہ نے اُسکو دیکھکر جمال زاہدار سے کہا کہ کیا یہ ہی سوسن جادو در بند سوسن کی مالک
ہی اور اسی کی حفاظت مین لوح طلسم ہی جمال نے جوابدیا کہ جی ہان یہ ہی لکاتہ مہروش و ماہ وش
کی مادر نامہربان ہی خواجہ نے کہا کہ یہ تو ایسی بدصورت ہی کہ خدا اسکی صورت نہ دکھائے اور لڑکیان
ایسی صورت مین جمال نے جوابدیا کہ ای استاد یہ ایسی بدصورت و بدشکل نہین ہی بلکہ سحر سے اپنے کو
ایسا بنائے ہوئے ہی عورت وضعدار و خوبصورت ہی نہ ایسی ضعیف ہی جیسی کہ یہ اسوقت ہی
یہ حالت اسنے اپنی سحر سے بنائی ہی خواجہ نے جوابدیا کہ یہ نئی بات ہی ہمنے جسقدر جادوگرنیان بدصورت
دیکھین اُنکو یہ ہی دیکھا کہ وہ اپنے کو سحر سے خوبصورت و شکیل بنائے رہتی ہین برخلاف اسکے
کہ اسنے اپنے کو بدصورت بنایا ہی نہ معلوم اسکا کیا سبب ہی جمال نے جوابدیا کہ کوئی تو سبب ہوگا
خواجہ نے کہا خیر میرے خدا نے اسکو یہان پہونچادیا اب یہ موت کے پنجہ مین آگئی ہی قضا اسکو
گھیر کر لائی ہی اب یہ جاتی کہان ہی بڑی زحمت سے بچا خداوند کریم بڑا کارساز ہی اب یہ شراب
بیہوشی ملی ہوئی اسکو پلاؤنگا اور بیہوش کر کے اسیر کرلونگا گو قبل مین میرا قصد تھا کہ
مہروش و ماہ وش کو بیہوش کرون ایک کی صورت تمکو بناؤن اور ایک کی صورت خود بنون
اور تمکو سوسن کے پاس جاکر عیاری کرون اور اسیر کرلون جب وہ یہان خود آگئی ہی تو اب
کیا ضرورت ہی خدا نے اسکو یہان پہونچادیا قضا اسکا دامن پکڑکر اسطرف کھینچ لائی کیا قدرت خدا
اور شان کبریائی ہی جمال نے کہا کہ استاد ذرا سمجھ بوجھکر عیاری کیجیے گا یہ لکاتہ بڑی علامہ اور ہوشیار ہی
خواجہ نے کہا کہ تم دیکھنا ہوتا کیا ہی مین پہلے ہی صورت دیکھکر سمجھ چکا ہون خواجہ مین اور جمال مین اشارون
مین یہ باتین ہورہی ہین گو اُس مقام پر کوئی نہین ہی سب سوسن کے استقبال کو گئے ہین جمال
نے یہ سنکے خواجہ کو اشارہ مین جوابدیا کہ خداوند کریم آپکی آرزو پوری کرے اور آپکے بدولت میری بھی مراد کو
بر لائے اور آپکو کامیاب کرے یہان یہ گفتگو ہورہی ہی ادھر مہروش و ماہ وش دونون مان کے
استقبال کو مع خواصون کے چلی تھین تھوڑی دور راہ طی کی تھی کہ سوسن کی نگاہ انپر پڑی اور انکی
سوسن پر ان دونون نے بہت جھک کر اور مؤدب ہوکر مان کو مجرا کیا اُسنے جوابدیا کہ سلامت رہو برخوردار
من تمھاری شادی ہو دولہ آئے بچے ہون پروان چڑھو اور چند قدم بڑھکر گلے سے لگایا پیشانیون پر
بوسہ دیا گو اُسنے ناراض ہی بسبب سحر و ساحری کے نہ حاصل کرنے سے مگر پھر بھی مان کی محبت ہی اور الفت ہی اسوقت

کچھ پیار آگیا بیٹیانیون کو چوم کر کہا کہ کیا سبب تھا جو کئی دن سے نہین آئین نصیب دشمنان مزاج تو اچھا تھا مہروش و ماہ وش نے جواب دیا کہ جی ہان طبیعت تو اچھی تھی مگر کچھ نزلہ کی شکایت تھی اس سبب سے حاضر نہو سکی کہا اب تو کوئی شکایت نہین ہی کہا کہ جی نہین اب تو بخوبی طبیعت اچھی ہی کہا کہ کیون یہ جلسہ آج کیسا ہی کہا کہ ایک گویا کوہ بے ستون کیطرف سے بعد برباد ہونے کوہ بے ستون کے اور بے ستون جادو کے مارے جانے سے تباہ و برباد ہو کر ادھر نکل آیا یہ وہ گویا ہی جو کہ بے ستون کے پاس ملازم تھا اور جمال رابدار جو آپکا ملازم ہی اسنے اس سے علم موسیقی کی تعلیم پائی ہی ہمنے جو سنا اور یہ سنا کہ گاتا خوب ہی پہلے اسکو کل اس جلسہ مین بلایا کہ جو جلسہ سحر کا کنارے تالاب کے شب بھر برپا ہوتا ہی وہان اسکا گانا سنا ہمکو پسند آیا آج اسکو اپنے مکان پر مع جمال رابدار کے طلب کیا آپکے گانا سننے کے لیے یہ جلسہ آراستہ کیا ہمنے آپکو اس غرض سے اطلاع نہین دی کہ اگر اچھا گاتا ہوگا تو ہم اسکو لیکر آپکی خدمت مین حاضر ہونگی آپکو کیون زحمت دین سوسن نے کہا کہ مین حیران تھی کہ جلسہ کیسا ہی اور یہ کون گا رہا ہی مین اسوقت بیٹھی تھی کچھ ایسی پریشان ہوئی اور دل گھبرایا کہ باغ مین گھبرا گیا مین نے قصد کیا کہ مہرخ کے پاس چلون وہان کچھ جی بہلاؤن تخت پر سوار جاتی تھی کہ گانے کی کان مین صدا آئی کچھ ایسی وہ بھلی معلوم ہوئی کہ اس صدا کیطرف چلی یکایک وہ صدا تمہارے باغ سے آتی ہوئی معلوم ہوئی مین یہان آئی باغ کو آراستہ پایا روشنی دیکھی مین نے خیال کیا کہ لڑکیون نے جلسہ آراستہ کیا ہی چلو ذرا یہان دم بھر ٹھہر کر جی بہلالون یہان جو آئی تو ایک نئے شخص کو گاتے ہوے دیکھا اتو اور زیادہ اشتیاق ہوا تخت پر سے اتر کر چلی کہ سنے گانا موقوف کردیا کیا بری تقدیر ہی ان دونون نے جواب دیا کہ آپ تشریف لیچلین وہ گائیگا آپکے دلکو خوش کریگا امان جان یہ بڑا صاحب کمال ہی ستار بھی خوب بجاتا ہی اور گاتا بھی خوب ہی اتنا یہ دونون خوب تعریف کرنیلگین آسمان پر چڑھا دیا وہ ہان ہان کرتی ہوئی انکے ہمراہ آئی جہان جلسہ آراستہ تھا جب وہ قریب آئی جمال نے بھی اور خواجہ نے اٹھکر سلام کیا خواجہ نے دعا دی کہ اعلی اعلی مراتب رہین اے ملکہ سوسن جادو و آفتاب سحر و ساحری آپ ہی کے دم سے روشن ہی آپ پر ساحری جمشید کی دیا ہے مین ایک مدت سے آپکی قدم بوسی کا مشتاق تھا کوہ بے ستون پر آپکی عنایتون اور مہربانیون و مروتون کا حال سنتا تھا کہ جو آپ لوگونکے ہمراہ کرتی تھین اور دل بیقرار رہتا تھا کہ کسی ذریعے سے آپکی خدمت مین پہونچون مگر بے ستون جادو کی خدمت سے مہلت ہی نہین ہوتی تھی وہ کچھ ایسا کرم فرماتے تھے کہ جسکے سبب سے انکے قدم ترک کرنیکو جی نچاہتا تھا خیر وہ گھر تو برباد ہوا تقدیر نے

ملکہ

یہان پہونچا دیا آپکے قدم دیکھنا نصیب مین تھے جو میرے دلمین آیا کہ جمال پاس چلون یہان آیا تقدیر نے
جو رسائی کی تو شاہزادیون کی خدمت مین حاضر ہونے کا اتفاق ہوا انھون نے مجھ ایسے نالائق کی ایسی قدر فرمائی
کہ اپنی صحبت مین طلب فرمایا یہان حاضر ہوا مین خود اس امر کی خواہش رکھتا تھا کہ آپکی زیارت نصیب ہو مین ضرور
شاہزادیون سے عرض کرتا کہ آپ مجکو ملکہ کی خدمت مین لیچلین تاکہ مین آنکی بھی قدمبوسی حاصل کرون چونکہ میرے
مقدر مین آپکی زیارت نصیب ہونی تھی اُسنے ایسی رسائی کی کہ آپ خود تشریف لائین اسوقت مین اپنی خوشی کی کیا حالت
بیان کرون واقعی جامہ میرا تنگ ہو گیا مین اپنے پیرہن مین نہین سماتا ہون کیونکہ خداوند نے میری خوشی کے
موافق اسوقت تقدیر فرمائی آپکے نور جمال سے میری آنکھونکو منور فرمایا آپکے تشریف لانے سے دوسرا رنگ محفل کا
ہو گیا اب اور ہی رونق ہو گئی یہ ابھی بچہ ہین انکو ان باتون کی کیا قدر ہی ہان آپنے بڑے بڑے گانے والون کو
سُنا ہی آپ قدر فرمائیے گا مین یہ ہی افسوس کر رہا تھا کہ افسوس اسوقت کوئی قدردان نہین ہی مین کسکو گانا
سُناؤن اگر کوئی قدردان ہوتا یہ میرا گانا سُنتا تو قدر فرماتا مین شاہزادیون کی خوشی کر رہا تھا اُنکا دل
بہلا رہا تھا ہان اب میرا بھی دل لگے گا اور جو جو کمال مجکو آتے ہین اور جسقدر مجکو گانا آتا ہی سب اسوقت
آپکے روبرو گاؤنگا اور آپکو سب کمال دکھاؤنگا کیونکہ آپ صاحب قدر ہین خواجہ نے کچھ ایسی تقریر کی کہ
سوسن جادو خواجہ کی دام تقریر مین اسیر ہو گئی صرف باتون ہی پر فریفتہ ہوئی گانا تو درکنار ہی خواجہ
نے اُسکو دام تقریر مین اسیر کر لیا وہ یہ کہکر مسند پر بیٹھی کہ واقعی آپ خوب گاتے ہین مین دور سے سُنتی
ہوئی چلی آتی ہون گو میرا قصد ادھر آنے کا نہ تھا مگر آپکی آواز اور گانے نے ایسی کشش کی کہ مین آدھر
نہ گئی ادھر چلی آئی یہان آکر آپکو گاتے ہوئے پایا بڑے عرصے تک درختون کی آڑ مین کھڑی ہوئی سُنا کی
جب دل بہت بیقرار ہوا یہان آئی آپنے یہ غضب کیا کہ میرے آتے ہی گانا موقوف کر دیا خواجہ نے جوابدیا
کہ ای ملکہ یہ آپکی قدردانی اور پرورش ہی کہ مجھ ذرہ بیمقدار کی اسقدر تعریف فرماتی ہین ای ملکہ عالم مین گانا
کیا جانون کچھ آئین بائین شائین بکتا آپ لوگونکو خوش کرنے کی پر دری و تن پر وری کر لیتا ہون ورنہ جو گانا ہی
وہ مجکو کب آتا ہی سچ تو یہ ہی کہ جمال مجھسے اچھا گاتا ہی سوسن نے جوابدیا کہ اس انکسار نے تمھاری
یہ قدر بڑھائی ہی اور اس مرتبہ کو پہنچایا ہی کہ ہر ایک قدر کرتا ہی اور عزیز رکھتا ہی مین اپنے علم کے نزدیک
کہتی ہون اور جسقدر مین نے سُنا ہی اُسکے موافق کہ واقعی اسوقت تمھارا مثل و نظیر اس فن مین نہین ہی
واقعی مین نے بڑے بڑے جلسے دیکھے اور بڑے بڑے گانے والونکا گانا سُنا مگر کسیکو ایسا نہین پایا جیسا

گویا یا گانے کی صفت یہ ہی کہ دل بیقرار ہوجائے جوجہان پر ہو اُسی مقام پر بیخود ہو کر رہ جاے اگر کوس بھر پر ہو
تو یہی جی چاہے کہ پر پیدا ہون اور مین اُس مقام پر پہونچ جاؤن جہان یہ گانا ہوتا ہی اور جب گانیوالا
تان لے دل بیقرار ہو جائے یہ اثر مین نے آپ ہی کے گانے مین دیکھا کہ مین جاتی کہان تھی اور چلی کہان
آئی دل بیقرار ہو گیا لاکھ مین نے چاہا کہ اپنے کام کو جاؤن دل نے گوارا نہ کیا آخر بدون ادھر آئے قرار
نہ آیا خواجہ نے کہا کہ یہ آپکی عنایت ہی اور آپکی صرف قدر دانی ہی خیر جو مجکو آتا ہی وہ آپکو سناتا ہون سوسن
نے کہا کہ پہلے یہ تو فرمائیے کہ آپکا آنا کیونکر ہوا تب خواجہ نے تمام حال جو کہ مہروش وماہ وش کے روبرو
اپنے آنے کا اور کوہ بےستون کے برباد ہونے کا اور بادشاہ سابق کے رہا ہونے کا اور بےستون جادو
کے مارے جانیکا اور اپنے تباہ ہوکر نکلنے کا ادھر اس قصد سے آنیکا کہ جمال کو اپنا خلیفہ کرون سب
بیان کیا اور کہا کہ اس غرض سے ادھر آنا ہوا ناظرین کی خدمت مین عرض ہی کہ بسبب مکرر ہونے کے
اور طول کے اس مقام پر اُس تقریر کو نہین تحریر کیا سوسن نے یہ سنکے دریافت کیا کہ اب طلسم کشا
کا کیا قصد ہی کہا کہ مین نے سنا ہی کہ اب یہ فکر ہو رہی ہی کہ کسی تدبیر سے مریخ آتش خوار کو قتل کیا چاہیے
تاکہ راہ دربند کی کھلے اور دربند مین جا کر لوح کی فکر کیجائے کیونکہ بادشاہ طلسم سیمائے بلند آواز نے
شریک ہوکر طلسم کشا کو سب حال سے آگاہ کردیا دوسرے حکیم استقلینوس سے جب مین چلا تھا تو
مین نے یہ سنا تھا کہ عمرو عیار ادھر کا قصد رکھتا ہی پہلے وہ آئیگا برائے دریافت حالات پھر اُسکے
بعد طلسم کشا آئیگا جب وہ یہان کے حالات دریافت کرکے جا چکیگا خداوند خیر کرین سوسن
نے جواب دیا کہ وہ لوگ اسی حسرت مین رہینگے میری زندگی تک تو اس دربند پر قبضہ پا نہین سکتے ہین
نہ مریخ کو قتل کرسکتے ہین نہ لوح ملسکتی ہی وہ سارہ بان زادہ کیا لیاقت رکھتا ہی جو ادھر آئیگا اگر آئیگا
تو اسیر ہو جائیگا اسیر کیا منحصر ہی وہ جو بڑے حکیم ہین اور وہ جو بڑے بادشاہ طلسم ہین جو کہ مدتون
حکومت طلسم کرچکے ہین وہ تو آکر دیکھ لین کہ یہان سے کیونکر زندہ جاتے ہین ان لوگون پر کیا موقوف ہی
خود طلسم کشا آکر دیکھ لے کہ وہ یہان سے زندہ بھی جاتا ہی گو مالک اسم اعظم یعنی باطل السحر ہی مگر پھر بھی
زندہ نہ جاسکے گا اسیر ہو جائیگا اور قتل کیا جائیگا کیونکہ یہ طلسم مثل اور طلسمون کے نہین ہی کہ باسانی
فتح ہو جائے اور لوح ملجائے جب تک لوح نہ ملیگی طلسم کا فتح ہونا دشوار اور لوح جب تک یہ دربند
نہ فتح ہوگا نہ ملیگی اس دربند کا فتح ہونا دشوار ہی کیونکہ یہ دربند بھی اور دربندون کے مانند نہین ہی کہ فتح ہو جاے ۱۱

یہ کوہ بے ستون نہین ہی کہ فتح کر لیا یا مین بے ستون جادو نہین ہون کہ قتل کرڈالا میرا قتل کرنا بھی بہت دشوار ہی خیر اگر عمرو عیار آتا ہی تو آئے یہان ذرا مزہ بھی پائے خواجہ نے جواب دیا کہ ملکہ وہ بہت بڑا مکار اور جعلساز و عیار ہی سوسن نے کہا کہ مین اُسکے حال سے بخوبی آگاہ ہون وہ میرا کیا بنا سکیگا یہان آکر سوائے ذلیل ہونے اور اسیر ہونے کے دوسری بات اُسکو نہ حاصل ہوگی خواجہ نے کہا خیر ہمکو اس سے کیا غرض خداوند ایسا ہی کرین اُسنے میرا بہت دل دکھایا ہی اور بہت بڑا صدمہ دیا ہی اس حالت کو پہونچا ملکہ نے کہا کہ یہان آکر اس سے بدتر اُسکی حالت ہوگی تم دیکھ لینا اگر یہان ہونگے آپنے جواب دیا کہ خداوند اُسکی صورت نہ دکھائین خداوند ایسا کرین کہ وہ منحوس قدم یہان نہ آئین ملکہ نے کہا کہ آئینگے تو کیا ہوگا مابدولت کو نہ عمرو سے خوف ہی نہ حمزہ سے نہ اور کسی سے اب تم کچھ گاؤ تا کہ دل خوش ہو اس بیکار کی تقریر سے کیا فائدہ خواجہ نے اُسکی تقریر سُنکے دل مین کہا کہ بڑی متکبر ہی دیکھو اسکا کیونکر غرور نکالتا ہون جاتی کہان ہی جیسا یہ مجکو بُرا کہتی ہی ویسی ہی یہ سزا پائیگی میرے ہاتھ سے ماری جائیگی یہ کہکر آپنے کہا کہ ملکہ سنو مین گاتا ہون بس آپنے تان اُٹھائی اور گانا شروع کیا خوب خوب گائے سوسن جادو کو مست کر دیا اور سب محفل کو خلاصہ یہ کہ خواجہ ایسا ایسا گائے کہ سوسن وجد کرنے لگی اور سوائے آہ کے اُسکی زبان سے دوسری لفظ نہ نکلتی تھی گاتے گاتے ایک مرتبہ آپ اُٹھ کھڑے ہوے اور گھنگرو پاؤن سے باندھے گانے بھی جاتے ہین تالی بھی بجاتے جاتے ہین اور گت بھی ناچتے جاتے ہین یہ غزل کاشف لکھنوی کی ورد زبان ہی

غزل

مقام اُسنے کیا ہی لامکان پر
نہین ٹوٹا یہ شیشہ می کا ساقی
مزہ ہی آجتک اُسکا زبان پر
نہین پیتا ہی تو زاہد اگرچہ
کیا قبضہ بتون نے اُس مکان پر
ملایا خاک مین جس طرح مجکو
کمر باندھے تو قاتل امتحان پر
ہی کاشف زار ایسا کیا اُٹھے گا
نئی بیداد ہی مجھ ناتوان پر
گرا ہی آسمان مجھ ناتوان پر
نہ مسجد مین ہی نہ میکدہ مین
لگا ہی لے ذرا اپنی زبان پر
خدا کی شان ہی وہ بت خفا ہو
غضب ٹوٹے خدا کا آسمان پر
تڑپنے سے مرے دل کے شب ہجر
گرے گا رشک کی صورت جہان پر
ہماری آہ کب ہی آسمان پر
کمر باندھی ہی اُسنے امتحان پر
لب شیرین کا بوسہ اک لیا تھا
بتا دل اب اُسے ڈھونڈھون کہان پر
ہمارا دل جو تھا اللہ کا گھر
جو نام اللہ کا آئے زبان پر
ابھی ہم تیغ پر رکھدین گلے کو
گرے بجلی الٰہی آسمان پر

یہ غزل گاتے جاتے تھے اور گت ناچتے

جاتے تھے کبھی ایک گھنگرو بولا کبھی دو کبھی سب کبھی آدھے کبھی کوئی نہ بولا کبھی آپنے گت نابچتے ناچتے ٹھوکر لی کہ
یہ معلوم ہوا کہ اب گرے اُسی حالت مین سنبھل گئے گرتے گرتے اب جو اُٹھے تو ہاتھ مین ساغر بہشتی شیشہ
شراب کا تھا بس اُسی گت ناچنے اور گانے مین ساغر کو لبریز کیا اُسکو سر پر رکھا اور گت شروع کی
نئے طریقہ سے گائے اور ناچے ذرا بھی جام کو حرکت تک نہوئی گو سیکڑون ٹھوکرین لین کبھی بیٹھ گئے
کبھی اُٹھ کھڑے ہوے کبھی توڑا لیا کبھی بیٹھکر بتایا ہاتھون سے کبھی آنکھ کا اشارہ کیا یہ کمال دیکھکر اہل محفل
کا یہ حال ہی سوائے واہ واہ کے دوسری صدا نہین ہی ہر طرف صدائے احسنت و مرحبا بلند ہی
سب وجد مین ہین جہان پر سوسن بیٹھی ہوئی تھی ٹھوکرین لیتے ہوے توڑے لیتے ہوے اُسکے
قریب آئے جام شراب لبریز کیا ہوا سر پر تھا اُسی حالت مین سر جھکا کر کہا کہ ایسے قدردانون کو شراب سر
سے پلاتے ہین یہ کہکر جام پیش کیا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ خود بھی کہہ چکے تھے کہ مین ساقی گری خوب کرتا ہون
اور مہر وش و ماہ وش نے بھی سوسن سے کہا تھا کہ انھون نے اپنی ساقی گری کی بہت تعریف کی ہی اور کہا
ہی کہ مین ناچتا بھی خوب ہون جی گھنگرو آپکی اجازت ہووے بولین اگر حکم ہو ایک بھی نہ بولے اُسی حالت
گت ناچنے مین سر سے شراب پلاتا ہون اسی غرض سے مین نے میکدہ اُنکے سپرد کر دیا ہی چلکر ملاحظہ
فرمائیے گا کہ کس سلیقہ سے شراب کشتیون مین لگا کر لائے ہین کہ آجتک کوئی اس طور سے نہین لایا ہی نہ
لائیگا سوسن نے آکر دیکھا بھی تھا کہ واقعی نئے طریقہ سے کشتیان آراستہ کی ہین یہ بہت خوش ہوئی تھی
دل مین اسنے کہا تھا کہ یہ آدمی لائق نوکر رکھنے کے ہی آپنے بھی یہ ہی کہا تھا کہ جی گھنگرو آپکی اجازت ہووے
بولین چنانچہ اُسی طریقے سے آپ ناچے اور گائے اور جام شراب سامنے لیکر آئے جب انھون نے
سر جھکا کر اُسکو جام دیا اُسنے وہ جام شراب لیکر ہاتھ پر رکھا اور کچھ پس پشت پلٹ کر دیکھا اُسکے بعد
اسنے قصد کیا کہ جام کو لبون سے لگا کر بے اندیشہ انجام پی جاؤن آب اُسکے پشت کی طرف دیکھنے سے
ہوشیار ہو گئے تھے یہ خیال کیا تھا کہ خواجہ اسکا پشت کی طرف دیکھنا خالی از علت نہین ہی ہوشیار
ہو جانا چاہیے ایسا نہو کہ دھوکا کھاؤ کیونکہ یہ کہہ چکی ہی کہ مین ہوشیار رہون اسنے کوئی تدبیر اپنے
بچاؤ کی کی ہو تو تم اسیر ہو جاؤ بس انکا ہاتھ گلیم پر تھا اور جال پر اور اُسکی طرف دیکھ رہے تھے
مگر کچھ دور کھڑے کہہ رہے تھے کہ ملکہ شراب نوش فرمائیے تاکہ سرور ہو میرے گانے کا لطف حاصل
ہو ادھر اُسنے پینے کے قصد سے جام طرف لبون کے بڑھایا کہ یکایک جام کے اندر شراب نے

جوش مارا اب اسنے شراب کی طرف بنگاہ تند دیکھا اور کہا کہ او خراب تبا کہ تجھ مین کیا ہی جو تو جوش مارتی
ہی جام مین سے آواز آئی کہ ای ملکہ خبردار ہو جاؤ اور ہوشیار ہو یہ گونیا نہین ہی بلکہ خواجہ عمرو عیار
حمزہ خود ہی تمھارے اسیر کرنے کو بحکم حمزہ یہان آیا ہی اس جام مین بیہوشی ملی ہی ادھر تمنے پی ادھر بیہوش
ہو کر گرین مین خالص شراب نہین ہون بلکہ مجھ مین دو مثقال سے زیادہ بیہوشی ہی اور جسقدر یہان شراب
ہی سب بیہوشی آمیز ہی تمھاری لڑکیون کو اسنے دھوکا دیا ہی صرف تمھاری و مریخ کی تلاش مین آیا ہی
اسنے کل ہی تالاب والے جلسہ مین چاہا تھا کہ اپنا رنگ جماؤن ساقی گری کرکے مریخ کو شراب بیہوشی آمیز
پلاکر بیہوش کرون مگر اس سبب سے مجبور ہو گیا کہ وہان اسکا جرجا ہی نہین ہوا بلکہ اسنے خود
خواہش کی تو مہروش نے کہا کہ یہان شراب خواری کی اجازت نہین ہی یہ خاموش ہو رہا یہان بھی
آکر اسنے یہ ڈھنگ ڈالا تھا کہ مریخ کو طلب فرمائیے مہروش نے انکار کیا مگر اسنے اسپر بھی اپنا کام کیا
گویا اسکو خبر تھی کہ تم آؤ گی جو اسنے پہلے سے بیہوشی ملا رکھی تھی بہت جلد اسیر فرمائیے یہ عمرو ہی یہ عمرو
ہی یہ عمرو ہی یہ صدا دیکر شراب شعلہ جوالہ بنکر جام سے اڑ گئی اور بلند ہو کر اس شعلہ سے بھی یہی
صدا آئی اس واقعہ کا ہونا تھا اور شراب کا شعلہ بنکر اڑنا تھا کہ سوسن نے یہ کہکر قصد کیا کہ لفظ گیر
کہون کہ او ساربان زادے مین نے تجکو پہچانا تو جاتا کہان ہی بڑا غضب کیا تھا مجکو مار لیا تھا اگر
مین اپنا بندوبست نکرتی تو تو اپنا کام کر چکا تھا مین نے جب سے یہ سنا ہی کہ طلسم کشا آگیا ہی اسکے
ساتھ اسکا عیار بھی ہی اسوقت سے مین نے اپنا بندوبست کر لیا ہی مین غافل نہ تھی بھلا تو میرا کیا بنا سکتا
تھا اور بنا سکتا ہی اب میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہی مین نے پہچان لیا تجکو تیرے حال سے شراب نے
آگاہ کیا مین حیران تھی کہ یہ گونیا قیصر زمان توڑ خان کہان سے آیا مین اکثر بے ستون کے پاس گئی ہون
تو مین نے اور بہت سے گوپے اسکی سرکار مین دیکھے مگر اسکو نہین دیکھا پھر یہ خیال کیا تھا کہ شاید
اب نوکر رکھا ہو مگر دل نہ گواہی دیتا تھا آخر کو حال کھلا اور یہ جمال راہدار کہان جاتا ہی تمنے
اسے منع کیا تھا کہ اب کوئی نہ آنے پائے جب تک ہمسے اجازت نہ لیجائے اسپر اسنے یہ کیا کہ ہمارے
قاتل کو اپنا مہمان کیا اور اسکو یہان لیکر آیا اور گیا خوش خوش بیٹھا ہوا تھا اور گانا سنا رہا تھا اپنا آشنا
بنا کر لایا تھا واہ کیا خوب یہ ہماری لڑکیان ہین کہ ہمسے اطلاع بھی نہ کی ایک غیر شخص کو اپنے باغ مین بلا لیا
میری شامت اعمال کہ مین کیون ادھر آئی تو بچ گئی نہ معلوم یہ رہ کر کیا آفت برپا کرتا میرے خداوند نے

مجکو یہان پہونچا پایا نہ میرا دل گھبراتا نہ مین ادھر کو آتی میری تقدیر مین تو اسکو اسیر کرنا تھا اور سب ساحرون
مین نام پیدا کرنا تھا یہ کہکر اُسنے بنگاہ غور خواجہ کی طرف دیکھا اُدھر خواجہ نے جیسے ہی شراب کے جوش کو
دیکھا اور یہ سنا کہ سوسن نے دریافت کیا کہ ای شراب بتا کہ تجھ مین کیا ملا ہی جو تو جوش مارتی ہی اور
جام کے اندر سے صدا آئی کہ ملکہ ہوشیار ہوجاؤ اور خبردار ہوجاؤ یہ خواجہ عمرو ہی عیار حمزہ بس سوسن
جب تک خبردار ہوے ہوے آپنے جلدی سے جال مارا جو کچھ مال و اسباب روپیہ اشرفی زر و جواہر تھا
سب جال سے اُٹھا لیا بلکہ وہ کشتیان اور جو سامان نقرئی و طلائی سامنے رکھا ہوا تھا سب
جال مار کر نذر زنبیل کیا اور خود گلیم اوڑھ کر غائب ہوگئے اُس مقام سے ہٹکر دوسرے مقام پر گلیم
اوڑھکر کھڑے ہوگئے مگر جمال سے اُسی حالت گلیم اوڑھنے مین کہا کہ ای جمال اپنے کو بچا میرا راز
افشا ہوگیا سوسن تجکو مار ڈالے گی مین تو اپنے کو بچاتا ہون تو بھی بچ یہ جو جمال سے کہا یا تو جمال خواجہ
کی طرف دیکھ رہا تھا یا یہ جو خواجہ کی صدا سنی اور خواجہ کو اپنے مقام پر نہ پایا جب تک سوسن
ہوشیار ہوکر سحر کرے جمال بھی وہان سے چلدیا اور جلدی سے چبوترے پر سے کود کر درختون کی
آڑ مین ہوگیا ادھر سب خواصین و دونون شاہزادیان دیکھ رہی تھین کہ یہ کیا واقعہ ہوا اور کیا
امر ہی یہ شراب سے کیسی صدا آ رہی ہی یا تو گانا سن رہی تھین اور ناچ دیکھ رہی تھین یا اس واقعہ
کو دیکھکر حیران ہوئین جب شراب شعلہ بنکر اُڑ گئی اور یہ صدا دی اُدھر سوسن نے یہ تقریر کی
انکو سبکے حواس جاتے رہے اور سب بد حواس ہوگئین کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ عمرو یہان کہان سے
آگیا یہ کیا خبر شراب نے دی اُدھر سوسن نے گیر کہکر خواصون سے کہا کہ وہ سامنے عمرو کھڑا ہوا
ہی مین نے سحر سے اُسکو مجبور کر دیا ہی تم جا کر پکڑ لو اب بھاگ نہین سکتا ہی اُنھون نے سوسن کے
کہنے سے اُدھر کو دیکھا دیکھا کہ تو نہ عمرو ہی نہ کوئی ہی بلکہ جمال و قیصر تان توڑ خان بھی غائب ہین اور
سب مال و اسباب بھی مع اوگالدان اور خاصدان و چنگیر و کشتیون کے غائب ہی اُنھون نے
یہ دیکھکر عرض کیا کہ ملکہ عالم عمرو کہان ہی جسکو آپنے سحر سے اسیر کیا ہی ہمکو تو نہین دکھائی دیتا
ہی آپ ہمکو پتہ بتائیے تو ہم جاکر پکڑ لائین سوسن نے برہم ہوکر کہا کہ وہ میان قیصر تان توڑ خان
جنکو جمال راہدار اپنا اُستاد بنا کر لایا تھا وہ گویا تھا نہین ہی بلکہ عمرو ہی پکڑ لو اُنھون نے عرض کیا کہ
ملکہ نہ تو ہمکو تان توڑ خان دکھائی دیتے ہین نہ عمرو نہ جمال راہدار نہ وہ مال و اسباب ہی جو ہم سب نے

تان نوڑ خان کو دیا تھا بلکہ چند چیزین جو کہ سامنے مسند کے رکھی ہوئی تھین اور کشتیان شراب کی
وہ سب غائب ہین یہ آپ فرماتی کیا ہین ہم حیران ہو ہو کر دیکھ رہی ہین ہمکو تو کچھ نظر نہین آتا ہی
یہ جو انھون نے کہا اب سوسن نے بھی اُس طرف دیکھا واقعی کسی کو نہین پایا سب غائب
تھے کہا کہ تلاش کرو وہ ابھی اسی باغ مین موجود ہوگا کسی درخت کی آڑ مین پوشیدہ ہوگیا ہوگا
اُنھون نے کہا کہ ملکہ کسکو تلاش کرین اُسنے کہا کہ ارے کم بختون اُسی گویے اپنے باپ واپنے یار کو
اور جمال راہدار کو او تجھاؤن وہ گویا نہ تھا تمھاری مان کا خصم عمرو عیار تھا کہ گویے کی صورت بنکر
آیا تھا اسی باغ مین ہوگا کہین گیا نہوگا اپنے یار کو مال زادیون تلاش کر جب اسطور سے گالیان دیکر کہا تو خواصین
اُٹھین ادھر اُدھر تلاش کرنے لگین درختون مین ایک ہلڑ مچ گیا کہ عمرو عیار گویے کی صورت بنکر آیا تھا ملکہ
نے پہچان لیا اسی باغ مین ہی جانے نپائے در باغ پر جو لوگ برائے پاسبانی مقرر تھے اُنکو بھی اس امر سے آگاہ
کردیا اور کہدیا کہ خواہ عورت ہو خواہ مرد ہو جو کوئی باغ سے باہر جانے کا قصد کرے اُسکو اسیر کرلینا جانے
ندینا بدون اجازت کے یہان بھی سب مستعد بیٹھے ہین خواصین باغ مین درختون مین دوڑ دوڑ کر تلاش
کرنے لگین ایک تلاطم مچا ہوا ہی کوئی نہر مین کودی ہی پانی مین تلاش کر رہی ہی کوئی درختون مین کوئی البیلی
بیلے کے تختہ مین کوئی مہندی کی روش مین کوئی داغ بر دل لالہ کے درختون مین کوئی پریشان خاطر سنبل کے
اشجارون مین کوئی حیران وار نرگس کے تختہ مین تلاش کر رہی ہی کوئی اُس انبار مین دیکھ رہی ہی کہ جو ہوا
سے برگہائے درخت گرے ہین اور ایک مقام پر اُنکا انبار کردیا گیا ہی وہ خشک ہوگئے ہین اسی طور سے
تمام خواصین ڈھونڈھ رہی ہین اب یہان زیر نگیرہ سوسن اور دونون اِسکی لڑکیان ہین یعنی مہر وش و
ماہ وش سوسن اُنسے کہہ رہی ہی کہ کیون اسی لیے تمنے یہ جلسہ آراستہ کیا تھا کہ ہمارے قاتل کو اِس جلسہ
مین بُلایا تھا زمانے کا رنگ بدل گیا ہی کیا خراب زمانہ ہی دنیا کا خون سفید ہوگیا ہی کہ بیٹیان مان کی دشمن
ہون مان کے قاتل کو اپنے پاس جگہ دین تم کیا کرو آجکل کی اولاد ہوتی ہی ایسی ہی یہ تمھارا قصور نہین ہی بلکہ
زمانے کا قصور ہی یہ بتاؤ کہ مین جو ماری جاتی تو تمکو کیا ملتا یا تو یہ ہوتا ہی کہ تمکو یہ لوگ پکڑ کر بجائے مسلمان کرتے
اپنے مصرف مین لاتے ہان پہلو گرم کرنیوالے ملتے تب بھر مزے ہوتے ایسی ہستی کو آگ لگے وہ دونون
سر جھکائے ہوئے بیٹھی ہین مثل چورون کے دم نکلے ہوئے ہین کہ یہ کیا ہوا رنگ چہرون کے اُڑے ہوئے
ہین زعفرانی ہو رہے ہین حواس درست نہین ہین یہ دل سے کہہ رہی ہین کہ کیا ہوا اُسکو اس حال سے خبر

نہ تھی ورنہ کبھی نہ بلاتے بلکہ خبر کردیتے یہ تو ورق ہی پلٹ گیا اب کیا جوابدین جو رہ تو تمھارے گھر سے نکلا واقعی زمانہ ہمکو کیا کہیگا کہ بیٹیون نے مان کے قاتل کو اپنے پاس جگہ دی یہ تو خاموش بیٹھی ہوئی دل سے یہ باتین کر رہی ہین سوسن کہہ رہی ہے کہ اگر ایسا ہی تھا کہ یہ گویّا آیا تھا تو پہلے ہمکو خبر کی ہوتی ہمسے دریافت کیا ہوتا اجازت لی ہوتی اگر ہم اجازت دیتے تو پھر طلب کیا ہوتا یہ کیسی خودمختاری کہ بدون ہماری اطلاع اور خبر کے بُلا لیا اور ہمکو آگاہ تک نہ کیا اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ضرور تمکو بھی معلوم تھا تمھاری بھی سازش تھی جب اس طور سے سوسن نے لعنت و ملامت کی اُسوقت اُن دونون نے ہاتھ جوڑکر اور قدمون پر گرکے رو رو کریون جواب دیا کہ والدۂ ماجدہ آپکے سر کی قسم اگر ہم اس حال سے آگاہ ہون کل جو ہم جلسہ مین کنارے تالاب کے گئے حسب دستور قدیم جمال بھی آیا مگر عرصہ کرکے ہمنے اُس سے دیر کا سبب دریافت کیا اُسنے کہا کہ میرے اُستاد قیصرتان توڑخان آئے ہین اُنکی خاطر و مدارات مین عرصہ ہوا اُسنے بہت تعریف کی ہمکو اشتیاق ہوا ہمنے طلب کیا وہ وہان آئے خوب گائے مجکو گانا پسند آیا یہانکا وعدہ لیا آج ہمنے یہان طلب کیا ہم اس امر سے بالکل آگاہ نہ تھے کہ وہ عمرو عیار ہی نہ ہمکو اسکا گمان نہ یہ معلوم تھا کہ موا مونڈی کاٹا اپنی صورت بدل سکتا ہے بڑا مکار ودغاباز ہے نہ ہمکو جمال سے ایسی امید تھی کہ ہمارا نمک کھائیگا اور ہمارے ساتھ دشمنی کریگا اگر ہم اس حال سے آگاہ ہوتے تو ضرور آپکو خبر کرتے ہم بالکل ناواقف تھے اسقدر تو حضور ضرور ہوا کہ آپسے اجازت نہ لی اسکی جو چاہے سزا مرحمت فرمائیے ہم اسقدر امر کے گنہگار ضرور ہین ہاتھ جوڑکر عرض کرتے ہین جو ہم اصلا اس امر سے آگاہ ہون سوسن نے گلے لگا کر کہا کہ یہ امر تو ضرور درست ہے اور تم سچ کہتی ہو مگر تمکو زیبا تھا کہ تم ہمسے اجازت لیتین مین اگر مناسب جانتی اور خوب دریافت کرلیتی تو اجازت دیتی اُسوقت کچھ مضائقہ نہ تھا اب تو جو ہوا سو ہوا آئندہ اسکا خیال رہے اب ایسا قصور نہو اُن دونون نے کہا کہ اگر ایکی مرتبہ ایسا قصور ہو تو آپ ہمکو جو چاہیے گا سزا دیجیے گا ای اماجان یہ بتائیے کہ اب کیا ہوگا وہ موا تو بھاگ گیا سوسن نے کہا کہ پریشان نہو وہ جائیگا کہان اسی باغ مین ہے تمھاری خواصین تلاش کرکے پکڑے لاتی ہین مین خود بھی برائے تلاش چلتی ہون تم گھبراؤ نہین اب تو جو ہونا تھا وہ ہوا اسمین تمھارا کیا قصور ہے بڑی خیر یہ ہوئی کہ مین اپنا بندوبست کر چکی تھی اگر بندوبست نہ کر چکی ہوتی تو بڑی خرابی ہوتی اسوقت

ضرور قتل ہوتی یہ کہکر سوسن نے کچھ پڑھا اور پڑھکر اپنے ہاتھ کو دیکھا تحریر پایا کہ عمرو اسی باغ میں موجود ہے ابھی گیا نہیں ہے اُسنے کہا کہ سنا مہروش و ماہ وش وہ ساربان زادہ ابھی گیا نہیں ہے اسی باغ میں ہے چلو ہم تم بھی تلاش کریں یہ کہکر اُٹھی کہ سامنے سے ایک خواص یہ کہتی ہوئی آئی کہ ملکہ آپ کیوں تکلیف کرتی میں جاتی ہوں تلاش کرتی ہوں سوسن نے کہا کہ تو بھی تلاش کر اور میں بھی تلاش کرتی ہوں میں اکیلی یہاں بیٹھکر کیا کرونگی وہ خواص یہ سُنکے ایک طرف کو چلی گئی اور ڈھونڈھنے لگی سوسن بھی چمن میں جاکر تلاش کرنے لگی روشنی اسقدر ہے کہ جو ذرے زمین پر پڑے ہیں وہ بھی دکھائی دیتے ہیں نہ یہ کہ انسان نہ دکھائی دے مگر جب وہ اسی حالت پر موجود بھی ہو یہ سب تو تلاش کر رہے ہیں پہلے عیار کا حال ملاحظہ ہو جب اُسنے دیکھا کہ خواصیں برائے تلاش بحکم سوسن چلیں اب اُسنے خیال کیا کہ تم پکڑے جاؤگے اور پھر اسیر ہوے سوسن نے قتل کیا اس سے اپنی جان بچاؤ اور جاکر خواجہ کے حال سے صاحبقران کو آگاہ کرو کہ خواجہ کو سوسن نے اسیر کر لیا ہے پھر خیال آیا کہ جاؤگے کدھر سے کہ ملکہ پر بھی تو حکم جاچکا ہے کہ باہر کوئی نجانے پاے بڑی خرابی ہوئی مفت میں پھنسے اور قتل ہوے یہ بہت پریشان ہوا درختوں کی آڑ آڑ بہ نسبت بارہ دری پر آیا تو اسنے دیکھا کہ برسات کے پانی بہنے کا تابدان بقدر آدم بنا ہوا ہے اسنے خیال کیا کہ اسیکی راہ سے نکل چلو بس یہ تو جان بچا کر یہ خیال کرکے کہ صاحبقران کو خواجہ عمرو کے حال سے آگاہ کرو اور یہ سونچکر کہ عمرو اسیر ہوگیا ہوگا سوسن نے سحر کرکے پکڑ لیا ہوگا اسیوقت اسی عالم شب میں طرف لشکر صاحبقران کے طرف کوہ بیستون کے راہی ہوا مگر یہ بھی نہ گیا کیونکہ یہ خواجہ سے دریافت کرچکا تھا کہ لشکر اسلام کہاں ہے خواجہ کہچکے تھے کہ حمزہ صاحبقران مع لشکر کے اسی مقام پر فروکش ہیں کہ جہاں پر کوہ بیستون تھا اور میرا ذکر فرما رہے ہونگے یہ اسکو پتہ تو معلوم تھا یہ تو اُس سمت کو چلا اسکو تو راہ میں رکھا جاتا ہے اب حال یہاں کا تحریر ہوتا ہے کہ تمام خواصیں و سوسن خود تلاش کر رہی ہے لیکن کہیں نہ خواجہ کا نشان ملتا ہے نہ حال کا یہ پریشان ہو ہو کر سحر سے دریافت کرتی ہے سحر اسکو یہی خبر دیتا ہے کہ اسی باغ میں ہے مگر یہ بھی ایسی بدحواس ہے یہ نہیں دریافت کرتی ہے کہ کہاں ہے اور کس صورت میں ہے جو نہیں ملتا ہے جب سحر سے معلوم ہوتا ہے خود بھی دوڑتی ہے ادھر ادھر اور خواصوں کو بھی دوڑاتی ہے خفا بھی ہوتی ہے گالیاں بھی دیتی ہے خلاصہ یہ کہ اسوقت سے صبح تک تمام باغ کو چھان ڈالا کوئی

گوشہ اور کوئی مقام باقی نرکھا جو نہ تلاش کیا ہو حد کر دی کہ درختون کے پتون تک مین والاون کی کرسیون اور خیمون مین تلاش کیا مگر نہ پتہ چلا نہ ملا کوئی یعنی نہ خواجہ ہاتھ آئے نہ جمال آخر کو یہ تو عاجز ہو کر یہ کہکر چلی آئی کہ جلد تلاش کر کے لاؤ مین تو تھک گئی اور ہوا عمرو نہ ملا اگر تلاش کر کے نہ لاؤ گی تو ایک ایک کو سزا دونگی پھر پہرے والون سے دریافت کیا کہ کوئی اندر سے باہر تو نہین گیا انھون نے جوابدیا کہ جب سے ہمنے پہر رات گئے سے پھاٹک بند کیا ہی نہ کوئی اندر سے باہر گیا نہ باہر سے اندر سوائے بوے گل اور ہوا کے خصوصاً جسوقت سے یہ حکم ملا کہ کوئی اندر سے نہ باہر جائے نہ باہر سے اندر آئے اسوقت سے تو ہوا کو بھی ہمنے باہر نہین جانے دیا ہی جب یہ اُن لوگون نے جوابدیا کہ کوئی باہر نہین گیا ہی سوسن نے یہ کہا کہ آخر یہ دونون کیا ہو گئے کیا بوے گل ہو کر دوش ہوا پر سوار ہو کر چلے گئے یا ہوا بنکر نکل گئے یا مگس یا پتنہ بنکر کسی مقام پر رہ گئے یا اور کوئی جانور بنگئے بہت تلاش کر دیہ کہتی ہوئی اپنے مقام پر آئی مسند پر بیٹھی دونون لڑکیان بھی آ کر اسکے برابر بیٹھین یہ بہت حیران ہی کہ یہ دونون کدھر چلے گئے کیا ہوے اسنے پھر سحر سے دریافت کیا پھر سحر نے یہ ہی خبر دی کہ وہ اسی باغ مین ہی کہین گیا نہین ہی اب اسکو شک گذرا کہ ان خواصون مین تو کوئی نہین ملا ہوا ہی ایک ایک کو بلا کر اُنپر سحر کیا کہ اگر رنگ روغن عیاری ہو گا تو اُڑ جائیگا اب جو دریافت کیا تو سب کو اصلی صورت پر پایا یہ شک بھی دفع ہوا مگر یہ بہت حیران ہی پھر خود اُٹھی ادھر اُدھر تلاش کرنے لگی اب اچھی طرح سے دن نکل آیا ہی یہ تو تلاش کر رہی ہی اور خواصین بھی خواجہ کا حال سماعت فرمائیے کہ آپ گلیم اوڑھے ہوے سب مال و اسباب نذر زنبیل کر رہے ہین پہلے تمام کوٹھریونکا مال و اسباب نذر زنبیل فرمایا ایک حبہ تک باقی نرکھا بلکہ کچھ خاک تک اُٹھا کر نذر زنبیل کر لی خوب مہروش و ماہ وش کو لوٹا وہ چیزین جو کہ بظاہر سامنے موجود تھین اُنکو نہ اُٹھایا اس خیال سے کہ انکے اُٹھانے مین پھر ظاہر ہو جائیگا اُسکے بعد جا کر تمام خواصون کے مال کو غارت کیا مصاحبون کے مال کا سترا بھرتا کیا خلاصہ یہ کہ آپ رات بھر لوٹا کیے جب خوب لوٹ چکے اب خیال مین آیا کہ کوئی تدبیر اور کرنا چاہیے کہ جس سے یہ حرامزادی قبضے مین آئے اب یہان جو آئے تو دیکھا اُسی طور سے تلاش ہو رہی ہی آپ بھی ایک گوشہ مین کھڑے ہو تماشہ دیکھنے لگے کہ اتنے عرصے مین سوسن خواصون کو یہ حکم دیکر جب خود تلاش کرتے کرتے تھک گئی مسند پر آ کر بیٹھی کہ جسطور سے ہو ڈھونڈھکر لاؤ

ابھی باغ سے کہین گیا نہین میر اسحر مجھ سے کہہ رہا ہی اسکی یہ حالت ہی کہ سانس پھولی ہوئی ہی حواس درست نہین ہین از سرتاپا غرق عرق ہی مسند پر بیٹھی ہوئی پنکھا اپنے ہاتھ سے ہلا رہی ہی انھون نے جو سوسن کو اس حالت سے آتے ہوے دیکھا اور یہ حال اُسکا دیکھا آپ خود اس مقام سے ٹل گئے اور فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون کونسی عیاری کرون گلشن عیاری کی سیر کرنے لگے کہ ایک گل مراد ہاتھ مین آیا بحر فکر مین جو غواصی کی تو ایک گوہر آبدار مراد کو پایا آپ ایک طرف کو درختون مین چلے گئے یہان سوسن آکر بیٹھی ہی کہ ایک خواص پائینچے چڑھائے ہوئے ڈوپٹہ کی گاتی باندھے ہوے دم چڑھتا ہوا سانس پھولی ہوئی پیشانی پر پسینہ آیا ہوا کہتی ہوئی چلی آتی ہی کہ رات سے اسوقت تک تلاش کرتے کرتے پریشان ہو گئی اُس موے کا کہین پتہ تک نہین ہی نہ معلوم زمین کھا گئی کہ آسمان یا کوئی بھوت تھا کہ ہوا ہو کر چلا گیا یا جن تھا کہ سایہ بنکر نکل گیا کیا ہوا ملکہ کا یہ حکم ہی کہ تلاش کرو تلاش کرو کہان تلاش کرین کہان نہ تلاش کرین ہم تو بہت عاجز ہین اب چاہے ملکہ خفا ہون چاہے خوش ہون ہم مین تو اب دم تلاش کرنے کا نہین ہی کیا کوئی سوئی ہی جو خاک مین ملگیا یا جونٹی ہی بالیتہ ہی کہ کسی طرف بیٹھو رہا اچھا خاصہ موٹا تازہ انسان ہی یہ کلام کرتی ہوئی اور بڑبڑاتی ہوئی سامنے ملکہ سوسن کے آئی اور کہا کہ ملکہ اسوقت آپکا سحر غلطی کر رہا ہی آپ خود بھی پریشان ہوتی ہین اور ہم کنیزون کو بھی پریشان کر رہی ہین کہان تلاش کرین وہ تو نہین ملتا ہی واہ کیا خوب اس مونڈی کاٹے نے یہان آکر ہمکو بھی اور ملکہ کو بھی بیکار پریشان و عاجز کیا ملکہ نے اسقدر فکر کی اور اسقدر تلاش مین دوڑاین اور دھوپ مین کہ پسینہ آگیا سانس پھولی ہوئی ہی ہوائیان اُڑ رہی ہین جو کہ ایک قدم نہ چلے وہ اسقدر پھرے اُسکا کیا حال ہوگا ایک تو یہ فکر کہ کسی طور سے تلاش کرین کیونکہ دشمن ہی دوسرے رات بھر کی تھکن تیسرے جاگنا کیونکر یہ حال نہو کسقدر پسینہ آیا ہوا یہ کہکر رومال کمر سے نکالکر کہا کہ مین اپنی ملکہ کا پسینہ پاک کرون کسقدر راہ اس حرامزادے نے آپ ملکہ کو زحمت دی ہی بارہ بجے رات سے اسوقت تک سوائے پھرنے اور تلاش کرنے کے کوئی دوسرا کام نہین ہی سوسن نے کہا کہ ہاں کیا بیان کرون کہ کسقدر مجکو فکر ہی کہ یہ حرامزادہ چلا کہان گیا باہر تو مفرور ہی کہ باغ سے کہین گیا نہین ہی ذرا پسینہ خشک ہولے تو پھر تلاش کو چلتی ہون ذرا دم لے لے وہ بولی کہ اب آپ کہان زحمت کرین میرے قیاس مین تو یہ

اٹھا ہی کہ وہ جو پشت باغ پر نابدان بنا ہوا ہی اُسکی راہ سے دونون نکل گئے کیونکہ پھاٹک پر اُنھون نے پہرہ چوکی پایا یہ خیال کیا ہوگا کہ اگر پھاٹک کی طرف سے جاتے ہین تو پکڑ لیے جاینگے اُسی طرف سے نکل گئے جانے بھی دیجیے۔ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت سوسن نے جوابدیا کہ جائیگا کہان کہین گیا نہین ہی میرا سحر کہہ رہا ہی کہ وہ گیا نہین ہی پھر مین کیونکر کہون کہ چلا گیا اُس خواص نے کہا کہ خیر ہوگا ہوا جاہے ہو جاہے چلا گیا ہو مین تو ذرا دم لے لون پھر تلاش کرونگی یہ کہکر سوسن کی طرف دیکھکر کہنے لگی کہ ابھی تک چہرے کا پسینہ خشک نہین ہوا باوجودیکہ پنکھا ہلایا جا رہا ہی مین رومال سے پاک کردون سوسن نے کہا تو کیون زحمت کر خود ہی خشک ہو جائیگا اُسنے کہا کہ مجکو تو بُرا معلوم ہوتا ہی جسقدر یہ پسینہ حضور کا نکل رہا ہی اُسی قدر میرا خون خشک ہوا رہا ہی یہ کہکر اور قدم بڑھا کر کیسا سفید براق رومال تھا اُس سے پسینہ چہرۂ سوسن کا پونچھنے لگی سوسن کو جو اچھا معلوم ہوا اور اُس رومال سے عطر سہاگ کی خوشبو آئی اسنے اور مُنہ کو بڑھا دیا اور کہا کہ لے خوب طرح سے پسینہ پونچھ لے اب تو تونے رومال کو خراب کیا کیا عمدہ خوشبو اس سے آتی ہی یہ عطر اسمین کہان سے آیا اُسنے کہا کہ اے ملکہ مین نے کل جو عطر لگایا تھا تو ہاتھ اسمین پونچھ لیے تھے اس سبب سے اسمین خوشبو آتی ہوگی راوی بیان کرتا ہی کہ یہ خواص اصل مین سوسن کی تھی چونکہ جوان تھی مہروش و ماہوش کو بھی اس سے الفت ہو گئی تھی اور سوسن بھی اس سے محبت رکھتی تھی مگر مجبور ہو کر انکے ساتھ کر دیا تھا کیونکہ انھون نے ضد کی اس سے ساتھ کر دیا سوسن بھی اسکو عزیز رکھتی ہی اسکی ضد کو گوارا کرتی ہی بس اسنے جو رومال سے پسینہ پاک کرنیکا قصد کیا تھا پہلے سوسن نے انکار کیا تھا جب اُسنے نہ مانا تو مجبور ہو گئی خلاصہ یہ کہ وہ خواص کہ جسکا نام دل آرا تھا پسینہ چہرے سے اور پیشانی سے پاک کرتی اُدھر سوسن کے دماغ مین جو عطر کی خوشبو پہونچی اسکا دماغ معطر ہوا اسنے بھی کچھ جلدی نہ کی کہ جلدی سے پاک نہ کر یا نہ پاک کر خلاصہ یہ کہ ادھر تو خواص نے پسینہ پاک کرکے سوسن کے مُنہ پر سے رومال کو ہٹایا اُدھر سوسن کو چھینک آئی اور دھم سے بیہوش ہو کر مسند پر گری راوی بیان کرتا ہی کہ اُس مقام پر سوائے سوسن کے اور دل آرا خواص کے کوئی نہ تھا ایسے ہی سوسن بیہوش ہوکر گری ادھر تو سوسن گری اُدھر اُس خواص یعنی دل آرا نے جھک کر اور پلٹ کر نعرہ کیا کہ منم شاہ عیاران عیار پیک طرار خنجر گذار ریشہ زن انسندہ ساحران سر برندۂ جادوگران قاتل کافران نعرۂ عمرو عیار

عمرم کہ کلاہ از سر قیصر ببرم	رنگ از رخ بختک بداختر ببرم	در محفل خسروان چو گردم ساقی

جام و قدح و سبو و ساغر ببرم || اگر گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی دوبارہ بہت
ہوشیار بیٹھی تھی یون عیاری کرتے ہین بھلا میرے پھندے سے کوئی بھی نکلا ہی جو یہ نکل جاتی یہ کہکر اور خنجر لیکر اُسکے قریب پہونچ گئے جیسے ہی قصد کیا کہ خنجر کا وار کرون ویسے ہی نعرہ ہوا کہ او ساربان زادے حرامزادے دست خود را نگہدار خبردار ہاتھ نہ لگانا مین آپہونچا تو نے تو بڑا غضب کیا تھا اگر مین نہ آجاتا تو کام تمام کر چکا تھا یہ نعرہ سُنکے خواجہ نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی خواجہ نے دیکھا کہ مریخ آتش خوار تیر اتیز چلا آتا ہی ہوا پر اُڑتا ہوا خواجہ نے اُسکو دیکھکر قصد کیا کہ ایک ہاتھ رسید کرون جب تک یہ آنکے آئے پھر خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہو کہ یہ سحر کر دے تمھارے پاؤن زمین پکڑ لے اور آکر اسیر کر لے اور یہ روئین تن ہی خنجر بھی تمھارا اُچٹ جائے تو بڑی خرابی ہو خیر یہ جاتی کہان ہی ابھی اسکی زندگی ہی ابکی مرتبہ ان دونون کو قتل کرونگا اگر یہ آگیا ہی تو آجانے جاتا کہان ہی ان دونون کی ساتھ قضا ہی دوسرے یہ خود بھی ہوشیار تھے اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ اس نے بندوبست کیا ہو مثل شراب کے کہ جیسے وہ شعلہ ہوکر اُڑ گئی اسیطور سے کوئی اور فتور پیدا ہو کوئی پتلہ سحر وغیرہ پیدا ہوکر پکڑ لے تو اس سبب سے یہ ہوشیار رتھے ایک ہاتھ مین خنجر تھا ایک ہاتھ گلیم پر تھا بس جب یہ خیال ہوا کہ مین اسکے قتل کرنے مین مصروف ہون یہ مجکو آکر اسیر کر لے فوراً گلیم اوڑھ لی اور غائب ہو گئے اُسکو چھوڑ کر جب تک وہ زمین پر آئے آئے آپ غائب تھے وہ جو زمین پر آیا اُسنے نہ دیکھا نہ بھالا آواز گیر دی خواجہ موجود ہون تو زمین پاؤن پکڑے آپ گلیم اوڑھ کر اُس مقام سے ٹل گئے ادھر اسنے آواز گیر دیکر سحر کیا کہ پانی برسا اُس سے سوسن کو ہوش آیا اب جو سوسن کو ہوش آیا اپنے کو مسند پر پڑا ہوا دیکھا اور مریخ کو اپنے برابر کھڑا ہوا پایا مریخ کا یہ عالم ہی کہ حیران وار ادھر اُدھر دیکھ رہا ہی سوسن یہ واقعہ دیکھکر اُٹھ بیٹھی اور یہ کہنے لگی کہ کیون مریخ تم اسوقت کہان آئے اور کسکو اسقدر پریشان ہوکر دیکھ رہے ہو سوسن نے یہ کہکر دیکھا کہ دل آرام کہان ہی مریخ نے یہ سُنکے سوسن کو جواب دیا کہ اس ساربان زادے کو دیکھتا ہون ابھی تو وہ یہان کھڑا ہوا تھا مین نے آواز گیر بھی دی تھی سوسن نے کہا کہ کیسا ساربان زادہ وہ کہان تھا مین تو رات سے اُسکو تلاش کر رہی تھی ابھی تو میرے برابر میری خواص دل آرا کھڑی ہوئی تھی مریخ نے جواب دیا کہ ای ملکہ وہ دل آرا نہ تھی عمرو عیار تھا دل آرا کی صورت بنکر آیا تھا رومال بیہوشی آمیز سے تمھارا مُنھ پونچھتا تھا اور پسینہ پاک کرتا تھا کہ تمکو غش آگیا تم جب بیہوش

ہوکر گریبن خنجر لیکر چلا تھا کہ قتل کرے مین اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا کہ یکایک پتلہ سحر نے مجکو اس حال سے آگاہ کیا مین وہان سے چلا اسوقت آکر پہونچا کہ جب وہ قریب پہونچ چکا تھا اور ہاتھ اُٹھا کر چاہتا تھا کہ خنجر مارے اور اپکا کام تمام کرے کہ مین آکر پہونچا مین نے اسی مقام پر سے اُسکو ڈانٹا اور آواز دی جہان سے مین نے خنجر کا وار کرتے دیکھا تھا میرے ڈانٹنے سے اتنا تو ہوا کہ اُسنے ہاتھ روک لیا مین نے آواز گیر دمی زمین پر آیا کہ عیار کر یکہ ہون یہان آکر سحر کیا ابر سحر سے پانی برسا کر آپکو ہوشیار کیا اب جو اُسکو دیکھا تو پتہ پایا نہ معلوم کدھر چلا گیا اُسکو دیکھ رہا ہون سوسن نے کہا کہ کیا بیان کرون وہ تو یون غائب ہو جاتا ہی کہ جیسے یہان پر تھا ہی نہین اور میرا واقعہ تو سنو کہ میرے اوپر کیا گذرا کل شب کا واقعہ ہی کہ مین اپنے مکان مین بیٹھی ہوئی تھی کہ میرا دل گھبرایا مین وہان سے چلی کہ چلکر تمھارے پاس کچھ صلاح کرون اور کچھ تدبیر کرون کہ یہ جو غلغلہ ہی کہ طلسم کشا ادھر کو آتا ہی تو طلسم کشا اُسی مقام پر اسیر ہو جائے یہان نہ آسکے تخت سحر پر سوار ہو کر چلی تھی کہ ادھر پہونچی جب یہان پر آئی تو مین نے یہان پر روشنی دیکھی اور گانے کی صدا میرے کان مین آئی مین یہان آئی تو مین نے جلسہ آراستہ پایا ایک گوبے کو گاتے دیکھا جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ گوئیا کوہ بے ستون کی طرف سے آیا ہی اُستاد ہی جمال راہدار کا قیصر تان توڑ خان نام واقعی گانا خوب تھا مجکو بھی گانا اُسکا مرعوب تھا مین بھی بیٹھ گئی گانا سُننے لگی کہ یکایک اُسنے اُٹھکر ایک گت ناچی اور صراحی و ساغر اُٹھا کر بادۂ ناب سے ساغر کو مملو کیا اور سر پر رکھا اور ناچتا ہوا میرے قریب آیا اور سر کو جھکا کر کہا کہ ایسے قدردان کو سر سے شراب پلانا چاہیے مین نے وہ ساغر اُٹھا لیا چونکہ مجکو خیال تھا اور سُن چکی تھی کہ طلسم کشا آگیا ہی اُسکے ہمراہ اُسکا عیار طرار بھی ہی مین نے بند و بست کر لیا تھا جیسے شراب کا ساغر قریب مُنھ لیگئی شراب نے جوش مارا مین نے شراب سے دریافت کیا اُسنے کہا کہ مجھ مین بیہوشی ملی ہوئی ہی یہ گوئیا نہین ہی عمرو عیار ہی کہ گوبے کی صورت بنکر آپکے اسیر کرنیکو آیا ہی یہ سُننا تھا کہ مین نے آواز گیر دی کہ دار و گیر کردن ادھر شراب شعلہ بنکر اُڑی اب جو مین آواز گیر دیکر اور سر اُٹھا کر دیکھتی ہون تو وہ غائب تھا کہین اُسکا پتہ نہ تھا خلاصہ یہ کہ رات سے اسوقت تک تلاش کیا کہین پتہ و نشان نہ ملا ابھی ابھی تلاش کر کے بیٹھی تھی کیونکہ تھک گئی تھی پسینے پسینے ہو گئی تھی کہ میری خواص دل آرا دوڑی ہوئی آئی بہت دلسوزی سے کہا کہ میری ملکہ کے مُنھ پر پسینہ بہت آگیا ہی رومال

سے پاک کردون گو مین نے انکار کیا اُسنے نہ مانا وہ پسینہ پاک کرنے لگی اس رومال مین عطر سہاگ
کی خوشبو تھی مین نے اُسکو سونگھا وہ رومال میری جان کا وبال ہوا کہ اُدھر اُسنے رومال ہٹایا مجکو
چھینک آئی پھر مجکو خبر نہین کہ کیا گذری اب جو آنکھ کھلی تو تمکو کھڑے ہوے پایا تمنے یہ بیان کیا کہ
اُسنے دل آرا کی صورت بنکر اور رومال سے مجکو بیہوش کیا بڑی خیر گذری کہ تم آگئے
اے مریخ اب اسکی کیا تدبیر کرون یہ تو بڑی خرابی ہوئی بُرے شخص نے گھر دیکھا خرابی یہ ہی کہ ہاتھ بھی تو نہین
آتا ہی بلا کی طرح پیچھے پڑا ہی مریخ نے کہا کہ کیا عرض کرون کل مجکو بھی خداوند نے خوب بچایا پہلے تو
یہ میرے مقام پر گئے تھے وہ جو کنارے تالاب کے جلسہ آراستہ ہوتا ہی اُسمین بھی شریک ہوے تھے
یہ کہیے کہ وہ قیصر زمان توڑ خان نہ تھے عمرو عیار تھا جمال اُسکو قیصر بنا کر لایا تھا کل ہی آپکی صاحبزادی
نے یہان طلب کرنیکا اقرار فرمایا تھا معلوم ہوتا ہی کہ موافق اپنے اقرار کے طلب کیا ہوگا اس جمال ابدار
نے بڑی نمکحرامی کی سوسن نے کہا کہ جی ہان اُسنے نمکحرامی پر کمر باندھی ہی خیر جاتا کہان ہی مریخ نے کہا کہ جب
اپنے ملازم نمکحرامی پر کمر باندھین تو کیا ہوگا سوسن نے کہا کہ اس جمال کو سزا ملیگی تو پھر اور کوئی ایسی حرکت
نکریگا مین تو اپنے باغ کو جاتی ہون تم جا کر جمال راہدار کو اُسکے مکان سے پکڑ لاؤ تا کہ اُسکو سزا دون
خواجہ کھڑے ہوے سُن رہے تھے گلیم اوڑھے ہوے جب اُنھون نے یہ سُنا کہ سوسن نے مریخ
سے کہا کہ تم جا کر جمال کو پکڑ لاؤ کیونکہ میرا سحر مجکو خبر دیچکا ہی کہ جمال باغ سے نکل گیا ہی ضرور اپنے مکان پر
گیا ہوگا خواجہ نے خیال کیا کہ ایسا نہو کہ جمال مکان پر موجود ہو وہ تو غافل ہوگا کہ یہان کون آئیگا اس
اس غفلت مین اسیر ہوجائے تو مفت اسکی جان تلف ہوگی اس سے چلکر اُسکو اس حال سے آگاہ
کر دو اور بن پڑے تو کوئی تدبیر ایسی کرو کہ اس مریخ کو پکڑ لو خواجہ یہ خیال کرکے چلے تھے کہ سوسن نے
کہا کہ اے مریخ تمنے بیان کیا کہ پتلہ سحر نے خبر دی یہ پتلہ سحر کیسا تھا جسنے خبر دی مریخ نے جواب دیا کہ جب آپنے
مجکو اطلاع دی تھی کہ طلسم کشا نے کوہ بے ستون فتح کیا اور بے ستون جادو مارا گیا اب اُسکا قصد
ہی کہ ادھر کو آئے برائے فتح دربند سوسن لہذا ہوشیار ہو جاؤ اور میری طرف سے بھی غافل نہونا بس
مین نے اُسیوقت چار پتلہ سحر کے تیار کیے اور آپکی حفاظت کے لیے مقرر کیے اُنکو حکم دیا کہ جب کوئی آفت
ملکہ پر آئے ہمکو فوراً خبر دینا تا کہ ہم اُسکا تدارک کرین اُنھین پتلون مین سے ایک نے جا کر مجکو اس حال سے
آگاہ کیا سوسن بہت خوش ہوئی اور کہا کہ واقعی تمنے خوب تدبیر کی خیر اب تم جاؤ جمال کو اسیر کر لاؤ مریخ

نے کہا کہ مین تو جاتا ہون ذرا آپ یہ تو سحر سے دریافت کیجیے کہ اب عمرو عیار کہان ہی سوسن نے کچھ
اسم سحر پڑھکر اپنے ہاتھ کی پشت دیکھی لکھا ہوا پایا کہ اب عمرو عیار یہان نہین ہی وہ جو نشست کی طرف
نابدان ہی اُسکی راہ سے چلا گیا سوسن نے مریخ سے کہا کہ وہ نابدان کی راہ سے نکل گیا راوی
بیان کرتا ہی کہ جب خواجہ تمام مال و اسباب لوٹ چکے تھے اور اس فکر مین مبتلا ہوے تھے کہ کسی تدبیر
سے سوسن کو اسیر کرون گلشن عیاری کی سیر کر رہے تھے کہ ایک گل مراد ہاتھ لگا تھا اُسیوقت
ایک طرف کو چلے تھے کہ راہ مین دل آرا خواص خواجہ کی تلاش مین درختون کے درمیان مین کھڑی
ہوئی تھی خواجہ نے اُسکو اپنی عیاری کے لیے پسند کیا اور آتے ہی اُسکے مُنھ پر حباب بیہوشی مارا وہ تو
چھینک مارکر بیہوش ہوکر گری خواجہ نے اُسکو درختون کے درمیان مین پوشیدہ کر دیا تھا اور خود اُسکی
صورت بنکر سوسن کے پاس آئے تھے اور اُسکو بیہوش کیا تھا کہ مریخ نے آکر بچایا خواجہ تو گلیم اوڑھکر
غائب ہو گئے تھے اور باغ سے نکلکر طرف مکان جمال راہدار کے روانہ ہوے تھے انکا حال پھر تحریر
کیا جائیگا پہلے سوسن کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ جب یہ مریخ کو طرف مکان جمال راہدار کے
روانہ کر چکی بعد جانے مریخ کے اُسنے پھر اسم سحر پڑھکر اپنے ہاتھ کی پشت کو دیکھا اُسپر لکھا ہوا
پایا کہ دل آرا خواص آپکی مشرق کی طرف جو بیلے کا تختہ ہی وہان اُسکو خواجہ عمرو نے بیہوش
کرکے ڈالدیا ہی وہ بیہوش پڑی ہوئی ہی بس یہ دیکھکر سوسن نے خواصون کو آواز دی اب تم سب چلی آؤ
عمرو نکل گیا اب تلاش کرنا بیکار ہی یہ جواسنے کہا سب خواصین سمٹ کر چلی آئین جان مین جان آئی عاجز تھین
مارے خوف کے کچھ کہہ تو سکتی نہ تھین مگر تلاش کر رہی تھین بڑبڑاتی جاتی تھین مہروش و ماہ وش بھی
تلاش خواجہ مین سرگردان تھین وہ بھی یہ سُنکے ماں کے پاس آئین سوسن نے اُنسے بھی سب حال بیان کیا
اور کہا کہ ایک خواص جاکر دل آرا فلان مقام پر بیہوش پڑی ہی اُسکو اُٹھا لائے اور اب مین جاتی ہون ذرا
خبردار رہنا وہ ناعیار مکار آیا ہوا ہی ایسا نہو کہ پھر تمکو کوئی دھوکا دے اب جو کوئی غیر آوے خواہ عورت
خواہ مرد آئے اُسکو اپنی صحبت مین نہ آنے دینا بلکہ جہانتک ممکن ہو اسیر کر لینا اور مجھکو خبر دینا اُنھون نے کہا
بہت خوب ادھر ایک خواص دوڑی ہوئی گئی اور دل آرا کو جاکر اُٹھا لائی دل آرا ایک ٹاٹ کے
ٹکڑے مین لپٹی ہوئی تھی اُسکو لاکر ہوشیار کیا اب جو ہوش آیا اُسنے اپنے کو برہنہ پایا بہت روئی ملکہ سوسن
نے سب حال اُس سے بیان کیا وہ خاموش ہو رہی ملکہ نے کہا کہ تیرے کپڑے عمرو عیار لیگیا آ اور یہ بن لے

یہ کہکر اُسکو دس روپیہ دیے وہ روتی ہوئی اپنے مقام پر آئی اب جو اُسنے اپنی کوٹھری مین جاکر دیکھا تو نہ باندان ہی نہ کپڑونکا صندوق ہی پلنگ کا بچھونا تک ندارد ہی یہ دیکھکر چلائی کہ ای ملکہ کوئی مجکو لوٹ لیگیا وہان سے دوڑی ہوئی آئی اور سب حال بیان کیا اب سب نے جا جاکر دیکھا تو کسی نے اپنا مال و اسباب نہین پایا سب صفایا تھا سبکی سب روتی او پیٹتی سوسن کے پاس آئین ہر ایک نے رو رو کر بیان کیا کہ میرا سب مال سو روپیہ کا تھا کوئی بولی میرا پچاس روپیہ کا تھا سوسن نے کہا کہ بیبیون صبر کرو اور اُس ساربان زادے کو گالیان دو اور کو سو جو کہ تم سب کا مال و اسباب لیگیا خدا وند عجائب و ساحری تمکو اور دینگے یہ سنکر وہ سب رونے لگین دل آرا نے کہا کہ ای ملکہ مین بہنون کیا انکے پاس تو ایک ایک جوڑا ہی میرا تو وہ موا سب مال جو کہ رکھا ہوا تھا وہ بھی لیگیا اور جسم کے کپڑے بھی لیگیا مین کیا کرون سوسن نے مہر وش سے کہا کہ تم اسکو اپنے کپڑے منگا کر دیدو مہر وش نے کہا کہ میرے صندوق سے کپڑے نکالکر بہن لے وہ کوٹھری مین آئی یہان آکر کوٹھری کو خالی پایا پکاری ملکہ یہان بھی تو خاک اُڑ رہی ہی کچھ بھی نہین ہی اب سوسن اور مہر وش و ماہ وش حیران ہوکر آئین آکر دیکھا تو کچھ نہ پایا بالکل صاف تھا اب جسقدر کوٹھریان اور کمرے تھے سبکو دیکھا ایک تنکا نہ تھا مہر وش و ماہ وش پیٹنے لگین سوسن نے کہا کہ لڑکیون صبر کرو یہ اس حرامزادے کا کام ہی سب لوٹ مار کر لیگیا وہ خاموش ہو رہین دل آرا سے کہا کہ ہمارے میلے کپڑے فلان مقام پر رکھے ہوے ہین اُنہین سے لیکر پہن لے اُسنے جو جاکر دیکھا تو میلے کپڑے بھی نہ تھے آکر کہا کہ ملکہ وہ موا میلے کپڑے بھی آپکے لیگیا کچھ بھی اُس نے باقی نہ رکھا آخر کو عاجز ہوکر اُسکو پلنگ کی چادر دی تہ اُسنے باندھی وہ ٹاٹ کا ٹکڑا اوڑ کیا اب سوسن نے پوچھا کہ تجھپر کیا گذری اُسنے کہا کہ مین اُس موئے کو پیلے کے درختون مین ڈھونڈھ رہی تھی کہ میرے مُنہ پر کوئی چیز خود بخود گری مجکو چھینک آئی گر پڑی بیہوش ہوگئی پھر مجکو خبر نہین ہی کہ کیا ہوا اب جو ہوش آیا تو اپنے کو یہان پایا سوسن نے کہا کہ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اب بہت ہوشیار رہنا مین مکان پر جاکر تم سبکے لیے روپیہ بھیجتی ہون اور دل آرا کے لیے کپڑے مگر اب کسی کو نہ آنے دینا ان سب نے کہا کہ ای ملکہ اگر اب وہ ہمکو ملجائے تو ہم اُسکی بوٹیان کاٹ کاٹ کر کباب لگا کر کھائین ہمکو ذرا بھی اُسکے حال پر رحم نہ آئے سوسن نے کہا کہ خیر تم دیکھنا کہ مین کیونکر اسکو قتل کرتی ہون پا جاؤن تو ان سب باتونکا حال اسکو معلوم ہو یہ کہکر اور سبکو تاکید کرکے سوسن تخت سحر پر سوار ہوکر چلی گئی وہان جاکر اُسنے دل آرا کے لیے کپڑے اور ہر ایک خواص کو

تھوڑا تھوڑا روپیہ اور مہروش و ماہ وش کے لیے گہنا و کپڑے روانہ کیے یہان یہی چرچا ہو رہا تھا کہ
وہ سب مال آیا لانے والے نے نام بنام سبکو دیا وہ سب خواجہ کو کوسنے اور گالیان دینے لگین راوی
ان سبکو تو اسی حال مین مبتلا رکھتا ہی کہ خواجہ کو برا بھلا کہ رہی ہین ادھر سوسن نے بعد روانہ کرنے
مال و اسباب کے سحر کیا اور اپنی حفاظت کا بندوبست کرکے باطمینان تمام بیٹھی اور مریخ کا انتظار کرنیلگی
کہ جمال راہدار کو اسیر کرکے لاتا ہوگا اسکو مریخ کے انتظار مین چھوڑا جاتا ہی اب خواجہ کا حال بیان ہوتا
ہی کہ یہ جو باغ سے نکلکر پاے شاطری مارکر جمال کے مکان پر آئے اسکو نہ پایا فورًا انکی ذہن مین ایک تدبیر
آئی جلدی سے جمال کے ملازمون و اسکی مان کو خرمہ بیہوشی امیز دیکر بیہوش کیا وہ یہ دریافت
کرتی رہی کہ جمال کہان ہی انھون نے کہا کہ یہ کھا لو مین بیان کرتا ہون جب وہ کھا کر بیہوش ہوئی
اسکو اور سب نوکرون کو اٹھا کر نذر زنبیل کیا اور جال مارکر سب گھر کا مال و اسباب مع تخت و پلنگ
کے سب نذر زنبیل کیا خلاصہ یہ کہ جھاڑو تک نہ چھوڑی ظروف گلی تک نذر زنبیل کرکے جھاڑو زمین
کردی اس طور سے مکان کو صاف کیا کہ جیسے کوئی لوٹ لیگیا اور خود جمال کی مان کی صورت بنکر بال کھولکر
صحن مین بیٹھکر خواجہ عمرو کا نام لیکر پیٹنا و گالیان دینا اور کوسنا شروع کیا کہ ہاے وہ موا عمرو آیا
میرے بچے کو بھی بہکا کر اپنے ہمراہ لیگیا اور سب مال و اسباب بھی لوٹ لیگیا مجکو کسی طرف کا
نرکھا اب مین کیونکر بسر کرونگی مجھ سے بھی کہتا تھا کہ تو بھی دین اسلام قبول کر جب مین نے انکار کیا تو
مجکو اسی مقام پر اکیلا چھوڑ دیا اب مین کدھر جاؤن اور کیا کرون میرا تو کوئی سہارا نہین ہی یہ کہتی ہی
اور روتی ہی اور کہتی ہی خداوند عجائب اس عمرو کو غارت کرین یہ مردہ یہان کہان سے آیا تھا تجھی کو لوٹنا
میرا ہی دشمن تھا اب تو اسکی صورت بنی ہوئی رو پیٹ رہی ہی مریخ جو وہان سے خونخوار بنا ہوا
طاؤس سحر پر سوار براے گرفتاری جمال راہدار چلا تھا یہان آکر پہونچا جب قریب مکان جمال راہدار آیا تو اسکے
کان مین رونیکی صدا آئی اسنے دلمین کہا کہ یہ کون رو رہا ہی چلو تو معلوم ہو جائیگا پہلے اپنا کام کر لو پھر تلاش
کرنا کہ کون روتا ہی ایسا نہو کہ تجکو عرصہ ہو جمال راہدار کسی طرف ملکہ کے خوف سے بھاگ جائے یہ جسقدر قریب
مکان جمال پہونچتا جاتا ہی اسی قدر رونیکی صدا قریب ہوتی جاتی ہی جب یہ بالکل قریب پہونچ گیا اب
اسکو معلوم ہوا کہ جمال کے مکان سے رونیکی صدا آتی ہی اسنے اپنے دلمین کہا کہ یہ کون رو رہا ہی کیا جمال
رو رہا ہی اگر یہ رو بھی رہا ہی اور منت و سماجت بھی کریگا تو مین نہ مانونگا ضرور پکڑ کر لیجاؤنگا اسکو سزا

ضرور دلواؤنگا اسنے بڑا غضب کیا تھا یہ دل سے باتین کرتا ہوا جمال کے مکان کے صحن مین ہوا یہ سے
اُترا اب یہان آکر کیا دیکھا کہ تمام مکان ویران ہی ایک بھی چیز مکان مین اسباب خانہ داری سے نہین ہی
جمال کی مان صحن مین بیٹھی ہوئی بال کھولے ہوے خاک برد وہتّڑ مار رہی ہی اور خواجہ کا نام لے لیکر
گالیان اور کوسنے دے رہی ہی یہ واقعہ دیکھکر یہ حیران ہوا وہ ضعیفہ الیسی رونے اور پیٹنے مین مصروف تھی
کہ اُسنے یہ بھی نہ دیکھا کہ کون آتا ہی یہ قریب اُس عورت کے آیا اور کہا کہ ای ضعیفہ جلد بتا تیرا بیٹا جمال
کہان ہی اور تو روکیون رہی ہی نہ مانو نگا اُسکو پکڑ کر لیجاؤ نگا کیونکہ حکم ملکہ کا ہی اُسنے ملکہ کے ساتھ دشمنی
کی اور ملکہ کے قاتل سے مل گیا اُسکو اپنے ہمراہ لیکر ملکہ کی لڑکیون کے باغ مین گیا وہ تو خیر ہوئی کہ ملکہ
اُسکے حال سے آگاہ ہوگئین وہ دونون وہان سے بھاگے جلد بتا کہ کہان اُسکو پوشیدہ کیا ہی اور یہ
تیری کیا حالت ہی اور یہ تیرے مکان کی کیا کیفیت ہی تو روکیون رہی ہی جب صریخ نے یہ کہا تب اُس ضعیفہ
نے سر اُٹھاکر دیکھا صریخ کو اپنے پاس کھڑا ہوا پایا صریخ کو دیکھتا تھا کہ چیخین مار مار کر رونے لگی اور کہنے لگی کہ
مین کیا جانون کہ وہ کہان گیا عمرو عیار اُسکو اپنے ہمراہ لیگیا ہی مسلمان کر کے مع تمام مال و اسباب خانہ داری
کے مین نے جو منع کیا تو جمال نے بھی خوب مارا اور عمرو نے بھی اور کہا کہ اگر دین اسلام اختیار کر دگی تو تمکو
ہمراہ لیجائینگے مین نے انکار کیا مجکو مار پیٹ کر اکیلا چھوڑ کر سب مال و اسباب لوٹ کر چلدیا مین یہان
روتی بیٹھی رہ گئی اُسکی جان پر دُھائی دیتی ہون مجکو رونا تو اس امر کا ہی کہ مال بھی گیا اور اسباب بھی
اور لڑکا بھی ہیچ ہوگیا اب میری کیونکر بسر ہوگی کیا کرون صریخ نے کہا کہ او ضعیفہ کیون فقرہ کرتی ہی تو نے
خود اُسکو بھگا دیا ہوگا بسبب خوف بادشاہ کے اُسنے کہا کہ مین آپ سے قسم کھاکر عرض کرتی
ہون کہ جو مین نے اُسکو بھگایا ہو یا مین اُسکے حال سے آگاہ ہون یہ تو ضرور مین نے دیکھا کہ وہ
دونون گھبرائے ہوے آئے پہلے تو سب مال و اسباب سمیٹا ایک مقام پر جمع کیا اُسکو عمرو نے
جال الیاس کر غائب کر لیا اسقدر مال و اسباب تھا کہ تین دن تک اگر اُٹھایا جاتا تو بھی نہ کم ہوتا یا اُس مردے
نے دم بھر مین سب اُٹھا کر غائب کر لیا اُسکے بعد نوکرون کو بُلا کر اُنسے کچھ کہا اُنھون نے قبول کیا مین خاموش
بیٹھی ہوئی دیکھا کی کہ یہ کیا آفت ہی جب نوکرون سے کہ چکا تو مجکو جمال نے بُلایا اور مجھ سے کہا کہ دین اسلام
قبول کرو مین نے انکار کیا مجکو خوب پہلے سمجھایا جب مین نے نہ مانا تو مجکو مارا اور جو میرے ہاتھ گلے تھا
سب چھین لیا کپڑے بھی لیے لیتا تھا مگر میری منت و سماجت سے چھوڑ دیے اور دونون کے دونون

چلے گئے مین اکیلی رہ گئی اُنکی جان کو رو رہی ہون اس اولاد والی سے بن اولاد کی ہوتی تو اچھی تھی ملکہ سے الگ شرمندہ ہوئی وہ الگ میری طرف سے بدگمان ہوئین اور مال و اسباب بھی برباد گیا یہ سب اس حرامزادے جمال کی بدولت ہوا مجکو نہ تو جمال کا غم ہی نہ مال کا رونا اس امر کا ہی کہ اب مین کدھر جاؤن اور کیا کرون اگر ملکہ کے پاس جاتی ہون وہ ناراض ہین کبھی مجکو اپنے پاس نہ رہنے دینگی میری ہر طرح سے خرابی ہوئی مین کسی طرف کی نہ رہی ہائے میرے خداوند مین کیا کرون کیسی میری تقدیر پھوٹ گئی کاش یہ مردا جمال مرجاتا تو میری یہ خرابی نہوتی مین ملکہ ہی کے پاس جا بیٹھتی میری بسر اوقات ہوجاتی مین اُنکے دو کام کرتی وہ مجکو روٹی دیتین مجکو مکان کی کیا ضرورت تھی اور خانہ داری کی کیا حاجت تھی یہ تو اسی مردے جوانا مرگ جمال کے سبب سے سب چیزون کی ضرورت ہوئی مین نے اپنی جوانی اسکے پیچھے برباد کی یہ جوانا مرگ مجکو ضعیفی مین دغا دیکر ایک عیار کے ساتھ اُسکے بہکانے سے چلا گیا کچھ خیال نہ کیا کہ بڑھیا مان کیا کریگی اور کدھر جائیگی ہم اسکو تو کسی طرف کا نہین رکھے جاتے ہین اسطور سے رو رو کر یہ سب قصہ بیان کیا کہ مریخ کو اُسکے حال پر رحم آگیا اور کہا کہ تو سچ کہتی ہی کہ جمال عمرو کے ساتھ سب مال و اسباب لیکر چلا گیا اور تجکو چھوڑ گیا اُسنے جواب دیا کہ مین قسم کھا کر کہتی ہون کہ اگر آپ سے جھوٹ کہتی ہون یا فقرہ کرتی ہون یا پوشیدہ کرتی ہون اور اس امر سے آگاہ ہون کہ جہان جمال و عمرو ہین تو مجکو خداوند سامری و خداوند جمشید و خداوند آفتاب شعلہ پیکر خاک سیاہ کر دین جب اسطور سے قسمین کھائین مریخ کو یقین آگیا کہ یہ سچ کہتی ہی اسنے اس طور سے رو رو کر سب حال بیان کیا کہ کیسا ہی سخت دل بیرحم ہو مگر اسکو بھی رحم آجائے ایسا ہی ہوا کہ مریخ کو اُسکے حال پر رحم آگیا کہنے لگا کہ گھبراتی کیون ہی تو میرے ساتھ میرے مکان پر چل مین تجکو کھانے کو دونگا تو میرے استاد کی قبر پر بیٹھی رہنا عبادت کرنا تیری عقبےٰ بھی درست ہوگی خوب ہوا کہ جمال چلا گیا ورنہ ایک نہ ایک دن تو اُسکی بدولت ذلیل ہوتی اور اس بڑھاپے مین عزت جاتی قتل کیجاتی کیونکہ وہ بہت آوارہ ہوگیا تھا اُس نے جواب دیا کہ خیر خوب ہوا جو وہ چلا گیا مین کہان جاؤن مریخ نے کہا کہ مین نے تجھسے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو اور میرے مکان مین چلکر رہو اور عبادت خداوند کرو اُسنے آنسو پونچھکر کہا کہ مین خود یہ چاہتی ہون کہ کسی طور سے کوئی ایسا مقام ملجائے کہ جہان مین بیٹھکر گوشہ مین عبادت خداوند کرون اور اپنی باقی زندگی بسر کرون مریخ نے

کہا کہ مین تو کہتا ہون کہ یہان سے جاکر میرے اُستاد کی قبر پر بیٹھکر اپنی زندگی بسر کرو جواب دیا کہ
مین آپ سے سچ عرض کرتی ہون کہ ایک مدت سے مجکو اُس قبر کی زیارت کا اشتیاق تھا اس
حرامزادے جمال سے کئی مرتبہ کہا کہ تو خدمت مریخ جادو مین جاتا ہی میری طرف سے عرض
کرنا کہ مجکو آپکے اُستاد کی قبر کے دیکھنے کا بہت اشتیاق ہو اور اُسکی زیارت کی مشتاق ہون مگر اُسنے
ایک دن بھی آپ سے عرض نکیا اب تو میری مراد بر آئی اگر آپکی یہی مرضی ہی تو مجکو لے چلیے مین حاضر
ہون مین قسم کھا کر عرض کرتی ہون کہ مین اب کہین نجاؤنگی مگر میری جان ملکہ کے ہاتھ سے بچائیےگا
مریخ نے کہا کہ تمکو اس سے کچھ مطلب نہین ہی تم میرے ساتھ چلو اُس نے کہا کہ چلیے پس مریخ خواجہ
عمرو یعنی جمال کی نقلی مان کو لیکر اپنے مکان مین آیا اور اُسیوقت در گنبد کھولکر اُسکو آفتاب شعلہ پیکر
کی قبر پر بٹھا دیا اور خود باہر آکر ایک عرضی بنام ملکہ سوسن اس مضمون کی تحریر کی کہ ملکہ عالم کو معلوم
ہو مین بموجب حکم ملکہ عالم مکان پر جمال راہدار کے گیا وہان جاکر دیکھا تو مکان بالکل خالی پڑا ہی کوئی
نہین ہی اب جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ جمال راہدار کو مع اُسکی مان اور نوکرون اور کل مال و اسباب
کے عمرو اپنے ہمراہ لے گیا ہی ان لوگون کا پتہ نہین ہی مین نے بہت تلاش کیا کہین نشان نملا جب عاجز
ہوا اور میرے کھانے کا بھی وقت آگیا تھا مین اپنے مکان پر چلا آیا اگر جمال ملتا تو اُسکو لیکر حاضر ہوتا
وہ تو ملا نہین مین نے خیال کیا کہ اب جاکر کیا کرون آپکو بذریعہ تحریر کے اطلاع دی لہذا اب آپکو لازم
ہی کہ بہت ہوشیار رہیے عمرو اسی مقام پر کہین نہ کہین پوشیدہ ہی اور ضرور پھر کوئی نہ کوئی مکاری کریگا
زیادہ حد ادب عرضی لکھکر بذریعہ طائر سحر کے سوسن کی خدمت مین روانہ کی وہ طائر سحر عرضی لیکر سوسن
کے پاس گیا سوسن نے وہ عرضی پڑھی حال سے آگاہ ہوئی اُسیوقت اُسکا جواب تحریر کیا کہ مین
تو ہوشیار ہون مگر تم بھی ہوشیار رہنا اپنی طرف سے اور میری طرف سے بھی جو تمنے لکھا ہی مین اُس سے
آگاہ ہوئی یہ جواب لکھکر روانہ کیا اور اُسیوقت ایک کمرے مین جاکر بیٹھی اور خوب پہرہ چوکی مقرر کیا
اور سب سے کہدیا کہ جو کوئی میرے پاس آئے سوا مریخ کے اُس سے کہدینا کہ ملکہ چلہ مین بیٹھی ہین ابھی
چالیس دن اُنسے ملاقات نہوگی اور اسنے اپنا خوب بند و بست کیا یہ تو بند و بست کرکے بیٹھی وہان
طائر نے جاکر مریخ کو جواب دیا مریخ نے کہا کہ مین ہوشیار ہون یہان کون آسکتا ہی بدون میری
اجازت کے مریخ تو خوش خوش بیٹھا ہی یہ نہین معلوم ہی کہ ملک الموت سر پر موجود ہی مین اُنکو خود یہان

لایا ہوان بقول کسے چون قضا آید طبیب ابلہ شود + جب قضا آتی ہی تو اسکے سامان غیب سے
پیدا ہوتے ہین واقعی غیر ممکن تھا کہ کوئی بدون اجازت مریخ اُس تالاب کے اندر جاسکے یا اندر اُس
گنبد کے کہ جہان آفتاب کی قبر ہی اسکو کوئی کیا کرے کہ خود مریخ خواجہ کو لیکر آیا اور آفتاب کی قبر پر بٹھا دیا
یہ بھی نہ خیال کیا کہ پھر سے تو دریافت کرون کہ یہ واقعی اصلی مان جمال کی ہی یا اسمین بھی کوئی فقرہ ہی
ایسا کچھ غافل ہوا اور کچھ ایسی تقریر کی خواجہ نے جمال کی مان بنکر کہ اُسکو بالکل خیال نہ آیا مدام ہر قصہ
یہ تو خوش خوش بیٹھا ہی اُدھر جب خواجہ نے دیکھا کہ مریخ نے خود لاکر مجھکو اپنے اُستاد کی قبر پر بٹھا دیا اور
دروازہ بند کر لیا اب جو انھون نے دیکھا تو اُس گنبد کو فرش و فروش و شیشہ آلات و دیگر اسباب نقرئی
و طلائی سے آراستہ پایا ایک طرف روپیہ اشرفی کا انبار تھا جو کہ میلے والے آکر چڑھاتے تھے ایک طرف
جواہر کا ڈھیر تھا بس خواجہ نے پہلے تو سب روپیہ اشرفی و جواہر اُٹھاکر نذر زنبیل کیا اُسکے بعد وہ سب اسباب
جو کہ قبر پر رکھا ہوا تھا یعنی مجمر طلائی اور دیگر اسباب فرش و فروش وغیرہ اُسکے بعد سب جھاڑ و کنول
اُتار اُتار کر نذر زنبیل کیے اطمینان تمام جب کوئی چیز باقی نہ رہی بالکل صفایا کر چکی اُسوقت کچھ زنبیل سے
نکالی اور اپنے دونون نتھنون مین روئی لگائی آگ نکالی قبر پر رکھکر اُسکو جلایا جب دھوان تمام گنبد
مین بھر گیا ہوا ایک مرتبہ پکاری کہ اے مریخ آتش خوار جلد آؤ یہ کیا ہوا کہ خود بخود قبر سے دھوان نکلا
اور آواز آئی کہ اب ہم یہان نہ رہینگے بالائے آسمان جائینگے اور اپنا سب مال و اسباب بھی لیجائینگے یہ
صدا آئی ایک تڑاقہ ہوا قبر شق ہوئی اُسمین سے ایک آفتاب پیدا ہوا اُسکا نکلنا تھا کہ خود بخود سب
فرش و شیشہ آلات جو جو اشیا یہان تھین سب غائب ہوگئین اب کوئی چیز یہان نہین ہی جلد آکر دیکھو
کہ یہ کیا واقعہ ہی کیون خداوند خفا ہوگئے ہین چونکہ مریخ تو اُس گنبد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اُسنے جو یہ
صدا سُنی کچھ سمجھ مین آئی کچھ نہ آئی حیران ہوا کہ یہ کیا ضعیفہ کہہ رہی ہی ذرا چلکر دیکھنا چاہیے ایک مرتبہ
دروازہ گنبد کا کھولا اندر آیا تا ساتھ آگئی تھی اندر آکر دروازہ بند کر دیا یہان آکر کیا دیکھا کہ گنبد
دھوان دھار ہو رہا ہی کچھ دکھائی نہین دیتا ہی اسنے گنبد مین آکر جب دھوان دیکھا اور کچھ نظر
نہ آیا تو پکارا کہ اے ضعیفہ یہ کیا واقعہ ہی یہ دھوان کیسا ہی اور تو کیا کہہ رہی ہی اور مین کدھر آؤن تو
کدھر ہی اُس ضعیفہ نے وہ ہی سب حال پھر بیان کیا یہ کھڑا ہوا سُنا کیا اور کہنے لگا کہ معلوم
ہوتا ہی کہ کچھ خطا سرزد ہوئی مجھسے جو خداوند خفا ہوگئے خیر مین پوجا پاٹ کرکے مناؤنگا

یہ دھوان ہر طرف ہو تو کچھ انتظام کرون یہ کہہ رہا تھا کہ ادھر اس دھوین نے اسکے دماغ مین اثر کیا
اور وہ چرخ کھا کر چھینک مار کر دھم سے گرا آپنے دوڑ کر اسکو اٹھا کر پہلے تو قصد کیا کہ قتل کر ڈالون
پھر خیال مین آیا کہ اسی کی صورت پر تیار ہو کر پھر چلکر سوسن پر عیاری کرون یہ اسکا بڑا محافظ
اور نگہبان تھا اسکو تمنے پکڑ لیا اب کون خبر لے گا اور کون اسکو بچائیگا یہ خیال دل مین کر کے
خواجہ نے پہلے اپنی صورت مریخ کی صورت سے مشابہ کی اسکے کپڑے اتار کے پہنے اسکے بعد
اسکو تو نذر زنبیل کر لیا اور اس دھوین کو برطرف کیا پکار سے کہ کوئی یہان آئے یہ کیا ہوا
کہ مین اندھا ہو گیا یہان جو اس ضعیفہ کی آواز سنکے آیا تو اس ضعیفہ کو دیکھا کہ وہ کھڑی
ہوئی کہہ رہی ہی کہ قبر سے ایک آفتاب نکلا اور یہ صدا آئی کہ ہم جاتے ہین اب یہان نرہینگے اور
یہ سب مال و اسباب اور روپیہ اور پیسہ لیے جاتے ہین مین یہی صدا سنکے اندر آیا تھا مین نے
خود بھی دیکھا کہ سب مال و اسباب خود بخود جو کچھ باقی تھا غائب ہونے لگا دو ہاتھ پیدا ہوتے ہین وہ
سب مال اٹھائے لیے جاتے ہین مین کھڑا دیکھا کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی جب کچھ نرہا وہی ہاتھ پھر پیدا
ہوے اس ضعیفہ کو بھی اٹھا کر لے گئے اس ضعیفہ کا جانا تھا کہ دھوان پیدا ہوا میری آنکھوں مین
جو لگا مین اندھا ہو گیا اب مجھکو کچھ دکھائی نہین دیتا ہی جلدی آکر مجھکو لیجاؤ ورنہ مین ہلاک
ہو جاؤنگا یہ سنتے ہی جو ملازم اسکے اس مقام پر موجود تھے وہ دوڑے گنبد کے اندر آئے اسنے
کنڈی نہین دی تھی صرف پٹ بند کر دیے تھے نوکر جو آئے دھوین کا کچھ اثر نپایا میان کو دیکھا کہ
بالکل بیکار کھڑے ادھر ادھر مثل اندھون کے ہاتھ مار رہے ہین ان نوکرون نے پھر کر کہا کہ خداوند
یہ کیا حال ہی کچھ بیان تو فرمائیے کہا کہ مجھکو باہر لے چلو تو مین بیان کرون یہان تو میرا دم
گھٹا جاتا ہی ایک تو اندھا ہوا ہون اسکا صدمہ دوسرے تاریکی اسکا سبب اب مین کیا بیان کرون
کیا نہ کرون یہ کیا آفت میرے اوپر آئی کیا مجھ سے خطا ہوئی جو مجھکو یہ سزا ملی جلدی باہر
لے چلو وہ نوکر مریخ کا ہاتھ پکڑ کر لے چلے اسنے راہ مین کئی بار مقام پر ٹھوکر کھائی گرتے گرتے
بچا اگر نوکر ہاتھ نہ پکڑے ہوتے تو منھ کے بھل گرتا کہ منھ ٹوٹ جاتا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ
مریخ کی صورت پر اندھے بنے ہوئے گنبد کے باہر آئے نوکرون نے دیکھا کہ گنبد بالکل خالی
ہی کوئی شئی موجود نہین ہی خاک اڑ رہی نوکر وغیرہ سب حیران ہین کہ یہ کیا سانحہ ہی یہان تو گھر

نابینا ہے یہ تو نئی بات آج ہوئی لاکر مریخ کو مسند پر بٹھایا پوچھا کہ کچھ بیان فرمائیے کہ یہ کیا واقعہ
گذرا مریخ نقلی نے کہا کہ میں گنبد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اُس ضعیفہ کو لاکر میں نے اندر گنبد کے بٹھایا تھا
وہ مان کتی جمال رابدار کی ہیں باہر گنبد کے بیٹھا ہوا کچھ سحر کے الفاظ یاد کر رہا تھا کہ یکایک
وہ ضعیفہ اندر سے پکاری کہ ای مریخ جادو جلد آئیے دیکھیے یہ کیا واقعہ ہی کہ سب مال و اسباب خود بخود
غائب ہوا جاتا ہی اور آفتاب قبر سے نکلا ہی میں یہ سُنکے حیران ہوا کہ یہ کیا سانحہ ہی اندر گنبد کے
گیا وہان جو گیا تو میں نے بھی یہی واقعہ دیکھا میرے سامنے سب مال جو کہ باقی تھا غائب ہوا
میں کھڑا ہوا دیکھا کیا سحر یاد کرتا ہون یاد نہین آتا کہ یکایک وہ بڑھیا بھی غائب ہوگئی اُسکے
بعد دھوان پیدا ہوا اُسکا پیدا ہوتا تھا میری آنکھون میں جو لگا تو مین اندھا ہوگیا اُسوقت سے
کچھ نہین دکھلائی دیتا ہی نہ سحر یاد آتا ہی مجکو جلدی ملکہ سوسن کے پاس لے چلو تاکہ وہ کچھ میرا
بندوبست کرین اور کچھ علاج کرین ابھی ابھی تازہ روشنی چلی گئی ہی شاید علاج کیے جانے سے
واپس آئے پھر میری آنکھین روشن ہوجائین جلد لے چلو اُنھون نے کہا کہ بہت خوب جو
ملازم سحر سے آگاہ تھے اُنھون نے تخت سحر تیار کیا اُسپر مریخ کو بٹھا کر طرف دربند
سوسن کے لے چلے باقی سے کہ گئے کہ ذرا ہوشیار رہنا عمرو آیا ہوا ہی یہ لوگ تو یہان
اپنے اپنے کام مین مصروف ہوے اُدھر وہ ملازم مریخ نقلی کو لیے ہوے چلے جاتے تھے
یہانتک کہ راہ طی کرکے کوہ سوسن پر پہونچے باغ سوسن جادو پر آکر زمین پر اُترے
جو پاسبان اور نگہبان سوسن نے مقرر کیے تھے اُنھون نے دیکھا کہ مریخ جادو تخت پر سوار اور
چند ملازم و خدمتگار ہمراہ ہین ادھر کو آتے ہین جب وہ قریب آکر پہونچے اُنھون نے
کہا کہ کدھر آتے ہو تم اُسی مقام پر ٹھرو صرف مریخ جادو کو آنے دو کیونکہ ہمکو حکم ہی کہ
سواے مریخ کے کوئی آنے نہ پائے اگر ہماری لڑکیان بھی آئین تو نہ آنے دینا ہم کیونکر تمکو آنے
دین اُنھون نے کہا کہ ہم کیونکر اپنے آقا کو چھوڑ دین وہ تو دفعتًا نابینا ہوگئے ہین ہم اُنکو ملکہ کے
پاس لیکر آئے ہین تاکہ ملکہ کچھ تدارک کرین اور تم کہتے ہو کہ تم نہ آؤ اگر ہم چھوڑ دینگے اُنکو تو کچھ دکھائی دیتا
نہین ہی وہ گر پڑینگے اُنکے چوٹ لگے گی اُنھون نے کہا کہ ہمکو حکم نہین ہی ہم کیونکر جانے دین مریخ
نے خود پکار کر کہا کہ بھائیون مین بالکل مجبور ہون اُنکے سہارے سے تو آیا ہون یہ کیونکر

مجھکو چھوڑ دین تم جا کر ملکہ کو میرے آنے کی خبر کرو اور میرے حال سے ملکہ کو آگاہ کرو دیکھو وہ کیا کہتی ہین مین اسی مقام پر ٹھہرا ہون ملکہ سے کہنا کہ میری کمک کرین کیونکہ مجھکو سحر بالکل فراموش ہی نہ معلوم کس آفت مین مبتلا ہوا ہون وہ لوگ یہ سُنکے باہم کہنے لگے کہ بڑے افسوس کی بات ہی کہ اتنا بڑا ساحر یون مجبور ہو جائے یہ کیا ہوا کہ اسقدر جلد اندھا ہو گیا ابھی کل تک تو اچھا بھلا تھا مقام افسوس اور ترس کھانے کا ہی یہ باہم کہکر مریخ سے کہا کہ آپ ٹھہرین ہم آپکی خبر ملکہ سے کرتے ہین یہ کہکر انمین سے چار تو اُسی مقام پر یعنی اپنے پہرے پر ٹھہرے رہے اور دو اندر آئے اور اُس کمرے کے دروازہ پر پہونچکر کہ جہان سوسن سحر تیار کرنے بیٹھی تھی کھڑے ہو کر پکارے کہ ای ملکہ عالم اگر اجازت ہو تو ہم اندر آئین سوسن نے پکار کر کہا کہ کیون ای بہرام و ای مصام کیا ہی کس ضرورت سے اندر آنے کی اجازت طلب کرتے ہو انھون نے کہا کہ مریخ جادو تشریف لاتے ہین مگر عجب حالت سے کہ بالکل اندھے ہو گئے ہین انکو اُنکے ملازم پکڑکر لائے ہین سحر بھی بالکل فراموش ہی انھون نے قصد کیا تھا کہ مع ملازمون کے داخل باغ ہون ہمنے منع کیا تب انھون نے کہا کہ مین اندھا ہو گیا ہون کیونکر اپنے پاؤن سے جاؤنگا تم جا کر ملکہ کو خبر کرو کہ مریخ جادو آئے ہین اول تو نابینا ہو گیا دوسرے سحر بالکل فراموش ہو گیا ہی یہ ہی ملازم تو پکڑ لائے ہین ورنہ میرا آنا نہ ہوتا مین تڑپ تڑپکر مر جاتا یہ فرمائیے کہ کیا اُن سے کہا جائے سوسن نے جوابدیا کہ تم خود اُنکا ہاتھ پکڑکر لے آؤ اُنکے ملازمون کو باہر ٹھہراؤ اُن سے کہو کہ تم یہان ٹھہرو ہم تمھارے مالک کو ملکہ کے پاس لیے جاتے ہین انھون نے جواب دیا کہ بہت خوب سوسن نے کہا کہ ذرا ہوشیاری سے لانا کسی قسم کی تکلیف نہو کوئی ٹھوکر نہ لگے انھون نے کہا کہ کیا مجال یہ کہکر وہ دونون ساحر باہر آئے یہان سوسن فکر کرنے لگی کہ یہ کیا ہوا کہ اتنا بڑا ساحر یون اندھا ہو گیا ابھی تھوڑی دیر کا زمانہ ہوا ہی کہ میرے پاس آیا تھا مجھکو عمرو کے ہاتھ سے بچایا میرے پاس بیٹھا رہا مین نے اُسکو برائے اسیری جمال رمابدار روانہ کیا اُسنے اُسکی اطلاع کی اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی عرضی روانہ کی میرے پاس اتنے عرصے مین کیا ہوا کہ ایسا اندھا ہوا کہ دوسرے آدمی ہاتھ پکڑکر لائے اُسکے ساتھ سحر بھی فراموش ہوا کچھ عقل نہین کام کرتی ہی سوسن تو تو یہ دل سے باتین کر رہی تھی اُدھر ساحرون نے باہر جا کر اور قریب مریخ آکر کہا کہ ملکہ نے فرمایا ہی کہ آپ میرے نوکرون کے ہمراہ میرے پاس تشریف لائیے اپنے ملازمونکو در باغ پر ٹھہرا رہنے دیجیے مریخ نے جوابدیا کہ ہمکو

اس سے کیا غرض کہ میری ہی ملازم مجکو لیکر جائین ملکہ کہا بعض مجکو ملکہ کے پاس جانے سے مطلب ہی خواہ کوئی لے چلے
تم لیچلو یا میرے ملازم ان دونون سے کہا کہ آپ ہمارے ہمراہ چلین یہ کہکر مریخ کا ہاتھ پکڑ لیا اور مریخ کے
نوکرون سے کہا کہ آپ لوگ یہان ٹھہرین مریخ نے اُنسے کہا کہ اب تمھارے ٹھہرنے کا یہان کام نہین ہی تم مکان پر
جاؤ اول تو مین اچھا ہیجاؤنگا اپنے آپ سے آؤنگا اگر نہ بھی اچھا ہوا تو ملکہ کے ملازم مجکو پہونچا وینگے یقین
تو ہی کہ ملکہ خود بھی اس امر کو نہ گوارا کرین کہ مین ایسی حالت مین اُنکے پاس سے چلا جاؤن اُنھون نے کہا کہ
پھر ہم جاتے ہین مریخ نے کہا کہ جاؤ مگر بہت ہوشیاری سے رہنا اور کام کرنا دیکھو عمرو عیار آیا ہوا ہی مین
بھی وہان نہین ہون ایسا نہو کہ وہ کوئی مکر و فریب کرکے تم لوگون مین شامل ہو جائے اور کوئی فساد
برپا کرے اُنھون نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین کبھی ایسا نہوگا ہم بہت ہوشیاری سے کام کرینگے
کسی غیر کو اپنے پاس نہ آنے دینگے مریخ نے کہا کہ ہان لے جاؤ وہ ساحر جو کہ مریخ کے ہمراہ آئے تھے وہ اُسی
تالاب کی طرف چلے گئے اور جاکر اپنے کاروبار مین مصروف ہوے جو کہ ساحر وہان تھے اُنھون
نے دریافت کیا کہ میان مریخ کا مزاج کیسا ہی کیا آنکھون مین روشنی ہوئی اُنھون نے کہا کہ ہم اُنکو
سوسن کے باغ تک پہونچا آئے اندر ہم جانے نہ پائے سوسن کے ملازم اُنکو لیگئے ہمکو اُنھون نے
باہر سے رخصت کردیا نہ معلوم وہان کیا علاج کیا گیا اور اب کیسے ہین یہ سُنکے وہ لوگ بھی
خاموش ہو رہے ادھر ساحران سوسن مریخ آتش خوار نقلی کو بہت ہوشیاری اور حفاظت
سے اُس مقام پر لائے کہ جہان سوسن بیٹھی ہوئی تھی آکر پکارا کہ ملکہ عالم یہ مریخ جادو تشریف لائے
ہین سوسن نے کہا کہ اچھا مریخ نے سوسن کی آواز سُنکے کہا کہ اے ملکہ وہ نا عیار ساربان زادہ آیا
ہوا ہی اُسی کے خوف سے آپ نے اسقدر بندوبست فرمایا ہی لہذا پہلے سحر سے دریافت کرلیجیے کہ مین اصلی
مریخ ہون یا وہ میری صورت بنکر آیا ہی خوب جانچ لیجیے پھر مجکو اندر اپنے پاس طلب فرمائیے گو سوسن کا
پہلے یہ ہی قصد تھا کہ سحر سے دریافت کرلون مگر جب مریخ نے یہ کلمہ کہا تو سوسن نے خیال کیا کہ تمھاری بھی
کیا عقل ہی کہ کجا عمرو اور کجا تالاب سحر مریخ بدون حکم مریخ کوئی وہان جا نہین سکتا ہی پھر عمرو کیونکر گیا ہوگا
جو مریخ کی صورت بنا ہوگا اگر یہ عمرو مریخ کی صورت بنا ہوتا تو یہ کیون کہتا کہ سحر سے دریافت کرلیجیے وہ
اس امر سے آگاہ کرتا اسقدر شک بیکار ہی بھلا مریخ کو عمرو کہان پاتا جو اُسکی صورت بنتا یہ خیال کرکے دل مین
پکار کر کہا کہ تم شوق سے آؤ مین سحر سے دریافت کر چکی ہون بھلا تمسے مین شک کرون اگر تم ایسے خیرخواہ دشمنون سے

ملجاؤ تو رہی بات مین اسکو کبھی نہ مانونگی اول تو عمرو کا تم تک گذر رہی محال ہی یہ خام خیال ہی اگر عمرو کا سایہ بھی بدون اجازت تمھارے اسطرف آئے تو جل جائے نہ یہ کہ وہ خود آئے اور تمھاری صورت بنکر آئے پس یہ تشک بالکل بیکار اور دشوار امر ہی تم آؤ ذرا مین تمھاری حالت تو سُنون کہ تمپر کیا گذری یہ کیا واقعہ ہوا ابھی تک تو تم اچھے تھے مین بہت حیران ہون مریخ نے کہا کہ ملکہ مین کیا عرض کرون کہ یہ کیا آفت میرے اوپر نازل ہوئی خیر جو مقدر مین تھا وہ پیش آیا سوسن نے کہا کہ اے مریخ بہت جلد میرے پاس آؤ مریخ کو وہ ساحر لیکر اندر کمرے کے آئے مریخ نے کمرے مین پہونچکر کہا کہ آپ کدھر کو تشریف رکھتی ہین مین کسطرف کو سلام کرون کیونکہ مجکو کچھ دکھائی نہین دیتا ہی سوسن نے کہا کہ جبکہ تم مجبور ہو تو ناچاری ہی ایسی حالت مین سلام و بندگی کی کیا ضرورت ہی دوسرے مین تو سامنے بیٹھی ہوئی ہون تم میرے پاس کھڑے ہوئے ہو بیٹھ جاؤ مریخ یہ کہکر کہ آداب عرض کرتا ہون بیٹھ گیا بیٹھنے جو لگا تو جانکر گرنے لگا کہ خود سوسن نے اسکو پکڑ لیا اور کہا کہ افسوس خداوند کسی کو آنکھون سے نہ مجبور کرین یہ آنکھین بڑی نعمت ہین یہ کہکر مریخ کو اپنے پاس بٹھالیا اور اپنے ملازمون سے کہا کہ تم اب جاؤ اپنے کام مین مصروف ہو یہان تمھارا کوئی کام نہین ہی بیکار ٹھہرنے سے کیا فائدہ وہ مریخ کو پہونچا کر در باغ پر آکر ٹھہر رہے یہان سوسن نے مریخ نقلی سے دریافت کیا کہ کیا واقعہ گذرا کچھ بیان کرو کیونکر تمھاری یہ حالت ہوئی اسنے کہا کہ ملکہ کیا بیان کرون میرا یہ جی چاہتا ہی کہ اپنے کو ہلاک کرون اس زندگی سے تو مرنا بہتر ہی اگر اندھے ہو کر جیے دوسرون کے محتاج رہے تو بیکار ہی گو اس امر کی مجکو پہلے سے خبر تھی کہ ایک زمانہ مین مین اندھا ہونگا مین نے اسکا بندوبست کر لیا تھا ایک سرمہ تیار کر رکھا تھا اسکو ہر وقت اپنے پاس رکھتا تھا مگر اسمین شرط یہ تھی کہ ساحر زبردست اپنے ہاتھ سے لگائے اسم سحر پڑھکر تو مین نے دلمین خیال کیا تھا کہ مین خود ساحر زبردست ہون اپنے ہاتھ سے لگا لونگا اسم سحر پڑھکر اس امر سے آگاہ نہ تھا کہ جب اندھا ہونگا تو سحر بھی فراموش ہو جائیگا ورنہ اسکی بھی تدبیر اور طور سے کرتا اسکو تیار کر لیتا کہ کسی بات کی ضرورت نہوتی خیر یہ امر تو ممکن ہی کہ اگر مجکو سحر فراموش ہی تو آپ تو سحر سے آگاہ ہین اور مجھ سے زیادہ تر علم سحر سے آگاہ ہین پس اگر آپ کوشش فرمائینگی تو مین اچھا ہو جاؤنگا سوسن نے کہا کہ اگر میری جان تک تمھارے کام آئیگی تو بھی مین دریغ نکرونگی کیونکہ تمسا خیر خواہ کہان پاؤنگی تم تو میرے قوت بازو اور مددگار ہو تمھارے بیکار ہو جانے سے مین بالکل بیدست و پا ہو جاؤنگی اگر تمھارے علاج مین یہ شرط ہوگی کہ آسمان پر سے تارے ٹوٹ کر آئین تو تمھاری آنکھین

روشن ہون تو مین اُسکی بھی کوشش کرونگی اگر تمھاری آنکھین اس شرط سے اچھی ہون مین اپنے خون کا سرمہ بناکر لگاؤن تو ابھی ابھی جہان کا کھو خون نکالون اور اُسکا سرمہ بناؤن مریخ نے جوابدیا کہ مجکو آپ سے اس سے زیادہ امید ہی مجکو بھی تو آپ سا قدردان نہ ملے گا خیر اب میرا واقعہ سماعت فرمائیے کہ کیونکر اس بلا مین مبتلا ہوا ہون جو آپسے رخصت ہوکر جمال راہدار کے مکان پر گیا تو وہان کسی کو نہ پایا بالکل مکان خالی تھا تعجب اس امر کا تھا کہ کل مال و اسباب ندارد تھا جھاڑو کا تنکا تک نہ تھا یہ واقعہ دیکھکر مین بہت حیران ہوا ایک مرد ضعیف وہان کھڑا ہوا تھا مین نے جو اُس سے پوچھا اُسنے کہا کہ مین اپنی بکریان چرانے آیا ہون صبح سے یہان موجود ہون اور تو مین نے کچھ نہین دیکھا صرف اسقدر دیکھا کہ ایک عورت اور پانچ سات مرد اس مکان سے گھبرائے ہوئے نکلے سبکی نسبت پر کچھ بار بھی تھا اور جلدی جلدی وہ سامنے چلے گئے مین کھڑا دیکھا کیا تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر آئے اور اندر مکان کے گئے اور پھر وہان سے بوجھ لیکر آئے اسی طور سے اُنھون نے کوئی دس پھیرے کیے مین نے جو دریافت کیا تو اُنھون نے کہا کہ ہم اس مکان مین رہتے تھے اس مین آسیب ہو گیا ہی لہذا ہمنے جانے کا قصد کیا یہان مزدور وغیرہ ممکن نہوے ہم خود سب مال اُٹھائے لیے جاتے ہین خلاصہ یہ کہ وہ سب مال لیگئے مین نے اُس سے دریافت کیا کہ یہ تو نے اُس سے دریافت کیا تھا کہ جاتے کہان ہو اُسنے کہا کہ مجکو اس دریافت کرنے کی کیا ضرورت تھی اور وہ مجکو کیون بتاتے یہ سُنکے مین نے بہت تلاش کیا جب کہین پتہ نہ چلا تو مین مکان پر واپس آیا آپکو اطلاع کی آپکے پاس سے جب جواب پہونچ لیا تب مین نے کھانا کھایا کھا کر اُستاد کی قبر کے قریب گنبد کے باہر بیٹھکر سحر تیار کرنے لگا ایک ضعیفہ میرے عزیزون مین سے ایک مدت سے قبر پر میرے اُستاد کی بیٹھی ہوئی زیارت اُنکی قبر کی کیا کرتی تھی اور عبادت اُسنے ترک دنیا کی تھی جب سے اُسکا شوہر و فرزند جوان مرا تھا وہ کسی وقت باہر نہ آتی تھی سوائے رفع حاجت کے وہ بھی اُسوقت کہ جب سب سوتے ہوتے تھے اُسکا یہ قول تھا کہ میرا سایہ کسی پر نہ پڑے نہ میری کوئی نحس صورت دیکھے اُسکو اسی طور سے ایک زمانہ گذر گیا تھا مین دونون وقت اُسکو کھانے کو دیدیا کرتا تھا وہ عبادت خداوندی مین مصروف رہتی تھی آج بھی وہ اُسی گنبد مین تھی کہ ایک مرتبہ پکاری کہ ای مریخ آتش خوار جلد یہان آؤ دیکھو کہ یہ کیا ہوا اور کیا امر ہی کہ مین ہمیشہ یہان بیٹھی رہتی تھی اور عبادت کیا کرتی تھی کبھی ایسا واقعہ نہین گذرا نہ ایسی صدا آئی جیسی اسوقت صدا آئی اور واقعہ گذرا مین یہ سُنکے اندر گیا

مین نے بھی دیکھا کہ سقف گنبد مین سے دو ہاتھ پیدا ہوے اور وہ اسقدر دراز ہوے کہ زمین پر آ گئے
اور سب مال اُٹھانے لگے مجکو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہے اُس ضعیفہ نے بیان کیا کہ قبر شق ہوئی
اُس سے آفتاب پیدا ہوا اور صدا آئی کہ اب ہم یہان نرہینگے اب ہم بالاے آسمان جلتے ہین
اور اپنا سب مال واسباب اور روپیہ اشرفی لیے جاتے ہین یہ صدا آکر دو ہاتھ پیدا ہوے اور سب مال واسباب
خود بخود غائب ہونے لگا کہ مین نے گھبرا کر تمکو آواز دی تاکہ تم بھی دیکھو لو یہ اُس ضعیفہ نے بیان کیا اور
اسقدر مین نے بھی دیکھا ملکہ جب وہ سب مال واسباب غائب ہو چکا وہی ہاتھ اُس ضعیفہ کو
بھی اُٹھا لے گئے مجکو اور زیادہ حیرت ہوئی مین حیران کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا کہ وہ آفتاب غائب ہو گیا
مین نے اُسی حالت مین قصد کیا تھا کہ سحر کرون سحر بالکل فراموش تھا اور حیران ہوا کہ
یکایک دھوان پیدا ہوا اُس قبر سے دھوین کا پیدا ہونا تھا کہ تمام گنبد دھوان دھار ہو گیا
وہ دھوان جو میری آنکھون مین لگا مین لاکھ لاکھ چاہا کہ باہر نکل جاؤن مگر بسبب تاریکی اور
اور کثرت دھوین کے راہ نہ دکھائی دی بس آنکھین بسبب دھوین کے بند ہو گئین اب جو
آنکھین کھولین تو روشنی بالکل نہ تھی کور ہو گیا تھا یہ جو حالت ہوئی مین نے ملازمون کو پکارا
اُنکے ذریعہ سے باہر آیا باہر آکر اُنسے سب حال بیان کیا اور اُنسے کہا کہ تم مجکو ملکہ کے پاس لیچلو تاکہ میرا
علاج ہوا ور مین اس بلا سے نجات پاؤن کیونکہ باہر آکر جو سحر کو یاد کیا تو یہان بھی نہ یاد آیا
اُسوقت خیال مین گذرا کہ ملکہ کے پاس چلون اور اُنسے کہون کہ وہ اسم سحر پڑھکر یہ سرمہ جو کہ
میرے پاس موجود ہے میری آنکھون مین لگا دین تاکہ میری آنکھین روشن ہو جائین اُنکی بدولت
مین صاحب نور اور صاحب چشم بصیر ہو جاؤن بس ملازمون کے ذریعہ سے یہان آیا یہ میرا واقعہ ہے
جو کہ مین نے عرض کیا سوسن نے یہ سُنکے کہا کہ واقعی نیا واقعہ تمنے بیان کیا کہ جو بالکل
سمجھ مین نہین آتا ہے اور نئی بات ہے کیا کوئی تمسے بے ادبی یا قصور ہو گیا تھا کہ جسکی یہ سزا ملی
سرنج نے کہا کہ ملکہ میری دانست مین تو کبھی کوئی نہ تو قصور ہوا نہ بے ادبی ہوئی کہ جسکی یہ سزا ملی
ملکہ نے کہا کہ خیر یہ تکلیف تمھارے مقدر مین لکھی ہوئی تھی وہ پیش آئی کوئی مقام خوف
و اندیشہ نہین ہے نہ مقام رنج و صدمہ وہ سرمہ لاؤ تاکہ مین اُسکو تمھاری آنکھون مین
لگاؤن اور تمھاری آنکھین روشن ہون مگر اسکا کیا علاج ہوگا کہ تمکو سحر جو فراموش ہے

مریخ نے کہا کہ میری آنکھین روشن ہو جائین پھر مین اسکا بندوبست کرونگا ایک منٹ
مین سحر یاد کرونگا یہ کوئی مشکل امر نہین ہی سوسن نے کہا کہ خیر لاؤ وہ سرمہ مریخ نے کہا بہت
خوب راوی بیان کرتا ہی کہ مریخ نے جو اس امر کو پوشیدہ کیا اور بیان کیا کہ میرے عزیزون
مین سے ایک عورت مدت سے قبر پر بیٹھی ہوئی عبادت کرتی تھی اور جمال راہدار کے چلے جانیکی
کیفیت دوسرے طور سے بیان کی اسکا سبب یہ تھا کہ یہ پہلے لکھ چکا تھا کہ مجکو کوئی نہین ملا
جمال کا مکان خالی تھا وہ مع اپنی مان کے کسی طرف عمرو کے ہمراہ چلا گیا یہ اسنے نہین
لکھا تھا کہ مین جمال کی مانکو لے آیا ہون بسبب اس خیال کے کہ ایسا نہو کہ ملکہ اُس ضعیفہ کو
طلب کرکے قتل کرے دوسرے اب مریخ اصلی تو تھا نہین کہ وہ پورا واقعہ بیان کرتا خواجہ
نے جو مناسب جانا وہ بیان کیا آمدم برسر مطلب کہ جب سوسن نے یہ کہا مریخ سے کہ لاؤ سرمہ مین
تمہاری آنکھون مین لگا دون بس مریخ نے ٹٹول کر اپنی کمر سے ایک سرمہ دانی نکالی کہ جو برنجی تھی
اور اسپر ڈانٹ لگی ہوئی تھی وہ سرمہ دانی نکالکر سوسن کو دینے لگا جدھر سوسن تھی اُسکے
خلاف اُسنے ہاتھ بڑھایا دینے کو سوسن نے کہا کہ ادھر ہاتھ لاؤ مین ادھر ہون مریخ نے کہا کہ آپ
خود لے لین کیونکہ مین تو بیکار ہون اسی طور سے بھٹکا کرونگا سوسن نے ہاتھ بڑھا کر مریخ کے ہاتھ سے وہ
سرمہ دانی لی اور کہا کہ کیا کرون مریخ نے کہا کہ کوئی اسم سحر پڑھکر اسکی ڈانٹ کھولیے اور
ڈانٹ کھولکر یہ سلائی موجود ہی اس سلائی سے کوئی اسم سحر پڑھکر سرمہ لگائیے اور وہ سرمہ
میری آنکھ مین یا خداوند سامری و جمشید و یا اُستاد آفتاب شعلہ پیکر کہکر لگائیے اسی طور سے
دوسری آنکھ مین لگائیے پھر قدرت ہر سہ خداوند کا تماشا ملاحظہ فرمائیے کہ کس قدر جلد میری آنکھین
روشن ہوتی ہین سوسن نے کہا کہ اچھا بس مریخ نے سلائی بھی نکالی اور اُسی طور سے بھٹکنے لگا
ادھر اُدھر ہاتھ دوڑانے لگا سوسن نے اُسکے ہاتھ سے سلائی بھی لی جب سلائی لیچکی اُسوقت اُس
ملکہ نے کچھ بڑبڑایا بڑبڑا کر قصد کیا کہ سرمہ دانی کو کھولون ڈانٹ کو کسا ہوا پایا زور کیا ڈانٹ نہ کھلی
مریخ سے کہا کہ اسکی ڈانٹ نہین کھلتی ہی مریخ نے کہا کہ ملکہ زور کرکے کھولیے آپنے تو غضب کیا
کہ بول اُٹھین یہ بھی تو شرط ہی کہ جب تک سرمہ لگا نہ لے اُسوقت تک سرمہ لگانے والا بات نکرے مُنہ سے
نہ بولے پھر اُسی طریقہ سے اسم سحر پڑھکر اور زور کرکے ڈانٹ کھولیے سوسن نے کہا کہ یہ

تونے کب کہا تھا ورنہ مین کلام نہ کرتی مریخ نے جواب دیا کہ میرے حواس تو بسبب رنج و صدمہ کے بجا نہین بھول گیا ہونگا اب تو کہدیا سوسن نے پھر اسم سحر پڑھکر اور ڈانٹ پر زور کیا نہ کھلی آخر کو عاجز ہوکر اور منہ کے پاس لاکر خوب کچ کچا کر جو زور کیا ایک مرتبہ بڑا ق سے آواز آئی سرمہ دانی سے منہ بہرے ڈانٹ جدا ہوئی ڈانٹ کا جدا ہونا تھا کہ ایک غبار سرمہ دانی سے اڑا وہ دماغ مین سوسن کے پہونچا اُسکا دماغ مین پہونچنا تھا کہ اسکو چھینک آئی اور ایک مرتبہ یہ بیہوش ہوکر گری میان مریخ نے جھک کر آواز دی کہ وہ مارا منم خواجہ عمرو عیار نامدار بیک طرار نعرہ کیا کہ گذارم کر از دست من زندہ و سلامت بدر روی اسوقت تو تیرے یار نے آکر بچا لیا ورنہ مین کام تمام کر چکا تھا اب کون بچائیگا مین پہلے ہی اُسکا خاتمہ کر چکا ہون وہ میرے پاس زنبیل مین موجود ہے اور قید ہے زنبیل کی سیر کر رہا ہے اب اپنے حمایتی مریخ کو بلا کہ وہ آکر میرے ہاتھ سے بچائے بہت بھاگی بھاگی پھرتی تھی اب بھلا مین کب چھوڑتا ہون یہ کہکر آپ نے نعرہ کیا نعرۂ خواجہ عمرو

عمرو ہون مین عیار صاحبقران
مرے مکر سے کانپتا ہے جہان
زمانے کا مکار و غدار ہون
دوندہ جہان گرد طرار ہون
مرا تیز رفتار گر ہو قدم
صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
نہ پہونچے مری گرد پا یونس کو
اڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو

یہ نعرہ کرکے آپ جھک کر اُٹھے برابر سوسن کے تو بیٹھے ہوئے تھے جلدی کمر سے خنجر نکالا راوی بیان کرتا ہے چونکہ اُسکی قضا نہ تھی اور نہ ابھی اُسکے مقدر مین گرفتار ہونا تھا بلکہ خواجہ کے مقدر مین زحمت و تکلیف بدی تھی کیسے خواجہ غالب آتے گو خواجہ اپنا کام تو کر چکے تھے مگر اتنے بڑے دانا و عقلمند ہوکے پھر دھوکا کھایا کہ اُسکو اُٹھا کر نذر زنبیل نہ کر لیا خنجر لیکر قتل کرنے چلے اور خوشی مین اپنی حفاظت کا خیال بھی نرہا کاش اپنی حفاظت بھی کر لیتے جیسے خنجر لیکر اُٹھے اور قریب پہونچے کہ برابر سے سوسن کے پہلو سے زمین شق ہوئی اور ایک پتلی پیدا ہوئی خواجہ اُسکو دیکھکر جھجکے تھے مگر جب تک ہوشیار ہون ہون پتلی نے آتے کے ساتھی خواجہ کی کلائی پکڑلی اور کہا او سار بان زادے یہ کیا کرتا ہے ملکہ پر خنجر اُٹھاتا ہے خواجہ کو یہ معلوم ہوا کہ جیسے دیو نے کلائی پکڑی اب جو قصد کرتے ہین کہ زور کرکے کلائی چھڑا لون تو اتنی قوت نہین پاتے ہین بالکل بے حس و حرکت اپنے کو پاتے ہین اب کیا کرین ادھر تو اُسنے ایک ہاتھ سے خواجہ کی کلائی پکڑی دوسرے ہاتھ مین اُسکے چھوٹی سی برنجی پچکاری تھی وہ پتلی نے

سوسن کے منھ پر ماری کہ جسکے پڑنے سے بیہوشی دفع ہوئی سوسن کو ہوش آیا اُسنے دیکھا کہ میرے سحر کی پتلی مریخ کا ہاتھ پکڑے ہوے کھڑی ہی اور کہہ رہی ہی کہ او سارہ بان زادے تونے بہت آفت برپا کر رکھی ہی آکر ملکہ کے اوپر عیاری کرتا ہی یہ کہو کہ ملکہ اپنا بندوبست فرما چکی تھین کہ بچ گئین ورنہ تونے تو اسوقت بالکل کام تمام کیا تھا اب بتا کہ کیونکر اپنی جان بچائیگا ابتو پکڑے گئے اب تو قتل کیے جاؤ گے آپ بولے کہ او حرامزادی مین کون ہون اُسنے کہا کہ تو عمرو عیار ہی آپ بولے کہ تو جھوٹی ہی مین تو مریخ ہون اندھا ہوکر آیا ہون تاکہ ملکہ میرا علاج کرین اُنکی بدولت میری آنکھین روشن ہون وہ بولی کہ تو خود جھوٹا ہی تو عمرو عیار ہی سوسن نے جو یہ واقعہ دیکھا اور یہ تقریر سُنی ایک مرتبہ سنبھل کر بیٹھی اور پکاری کہ ای پتلی سحر مین یہ کیا واقعہ ہی جلد بیان کر اُسنے کہا کہ ای ملکہ یہ عمرو عیار ہی مریخ کی صورت بنکر آیا ہی نہ معلوم اسنے مریخ کو کیا کیا آپکو فقرہ دیا کہ مین اندھا ہوگیا ہون اپنے پاس سے سرمہ دانی دی تھی اُسمین سرمہ نہ تھا بلکہ بیہوشی تھی کہ جیسے آپنے اُسکو زور سے کھولا اُس سے بیہوشی اُڑی کہ آپ بیہوش ہوکر گرین اسنے قصد کیا کہ آپکو خنجر سے ہلاک کرے کہ مین نے آکر ہاتھ پکڑ لیا اور آپکو ہوشیار کیا اب کہتا ہی کہ تو جھوٹی ہی مین عمرو عیار نہین ہون بلکہ مریخ آتش خوار ہون ای ملکہ یہ جھوٹ بولتا ہی اپنی جان بچانے کے لیے مکر کرتا ہی ورنہ یہ عمرو ہی مریخ نہین ہی سوسن نے کہا تو سچ کہتی ہی اُسنے کہا کہ مین سچ کہتی ہون سوسن نے خواجہ سے کہا کہ تم بتاؤ کہ تم کون ہو آیا مریخ ہو یا عمرو عیار خواجہ نے کہا کہ ملکہ یہ آپکی سحر کی پتلی جھوٹی ہی مین عمرو نہین ہون بلکہ وہی آپکا ایک ادنے نابینا غلام مریخ ہون ملکہ اس سے فرمائیے کہ یہ میرا ہاتھ چھوڑ دے کہ کلائی ٹوٹی جاتی ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اُس پتلی نے خواجہ کا وہی ہاتھ پکڑا تھا کہ جس ہاتھ مین خنجر تھا گو دوسرا ہاتھ آپکا چھوٹا ہوا تھا مگر بیکار تھا کہ بےحس تھا اُس پتلی نے یہ سُنکے سوسن سے کہا کہ ملکہ آپ ملاحظہ فرمالین اور اس سے دریافت فرمائین کہ یہ کہتا ہی کہ مین مریخ ہون اگر یہ مریخ ہی تو اسکو کیا ضرورت تھی کہ یہ برہنہ خنجر ہاتھ مین لے ملاحظہ فرمائیے کہ اسکے ہاتھ مین خنجر ہی یا نہین ہی آپ بولے کہ ای ملکہ جب سے مین اندھا ہوا ہون سب سحر فراموش ہوگیا ہی پر میرے قبضہ سے نکل گئے ہین بلکہ میرے دشمن ہوگئے ہین کہ اسنے ہمکو قید کر رکھا تھا یہ بھی میرے پاس قید تھی بس اُسنے وہ دشمنی ادا کی جو کہ اسکے دل مین

ایک مدت سے تھی کہ مین نے اسے قید کر رکھا تھا اسنے اُسی دشمنی اور عداوت کی وجہ سے میرے ہاتھوں زبردستی خنجر دیدیا ورنہ مین تو مریخ ہون سوسن حیران ہی کہ یہ پتلی کہتی ہی کہ یہ عمرو ہی اور وہ خود کہتا ہی کہ مین مریخ ہون کسکو سچا جانون اور کسکو جھوٹا یہ اسی فکر مین تھی کہ اسکے خیال مین یہ آیا کہ تو سحر کر اگر یہ مریخ ہی تو اسکی اصلی صورت برقرار رہے گی ذرا بھی تغیر نہوگا اور اگر یہ مریخ بنا ہوا ہی اور عمرو ہی اور روغن عیاری سے صورت بنائی ہی تو سب رنگ و روغن اُڑ جائیگا اصلی صورت نکل آئیگی جھوٹ سچ کا حال کھل جائیگا کہ کون سچ کہتا ہی اور کون جھوٹ یہ خیال کر کے کہنے لگی کہ مین ابھی امتحان کیے لیتی ہون معلوم ہوا جاتا ہی کہ کون سچا ہی اور کون جھوٹا آپ بولے ضرور امتحان کیجیے تا کہ آپکو بھی میری حالت معلوم ہو جائے کہ مین سچا ہون یا یہ پتلی سوسن نے فوراً اسم سحر پڑھکر خواجہ کی طرف دم کیا اسم سحر کا دم کرنا تھا کہ وہ رنگ و روغن عیاری اُڑ گیا اور اصلی صورت نکل آئی اب سوسن نے دیکھا کہ سامنے خواجہ عمرو کھڑے ہوے ہین کیونکہ یہ تصویر حضرت کی دیکھ چکی تھی وہی زیرہ سی آنکھین وہی کلچہ سے گال وہ کھٹائی سے کان تنکا سی گردن سینٹا سے ہاتھ پاؤن طباق سا پیٹ چوگز کا قد نیچے کا تین گز کا اوپر کا ناریل سا سر ٹاٹ کا کرتا اور پائجامہ پہنے ہوے سامنے کھڑا ہی یہ دیکھکر سوسن نے کہا کہ تم کون ہو آپ بولے مریخ تب سوسن نے کہا کہ ذرا آئنہ مین اپنی شکل مبارک کو ملاحظہ فرمائیے یہ کہکر خود سوسن نے اُٹھکر خواجہ کو آئینہ دکھایا اب جو خواجہ نے آئینہ مین دیکھا تو اپنی اصلی صورت پائی رنگ و روغن عیاری کو اُترا ہوا پایا یہ جو دیکھا تو آپ بولے کہ واقعی ملکہ تم ساحرۂ زبردست ہو اور بڑی صاحب اقبال ہو تمکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی جیسا سُنا تھا اس سے زیادہ پایا مین نے تو کان پکڑے اب مجھکو چھوڑ دو کبھی ادھر نہ آؤنگا بلکہ حمزہ کو بھی منع کر دونگا آنا کیسا اس طرف منھ کر کے بھی نہ سوؤنگا ادھر کے آنے کا خیال بھی نہ کرونگا نہ سوتے نہ جاگتے معلوم ہوا کہ تم سامری و جمشید کی بھی اُستاد ہو وہ اگر ہوتے تو تمھاری شاگردی کرتے سوسن نے کہا او حرامزادے کیون مجھکو فقرہ دیتا ہی تو وہ نہ آئے تیری تو شامت آئے اب بھلا یہ بھی ممکن ہی کہ مین تجکو زندہ چھوڑ دون بدون قتل کیے ہوے اب تجکو اس طور سے قتل کرونگی کہ تیرے حال پر مرغان ہوا و ماہیان دریا رحم کھائین اور تجکو رحم نہ آئے اگر مین نے تیرے گوشت کے کباب

لگاکر نہ کھائے تو اپنا نام سوسن نہ رکھا اب تو جاتا کہان ہی بعد مدت تو میرے ہاتھ آیا ہی شب سے تونے مجکو پریشان کر رکھا ہی برابر عیاریان کر رہا ہی اور پھر باز نہین آتا ہی اپنی مکاری اور عیاری سے قید تو کھڑا ہی اُسپر بھی فقرہ دیتا ہی یہ تو بڑی خیر ہوئی کہ مین نے اپنا بندوبست حفاظت کا کر لیا تھا کہ پھر تیرے ہاتھ سے جان بچگئی اگر بندوبست نہ کر چکی ہوتی تو تو قتل کرڈالتا کیونکہ جو میرا خیرخواہ اور محافظ تھا اُسکو بھی تو نے پکڑ لیا تھا اب کون تیرے پنجہ سے بچاتا مجکو تیرا خیال تھا کہ تو چلا گیا ہی ضرور آئے گا عیاری کرنے کو بس مین نے سحر کر کے یہ پتلی اپنی حفاظت کے لیے بنائی تھی اور مقرر کی تھی کہ جب تو عیاری کرے اور قتل پر آمادہ ہو وہ مجکو بچالے اور تجکو پکڑ لے ایسا ہی ہوا اب بتا کہ تجکو کس طور سے قتل کرون آیا تیرے کباب لگاؤن یا تیر انداز کرون یا سنگسار کرون یا دار پر کھینچون یا جلاد کو بُلا کر تیرا سر قلم کراؤن یا تیری بوٹیان کاٹ کر زاغ وزغن کو دون جس طور کی سزا تو خود اپنے لیے تجویز کر اُسی طور کی تجھے سزا دون تو نے بڑے بڑے ساحران نامی وگرامی کو قتل کیا ہی اُن سب کا خون تیرے سر پر ہی آج اُنکا عوض تجھسے لیا جائے گا جب تجکو مین قتل کرونگی تو اُنکی روح مجھسے خوش ہوگی آپ بولے کہ ای ملکہ مین تو تمھارا ایک ادنے غلام ہون میری تو یہ مرضی ہی کہ مجکو رہا کرد و مین تمھاری جان و مال کو شب و روز دعا دیا کرونگا بلکہ اب یہان ٹھہرونگا بھی نہین سیدھا خانہ کعبہ کو چلا جاؤنگا وہان جا کر عبادت خدا کرونگا اور اپنی اوقات بسر کرونگا مین آپکے قدمون کی قسم کھاتا ہون کہ اب جو یہان ٹھہرون سوسن نے کہا کہ کیون فقرہ دیتا ہی اور بیکار کی تقریر کر کے دماغ پریشان کرتا ہی بس خاموش رہ آپ بولے کہ ای ملکہ اگر سچ پوچھتی ہو تو مین صرف تمھارا امتحان کرتا تھا کہ دیکھون تم سحر کسقدر جانتی ہو معلوم ہوا کہ تم بہت زبردست ساحرہ ہو ورنہ کیا مین ایسا نادان تھا کہ رات و دن مین تین تین مرتبہ تمپر عیاری کرتا واقعی امر یہ ہی کہ تمھارے برابر کوئی ساحر یا ساحرہ مین نے آج تک نہین دیکھی جو کہ خداوند ساحران یعنی ساحر ششمشس و ملکہ دمامہ تھے اُنپر جب عیاری مین نے کی وہ نہ پہچان سکے

اور میرے ہاتھ سے مارے گئے آپ پر جب عیاری کی پہچان لیا دو مرتبہ مین اپنی چالاکی سے باہر نکل گیا
ایکی مرتبہ تم نے پکڑ لیا مین اب صاف طور سے عرض کرتا ہون کہ مین خدمت حمزہ سے پریشان ہو گیا ہون
مین یہ جانتا تھا کہ کوئی ساحر زبردست ہو تو مین اوسکی خدمت مین رہون تاکہ حمزہ کا دسترس نہو اور حمزہ مجھکو
نہ پاسکے پس آپ سے بڑھکر کون ہوگا لہذا مین آپکی غلامی اختیار کرتا ہون اور آپکی اطاعت کرتا ہون اب
آپکی اطاعت و غلامی سے باہر نہونگا مثل غلامان حلقہ بگوش کے ہر وقت آپکی خدمت مین حاضر رہا کرونگا
کبھی سرتابی نہ کرونگا سوسن نے کہا کہ بس زیادہ بک بک مت کر تو لاکھ لاکھ مجھکو فقرے دے اور میرے ساتھ
سماجت کر اور منت مین تیرے فقرون مین آنیوالی نہین ہون بس اب اس امر کی امید قطع کر کہ تو رہا ہو اور زندہ
بچے تیری زندگی تمام ہو گئی تیرا جام عمر لبریز ہو گیا سچ بتا کہ تو نے مریخ کو کیا کیا اور کیونکر مریخ تک پہنچا خواجہ نے
دیکھا کہ یہ حرامزادی کسی طور سے نہ مانے گی اے خواجہ بطور پہنسے ہو یہ تو کسی فقرہ مین نہین آتی ہی اب
کیا تدبیر کرون کیونکر اسکے پھندے سے نکلون خیر جو مرضی کریم مین نے تو مجری شے کا نام تک نہین لیا ہی اور خیال
تک نہین ہی میرے خدا سے اور مجھ سے اقرار ہو چکا ہی کہ جب تک تین مرتبہ اپنے منہ سے نہ طلب کروگے اوسوقت تک
تمکو موت نہ آیگی لہذا تین مرتبہ تو درکنار ایک مرتبہ بھی مین نے نہین طلب کی ہی بیکار یہ کہتی ہی کہ مین تمکو قتل کرونگی
اسکی تو کیا مجال ہی کہ یہ مجھکو بہ نگاہ کج بھی دیکھ سکے تم خواجہ خوف کیون کرتے ہو اور اسکی منت کیون کرتے ہو
یہ ہی کیا شے قتل اور قحبہ اسکی اصل کیا ہی یہ جاتی کہان ہی ضرور تمہارا شکار ہوگی یہ سوچکر کہا کہ اے سوسن جادو
واقعی امر یہ تھا کہ مین تمکو دھوکا دیتا تھا اگر تم مجھکو رہا کر دیتین تو پھر مین تم پر عیاری کرتا اور بدون تمکو قتل یا اسیر
کئے ہوئے یہان سے نہ جاتا مگر کیا کرون تم میرے فقرہ مین آئین نہین مین نے تو لاکھ چاہا کہ تم کسی طور
سے میرے فقرہ مین آجاؤ مگر بہت ہوشیار اور مکار ہو خیر خدائے ما بزرگ است تو مین جانتا ہون کہ
تم مجھکو قتل نہین کر سکتی ہو تم کیا ہو وہ جو اپنے کو خداوند کہتے تھے یعنی شیطان سامری و جمشید
وہ دونون مجھکو قتل نہین کر سکتے ہین تو تمہاری کیا اصل ہی وہ کہین پڑی ہوئے نار جہنم مین جل رہے ہونگے
قتل کرنا تو درکنار تم میرے جسم کا ایک بال نہین کم کر سکتے ہو پس خیریت اسی مین ہی کہ مجھکو چھوڑ دو
ورنہ پچھتاؤگی اور مریخ کی جو حالت دریافت کی صاف صاف یہ ہی کہ مین مریخ کو کھا گیا اوسنے
باغ مین مہروش و ماہ وش سے آکر تمکو میرے پنجہ سے بچایا تھا مین اوس سے جلا ہوا تھا جیسے
ہی اوسپر قبضہ ہوا ویسے ہی مین اوسکا لقمہ کر گیا اب وہ کہان ہی جو تم نے دریافت کیا کہ اوسپر قبضہ

کیونکر پایا تو اسکا اصلی واقعہ یہ تھا کہ مین یہان موجود تھا جب تمنے مریخ سے کہا کہ تم جاکر جمال راہدار کو پکڑ لاؤ مین نے جو یہ سنا تو خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ حرامزادہ جمال کو پکڑ لائے اور تم اذیت دیا وس سے مین مریخ سے پہلے وہان پہونچا جمال کو تو پایا نہین اوسکی مان اور نوکرون کو پایا سبکو بیہوش کرکے مع مال و اسباب کے داخل زنبیل کیا ایک تنکا تک نہ چھوڑا اور خود اوسکی مان کی صورت بنکر بیٹھ رہا جب مریخ پہونچا اوسکو شیشہ مین اوتارا اور اوسکے ہمراہ اوسکے مکان پر آیا اوسنے گنبد مین کہ جہان قہر آفتاب شعلہ پیکر اوسکے اوستاد کی تھی مجکو پہونچا دیا مین نے یہ فقرہ کرکے اوسکو اندر گنبد کے بولایا پہلے تو سب مال و اسباب نذر زنبیل کیا وہ دود بیہوشی سے اوسکو بیہوش کیا پہلے اوسکو کھایا اوسکے بعد اوسکی صورت پر تیار ہو کر اوسکے ملازمون کو آواز دی اندھا بنکر اوسکا ہاتھ پکڑکر باہر آیا سب حال اوسنے بیان کیا تھا جو کہ تم سے بیان کیا اوسکو لیکر یہان آیا اور یہان آکر تمکو فقرہ دیکر بیہوش کیا اگر مین یہ جانتا کہ تم نے یہ تدبیر کی ہی تو تمکو بھی اوٹھا کر نذر زنبیل کرتا موقع محل دیکھکر قتل کرتا خیر دھوکا کھایا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے کل حال ابتدا سے آخر تک جمال کی مان سے اور مریخ سے گفتگو کرنے کا اور مریخ کو دھوکا دیکر گنبد کے اندر بلانے کا بیان کیا جب سوسن یہ سب حال سن چکی اسنے سحر کیا کہ خواجہ کے جسم پر قید سحر آراستہ ہوگئی خواجہ کو اسنے قید سحر مین مبتلا کرکے سحر کیا کہ خواجہ کی قوت بالکل زائل ہوگئی اور پاؤن زمین نے پکڑ لیئے اب اوس پتلی سے کہا کہ چھوڑ دے اوسنے چھوڑ دیا وہ پتلی تو غائب ہوگئی اب اسنے آواز دی اپنے نوکرون کو جب وہ آئے اسنے اون سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ کوئلہ اور سیخین لاؤ جب وہ کوئلے وغیرہ لینے کو گئے اسنے خواجہ سے کہا کہ مریخ کو بتا دے تو مین تجکو چھوڑ دون ورنہ قتل کرونگی خواجہ نے کہا کہ مریخ کہان مین مریخ کو کھا گیا ہون بھلا مین اوسکو کہان سے پیدا کرون تو تجکو فقرہ دیتی ہی مین کب تیرے فقرے مین آنے والا ہون مریخ تو میرے پیٹ مین ہی سوسن نے کہا کہ اگر تو مریخ کو نہ بتائے گا تو میرے ہاتھ سے بہت سختی کے ساتھ مارا جائیگا مین تجکو بعذاب الیم قتل کرونگی خواجہ نے کہا چاہے تو مجکو قتل کر چاہے قید کر مین تو مریخ کو کھا چکا ہون کہان سے لاؤن مگر یہ مین جانتا ہون کہ تو مجکو قتل نہین کر سکتی ہی مین ہی تجکو قتل کرونگا خواجہ نے یہ

یہ کہکر ہزارون گالیان سوسن اور سامری و جمشید کو دین سوسن کو اور غصہ آیا برہم ہوکر
بولی تو میرے منہ در منہ مجھکو گالیان دیتا ہی اور خداوندون کو برا کہتا ہی جلد بتا کہ مرتیخ کہان ہی
جواب دیا کہ میرے پیٹ مین ہی اتنے عرصہ مین ملازم سب سامان لیکر آگئے اسنے کہا کہ کوئلے
سلگاؤ سیخین گرم کرو اونھون نے ایسا ہی کیا یہی کہتی جاتی ہی کہ مرتیخ کو بتا کہ وہ کہان ہی خواجہ
یہی جواب دیتے جاتے ہین کہ مین کھا گیا ہون جب یہ بہت پریشان ہوئی اور حیران اور شام بھی
ہو گئی تو اسنے خیال کیا کہ اگر اسکو قتل کرتی ہون تو مرتیخ کا پتہ نہ چلے گا کہ وہ کہان ہی پہلے اس سے مرتیخ کو
لے لون تو پھر قتل کردن یہ دل مین سوچکر ملازمون سے بولی کہ ایک قفس لاؤ مین اسے قید
کرونگی چونکہ شام ہو گئی ہی اسوقت اسکو کیا قتل کردن کل صبح کو سب ساکنان دربند کو جمع کر کے
اسکو قتل کرونگی پہلے اس بے بسنتی مرتیخ کو لونگی اوسکے بعد قتل کرونگی دیکھون یہ مرتیخ کو کیونکر
نہین دیتا ہی جب کہ سختی پڑے گی آپ ہی قبول دیگا وہ جو سنا ہو کہ مار کے آگے بھوت بھاگتا ہی
دیکھنا کہ وہی نقشہ کل ہوگا یہ جو حکم دیا ملازم ایک بڑا سا قفس لائے اسنے آہنگرون کو طلب کر کے
خواجہ کے جسم پر قید آہن آراستہ کرائی اور قید سحر سے خواجہ کو نجات دی سحر اوٹھا لیا
ملازمون نے خواجہ کو قفس مین بند کیا ایک قفل آہنی بہت بڑا اوسمین لگا دیا اوس قفس کو
سقف مین کہ جہان سوسن سوتی تھی لٹکا دیا اوسکے دروازہ پر پہرہ چوکی سوسن نے مقرر
کیا ایک سیخچہ لیکر پلنگ پر کھانا وغیرہ کھا کر قریب بارہ بجے رات کے لیٹی اور اوس سیخچہ سے
خواجہ کو اذیت دینے لگی اور کہنے لگی کہ بتا مرتیخ کہان ہی خواجہ تکلیف اوٹھا رہے ہین جا بجا سے
جسم فگار ہو گیا ہی بسبب سیخچہ کے اور قید سخت کے مگر کہے وہی جاتے ہین کہ مین کھا گیا ہون میرے پیٹ
مین ہی یہ خواجہ کو تکلیف پہونچاتے پہونچاتے سو گئی خواب غفلت مین مبتلا ہوئی یہ کیا سوئی کہ
اسکے نصیب سو گئے اور خواجہ کے نصیب جاگ گئے خواجہ نے جو اپنے ہاتھ پاؤن مین حرکت
پائی ایک مرتبہ ہاتھ کو ہلا جو لا کر قریب منہ کے لائے دانتون سے ہتکڑی کا منہ کھولا راوی بیان
کرتا ہی کہ اوسنے خواجہ کو زنجیر سے جکڑا نہ تھا ہاتھ پاؤن الگ تھے صرف ہتکڑیان بیڑیان
طوق خاردار لوہے کے جوڑے فولاد کے رانون اور بازوون پر چڑھا دیے اوس قفس کے چارون
طرف کانٹے لگے ہوئے تھے اسی سبب سے خواجہ کا ہاتھ منہ تک پہونچ گیا تھا کہ جسکے سبب سے

خواجہ نے دانت سے ہتکڑی کا منہ کھولا اور اوسکو ہاتھ سے اوتارا اوسکے بعد خواجہ نے
جب رہا ہوا زنبیل سے سوہن عیاری نکالا اوس سے ریت کر سب قید اپنے جسم پر سے
جدا کی قید کے جدا کرنے مین صبح ہوگئی ورنہ انھون نے قصد کیا تھا کہ اسی سوہن سے ریت کر
قفس کی تیلیان کاٹون گا اور باہر نکلون گا یہ غلطی سوسن سے ہوئی کہ اوسنے انکو خوب جکڑ
کیون نہ دیا کہ یہ بالکل حرکت نہ کر سکتے چونکہ انکے مقدر مین رہا ہونا تھا اس سبب سے
اوسنے خیال کیا کہ اسقدر قید ہے اور قفس کے اندر بند ہے یہ اب جا کہان سکتا ہے انھون نے
اس تدبیر سے اپنے کو رہا کیا جب یہ رہا ہوئے اور صبح ہوگئی تو انھون نے قفس کو کاٹنا موقوف
کیا اور جلدی سے گلیم اوڑھ کر غائب ہوگئے ایک گوشہ مین قفس کے کھڑے ہو گئے سوسن
کو تو کھٹکا تھا اسکو نیند کب آتی تھی یہ علی الصباح سویرے سے بیدار ہوئی جیسے آنکھ کھولی خواب مرگ
سے روشنی اندر بہت تھی پہلے اسنے آنکھ کھولکر قفس کی طرف دیکھا جیسے اسکی نگاہ قفس پر پڑی
اسنے دیکھا کہ خواجہ قفس مین ندارد ہین اسنے قفل کی طرف دیکھا تو قفل کو بدستور پایا اتبو یہ حیران
ہوئی کہ عمرو کہان چلا گیا لیٹی ہوئی تھی اوٹھ بیٹھی کہ شاید لیٹے سے نہ معلوم ہوتا ہو کسی گوشہ مین
بیٹھ رہا ہو اب یہ آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی ہے خواجہ اسکو نظر نہین آتے ہین اسکی حیرانی
بڑھتی جاتی ہے جب اسنے خوب طور سے دیکھ لیا اور اسکو خواجہ نہ نظر آئے اتنے مین سب اسکے
ملازم وغیرہ بھی اوٹھ چکے تھے اسنے آواز دی کہ اے صمصام جادو و بہرام جادو و دلنواز
جادو ذرا یہان آؤ دیکھو یہ کیا غضب ہوا عمرو عیار پنجرے سے غائب ہوگیا مع قید کے اور
قفل اوسی طور سے لگا ہوا ہے خواجہ نے یہ تدبیر کی تھی کہ سب قید کاٹ کر نذر زنبیل کر لی تھی یہ
خیال کر کے کہ لوہا خریدنے والون کے ہاتھ بیچ لین گے کچھ مل ہی جائیگا پس جو اسنے پکار کر
کہا وہ سب کے سب اندر کمرے کے آئے اور کہا کہ ملکہ کیا فرماتی ہو اوسنے کہا کہ ذرا دیکھو کہ عمرو
قفس مین ہے یا نہین ہے مجھکو تو نہین دکھائی دیتا ہے اتبو ہر ایک آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا
کسیکو آپ نظر نہ آئے سوسن سے کہا کہ ملکہ عالم عمرو تو قفس مین نہین ہے نہ معلوم کہان گیا
اور کیونکر نکل گیا کہین تیلیون سے نکل گیا یا بوئے گل کی طرح اوڑ گیا آپ اوسی قفس
مین کھڑے ہوئے ہنس رہے ہین اور دل مین کہہ رہے ہین کہ خوب تدبیر کی کیا کہنا خواجہ

خواجہ تمھارا اپنی آپ تعریف فرما رہے ہین ایک دفعہ آپکو جو مذاق معلوم ہوا آپ نے طوطے
کی بولی بولی سب حیران ہوئے کہ یہ طوطا کہان بولا آواز آرہی ہی مگر کچھ دکھائی نہین دیتا ہی سب نے
حیران ہوکر سوسن سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی عمرو طوطا ہوگیا اوسنے کہا کہ اگر طوطا ہوجاتا تو اسی قفس
مین ہوتا جاتا کہان یہان تو نہ طوطا نظر آتا ہی نہ عمرو یہ کیا واقعہ ہی آپ بولے کہ طوطا تم لوگ
ہوگے ہم تمھارے باپ ہین رنا زبان سنبھال کر کلام کرو ورنہ گدی سے زبان کھینچ لی جائے گی
بھلا ہمکو کوئی قید کرسکتا ہی ہمارے خدا نے ہمکو رہا کردیا ہم قفس سے بھی نکل آئے لو ہم جاتے ہین
سوسن نے جو یہ صدا سنی کہا کہ لو موا بول رہا ہی دیکھو کیسی زبان درازی کررہا ہی ہذا قفس تو اوتار دو
اسی مین ہی کہین باہر نہین گیا ہی کیونکہ قفل اسی طورسے لگا ہوا ہی صمصام نے قفس اوتارا آپ ایک
مرتبہ مینا کی بولی بولے سب ہنس پڑے کہ لو ابھی طوطا بنا تھا اب مینا بنگیا آدمی کہا ہی کوئی تماشہ
ہی کبھی طوطا بنتا ہی کبھی مینا آپ نے کہا کہ ایک مرتبہ کہدیا کہ ذرا سنبھال کر زبان کو بات کرو تم لوگ
نہین مانتے ہو دیکھو پچھتاؤ گے او سوسن لے تیرے جسم کی بوٹیون کو کاٹ کے کباب لگا اور کھا
دیکھ تو کباب لگاتی ہی یا مین لگاتا ہون بہت خوش ہو رہی تھی کہ اتنے مین صمصام
نے قفس زمین پر رکھا سوسن نے کہا کہ بول رہا ہی باتین کررہا ہی دکھائی نہین دیتا ہی
اب آپ خاموش رہیے کچھ نہ بولیے اب تو تمام ساحر جو کہ اسکے نوکر تھے اور دوست
تھے سب آکر جمع ہوگئے جسنے یہ سنا کہ عمرو قفس کے اندر سے غائب ہوگیا قفس اوسی طور سے بند ہی
سب چلے آتے ہین کہ چلکر ذرا دیکھین کہ کیونکر غائب ہوگیا قفس سے اور کدھر گیا سب آ آکر
گرد قفس کے جمع ہوگئے سبکی آنکھین قفس کی طرف لگی ہوئی ہین اور سب دیکھ رہے ہین مگر
کچھ دکھائی نہین دیتا ہی سوسن تو حیران ہی کہ یہ کیا ہوا کہ یکایک قفس سے نکل کے آواز آئی
سب نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ بلبل کہان بولا سوسن نے کہا کہ بکیا ادھر اودھر دیکھتے ہو اسی
قفس سے آواز آرہی ہی عمرو بول رہا ہی کبھی بلبل بنجاتا ہی کبھی طوطا کبھی مینا یہ نئی قسم کا انسان ہی کہ
انسان سے حیوان ہوگیا کیا بیان کرین عقل حیران ہی جب کسی طور سے خواجہ کا قفس
مین پتہ نہ چلا تو صمصام نے کہا کہ مین اندر قفس کے جاکر دیکھتا ہون آپ لوگ ہوشیار رہیے
مین قفس کا در کھولتا ہون اگر اسکے اندر سے مکھی بھی نکلے تو پکڑ لیجیے گا سوسن خود

اگر بیٹھی پاس قفس کے صمصام نے قفس کھولا ویسے ہی کھڑکی کھولی آپ قریب تو کھڑے تھے
دب کر قفس کے باہر نکل آئے اور ایک دھول سر پر صمصام کے جمائی کہ اوسکی ٹوپی دور جاکر
گری دھول مار کر آپ ہٹ گئے اوسی کے برابر ایک ساحر کھڑا تھا اوس سے صمصام نے
کہا کہ واہ بھائی میرے تمہارے کب ایسی دلگی ہوتی ہے جو تمنے اسوقت ایسی دلگی کی یاد رکھیے گا
پہلا آپ نے کی پھر اپنے دانوں پر نہ روئیے گا اوسنے کہا کہ دلگی کیسی کہا کہ تم نے دیدہ و دانستہ
دھول ماری کہ ٹوپی گر پڑی اور پھر کہتے ہو کہ دلگی کیسی اوسنے کہا کہ قسم سامری کی کہ مین واقف بھی
نہین ہون مجکو خود ہاتھا پائی کی دلگی اچھی نہین معلوم ہوتی ہے صمصام نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا صمصام
کے اوسکے یہ باتین ہو رہی تھین کہ آپ نے کیا کیا کہ ایک ساحر کے دوڑ کر جو ایک لات ماری وہ دھم
سے گر آیا ما ہے دیا مرا آپ نے ایک کے بڑھ کر چپت رسید کی اتنے آپ نے چٹا و چٹ چپتین اور
دھولین مارنا شروع کردین مارے دھولون کے دھول پور بنا دیا اور بولا دیا سب عمرو
کی تلاش کرنا بھول گئے سوسن حیران حیران ادھر اودھر دیکھ رہی تھی کہ یہ کون سکو مار رہا ہے
مگر کوئی دکھائی نہین دیتا ہے اب تو سب قفس کے پاس سے ہٹ آئے کہ کون یہان کھڑا ہو کر بیکار کو
دھولین کھائے میدان صاف ہو گیا سوائے سوسن کے کوئی اوس مقام پر نہ رہا یا صمصام تھا صمصام
نے اندر قفس کے جاکر تمام قفس کو تلاش کیا کہین پتہ نہ چلا باہر چلا آیا یہان دھول پور بنا ہوا تھا آخر کو سوسن
حیران ہو کر سحر کیا اور دریافت کیا کہ عمرو کہان ہے معلوم ہوا کہ ابھی تمہارے باغ مین ہی آپ سے نے
حکم دیا کہ عمرو کو تلاش کرو کہین گیا نہین ہے اسی باغ مین ہے مین سحر کے حصار کیے دیتی ہون
کہ باغ کے باہر نہ جا سکے گا اسی باغ مین سر ٹکرا ٹکرا کر مر جائیگا یہ کہکر اوسنے سحر کیا کہ گرد باغ
کے حصار سحر ہو گیا اب تمام ساحر تلاش کرنے لگے آپنے خوب مال و دولت سوسن کی نذر زنبیل کی
اب ٹھہر ہے کہ یہان سے نکل چلو پھر کوئی تدبیر کرنا جدھر جاتے ہین دیوار آہنی حائل ہو جاتی ہے
راستہ نہین ملتا ہے آخر کو آپ پریشان ہو کر پھر واپس آئے یہ خیال کر کے کہ اب اسکو قتل کر کے
یہان سے جائینگے بدون اسکے قتل کیے ہوئے رہائی نہ ہوگی ساحر تلاش کر رہے ہین جب
کہین پتہ نہ چلا تو سب سوسن کے پاس واپس آئے اور کہا کہ ہم نے تمام باغ کو چھان مارا کہین
عمرو کا پتہ نہ ملا سوسن نے پھر سحر سے دریافت کیا سحر نے خبر دی کہ باغ مین موجود ہے فلان

مقام پر کھڑا ہوا ہی سوسن نے ساحرون کو تنبیہ دیا وہ ادہر گئے آپ وہان سے ٹہل کر دوسری طرف
جا کھڑے ہوئے سوسن نے اوس طرف کو بھیجا آپ اور مقام پر پہنچ گئے کسی کے دھول مارد تا کسی کے
چپت کسی کے گھونسا رسید کیا کسی کے مکا کسی کے چوتڑون مین ہاتھ دیکر دے مارا کسیکا ہاتھ
ٹوٹا کسیکا سر پھٹ گیا کوئی منہ کے بھل گرا دانت ٹوٹ گئے سوسن اور سب ساحرون کو
عاجز کیا جب آپ بھی تھک گئے تو آپ نے خیال کیا کہ کسی مقام پر بیٹھ کر کچھ دیر دم لو ایک
طرف کو چلے گئے اوسی باغ کے وہان باغبان کا چھپر پڑا ہوا تھا اوسکی جورو کھانا وغیرہ
پکا کے اور نکال کے خاوند کے آگے رکھ کے پیشاب کو نکلی تھی آپ نے اوسکو حباب
مار کر بیہوش کیا اوسکی صورت بنکر اوسکے چھپر مین آئے باغبان کے ساتھ کھانا کھانے لگے
اوسکو پشت پر چھپر کے کوڑے مین توپ دیا یہ کہتے جاتے تھے کہ صاحب تم نے سنا کل خواجہ
عمرو کو ملکہ نے پکڑ کے تھا را اُنکو قفس مین بند کیا وہ قفس سے غائب ہو گیا مار باغ مین اوسنے تلاطم ڈالدیا ہے
سبکا مال و اسباب لوٹ لیا ذرا تم ہوشیار رہنا اوسنے کہا کہ وہ ہمسرا یہان آکر کیا بنا دیگا میرے
چھپر کیا ہی جو لے جائیگا یہ تبلوہی ہی اور یہ تھالی ہی لے جائے ہمکو خداوند اور دیدیگا تم آپ اوس سے
باتین کرتے جاتے ہین اور کھانا کھاتے جاتے ہین وہان سوسن نے جب دیکھا کہ وہ اودہم
کم ہو گیا اور امن ہو گیا خیال کیا کہ شاید باغ سے باہر چلا گیا جو یہ تلاطم کم ہوا ہی ذرا اور یاد نت
تو کرون یہ دل سے باتین کرکے کتاب اوٹھا کر جو دیکھا کہ عمرو کہان ہی آیا باغ مین ہی یا باغ
سے باہر چلا گیا یہ تحریر پایا کہ عمرو فلان مقام پر فلان باغبان کی جورو کی شکل بنا ہوا اوسکے ساتھ
کھانا کھا رہا ہی یہ جو اسنے دیکھا کتاب سامری مین یہ وہان سے اوٹھی اور اسنے کسی سے کہا نہ
سنا اوس باغبان کے چھپر کی طرف چلی یہانتک کہ یہ وہان جا کر پہونچی جیسے اسنے دور سے دیکھا
کہ واقعی باغبان کے ساتھ آپ اوسکی جورو کی شکل بنے ہوئے کھانا کھا رہے ہین مسکرا کر باتین
کر رہے ہین چونکہ کتاب سامری سے تو اسکو معلوم ہو چکا تھا اسنے پکار کر کہا یہ خیال کرکے کہ مجھ
ہوا لو ہی نہین کہ چلا جائیگا غائب ہو جائیگا ابتو سامنے موجود ہی جدہر جائیگا معلوم ہو جائیگا
مین جا کر پکڑ لونگی یہ پکاری کہ اوا باغبان اپنی جورو کو پکڑ لے ؛ جانے پائے جب تک
مین نہ آلون وہ حیران تھا یہ کیا کہتی ہین پلٹ کر کہا کہ آپ کیا فرماتی ہین سوسن نے کہا

کر یہ جو تیری ساتھہ کھانا کھا رہی ہی تیری جورو نہین ہی بلکہ عمرو عیار ہی تیری جورو کو فلان مقام پر
چھپر کی پشت پر بیہوش کر کے ڈالدیا ہی خود اوسکی صورت بنکر آیا ہی تیرے ساتھ ساتھ کھانا کھاتے
ہی یہ جو سوسن نے کہا اوسنے جو سنا تو وہ یہ کہکر پلٹا ہاے میری جورو مین لٹ گیا اس حرامزادہ
عمرو نے مجکو لوٹ لیا میری جورو کو نہ معلوم کیا کیا اوسنے بڑہکر قصد کیا کہ مین پکڑون آپ نے
ایک چپت مار کر اوسکے گلیم اوڑہ لی جب تک سوسن آنے آئے آپ غائب ہو گئے سوسن
جو آکر پہونچی تو انکو نہ پایا باغبان کو بیٹھے ہوئے دیکھا اوس سے کہا کہ کہان گیا اوسنے جوابدیا
کہ ابھی اسی مقام پر موجود تھا جب آپ نے پکار کر کہا کہ پکڑ لے مین پکڑنے کو پلٹا میرے
چپت ماری اور غائب ہو گیا کسی گوشہ مین ہوگا سوسن نے بہت تلاش کیا آپ وہان
سے نکل کر پھر بارہ دری مین چلے آئے جب نہ ملے تو سوسن نے کہا کہ جا تیری جورو پیچھے
تیرے چھپر کے پڑی ہوئی ہی اوسکو اوٹھا لا وہ باغبان گیا اوسکو اوٹھا کر لایا اوسکو ہوشیار
کیا اوس سے پوچھا کہ تیرے اوپر کیا گذری اوسنے کہا کہ مین جو کھانا نکال کر باہر پیشاب کو نکلی
کسی نے میرے منہ پر ہاتھ پھیرا مین گر پڑی پھر مجکو خبر نہین کہ میرے اوپر کیا گذری سوسن
نے اوس سے کہا کہ عمرو نے تجکو بیہوش کر کے تیرے چھپر کی پشت پر تجھے ڈالدیا تھا اور تیری
صورت بنکر تیرے خاوند کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا مین نے کتاب مین دیکھا مجکو جب
معلوم ہوا تو مین وہان سے اوسکے اسیر کرنے کے لیئے آئی تیرے خاوند سے پکار کر کہا کہ پکڑ لے
اسنے عرصہ کیا وہ اسکو چپت مار کر چلا گیا خیر اب تو چین سے بیٹھ آئیگی جو وہ آئیگا تو مین چپکے چپکے آ کر اوسکو
پکڑونگی خیر وہ روپیٹ کر بیٹھ رہے وہ ٹھلوہی اور تھالی جو کچھ تھی آپ لیتے گئے تھے سوسن
اون دونون کو پانچ روپیہ دیکر اپنے مقام پر آئی یہان آکر پھر دریافت کیا کہ اب کہان ہی
معلوم ہوا کہ بارہ دری مین فلان مقام پر سو رہا ہی یہ وہان آئی اسکو نہ پایا بہت حیران ہوئی
اسی طور سے دو دن اور دو راتین سوسن خواجہ کے پیچھے پریشان رہی نہ کچھ کھایا نہ پیا
نہ سوئی نہ بیٹھی جدھر سحر نے بتایا اودھر کو گئی اب اسنے سبکو منع کر دیا ہی کہ تم بیٹھو مین خود
تلاش کرونگی خواجہ کا یہ حال ہی کہ کسیکی چوٹی کاٹ لی کسیکا پاندان غائب کر دیا کوئی پیشاب کو اوٹھا بیکر گئی لوٹا
غائب کر دیا وہ سر پیٹنے لگی اور زار زار رونے لگی اوسی لمحہ سے اوٹھکر چلی آئی جب اسطور سے خواجہ

بہت پریشان کیا توسوسن نے دریافت کیا کتاب سامری سے کہ یہ کیا سبب ہی کہ عمرو تمام لوگونکو پریشان کر رہا ہی
اور دکھائی نہین دیتا ہی یہ واقعہ تو میرے اوپر ظاہر ہوا کتاب نے خبر دی کہ اوسکے پاس ایک گلیم ہی کہ وہ جب اسکو
اوڑھ لیتا ہی وہ سبکو دیکھتا ہی اوسکو کوئی نہین دیکھ سکتا اوسی گلیم کو اوڑھے ہوئے ہی سب طرف پھر رہا ہی اور سبکو
پریشان کر رہا ہی یہ امر جو خواجہ کی حالت کا اوسکو معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گلیم اوڑھے ہوئے ہی اوس گلیم کی
یہ خاصیت ہی کہ وہ سبکو دیکھین گے اور اونکو کوئی نہین دیکھے گا یہ بہت پریشان ہوئی اسنے خیال کیا یہ تو بڑی
خرابی ہوئی اگر راستہ باغ کا کھولے دیتی ہون تو یہ خرابی ہوتی ہی کہ وہ چلا جائیگا پھر آکر پریشان کریگا ایسا ہو کہ مین
غافل ہو جاؤن اور وہ پکڑ لے یا قتل کر ڈالے تو کیا ہوا اگر راستہ نہین کھولتی ہون تو وہ سر پر موجود ہی جسوقت چاہیگا
پکڑ لیگا بڑی خرابی مین جان ہی آج کئی دن سے لیٹی تک نہین ہون اسی خوف سے مین تو عجیب عذاب
مین مبتلا ہوئی ہون خداوند سامری اس عذاب سے نکالین تو نکلون فکر کرنے لگی کہ کسطور سے اس عذاب سے
رہائی ہو فکر کرتے کرتے یہ بات ذہن مین آئی کہ تو عمرو عیار کو اسی باغ مین اسی طور سے چھوڑ دے اور حصار سحر گرد باغ کے
رہنے دے اور خود اپنے بھائی اعظم جادو کے پاس اعظم کوہ پر چلی جا کیونکہ وہ بھی ایک دربند کا
مالک ہی یعنی دربند اعظم کا یہ یہان تڑپ تڑپ کر مر جائیگا راستہ تو اسے باہر نکلنے کا ملے گا نہین
یون ہی تڑپ تڑپ اور پھڑک پھڑک کر ہلاک ہوگا تو قید رہیگا اور اپنے سپہ سالار مقہور جادو کو
بلا کر اس باغ کی نگہبانی اور پاسبانی سپرد کر اور اوس سے کہدے کہ تم اپنا حصار کرلو گرد باغ مین
جاتی ہون اگر یہان رہونگی بسبب خوف عمرو کے نہ سوؤنگی نہ لیٹونگی تو بیمار ہو جاؤنگی راوی بیان کرتا ہی
کہ اس امر کو اسنے اپنے دل مین تجویز کر کے ایک طائر سحر کو روانہ کر کے مقہور جادو اپنے
سپہ سالار کو اوس دربند کے اندر سے کہ جہان اسکا لشکر وغیرہ ہی طلب کیا کیونکہ یہ بیرون دربند کوہ
سوسن پر اپنے باغ مین رہتی ہی اسکا کل لشکر اور سپہ سالار اندرون دربند ہی اوس طائر سحر نے
جاکر مقہور جادو کو آگاہ کیا کہ تمکو ملکہ یاد فرماتی ہین وہ اوسیوقت اژدر سحر پر سوار ہو کر آیا پاس
سوسن جادو کے آکر اوسنے پہلے سلام کیا سامنے بیٹھ گیا مگر مقہور نے دیکھا کہ سوسن
بہت حیران اور پریشان چہرہ اوترا ہوا ہی منہ پر ہوائیان اوڑ رہی ہین ہاتھ جوڑ کر پوچھا کہ
کیون ملکہ نصیب دشمنان مزاج کیسا ہی مین کچھ روے مبارک پر گرد کدورت پاتا ہون خیر تو ہی
سوسن نے کہا کہ اے مقہور کیا بیان کرون عمرو کے ہاتھون بہت پریشان ہون

اوسنے آج پانچ روز سے پریشان کر رکھا ہے نہ کھانے کی ہون نہ پینے کی نہ سونے کی نہ لیٹنے کی
مجھسے قسم نے لیجو بیٹھے آج پانچ روز سے سواے میوے خشک کے کوئی چیز قسم خدا سے
کھائی ہو یا پانی پیا ہو تو مین نے اپنی انگلیون کے استخوان چبالے ہون اور اونکا خون پیا ہو مقہور
نے کہا کہ آپ قسم بیکار کو کھاتی ہین مجکو اسی طور سے یقین آگیا یہ واقعہ تو مفصل بیان فرمائیے تب
سوسن نے اول سے آخر تک کل حال بیان کیا اور کہا کہ آج چار روز سے وہ اس باغ مین
ہی مین نے حصار سحر کر دیا ہے کہ وہ کہین جا نہین سکتا ہے اوسکے پاس ایک گلیم ہے کہ وہ اوسکو
اوڑھے ہوئے ہے اور غائب ہے وہ سبکو دیکھتا ہے اوسکو کوئی نہین دیکھتا ہے پس اس سبب
سے بہت حیران ہون کہ کیا کرون ابھی بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ تمکو یہان کا اختیار دیکر
یہان سے دو تین دن کے لیئے اپنے بھائی کے پاس اعظم کوہ پر چلی جاؤن وہان جاکر
آرام لون اور دو ایک دن راحت سے بسر کرون اوسکے بعد چلی آؤن جب تک تم یہان کا
بندوبست کرو اور حفاظت رکھنا عمرو کو نکلنے نہ دینا اپنا حصار سحر برطرف کیے لیتی ہون تم اپنا
حصار گرد باغ کے کر دو دیکھو بہت ہوشیاری اور خبرداری سے رہنا روز روز کی مجکو خبر دیتے رہنا
بذریعہ طائر سحر کے مقہور نے کہا کہ آپ تشریف لے جائین اپنے امکان بھر بہت کوشش کرونگا
عمرو کی کیا لیاقت ہے جو باہر جا سکے ہوا تو اس باغ سے جا نہ سکے گی عمرو تو انسان ہے سوسن
نے کہا کہ بہت اچھا لے اب مین جاتی ہون اوسنے اوسوقت اپنی خواصون وغیرہ کو بلا کر کہا کہ
سامان سفر کرو پھر خیال مین آیا کہ ایسا نہو کہ عمرو خواصون مین ملکر اونکے ہمراہ باغ سے باہر
نکل جائے تو ساری محنت بیکار رہے کہا کہ اچھا تم لوگ اسی باغ مین رہو مین آتی ہون یہ کہکر اور سحر
کیا کہ زمین شق ہوئی اور سوسن غرق زمین ہو کر طرف اعظم کوہ کے اپنی بھائی کے پاس چلی گئی
یہ کیا کہ اپنا حصار سحر برطرف کر لیا مقہور نے اوسوقت اپنا سحر کیا کہ اوسکا حصار گرد باغ کے
ہو گیا خواجہ نے قصد کیا تھا کہ جب خواصون کو اپنے ہمراہ لیکر جائیگی تو کسی خواص کو بیہوش
کرکے اوسکی شکل بنکر اسکے ہمراہ چلا جاؤنگا مگر جب سوسن اکیلی غرق زمین ہو کر چلی گئی خواجہ
رہ گئے پھر خواجہ نے گشت لگائی کہ شاید کسی طرف سے راستہ مل جائے تو نکل جاؤن مگر
راستہ نہ پایا مجبور ہو کر رہ گئے اوسدن تو مقہور نے وہ اوتنا دن اور رات جاگ کر بسر کی خواجہ نے

بھی اوسکو پریشان نہ کیا یہ تو یہان بند وبست کرکے بیٹھا ہی مگر ناظرین کو معلوم ہو کہ مقہور جادو ایک جوان خوبصورت صاحب خلق شکیل حسین مرد جری کبر و نخوت سے بری ساحر زبردست بازو جرأت سے سست ایک مدت سے اعظم جادو برادر سوسن جادو کی دختر ملکہ ماہ اختری پر عاشق و فریفتہ ہی مگر بسبب اپنے ملازم ہونے کے کہ سوسن کا ملازم ہی اور اعظم جادو ایک بادشاہ عظیم اور حاکم ذی رتبہ ہی مقہور اسی کا سپہ سالار ہی اور اوسکے یہان ملازم ہی کہ وہ اعظم تمام اوسکے قبضہ مین ہی اوسکی تلوار کے سکے پڑے ہوئے ہین شجاعت و ساحری کے جھنڈے گڑے ہوئے ہین اپنا مقابل و کسی کو نہین جانتا ہی سوسن کو تو وہ مانتا ہی نہین ہی تو بھلا اور کی کیا حقیقت ہی شنکال جو بادشاہ طلسم اسوقت ہی وہ اوسکی تو کچھ اصل سمجھتا ہی نہین ہی سب حاکمان ذی رتبہ نے شنکال کی اطاعت کی اور جاکر نذر دی الا اعظم جادو نے نہ اطاعت کی نہ نذر دی جب کبھی شنکال نے طلب کیا بذریعہ نامہ کے جواب لکھدیا کہ مہلت ہوئے تو حاضر ہون کیونکہ آجکل کچھ انتظام ملکی مین مصروف ہون کچھ کارندون کے ہاتھ سے خرابیان پڑگئی ہین اونکی دیکھ بھال کر رہا ہون صاف طور سے انکار کرنا بھی مناسب نہ جانا تو بھی بحیلہ و حوالہ ٹالا ایسا تو بادشاہ متکبر ہی کئی مقام سے اوسکے دختر کی شادی کے پیغام بھی آئے بادشاہان بزرگ نے درخواست کی اوسنے انکار کیا اور کہا کہ مین ابھی اسکی شادی نہ کرونگا ماہ اختری بھی حسن مین طاق سحر مین شہرہ آفاق ہی نہایت حسین و خوبصورت عورت ہی نازنین مہ جبین مہر تمکین بلقیس اعظم کہلاتی ہی زلیخا سے ورثہ اعظم کی لقب سے مشہور ہی نہایت حسین و شکیل ہی ابھی اوسکا سن بھی کوئی پندرہ سولہ برس کا ہوگا بقول شاعر ۔ برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن ۞ جوانی کی راتین مرادون کے دن ۞ اوسکے سراپا مین یہ چند شعر کافی ہین نظم سبز نخل گل جوانی تھا ۞ حسن یوسف فقط کہانی تھا ۞ تھا یہ اوس گل کا جامہ زیب بدن ۞ سادی پوشاک پر ہی سو جوبن ۞ سارا گھر اوس پہ رہتا تھا قربان ۞ روح گر مان کی ہی تو باپ کی جان ۞ آڑہی ہیکل گلے مین ڈالے ہوئے ۞ پیاری پیاری کچین نکالے ہوئے ۞ ناک مین نیم کا فقط تنکا ۞ شوخی چالاکی مقتضا سن کا ۞ خلاصہ یہ کہ بہت حسین اور خوبصورت تھی یعنی شہرہ آفاق دلبری مین طاق اوسکو ایک دن مقہور نے اس طور سے دیکھا تھا کہ وہ سوسن کے یہان آئی تھی مقہور بھی موجود تھا یہ دیکھکر عاشق ہوگیا تھا بسبب خوف اعظم جادو و سوسن جادو

اظہار عشق کر نہ سکتا تھا ایک تو ملازمت کا خوف دوسرے اپنے کم مرتبہ ہونے کا ڈر تیسرے
یہ خوف کہ اگر اظہار عشق کرون اور ان لوگون کو ناگوار ہو تو میری جان پر بنیگی یا تو قتل کیا جاؤن یا اسیر
کر لیا جاؤن کیونکہ جبکہ اعظم جادو نے بڑے بڑے شاہون کی درخواست کو قبول نہ کیا تو مین کیا چیز
ہون اور میری کیا حقیقت ولیاقت ہی جو میری درخواست کو قبول کریگا اسکے اظہار مین سوائے
ذلت وخواری کے امر دیگر حاصل نہ ہوگا اس سے بہتر وانسب یہی ہی کہ اس امر کو سینہ مین پوشیدہ
رکھون اور وقت کا منتظر رہون دیکھون کہ اسکا انجام کیا ہوتا ہی اور آتش فراق سے شمع سان رات
دن جلا کرون راوی ناقل ہی کہ مقہور جادو نے ایسے ایسے خیالات کرکے اظہار عشق ومحبت ملکہ
ماہ اختری نہ کیا اپنے سینہ مین اس آتش کو پوشیدہ کیا رات دن اسی تصور وخیال مین مبتلا رہتا
تھا اور آتش فراق سے جلا کرتا تھا چہرہ اوسکا زعفرانی ہوگیا تھا آنکھون مین حلقہ پڑ گئے تھے
آثار حضرت عشق اوسکے رخ سے پائے جاتے تھے اوسکو اپنے سروپا کا ہوش نہ تھا دن اوسکو آہ و
زاری مین وشب اوسکو اختر شماری مین گذرتا تھا ہمہ وقت تصویر خیالی ملکہ ماہ اختری کی پیش
نگاہ رہتی تھی تنہائی مین اکثر دل سے باتین کیا کرتا تھا ملکہ کی تصویر خیالی سے اسکو سوائے اس
شغل کے دوسرا شغل نہ تھا کھانا پینا سونا وغیرہ حرام تھا اکثر اکیلا بیٹھا ہوا رویا کرتا تھا کبھی یہ
جی چاہتا تھا کہ صحرا مین نکل جاؤن گریبان کو چاک کرون حضرت عشق نے اوسکو اپنے قبضہ مین
کر لیا تھا کشور دلپر اوسکی سپاہ غم والم نے چڑھائی کر لی تھی اقلیم دل کو فوج صدمہ ورنج نے
لوٹ لیا تھا دیو عشق سر پر سوار تھا پہلوان عشق نے باوجودیکہ مرد سپاہی تھا مگر زیر کر لیا تھا وہی
نوبت آیا تھا مقہور جادو مغلوب ہوگیا تھا خلاصہ یہ کہ مقہور ملکہ ماہ اختری پر ایک
مدت سے عاشق وفریفتہ تھا اوسکے سودائے زلف مین از خود رفتہ تھا مگر اظہار عشق نہ کر سکتا
تھا نہ تو اسقدر زر وجواہر رکھتا تھا نہ صاحب حکومت تھا نہ اعظم جادو وسوسن جادو
سے سحر ساحری مین مقابلہ کر سکتا تھا مجبور وناچار آتش فراق سے جلا کرتا تھا اور یہ شعر پڑھا کرتا
تھا شعر نالہ را ہرچند می خواہم کہ پنہان بیکشم * دل ہمی گوید کہ بس تنگ آمدم فریاد کن * راوی سحر
بیان نقل کرتا ہی کہ مقہور کا تو یہ عالم تھا عشق ملکہ مین ملکہ ماہ اختری کو اسکی خبر بھی نہ تھی کہ مجپر کون
مرتا ہی یہ تو جملہ معترضہ تھا صرف ناظرین کو آگاہ کرنا تھا کہ مقہور ایک مرد عاشق تن اور دام زلف مین

مبتلا ہی یہان تک مین نے تحریر کیا تھا کہ خواجہ اوس دن تو خاموش رہے اور مقہور نے بھی اپنا بندوبست
کر لیا ہی یہ بھی براحت اوس دن باغ مین رہا کسی قسم کی تکلیف خواجہ نے مقہور کو نہین دی مگر باغ
کے باہر بھی نہ جا سکے انکو اسی حال مین چھوڑا جاتا ہی اور پہلے حال سوسن کا تحریر ہوتا ہی آمدم برسر قصہ کہ
سوسن جادو جو مقہور اپنے سپہ سالار کو اپنے باغ مین چھوڑ کر اور خواجہ عمرو کو اسی باغ مین مقید بقید سحر
کر کے یعنی گرد باغ حصار سحر مقہور سے کرا کے اور اوسکو خواجہ کی حفاظت اور پاسبانی کا حکم دیکے غرق
زمین ہو کر طرف کوہ اعظم کے اپنے بھائی اعظم جادو کے پاس روانہ ہوئی خلاصہ یہ کہ راہ طے کر کے کوہ اعظم
پر پہونچی وہ وقت ہی کہ اعظم جادو دربار برخاست کر کے داخل محل سلے ہوا ہی سب ارا کین سلطنت امیران
ابہت اپنے اپنے گھرون کو رخصت ہو گئے دستر خوان چنا گیا ہی اعظم کا قصد ہی کہ کھانا کھائے کہ زمین
شق ہوئی اور سوسن جادو پیدا ہوئی تمام خاک مین آلودہ حواس باختہ منہ پر ہوائیان اوڑتی ہوئین
یہ حالت بہن کی دیکھکر اعظم جادو نہایت پریشان ہوا کہا کہ کیون سوسن تو اسقدر حیران کیون ہی یہ
کیا تیری حالت ہی اسقدر بدحواس کیون ہی راوی کہتا ہی کہ اعظم بڑا ہی اور سوسن چھوٹی ہی اسنے کچھ جواب نہ دیا
پہلے جھک کر تسلیم کی بعد اوسکے کہا کہ بھائی صاحب کیا بیان کرون کہ کس آفت مین مبتلا ہوں اور کس بلا مین
گھری ہوئی ہون اعظم نے جواب دیا کہ کچھ تو بیان کرو کہ اس حالت سے کیون تمھارا آنا ہوا کہ خواصین
ساتھ نہین نہ کچھ سامان سواری وشان و شوکت ہمراہ ہی یکہ و تنہا آئی ہو اور غرق زمین ہو کر آئی ہو سوسن
نے عرض کیا کہ ذرا میرے حواس درست ہولین تو عرض کرون اعظم نے کہا کہ آؤ کھانا تو کھاؤ پھر سب حال بیان
کرنا سوسن نے کہا کہ آپ میری حالت ملاحظہ فرما رہے ہین مین کیونکر اس حالت مین دستر خوان پر
آؤن ذرا حواس بجا ہولین اعظم نے کہا کہ اچھا یہ کہکر حکم دیا خواصون کو کہ پانی لاؤ ملکہ کے ہاتھ پاؤن منہ
دھولاؤ حرامزادیون کھڑی ہوئی دیکھ رہی ہو اور کوئی جا کر پانی نہین لاتی ہو یہ حکم دینا تھا کہ اوسوقت
آب گرم و تسلہ لیکر حاضر ہوئین سوسن نے منہ ہاتھ دھویا اب اسکے حواس درست ہوئے اعظم
بھی ہاتھ روکے بیٹھا رہا جب یہ منہ ہاتھ دھو کر فراغت کر چکی اعظم نے کہا کہ لے اب آؤ کچھ کھا تو لو سوسن
اعظم کے بار بار کہنے سے مجبور ہوئی گر بھوک بھی بہت تھی آ کر دستر خوان پر بیٹھی سب نے کھانا کھایا
جب کھانے وغیرہ سے فراغت ہو چکی اب سب اطمینان سے بیٹھے اب اعظم نے سوسن سے کہا
کہ کچھ حال اپنا بیان کرو تب سوسن نے اول سے قصہ شروع کیا کہ آپ نے سنا ہوگا کہ طلسم کشا

حد طلسم پر آ گیا کئی معرکہ شنکال سے اور طلسم کشا سے ہوئے ہر دفعہ طلسم کشا غالب آیا چند ہوا خواہان شنکال شریک طلسم کشا ہو گئے ہین اونھون نے سب حالات طلسم سے طلسم کشا کو آگاہ کیا چنانچہ طلسم کشا در بند بیستون کی طرف آیا حکیم اسقلینوس و حکیم شیاطین نے طلسم کشا کی اطاعت کی بیستون جادو مارا گیا کوہ بیستون برباد ہوا بادشاہ سابق یعنی سیماے بلند آواز رہا ہوا اوسنے رہا ہو کر سب حال سے طلسم کشا کو خبردار کیا اور کہا کہ بدون در بند سوسن کے فتح ہوئے لوح طلسم دستیاب ہو گی پس طلسم کشا نے اپنے عیار خواجہ عمرو کو در بند سوسن کی طرف اس غرض سے روانہ کیا کہ وہان کے حالات دریافت کرکے آؤ اور مجکو خبر کرو تاکہ مین جاکر در بند سوسن کو فتح کرکے لوح حاصل کرون اور مریخ کو بھی قتل کرنا یہ تو آپ بخوبی آگاہ ہونگے کہ وہ بڑے غضب کا عیار ہی اوسنے بڑے بڑے ساحران نامی کو قتل کیا خلاصہ یہ کہ وہ عقب کوہ سے آیا جمال راہدار سے ملا اوسکو کچھ فقرہ دیکر مسلمان کیا اوسکے ذریعہ سے مہروش و ماہوش کے پاس پہونچا لونکو اوس عیار کا گانا پسند آیا اونھون نے اپنے باغ مین طلب کیا گانا ہو رہا تھا کہ اتفاق سے مین بھی پہونچ گئی وہ عیار میرے روبرو بھی خوب گایا شراب مین بیہوشی ملاکر مجکو جام دیا مین عمرو کی اور حمزہ کے آنے کی خبر پا چکی تھی کہ وہ سرحد طلسم تک آ چکے ہین اپنا بندوبست کر چکی تھی شراب نے مجکو اونکے حال سے آگاہ کیا مین نے آواز گیر دی اوسکے پاس گلیم عیاری ہی اوسکی یہ خصلت ہی کہ اوسکو جو اوڑھ لو تو خود سبکو دیکھو اوسکو جو کہ اور ہے ہو کوئی نہ دیکھ سکے پس وہ گلیم اوڑھ کر غائب ہو گیا تمام خواصون وغیرہ کو لوٹ لیا دو پہر رات سے دو پہر دن تک تلاش کیا نہ ملا پھر اوسنے میرے اوپر عیاری کی میری خواص بنکر آیا اور رومال بیہوشی آمیز سے میرا منہ پونچھ لیا کیونکہ پسینہ آیا ہوا تھا مجکو بیہوش کیا مین مریخ کو اس حال سے آگاہ کر چکی تھی کہ طلسم کشا براے فتح طلسم آ چکا ہی اوسکا عیار بھی اوسکے ہمراہ ہی خبردار رہنا اور میری طرف سے بھی غافل نہونا چنانچہ اوسنے بندوبست کر لیا تھا جب وہ عیار میرے قتل کے لیئے خنجر لیکر چلا وہان مریخ کو خبر ہو گئی وہ چمک کر آیا مگر غلطی کی کہ قبل زمین پر آنے کے ڈانٹا وہ پھر گلیم اوڑھ کر غائب ہو گیا مریخ نے آکر مجکو ہوشیار کیا مین نے سب حال اوس سے بیان کیا اوسنے اور مین نے پھر تلاش کیا نہ ملا اب جو دریافت کیا تپلہ سحر سے تو معلوم ہوا کہ وہ باغ سے نکل گیا مین نے مریخ کو روانہ کیا کہ تم جمال راہدار کو پکڑ لاؤ وہ عیار قبل سے جمال کے گھر پہونچ گیا وہان جاکر جمال کی مان اور اوسکے ملازمون کو بیہوش کرکے اوسکے پاس زنبیل ہی اوسمین داخل کیا اور مال اسباب

ے لیا بالکل جھاڑ دو بدی اور خود جمال کے مان کی صورت نبکر بیٹھ رہا جب مریخ پہونچا اوسکو فقرہ ودھوکا دیکر اوسکے مکان پر گیا اوسکے اوستاد کی قبر پر عبادت کرنے کو بیٹھا پہلے جو کچھ وہان تھا وہ سب غائب کیا پھر مریخ کو اندر بلایا مریخ کو بیہوش کرکے نذر زنبیل کیا آپ اوسکی صورت نبکر اور اندھا نبکر بذریعہ اپنے ملازمون کے میرے پاس آیا مجھ سے سب حال بیان کیا اپنے نابینا ہونے کا ایک سرمہ دانی دی بھائی صاحب مین یہان اپنا بندولبست حفاظت کرچکی تھی اس سرمہ دانی مین بیہوشی تھی مین نے جو کھولا بیہوشی میرے دماغ مین پہونچی مین بیہوش ہوکر گری وہ قتل کرنے چلا پتلے سحر نے نکل کر اوسکو پکڑ لیا مجکو ہوشیار کیا پھر کیا کہون کہ جو جو فقرے اوسنے سیئے مگر مین نے نہ سنے مین نے جو مریخ طلب کیا تو کہا کہ مین کھا گیا ہون کہان سے لاؤن مین نے ہر چند بدعست کی مگر وہ نہ قبولا مین نے اوسے قید کیا اور قفس مین بند کیا اپنے سرپر لٹکایا سوئی رات کو وہ قفس سے خود بخود غائب ہوگیا ہم کل قید کے قفل اوسی طور سے لگا رہا اور قفس بند رہا اور لٹکا رہا جب صبح کو مین بیدار ہوئی اب جو دیکھا اوسکو قفس مین نہ پایا بہت حیران ہوئی پہلے تو خود بغور دیکھا کی جب نہ ملا اور نظر نہ آیا تو سب خواصون وغیرہ کو بلایا اونھون نے بھی دیکھا کسیکو نظر آیا خلاصہ یہ کہ وہ قفس سے نکل کر ہر ایک کو پریشان کرنے لگا مین نے کتاب سامری مین جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ باغ مین ہی مین نے گرد باغ حصار سحر کیا کہ جانہ سکے اوسنے وہ وہ آفتین برپا کین کہ مین کیا عرض کرون تمام باغ مین ایک ہلچل ڈالدی تلاطم برپا کردیا باغبان کی جورو کو بیہوش کرکے اوسکی صورت نبکر اوسکے ساتھ خوب کھانا کھایا مین یہان سے کتاب مین دیکھکر چلی جیسے مجکو آتے ہوئے دیکھا غائب ہوگیا خلاصہ یہ کہ بہت پریشان کیا کسیکا پاندان غائب کردیا کسیکا لوٹا غائب کیا یہ اندھیر تھا کہ کوئی کھانا پکارہی ہی اور کھانا آگے سے غائب ہوتا جاتا ہی جب مین پریشان ہوئی اور کتاب سامری سے یہ معلوم ہوا کہ اوسکے پاس گلیم ہی جسکے اوڑھ لینے سے وہ غائب ہوگیا ہی پس وہ کسیکو نظر نہ آئیگا اور مین پانچ شبانہ روز سے پریشان بھی ہوگئی تھی نہ سوئی تھی نہ چین سے لیٹی تھی نہ کچھ کھایا تھا نہ پیا تھا مین نے دیکھا کہ اگر یہی حالت رہیگی تو مین ماندی ہوجاؤنگی مین نے اپنے سپہ سالار منصور جادو کو طلب کرکے باغ کی حفاظت اور خواجہ عمرو کی پاسبانی اوسکے سپرد کی اور اوس سے کہا کہ تم اپنے سحر سے گرد باغ حصار کرلو اوسنے گرد باغ حصار کیا

مین اپنا حصار سحر برطرف کرکے اور مقہور کو کل باغ کا مالک کرکے زمین مین غرق ہوکر آپکی خدمت مین آئی کہ یہان پہونچکر دو چار دن تو راحت سے بسر کرون تاکہ یہ کسل برطرف ہو پھر اسکی کوئی تدبیر کیجائیگی یہ حال ہی میرا اور یہ آفت میرے اوپر نازل ہوئی عمرو عیار کے ہاتھ سے پریشان ہوکر بھاگی ہون باغ کو ترک کرکے راوی بیان کرتا ہی کہ سوسن نے کل حال بیان کیا مین نے بسبب طول ہونیکی اور تکرار کی مختصر طور سے جو کہ ضروری تھا اس مقام پر تحریر کیا ورنہ اوسنے تو حرف بحرف بیان کیا تھا اعظم جادو اور اوسکی بی بی ملکہ سیمتن جادو خاموش بیٹھی سنا کی جب سوسن نے اپنی تقریر ختم کی اوسوقت اعظم نے کہا کہ کیون سوسن نمک حرامی کا نتیجہ کیا ہوا جیسے شندکال نے اپنے آقا ولی نعمت کے ساتھ سلوک کیا اور اوسکی شراکت تمنے بھی کی اوسکا یہ انجام ہوا کہ راحت سے بیٹھنا نہ نصیب ہوا کچھ ہی زمانہ گذرنے پایا تھا کہ طلسم کشا طلسم کو فتح کرنے کو آگیا جس طور سے شندکال نے نمکحرامی کی اوسی طور سے اوسکے ملازمون نے اوسکے ساتھ سلوک کیا بد کام کا انجام بد ہی خیر اور یہ جو تمھاری حالت ہوئی ہی کہ ایک ادنا عیار سے جو کہ غیر ساحر ہو یون بھاگی ہو کہ کوئی سامان ہمراہ نہ ہو بیسر و پا بھلا اوسکی بھی یہ مجال تھی یا مجال ہی کہ وہ تم ساحرون کو پریشان کرے اور ہم اوسکا کچھ نہ کرسکین اگر یہ کہو کہ ساحر مشمش وغیرہ کو اوسنے قتل کیا تو اون لوگون نے خود ہی اپنی جان دی اور مارے گئے اور ہلاک ہوئے اے سوسن تو نے جو یہ سب حالتین عمرو عیار کی بیان کین عقل کام نہین کرتی ہی کہ انسان مین یہ اوصاف اور خصلتین ہون اور انسان بھی کون کہ جو غیر ساحر ہو باوجودیکہ ہم ساحر ہین ہم ایسے کام نہین کرسکتے ہین نہ کہ غیر ساحر کرے یہ بالکل خلاف ہی تو جو خائف ہوکر بھاگی ہی تو اس خیال سے ایسی ایسی باتین بیان کرتی ہی تاکہ یہ کوئی الزام نہ دے کہ ساحرہ ہوکر غیر ساحر سے بھاگ آئی سوسن نے کہا کہ بھائی صاحب مین سچ عرض کرتی ہون کہ اوسکی یہ حالت ہی مین جھوٹ نہین عرض کرتی ہون اعظم نے کہا کہ خیر کیا کہون میرا جی چاہتا ہی کہ اوسکو بلا کر دیکھون سوسن نے کہا ایسا غضب نہ کیجیے گا مین اسی غرض سے تو اوسکو مقہور کے سپرد کر آئی تاکہ وہ ہلاک ہوجائے جب باغ سے باہر نہ نکل سکے گا جب تک باغ مین میوہ وغیرہ رہیگا کھائیگا جب ہو جائیگا تو مارے فاقون کے مرجائیگا اعظم نے کہا کہ وہ مقہور کے ساتھ کھانا کھایا کریگا جبکہ تم کہتی ہو کہ اوسکی یہ حالت تھی کہ ہر ایک کے ساتھ بیٹھکر کھا لیتا تھا اور کوئی اوسکو نہ دیکھتا تھا تو لو سوقت اوسکو کون منع کریگا سوسن نے کہا

کہ خیر دیکھا جائیگا اتو مین یہان کچھ دنون رہ کر راحت سے لون پھر کوئی تدبیر کرون گی اعظم نے کہا کہ شوق سے یہ تو تمہارا گھر ہی منع کون کرتا ہی کہ اتنے مین ماہ اختری دختر اعظم آگئی اوسنے جھک کر سوسن کو سلام کیا سوسن نے بلائین لین ملکہ نے پوچھا کیون پھوپھی جان بہن مہروش و ماہ وش تو اچھی ہین سوسن نے کہا کہ ہان بیٹیا اچھی ہین اپنے باغ مین رہتی ہین مین اون سے ناراض ہون کیونکہ وہ میرے کہنے پر عمل نہین کرتی ہین سحر ساحری سے اونکو نفرت ہی ماہ اختری نے کہا ہان اپنی اپنی طبیعت ہی میرا جی اونکے دیکھنے کو بہت چاہتا ہی سوسن نے کہا کہ اچھا مین اونکو بلالونگی ماہ اختری یہ سنکے خاموش ہورہی راوی سوسن کو جو کوہ اعظم پر مقیم ہی اسکو تو کوہ اعظم پر رکھتا ہی چنانچہ سوسن یہان مقیم ہی اور اس نے طائر اس غرض سے مقرر کئے ہین کہ خواجہ کی حالت سے آگاہ کرتے رہین ادہر مقہور جادو نے یہ بندوبست کیا اور ایسا حصار گرد باغ کے کھینچا کہ طائر سحر بھی اندر نہ آسکین اس غرض سے کہ شاید کوئی ساحر جو کہ ہوا خواہان عمرو سے ہو وہ آکر نہ لے جائے کیونکہ بہت سے ساحر عمرو کے شریک ہین اور عمرو کے اونہین سے کوئی خبر پاکر نہ آئے اسنے ایسا بندوبست کیا ہی کہ کوئی ساحر نہ آسکے ایسا بندوبست جو اوسنے کیا تو طائر سحر بھی اندر باغ کے نہ آسکے باہر ہی رہے یہان کا اب حال ملاحظہ ہو جب ایک رات و ایک دن مقہور کو راحت سے گذرا اور خواجہ نے کسیکو نہ ستایا مگر مقہور سویا نہین جاگا کیا جب صبح ہوئی مقہور نے ملکہ کی خواصون سے کہا کہ کیا خرابی کی بات ہی ملکہ فرماتی ہین کہ عمرو نے پریشان کر رکھا ہی مجکو تو رات بھی گذری اور اسقدر دن بھی آیا عمرو نے ستایا تک نہین تم بتاؤ کہ کسیکو پریشان کیا اون سب نے جواب دیا کہ ہمکو بھی پریشان نہین کیا معلوم ہوتا ہی کہ آپ سے ڈر گیا مقہور نے کہا کہ شاید ایسا ہی ہو خیر اس امر سے تو اطمینان ہی کہ وہ باہر باغ کے جا نہین سکتا ہی اونھون نے کہا کہ ہان سب خواصین یہ کہکر اپنے مقام پر آئین اور باہم صلاح کی کہ جبکہ ملکہ یہان نہین ہین تو ہمارا کیا کام ہی ہم بھی ملکہ کے پاس چلین مقہور سے پوچھکر بس سب نے مقہور سے کہا کہ ہم ملکہ کے پاس جاتی ہین مقہور نے کہا کہ تمکو اختیار ہی خلاصہ یہ کہ جسقدر خواصین اور مصاحبین سوسن کی تھین مع اون ساحرون کے جو کہ مرد تھے اوس باغ کو چھوڑ کر عمرو کے خوف سے غرق ہو ہو کر سوسن کے پاس چلے آئے اب وہان باغ مین سوائے مقہور اور خواجہ اور باغبانون کے کوئی نہ رہا ان خواصون نے اور ساحرون نے سوسن سے آکر بیان کیا جب اوسنے دریافت کیا کہ کیا حالت ہی عمرو کی کچھ مقہور کو پریشان تو نہین کیا

اون سب نے کہا کہ جب سے آپ یہان تشریف لائی ہین عمرو نے کسیکو پریشان نہین کیا مگر مقہور
جادو مارے خوف کے رات بھر سوئے نہین ہین یقین ہی کہ وہ عمرو کو اسیر کرلین سوسن نے
کہا کہ خداوند ایسا کرین اون سب نے کہا کہ اونھون نے یہ بندوبست کیا ہی کہ باغ کے
باہر نہ کوئی جاسکے نہ اندر آسکے خواہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر بدون اونکی اجازت کے ہم اونسے
اجازت لیکر آئے ہین ورنہ غیر ممکن تھا سوسن نے کہا کہ یہ اچھی تدبیر کی ہی جب یہ معلوم ہوا
سوسن کو کہ مقہور نے ایسا سحر کیا ہی کہ کوئی اندر نہین جاسکتا ہی اسنے جو طائر سحر برائے خبر
مقرر کیئے تھے اونکو واپس بلا لیا اب یہ مع خواصون کے وہان بہین سے بیٹھی ہوئی ہی یہان
جب خواصین اور سب ملازم سوسن کے چلے گئے مقہور اکیلا رہ گیا تو اسنے طائر سحر روانہ کرکے
اپنے ملازمون کو طلب کیا اونکے اندر آنے کی اجازت دی اونسے کہدیا کہ اب باہر باغ کے نہ
جانا اون سب نے کہا کہ بہت خوب دو دن اسی طور سے گذرے خواجہ عمرو یہ فکر کررہے ہین
کہ کسی تدبیر سے کوئی عیاری کرکے مقہور کو قتل کرون یا اوسکو اسیر کرون اگر یہ شراکت کرے
تو بہتر ہی یہان سے رہائی ہو اگر یہ شراکت نکرے تو قتل کرو تب ہی رہائی ہوگی خواجہ اس فکر
مین دن رات مصروف رہتے تھے اور گلشن عیاری کی سیر کیا کرتے تھے مقہور جادو نہ دن کو سوتا
تھا نہ رات کو اول تو وہ فراق مین ملکہ ماہ اختری کے رات دن مبتلا رہتا تھا اور شمع سان گھلتا
تھا دوسری یہ فکر تھی کہ ایسا نہو کہ عمرو عیار تمکو غافل پاکر تیر کوئی حملہ کرے تو بڑی خرابی ہو ایک
دن کا ذکر ہی کوئی دو دن ہوئے ہونگے مقہور کو یہان آئے ہوئے کہ اکیلا کمرے مین بیٹھا ہوا
تھا تصویر خیالی ملکہ کی سامنے اسکے موجود تھی یہ اوس سے راز و نیاز کی باتین کررہا تھا اور شعر
عاشقانہ پڑھ رہا تھا خواجہ ٹہلتے ہوئے فکر عیاری مین مصروف اوس کمرے مین آئے یہان
جو آئے تو مقہور کو اس حالت مین پایا کہ رو رہا ہی اور یہ تین شعر کسی شاعر کے ورد زبان ہین
اے رشک قمر دل کا جلانا نہین اچھا ✣ ہم خاک نشینون کا ستانا نہین اچھا ✣ دیگر ✣ دم صدمہ فرقت
مے نکل جائے تو اچھا ✣ یہ سر سے بلا ہجر کی ٹل جائے تو اچھا ✣ فرقت مین تیرے تار نفس سینہ مین
میرے ✣ کانٹا سا کھٹکتا ہی نکل جائے تو اچھا ✣ کبھی یہ کہتا تھا شعر مرا دردیست اندر دل اگر گویم
زبان سوزد ✣ وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ✣ کبھی کہتا ہی کہ اے ملکہ عالم مین کیا عرض کرون

جو تمھاری فرقت مین میرا حال ہی رات اختر شماری دُن آہ وزاری مین کٹتا ہی مرتا ہون تجکو خبر نہین ہی ذرا تو اپنے عاشق ناشاد کی آکر خبر لو ورنہ یہ عاشق ناشاد مرجائیگا یہی جی چاہتا ہی کہ کسی طرف گریبان چاک کرکے نکل جاؤن جنگل کی ٹھوکرین کھاؤن تربت قیس کا مجاور ہون اوسکی قبر پر بیٹھکر مجاوری کرون یا مثل فرہاد کے اپنا سر پھوڑ کر جان دون ای شیرین ادا تجکو خبر بھی نہین غرضکہ مقہور اس طور کی تقریر کر رہا ہی خواجہ تو بڑے قیافہ شناس ہین انھون نے جسدن مقہور کی صورت دیکھی تھی اوسی دن پہچان لیا تھا کہ یہ کسی پر عاشق ہی مگر اس فکر مین تھے کہ کسی تدبیر سے معلوم ہو جائے کہ یہ کس پر عاشق ہی وہ کون ہی مگر یہ نہ ثابت ہوا آج تو خواجہ کو یقین ہوگیا بڑے عرصہ تک کھڑے ہوئے سُنا کیئے کہ شاید اوس معشوق کا نام اسکی زبان سے نکل جائے جسپر وہ عاشق ہی مگر مقہور کو اسقدر خیال ہی کہ ملکہ کا نام تک نہین لیتا ہی یہی کہتا ہی کہ ای ملکہ عالم مین بسبب خوف رسوائی کے آپکا نام نہین لے سکتا ہون نہ اپنا عشق ظاہر کرسکتا ہون بس آتش فراق مین جلتا ہون خواجہ خاموش سُنا کیئے جب انھون نے دیکھا کہ یہ کسی طور سے نام نہین لیتا ہی وہان سے چلے آئے راہ مین ایک تدبیر ذہن مین آئی اوسکے تدارک کی فکر مین مصروف ہوئے سہ پہر کا وقت تھا کہ مقہور جادوگر سے آنسو وغیرہ پونچھکر باہر نکلا اس خیال سے کہ ذرا چلکر کچھ دیر باغ کی سیر کرون دل بہلاؤن شاید کچھ دل ٹھہرے اور قرار آئے اس دل بیقرار کو بس مقہور کنارے نہر کے آکر کرسی پر بیٹھا تھا کہ اسنے دیکھا سامنے سے باغبان ایک گلدستہ ہاتھ مین لیئے ہوئے چلا آتا ہی یہ بیٹھا ہوا اسی طرف دیکھا کیا جب وہ قریب آیا تو اسنے دیکھا کہ ایک ہاتھ مین اوسکے گلدستہ ہی اور ایک ہاتھ مین ٹوکری ہی کہ اوسمین نارنگیان کولے رنگترے چکوترے مہتابیان ہین کس سلیقہ سے لگائی ہین کہ اونکا بھی ایک گلدستہ بنا ہوا ہی اوسنے آنے کے ساتھ ہی سلام کیا بہت جھک کر اور کہا کہ اعلے اعلے مراتب رہین بھگوان اپنا فضل وکرم رکھے یہ کہکر وہ گلدستہ اور ٹوکری سامنے مقہور کے نہر کی پٹری پر رکھدی اور خود بھی ہاتھ جوڑ کر بیٹھ گیا مقہور نے اوس گلدستہ کی طرف دیکھکر ایک آہ سرد بھری اور خاموش ہو رہا مگر آنسو نکل آئے یہ مالی مقہور کے سامنے بیٹھا ہوا دیکھا کیا مقہور نے کہا کہ کیون جی ہمکو یہان آئے ہوئے آج دوسرا دن ہی تم کل کیون نہین گلدستہ بنا کر لائے اور ڈالی لگائی

اسکا کیا سبب ہی جو آج یہ گلدستہ بھی تیار کرکے لائے اور ڈالی بھی لگائی اوسنے ہاتھ جوڑکر
عرض کیا کہ بھگوان آپکو سلامت رکھین اسکا سبب یہ تھا کہ عمرو عیار آیا ہوا تھا اور باغ بھر
مین پھر رہا تھا مین نے خیال کیا کہ اگر گلدستہ بناکر لیکر جاؤن ایسا نہ ہو کہ عمرو اوسکے اوپر بیہوشی
چھڑک دے تو بڑی خرابی ہو مین بدنام ہون کل سے جب امن ہوا مین نے اسوقت خیال کیا کہ شاید
عمرو عیار چلا گیا ہی جب تو امن ہوا ہی لہذا مین گلدستہ تیار کرکے حاضر ہوا کہ آپکو خوش کرکے
کچھ انعام لون مقہور نے جواب دیا کہ اے بھائی یہ گلدستہ مجھے کیا کرنا ہی بیکار ہی ایسا دل ہی
نہین رکھتا ہون یہ گلدستہ تو اون لوگون کے کام کا ہی جو کہ دل رکھتے ہون بقول شاعر
ع گلدستہ اونکو چاہیئے جنکو فراغ ہو٭ اور خوش ہون یہان تو غم سے مہلت نہین ہی پھر
ایسی حالت مین گلدستہ لیکر کیا کرین جب سے اس باغ مین آیا ہون سولی پر جان ہی یہ خوف
ہی کہ ایسا نہ ہو عمرو ہلاک کر ڈالے وہ دکھائی تو دیتا نہین ہی جسکو چاہے ایسی حالت مین قتل
کرے تو کوئی اوسکا کیا کرے اس خوف سے سوتا تک نہین ہون ملکہ تو خود چلی گئین مجکو اس
آفت مین مبتلا کر گئین وہ بولا کہ حضور کے اقبال سے کل سے تو امن ہی ورنہ اسقدر مہلت کہان تھی
غدر مچا ہوا تھا وہ ضرور نکل گیا آپکے خوف سے مقہور نے کہا کہ وہ جا نہین سکتا ہی باغ کے
گرد حصار سحر کیا ہوا ہی مین اوسکو جانے نہ دونگا ملکہ میرے سپرد کر گئی ہین مقہور نے دیکھا
کہ باغبان میرے چہرہ کی طرف دیکھتا ہی جاتا ہی اور زمین پر کچھ لکیرین بناتا ہی کچھ دو اونگلیون
پر شمار کرتا ہی سر ہلاتا ہی کچھ کہنا چاہتا ہی پھر رہ جاتا ہی جب کئی مرتبہ اس طور سے مقہور نے دیکھا
ایک مرتبہ مقہور نے پوچھا کہ یہ تم کیا کرتے ہو کہ کچھ زمین پر نشان بناتے ہو اور کچھ شمار کرتے ہو پھر
میری طرف دیکھتے ہو اوسنے کہا کہ حضور معاف ہو تو کچھ عرض کرون کہا کہ بیان کرو عرض کیا کہ جب مین حاضر
ہوا مین نے آپکے چہرہ کو متغیر پایا مین نے خیال کیا کہ میان کا چہرہ کیون متغیر ہی خیال ہوا کہ اسی
عمرو کے سبب سے میان پریشان ہین معلوم ہوتا ہی کہ رات کو آرام نہین فرمایا ہی چونکہ کچھ شد بد
مجکو رمل مین دخل ہی مین نے خیال کیا کہ میان کے ستارے اور دن دیکھون کہ کیسے ہین یہی
حساب کر رہا تھا اور خیال کر رہا تھا مقہور نے ہنس کر جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہی تو کچھ دیوانہ
ہو گیا ہی بھلا تو کیا جانے رمل کو تو درخت لگانا جانے روش پٹری درست کرنا درختون مین

پیوند لگانا پھول پتی کو پہچاننا یا رمل مجکو تبا تا ہی اچھا بتا کہ کیا تجکو معلوم ہوا وہ بولا کہ واہ میان آپ نے تو پہلے ہی مجکو دیوانہ بنایا دریافت تو کیا ہوتا اگر مین غلط بتاتا تو پھر ایسا فرمایا ہوتا اس امر کا عجب کیا ہی کیا مالی پڑھے لکھے ہوئے نہین ہوتے ہین اگر مین نے پڑھا لکھا تو کیا ایسا ہو نہین سکتا ہی مقہور نے کہا کہ اچھا تو اپنے شمار سے یہ بتا کہ کیا تجکو معلوم ہوا میرے ستارون کا حال اوسنے کہا کہ اے میان مین نے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپ کے ستارے زبردست ہین مگر یہ تغیر آپکو عمرو کے خوف سے نہین ہی بلکہ یہ کہکر خاموش ہو رہا مقہور نے کہا کہ یہ کیا کہا تو نے کہ بلکہ اور خاموش ہو رہا کچھ بیان تو کر اوسنے کہا کہ اگر آپ خفا نہ ہون تو مین بیان کرون مقہور نے کہا کہ کیا مین دیوانہ ہون کہ بیکار خفا ہونگا تب اوسنے کہا کہ میرے حساب سے تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ آپکا دل کسی پر آیا ہی اور آپ اوسکو بسبب کسی مصلحت کے اظہار نہین کرتے ہین نہ اوسکا وصل نصیب ہوتا ہی آپ اوسکے فراق مین مانند شمع شبستان گھلے جلتے ہین اور آتش فراق سے جلے جاتے ہین بھلا آپ سچ بتائیے کہ مین نے غلط تو نہین عرض کیا یہ بھی مجکو میرے علم کے ذریعہ سے معلوم ہوتا ہی کہ آپکا معشوق کوئی ذی مرتبہ ہے اور اپنے اختیار مین نہین ہی بلکہ اوسپر کوئی اور قابض ہی اور جو قابض ہی وہ بھی صاحب اختیار اور آپ سے زیادہ مرتبہ رکھتا ہی بلکہ مین یہ خیال کرتا ہون کہ وہ کسی ملک کا بادشاہ ہی جسکی دختر پر آپ عاشق ہین اور یہ عشق آپکو مدت سے ہی یہ جو اوس باغبان نے کہا تو مقہور اوسکی صورت دیکھنے لگا کیونکہ اوسنے پتہ پتہ کی باتین کہین اور کل سچ کہا گویا یہ کل حال سے آگاہ ہی یا علم غیب سے واقف ہی کیونکہ اس حال عشق سے سوائے مقہور کے دل کے دوسرا کوئی شخص آگاہ نہ تھا اسنے مقہور کے دل کا کل حال کہدیا اب تو مقہور حیران ہوا اور کہنے لگا کہ سچ بتا کہ تو نے کیونکر یہ حال دریافت کیا کیا اس علم کو بھی تو نے حاصل کیا تھا وہ بولا کہ یہ بتایئے کہ جو مین نے عرض کیا ہی سچ ہی یا غلط مقہور نے جواب دیا کہ پہلے یہ تو بتا کہ تو نے کیونکر یہ سب حال معلوم کیا اور کیا تو اس علم سے آگاہ ہی وہ باغبان بولا کہ اے مقہور جادو خداوند آپکو سلامت باکرامت رکھین مین قوم کا مالی و باغبان نہین ہون بلکہ قوم کا برہمن ہون پہلے مین نے اپنا پیشہ آبائی اختیار کیا ساتون بید پڑھے پوتھی لیکر پھرنے لگا اور ہر ایک کو بتانے لگا

مگر اوسی زمانہ مین مجکو اس امر کا بھی شوق تھا باغون مین جایا کرتا تھا پہرون باغبانون کو روش
پٹری درست کرتے دیکھا کرتا تھا اونکے پاس پہرون بیٹھا ہوا باتین کیا کرتا تھا اونکے اچھے
برے دن بتایا کرتا تھا اسی طرح سے ایک زمانہ گذرا کہ ایک باغبان نے مجھ سے کہا کہ
میان برہمن ہم تمکو باغبانی بتادین تم ہمارے لڑکے کو یہ علم بتادو مین نے کہا کہ اچھا اوسنے مجکو
باغبانی بتائی چونکہ مجکو شوق تھا مین نے خوب دل لگاکر اور خیال کرکے اوسکو حاصل کیا فن باغبانی
مین کامل ہوگیا مین نے اوسکے لڑکے کو رمل بتایا پوتھی کا دیکھنا سکھایا اے سپہ سالار
برہمنی مین اب کچھ نہین ہی سوائے در بدر پھرنے اور ٹھوکرین کھانے اور بھیک مانگنے کے
دوسری بات نہین ہی جب دس کو بتایا تو ایک نے ایک پیسہ ہاتھ پر رکھدیا مین نے جو دیکھا
کہ یہ پیشہ بالکل خراب ہوگیا اب سوائے فقیرون کی طرح پھرنے کے اور دوسری بات
نہین ہی مین نے ترک کیا چونکہ باغبانی آتی تھی مین نے اوسمین نوکری کی اوسمین دن بھر پھرتا
تھا اور سیر بھی پیٹ بھر کر روٹی نملتی تھی جب سے باغبانی اختیار کی راحت بھی ملی اور شکم
سیر ہوکر دونون وقت روٹی بھی ملنے لگی پس مین نے ترک کیا اور باغبانی کرنے لگا اسوقت
آپکو جو مغموم و مکدر دیکھا تو خیال آگیا جو کچھ یاد تھا اوسکے ذریعہ سے اسقدر حال دریافت
کرلیا اب چاہے جھوٹ ہو چاہے سچ چاہے آپکو یقین آئے چاہے نہ آئے مقصود نے
کہا کہ اے باغبان مین تجھ سے اپنا کیا حال بیان کرون بقول شاعر شعر مرا دردیست اندر
دل اگر گویم زبان سوزد ❊ وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ❊ کیا کہون گا سے کہون
کون نہ بتلاسے ❊ گونگے کا سپنا جیسا سمجھ سمجھ پچھتائے ❊ اے بھائی میرا وہ حال ہی کہ
اگر کہتا ہون تو جان جاتی ہی اور نہین کہتا ہون تو بھی جان جاتی ہی بڑی خرابی مین مبتلا ہون
نہ کہنے مین تو یہ ہی کہ گھل گھل کر مرتا ہون پھر یہ بھی امید ہوتی ہی کہ شاید کبھی مراد دلی بر آئے
اور کہنے مین تو فوراً قتل کا سامنا ہوتا ہی اور جو ذلت ہوگی وہ الگ پس اسی سبب سے دل ہی دل
مین ختم ہوا جاتا ہون اور رہ جاتا ہون یہ جو تو نے کہا سب سچ ہی مگر مجکو اسکے بھی اظہار مین خوف
معلوم ہوتا ہی یہ خیال کرتا ہون کہ مین تجھ سے بیان کرون اور تو بھی کسی سے کہدے تو میری آبرو
بھی جائے اور جان بھی اوسنے کہا کہ میان سپہ سالار تم اس امر سے اطمینان رکھو مین بیشک

ہلکا نہین ہون نہ اس قسم کا آدمی ہون کہ کسی کا راز بیان کرون سر بھی کٹ جائے تو بھی زبان سے نہ نکلے آپ شوق سے بیان کرین تاکہ مین بھی تو جانون کہ میرے علم نے سچی سچی خبر دی ابھی مجکو بھولا نہین ہے مقہور نے کہا کہ تم اس امر کا اقرار کرتے ہو اور قسم کھاتے ہو تو اسکا بھی اقرار کرو کہ ملکہ سوسن کی ملازمت ترک کرکے میری ملازمت کر لینا تمھارے ہونے سے میرا دل بہلے گا اور جب کچھ مجکو دریافت کرنا ہوگا دریافت کر لیا کرونگا باغبان بولا کہ ایک بات اور سن لیجئے مین آپ سے باتین بھی کرتا جاتا تھا اور خیال بھی کرتا جاتا تھا کہ آپکی معشوقہ کا رنگ بہت گورا ہے بڑی بڑی آنکھین ہین ستوان ناک ہے میانہ قد ہے بڑی بڑی زلفین ہین سارا سراپا ملکہ ماہ دختری کا اوس باغبان نے بیان کر دیا مقہور نے جو اپنے معشوق کا سراپا اوسکی زبان سے سنا بہت حیران ہوا دل مین کہا کہ گویا اسنے دیکھا تھا یہ دل سے باتین کرکے بولا کہ تونے تو اس طور سے بیان کیا کہ گویا اوس قتال عالم کو دیکھا ہے کہا جسکی صورت تمنے بیان کی ہے اس صاحب صورت کو کسی مقام پر دیکھا ہے اوسنے کہا کہ مین نے آجتک اس صورت کا آدمی نہین دیکھا مگر میرے علم نے اوس شکل کی تصویر کھینچکر میرے روبرو پیش کر دی مین نے آپ سے بیان کی یہ جو اوسنے کہا تب مقہور نے کہا کہ اے بھائی بیان کرو کہ اس آفت جان و ایمان سے وصل ہوگا یا نہین یا اسکے فراق مین تڑپ تڑپ کر ہلاک ہونگا اور میری اسی درد فراق و صدمہ جدائی مین بسر ہوگی اور مین ہمیشہ آتش فراق سے مثل شمع کے جلا کرونگا تب اوسنے کہا کہ پہلے آپ اوسکا نام و نشان اور اوسکے باپ کا نام مجھ سے بیان کرین تو مین اس امر کو بیان کرون یہ جو مین نے بیان کیا ہے کہ اسمین کوئی نام و نشان کی ضرورت نہ تھی صرف آپکے نام کی ضرورت تھی وہ مجکو معلوم تھا مین نے دیکھ لیا ہے اگر آپ یہ فرمائین کہ اپنے علم کے ذریعہ سے نام و نشان بھی دریافت کر لو تو یہ امر غیر ممکن ہے کہ نام معلوم ہو جائے ہان نام بتائیے تو مین یہ بھی بتا دون مقہور نے کہا کہ دیکھو اسکا خیال رہے یہ امر کسی پر ظاہر نہ ہونے پائے کہا کہ کیا مجال اگر ظاہر ہو تو آپ کھال کھچوا کر بھس بھروا دیجیگا مقہور نے کہا کہ آگاہ ہو کہ اے بھائی اصل امر یہ ہے کہ مین ملکہ ماہ اختری دختر اعظم جاہ بادشاہ کوہ اعظم حاکم دربند اعظم پر ایک مدت سے فریفتہ ہون مگر اس خیال سے کہ مین ایسا

ادنی سپہ سالار ہون ملکہ سوسن جادو کا اور سوسن جادو کی حقیقی چھوٹی بہن ہے اعظم جادو کی اعظم جادو بادشاہ جلیل القدر ہے مجھ ایسے دو سو او سکے یہان پڑے ہوئے ہین میری کیا حقیقت ہے بڑے بڑے بادشاہون نے اوسکے دختر کی خواہش کی مگر اوسنے نہ قبول کیا تو وہ بھلا مجکو کیا قبول کرے گا دوسرے مجکو خود اس امر کا خوف ہے کہ ادھر مین نے اس امر کو منہ سے نکالا اودھر اعظم و سوسن نے مجکو قتل کر ڈالا بھلا کجا مین اور کجا وہ مگر مین اس دل کے ہاتھون مجبور ہون کہ یہ پھنسا بھی تو کہان جاکر پھنسا کہ جہان کوئی دست رس نہین ہے سوائے خاموشی اور جان دینے کے اور آتش فراق مین جلنے کے پس اسی خوف سے مین نے آجتک اظہار نہین کیا اپنی لیاقت اور حالت کو دیکھکر اور ادنکی لیاقت و حالت کو دیکھکر مین نے خیال کیا کہ میرے اوسکے کیا نسبت بموجب مصرعہ ؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؎ مین نے سوائے ضرر اور نقصان کے اس امر کے اظہار مین دوسری بات نہ پائی گو بہت دل کو سمجھایا مگر اسنے نہ مانا آخر کو صدمۂ فراق اوٹھانے لگا اور اٹھا رہا ہون اور جب تک زندہ رہونگا اوٹھاؤنگا اسی سبب سے پوچھتا ہون کہ جہان تیرے علم نے یہ سب بتایا ہے وہان یہ بھی بذریعہ علم کے دریافت کرکے مجھسے کہدے یہ جو مقہور نے کہا اوس باغبان نے سنا جوابدیا کہ آپ نے نام و نشان بتایا ہے مین اس امر کو دریافت کرتا ہون اور آپکی خدمت مین بیان کرتا ہون مین اس امر کا تو یقین کرتا ہون کہ میرے کہنے کا آپکو یقین تو ضرور ہوگا مقہور نے جواب دیا کہ واقعی تمنے سب سچ اور درست کہا کوئی بات غلط نہین کہی اب جو کہوگے وہ سب ہی درست کہوگے ہان لے زایچہ کرو اور پوتھی مین دیکھو باغبان بولا مین پوتھی لے آؤن یہ کہکر وہان سے چلا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد آیا تو ایک کتاب ہاتھ مین تھی اوس کتاب کو کھولا کچھ دیکھا اور شمار کیا کچھ زمین پر لکیرین بنائین اوسکے بعد سر اوٹھا کر کہا کہ اگر آپ خفا ہون تو بیان کرون مگر مین یقین کرتا ہون کہ میری تقریر سنکے آپ بہت خفا ہونگے اور ناراض مقہور نے کہا کہ تم بیان کرو مین خفا نہ ہونگا اوسنے کہا کہ ضرور خفا ہون گے مقہور نے کہا کہ مجکو قسم ہے اوس ملکہ کے سر کی کہ جسپر مین عاشق ہون مین کبھی نہ خفا ہونگا ہان پہلے یہ بتادے کہ اوسکا وصل میرے مقدر مین ہے یا نہین پھر اور بیان کرنا باغبان نے کہا کہ وصل تو ضرور آپ کے مقدر مین ہے مگر بڑی خرابی کے ساتھ ہے مین یہ خیال کرتا ہون کہ جس طور سے وصل کا انجام ہوگا اوسکو آپ قبول نکرینگے

جب آپ اوسے قبول نہ کرینگے تو وصل کا ہونا بھی مشکل ہی مقہور نے کہا کہ وہ کیا طریقہ ہی کہ جسکو مین قبول نہ کرون لگا اوسنے جواب دیا کہ وہ یہ طریقہ ہی کہ جب تک عمرو عیار اس امر مین کوشش نہ کریگا اوسوقت تک یہ ملکہ آپکے قبضہ مین نہ آئیگی ہان یہ امر ہی کہ آپ عمرو عیار سے ملین اوس سے اس امر کو ظاہر کرین وہ اس امر مین کوشش کرین تو آپکو وصل ملکہ نصیب ہو اور آپ اپنی مراد کو پہونچین یہ آپ سے کہان ممکن ہی حضور میرا علم تو یہی کہتا ہی کہ اوسکی کوشش سے اس امر کا ظہور ہوگا بدون اوسکے تو غیر ممکن ہی اور اوسکا آپ کے ساتھ اس امر کا سلوک کرنا محال ہی کیونکہ آپ اوسکے جانی دشمن ہین اور وہ آپکا لیس جبکہ آپکے اور اوسکے دشمنی ہی تو وہ کیون اس امر مین کوشش کرنے لگا اور آپ کیون اوس سے اس امر کی درخواست کرنے لگے اور وہ کیون شراکت کرنے لگا مقہور نے ایک آہ سرد دل پُر درد سے بھر کر کہا کہ واقعی تم نے بہت ٹھیک کہا گو مین اس امر کو گوارا بھی کرلون مگر وہ کیون یقین لانے لگا اور باور کرنے لگا کیا وہ ایسا دیوانہ ہی کہ دشمن سے آکر ملے گا پس دراصل یہ امر بہت دشوار ہی لہذا ثابت ہوا کہ ہمارے مقدر مین وصل سے شادکام ہونا محال ہی یہ بالکل خیال خام ہی یون ہی تڑپ تڑپ کر مرنا مقدر مین لکھا ہی اگر تو سچ کہتا ہو اوسنے جواب دیا کہ اگر یہ امر غلط ہو تو مین اپنا خون آپکو معاف کرتا ہون آپ فوراً مجکو قتل فرمایئے گا اگر میرے کہنے کے خلاف نکلے یا خلاف ظہور مین آئے مقہور نے کہا کہ تو سچ کہتا ہی کہ یہ امر خواجہ عمرو کی کوشش سے ہوگا اوسنے کہا کہ جی ہان وہ ضرور اس کام کو انجام دینگے اور اونکی کوشش سے ہوگا مین آپ سے اقرار کرتا ہون کہ اگر وہ اقرار کرلین اور پورے طور سے وعدہ کرلین تو پھر کیا مجال اعظم کی جو وہ کچھ بھی کہے اگر خلاف کرے تو وہ اوسکو قتل کرڈالین مقہور نے کہا کہ یہ کیا تو نے کہا کہ پھر کیا مجال اعظم کی جو وہ خلاف کرے کیا اعظم اونکے تابع مین ہی یا وہ اعظم پہ حاکم ہین اعظم بادشاہ جبیل وہ ایک عیار اعظم سامری پرست عمرو خدا پرست کجا اعظم کجا عمرو باعنان سنے جواب دیا کہ یہی تو بات ہی کہ اگر وہ اقرار کرلین گے تو پھر کوشش کرسکے وہ اس امر کو ضرور کرا دین گے اگر اعظم نے اونکی اطاعت کرلی تو یہ امر ظہور مین آیا ورنہ وہ اعظم کو قتل کرکے آپ کی معشوقہ کو آپ سے ملا دینگے بلکہ کوہ اعظم کا آپکو بادشاہ کرین گے کیونکہ اونھون نے اکثر ایسا ہی کیا ہی کہ ہزارون کی شادیان اسی طور سے کرا دین اور عاشق و معشوق کو ملا دیا ہی یہ امر تو اون کے نزدیک

کوئی مشکل نہین ہی مگر میرا علم یہ کہتا ہی کہ وہ اسکو قبول ہی نہ کرینگے جب تک آپ اونکی مشارکت نہ کرینگے مقہور نے کہا کہ اے بھائی جب یہ امر ہی تو مجکو اس سے کب انکار ہی مین صاف کہدون مجکو سوسن کی ملازمت سے یہ امر تو حاصل نہ ہوگا کہ میری معشوقہ مجکو مل جائے مین تو یہ کہتا ہون کہ اگر کوئی یہ کہے کہ تو مجکو سجدہ کر اور بخدائی مان مین تیری معشوقہ تجکو دلا دونگا تو مین اوسکو سجدہ کرون بلکہ کبھی اوسکی اطاعت سے سرتابی نہ کرون نہ غلامی سے باہر ہون مجکو اپنی معشوقہ کے ملنے سے غرض ہی اگر عمرو عیار مجھ سے اس امر کا اقرار کرے تو وہ اگر اس امر کی خواہش کرے کہ تم میری طرف سے سوسن سے مقابلہ کرو تو مین مقابلہ کو موجود ہون خواہ مارا جاؤن خواہ اوسکو قتل کرون وہ اس امر کی خواہش کرے کہ تم مجکو رہا کردو مین تمھاری معشوقہ کو دلا دونگا تو مین اوسکو رہا کردون مگر مجکو کیونکر اعتبار آئے کہ جو وہ کہے گا وہی کرے گا باغبان نے کہا کہ اے سپہ سالار آپ نے اکثر کتابون مین دیکھا ہوگا کہ یہ لوگ یعنے خدا پرست جو منہ سے کہتے ہین وہی کرتے ہین چاہے اس مین جان جاے چاہے رہے ابھی کل ہی کا ذکر ہی کچھ زمانہ نہین گذرا ہی کہ سوسن جادو نے جب خواجہ عمرو کو اسیر کیا ہی اور ان سے دریافت کیا ہی کہ مریخ آتش خوار کہان ہی اونھون نے کہا کہ مین کھا گیا ہون تب ملکہ نے خواجہ پر تشدد کیا تاکہ یہ قبول دے مگر خواجہ وہی کہے گئے جو کہ کہ چکے تھے خواجہ نے جان کا دینا قبول کیا مگر مریخ کو نہ بتایا نہ اپنا دین و مذہب ترک کیا اسی طور سے بہت سے انکے واقعہ ہین خیال فرمائیے کہ اس باغ مین قید ہین مگر کوئی پروا نہین ہی یہ نہ ہوتا کہ اس خیال سے کہ یہان پڑے پڑے ہلاک ہو جاؤگے اس سے یہی بہتر ہی کہ سوسن کی اطاعت کرلو جان تو بچے اگر کچھ پروا نہین ہی دوسرے یہ امر خیال کرنے کا ہی کہ اونکے پاس ایسی ایسی شے ہی کہ جب چاہین ساحرون وغیر ساحرون کو پوشیدہ ہوکر قتل کرڈالین وہ سبکو دیکھین مگر انکو کوئی نہ دیکھے مگر وہ یہ نہین کرتے ہین کیونکہ ان سے اور حمزہ سے تعہد ہی کہ کسیکو حالت غفلت یا عالم پوشیدگی مین نہ قتل کرنا جب عیاری کرنا ظاہر طور سے کرنا جسکو قتل کرنا ہوشیار کرکے کرنا جسکو اسیر کرنا کسیطرح اسیر کرنا کبھی گلیم وغیرہ سے کام نہ لینا ہان صرف اوسوقت مین اپنے مصرف مین لانا کہ جب جان کا خوف ہو اوسکو اپنے مصرف مین لا کر اپنی جان بچا لینا جیسا کہ اونھون نے بیان کیا کہ وہ گلیم اوڑھ کر غائب ہو

مگر حالت پوشیدگی مین اونھون نے کسیکو قتل نہین کیا اگر وہ چاہتے تو ملکہ کو قتل کرڈالتے ملکہ کو معلوم بھی نہ ہوتا بس یہ لوگ ایسے قول کے دھنی اور اپنی بات کے پابند ہین اگر وہ اقرار کرین گے تو ضرور آپکی شراکت کرینگے اور آپکے کام کو انجام دینگے مین یہ نہین کہتا ہون نہ آپکو رغبت دلاتا ہون کہ آپ اونکی اطاعت کرین یا اپنے دشمن سے ملین اور ملکہ کے ساتھ دشمنی کرین مگر جو میرے علم کے ذریعہ سے ثابت ہوا وہ مین نے بیان کردیا وہ بھی جب آپنے اس امر کی خواہش کی تب ورنہ مجھکو کیا ضرورت تھی آپکو اختیار ہی مقہور نے کہا کہ تو نے سچ کہا مگر اے بھائی مین کیا کرون خواجہ عمرو تو گو یہان موجود ہین مگر وہ کیون اپنے کو ظاہر کرنے لگے اور کیون میری شراکت کرنے لگے جبکہ اونکو میری طرف سے گمان بد ہی دوسرے مین نے اونکے ساتھ اسوقت تک کوئی نیکی نہین کی بلکہ بدی کی ہی کہ اونکو باغ مین قید کر رکھا ہی وہ کیون میرے ساتھ بھلائی کرنے لگے اوس باغبان نے جواب دیا کہ مین نے سنا ہی بلکہ اکثر اونکے واقعات کو کتابون مین دیکھا ہی کہ اہل اسلام کا یہ قول ہی کہ ہم دشمن کے ساتھ بھی بہ نیکی پیش آتے ہین گو وہ ہمارا دشمن ہو مگر جب وہ اس امر کا اقرار کرتا ہی کہ اب ہم دشمنی نہ کرینگے بلکہ دوستی کرین گے تو ہمکو یقین آجاتا ہی اور اوسکی طرف سے جو خیال ہمارے دل مین ہوتا ہی وہ نکل جاتا ہی ہم اوسکے ساتھ بہ نیکی پیش آتے ہین اگرچہ وہ پھر ہم سے دشمنی کرے مگر ہم اوسکے دشمن نہین رہتے ہین اور اکثر ایسا ہوا ہی اور جب ہم شریک ہوتے ہین تو ہر طرح سے شریک ہوتے ہین گو آپ نے کوئی نیکی عمرو عیار کے ساتھ نہین کی ہی سوا ے دشمنی کے مگر جب آپ اس امر کا اقرار کرین گے کہ مین اب دشمنی سے باز آیا آپکی اطاعت کرتا ہون تو پھر وہ کبھی آپ کے ساتھ دشمنی نہ کرین گے بلکہ آپ کے جان و دل سے شریک ہونگے مگر یہ مین کہے دیتا ہون کہ آپکو دین اسلام قبول کرنا پڑیگا مقہور نے کہا کہ تم تو اس طور سے اہل اسلام کی تعریف و توصیف کر رہے ہو کہ جیسے خود خدا پرست ہو اور اونکے بہت بڑے دوست ہو جواب دیا کہ مین انصاف پسند ہون اور جو امر حق ہوتا ہی وہ کہدیتا ہون چاہے وہ میرے مذہب کے خلاف ہو چاہے موافق ہو مین کہہ گذرتا ہون خواہ کسیکو ناگوار ہو خواہ وہ خوش ہو یا ناخوش ہو خواہ کسی کو اچھا معلوم ہو خواہ برا مین نے تو اپنے کو آزاد بنا لیا ہی مقہور نے کہا کہ خیر مجھکو اس سے کیا غرض خواہ تم دوست ہو اونکے خواہ دشمن مجھکو اپنے کام سے کام ہی مین تم سے اسوقت اقرار کرتا ہون کہ اگر عمرو عیار میری معشوقہ مجھکو دلادے تو مین اونکا

دل و جان سے شریک ہون خواہ وہ اپنے کو سجدہ کرائین خواہ اپنے خدا کو باغبان نے کہا کہ اگر آپ
اس امر کا اقرار کرتے ہین تو مین یہ کہتا بھی ہون کہ آپ اپنی معشوقہ کے وصل سے کامیاب ضرور
ہون گے اور اس صدمۂ فراق سے نجات پائیے گا یہ ہجر کی بلا سر سے ٹل جائیگی اس صدمہ واندوہ
سے فراغت ہوگی مقہور نے کہا کہ پھر مین خواجہ کو پاؤن کہان جو اون سے اپنا درد دل کہون
اور اونکو اپنے حال سے آگاہ کرون باغبان نے کہا کہ اگر آپکے دل مین یہ امر ہے تو پہلے سحر
سے یہ دریافت فرمائیے کہ خواجہ یہان موجود ہین یا نہین اگر موجود ہون تو وہ مرد طامع اولالچی
ہین دو ہزار یا پانچ ہزار روپیہ سنگار رکھئیے اور یہ کہیے کہ اے خواجہ عمرو یہ آپکی رونمائی ہی اسکو
قبول فرمائیے اور مین آپکی دشمنی سے باز آیا جسکے آپ دوست ہین مین بھی اسکا دوست ہون آپکے
دشمن کا دشمن ہون یہ جو کہیے گا وہ فوراً اپنے کو ظاہر کرینگے مقہور نے کہا کہ تم بھی پھر مسلمان ہو
یا نہین جواب دیا کہ آپکو میرے مسلمان ہونے نہ ہونے سے کیا غرض مگر مین یہ کہتا ہون کہ آپکا یہ
راز کسی پر ظاہر نہ ہوگا مقہور نے کہا کہ خیر ہمکو اپنی معشوقہ کے ملنے سے غرض ہی بی موسن میرا
کیا بنا لین گی اور میان اعظم میرا کیا کرینگے مجکو اپنے قول و فعل کا اختیار ہی جس امر مین اپنی
بہتری دیکھون گا وہ کرون گا یہ کہکر اوسی وقت سحر کیا اور یہ دریافت کیا کہ خواجہ عمرو باغ
مین ہین یا نہین ہین معلوم ہوا کہ ہین پس اسنے اوسوقت پانچ ہزار روپیہ اپنے نوکرون کے
سنگار اوس مقام پر رکھا اب باغبان سے کہا کہ مین نے تیرے کہنے کے بموجب سب
کام کیا اب تو خواجہ عمرو کو لا تا کہ مین اونکی رونمائی دیکر اونکی صورت زیبا دیکھون اور
اونکے قدمون کو بوسہ دون اور اون سے اپنا راز دل کہون باغبان نے کہا کہ آپ اونھین الفاظ
سے اقرار کیجیے وہ جہان ہون گے یہان آجائینگے یہ بھی اون مین خصلت ہی مقہور بولا کہ تو تو
اونکی ہر حالت سے آگاہ ہی جواب دیا کہ مین کیا آگاہ ہون میرے علم نے مجکو آگاہ کیا ہے جو
میرا علم مجھسے کہتا ہی وہ مین آپسے کہتا ہون اسی بات سے میرا جھوٹ سچ آپ پر ظاہر ہوجائیگا آپ امتحان کر لیجیے
بعد ازان مقہور نے اوسی طرح سے اقرار کیا اور وہی کلمہ زبان پر جاری کیا بلقسم جیسے ہی پورا کلمہ تمام ہوا یا تو وہ
باغبان بنا ہوا تھا یا ایکبار یہ کہنے لگا کہ ہوشیار ہوجائیے خواجہ عمرو تشریف لاتے ہین یہ کہکر اب جو جست کی کئی گز
بلند ہو گیا وہان سے قلا کرکے جو زمین پر آتا ہی تو وہ صورت نہ تھی صورت ہی بدل گئی آپ نے آنے کے ساتھ

پہلے تو اون تعویذ دن پہ قبضہ کیا اور کہا کہ اے مقہور دیکھ مین ہی خواجہ عمرو ہون پس جو تونے
زبان سے کہا ہی اوس سے پھرتا نہین قول مردان جان دارد سخن مردان اعتبار مین اس امر کا اقرار
کرتا ہون کہ تیری معشوقہ تجھکو دلا دون گا اعظم کی تو کیا مجال ہی جو تیرے ساتھ عقد نہ کرے مین نے
پہلے ہی تیری صورت دیکھکر پہچان لیا تھا کہ تو کسی پہ عاشق ہی اب جو مقہور نے سر اوٹھا کر
دیکھا تو خواجہ کو سامنے کھڑے ہوئے پایا اوسی صورت سے جو اونکی اصلی صورت تھی
بارہا ناظرین کی خدمت مین سراپا آپکا عرض کرچکا ہون اب کوئی اس مقام پر تحریر کرنیکی
ضرورت نہین ہی جب مقہور نے یہ واقعہ دیکھا کہ وہی باغبان خواجہ عمرو نکلا وہ باغبان
نہ تھا بلکہ خواجہ عمرو تھے عمرو کی یہ عیاری اور طراری دیکھکر مقہور دنگ ہو گیا اسکے دلکو
یقین کامل ہو گیا کہ ضرور یہ میری معشوقہ مجکو دلا دینگے واقعی جیسا سُنتے تھے ویسا ہی پایا
بلکہ اوس سے زیادہ پایا یہ دوڑکر خواجہ کے قدمون پر گرا خواجہ نے اوسکا سر اوٹھا کر
سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ تم اس امر سے اطمینان رکھو کہ اب سواے تمھارے دختر اعظم
کا کوئی مالک نہین ہی مگر مجکو اعظم کوہ پر لیچلو اوسنے کہا کہ بہت خوب خواجہ نے کہا کہ پھر
دیکھنا کہ کیا ہوتا ہی اور کیونکر مین تمھاری معشوقہ تمکو دلائے دیتا ہون مقہور نے کہا کہ جو آپکے
مذہب کو قبول کرے وہ کیا کہے اگر آپ یہ فرمائین تو مین آپکو سجدہ کرون خواجہ نے اوسکی
طرف بہ نگاہ قہر دیکھا اور کہا کہ اب کبھی ایسا کلمہ زبان نہ لانا وہ خداے یکتا ہی اوسکا کوئی شریک
نہین ہی اوسنے تو تجھکو اور تمکو پیدا کیا ہی اور تمام عالم کو یہ سب بچہ شیطان تھے جو خدائی کا دعویٰ
کرتے تھے یا کرتے ہین سب شیطان کے بہکائے ہوئے ہین دیکھنا بروز قیامت کیا انکی
حالت ہوگی یہ کہکر بہت سے کلمہ مذمت مین سامری و جمشید و نمرود وغیرہ کے کہے اور چند کلمے
وحدانیت خداے لایزال مین بیان کیئے اوسوقت پھر مقہور نے کہا کہ مجکو کلمہ تعلیم فرمایئے خواجہ
نے جواب دیا کہ اگر تم کلمہ پڑھوگے تو پھر سحر نہ کرسکوگے سحر سے توبہ کرنے پڑے گی اس سے مطیع
اسلام ہو جو چیزین مذہب اسلام مین حلال ہین اونکو حلال جانو جو حرام ہین اونکو حرام سمجھو طریقہ
اسلام پر چلو اگر سحر سے توبہ کروگے تو پھر اعظم وغیرہ سے مقابلہ کیونکر کروگے مقہور نے کہا
کہ بہت خوب راوی بیان کرتا ہی کہ مقہور جادو از سر صدق مطیع اسلام ہوا اور خواجہ عمرو کی اطاعت کی

خواجہ بہت خوش ہوئے جبکہ خواجہ نے مقہور سے باغبان بنکر وہ تقریر کی تھی اور مقہور نے اقرار کیا تھا اور مقہور مطیع اسلام ہوا تھا اوسوقت تک اوس مقام پر سوا مقہور کے اور خواجہ کے کوئی وہان نہ تھا یعنی کوئی ملازمان مقہور سے بھی نہ تھا راوی کہتا ہی کہ جب خواجہ نے مقہور کو جاکر دیکھا تھا کہ مقہور بیٹھا ہوا رو رہا ہی اور شعر عاشقانہ پڑھ رہا ہی خواجہ اوسیوقت سمجھ گئے تھے کہ یہ عاشق ہی اور پہلے ہی صورت دیکھکر پہچان لیا تھا اسکا دل کسی پر ضرور آیا ہوا ہی اور فریفتہ ہی جب یہ کنارے نہر کے آکر بیٹھا خواجہ تو عیاری کی فکر مین مبتلا تھے گلشن عیاری کی سیر کر رہے تھے ہر گل بوٹہ پر نگاہ تھی کہ مثل بلبل کے گل عیاری کی تلاش تھی کہ اوسوقت یہ تدبیر ذہن مین آئی باغبان کو بیہوش کرکے اوسکی صورت پر طیار ہوکر اور گلدستہ بناکر اوسپر بیہوشی چھڑک کر اور ڈالی مین جسقدر سیب وغیرہ تھے سب آسیب سے بھرے ہوئے تھے سب بیہوشی آمیز تھے خواجہ اس سبب سے یہ سب اشیا درست کرکے لائے تھے کہ اگر گلدستہ سے نہ بیہوش ہوا تو اسکو مین کوئی چیز کھلاکر بیہوش کرونگا یہ اب جائیگا کہان اسکو اسیر کرکے اور باندھکر سوال اسلام کرونگا اگر اسنے مان لیا تو ضرور اسکو قید رکھونگا وہان سے یہ سوچکر اور یہ عیاری کرکے چلے تھے یہان آکر جب گلدستہ اور ڈالی سامنے رکھی اوسوقت دوسری بات ذہن مین آگئی اور خواجہ نے یہ عیاری کی کہ علم رمل سے تبانا شروع کیا اور یہ بین تنگے حال عشق تو صرف عقل کے زور سے بیان کیا اور اوسکے چہرہ کے تغیر اور بیقراری اور اوسکے اشعار عاشقانہ پڑھنے سے سب کیفیت خواجہ کے ذہن نشین ہوگئی اور سراپا واقعی خواجہ نے بزور علم رمل بیان کیا کیونکہ خواجہ عمرو شاگرد ہین خواجہ بزرجمہر کے اور رمال بے بدل ہین اور علم نجوم و ہیئت و ہندسہ وغیرہ سے بخوبی آگاہ ہین ماہ اختری کا سراپا خواجہ نے اپنے علم کے ذریعہ سے بیان کیا تھا اور اس طور سے کہ گویا ملکہ کو دیکھا ہی یا ملکہ کی تصویر سامنے رکھی ہوئی تھی اوسکو دیکھکر سراپا بیان کیا تھا جسکے سبب سے مقہور کو یقین ہوگیا تھا کہ واقعی یہ علم رمل سے بخوبی واقف ہی اور یہ سچ بیان کر رہا ہی جسکے سبب سے اسنے اسکے قول پر عمرو کی شراکت کا اقرار کیا تھا خواجہ عمرو نے یہ تقریر کی کہ عمرو عیار کی کوشش سے تمہاری معشوقہ تمکو ملے گی اپنے ذہن سے بیان کیا تھا کہ یہ عشق ماہ اختری مین تو مبتلا ہو رہا ہی اسکے دل کو لگی ہوئی ہی از حد بیقرار ہی جو اس سے کہو گے گو سوسن پری پر بھی دسترس ہوگا اور عجب نہین کہ لوح بھی ہاتھ آجائے جو خواجہ کا خیال تھا

وہی ہوا کہ مقہور نے بموجب خیال خواجہ کے خواجہ کی اطاعت کی اور مطیع اسلام ہوا خواجہ کی تدبیر
پوری ہوئی اور عیاری بن پڑی جب اوسنے کہا تھا کہ خواجہ کو بلاؤ مین روپیہ منگاتا ہون اور روپیہ
منگا کر رکھا تھا اوسوقت خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا اور وہ روپیہ اپنے قبضہ مین کیا خواجہ
کی یہ عیاری اور چالاکی دیکھکر مقہور کو بھی یقین واثق ہوگیا کہ ضرور خواجہ عمرو میری معشوقہ
مجکو دلوا دینگے اور مین اوسکے وصل سے کامیاب ہونگا اور میری مراد دلی برآئیگی پس یہ مطیع
اسلام ہوا خواجہ سے اسنے دریافت کیا کہ آپ نے کیونکر پہچانا کہ مین کسی پر عاشق ہون خواجہ
نے کہا کہ اول تو اپنے علم کے ذریعہ سے دوسرے تمھاری صورت سے تیسرے اشعار عاشقانہ سے
جو کہ تم اوس کمرہ مین بیٹھے ہوئے پڑھ رہے تھے مین گلیم اوڑھے ہوئے وہان موجود تھا اور اسی فکر
مین تھا کہ تم پر کوئی عیاری کرون کہ تم وہان سے اوٹھکر یہان آکر بیٹھے فوراً عیاری ذہن مین آگئی
باغبان کو بیہوش کرکے اوسکی صورت بنکر یہ گلدستہ بیہوشی تیار کرکے اور یہ ڈالی لیکر وہان سے
چلا کہ آپکو گلدستہ سونگھا کر بیہوش کرونگا اگر اس تدبیر سے بیہوش نہ ہوئے تو ان اشیا مین
سے کوئی شے کھلا کر بیہوش کرونگا اوسوقت تم سے استفسار کرونگا اور کہونگا کہ دین
اسلام قبول کرو اگر تم قبول کرتے تو مین تمکو رہا کرتا اگر تم اقرار نکرتے تو نہ رہا کرتا بلکہ قید کرتا یا یہ کرتا
کہ تمکو قتل کرتا تا کہ رہائی ہوتی حصار سحر برطرف ہوتا مین تمھاری صورت پر تیار ہوکر سوسن کے پاس
جاتا اور اوسپر عیاری کرتا اور اسیر کرلیتا مگر جب یہان پہونچا تو یہ تدبیر کی خیر تمنے میرے کہنے پر عمل کیا
تمھاری بھی درست ہوگئی مگر اب یہ بتاؤ کہ تم یہان سے کوہ اعظم پر بھی چل سکتے ہو سوسن کے پاس کیونکر چلوگے
یہ بخوبی مجکو معلوم ہے کہ سوسن تمھارے سپرد کرکے خود اعظم کوہ کی طرف گئی تھی اپنے بھائی کے پاس پہلے
تو یہ ارادہ تھا کہ سب خواصون کو لیکر جائے پھر خیال آیا کہ ایسا نہو کہ عمرو میری خواصون کے ساتھ
ملکر اور یہان سے نکل جائے چنانچہ وہ غرق زمین ہوگئی ہے مین بھی کھڑا ہوا سن رہا تھا جب وہ
تم سے باتین کررہی تھی مین نے اوسوقت یہ خیال کیا تھا کہ یہ جائے تو تمپر عیاری کرون وہی مین نے
کیا مقہور نے کہا خیر اب یہ بتائیے کہ کیونکر اعظم کوہ پر چلون خواجہ نے کہا کہ یہ تدبیر ہے کہ تم ایک عرضی
بنام سوسن جادو اس مضمون کی تحریر کرو کہ جب آپ باغ اور عمرو عیار کو میرے سپرد فرما کے یہان سے
تشریف لے گئین حفاظت مین مصروف ہوا گرد باغ اس قسم کا حصار سحر کیا کہ کوئی ساحر یا غیر ساحر بدون میری

اجازت کے اندر باغ کے نہ آئے نہ ہوا آسکے نہ بوے گل باہر باغ کے جاسکے چنانچہ آپکی خواصین وغیرہ
جو آپکی خدمت مین گئی ہین اونسے آپکو معلوم ہوا ہوگا کہ وہ مجھسے اجازت لیکر گئین تھین اونکے جانے
کے بعد مین نے براے خدمت چند ملازم اپنے طلب کر لیئے وہ میری خدمت کرنے لگے مین یہان حفاظت مین
مصروف تھا کہ مجکو معلوم ہوا کہ میرے بھائی افغان گرززن وغیرہ باز آئے ہین اونھون نے قریب
باغ کے خیمہ برپا کیا کیونکہ وہ پہلے دربند سوسن مین گئے تھے اونکو معلوم ہوا کہ مین ملکہ کے باغ مین ہون
وہ یہان آکر اوترے کیونکہ میرے بھائی ہین جب طائران سحر نے جو کہ مین نے براے جاسوسی مقرر کیے
تھے کہ مجکو بیرون باغ کی خبر دیتے رہین مجھسے آکر اطلاع کی تو مین نے اپنے ایک ملازم خاص کو اونکے
پاس بھیجا اور اونسے سبب تشریف لانے کا دریافت کیا چنانچہ اونھون نے کہلا بھیجا کہ مجکو
اختلاج قلب از حد ہو گیا ہے اور حکیمون نے تجویز کیا ہے کہ مین کوہ و صحرا کی سیر کرون اوس وقت میرے
ذہن مین آیا کہ کوہ سوسن بہت اچھا مقام ہے اور جاے پر فضا ہے مقہور کے پاس چلون اور اوس سے
کہون کہ وہ میری ملکہ سوسن سے سفارش کرے اور ملکہ مجکو چند روز کے لیئے کوہ سوسن پر قیام کرنے کی
اجازت دین اور ایک ضروری کام تم سے کہنا تھا اس غرض سے اور بھی ادھر کو آیا پہلے دربند سوسن مین
گیا وہان معلوم ہوا کہ تم یہان نہین ہو بلکہ ملکہ کے باغ مین ہو ملکہ اپنے بھائی کے پاس تشریف لیگئی ہین
تمھارے سپرد باغ کر گئی ہین مین وہان سے یہان آیا لہذا یہان آکر معلوم ہوا کہ تمنے باغ کے گرد سحر
کیا ہے کہ کوئی بدون تمھاری اجازت کے باغ مین داخل نہین ہو سکتا ہے مین مجبور ہو گیا کیونکہ سحر سے
لاعلم ہون اس سے نفرت رہی ہان پہلوانی اور سپہ گری سے رغبت رہی اوسکو مین نے حاصل کیا تم
بھی آگاہ ہو اسوقت میرا مقابلہ کوئی نہین کر سکتا ہے نہ کوئی مجھسے لڑ سکتا ہے بلکہ مجکو یہ دعوی ہے کہ حمزہ سے
مقابلہ کرون اور اوسکو زیر کرون اسی خیال سے مین نے آجتک کسی سے مقابلہ تک نہین کیا حمزہ
کے اشتیاق مین دوسرا امیر اکوئی ہم پلہ نہین ہے لہذا اگر تم اجازت دو تو مین تمھارے پاس آؤن اور تم سے
اوس امر کو بھی ظاہر کرون کہ جسکی غرض سے مین آنیوالا تھا اور باغ مین رہکر اپنا دل بھی بہلاؤن اور تاکہ
میرا مرض اختلاج قلب دفع ہو اور اوس امر کے کہنے کی تم سے بہت ضرورت تھی مین تو تمکو خود اپنے
یہان پر طلب کرتا مگر اس خیال سے نہین طلب کیا کہ میرا خود قصد آنے کا تھا اسی سبب سے نہین طلب
کیا جو اونھون نے پیغام بھیجا چونکہ بڑے بھائی ہین بجاے باپ کے ہین اونکے آنے کی خبر پاکر اور علالت

سنکر پریشان ہو گیا اوسیوقت حصار سحر برطرف کر دیا خیال نرہا اور اونکو پیام بھیجا کہ آپ تشریف
لائیے وہ تشریف لائے ہین تو اُنکا استقبال کیا اونکے تشریف لانے اور سامان دعوت وغیرہ مین مجکو
بالکل خیال نرہا اوسی طور سے حصار سحر برطرف رہا خواجہ عمر کو جو موقع ملا اوسنے اُسوقت کو غنیمت
خیال کیا صاف نکلا ہوا اپنی جان بچا کر چلا گیا اب جو مین اطمینان سے بیٹھا اور خیال آیا اور جو دریافت
کرتا ہون تو معلوم ہوا کہ عمرو نکل گیا بڑی شرمندگی مجکو اسی سے ہے لہذا مین اس خطا کی معافی
چاہتا ہون اب میرا یہان کیا کام ہے کیونکہ جس غرض سے مین یہان بموجب آپکے حکم کے مقیم تھا وہ
امر اب رہا نہین میری غفلت سے عمرو نکل گیا اگر مین اوسیوقت پھر حصار سحر کر دیتا تو یہ امر نہ ہوتا خیر
میری خطا کو معاف فرمائیے اور مجکو اجازت ہو مین اپنے مقام پر چلا جاؤن یا اجازت دیجیے تو مین
آپکی خدمت مین حاضر رہون بلکہ میری یہ خواہش دلی ہے کہ مین آپ ہی کی خدمت مین حاضر رہون بھائی جیب
کو بھی آپ دونون صاحبون سے ایک ضرورت ہے جب مین اور وہ حاضر خدمت ہونگے اوسوقت
عرض کرونگا زیادہ حد ادب معافی کا امیدوار ہون آپ کے پاس سے جواب کے آنے کا منتظر ہون
مین یہان اکیلے باغ مین رہ کر کیا کرون بیکار ہے اب یہان رہنا آیندہ جیسا حکم صادر ہو بس یہ
مضمون لکھکر عرضی روانہ کر و جب اسکا جواب آجائے اگر وہ اجازت دے تو وہان چلو پھر دیکھنا
کہ کیا ہوتا ہے جب چلنے کا وقت آئیگا تو پھر مین چلنے کی تدبیر بتاؤنگا مگر ایک کام کرو کہ پہلے اپنے ملازمونکو
بلا کر اونکو بھی مطیع اسلام کر دیا اونکو یہان سے نکال دو اور اونپر یہ راز ظاہر نہ کرو ورنہ اون سے
افشاے راز ہوگا مقہور نے کہا کہ میرے ملازم ایسے نہین ہین راوی بیان کرتا ہے کہ مقہور کا حکم
تھا اپنے نوکرون کو کہ جب ہم حکم دین اور تمکو طلب کرین اوسوقت تم ہمارے پاس آنا اور جو کام
ہم کہین وہ کر کے چلے جانا کوئی ضرورت ہمارے پاس حاضر رہنے کی نہین ہے اپنے مقام پر موجود
رہو اس خیال سے اسکا یہ حکم تھا کہ یہ ہر وقت یاد ملکہ ماہ اختری مین رویا کرتا تھا کسی وقت حالت
بیقراری مین ملکہ کا نام بھی منہ سے نکل جاتا تھا اسکو یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ میرے
راز دل سے آگاہ ہو کر اور میرے راز کو افشا کرین اور طشت از بام ہو تو میری خرابی ہو سفہان کے
مانند ان راز کر و ساز ند محفلہا اس وجہ سے ہر وقت حاضر رہنے کی ممانعت کر دی تھی جب جو ضرورت
ہوتی تھی یہ پکار لیتا تھا وہ اگر کام کر جاتے تھے پھر چلے جاتے تھے اسی سبب سے مقہور نے خواجہ کو اکیلا کیا

اور یہ سب امر طے ہو گئے جب خواجہ نے یہ منشور سے کہا منشور نے خواجہ سے کہا کہ آپ پوشیدہ
ہو جائیں پہلے مین اونکو بلا کر اونکا عندیہ لیتا ہون اگر اونکا اس طرف میلان پاؤنگا تو اوسوقت اونپر
ظاہر کرونگا اگر میلان نہ پاؤنگا تو فوراً قتل کرونگا تاکہ اسقدر بھی راز افشا نہو وہ یہ کسی سے نہ کہین کہ
ہمارے میان نے ہمکو طلب کر کے یہ کہا تھا جس سے کہ ہر ایک کو شک گذرے خواجہ نے کہا کہ
کیونکر اونکا ایما لوگے اور کیا کہو گے منشور نے جواب دیا کہ مین یہ کہونگا کہ اگر مین کسی سبب سے دین
اسلام قبول کر لون اور اہل اسلام کی شراکت کرون تو تم لوگ میرا ساتھ دو گے یا نہین اگر اونھون نے
اقرار کیا تو اونپر اس امر کو ظاہر کرونگا اور اگر انکار کیا تو اوسیوقت قتل کرونگا خواجہ نے کہا کہ اگر اونھون نے
یہ خیال کر کے کہ میان کا ہمارے اس امر کے دریافت کرنے سے کیا منشا ہے ذرا دریافت تو کرنا چاہئے
کیا یہ مسلمان ہو گئے ہین جو ہم سے یون دریافت کرتے ہین صرف اسوقت اقرار کر کے اونکے دل کا
حال دریافت کر لو پھر تمکو اپنے فعل کا اختیار ہے جو چاہے وہ کرنا اونھون نے مکر سے اقرار کیا اور جب
تم نے ظاہر کیا وہ فرنٹ ہو گئے اور اونھون نے سب حال سوسن داعظم سے بیان کیا تو پھر بڑی
خرابی ہوئی ساری محنت بیکار ہوئی تمہارا بھی مطلب فوت ہوا اور میرا بھی منشور نے کہا کہ مجھکو اسکی پروا
نہین ہے وہ جا کر کہدینگے تو کیا ہوگا کچھ مین چوری سے اس امر کو نہین کرتا ہون میرا دل اسی طور سے چاہا
کوئی میرا حاکم نہین ہے جب تک مجھکو دین اسلام کی بزرگی نہین معلوم تھی مین نے نہین قبول کیا تھا جب مجھپر
ظاہر ہوئی اور مین آگاہ ہوا مین نے اور ادیان باطلہ پر لعنت کی اور دین اسلام قبول کیا میرا مزاحم ہونیوالا
کون ہے سوسن اگر مالک ہین تو اپنے گھر کی میرے اوپر وہ کون بدعت کرنے والی یا اعظم اگر حاکم ہین تو
اپنے ملک کے میرے وہ کون ہین جنکا مین خوف کرون جبکہ آپ ایسا میرا معین و مددگار موجود ہو
اب مین ایسی حالت مین ترک فلک سے نہین ڈرتا ہون رستم و اسفندیار آئین تو اونسے بھی مقابلہ
کرون اگر سامری و جمشید آئین تو اونکو برابر کھڑے ہو کر سر سے جواب دون اوسوقت تک مین سب سے
ڈرتا تھا کہ جبکہ مین بالکل بے دست و پا تھا کوئی میرا معین و مددگار نہ تھا خداوند کریم آپکو اور حمزہ صاحبقران
کو تا صد وسی و سال سلامت و باکرامت زندہ و قایم رکھے کہ آپ ایسے میرے مددگار موجود ہین اگر اب
کوئی مجھکو آنکھ دکھائے تو آنکھ نکال لی جائے جبکہ سایہ دولت مین آپکے پوشیدہ ہوا ہون اور زیر علم اسلام
مین نے پناہ لی ہو تو کون میرا مقابلہ کر سکتا ہے اب مین بالکل بیخوف ہون کہانتک آپ میری ہمدردی نہ فرمینگے

یا صاحبقران یہ ممکن نہین کہ مین قتل کیا جاؤن اور آپ دیکھا کرین جبکہ مین آپکے فرمانے سے اور آپکی راہ نمائی اور ہدایت سے نعمت اسلام سے بہرہ مند ہوا ہون اور وہ شرف مجکو حاصل ہوا ہے برکت دین اسلام کہ جسکا شکریہ مین ادا نہین کرسکتا افسوس کہ اسقدر عمر میری کفر و ضلالت مین گذری سے کئی گنا ہون مین عمر ساری آلی مین عبد تذنب تو رب باری آلہی توبہ الٰہی توبہ ۞ خیر اب آپکے قدمون کی بدولت یہ دولت ایمان مجکو ملگئی کہ مین نور اسلام سے مالامال ہوگیا دور سب رنج و ملال ہوگیا ورنہ آتش جہنم مین پڑا جلا کرتا کون میری خبر لیتا سامری و جمشید کہ اتنی مدت اُنکی پرستش کی وہ خود اسفل السافلین مین ہوتے اور انواع و اقسام کے عذابات مین مبتلا ہوتے وہ کسیکی کیا خبر لیتے فقط دنیا مین اغوا کرنے والے تھے یہان کوئی حامی و مددگار نہین بجز ذات پروردگار عالم یہ غیر ممکن ہے کہ ایک بندۂ خدا پرست مارا جائے اور دوسرے خبر نہین لو اب میرا دل خوش ہے مین شیر سے نہ ڈرونگا وہ مجکو کیسکا خوف ہے خواجہ نے جواب دیا کہ یہ سب درست اور بجا ہے ہم کیا ہین خدا سبکا مالک و مختار ہے وہی مددگار ہوا ہے وہی فتح و ظفر دینے والا ہے مگر ہر بات کا محل و موقع ہوتا ہے بموجب مصرعہ ع ہر سخن جائے و ہر نکتہ مقامے دارد ۞ تمنے کتاب مین دیکھا ہوگا کہ سعدی کا قول ہے شعر ہر جائے مرکب توان تاختن ۞ کہ جاہا سپر باید انداختن ۞ عقلمند و فرزانہ وہی ہے کہ جہان جس بات کا موقع ہو وہی کرے بہت تیزی و جہالت کو کام ندے ابھی اس راز کے افشا ہونے مین خرابی ہے ابھی بتدبیر و حیلہ کام لینا چاہیئے کیونکہ اپنا مطلب نکلتا ہے گو یہ امر ضرور ہے کہ کوئی تمھارا کچھ نہ جب کرسکتا تھا نہ اب کرسکتا ہے مگر ابھی موقع اسکا نہین ہے بہت تیزی اور غصہ مین دونون کام خراب ہونگے اور سوائے ندامت اور شرمندگی و افسوس کے دوسرا امر حاصل نہ ہوگا اور کف افسوس ملنا پڑیگا آیندہ تمکو اختیار ہے سمجھا دینا ہمارا کام تھا وہ ہمنے کیا عاقل کو چاہیئے کہ جو شخص ناصح اُسکے مفید مطلب بات تجویز کرے اوسپر اوسکو عمل کرنا چاہیئے اس وجہ سے کہ اوسنے کچھ تو بہتری اس امر مین سمجھ لی ہے جو اوسکی ہدایت کرتا ہے اگر اوسپر عمل کریگا اچھا رہیگا اگر خلاف اوسکے کریگا تو انجام مین خطا اوٹھائیگا اور پچھتائیگا مگر پھر پچھتانا کچھ فائدہ نہ دیگا کیونکہ جب وقت ہاتھ سے نکل جاتا ہے تو پھر وہ موقع و محل بہتری کا کبھی ہاتھ نہین آتا ہے دانا وہی شخص ہے جو انجام کار پر نظر کرے اور ہر بات کا موقع و محل سمجھے اور نیک و بد کا خیال کرے سے سمجھانے سے تھا ہمین سروکار ۞ اب مان نہ مان تو ہے مختار ۞ منصور نے کہا کہ پھر کیا کرون کیونکر اونپر ظاہر کرون اور کیونکر اونکا منشا دریافت کرون خواجہ نے کہا کہ اسکی تدبیر یہ ہے کہ تم اونکو بلا کر یہ کہو کہ اے بھائیون تم میری بہتری چاہتے ہو یا برائی

نمک حلال ہو یا نمک حرام یہ جان لو کہ وہ یہی کہین گے کہ ہم اونکی اچھائی چاہتے ہین اور برائی کے
خواہان نہین ہین اور نمک حلال و خیر خواہ ہین اوسوقت کہنا کہ جو ہم تم سے کہین گے اوسکو قبول کرو گے
جب وہ اسکا اقرار کرین تو کہنا کہ ہمارے راز کو افشا نہ کرو گے وہ ضرور اسکا اقرار کرینگے اوسوقت
ہر ایک کے ہاتھو مین خنجر دینا اور کہنا کہ ہماری خوشی یہ ہی کہ تم سب کے سب اپنے سر کاٹ کر ہمارے قدمون پر
ڈالدو بلکہ یہ کہنا کہ اگر ہماری قضا آئے اور ہم قتل کیئے جاتے ہون اور کوئی تم سب سے یہ کہے کہ تم
اپنے آقا کے عیوض مین اپنی جانین دو اور اپنے کو ہلاک کرو تو ہم تمھارے آقا و مالک کو
چھوڑ دین تو تم اوسوقت مین بھی جانین عزیز کرو گے یا میرے عیوض مین دیدو گے اوسوقت
خنجر دیکر اون سے کہنا کہ مین نے ابھی ابھی کتاب سامری مین دیکھا ہی کہ میری موت بہت
قریب ہی تھوڑے عرصہ مین مین مرجاؤن گا مگر یہ بھی اوسمین تحریر ہی کہ اگر تمھارے
عیوض دس آدمی اپنے کو اپنے ہاتھ سے خنجر سے ہلاک کرین اور اپنا خون تمھارے سامنے کرین اور تم اونکا خون لیکر
پانی ملا کر غسل کرو تو تمھاری زندگی ہوگی ورنہ مرجاؤ گے پس تم لوگ کیا کہتے ہو یہ خنجر موجود ہی اگر اپنی جانون سے
میری جان کو عزیز جانتے ہو تو شوق سے اپنے سرتن سے جدا کرو کہ مین تمھارا خون پانی مین ملا کر غسل
کرون اگر میری جان سے اور میرے زندہ رہنے سے اپنی جان اور اپنی زندگی کو مقدم جانتے ہو تو مجکو جواب
صاف دو مین اور کوئی تدبیر کرون اگر وہ لوگ انکار کرین تو جاننا کہ انھون نے سب جواب مکر آمیز اور
فریب انگیز مصلحت وقت جان کر دیئے ہین اور جان لینا کہ یہ سب دشمن ہین فوراً قتل کرنا اگر اوجھوان سے
تمھارے کہنے کے ساتھ ہی خنجر اوٹھا کر ہر ایک نے گردن پر پھیرنے کا قصد کیا اور ہاتھ گلے تک لیگئے فوراً
جان لینا کہ یہ خیر خواہ و نمک حلال و خیر اندیش ہین ان سے کبھی برائی نہ ہوگی یہ جہان تمھارا پسینہ گریگا
وہان اپنا خون گرائین گے پس اونکے ہاتھ پکڑ لینا خنجر اون سے لے لینا اور کہنا کہ ذرا ٹھہرو
مین نے غلطی کی وہ ساعت ابھی نہین ہی جسوقت مین کہون اوسوقت گلے کاٹنا ابھی تمھارا جان
دینا بے سود ہی تمھاری جان جائیگی اور مجھے فائدہ نہوگا بعد تھوڑی دیر کے جتنے عرصہ مین اونکے خنجر
اصلی تم چھپا سکو اور خنجر نقلی اونکے پاس رکھو سکو بعد اس انتظام کے اونسے کہنا کہ ہان وقت وفاداری
و جان نثاری یہی ہی تم مین کون ایسا ہی جو اپنی جان نثار کرے اوسوقت جو لوگ اپنے اپنے خنجر مار لینگے
وہ سچے وفادار ہین اوسوقت اونکو گلے سے لگانا اور کہنا کہ مین تمھارا امتحان کرتا تھا بھلا تم ایسے خیر خواہ و نمکحلال کہان

ممکن ہونگے جب اُنکو گلے سے لگا چکنا اُسوقت اُنسے کہنا کہ مین تمسے اپنا ایک راز کہتا ہون دیکھو یہ کسی پر بدون میری اجازت کے ظاہر نہ ہو اور نہ کوئی آگاہ ہو جب مین نے تم کو اپنا رازدار خیال کر لیا اُسوقت کہتا ہون جب وہ اقرار کرین اُسوقت پہلے تم اُسی شخص کا حال بیان کرنا اور اپنی بیقراری اور کہنا کہ مین چاہتا ہون اعظم جادو سے مقابلہ کرون تمھاری کیا راے ہے تم ساتھ دوگے وہ ضرور اس امر کا اقرار کرینگے کہ ہم ساتھ دینگے اُسوقت کہنا کہ تمھارا ساتھ دینا یہ ہے کہ جو مین کہون اُسکو قبول کرو جب وہ اسکا اقرار کرین اُسوقت کہنا کہ کل شب کا ذکر ہے کہ جب مین صدمہ فراق سے بہت پریشان ہوا اور دل کو جدائی اُس حور پیکر کی بہت شاق ہوئی تو مین نے یہ قصد کیا کہ صبح کو اپنے تئین ہلاک کرونگا اسی خیال مین روتے روتے میری آنکھ لگ گئی ایک مرد بزرگ نے آکر مجکو تسلی و دلاسا دیا اور فرمایا کہ تو اسقدر کیون بیقرار ہوتا ہے اور اپنی زیست سے بیزار ہوتا ہے تیرے نصیب مین اُس حور وش کا وصل ہے مگر ایک شرط سے اگر تو اُسکو قبول کریگا کیونکہ یہ امر بدون خواجہ عمرو و حمزہ صاحبقران کی اطاعت کیے نہوگا وہ جب تیرے شریک ہونگے اور عمرو عیار جا کر اعظم جادو کو اسیر کریگا اُسوقت یہ امر ہوگا اور یہ یاد رکھو کہ دربند سوسن و دربند آعظم و دیگر دربند و طلسم زعفران زار فتح ہوگا شنکال جادو قتل بے ستون جادو کے مارا جائیگا اور تمام طلسم مثل کوہ بے ستون برباد ہوگا اور سوسن بھی ماری جائیگی اگر اطاعت نہ کریگی دیکھو کسی کو بھی امید تھی کہ طلسم کشا ادھر کو آئیگا جب عمر طلسم تمام ہوئی اور طلسم کشا آگیا کئی مرتبہ شنکال سے مقابلہ بھی ہوا شنکال نے شکست بھی کھائی بادشاہ سابق رہا بھی ہوا کس قدر بندوبست سوسن و مریخ نے کیا تھا کہ یہان طلسم کشا نہ آسکے نہ اُسکا عیار راہ بند کردی بڑا انتظام کیا مگر دیکھے کہ کیونکر عیار یہان آکر پہونچا مریخ کو پکڑ لیا اور سوسن کو اسقدر حیران کیا کہ وہ میرے سپرد کرکے اپنی جان بچا کر یہان سے چلی گئی بس جو شریک طلسم کشا ہوگا اُسکی مراد بر آئیگی اُسکا مرتبہ زیادہ ہوگا اور جو شریک نہ ہوگا وہ ذلیل و خوار ہوگا اور قتل کیا جائیگا اب اگر سامری و جمشید بھی آئینگے تو طلسم نہ بچیگا بلکہ جو کہ بانیان طلسم ہین وہ اس امر کی کوشش کرین کہ یہ طلسم فتح نہو تو بھی غیر ممکن ہے شنکال و دیگر ساکنان طلسم کی کیا لیاقت ہے جو وہ طلسم کو بچا سکین سواے ذلت اُٹھانے کے دوسرا امر نہ حاصل ہوگا اور طلسم فتح ہو جائیگا بس اس سے کیا فائدہ کہ تو بیکار کو اپنی جان دے اور وصل معشوق سے بھی محروم رہے اور پھر کوئی فائدہ نہو اس سے بہتر یہ ہے کہ دین اسلام قبول کر مطیع اسلام

ہو کر خواجہ کی اطاعت کر خواجہ اسی باغ مین موجود ہین تیرے حصار سحر کے سبب سے بیرون باغ جا نہین
سکتے ہین اپنا حصار سحر برطرف کر اُنسے مل اُنسے اپنا راز دل بیان کر وہ اسکی کوشش کرینگے کیون اپنی
جان بیکار رائیگان کر اور جوانی اپنی تلف کر دین اسلام قبول کر وصل معشوق سے شاد کیون نہ ہو اور جبتک
کی زندگی ہو عیش و عشرت مین کیون نہ بسر کر یہ جو انھون نے کہا مین نے سر جھکا لیا اُنھون نے چند
کلمہ وحدانیت خدا ہزارون کلمہ مذمت سامری و جمشید و دیگر خدایان باطل کے حق مین اپنی زبان معجز
بیان سے فرمائے مجھکو دوزخ و بہشت دکھایا دوزخ مین ہزارون ساحران زبردست جل رہے تھے
بہت سے ایسے بھی تھے کہ جنکو مین پہچانتا تھا اُنھون نے جو مجھکو دیکھا پکار کر کہا کہ اے منقور جادو یہ سزا
ہمکو سامری پرستی و جمشید پرستی کی ملی کہ جب سے ہم دنیا پر سے یہان آئے سوائے جلنے کے ہمکو
دوسرا کام نہین ہے جلد اس مذہب کو ترک کر ورنہ تیرا بھی یہی حال ہوگا مین نے یہ واقعہ دیکھکر اُن بزرگ
سے عرض کیا کہ مجھکو یہان سے جلد لے چلیے مجھسے یہ حال دیکھا نہین جاتا ہے وہ مجھکو وہان سے اُس مقام
پر لائے کہ جہان بہشت تھا وہان بھی مین نے ہزارون آدمیون کو دیکھا بہت سے اُنمین ایسے تھے
کہ جو دنیا پر ساحر تھے مگر خواجہ عمرو وغیرہ کے کہنے سے دین اسلام قبول کیا تھا اور باطل پرستی ترک
کی تھی اور مارے گئے تھے اُنکو مین نے دیکھا کہ راحت و آرام بیٹھے ہوئے ہین باغ کی سیر کر رہے ہین
بہت سی عورتین خوبصورت اُنکی خدمت مین ہین ہر طرح کی راحت ہے اُنھون نے جو مجھکو دیکھا تو پکار کر
کہا کہ اے منقور جادو جلد سامری پرستی و جمشید پرستی ترک کر تاکہ مثل ہم سب کے تجکو بھی راحت
ملے اور عیش و عشرت مین بسر ہو حمزہ صاحبقران کی شراکت کر جب تک دنیا پر زندہ رہیگا ہر طرح
کی راحت و آرام سے بسر ہوگی یہ بزرگوار تیرے معین و مددگار رہینگے جب مریگا اور یہان آئیگا تو یہان
بھی راحت ملیگی اگر دین اسلام نہ قبول کریگا تو مثل اُن سب کے ہمیشہ جہنم مین جلا کریگا اور چلایا کریگا
کوئی فریاد کو بھی نہ پہونچیگا خواجہ کی شرکت مین یہ سب نفع ہین کہ سیر جنت نصیب ہوگی حوران
جنت خدمت کرینگی اور نہ شرکت کرنے مین ہزارون طرح کی تکلیفین دنیا پر بھی ملین گی اور یہان بھی
پس مین نے جو یہ واقعہ دیکھا اور اُن لوگون کا جلنا یاد آیا میرا بند بند کانپنے لگا اور میری عجب حالت
ہوئی مین نے اُن بزرگ سے عرض کیا کہ مجھکو مسلمان کیجیے انھون نے فرمایا کہ صبح کو جب تو اُٹھنا تو
خواجہ موجود ہین اُنکی منت کرنا اور سماجت کرنا اُنسے اپنی خطا معاف کرانا اور کہنا کہ آپ اپنے کو ظاہر

فرمایئے مین آپکی اطاعت کرونگا پس جب تو اس طور سے کہیگا خواجہ اپنے کو ظاہر کرینگے اسکے بعد
وہ تجھکو قواعد دین اسلام سے آگاہ کرینگے اور خود وہ کہین اُسپر عمل کرتا ہین اُنسے بھی کہے دیتا ہون
بھائیون مین جو بیدار ہوا تو میرا عجب حال تھا از سرتا پا پسینہ مین غرق تھا مثل بید کے کانپ رہا تھا
اندام مین رعشہ پڑا ہوا تھا مین نے اُسی وقت عہد کیا کہ مین عمرو عیار و حمزہ صاحبقران کی اطاعت
کرونگا اور دین اسلام قبول کرونگا یہ جو مین نے کہا تو وہ حالت برطرف ہوئی بس اے بھائیون مین تو
خواجہ کی منت و سماجت کرکے اُنکو ظاہر کرتا ہون اور اپنی خطا معاف کراتا ہون بس تم کو بھی لازم ہے
کہ میرا ساتھ دو اور دین اسلام قبول کرو جب تم یہ کہوگے وہ سب تمہارے کہنے پر عمل کرینگے بس
اُسوقت تم یہ کہنا کہ اے خواجہ عمرو مجکو خواب مین ایک مرد بزرگ نے دین اسلام کو قبول کرنیکی ہدایت
فرمائی اور فرمایا ہے کہ مین خواجہ سے بھی کہدونگا وہ اپنے کو ظاہر کرینگے لہذا از راہ مہربانی اب آپ تشریف
لائیے اور ہم سب کو مسلمان فرمائیے مین اُسوقت اپنے کو ظاہر کرونگا اُسوقت تم کو مع اُن سب کے
قواعد اسلام تعلیم کرونگا اُسکے بعد جب وہ سب مطیع اسلام ہوئین اُسوقت سوسن کی خدمت مین
نامہ روانہ کرنا جب اُسکا جواب آئے اُسکے بعد طرف سوسن و اعظم کے روانہ ہونا جس طور سے مین
کہون مقہور نے کہا کہ بہت خوب خواجہ نے کہا کہ مین گلیم اوڑھکر پوشیدہ ہوا جاتا ہون اور تمہاری
پشت پر کھڑا ہوتا ہون جسکی پیشانی مین نورانی دیکھونگا اُسکو تم کو بتادونگا کہ یہ مطیع اسلام ہوگا اور جسکی
پیشانی نورانی نہ ہوگی اُسکو بھی بتادونگا تمہارے کان مین کہدونگا کیونکہ مجکو اس امر مین بہت بڑا
دخل ہے مقہور نے کہا کہ بہت خوب خواجہ نے جواب دیا کہ اس تدبیر سے معلوم بھی ہوجائیگا کہ فلان
دین اسلام قبول کریگا اور فلان نہین قبول کریگا مین نے جب تم کو دیکھا تھا اُسی وقت شناخت
کرلیا تھا کہ تم دین اسلام قبول کروگے کیونکہ تمہاری پیشانی سے نور اسلام ہویدا تھا اور تمہاری پیشانی
روشن تھی یہ کہکر خواجہ تو گلیم اوڑھکر غائب ہوگئے عقب پشت مقہور آکر کھڑے ہوئے جب خواجہ
غائب ہوگئے اُسوقت مقہور نے اپنے ملازمون کو آواز دی وہ حاضر ہوئے مقہور کو سلام کیا مقہور
نے حکم دیا کہ جسقدر یہان میرے ملازم ہین سب حاضر ہون مجھے اُنسے کچھ کہنا ہے سب حاضر ہوئے
مقہور نے حکم دیا کہ تم سب بیٹھ جاؤ وہ سب سلام کرکے بیٹھ گئے اُسوقت مقہور نے سبکو مخاطب
کرکے پہلے وہی تقریر کی جو کہ خواجہ نے تعلیم کی تھی اُن سب نے جواب دیا کہ ہم سب آپکے

خیر خواہ و خیر اندیش ہین اور آپ کی نمکی کے خواستگار ہین ہم سب نمک حلال ہین جہان خدا نخواستہ آپکا پسینہ گرے وہان ہم اپنا خون گرا دینگے ادھر خواجہ نے مقہور کے کان مین چپکے سے کہا کہ ان سب کی پیشانیون سے نور اسلام پایا جاتا ہی مین نے خوب جانچ لیا ہی اور خوب شناخت کر لیا ہی یہ سب تمھارے خیر خواہ و خیر اندیش ہین ان سب کی پیشانیان نور اسلام سے روشن ہین تم بلا خوف انسے تقریر کرو کیونکہ یہ جو مقہور سے کہا تھا اُن سب کے چہرون کو دیکھکر اور اُنکی تقریر سنکے جب یہ خواجہ نے کہا اور انھون نے جب یہ جواب دیا تو مقہور نے پھر وہ تقریر بیان کی کہ کتاب مین مین نے دیکھا ہی بس انھون نے جو یہ تقریر اپنے مالک کی سنی فوراً جواب دیا کہ یہ کیا آپ فرماتے ہین اگر ہماری سب کی جانین آپکے کام آئین تو ہم حاضر ہین آئیے ہم اپنے سر کاٹتے ہین خون موجود ہی غسل فرمائیے ہمارے زندہ رہنے سے کوئی فائدہ نہین ہی اگر خدا نخواستہ آپ نہ ہونگے تو ہماری زندگی کیونکر بسر ہوگی ہم تو آپ کی بدولت پرورش پاتے ہین اگر ہم نہونگے تو آپ ہم سب کے بال بچون کی خبر لین گے اور انکی پرورش کا خیال رکھین گے اگر خدا نخواستہ آپ نہونگے اور ہم ہونگے تو انکی پرورش ہم سے نہ ہو سکیگی بس ہمارا مرنا بہتر ہی آپ کے مرنے سے ہماری موت بہتر ہی آپ کی زندگی سے یہ کہکر ہر ایک نے خنجر اٹھا لیا اور قصد کیا کہ اپنا گلا کاٹے بس مقہور نے ہر ایک کے ہاتھ سے خنجر چھین لیا اور ہر ایک کو گلے سے لگایا اور کہا کہ تم لوگون سے مجھکو اس سے زیادہ تر امید ہی یہ کیا امر ہی بس مین صرف امتحان کرتا تھا مجھکو ثابت ہوگیا کہ تم سب خیر خواہ ہو اب جو تم سے کہون اُسکو قبول کرو مین تم سے اپنا ایک راز کہتا ہون وہ راز کسی پر ظاہر نہ ہو اور بدون میرے حکم کے کسی پر افشاے راز نہ ہو اور کوئی اُس سے آگاہ نہو انھون نے کہا کہ کیا مجال تب مقہور نے اپنے عشق کا حال بیان کیا اُسکے بعد وہ خواب جو کہ خواجہ نے تعلیم کیا تھا اور ساری تقریر کی اور کہا کہ مین تو مسلمان ہوگیا ہون تم سب کیا کہتے ہو اُن سب نے ایک زبان ہوکر کہا کہ اگر آپ نے دین اسلام قبول کیا تو ہم نے بھی قبول کیا ہماری زیست و موت آپ کے ساتھ ہی جو آپ کا دین و مذہب وہ ہمارا پس مقہور نے بموجب ہدایت خواجہ عمرو خواجہ کو طلب کیا خواجہ نے ظاہر ہو کر سب کو مطیع اسلام کیا خلاصہ یہ کہ وہ بھی سب کے سب از سر صدق مطیع اسلام ہوئے جب ان کامون سے فرصت پائی اب تو ہر طرح کا اطمینان ہو گیا خواجہ مقہور کے ہمراہ بارہ دری مین آئے جلسہ سے اگر بیٹھا

سب ملازم آکر گرد جمع ہوئے اب خواجہ نے اُسی مضمون کا نامہ تحریر کرا کے سوسن جادو کے پاس روانہ کیا طائر سحر وہ نامہ لیکر طرف دربند اعظم کے روانہ ہوا وہان سوسن جادو مع اپنی خواصون کے بیٹھی ہوئی ہی اور مقہور کا ذکر کر رہی تہی کہ نہ معلوم اُس سے اور خواجہ سے کیونکر نپٹی اور اُسنے کیا تدبیر کی خواجہ کے اسیر کرنے کی دو دن اور ٹھہر لون اور آرام پالون تو پھر یہان سے وہان جاؤن اور کچھ بندوبست کرون یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ طائر سحر نامہ لے کر مقہور جادو کا پہونچا سامنے سوسن کے آکر بیٹھا سوسن نے اُسکو دیکھکر کہا کہ یہ طائر کسی کا نامہ لیکر میرے پاس آیا ہی یہ کہکر اُس طائر کو چمکارا وہ زانو پر آکر بیٹھ گیا سوسن نے اُس طائر کے گلے سے نامہ کھولا اور اُسکو چاک کر کے پڑھنا شروع کیا جب اُسکے مضمون سے آگاہ ہوئی زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ افسوس مقہور نے غفلت کر کے عمرو کو نکالدیا بڑی خرابی ہوئی اب وہ آفت برپا کریگا اگر مین ایسا جانتی تو کبھی مقہور کے سپرد نہ کرتی پھر آپ ہی کہنے لگی کہ خیال نرہا ہوگا ورنہ مقہور ایسا نہین ہی کہ اتنی بڑی غلطی کرتا خیر اب تو جو ہونا تھا وہ ہوا مگر ہوشیار رہنا چاہیے کہین ایسا نہو کہ عمرو یہان آکر عیاری کرے اب جب تک کوئی انجام عمرو کا نہ ہولے گا اُسوقت تک مین یہان سے نہ جاؤنگی یہ کہکر وہان سے اُٹھ کر اپنے بھائی اعظم جادو کے پاس آئی اور وہ نامہ اعظم جادو کو سُنایا اور کہا کہ بھائی اسمین کیا راے ہی اعظم نے جوابدیا کہ میرے نزدیک تو مقہور نے جان کے غفلت کی صرف اس خیال سے کہ اس عمرو کے سبب سے مین یہان ہون نہ کہین آسکتا ہون نہ جا سکتا ہون جب عمرو یہان نرہیگا اور نکل جائیگا اُسوقت مین بھی اس عذاب سے نجات پاؤنگا بس اُسنے غفلت کی ورنہ کیا ممکن نہ تھا کہ جب اُسکا بھائی قریب دریانغ پہونچتا اُسوقت حصار سحر کو برطرف کر کے ادھر وہ اندر باغ کے آتا یہ پھر حصار سحر کر دیتا تو کیا نقصان تھا کوئی قباحت نہ تھی یہ کوئی غفلت و ہوشیاری کی بات نہ تھی بلکہ احتیاط تھی وہ کون ایسا لاؤ لشکر و سامان فر و شوکت اپنے ہمراہ لایا ہوگا کہ جسکے لیے دن بھر دروازہ کھلا رہا ہوگا یہ صرف اُسکی اُستادی اور چالاکی تھی کہ اُسنے اس طریقہ سے عمرو کو نکالدیا اور یہ فقرہ لکھ بھیجا سوسن نے جوابدیا کہ بھائی صاحب مجکو مقہور سے یہ امید نہ تھی اور نہ ہی نہ وہ ایسا ہی کہ وہ میری بدخواہی کا خواہان ہو بلکہ وہ امر کریگا کہ جسمین میرے لیے اچھائی اور نیکی ہو اور کسی قسم کی بدعنوانی اور بدی نہ کریگا اس امر سے آپ خاطر جمع رکھیے کہ مجکو مقہور کی طرف سے ہر طرح کا اطمینان ہی رہا یہ امر کہ اُس سے یہ ضرور ہوا کہ اُسنے خیال نہ رکھا اور غفلت سے کام لیا خیر اس امر کی بابت آپ کی کیا راے ہی لـ

اُسنے جو تحریر لیا ہی کہ مجھکو کیا حکم ہوتا ہی مین اسی باغ مین رہون یا اپنے مقام پر چلا جاؤن یا آپ کی خدمت
مین حاضر ہون بلکہ میری خواہش تو یہ ہی کہ مین آپ کی خدمت مین حاضر ہون کیونکہ بھائی صاحب کو آپسے
ایک ضروری امر عرض کرنا ہی کہ جس ضرورت سے وہ زیادہ تر یہان تشریف لائے ہین بس اس تحریر کا
اُسکے اُسکو کیا جواب دیا جائے آیا اُسکو یہان طلب کیا جائے مع اُسکے بھائی کے اور وہ امر ضروری اُن سے
دریافت کیا جائے یا اُسکو حکم دیا جائے کہ تم باغ مین رہو یا اُسکو حکم دیدیا جائے کہ تم اپنے مقام پر چلے جاؤ
اعظم جادو نے جواب دیا کہ میرے نزدیک تو مناسب یہ ہی کہ اُسکو تحریر کیا جائے کہ تم اپنے بھائی کو لیکر
اور چند ملازم خاص ہمارے پاس آؤ تاکہ ہم وہ ضرورت کہ جس ضرورت سے تمھارے بھائی آئے ہین
سنین مگر بہت ہوشیاری کرنا آنے مین ایسا نہ ہو کہ عمرو عیار تمھارے ساتھ چلا آئے گو عمرو یہان آئیگا
تو کچھ بنا نہ سکے گا بلکہ اسیر ہو جائیگا بمن شل تمھارے و دیگر ساحرون کے نہین ہون تاہم بہت مشکل
اور دقت ہوگی اور ایک قسم کی زحمت گوارا کرنا پڑیگی اُسکو یہان طلب کرکے اُسکے بھائی کی ضرورت سینو کہ
کس ضرورت سے آیا ہی اور مقہور کی بھی حالت دیکھو کہ اُسکا کیا رنگ ہی مین تو یہ گمان کرتا ہون کہ مقہور
عمرو سے ملگیا ہی اُسنے ملکہ اُسکو باغ سے نکالدیا ہی ایسا نہ ہو کہ وہ عمرو کو لے جاکر دربند سوسن مین جانے
اور عمرو کا قبضہ کرادے اور لوح کے ملنے کا بندوبست کرے اگر تم اُس سے کہو کہ تم اپنے مقام پر چلے
جاؤ فرض کردم میرے خیال کے موافق مقہور شریک عمرو ہوگیا ہی اور یہان تم اُسکو طلب کرو اُسکے
ساتھ عمرو چلا آئے تو یہان آکر کوئی خرابی نہین ہوسکتی ہی نہ عمرو کوئی حرکت یہان کرسکتا ہی مگر مقہور
کا حال معلوم ہو جائے گا سوسن نے کہا بھائی صاحب صرف آپکو مقہور کی طرف سے شک ہی
مگر مقہور ایسا نہین ہی مین اسکو یہان طلب تو ضرور کرتی مع اُسکے بھائی کے اور اب مجھپر فرض
ہوگیا بس مین اُسکو بلاتی ہون تاکہ آپ کا شک رفع ہو جائے جو گمان آپکو مقہور کی جانب سے
ہے وہ بالکل برطرف ہو جائے پہلے میرا یہ قصد تھا کہ مین اُسکو لکھتی کہ تم خود تو اپنے مقام کی طرف
جاؤ اور اپنے بھائی کو میرے پاس کسی ساحر کو ہمراہ کرکے بھیجدو مگر اب مین اُسی کو مع اُسکے بھائی
کے طلب کرتی ہون یہ کہکر وہان سے اپنے مقام پر آئی اور ایک پرچہ کاغذ پر تحریر کیا کہ واقعی تم
سے بہت بڑی غلطی ہوئی ایسی فاش کوئی غلطی کرتا ہی جبکہ تم کو یہ معلوم تھا کہ عمرو عیار اس مقام پر
قید ہی اور اُسی کی حفاظت کے لیے مجھکو ملکہ مقرر کرگئین ہین پھر ایسی غفلت کرنے کی کیا ضرورت تھی

خیر اب تو تم سے غفلت ہو گئی عالم مجبوری ہے لہذا تم کو تحریر کیا جاتا ہے اسکو تاکید جانو کہ مع اپنے بھائی
کے فوراً یہان حاضر ہو مگر بہت ہوشیاری اور خبرداری کے ساتھ آنا ایسا نہ ہو کہ عمرو تمہارے ساتھ
چلا آئے کسی خادم یا خدمتگار کی صورت بنکر کیونکہ وہ عیار ہو گیا ہے اُسمین یہ قدرت ہے کہ وہ جسکی چاہے
صورت بنکر تیار ہو جائے اس امر کا بہت خیال رہے یہ لکھکر اور اپنی مہر کرکے نامہ اُس طائر کے گلے
مین ڈالدیا وہ طائر سحر جواب نامہ لیکر فوراً وہان سے اُڑکر روانہ ہوا سوسن نے نامہ مین تاکید لکھدی
تھی کہ بہت جلد آؤ اور بہت ہوشیاری اور خبرداری کے ساتھ آنا سوسن نامہ روانہ کرکے اپنے عیش
وعشرت مین مصروف ہوئی کیونکہ یہ عیش پسند بہت ہے وہان عمرو و مقہور جادو مع اپنے ملازمونکے
نامہ کے جواب کا منتظر تھا خواجہ کہہ رہے تھے کہ اے مقہور ابھی تک تمہارے نامہ کا جواب سوسن
نے نہین روانہ کیا اسکا کیا سبب ہے مقہور کہہ رہا تھا کہ آپ اطمینان رکھین جواب آتا ہوگا انشاءاللہ
حسب دلخواہ جواب آئے گا یہان خواجہ نے مقہور سے ایسی کچھ تقریر کی اور ایسا کچھ اُسکو شیشہ
مین اُتارا اور اُسکے روبرو وحدانیت خدا بیان کی اور مذمت کفر جو کچھ مقہور کے دل مین شک و شبہ
تھا سب برطرف ہو گیا بالکل باقی نرہا اب بصدق دل سے مطیع اسلام ہوا گو کہ وہ پہلے ہی از سر
صدق مطیع اسلام ہو چکا تھا اب تو بالکل کوئی شک باقی نرہا اُسکے ملازم بھی مطیع اسلام ہوئے
جو کہ ساحر تھے اور جو کہ غیر ساحر تھے وہ کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے خواجہ نے مقہور سے کہا کہ دیکھیے کیا
جواب آتا ہے مقہور نے کہا کہ اطمینان رکھیے آپ کی خوشی کے موافق جواب آئے گا خواجہ نے جوابدیا
کہ خدا ہمچنین کند مقہور نے عرض کیا کہ خواجہ سلامت میرا خیال رکھیے گا مین فراق ملکہ مین بہت
بیقرار ہون اور اپنی زندگی سے بیزار ہون خواجہ نے جواب دیا کہ تم دیکھنا کہ کیونکر مین ملکہ کو تمہارے
سپرد کرتا ہون اور کیونکر سوسن جادو و اعظم جادو کو مطیع اسلام کرتا ہون اگر اُنکی قضا نہین ہے اور
اگر قضا ہے تو مجبور ہون تم کو کوہ اعظم کا بادشاہ کرتا ہون اے مقہور یہ بتاؤ کہ لوح طلسم کہان ہے مقہور
نے خواجہ کے سر پر ہاتھ رکھا اور عرض کیا کہ مین لوح طلسم کے مقام سے آگاہ نہین ہون ہان یہ سنتا
ہون کہ سوسن جادو کی حفاظت مین ہے سوسن جادو نے نسیم جادو کو اُسکے اوپر مقرر کیا ہے کوئی
گلدستہ عجائب مقام ہے وہان لوح ہے سوائے سوسن یا شنکال کے کوئی دوسرا اس حال سے
آگاہ نہین ہے بادشاہ سابق کو بھی مقام لوح سے آگاہی نہ تھی نہ اُنکو یہی معلوم تھا کہ در بند سوسن

مین سوسن کی حفاظت مین ہی مگر شندکال اتنا بڑا ہوشیار ہی کہ اُسنے سوسن سے مقام لوح دریافت کر لیا اور اُسکو معلوم ہو گیا بلکہ لوح کو اُسنے دیکھا بھی سُنا جاتا ہی پہلے صرف سوسن ہی مالک تھی اور حفاظت کرتی تھی مگر جب شندکال آگاہ ہوا اُسنے اپنی طرف سے نسیم جادو کو مقرر کیا مگر ماتحت کر دیا سوسن کا بس سوسن و نسیم و شندکال کے علاوہ کوئی آگاہ نہین ہی یہ سُنا کرتے ہین کہ اُسی دربند مین لوح ہی مگر مقام لوح سے آگاہ نہین ہین خواجہ نے کہا کہ خیر خواجہ نے بہت سی عیاریان و چالاکیان اپنی روبرو مقہور کے بیان کین کہ جسکو سُنکے مقہور کو حیرت ہوئی اور بہت تعریف کی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ طائر سحر آکر پہونچا مقہور کے زانو پر بیٹھ گیا مقہور نے خواجہ سے کہا کہ لیجیے جواب نامہ آگیا خواجہ سلامت مقہور کے سامنے ایک ساحر کی صورت بنے ہوئے بیٹھے ہین یہ کہہ رہے تھے کہ اگر کوئی وہان سے آئے اور سوسن کسی کو بھیجے کہ جا کر مقہور کے بھائی کو لے آؤ اور وہ یہان آکر دریافت کرے تم سے کہ تمھارا بھائی کہان ہی تو تم کیا جواب دو گے مقہور نے کہا کہ آپ فرمائین خواجہ نے کہا کہ واہ مین ہی سب تدبیرین بتاؤن تمھاری تو وہ مثل ہوئی کہ جو آگ کو کہے وہی لینے جائے یا یہ کہ لاد دو لادا دو لا دینے والا ساتھ دو یہ مثل تمھاری ہی اے بھائی کچھ تو عقل سے کام لو مقہور نے جواب دیا کہ جب اسقدر عقل رکھتے بھی ہوں بس آپ تو میرے استاد ہین جو آپ تعلیم فرمائیے گا مین اُسکے بموجب کاربند ہونگا خواجہ نے جواب دیا کہ اپنے کیے کو ہم سب گوارا کر لینگے کیونکہ اپنی ضرورت ہی مگر یہ تو بتاؤ کہ ان سب کامون کے صلہ مین تم ہم کو کیا دو گے تم تو معشوقہ پاؤ گے حمزہ طلسم فتح کرنے کے لیے لوح پائیگا بلا مشقت محنت و مشقت جس پر ہوگی اور جان جس کی جائے گی اُسکی جائیگی تم معشوقہ کے ساتھ چین کرو گے اُسکے وصل سے شاد ہو گے خوب مزے اُڑاؤ گے حمزہ طلسم فتح کر کے دولت پائیگا چین کریگا ہم یون ہی موچی کے موچی رہین گے مقہور نے جوابدیا کہ مین آپ سے اقرار کرتا ہون اور اگر فرمائیے تو لکھدون کہ پچاس ہزار روپیہ مین آپ کو اس امر کے معاوضہ مین دونگا اگر آپ میری معشوقہ کو مجکو دلا دیجیے گا خواجہ نے کہا کہ بھائی بھلا کون دے گا یہ سب باتین اُسوقت تک ہین جب تک معشوقہ نہین ملتی ہی ادھر تم نے معشوقہ پائی پھر آنکھ بھی تو نہ ملاؤ گے پورے طور سے بات بھی نکرو گے لینا دینا کیسا مقہور نے جوابدیا کہ عرض تو کرتا ہون

کہ اگر ارشاد ہو تو تحریر کر دون خواجہ نے کہا کہ ایک قسم کی تحریر کرو تو خیر یہ لکھدو کہ پچاس ہزار روپیہ خواجہ عمرو سے مین نے فلان وقت فلان تاریخ بطور قرض کے لیا کیونکہ مجھکو ضرورت تھی تاکہ میرا آقا بھی مجھپر نالش ہی کر کے لے سکون اور اگر تم یہ تحریر کرو کہ پچاس ہزار روپیہ مین خواجہ کو دونگا جب مین اپنی معشوقہ پر قابض ہونگا تو مین نہین تحریر کراونگا کیونکہ اس قسم کی تحریر بالکل بیکار ہوگی اسکا کوئی نتیجہ نہ ہوگا مقہور نے کہا کہ جس طور کی تحریر آپ فرماینگے مین تحریر کر دونگا بس خواجہ نے کہا اگر یہی امر ہے تو آپ عند الطلب کا رقعہ ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر تحریر کر دیجیے مقہور نے کہا بہت خوب اسوقت مقہور نے قلم دوات نکالا اٹھا کر اس طرح سے تحریر کیا کہ دام مجدکم بعد ما وجب کے معلوم ہو کہ مبلغ پچاس ہزار روپیہ سکہ چہرہ دار جو کہ خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کا ذمہ میرے واجب الادا ہین مین اقرار کرتا ہون کہ یہ پچاس ہزار روپیہ عند الطلب خواجہ عمرو کو یا جسکو وہ دلاوین اُسکو بلا عذر و حجت ادا کرونگا زیادہ فقط المرقوم تاریخ فلان یوم فلان ماہ فلان سنہ فلان بس مقہور نے اسی طور سے رقعہ لکھکر اُس پر اپنے دستخط کر دیے خواجہ نے مزید احتیاطاً ایک رسید بھی لکھوالی جسکا مضمون یہ تھا کہ مبلغ پچاس ہزار روپیہ سکہ چہرہ دار کل نصف جسکے پچیس ہزار ہوتے ہین مین نے خواجہ عمرو سے تاریخ امروزہ مین بہ تحریر رقعہ عند الطلب وصول پائے لہذا یہ رسید لکھدی کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آوے فقط خواجہ نے اُسپر بھی دستخط کرائے اور دو گواہیان کرالین جب کامل طور سے خواجہ نے اپنا اطمینان کر لیا وہ رقعہ اور رسید اٹھا کر زنبیل کی اُسوقت کہا کہ اگر کوئی تمھارے بھائی کو دیکھنے آئے تو اُس سے کہدینا کہ وہ شکار کو گئے ہوئے ہین اور مجھسے کہا کہ تم جا کر بھائی صاحب کو لے آؤ پھر مین تدبیر کرونگا تم اطمینان رکھو مقہور نے کہا کہ بہت خوب کہ اسی عرصہ مین طائر جواب لیکر آیا مقہور نے اسکے گلے سے نامہ کھولا اُسمین وہی مضمون تحریر تھا جو کہ قبل مین رقم کر چکا ہون مقہور نے خواجہ کو سنایا خواجہ نے کہا کہ چلو بس اُسی وقت مقہور نے حکم دیا کہ سامان سفر درست کیا جائے اُسی وقت سے سامان سفر درست ہونے لگا ادھر خواجہ سے مقہور نے کہا کہ اب کیا تدبیر کی جائے اب مین بھائی کو کہان سے لاؤن جو ہمراہ لے کر جاؤن میرے تو کوئی بھائی نہین ہے اور اگر ہو بھی تو ساحر تو غیر ساحر نہین ہے اور وہ جھوٹ یقیناً ثابت ہوگا خواجہ نے کہا کہ پھر مین کیا کرون جسوقت تم نے مجھسے کہا تھا کہ اس مضمون کا نامہ تحریر کرو اُسوقت تم نے کیون نہین اس امر سے

مجکو آگاہ کیا کہ میرا کوئی بھائی نہین ہی اور جو ہی وہ ساحر ہی وہ بھلا مجھ سے کب موافق ہوگا مین کوئی اور صلاح
دیتا یہ تو بالکل تم نے غلطی کی اب کیا ہوتا ہی جہان سے ہو پیدا کرو مقہور نے کہا کہ خواجہ مین کہان سے
پیدا کرون اگر ایسا ہوتا کہ سوسن جادو میرے ملازمون سے آگاہ نہ ہوتی اور انکی صورت سے آشنا نہ ہوتی
تو مین یہ کرتا کسی ملازم کو اپنے اپنا بھائی بناتا اور اسکو لے چلتا اب کیا کرون خواجہ نے کہا کہ پھر مین کیا
بتاؤن تم سے غلطی ہوئی اسمین میرا کیا قصور مقہور بولا کہ عالم مجبوری ہی کیا کیا جائے مین تحریر کیے
دیتا ہون کہ جواب نامہ آنے مین عرصہ ہوا چونکہ وہ اختلاجی تو آدمی تھے ہی دم گھبرایا تو وہ چلے گئے مگر کہہ
گئے ہین کہ ذرا میرا مرض کم ہوئے تو پھر مین آونگا سوائے اس تدبیر کے دوسری کوئی تدبیر نہین ہی خواجہ
نے مسکرا کر جواب دیا کہ تم کو اختیار ہی مین کیا بتاؤن جو تم کو بن پڑے وہ کرو بس مقہور نے قصد کیا کہ
قلم دوات اٹھا کر سوسن کو تحریر کرے کہ بڑے بھائی بسبب اختلاج قلب کے گھبرا کر چلے گئے روانہ
کر گئے ہین کہ جب اختلاج کی شدت کم ہوگی تو آونگا اس سبب سے مین مجبور ہوگیا نہ حاضر ہوسکا اب
جو حکم ہو وہ بجا لاؤن کہ خواجہ نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ اے مقہور یہ کیا غضب کرتے ہو بنا بنایا کام
خراب کرتے ہو بس تم کو یہ لازم ہی کہ کچھ صرف کرو تا کہ کوئی تدبیر کی جائے اے بھائی روپیہ وہ چیز ہی کہ
انسان بیٹا بن جاتا ہی نہ کہ بھائی یہ امر کوئی دشوار ہی کچھ صرف کرنے کا اقرار کرو تو کسی کو نہ کسی کو کچھ دے کر
اسکا انتظام کیا جائے بدون پیسے دیے تو ہرگز ہرگز نہ ہوگا دام کرین کام ابھی اسی مقام پر بھائی آپکے
موجود ہو جائینگے مقہور نے کہا کہ کیونکر خواجہ نے کہا کہ کسی کو دس بیس ہزار روپیہ دے کر اس امر پر
راضی کیا جائیگا کہ تم مقہور کے باپ کو اپنا باپ بیان کرو اور مقہور کو اپنا بھائی جب لالچ ہوگا تو اس
امر کو ہر ایک برداشت کرے گا ابھی مان پر گالی چڑھائے گا مقہور نے کہا کہ پھر خواجہ کسقدر روپیہ
صرف ہوگا عمرو نے کہا کہ کوئی تیس ۳۰ ہزار روپیہ صرف ہوگا اگر اسکو تم گوارا کرو گو نقصان تو ہوگا مگر
کام کتنا بڑا نکلے گا معشوقہ ہاتھ آئے گی اگر ایسا نہ ہوگا تو پھر مشکل ہی سوسن سر ہو جائے گی کہ
آپ ہی تو تحریر کیا کہ میرے بھائی آئے ہین انکو آپ کی خدمت مین کچھ عرض کرتا ہی جب مین نے
طلب کیا تو لکھ بھیجا کہ وہ چلے گئے پہلے کیا سمجھ کے ایسا تحریر کیا تھا اور اب کیا سوچ کر یہ تحریر
کیا ضرور اسمین کوئی نکوئی فتور ہی پھر کوئی صورت جو ٹھیرے گی آیندہ تم کو اختیار ہی اگر اس امر
کی خواہش تم کو ہی کہ مین ملکہ بادا ختری کے وصل سے کامیاب ہون تو روپیہ صرف کرو عاشق

لوگ تو جان کو معشوق سے عزیز نہین کرتے ہین خیال کرتے ہین کہ اگر جان جاکر معشوق مل جائے تو کیا بات ہی آبرو کو خیال نہین کرتے ہین جو کہ بہت بڑی شئی ہی آبرو جسکا صدقہ جان ہی کہ جان پر بن جائے مگر آبرو پر نہ بنے معشوق کے حاصل کرنے مین اسکا خیال نہین رہتا ہی چاہے آبرو جائے معشوق مل جائے نہ کہ روپیہ پیسہ یہ تو کوئی چیز نہین ہی تم کیسے عاشق ہو کہ روپیہ کو عزیز کرتے ہوئے بس بس معلوم ہو گیا آپ کی عاشقی کا حال جب اس طور سے خواجہ نے کہا اُسوقت مقہور نے کہا کہ روپیہ پیسہ کیا چیز ہی اگر جان تک کام آئے تو حاضر ہی آپ نے کب کہا کہ روپیہ صرف کرو تو اسکی تدبیر ہو جائے جسقدر ارشاد ہو اُسقدر روپیہ کی تدبیر کی جائے خواجہ نے کہا کہ چالیس ہزار روپیہ کی تدبیر کرو بس مقہور نے اُسی وقت چالیس ہزار روپیہ منگا دیا خواجہ کے سامنے رکھا خواجہ نے وہ روپیہ اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور کہا کہ تم اطمینان رکھو جب چلوگے اُسوقت تمھارے بھائی آجائینگے مقہور نے کہا کہ کل یہان سے کوچ کرونگا خواجہ نے کہا کہ بس کل وہ بھی آجائینگے یہان تک کہ وہ دن رات گذرے خواجہ سے مقہور نے کہا کہ بسم اللہ آج تشریف لے چلیے خواجہ نے کہا کہ چلو یہ کہکر خواجہ نے کہا کہ اب تم اتنی دیر ٹھہر جاؤ کہ تمھارے بھائی کو بلا لاؤن یہ کہکر خواجہ ایک گوشہ مین گئے اور زنبیل پر ہاتھ رکھکر کہا کہ یا دادا آدم میری صورت معجزہ سے ایک پہلوان زبردست کی بن جائے اور وہ پہلوان قدآور اور نہایت زبردست ہو یہ کہنا تھا کہ خواجہ کی صورت ایک پہلوان زبردست کی ہو گئی خواجہ نے زنبیل سے نکال کر لباس پہنا ایک گرز تیار کیا کہ جسکے آٹھ پہلو تھے ایک پہل برنجی اور ایک آہنی اور ایک فولادی ایک نقرئی ایک طلائی ایک الماس نگار ایک زمرد نگار ایک بلوری اور دستہ اُسکا مسی تھا نہایت زبردست گرز تھا خواجہ کل آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ ہو کر ہاتھو مین دستانے سر پر خود و مغفر پاؤن مین موزے رانون پر رانکے چار آئینہ جوشن زرہ و خود و دیگر آلات حرب و ضرب سے درست ہوئے کمر مین ترکش پشت پر سپر دوش پر کمان کمر مین تلوار آبدار جب سب سامان سے درست ہو چکے اب اُس گوشہ سے نکلے اور باہر آئے مقہور سے کہا کہ اے مقہور چلو پہچانو کہ مین کون ہون مقہور نے کہا کہ مین کیا جانون کہ آپ کون ہین کہا کہ اس گوشہ مین تمھارے سامنے کون گیا تھا جدھر سے مین آیا ہون مقہور نے کہا کہ خواجہ عمرو گئے تھے میرے بھائی کو لینے کہ اُنکے لیے آپ تشریف لائے راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ عمرو جو پہلوان کی صورت بنکر اُس گوشہ سے باہر نکلے

تو مقہور جادو اور اُسکے ملازم سب حیران و پریشان تھے کہ خواجہ عمرو کدھر چلے گئے اور یہ پہلوان زبردست کہان سے آگیا اُس پہلوان کی صورت دیکھکر ہر ایک خوف زدہ ہوا تھا اور مثل تصویر کے ہر ایک ساکت کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا اور متحیر تھا کہ یہ کون ہو باوجودیکہ سب ساحر تھے مگر یہ صورت اور شکل [illegible] دیکھکر سب خوف زدہ ہوئے اور متحیر تھے کہ اُسنے مقہور سے سوال کیا کہ مین کون ہون مقہور نے کہا کہ مین کیا جانون کہ آپ کون ہین میرے سامنے تو خواجہ گئے تھے تب خواجہ نے کہا کہ اے مقہور مین ہون خواجہ عمرو بس مین ایک پہلوان زبردست کی صورت پر متشکل ہوکر آیا ہون تم مجکو بیان کرنا کہ یہ میرے بھائی ہین یہی آئے تھے انھین کی آمد مین خواجہ عمرو باغ سے نکل گئے ہر اس قصد سے آئے ہین کہ مین حمزہ سے مقابلہ کرون بس اب یہ بھی موجود ہین اور آپ بھی ان سے دریافت فرمایئے کہ ان کو آپ سے کیا کہنا ہو کیونکہ جب یہ تشریف لائے تھے تو انھون نے مجھ سے کہا تھا کہ مین سوسن کے پاس آیا ہون اور مجھے اُس سے کچھ کہنا ہو لہذا مجکو سوسن جادو کے پاس لے چلو مین آپکے حکم کے بموجب لیکر آیا ہون انسے دریافت فرمایئے پھر یہ [illegible] کہہ لونگا اور میرا نام افغان گرز زن نیزہ باز بتانا یہ ضرور کہدینا کہ یہ سحر سے بالکل ناواقف اور لاعلم ہین اب یہ بتاؤ کہ مجکو اس صورت پر سوسن پہچان لیگی جب یہ خواجہ نے کہا تو مقہور اور زیادہ حیران ہوا اور دوڑکر قدمون پر گر پڑا اور کہا کہ واقعی آپ بے مثل و نظیر ہو بھلا کون آپ کا مقابلہ کر سکتا ہو واقعی آپ [illegible] سے تو کوئی نہین لڑ سکتا ہو مین حیران تھا کہ آپ کہان سے میرے بھائی کو پیدا کرینگے [illegible] کسکو میرا بھائی بنائینگے جب آپ اس گوشہ مین گئے تھے اور مین حیران تھا کہ اتنے عرصہ مین آپ اس صورت و شکل پر تیار ہوکر تشریف لائے ہم سب حیران تھے کہ یہ کون صاحب ہین اور کہان سے آئے اور خواجہ سلامت کیا ہوگئے کہ آپ نے یہ سوال کیا اور اپنے کو ظاہر فرمایا پھر یہ جو آپ نے فرمایا کہ سوسن مجکو پہچان لیگی سوسن کی کیا حقیقت ہو کہ وہ پہچان سکے اگر سامری و جمشید بھی قبر سے اٹھکر آئین اور پہچانین تو پہچاننا غیر ممکن ہو گستاخی معاف اگر آپ کی والدہ ماجدہ بھی چاہین تو نہ پہچان سکین خواجہ نے مسکرا کر جواب دیا کہ اب شوق سے چلو تم تو بہت فکرمند تھے کہ مین بھائی کو کہانسے لاؤن دیکھیو اسی مقام پر بیٹھے بیٹھے تمھارے بھائی پیدا ہو گئے یا نہین مقہور نے عرض کیا کہ سب امر آپکے اختیار مین ہین جو چاہیے وہ کیجیے مین قائل ہون اب تو کوئی مثل آپ کے عیاری نہین کر سکتا ہو

جو کوئی عیاری کرے تو آپ کا نام لے کر عیاری کرے تو شاید عیاری کر سکے خواجہ نے کہا کہ بس تعریف کر چلے آپ اپنا کام کیجیے اور چلیے عرصہ نہ لگائیے جون جون عرصہ ہوتا ہو وہ وہ میرا دل پریشان ہوتا ہو خواجہ نے جو یہ کہا تو مقہور نے اُسیوقت تخت سحر تیار کیا اُس پر آپ بیٹھا اور خواجہ کو بٹھایا راوی بیان کرتا ہو کہ خواجہ نے اپنی صورت معجزہ سے پہلوان کی بنائی تھی کیا مجال تھی کسی کی کہ کوئی پہچان سکے یہ امر غیر ممکن تھا واقعی خواجہ کی ماں بھی نہ پہچان سکتی نہ باپ اور ون کی کیا لیاقت تھی آدم بر سر مطلب مقہور جادو افغان گرززن کو تخت پر بٹھا کر اور تختون پر سب ملازمون کو جو کہ خدا پرست ہوئے تھے اور ان سب کو لیکر طرف دربند آعظم کے روانہ ہوا کہ اسکا حال آیندہ تحریر کیا جائے گا اب کچھ حال جمال راہدار وصاحبقران کا تحریر کرتا ہون انشاء اللہ تعالے اسکے بعد اور کچھ حال بادشاہ طلسم کا تحریر کرونگا اُسکے بعد پھر عنان قلم کو اسی طرف پھیرونگا اور اسی داستان کو تحریر کرونگا اب شمہ حال جمال راہدار وصاحبقران کا قلم بند کیا جاتا ہو ناظرین ملاحظہ فرمائین راوی بیان کرتا ہو کہ جمال راہدار جو باغ مہروش و ماہ وش سے مخوف ملکہ سوسن جادو نکل کر چلا تھا اپنے مکان پر نہین گیا اُسنے یہ خیال کیا کہ خواجہ عمرو کے اسیر ہو جانے کی حمزہ صاحبقران کو خبر کرون کیونکہ خواجہ عمرو کو سوسن نے اسیر کر لیا ہوگا بس یہ سیدھا طرف کوہ بے ستون کے روانہ ہوا یہان تک کہ بعد قطع منازل وطے مراحل کے قریب لشکر صاحبقران کے پہونچا وہ وقت تھا کہ دربار آراستہ تھا حکیم اسقلینوس وحکیم شیاطین ودیگر سردار ساحر وغیر ساحر حاضر دربار تھے وزیر بے ستون بھی موجود تھا صاحبقران حکیم اسقلینوس سے فرما رہے تھے کہ ابھی تک کچھ حال خواجہ عمرو کا نہ معلوم ہوا کہ اُنھون نے لوح کے دستیاب ہونے کی کوئی تدبیر کی اور دربند سوسن تک پہونچے مرنخ کو قتل کرکے راستہ دربند کا کھولا کہ مین جا کر لوح کو حاصل کرون نہ بادشاہ طلسم ابھی تک مع لشکر کے تشریف لائے حکیم اسقلینوس نے عرض کیا کہ یا صاحبقران خواجہ عمرو یہ کہکر گئے ہین کہ مین خانہ کعبہ کو جاتا ہون وہ ادھر کہان گئے ہونگے رہے بادشاہ طلسم وہ لشکر کو جمع کر کے ضرور حاضر ہونگے وہ تشریف لے آوین تو پھر کوئی تدبیر قتل مرنخ ودستیابی لوح کی کی جائے بدون اُنکے آئے ہوئے اسکی تدبیر ہونا محال ہی اور خواجہ کا انتظار بھی بیکار ہی صاحبقران نے فرمایا کہ تمھارا خیال ہی گو خواجہ یہ ضرور کہہ گئے ہین کہ مین خانہ کعبہ کو جاتا ہون یہ بھی کوئی مصلحت تھی جو کہہ گئے ہین ورنہ اُنسے یہ امید نہین ہی نہ وہ ایسے ہین اُنکی عادت سے مجکو یہ کبھی توقع نہین ہی کہ میرے کام مین

پہلو تہی کرین اور ایسی حالت مین مجکو چھوڑ کر چلے جائین یہ کیا امر ہی اس سے زیادہ مشکلون اور
مصیبتون مین تو انھون نے ساتھ چھوڑا نہین تو اب کب چھوڑ دینگے جہان خوف جان تھا انھون نے
جان کا خیال نہ کیا ہر مقام پر میری مدد و کمک کی یہ اُنسے امید نہین ہی کہ وہ چلے جائین وہ اسی طور سے
ستاتے ہین میرے ستانے کو یہ کہکر چلے گئے اُنکا دل کب گوارا کریگا کہ مین ایسے آفت مین مبتلا
ہون اور وہ چلے جائین ضرور وہ فکر مین دربند سوسن کے گئے ہونگے اور ضرور تدبیر کر رہے ہونگے وہ میری
طرف سے اور میرے کام سے غافل نہ ہونگے اور نہ کبھی غفلت کرینگے جب یہ صاحبقران نے فرمایا
حکیم اسقلینوس نے جواب دیا کہ مین اس امر سے آگاہ نہ تھا نہ اُنکی طبیعت سے واقف تھا کہ مین
اس امر کو سمجھتا اور اس بات کو نہ عرض کرتا اب آپ نے فرما دیا ہی اب کبھی ایسی حرکت نہ ہوگی نہ خلاف
عرض کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ واقعی آپ کو کیا علم تھا وہ میرے بھائی ہین اور میری جان و تن
ہین ہین اور وہ ایک روح دو قالب ہین نہ مین اُنسے جدا ہون نہ وہ مجھسے جدا ہین اُنھون نے بڑے بڑے
مصیبتون مین میری کمک کی اور امداد وہ میرے جان بخش ہین میرے اوپر کیا منحصر ہی میرے کل لشکر اور
کل سردارون و کل عزیزون کے جان بخش ہین پھر مین کیونکر اُنسے ایسی امید کرون حکیم نے عرض کیا کہ
واقعی جب وہ ایسے ہین تو اُنسے کبھی برائی کی امید نہ کرنا چاہیے یہ کہکر حکیم نے عرض کیا کہ بادشاہ طلسم
آئین تو پھر کسی کو ساحرون مین سے برائے دریافت حال روانہ کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ اُنکے آنے
کی کیا ضرورت ہی مین خود جاتا ہون کیونکہ راستہ دربند سوسن کی طرف جانے کا اور نشان تو بادشاہ طلسم
سے معلوم ہو چکا ہی اُسی طرف جاؤنگا آپ لوگ یہان قیام کرین جب مین دربند کو فتح کرلون تو مع لشکر کے
تشریف لائیے گا اگر میرے یار جانی دوست روحانی نے فکر و تدبیر کرکے راستہ دربند سوسن کا مع [illegible]
کو قتل کرکے کھولا ہوگا تو مین جاکر دربند کو فتح کرلونگا لوح دستیاب ہو جائیگی اب مجکو تاخیر منظور نہین ہی جسقدر
عرصہ ہوتا ہی اُسی قدر میرے اوپر ایک مصیبت فراق زیادہ ہوتی ہی میرا دل اپنے عزیزون سے
کو بہت چاہتا ہی نہ معلوم وہ لوگ کہان ہین اور کس مقام پر مع لشکر کے مقیم ہین دوسرے وہ لوگ بھی
میرے نہ جانے سے پریشان ہونگے تیسرے بادشاہ طلسم کے آنے کی حالت نہین معلوم وہ کب
آئین کب نہ آئین یہان ایک منٹ کا عرصہ برابر ایک برس کے ہوتا ہی مین اب ٹھہر نہین سکتا ہون
اگر خواجہ نے دربند مین جانے کی راہ کھولی ہوگی تو خیر ورنہ مین خود تدبیر کرونگا مجکو یقین ہی کہ خواجہ نے

سب تدبیر کر لی ہوگی کوئی خرابی نہ ہوگی جو تھے خواجہ کے دیکھنے کو میرا بہت جی چاہتا ہی شب سے
مین بہت پریشان ہون ضرور کوئی نہ کوئی آفت میرے بھائی اور دوست پر گذری ہی جو میرے قلب
کی یہ حالت ہی مجکو خبر لینا پر ضرور ہی کہ مین خبر لون کیونکہ اُنھون نے تو ہزار مقام پر میری کمک کی اور اپنی جان
کا خوف نہ کیا اور مین اُنکے لیے پریشان ہون اور وہ میرے کام کو گئے ہون اور مین اُنکی خبر نہ لون یہ غیر ممکن ہی
مین اب ٹھہر نہین سکتا ہون مجکو میرے دوست کی خبر نہین معلوم ہوئی کہ وہ کہان ہی حکیم نے عرض کیا
کہ آپ اسقدر توقف فرمائین کہ بادشاہ طلسم آجائین تو پھر ہم اور وہ سب آپ کے ہمراہ چلینگے جہان
اسقدر عرصہ ہوا ہی دو دن اور انتظار فرمایئے اُسکے بعد پھر آپ کو اختیار ہی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ اب
غیر ممکن ہی کہ میرے بھائی کی خبر نہ لے اور مین اُسکی تلاش مین نہ جاؤن جب صاحبقران نے یہ فرمایا
اُسوقت وزیر بے ستون نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ حضور اسقدر توقف فرمائین مین ابھی ایک ساحر
کو روانہ کر کے وہان کے حالات دریافت کیے دیتا ہون وہ جاکر وہان کے حالات دریافت کر کے حاضر
ہوگا اور خواجہ سلامت کی خبر خیریت بھی آکر عرض کریگا بس خداوند نعمت اُسکے حاضر ہونے تک توقف
فرمائین صاحبقران نے فرمایا خیر تم یہ کہتے ہو تو جلد کسی ساحر کو روانہ کرو کیونکہ مین رات سے بہت پریشان
ہون کسی نہ کسی آفت مین میرا دوست و عاشق مبتلا ہوا ہی مگر اُس کو تاکید کر دینا کہ بہت جلد چلا آئے عرصہ
نہ لگائے اُسنے عرض کیا کہ کیا مجال جو عرصہ لگائے یہ کہکر ایک ساحر کہ اُسکا نام عنقائے تیز پر جادو تھا
بہت جلد بذریعہ سحر کے راہ طے کرتا تھا وزیر بے ستون نے اُس سے کہا کہ اے عنقائے تیز پر تم فوراً طرف
دربند سوسن کے جاؤ اور وہان کی حالت دریافت کرو اور یہ خبر لاؤ کہ خواجہ عمرو خیر و عافیت سے ہین اور
کس فکر و تدبیر مین ہین مگر عرصہ نہ کرنا اگر جلد آؤگے تو سرکار صاحبقران سے انعام کثیر کے مستحق ہوگے اور
پاؤگے اُسنے عرض کیا کہ مین کل صبح تک ضرور واپس آجاؤنگا یہ کہکر اُسنے اُٹھنے کا اپنے مقام سے
قصد کیا تھا کہ اُٹھکر سلام رخصت کر کے روانہ ہو کہ اتنے مین ایک ورگہ سالار نے آکر صاحبقران کو مجرا
کیا اور عرض کیا کہ ایک جوان خوشرو در دولت پر حاضر ہوا ہی اور عرض کرتا ہی کہ میری خبر خدمت
صاحبقران مین کرو کہ ایک آپ کا ادنی خادم بلکہ خانہ زاد دربند سوسن کی طرف سے ایک ضرورت
کے لیے حاضر ہوا ہی اور کچھ خدمت عالی مین عرض کرنا چاہتا ہی اگر اجازت پاؤن تو حاضر ہو کر قدمبوسی
حاصل کرون اور زیارت سے مشرف ہون نور قدم سے اپنی آنکھون کو روشن کرون صاحبقران نے

دربند سوسن کا نام سنکے فرمایا کہ جلد اُسکو اپنے ساتھ ہی لاؤ کیونکہ وہ ضرور میرے یار جانی و دوست روحانی کے پاس سے آیا ہی اور کچھ خبر لایا ہی میرے دوست کی خبر آئی ہی یہ جو حکم صاحبقران نے دیا وہ درگہ سالار فوراً باہر آیا اور جمال راہدار سے کہا کہ چلو یاد فرمایا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ جمال راہدار جو بعد قطع منازل و طے مراحل کے قریب لشکر صاحبقران پہونچا بارگاہ صاحبقرانی کو دریافت کر کے در دولت پر آیا درگہ سالار سے کہا کہ جاکر عرض کرو کہ ایک آپ کا خادم در دولت پر حاضر ہی اور عرض کرتا ہی کہ مین دربند سوسن کی طرف سے آیا ہون کچھ خدمت عالی مین عرض کرتا ہی بس درگہ سالار نے جاکر عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ لے آؤ بس درگہ سالار آکر جمال راہدار کو اپنے ہمراہ لے کر اندر بارگاہ کے آیا جمال راہدار نے مجرا گاہ پر آکر بہت ادب سے جھک کر سلام کیا صاحبقران نے جواب سلام دیا اُسنے دوڑ کر صاحبقران کے قدمون کو بوسہ دیا لب عبودیت سے قدمبوسی حاصل کی چونکہ خواجہ عمرو تصویر صاحبقران جمال راہدار کو دکھا چکے تھے دوسرے اُسنے یعنی جمال نے درگہ سالار سے بھی کہدیا تھا کہ مین تم سے بہت خوش ہونگا اور بے حد ممنون ہونگا کہ مین حضور یعنی صاحبقران زبان سے آگاہ نہین ہون تو درگہ سالار نے اشارہ سے صاحبقران کو بتا دیا تھا جمال نے پہچان لیا تھا اسی سبب سے جمال نے بوسہ دیا اور سلام کیا اور سب سے تو جمال آگاہ تھا بعد قدمبوسی کے اسنے پلٹ کر اور سب سرداروں کو سلام کیا اور ہر ایک سے صاحب سلامت ہوئی صاحبقران نے اشارہ فرمایا کہ کرسی جمال کو مرحمت کرو فوراً کرسی روبرو دنگل صاحبقران کے بچھا دی گئی جمال سلام کر کے اُس کرسی پر بیٹھا اب صاحبقران نے جمال کی طرف دیکھکر فرمایا کہ تمھارا نام کیا ہی اُسنے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اس خادم جان نثار و غلام جان باز کو جمال راہدار کہتے ہین سوائے حضور کے اور سب جسقدر یہان حضرات تشریف فرما ہین سب اس خادم سے آگاہ ہین بلکہ میرے خاندان کے حال سے اُدھر وزیر بے ستون و حکیم اسقلبیوس ہین یہ اشارہ ہو رہے تھے کہ یہ جمال راہدار کمال راہدار کا فرزند کیونکر یہان آیا یہ تو بلازم ہی سوسن جادو کا بعہدہ راہداری بپشت دربند پر یہ تو اُسکا ملازم ہی یہ کیونکر آیا اسکا کیا سبب ہی حکیم نے اشارہ سے کہا کہ معلوم ہو جائے گا مگر ہر ایک حیران و پریشان ہی اُدھر جب جمال نے اپنا نام صاحبقران کی خدمت مین عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ تمھارا ادھر آنا کیونکر ہوا کچھ تم کو خواجہ عمرو کے حال سے بھی آگاہی ہی کیونکہ تم دربند سوسن کی طرف سے آئے ہو اور کچھ حالات دربند سوسن بیان کرو کہ وہان کیا کیفیت ہی جمال نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ مین عرض کرتا ہون اسی غرض سے

حاضر ہوا ہون خداوند نعمت یہ حقیر کمال راہدار کا فرزند ہی کمال راہدار ملازم تھا ملکہ سوسن جادو کا جو کہ مالک
کوہ قابلص دربند سوسن ہی جب اُسنے انتقال کیا تو مین کم سن تھا جمال راہدار میرا نام تھا اپنے باپ کی
جگہ پر مین ملازم ہوا جب تک کم سن رہا میری طرف سے اور ایک شخص اس خدمت کو بجالایا جب مین سن
تمیز کو پہونچا اپنے عہدہ پر قائم ہوا اور اپنی خدمت بجالانے لگا خلاصہ یہ کہ ایک مدت سے ملازم ہون اتفاق
سے سوسن کی دختر خُرد ملکہ ماہ وش پر میرا دل آگیا کیونکہ آٹھوین دن اُنکی خدمت مین حاضر ہونے کا اتفاق
ہوتا تھا کیونکہ اُنھین بھی گانے وغیرہ سے شوق ہی اور مجکو بھی مین وہان جاکر اُنکے روبرو گایا کرتا تھا مگر آتش
فراق سے جلتا تھا بس جمال راہدار نے اپنا عاشق ہونا ماہ وش پر اور آتش فراق مین جلنا آخر کو عاجز ہوکر
قصد ہلاکت کرنا خواب مین ایک مرد بزرگ کا آکر جمال کو عالم خواب مین مسلمان کرنا اور خواجہ عمرو کے ذریعہ
سے وصل معشوق سے شادکام ہونے کی امید دلانا خلاصہ یہ کہ جمال نے اول سے آخر تک سب حال
بیان کیا خواجہ کا پہونچنا اور عیاری کرنا سوسن کا آنا خواجہ کا شراب بیہوشی آمیز پلانا اُسکا آگاہ ہونا
اپنے سحر کے ذریعہ سے اپنا اور خواجہ کا بھاگنا اپنا ناپیدان کی راہ سے بیرون باغ آنا اور ہراسے خبرادھر آنا
اور صاحبقران سے کہنا کہ جلد خبر لیجیے خواجہ وہان اسیر ہوگئے اُنکی خبر لینا واجب ہی سوسن بڑی لکاتہ ہی
ایسا نہ ہو کہ قتل کر ڈالے اس امر کا مجکو یقین ہی کہ اُسنے خواجہ کو اسیر کر لیا ہوگا کہ میرے سامنے تک خواجہ
باغ مین تھے اور اُسکے روبرو کھڑے ہوئے تھے گو اُنھون نے خود مجھ سے کہا تھا کہ اے جمال بھاگ سوسن
میرے اور تیرے حال سے آگاہ ہوگئی ہین یہ سُنکے بھاگا خواجہ کھڑے رہے یہ سُنیا تھا اور جمال کا بیان
کرنا تھا کہ صاحبقران کا رنگ رو متغیر ہوگیا اور اسقیلینوس کی طرف دیکھکر فرمایا کہ کیون مین نے
آپ سے کہا نہ تھا کہ خواجہ دربند سوسن کی طرف گئے ہین خانہ کعبہ نہین گئے ہین اب آپ نے سُنا
بھلا اُنکو کب گوارا ہوتا کہ مین فکر فتاحی طلسم مین مبتلا رہون اور وہ فکر لوح نہ کرین یہ بھی ممکن تھا آپنے سُنا
کہ وہ گئے اور یہ یہ کام کئے مگر کیا کرین کہ اسیر ہوگئے اب مجھ پر لازم ہوا کہ مین جاؤن اور اُنکی کمک کرون
اور اُنکو قید سوسن سے رہائی دون سوسن کو قتل کرون اب مین ٹھہر نہین سکتا ہون حکیم
اسقیلینوس نے عرض کیا کہ آپ پریشان نہ ہون خواجہ مرد عاقل وذکی وچالاک ہین اُنھون نے
تدبیر کرکے اپنے کو رہا ضرور کر لیا ہوگا آپ اطمینان رکھین بادشاہ طلسم کو آلینے دیجیے پھر لشکر لیکے
چلیے گا اس عرصہ مین خواجہ وہان سب بندوبست کر لینگے اُسوقت ہم یہان سے پہونچینگے وہان سب

بند وبست ہو گیا ہو گا بس جاتے ہی آپ لوح کی تدبیر فرمائین اور لوح کو حاصل کرین صاحبقران نے فرمایا
کہ یہ ممکن نہین ہی کہ اب نہ جاؤن مجھکو بدون جائے قرار نہ آئیگا اسقیلینوس نے کہا کہ یا صاحبقران ابھی
آپ تشریف نہ لے جائین تا آنے بادشاہ طلسم کے بدون اُنکے آئے اگر تشریف لے جائیے گا تو کون راہبر ہوگا
سوائے اُنکے کوئی سرحد طلسم سے ور بند سوسن سے آگاہ نہین ہی خصوصاً در بند سے اور وہان سحر و
ساحری کا بالکل کارخانہ ہی یہان کوئی ساحر نہین ہی کہ جو سوسن کے حملون کو روکے اور اُسکے سحر کو رد کرے
سوائے اس امر کے کہ وہان جاکر زحمت مین مبتلا ہو صاحبقران نے فرمایا جو کچھ ہو مین جاؤنگا ضرور
اسقیلینوس نے کہا کہ یا صاحبقران میرے کہنے پر عمل فرمائیے اور ابھی اُسطرف نہ تشریف لے جائیے
کیونکہ وہان سوائے خرابی کے کوئی اور صورت نہ ہوگی کیونکہ سیماے بلند آواز یہ کہہ چکے ہین کہ بدون راہ کھلے
اگر طلسم کشا ابھی اُدھر جائینگے تو اسیر ہو جائینگے بس جبتک عمر یخ نہ قتل ہولے اور راستہ نہ کھلے اُسوقت تک
آپ نہ تشریف لے چلیں بادشاہ طلسم کو آلینے دیجیے اور خواجہ وہان عمر یخ کو قتل کر کے راستہ کھولین آپ
یہان سے چلکر در بند کو فتح کرین صاحبقران نے فرمایا کہ مجھکو کسی امر کا خوف نہین ہی اول تو مین مالک اسم
اعظم ہون اُس مقام کو اسم اعظم پڑھکر روکرونگا عمر یخ سامنے آئیگا اُس سے مقابلہ کرونگا اور قتل کرونگا
بھلا وہ مجھ سے کیا لڑسکتا ہی اگر فضل خدا شامل حال ہی مین کسی کے بھروسہ پر نہین لڑتا ہون اپنے خدا کی
ذات پر تکیہ کر کے مقابلہ کرتا ہون بس سوائے خدا کے مین کسی سے نہین ڈرتا ہون عمر یخ کیا حقیقت رکھتا ہی
جو مین اُس سے ڈرون یا سوسن سے خوف کرون اور در بند کیا چیز ہی کہ مین نہ جاؤن بالا یک کا سہارا کرون اور
مددگار تلاش کرون اُسوقت مین کو کسی مددگار کی مین نے خواہش کی تھی جبکہ بڑے بڑے طلسمون کو فتح
کرنے گیا ہون اور بڑے بڑے ساحرون سے یکہ و تنہا مقابلہ کیا ہی اور طلسمون کو فتح کیا ہی تو یہ کیا اصل
رکھتا ہی میرے اوپر کیا منحصر ہی میرے فرزندون و سردارون نے طلسم فتح کیے ہین یکہ و تنہا اور بند غیر کی
خواستگار نہین ہوئے ہین نہ کسی ساحر سے ڈرے ہین مین تو صاحبقران ہون مین کیون سواے
مدد خدا کے دوسرے کی خواہش کرنے لگا اب آپ مجھکو نہ روکیے مین جاؤنگا بس حکیم اسقیلینوس نے
کہا کہ یا صاحبقران رحم فرمائیے ہم سب کے حال پر خدانخواستہ ضرور وہان جاکر کسی آفت مین مبتلا
ہو گئے تو ہم غلامون کا کون ہی مشکال تو ہم کو از حد پریشان کرے گا ایک ایک کو چن چن کر قتل
کریگا ہم کو نیست و نابود کر دے گا اور بہت کچھ عجز و انکسار کیا صاحبقران خاموش ہو رہے مگر حملہ کا ارادہ

سے کہا کہ تم آج ہمارے خیمہ خاص مین رہنا ہم کو تم سے کچھ حالات خواجہ عمرو کے دریافت کرنا ہین کیونکہ تم نے جو حال بیان کیا وہ مجمل طور سے بیان کیا ہے مفصل طور سے مجکو دریافت کرنا ہے جمال نے کہا بہت خوب صاحبقران نے حکم دیا کہ جمال راہدار کو جب دربار برخاست ہو ہمارے خیمہ مین پہونچا دینا خلاصہ یہ کہ جب دربار برخاست ہوا صاحبقران دربار برخاست کرکے اپنے خیمہ مین تشریف لے گئے خاصہ نوش فرمایا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آ کر آرام پذیر ہوئے چونکہ سب کو اس امر کا یقین ہوگیا تھا کہ صاحبقران اب بدون بادشاہ طلسم کے آئے ہوئے دربند سوسن کی طرف نہ تشریف لیجائینگے سب کو اطمینان تھا خصوصاً حکیم استقلینوس کے یہان سب اپنے اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہین کوئی گا رہا ہے کوئی چوسر کھیل رہا ہے کوئی آرام پذیر ہے وہان جب صاحبقران نے خاصہ نوش فرما کر بالائے مسہری تشریف لیگئے جمال راہدار کو سب صاحبقران کے خیمہ مین پہونچا گئے تھے یہ زیر مسہری فرش پر بیٹھا ہوا تھا کہ صاحبقران نے کل حالات خواجہ عمرو کے دریافت کیے جمال نے اول سے آخر تک سب حال بیان کیا بس صاحبقران نے خواجہ عمرو کی کیفیت جمال راہدار سے سُنکے بہت افسوس کیا اور اُسی وقت حکم دیا کہ قندس دیوانہ کو بُلا لاؤ چوبدار جا کر قندس کو لے آیا آپ نے حکم دیا کہ اشقر کو کس کر قریب دو پہر رات گئے در خیمہ پر حاضر ہونا ہم برائے طلایہ لشکر گشت کرینگے اُسنے کہا کہ بہت خوب راوی بیان کرتا ہے کہ قندس نے اشقر کو زین ولجام سے آراستہ کرکے در خیمہ پر حاضر کیا صاحبقران بیدار تھے جمال سے باتین کر رہے تھے کہ قندس نے آکر عرض کیا کہ در خیمہ پر مرکب حاضر ہے صاحبقران نے جمال راہدار سے فرمایا کہ چلو بس صاحبقران نے اُٹھکر پوشاک زیب تن فرمائی ہتھیار لگا کے ایک پرچہ کاغذ پر یہ تحریر کیا کہ اے حکیم استقلینوس آگاہ ہو کہ میرے دوست و بھائی پر تو بلا نازل ہو اور مین یہان راحت سے بیٹھا رہون یہ ممکن نہین ہے بس تم لوگ چلنے پر راضی نہوئے اور بلکہ مجکو بھی منع کیا مین اُسوقت خاموش ہو رہا میرے دل نے گوارا نہ کیا کہ ایسے وقت مین مین اپنے دوست کی کمک نہ کرون اور آفت مین رہنے دون بس مین جمال راہدار کو ہمراہ لے کر برائے مدد و رہائی خواجہ عمرو طرف دربند سوسن کے جاتا ہون تم لوگ پریشان نہ ہونا اطمینان رکھنا یہ تحریر کرکے چوبدار کو دیا اور کہا کہ یہ رقعہ بوقت سحر حکیم استقلینوس کو دیدینا اور خود خیمے سے باہر تشریف لائے اشقر پر سوار ہوئے جمال کو بھی مرکب پر سوار کیا اب جمال سے کہا کہ تم مجکو دربند سوسن مین پہونچا دو جہان خواجہ قید ہین جمال نے عرض کیا کہ مین آپ کو اُسی راہ سے

لیے چلتا ہون کہ جس راہ سے خواجہ سلامت میرے مکانپر پہونچے تھے صاحبقران نے کہا کہ اچھا بس
صاحبقران وجمال مع قندس کے لشکر سے باہر آئے جمال کے ہمراہ طرف دربند سوسن کے روانہ ہوئے
صاحبقران کو توراہ مین رکھا جاتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اُس دوپہر شب مین صاحبقران وجمال قریب
دس کوس کے نکل گئے تھے صبح ہوتے ہوتے ایک صحرا مین پہونچے صاحبقران نے ایک چشمہ آب پر پہونچکر
وضو کیا نماز پڑھی بعد فراغ نماز کچھ دیر تک سیر کی اُسکے بعد گب پر سوار ہوکر جمال راہدار کو ہمراہ لیکر طرف دربند
سوسن کے روانہ ہوئے صاحبقران کو توراہ مین رکھا جاتا ہی اب حال لشکر کا تحریر کیا جاتا ہی کہ جب صبح
ہوئی دربار آراستہ ہوا سب سردار آکر حاضر دربار ہوئے دونون حکیم بھی آئے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے
صاحبقران کا انتظار کر رہے تھے اسقلینوس نے وزیر بے ستون سے کہا کہ نہ معلوم کیا سبب ہی
کہ ابھی تک صاحبقران تشریف نہین لائے باعث عرصہ کیا ہی کیونکہ ہر روز ہم سب سے پہلے تشریف
لاتے تھے ہم جب حاضر ہوتے تھے تو اُنکو دنگل پر تشریف فرما پاتے تھے آج خلاف قاعدہ ہوا بے ستون
کے وزیر نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ شب کو بیدار رہے ہین جمال سے باتین کی ہین خواجہ کا حال دریافت
کیا ہی اُسی سبب سے آنکھ نہین کھلی ہی آرام فرما رہے ہین جب بیدار ہونگے تشریف لائینگے اسقلینوس
نے کہا کہ مین جاتا ہون اور بیدار کرکے ابھی لاتا ہون بدون صاحبقران کے سناٹا ہی وزیر بے ستون نے
کہا کہ چلیے مین بھی چلتا ہون شائد خدانخواستہ کچھ طبیعت نہ علیل ہوگئی ہو اسقلینوس نے جواب دیا
کہ اچھا چلو بس قصد کیا تھا کہ اُس چوبدار نے جسکو صاحبقران رقعہ دے کر گئے تھے اور فرما گئے تھے
کہ یہ رقعہ اسقلینوس کو صبح دیدینا اور کہدینا کہ صاحبقران جمال راہدار کو اپنے ہمراہ لیکر طرف
دربند سوسن کے گئے ہین تم اطمینان رکھو اور دیکھو اسوقت خبر نہ کرنا ورنہ مین بہت ناخوش ہونگا اُس
چوبدار نے بہ سبب خوف صاحبقران کے کسی سے اُسوقت نہین کہا بس صبح کو لاکر وہ رقعہ دیا
اسقلینوس نے کہا کہ یہ رقعہ کیسا ہی اور کس نے دیا ہی چوبدار نے کہا کہ یہ رقعہ صاحبقران عالیشان
آپ کو دے گئے ہین اور خود جمال راہدار کو ہمراہ لے کر طرف دربند سوسن کے تشریف لے گئے ہین فرما
گئے ہین کہ اطمینان رکھنا مین دربند سوسن کی طرف جاتا ہون براے رہائی خواجہ عمرو اور مجکو منع فرما
دیا تھا کہ اسوقت کسی کو اس حال سے آگاہ نہ کرنا اور نہ یہ رقعہ دینا صبح کو جب دربار آراستہ ہو
اُسوقت اسقلینوس کو رقعہ بھی دینا اور زبانی بھی کہنا یہ رقعہ حاضر ہی یہ سُنتا تھا کہ حکیم اسقلینوس

ودیگر سرداروں کا رنگ روشنیر ہو گیا حواس جاتے رہے اسقلینوس نے اُس چوبدار سے کہا کہ تم نے اُسی وقت کیون نہ آکر خبر کی اور کیون نہ یہ رقعہ دیا ہم کو معلوم ہوتا ہم جاکر صاحبقران کو روکتے جانے نہ دیتے اُسنے جوابدیا کہ وہ منع فرما چکے تھے مین کیونکر آکر خبر کرتا اور آپ کو آگاہ کرتا وہ ناراض ہوتے میرے اوپر غصہ فرماتے یہ سُنکے اسقلینوس نے وہ رقعہ دیکھا وہی مضمون مرقومہ بالا مرقوم تھا اسقلینوس نے وہ رقعہ باواز بلند پڑھا اور اہل دربار سے کہا کہ اب آپ لوگون کی راے ہی کیا تدبیر کی جائے اُن سب نے جواب دیا کہ ہم سب آپ کے تابع فرمان ہیں اور مطیع حکم ہین جو آپ کا حکم ہوگا ہم اُسکو بجا لاینگے جو آپ کی راے وہ ہماری ہم آپ کی راے کے خلاف ہرگز نہین راے دینگے اُسوقت جب سب اہل دربار نے ایک زبان ہوکر یہ کہا اسقلینوس نے کہا کہ میری تو یہ راے ہی کہ ہم سب بھی مع لشکر کے عقب مین صاحبقران کے طرف دربند سوسن کے چلین اور وہان پہونچکر صاحبقران عالی شان کے شریک ہون تم سب کی راے ہی اُن سب نے جواب دیا کہ بہت مناسب ہی یہ راے بہت عمدہ ہی کوئی اس راے سے انحراف نہین کر سکتا ہی بس جب سب نے یہ جوابدیا اُسی وقت اسقلینوس نے حکم دیا کہ سب لشکر تیار ہو ہم بخدمت صاحبقران طرف دربند کے روانہ ہونگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسی وقت لشکر ساحران مین بندوبست ہونے لگا اور تیاری لشکر مین سب مصروف ہوئے خلاصہ یہ کہ تھوڑے عرصہ مین سب لشکر تیار ہو گیا سرداروں نے آکر عرض کیا کہ سب لشکر تیار ہی ساحرون وغیر ساحرون کا بسم اللہ تشریف لے چلیے اسقلینوس نے یہ سُنکے کہا کہ اچھا بس اُسیوقت جا اسقلینوس اُٹھ کھڑے ہوئے اُنکا اُٹھنا تھا کہ سب سردار وغیرہ بھی کھڑے ہو گئے خلاصہ یہ کہ حکیم اسقلینوس اُن سب کو ہمراہ لے کر بیرون بارگاہ آئے یہان سب لشکر آراستہ تھا اور تیار آمادہ سفر تھا حکم کا باہر آنا تھا کہ خادمون نے تخت حاضر کیا اسقلینوس تخت پر سوار ہوا شیاطین اپنے تخت پر سوار ہوا وزیر سے ستون اپنے تخت پر سوار ہوا اور سب سردار سوار ہوئے جو ساحر تھے وہ سوار ہیمائے سحر پر سوار ہوئے جو غیر ساحر تھے اور مرکبون پر سوار ہوئے اُدھر سب خیمے وغیرہ جو برپا تھے وہ اُکھاڑے گئے اور بار کیے گئے خلاصہ یہ کہ سب سامان لیکر اور سب لشکر کو ہمراہ لیکر اسقلینوس طرف دربند سوسن کے عقب صاحبقران مین روانہ ہوئے برائے تلاش صاحبقران طرف دربند کے انکو راہ مین رکھا جاتا ہی اب آیندہ تحریر ہوگا اب حالات بادشاہ طلسم یعنے سیماے بلند آواز مین قلم فرسائی کرتا ہی ناظرین ملاحظہ فرمایئن راوی بیان کرتا ہی کہ سیماے بلند آواز جو صاحبقران سے بعد جانے خواجہ

سے رخصت ہوکر طرف صحراے عجائب کے روانہ ہوئے یہ کہکر کہ مین اپنا لشکر وغیرہ جمع کرلون تو حاضر ہون سبکو اپنے ہمراہ لیکر یہ تو ادھر کو روانہ ہوئے وہان صحراے عجائب مین سب سردار و ملازم جنکو پہلی مرتبہ یہان آکر سیماے بلند آواز نے نامے لکھے تھے اور طلب کیا تھا یہ خبر پاکر کہ ہمارا بادشاہ رہا ہو گیا اُسنے طلب کیا ہی اپنے اپنے مقام سے چلے جہان جو پوشیدہ ہوا تھا نخوت شند کال جادو اور فرزند بادشاہ و دختر بادشاہ و زوجہ شاہ بھی اپنے ملازمون کو ہمراہ لیکر رہائی کی خبر پاکر اپنے مقام سے روانہ ہوئے یہان آکر پہونچے سب ملازمون نے آپ کا استقبال کیا جو کہ انسے قبل آگئے تھے خیمے وغیرہ برپا ہوئے خلاصہ یہ کہ جنکو سیماے بلند آواز نے نامہ لکھکر طلب کیا تھا سب وہان آکر جمع ہوئے تھے اُس صحرا مین ایک مجمع کثیر و جم غفیر ہو گیا تھا اور سب بادشاہ کا انتظار کر رہے تھے سہ پہر کا وقت تھا سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے تھے خیمون کے پردے اٹھے ہوئے تھے سیر صحرا کر رہے تھے کہ ایک ابر بسوسنی رنگ ایک طرف سے اُٹھا سب نے اُس ابر کو دیکھکر باہم کہا کہ یہ ابر کسی ساحر کے آمد کا ہی معلوم ہوتا ہی کہ کوئی ملازم بادشاہ آتا ہی اُدھر خورشید شمشیر سوار لپسر شاہ و ملکہ شمشاد زوجہ نے اُس ابر کو دیکھکر کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی ساحر زبردست آتا ہی یہ امر تو ضرور ہی کہ ہمارے خیر خواہون مین سے ہی یہ کہہ رہے تھے کہ وہ ابر قریب صحرا آکر شق ہوا اُس ابر کے اندر سے دیکھا کہ ایک تخت پیدا ہوا جب وہ تخت قریب پہونچا سب سردارون و ملازمون و نیز سب عزیزون وغیرہ نے پہچانا کہ خود بادشاہ تشریف لائے ہین بس سب براے استقبال اپنے اپنے مقام سے چلے ہر ایک نے قدمبوسی حاصل کی بادشاہ نے پہلے فرزند و دختر کو گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا مزاج کی کیفیت دریافت کی اُنھون نے عرض کیا کہ آپ کے جان و مال کی ترقی کے خواستگار ہین اور ابھی تک زندہ ہین خداوند ہم سب کے سر پر آپ کو سلامت رکھے اُسکے بعد سب سردارون سے ملا اور سب کو گلے سے لگایا خلاصہ یہ کہ سیماے بلند آواز ان سب کو ہمراہ لیکر بارگاہ مین آیا دربار آراستہ ہوا ہر ایک اپنے مرتبہ کے موافق بارگاہ مین بیٹھا اب بادشاہ نے سب واقعہ اپنی رہائی کا اول سے آخر تک بیان کیا اور کہا کہ مین نے شراکت طلسم کشا کی اختیار کی اور مطیع اسلام ہوا تم سب کو لینے آیا ہون لہذا تم سب کی کیا راے ہی میری شراکت کروگے اور اپنے آبائی دین کو ترک کروگے اُنھون نے عرض کیا کہ الناس علی دین ملوکہم جو آپکا طریقہ اور مذہب ہی

وہی ہم سب نے بھی اختیار کیا اگر حضور نے اپنا دین و مذہب ترک کرکے اور اطاعت اسلام و شہرا کست
طلسم کشا اختیار کی تو ہمنے بھی آپ کی پیروی کی اور ہم نے بھی ترک کیا اس مذہب کو اور اطاعت کی دین
اسلام کی اور طلسم کشا کی سیماے بلند آواز ان سب سے بہت خوش ہوا اور ان سب کو مطیع اسلام
کیا وہ از سر صدق مطیع اسلام ہوئے اب سیماے بلند آواز نے اُن سب سے دریافت کیا کہ تم پر بعد
میرے اسیر ہونے کے کیا گذری کسی نے بیان کیا کہ جب ہم کو یہ معلوم ہوا کہ آپ اسیر ہو گئے اور شندکال
نے اسیر کر لیا اور خود تخت حکومت پر بیٹھا تو ہم نے خیال کیا کہ اگر ہم یہان قیام کرتے ہین تو شندکال
ہم سے بھی اطاعت کو کہیگا ہم سے نمک حرامی نہ ہوسکے گی بس ہم بدون اُسکے آگاہ ہوئے وہان سے
بھاگ کھڑے ہوئے اور ادھر اُدھر اپنے کو پوشیدہ کرنے لگے کوئی بولا کہ ہم پر جب شندکال نے بہت
تشدد کیا ہم نے اسوقت تو اطاعت کر لی پھر موقع پاکر چل کھڑے ہوئے ہر ایک نے اپنی حالت بیان
کی سیماے بلند آواز نے سب کی تعریف اُسکے بعد سیماے بلند آواز نے پھر نامہ لکھکر جو سردار و اہل لشکر
باقی رہ گئے تھے اور کوہ و صحرا مین منتشر تھے اور پراگندہ اُنکو طلب کیا وہ سب بھی نامہ پاکر حاضر خدمت
ہوئے کیونکہ اسی وقت کے امیدوار تھے اُنکو بھی بادشاہ نے مطیع اسلام کیا باقی اور ساحرون کو
جو کہ رہ گئے تھے اہل لشکر کے ذریعہ سے طلب کیا وہ ساحر جاکر اور تلاش کرکے اُنکو لائے خلاصہ یہ
کہ لشکر کثیر سیماے بلند آواز کے پاس جمع ہوگیا یہ وہ لشکر ہے کہ جس نے شندکال کی اطاعت
نہ کی تھی اور بہ سبب شندکال کے خوف کے کوہ و صحرا مین پراگندہ ہوگیا تھا وہ سب جمع ہوگیا اور
بس لشکر نے نمک حرامی پر کمر کس کے شندکال کی اطاعت کی تھی وہ طلسم مین رہا آمدم برسر
مطلب کہ جب سب لشکر جمع ہوگیا بادشاہ نے اس خوشی کے شکریہ مین کہ مین اپنے عزیزون و ہلازمون
و بیگانون سے ملا اور رہا ہوا سات شبانہ روز جشن برپا کیا آٹھوین دن وہ جلسہ برخاست ہوا دو
دن تک سیماے بلند آواز نے اُس صحرا مین اور قیام کیا تیسرے دن حکم دیا کہ تیاری سفر کیجائے
اور سب تیار ہون ہم یہانسے طرف طلسم کشا کے چلینگے اور اپنے آنکھونکو نور قدم طلسم کشا سے
روشن کرینگے اور ملازمت و قدمبوسی حاصل کرینگے کیونکہ مین عرض کرا یا تھا کہ مع لشکر کے بہت
جلد حاضر ہونگا مجکو لازم ہے کہ اب مین عرصہ نکرون صاحبقران میرے منتظر ہونگے یہ حکم دینا تھا کہ تمام
لشکر مین تیاری سفر ہونے لگی اور سب لشکر تھوڑے عرصہ مین تیار ہوگیا خیمے وغیرہ بار کیے گئے

ساحر باز و ہنس و بط و طاؤس و نجیرہ پر سوار ہوئے جو سردار تھے وہ اژدرہاے آتشین پر سوار ہوئے بادشاہ
مع اپنے فرزند و دختر و زوجہ کے تخت پر بیٹھا ابر گلنار آکر سایہ فگن ہوا اُس سے بارش لعل و یاقوت و گوہر
کی ہونے لگی سر پر بادشاہ کے چتر زرین گردش کھانے لگا مرچھل بال ہمائی ہونے لگی بڑے شان و
شوکت سے سیماے بلند آواز طرف صاحبقران کے تین لاکھ ساحران جان باز کو ہمراہ لیکر چلا
خلاصہ یہ کہ سیماے بلند آواز مع کل لشکر کے اُس مقام پر پہونچا کہ جہان صاحبقران فروکش تھے
یعنے حوالی کوہ بے ستون مین یہان جو آکر پہونچا تو کسی کو نہ پایا لشکر کا نام و نشان نہ تھا یہ واقعہ
دیکھکر یہ بہت حیران ہوا اور سردارون سے کہا کہ جب مین تمھارے لینے کو صاحبقران سے
رخصت ہو کر طرف صحراے عجائب کے گیا تھا تو صاحبقران مع لشکر کے یہان تشریف فرما تھے
مجھکو وہان عرصہ جو ہوا تو نہ معلوم کس طرف تشریف لے گئے ہین پس کس سے دریافت کرون چند
ساحرون سے کہا کہ ذرا تلاش تو کرو اگر کوئی مل جائے تو میرے پاس لاؤ شاید اُس سے کچھ حال
معلوم ہو یہ حکم دے کر لشکر کو حکم دیا کہ اس مقام پر قیام کرو مگر ابھی نہ کھولنا اگر صاحبقران کا
حال دریافت ہو گیا تو ہم اُس طرف کو اسی وقت روانہ ہون گے ان سب نے عرض کیا کہ بہت
خوب لشکر اُسی طور سے کمر بستہ ایک طرف کو صف باندھکر کھڑا ہو گیا چند ساحر اُس صحراے ویران
مین تلاش کرنے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ حکیم استقلینوس ایک ساحر پیر کو یہان چھوڑ گئے تھے
اور اُس سے کہہ گئے تھے کہ اگر بادشاہ طلسم اس طرف تشریف لائین تو اُنسے کہنا کہ صاحبقران وغیرہ
مع کل لشکر کے طرف دربند سوسن کے گئے ہین اور آپ بھی اُسی طرف تشریف لے چلین تم بھی بادشاہ
کے لشکر کے ہمراہ چلے آنا چنانچہ وہ ساحر اُسی صحرا مین ایک پہاڑی پر مقیم تھا صبح کا وقت تھا
کسی ضرورت سے نیچے پہاڑی کے آیا تھا کہ ان ساحرون کی نگاہ اُس پر پڑ گئی یہ ساحر اُسکے
قریب آئے اور اُس کو مسلمان وضع پایا یہ بھی مسلمان تھے پہلے صاحب سلامت کی اُسکے بعد
کہا کہ چلو تم کو ہمارا بادشاہ طلب فرماتا ہے اُسنے جواب دیا کہ مین کسی کا نوکر نہین ہون جو چلون جسکو
غرض ہو میرے پاس خود آئے مین اپنے وقت کا خود بادشاہ ہون اور کون بادشاہ بلاتا ہے اُنھون
نے جواب دیا کہ اے مرد پیر اسقدر برہم نہ ہو اُسنے کہا کہ برہم کیون نہ ہون کسواسطے ہون مین اپنے مالک
کے حکم سے یہان مقیم ہون مین کسی کا ملازم نہین ہون کہ جو کوئی یہان آئے مین اُسکی طلب کے

بہ موجب چلا جاؤن ہان جنکے انتظار مین یہان مقیم ہون جب وہ آئینگے اسوقت مین انکی خدمت مین جاؤنگا اُنھون نے کہا کہ تم کسکے انتظار مین ہو وہ کون ہین اُسنے کہا کہ سیماے بلند آواز بادشاہ طلسم کا منتظر ہون بہ حکم حکیم اسقلینوس یہ جو اُس پیر مرد نے کہا تب اُن ساحرون نے جواب دیا کہ ہم بھی تو اُسی بادشاہ کے پاس تم کو لیے چلتے ہین اُسی بادشاہ نے تو یاد کیا ہی اور طلب کیا ہی اُسنے کہا کہ وہ کہان ہین اُنھون نے جواب دیا کہ وہ سامنے مع لشکر کے تشریف فرما ہین چلو تو یہ سنتا تھا کہ وہ پیر مرد اُنسے کہنے لگا کہ اگر بادشاہ طلسم یاد فرماتے ہین تو مین چلتا ہون اور حاضر ہون یہ کہکر اُنکے ہمراہ ہو لیا وہ اُس ساحر کو اپنے ہمراہ لیکر سیماے بلند آواز کی خدمت مین آئے اور عرض کیا کہ جب ہم نے بہت تلاش کیا تو یہ پیر مرد ہم کو ملے ہم اُنکو لیکر آئے ہین بلکہ یہ آپ کے انتظار مین یہان مقیم تھے بہ حکم حکیم اسقلینوس یہ سُنکے سیماے بلند آواز نے اُس پیر مرد کو اپنے قریب بُلا کر دریافت کیا کہ صاحبقران مع لشکر کے تشریف لے گئے ہین اُسنے سلام کیا اور اُسنے اسطور سے بیان کیا پہلے اُسنے جمال راہدار کا آنا اور خواجہ کا حال بیان کرنا صاحبقران کا قصد کرنا کہ مین بڑے کمک خواجہ جاؤن حکیم اسقلینوس نے اُنکو بہت منع کیا اُنھون نے نہ مانا بوقت شب جمال راہدار کو ہمراہ لیکر طرف دربند سوسن کے تشریف لے گئے جب صبح کو حکیم صاحب کو معلوم ہوا وہ بھی مع لشکر کے عقب صاحبقران مین روانہ ہوئے مجھکو یہان چھوڑ گئے تھے اور کہہ گئے تھے کہ جب بادشاہ تشریف لائین تو اُنکو اس حال سے آگاہ کرنا اور کہنا کہ آپ بھی اُسی طرف تشریف لے جائین تم بھی اُنکے ہمراہ آنا بس یہ واقعہ ہی جو کہ مین نے عرض کیا خلاصہ یہ کہ یہ سُنکے سیماے بلند آواز نے لشکر کو اُسیوقت حکم دیا کہ کل لشکر طرف دربند سوسن کے روانہ ہو یہ حکم دینا تھا کہ اُسی وقت کل لشکر ظفر پیکر سیماے بلند آواز کا طرف دربند سوسن کے راہی ہوا اسکو بھی راہ مین رکھا جاتا ہی اب مین عنان قلم کو طرف حالات مقہور جادو جو خواجہ عمرو کو ہمراہ لیکر طرف کوہ اعظم کے چلا تھا وہان کوہ اعظم پر مقہور کا انتظار کر رہے تھے کہ مقہور اپنے بھائی کو لیکر آتا ہوگا چند ساحر مقرر کیے تھے کہ جب مقہور جادو قریب کوہ اعظم کے پہونچے تو ہم کو فوراً خبر کرنا راوی لکھتا ہی یہان کوہ اعظم پر اعظم جادو مع سوسن جادو و خواجہ عمرو کے کہ وہ افغان گرز زن نیزہ باز بنے ہوئے تھے قریب کوہ اعظم کے پہونچا اُدھر طائر سحر نے جاکر سوسن کو خبر دی کہ آپ کا سپہ سالار مع اپنے بھائی کے آگیا ہی یہ سنتا تھا کہ سوسن جادو نے اعظم جادو سے کہا کہ میرے سپہ سالار کے استقبال کے لیے سرداران کو روانہ فرمائیے کہ وہ اُسکو لے آئین بس اعظم جادو نے اُسی وقت چند سردار براے استقبال

مقہور جادو روانہ کیے سردار ادھر سے چلے اُدھر سے مقہور چلا آتا تھا کہ راہ مین ملاقات ہوئی ایک نے دوسرے کو سلام کیا باہم صاحب سلامت ہوئی صاحب سلامت کے بعد مزاج پُرسی ہوئی بس وہ سردار مقہور کو اپنے ہمراہ لیکر مع اُسکے نقلی بھائی کے کوہ اعظم پر آئے یہان دربار آراستہ تھا سب سردار اعظم جادو کے مع سوسن جادو کے حاضر دربار تھے کہ وہ سردار آخر آکر پہونچے مقہور نے سوسن جادو و اعظم جادو کو جُھک کر سلام کیا اِدھر اُسکے بھائی نے بھی مقہور کے بھائی کو دیکھکر سوسن و اعظم و کل اہل دربار حیران ہوئے شکل مبارک کو دیکھکر کیونکہ آجتک اس تن و توش و اس قد و قامت کا کوئی پہلوان اُن لوگون کی نگاہ سے نہین گذرا تھا ہر ایک دیکھ رہا تھا اور دل مین کہتا تھا کہ یہ انسان کاہے کو ہے دیو ہے قالب انسان مین سمایا ہوا آلات حرب و ضرب کو جو دیکھتا تھا تعجب کرتا تھا گرز پر ہر ایک کی نگاہ تھی جب مقہور و غیرہ سلام کرچکے دنگل مرحمت ہوا ایک دنگل پر مقہور اور ایک دنگل پر افغان گرز زن بیٹھا افغان گرز زن کی نگاہ کبھی سوسن جادو کبھی اعظم جادو پر تھی کبھی اہل دربار پر جب سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھ چکے اُسوقت مقہور جادو سے سوسن جادو نے کہا کہ تم نے بڑا غضب کیا کہ غفلت کی خواجہ عمرو باغ سے نکل گئے اُسکا نکل جانا بڑی خرابی کی بات ہے کیونکہ وہ ضرور کوئی نہ کوئی آفت برپا کریگا مقہور نے عرض کیا کہ کیا عرض کرون کہ کیسی خطا و غفلت مجھ سے سرزد ہوئی یہ بھائی صاحب کے آنے کی وجہ سے ہوئی ورنہ کبھی نہ ہوتی مین نے تو ایسا بندوبست کیا تھا کہ اندر باغ کے ہوا کا جانا یا باغ سے باہر آنا محال تھا یہ جو تشریف لائے انکے آنے سے یہ غفلت ہوئی مین خطاوار ضرور ہون میرا قصور معاف فرمایا جاوے سوسن نے کہا کہ مین نے خطا تمھاری قبل ہی سے معاف کردی تھی اور اب بھی معاف کی مگر ایسی غفلت تم کو زیبا نہ تھی مقہور نے کہا کہ انسان سے خطا ہوتی ہے اب ایسا قصور کسی وقت مین نہ ہوگا سوسن نے کہا کہ خیر ہان یہ بتاؤ کہ یہ جو پہلوان وضع تمھارے ہمراہ ہین یہی تمھارے بھائی ہین مقہور نے کہا کہ جی ہان یہی بھائی صاحب ہین یہ بہت دنون سے علیل تھے جب سخت بیمار تھے اِبتو فضل خداوند سے اچھے ہوگئے ہین صرف اختلاج کی شکایت تھی سو وہ یہان آنے سے دفع ہوگئی ورنہ ایسے علیل تھے کہ کوئی توقع زندگی کی نہ تھی ابتو یہ آدھے بھی نہین رہے ہین قبل مین اگر آپ انکو ملاحظہ فرماتین تو آپ کو معلوم ہوتا کہ ہان پہلوان ہین اس علالت نے ان کو بہت لاغر کردیا ہے ورنہ انکے مقابلہ سے ہر ایک کو خوف آتا تھا ہر ایک ڈرتا تھا سوسن نے کہا کہ یہ

بہت فربہ تھے عرض کیا کہ جی ہان مین نے عرض نہین کیا ہی کہ اب نصف بدن انکا رہ گیا ہی اسقدر یہ لاغر ہوئے ہین یہ کلمہ سُنکے ہر ایک اہل دربار ا ور حیران ہوا کہ خداوندا نگے شر وفساد سے بچائے جب لاغری مین یہ تن وتوش ہی تو جب یہ فربہ ہونگے تو انکا کیا حال ہوگا ادھر ہر ایک یہ اپنے دل مین خیال کر رہا تھا اُدھر سوسن نے مقہور سے کہا کہ اور کبھی یہ تمھارے پاس نہین آئے نہ تم انکے پاس گئے نہ تم نے انکا ذکر کیا کہ ہم کو بھی معلوم ہوتا کہ تمھارے بھائی ہین اور تم سے بڑے ہین مقہور نے کہا کہ اسکا سبب یہ تھا کہ مین نے جو ذکر کیا تھا کہ انکو ہمیشہ ساحرون سے نفرت رہی اور ساحری سے پہلوانی اور فنون سپہ گری کا شوق رہا اُسکی یہ کثرت کرتے رہے اور ہمیشہ ایک مقام پر انکا قیام نہین ہوا جو یہ میرے پاس آتے یا مین انکے پاس جاتا جہان انھون نے سُنا کہ فلان مقام پر پہلوان زبردست اور فنون سپہگری سے خوب آگاہ ہی یہ وہان پہونچے اور انھون نے اُس سے فنون سپہگری حاصل کیا بعدہ اور جس مقام پر سُنا اُس مقام پر گئے ہمیشہ سفر مین رہے ان کامون سے انکو مہلت نہ ملی جو یہ میرے پاس آتے نہ انکے قیام کی کسی مقام پر پورے طور سے صورت تھی جو مین جاتا آپ سے ذکر نہ کرنے کا یہ سبب تھا کہ یہ پہلوان تھے مین نے خیال کیا کہ انکا ذکر کیا کرون کرکے کیونکہ جب یہ ساحر نہین ہین اور انکو ساحرون سے نفرت ہی تو یہ بالکل آپ لوگون کی نگاہ مین حقیر ہونگے انکی کوئی وقعت نہوگی مین نے ذکر کیا اور ملکہ نے طلب کیا انکی تو عادت ہی کہ یہ ساحرون کو بُرا بھلا کہتے ہین انھون نے بُرا کہا تو بڑی خرابی ہوئی مجکو ملکہ کے روبرو خفت حاصل ہوئی بس ایسے شخص کا نہ آنا اور ذکر نہ کرنا مین بہتر سمجھا اب یہ خود میرے پاس تشریف لائے اور انھون نے فرمایا کہ مجکو ملکہ سے کچھ عرض کرنا ہی اور ضروری عرض کرنا ہی مین نے آپکو نامہ لکھا آپ نے طلب فرمایا مین اپنے ہمراہ لیکر حاضر ہوا اب ان سے دریافت فرمایئے کہ کیا عرض کرنا ہی آپ بھی موجود ہین اور یہ بھی ملکہ نے کہا کہ انکا نام کیا ہی مقہور نے کہا کہ انکو افغان گرززن کہتے ہین ہان اسقدر تو انھون نے مجھ سے ضرور کہا تھا کہ میرا قصد یہ ہی کہ مین حمزہ سے مقابلہ کرون مین نے حمزہ کے زور وطاقت کی بہت شہرت سُنی ہی میرا جی چاہتا ہی کہ اُن سے مقابلہ کرون باقی اور مجکو نہین معلوم کہ یہ کیا آپ سے عرض کرینگے یہ کہکر مقہور خاموش ہو رہا اب سوسن مقہور کی طرف سے پلٹی اور افغان گرززن کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ مقہور آپ کا بھائی ہی آپ نے ایک بدمزاجی کے ساتھ جواب دیا کہ ہان بھائی تو ہی مگر نالایق ہی اسنے اپنے باپ دادا

نے نام کو ساحری حاصل کرکے برباد کیا ہمارے خاندان مین ہمیشہ سے سپہ گری چلی آئی ہی اور ہم سب سپاہی تھے یہ ایسا نالایق نکلا کہ اسنے اُسکو ترک کیا اور ساحری جو کہ ایک ذلیل کام ہی اُسکو اختیار کیا مین نے جو اس سے یکنا ترک کیا تو اسی غرض سے ترک کیا کہ اسکے ملنے مین میری کم عزتی ہی اور باعث کسر شان ہی کیونکہ ساحر ہمیشہ کم وقعت اور بے آبرو خیال کیے جاتے ہین کوئی اُنکی عزت و توقیر نہین کرتا ہی نگاہون مین ہر ایک کے حقیر ہوتے ہین مقہور نے اُسی علم کو حاصل کیا پھر مین کس طور سے مقہور سے ملتا یا ملون اسی سبب سے نہ مین کبھی اسکے پاس آیا نہ اسکو اپنے پاس بلایا اور یہی باعث ہی کہ اسنے تجو آپ سے کبھی میرا ذکر نہین کیا کیونکہ اسکے نزدیک سپہ گری ایک ذلیل پیشہ ہی اور یہ کہتا ہی کہ ساحر کو ہر طرح کا اختیار ہی جو چاہے وہ بذریعہ سحر کے اپنے لیے شان و شوکت پیدا کرے سَو سَو آدمی اُسکے پاس ہر وقت برائے خدمت موجود رہ سکتے ہین ہر طرح کی دولت و ثروت بہم کر سکتا ہی چاہے تو تمام عالم پر قبضہ کر لے ساحر کسی کا کبھی محتاج نہین ہوتا ہی برخلاف اور پیشہ والون کے کہ جب تک اُنکی کوئی خواہش نہ کرے وہ محتاج و مفلس رہتے ہین مین یہ کہتا ہون کہ پہلوان کی ہر ایک قدر و منزلت کرتا ہی اپنے برابر جگہ دیتا ہی برخلاف ساحر کے کہ اُسکی وقعت اور عزت ساحر بھی کریگا غیر ساحر کبھی عزت نہ کرے گا بلکہ صحبت سے پرہیز کریگا اور پہلوان کی ہر ایک ساحر و غیر ساحر عزت کرتا ہی ساحری کو حاصل کرکے اپنے خاندان کا نام ڈبو دیا مین نے بہت بہت اسکو پند و نصیحت کی مگر اسنے کسی طور سے نہ سُنا میرے کہنے پر عمل نہ کیا آخر کو مین نے عاجز ہو کر اسکو گھر سے نکال دیا اسنے یہان آکر آپ کی ملازمت کی گو خداوند نے ہر طرح کا راحت و آرام اپنے فضل و کرم سے مرحمت فرمایا ہی کسی شی کی حاجت نہین ہی ہم کو نوکری کی کوئی ضرورت نہ تھی نہ ہی بلکہ سو پچاس آدمی خود ہمارے نوکر ہین پایہ کیون ملازمت کرتے آجتک مین نے کسی کی ملازمت نہ کی بلکہ اپنا روپیہ صرف کرکے فنون سپہ گری حاصل کیے یہ بہ سبب نالایقی کے گھر سے نکلا ہر ایک کی خوشامد کرنے لگا نوکری کر لی بہر طور میری کمی عزت کا سبب تھا اور ہی اس سے ملتے ہین مگر یہ جو اسوقت مین یہان حاضر ہوا ہون تو دو سبب ہین ایک تو مجکو حکیمون نے بتایا کہ تم کوہ و صحرا کی سیر کرو تاکہ تمہارا دل بہلے اور یہ اختلاج دفع ہو دوسرے مجکو اپنا نام روشن کرنا اور سب پر ظاہر کرنا تھا کہ افغان ایسا زبردست پہلوان ہی اور اپنی طاقت و قوت سب کو دکھاتا ہی تاکہ لوگ میری عزت کرین اور اُنکی نگاہون مین مین صاحب زور و طاقت معلوم ہون اور خیال کرین اور یہ جو مین نے لاکھون روپیہ صرف کرکے ایک فن کو

حاصل کیا ہے اسکا کچھ تو ظہور ہو یہ مین نے اپنے دل مین خیال کرکے خیال کیا کہ یہ کیونکر ہوگا اور کس طور سے میرا نام ہوگا فولاد ول نے کہا کہ تو حمزہ سے مقابلہ کر کیونکہ اسوقت حمزہ کے زور و طاقت و قوت کے ہفت اقلیم مین سکہ پڑے ہوئے ہین اور شجاعت کے جھنڈے گڑے ہوئے ہین حمزہ نے تمام سرکشان عالم کو پست کرکے نام پیدا کیا ہے کوئی بہادر ایسا نہین ہے کہ جسکو حمزہ نے زیر کیا ہو بس اگر تو نے حمزہ کو زیر کر لیا تو اُنسے زیادہ تیرا نام ہوگا اور وہ کل پہلوان اور سردار کہ جنکو حمزہ نے زیر کرکے اُنکے کانو مین اپنی اطاعت کے حلقہ ڈالے ہین اور وہ مطیع حمزہ ہین وہ سب ہمارے مطیع ہونگے یہ جیوول نے کہا اُسوقت سے اسی امر کی فکر پیدا ہوئی کہ کسی طور سے حمزہ سے مقابلہ کرون چنانچہ اسی فکر مین مبتلا تھا کہ مین نے سُنا کہ حمزہ نے آکر کوہ بے ستون کو برباد کیا اور بے ستون جادو کو قتل کیا اور اب اُسنے قصد کیا ہے کہ جاکر دربند سوسن کو فتح کرون اور لوح طلسم حاصل کرکے طلسم کو فتح کرون اور یہ بھی سُنا گیا ہے کہ یہی طلسم کشا ہے چند ساکنان طلسم و رکن طلسم و ملازمان اشنکال شریک طلسم کشا ہوگئے ہین بس مین نے خیال کیا کہ مین بھی دربند سوسن کو چلون اور وہان پہونچکر ملکہ سے ملون اور یہ ملکہ سے کہون کہ آپ میرے مقابلہ کا تماشہ ملاحظہ کرین کہ مین کیونکر طلسم کشا کو زیر کرتا ہون اور اسیر کرکے آپ کے سپرد کرتا ہون اور طلسم کو فتح ہونے سے بچاتا ہون دوسرا میرا سبب یہ ہوا ادھر آنے کا ایک تو برائے سیر آیا ہون دوسرے طلسم کشا سے مقابلہ کرنے کو یہی امر مجھے آپ سے کہنا تھا لہذا میری یہ عرض ہے کہ جب طلسم کشا اس طرف کو آئے پہلے میرے اُسکے مقابلہ ہو اگر مین اُسکو زیر کر لون تو خیر ورنہ بعد میرے آپ کو اختیار ہے جس طور سے چاہے مقابلہ فرمایئے مگر ہان جب میرے اُسکے مقابلہ ہو اُسوقت سحر و ساحری کا بالکل دخل نہ ہو اور کوئی کام نہین ہے ہان لشکر ساحران ایک طرف کو صف آرا ہو میرے مقابلہ کا تماشہ دیکھے اور حضور بھی ملاحظہ کرین اگر یہ امر آپ کو منظور ہو تو مجھ سے اقرار فرمایئے بلکہ ایک پرچہ قرطاس پر تحریر فرمادیجیے تاکہ مجکو اطمینان ہو جائے اگر یہ منظور نہ ہو مجکو جواب صاف مرحمت ہو مین اپنے مقام کی طرف جاؤن یہان نہ ٹھہرون کوئی اور صورت حمزہ سے مقابلہ کی پیدا کرون مگر یہ خیال فرمالیجیے کہ ساحر کی حمزہ کے روبرو یہ حقیقت ہے کہ وہ ساحر کو مثل سگ و خوک کے قتل کرتا ہے اور ساحر حمزہ کا کچھ نہین بنا سکتا ہے میرے اُسکے برابر سے مقابلہ ہوگا کیونکہ وہ بھی غیر ساحر ہین خوب فنون سپہ گری و طاقت کی آزمائش ہوگی جس کو خدا وند فتح دے مین اس امر کا وعدہ اقرار کرتا ہون کہ مین حمزہ کو زیر کر لونگا اور کسی حربہ کی نوبت بھی نہ آئیگی ایک ضرب گرز مین ۔۔۔

بیہوش ہوکر گر پڑے گا میرے گرز کی ضرب کی تاب نہ لاسکے گا اسکے لنگر کو نہ اٹھا سکے گا مگر ایک اور شبہ جاہ ہے
وہ بھی سماعت فرمالیجیے وہ یہ ہے کہ جب میں حمزہ کو ضرب گرز سے پست کروں اور وہ خاک پر گرے اُسوقت
آپ اور اعظم جادو خود حمزہ کے قریب تشریف لیجائیں اور اسیر کرلیں کیونکہ حمزہ ایسے ویسے ساحر سے
اسیر نہ ہوگا گو وہاں سحر کا کوئی کام نہ ہوگا مگر پھر بھی زبردست اور صاحب لیاقت و صاحب حکومت
کا جانا اور ایسے زبردست کو اسیر کرنا زیبا ہے میں خود باندھ لیتا مگر مجھکو شرم آئیگی کہ میں کیا ایسے شخص کو
باندھوں جو کہ میرے ایک ضرب کی تاب نہ لاسکا جب میں گرز لگا کر ہٹونگا آپ سے پکار کر کہدونگا
کہ تشریف لائیے اور حمزہ کو باندھ لیجیے بس آپ دونوں صاحب جاکر باندھ لیجیے گا یہ جو افغان نے کہا
سوسن نے اعظم کی طرف دیکھا اور اشارہ سے کہا کہ آپکی کیا رائے ہے اعظم نے سوسن کا اشارہ پاکر
افغان کو جواب دیا کہ ہم نے یہ آپکی دونوں خواہشیں قبول کیں ہمارا کوئی نقصان نہیں ہے آپکے مقابلہ
کرنے میں بلکہ نفع ہے کہ ہمارے اہل لشکر نہ ہلاک ہونگے نہ حمزہ کے دونوں طرف کے اہل لشکر کشت
وخون سے محفوظ رہینگے اور ہم دونوں حریف بے گناہوں کے خون سے بری رہینگے ہمارا خاص منشا ہے
کہ ہم حمزہ یعنے طلسم کشا کو اسیر کرلیں اور طلسم فتح ہونے سے بچے وہ منشا ہمارا آپ کے مقابلہ سے حاصل
ہوجائے گا ہاں اُسوقت خدانخواستہ جبکہ آپ حمزہ کو نہ زیر کرسکینگے اور خود زیر ہوجائینگے اُسوقت
ہم ضرور سحر کرینگے اور بذریعہ سحر کے حمزہ سے مقابلہ کرینگے جسوقت تک کہ آپ سے اور حمزہ سے مقابلہ
ہوگا اور فیصلہ نہ ہوگا اُسوقت تک کوئی سحر نہ کریگا اور یہ جو کہا کہ جب میں حمزہ کو گرز سے پست کروں آپ
دونوں صاحب جاکر حمزہ کو باندھ لیں یہ بھی ہم کو قبول ہے کیونکہ جب آپ ہمارے لیے اتنی بڑی زحمت
گوارا کرینگے کہ حمزہ کو مقابلہ کرکے پست کرینگے تو کیا ہم سے یہ بھی ہو سکے گا کہ ہم اُنکو باندھ لیں اگر
ہم مقابلہ کریں اور حمزہ پر غالب آئیں تو کیا ہم اُسوقت یہ خیال کرینگے کہ کوئی دوسرا آکر حمزہ کو باندھ
لے آپکا حق بجانب ہوگا کہ اس قدر لنگردار گرز کا وار کیجیے گا اُسوقت آپ میں یہ طاقت کہاں
ہوگی کہ اس کام کو کیجیے حواس تو درست نہ ہونگے نہیں ہم ضرور بموجب آپکے کہنے کے عمل کرینگے
کیونکہ یہ احسان آپکا ہم پر ہوگا اگر طلسم کشا اسیر ہوجائیگا افغان نے جواب دیا کہ بہتر بس اسی طور
سے ایک پرچہ پر تحریر کردیجیے اس امر کا خیال رہے کہ یہ احسان میرا صرف آپ لوگوں پر نہیں ہوتا ہے
بلکہ تمام ساکنان طلسم و نیز بادشاہ طلسم پر ہوتا ہے میں آپ سے سچ عرض کرتا ہوں کہ اگر تمام عالم

کے ساحر جمع ہوکر اس امر کی کوشش کرین کہ ہم حمزہ کو اسیر کرلین اور طلسم کو بچالین یہ غیر ممکن ہی حمزہ سے کوئی لڑ ہی نہین سکتا ہو کسی ساحر کا سحر حمزہ پر اثر نہین کر سکتا ہی جبکہ یہ امر ہو تو بیکار ہی ہان جو ہین مقابلہ کرونگا یہ مقابلہ قوت و طاقت کا ہی جو قوی ہوگا وہ زیر کرلیگا اس صورت سے تو حمزہ زیر ہو سکتا ہی سحر سے تو نہین کوئی اُس پر غالب آسکتا ہی دوسرے میرا یہی منشا ہی کہ کیون اہل لشکر دونون طرف کے ہلاک ہون بیکار کو ہزارون جانین تلف ہون اگر اسی طور سے یہ لڑائی سر ہو جائے تو کیا نقصان ہی جیسا کہ ابھی آپ نے فرمایا آعظم جادو نے جواب دیا کہ آپ کا خیال بہت درست ہی ہم کو قبول ہی اور ہم پسند کرتے ہین بلکہ آپکی خواہش کے موافق تحریر بھی کیے دیتے ہین یہ کہکر اور پرچہ کاغذ اُٹھا کر جو کچھ افغان نے کہا لکھدیا اُسپر اپنے دستخط اور سوسن کے بلکہ کل اہل دربار کے کردیے اور ایک مکان برائے قیام افغان گرززن بہت پاکیزہ مقرر کیا اور چند خادم و خدمتگار سوسن نے کہا یہ تو بتائیے کہ حمزہ ادھر کیون آنے لگا اگر وہ آئے گا تو دربند سوسن پر آئے گا یہان اُسکا کیا کام ہی ہان جب لوح حاصل کریگا اُسوقت اسطرف کو دربند آعظم کے فتح کرنے کو آئے گا ابھی اُسکا یہان کیا کام ہی یہان آپ کا قیام کرنا بیکار ہی بھائی صاحب آپ بھی دربند سوسن پر چلین اور افغان گرززن بھی افغان گرززن نے جوابدیا کہ جب حمزہ دربند سوسن پر آئیگا اور اُسکو معلوم ہوگا کہ سوسن جادو نہین ہی وہ دربند آعظم کو گئی ہی بس وہ ضرور دربند سوسن کو ترک کرکے ادھر کو آئیگا کیونکہ جب تک اُنسے مقابلہ نہ کریگا اور ان کو زیر نہ کریگا تو لوح اُسکو کیونکر ملے گی اور دربند کیونکر فتح ہوگا بس جب یہان آئے گا اُس سے مقابلہ کیا جائے گا آعظم نے کہا کہ آپ کی راے بہت ٹھیک ہی اسی مقام پر قیام کرنا بہتر ہی سوسن نے کہا کہ بہتر افغان کے لیے جو مکان مقرر ہوا تھا افغان دربار سے اُٹھکر مع مقہور جادو کے اس مکان مین آیا آعظم نے کہدیا افغان سے کہ جب تک آپ یہان ہین میرے مہمان ہین میرے اوپر مہربانی فرماکے جو نان و نمک مجکو نصیب ہی وہ نوش فرمایئے افغان نے کہا کہ بہت خوب گو جو کچھ میرے پاس ہی وہ بھی آپ ہی کا ہی اگر مین اپنے پاس سے کھاتا تو وہ کسکا تھا آپ ہی کا تھا اگر آپ کو یہ منظور ہی تو مجکو بھی بسر و چشم قبول ہی یہ کہکر اور اُٹھکر اُس مکان مین چلا آئے جب یہ چلا گیا آعظم نے سوسن سے کہا کہ تم ہو بیوقوف اسوقت ہم مقابلہ سے بچتے ہین ہمارے اہل لشکر ہلاکت سے بچتے ہین اپنی بلا دوسرے کے سر جاتی ہی بدون درد سر طلسم کتنا ہاتھ آیا جاتا ہی جو ہمارا منشا ہی وہ حاصل ہوتا ہی ہم کیون

شکار کرے میرا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ حمزہ کو زیر کریگا سوسن نے کہا کہ مین کب آپکے خلاف عرض کرتی ہون میری بھی تو یہی خواہش اور یہی خوشی ہے کہ کسی طور سے حمزہ اسیر ہو جائے اعظم نے کہا کہ یہ امر ہو جائے گا اطمینان رکھو نہ تمھارے اہل لشکر سے کوئی ہلاک ہوگا نہ میرے اور حمزہ اسیر ہو جائے گا سوسن نے کہا بہت خوب اعظم نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آگئے مگر ہر ایک کی زبان پر افغان گرزرن کی تعریف تھی اور ہر ایک یہ کہہ رہا تھا کہ ہم نے آجتک ایسا جوان قدآور وصاحب تن و توش نہین دیکھا جیسا افغان گرزرن ہے اُدھر اعظم نے دونون وقت کا کھانا مقرر کیا پچاس خوان دونون وقت جانے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ افغان گرزرن یہان کو اعظم پر اعظم جادو کے مہمان ہین اور حمزہ صاحبقران کا انتظار کر رہے ہین کیونکہ خواجہ نے یہ خیال کر لیا تھا دل مین کہ جب مجکو عرصہ ہوگا اور مین نجاؤنگا تو صاحبقران ضرور بیقرار ہو کر وہانسے چل کھڑے ہونگے پہلے وربند سوسن پر آئینگے جب یہ معلوم ہوگا کہ سوسن جادو وربند سوسن کو چھوڑ کر بخوف عمرو طرف وربند اعظم کے اپنے بھائی کے پاس چلی گئی ہے اور وہان ہے صاحبقران ادھر کو آئینگے اُسمے مین مقابلہ کرونگا اسی خیال سے یہان مقیم ہین اور یہی کلمہ خواجہ نے اعظم وسوسن سے کہا بھی تھا خواجہ تو یہان مقیم ہین ہر روز بوقت صبح گھنٹہ دو گھنٹہ کے لیے اعظم کے دربار مین آتے ہین اور کہتے ہین کہ آپ لوگ ملاحظہ کرینگے کہ مین کیونکر حمزہ کو زیر کرتا ہون راوی کہتا ہے کہ خواجہ ایسے چرب زبان اور شیرین کلام اور فصیح ہین کہ اُنھون نے اپنی طرف اعظم کو بسبب چرب زبانی اور شیرین کلامی کے کر لیا ہے اور اعظم جادو انکا بہت معتقد اور دوست ہو گیا ہے دل مین یہ اپنے خیال کرتا ہے کہ اگر افغان نے حمزہ کو زیر کر لیا تو مین جہانتک ہوگا اُسکو اپنا ملازم کر لونگا جانے ندونگا جو یہ مانگے گا دونگا کیونکہ ایسے پہلوان اور ایسے جوان ممکن نہین ہوتے ہین بلکہ اسکے ذریعہ سے تمام دنیا پر قبضہ ہو جائے گا حمزہ کے زیر ہونے سے کل لشکر حمزہ وکل سردار حمزہ اطاعت کرینگے لشکر کثیر ہوگا جہان جہان حمزہ کی حکومت ہوگی وہ بدون مقابلہ قبضہ مین آجائے گی باقی رہے اور ملک وہ اسکے ذریعہ سے قبضہ مین آجائینگے جب یہ میری ملازمت کو قبول کر لیگا اُسکو مہمات ملک گیری پر مقرر کر دونگا اور ملک گیری کر کے تمام عالم پر قبضہ کر لون گا میری حکومت دور دور ہو جائیگی اس ایسا پہلوان اور مجھ ایسا ساحر جب دونون ملکر کوشش کرینگے تو تمام عالم مین میری ہی حکومت ہوگی اور میری شجاعت وبہادری کے سکہ پڑینگے عجب نہین کہ مین طلسم پر بھی قبضہ پا جاؤنگا

اعظم جادو وایسے ایسے خیال کرتا ہی اور افغان گرزرن کی محبت والفت اسکے دل مین پیدا ہوتی جاتی ہی اور سوسن کے بھی دل مین راوی افغان کو تو یہان مقیم رکھتا ہی اب حال صاحبقران کا بیان کرتا ہی کہ صاحبقران جمال راہدار کو ہمراہ لیے ہوئے چلے آتے ہین طرف دربند سوسن کے اتفاق سے صاحبقران کا گذر اُس مقام پر ہوا کہ جہان ملکہ پرجبیں آفتاب منظر کا باغ ہی اور ملکہ فراق صاحبقران مین شب وروز تڑپا کرتی ہی کیونکہ یہ جب برائے کمک بے ستون جادو گئے تھے تو اسی مقام پر یہ صاحبقران کو دیکھکر عاشق ہوئی اُس سودائے عشق مین بے ستون جادو سے اپنی علالت کا بہانہ کرکے اپنے مقام پر چلی آئی تھی گو بے ستون خود اسیر عاشق تھا مگر کیا کرے اظہار عشق نہ کر سکتا تھا ملکہ کے وصل کی آرزو دل مین لیکر دنیا سے طرف جہنم کے گیا خیر اس سے تو کچھ غرض نہین ملکہ بھانجی ہی شندکال کی یہ تحریر کر چکا ہون جلد اول مین یہ اس خیال سے اپنے مقام پر چلی آئی تھی کہ وہان پہونچکر اپنے دل کو بہلاونگی اُسوقت تک کہ جسوقت طلسم کشا طلسم کو فتح کرے اگر طلسم کشا نے طلسم کو فتح کر لیا تو اسوقت اُسکی خدمت مین حاضر ہو کر اپنا مدعائے دل ظاہر کرونگی یا شندکال نے طلسم کشا کو اسیر کر لیا تو اُسوقت مین طلسم کشا کی کمک کرونگی اور طلسم کشا کو قید شندکال سے رہائی دیکر بیرون طلسم نکل جاونگی اور اپنا اظہار عشق کرونگی یقین ہی کہ اس احسان کے عیوض مین وہ مجھکو قبول کرے اور مجھکو اپنے وصل سے شادکام کرے بس یہ ایسے ایسے خیال اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی دل مین کیا کرتی تھی اور اس فراق مین جلا کرتی تھی دن بدن اسکی حالت خراب ہوتی جاتی تھی آثار عشق چہرے پر ظاہر ہوتے جاتے تھے اسنے چند ساحر مقرر کیے تھے کہ جو اسکو ہر وقت حالات صاحبقران کی خبر دیا کرتے تھے طائرون نے اس سے کل واقعہ بربادی کوہ بے ستون و قتل بے ستون جادو کا بیان کیا یہ سُنکے بہت خوش ہوئی اب اسکو زیادہ تر امید یہ ہی کہ ضرور طلسم کشا طلسم کو فتح و برباد کرے گا یہ اتفاق سے بالائے کوہ بیٹھی ہوئی صحرا کی سیر کر رہی تھی دل بہلا رہی تھی مگر تصویر خیالی صاحبقران کی اسکے روبرو موجود تھی یہ اُس سے باتین کر رہی تھی صاحبقران کا تصور بندھا ہوا تھا کہ یکایک طائران سحر نے آکر اسکو خبر دی کہ اے ملکہ آگاہ ہو کہ طلسم کشا مع جمال راہدار کے یکہ و تنہا برائے بربادی دربند سوسن چلا تھا اتفاق سے اس جنگل مین اُسکا گذر ہوا ہی فلان درخت کے سایہ مین کھڑا ہوا اپنا پسینہ خشک کر رہا ہی اُسکا قصد ہی کہ یکہ و تنہا جاکر دربند

سوسن کو فتح کروان اُسکا عیار عمرو براے خبر دربند سوسن گیا تھا اسکو سوسن جادو نے اسیر کرلیا ہی
اُسکی رہائی اور دربند کی بربادی کی فکر مین چلا ہی یہ سُننا تھا کہ ملکہ بیقرار ہوگئی دل مین کہنے لگی کہ ہوگا یہی
نہ کہ لوگ نام بدنام کرینگے کرین دل پر کسی کا اختیار نہین ہی بڑے بڑے بادشاہون کی بیٹیان اس دل کے
ہاتھون نکل گئین ہین تو مین کیا ہون ملکہ مہ جبین الماس پوش ملکہ بران شمشیرزن کہ انکے باپ
بڑے بڑے طلسمون کے بادشاہ تھے بلکہ خداوند طلسم کہلاتے تھے یہ جب عاشق ہوکر شریک طلسم کشا
ہوگئین اور انھون نے شراکت کرکے طلسم کو برباد کرایا تو مین کیا چیز ہون اب وقت بیٹھے رہنے کا نہین
ہی بلکہ کمک طلسم کشا کا ہی کسی کا اب پاس و لحاظ نہ کرو ہوگا ننگ و ناموس خواہ بدنامی ہو خواہ نیکنامی
اپنے دل کی مطابعت کرو کیونکہ اب تم سے فراق کی تکلیف اُٹھ نہین سکتی ہی اگر اسوقت مین کمک
کرونگی تو ضرور طلسم کشا کو خیال ہوگا اُسکو بھی تم سے ایک قسم کی الفت ہوگی دوسرے لوگ جب یہ
سنینگے کہ ملکہ مہ جبین طلسم کشا پر عاشق ہی اور طلسم کشا اسکی طرف سے دربند سوسن کو یکہ و تنہا گیا
اور اس نے طلسم کشا کی کمک نہ کی یہ کیسی عاشق تھی اور کیسا عشق تھا کہ معشوق پر تو وقت پڑا اور
عاشق نے خبر نہ لی یہ بالکل خلاف ہی عشق و عاشقی کے اب جو کچھ ہو وہ ہو ہم کو طلسم کشا کی کمک و مدد
و شراکت واجب و لازم ہی یہ اسنے دل سے باتین کرکے اپنے باغ مین آئی اپنے وزیرزادی کو بلایا اور اُس سے
کہا کہ اب مجھ مین تاب صبر باقی نہین ہی نہ مجھ سے صبر ہو سکتا ہی نہ دل مین قوت ہی صدمہ فراق کے
اُٹھانے کی نہ قلب مین طاقت ہی کہ بار غم کو اُٹھاؤن اور اب میری یہ نوبت ہی کہ مین قریب ہلاکت
ہون اگر تم کوئی صورت وصال یار کی نہ نکالوگی تو مین اپنے کو ہلاک کرونگی اور ریزۂ الماس سے اپنی جان
دونگی سو وہ الماس پھانک لونگی وزیرزادی نے بلائین لیکر عرض کیا کہ آپ کے دشمن جان دین آپ کے
بدھی اپنے کو ہلاک کرین یہ کنیز آپ پر سے صدقہ ہوکر مرجائے آپ کی الا بلا لیکر دنیا سے جائے آپ کیون اسقدر
بیقرار ہوتی ہین اور بے صبر ہین حاضر ہون جو تدبیر فرمایئے مین سر آنکھون سے بجا لاؤن اگر حکم ہو تو مین
طلسم کشا کو جا کر اُٹھا لاؤن اور آپ کے پہلو مین بٹھا دون مگر ملکہ صرف اسقدر خیال ہی کہ ننگ و عار ہی ملکہ
نے جواب دیا کہ مین اسکو خیال کرون یا اپنے دل کی اطاعت کرون وہ تو قابو سے نکلا جاتا ہی کسی پہلو قرار نہین
لیتا ہی سواے وصل کے کوئی دوسری تدبیر نہین ہی وزیرزادی نے عرض کیا کہ پھر تشریف لے چلیے مین
آپکی وکالت کرونگی اور طلسم کشا کو راضی کرونگی اس امر مین کم وقعتی ہی مگر ہو گیا کیا جائے ملکہ نے کہا

کہ اچھا جو ہم تدبیر بتائین وہ کرو وزیرزادی نے عرض کیا کہ ارشاد ہو ملکہ نے کہا کہ ابھی ابھی طائران سحر نے آکر مجکو خبر دی ہی کہ طلسم کشا یکہ و تنہا سواے ایک جمال راہدار کے جو کہ ملازم تھا سوسن کا وہ کسی تدبیر سے طلسم کشا کا شریک ہو گیا ہی اور کوئی ہمراہ نہین ہی اُسکو ہمراہ لیے ہوئے طرف دربند سوسن کے جاتا ہی براے بربادی دربند سوسن یہ وقت کمک ہی اگر اسوقت مین اُسکی کمک کیجائیگی تو اُسکو بہت بڑا خیال ہوگا لہذا وہ ادھر کو آیا ہی فلان مقام پر زیر سایہ درخت کھڑا ہوا ہی تو کسی تدبیر سے طلسم کشا کو یہان لے آ اور اُسکو میرا مہمان کر پھر دیکھا جائیگا یہ خبر طائران سحر نے دی ہی وزیرزادی نے جواب دیا کہ آپ مطمئن رہیے مین ابھی جاتی ہون اور طلسم کشا کو لاتی ہون یہ کہکر وزیرزادی تخت پر سوار ہوئی اور سحر کرکے چلی یہان ملکہ نے یہ خیال کرکے کہ وزیرزادی ضرور طلسم کشا کو لائیگی لہذا معشوق آتا ہی کچھ بناؤ کرو تاکہ اُسکی نگاہون مین اچھی معلوم ہو باغ کو آراستہ کرو یہ سوچ کر ملکہ نے اُسی وقت تیاری باغ کا حکم دیا کارپردازان سرکار نے دم بھر مین باغ کو مثل عروس شب اول کے آراستہ کردیا ہر شی قرینہ سے لگادی اگر آراستگی باغ و آرایش ملکہ کا حال تحریر کیا جائے تو طول ہوگا لہذا مین اسکو ترک کرتا ہون صرف اسقدر کافی ہی کہ ہر شی ہر مقام کے لائق آراستہ کی گئی روشنی کا سامان کیا گیا روش پٹری درست کی گئی آئینہ بندی کی گئی اُدھر ملکہ نے غسل فرمایا زلفون مین شانہ کیا پوشاک گلنار اُس قتال عالم نے زیب تن کی زیور جواہر نگار پہنا از سرتاپا دریاے جواہر مین غوطہ لگایا عطر سہاگ ملا اپنے کو مثل عروس شب اول کے آراستہ کیا خواصون مصاحبون وانیسون و جلیسون کو بھی حکم دیا کہ تم سب بھی اپنے کو آراستہ کرو آج ہم نے ایک محفل قرار دی ہی انھون نے بھی اپنے تئین خوب آراستہ کیا خلاصہ یہ کہ ملکہ بناؤ سنگار کرکے بیٹھی کہ اب میری وزیرزادی میرے معشوق کو لیکر آتی ہوگی یہان ملکہ تو انتظار کر رہی ہی اُدھر وزیرزادی صاحبقران کی تلاش مین چلی یہ راہ مین ہی راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران جمال راہدار کے ہمراہ چلے آتے ہین جب اُس مقام پر پہونچے تو از سرتا پا عرق تھے اور پیاس بھی لگی تھی یہان جو ہوا جسم مبارک مین لگی اچھی معلوم ہوئی آپ نے جمال سے فرمایا کہ ای بھائی جمال مجکو پیاس شدت سے لگی ہوئی ہی لہذا مین اس درخت کے سایہ مین کھڑا ہوتا ہون پسینہ بھی خشک کرتا ہون تم کہین سے تلاش کرکے پانی لاؤ تاکہ پانی پیکر تشنگی کو فرو کرون اس عرصہ مین جو کسل راہ ہی وہ بھی دفع ہو جائیگا ہم بھی پانی پئینگے اور مرکب کو پلائینگے اُسکے بعد منزل مقصود کی طرف چلینگے جمال نے جواب دیا کہ بہت خوب جمال براے تلاش آب سرگردان ہوا

کنوئین جھانکنے لگا تمام نظر کو ہر طرف دوڑانے لگا صاحبقران زیر درخت کھڑے ہو گئے ہوا کھانے لگے خلاصہ یہ کہ جمال ایک چشمہ پر پہونچا اسنے منھ ہاتھ دھویا اپنے مرکب کو پانی پلایا خود پیا صاحبقران کے لیے پانی لیکر آیا صاحبقران نے بھی منھ ہاتھ دھویا پانی نوش فرمایا اشقر دیوزاد پر سے اُتر پڑے جمال سے کہا کہ اشقر کو بھی لیجاکر پانی پلالاؤ جمال اشقر کو لیکر گیا اشقر نے بھی پانی پیا جمال مع اشقر کے پھر حاضر ہوا کہ صاحبقران نے جمال سے کہا کہ اشقر کو پانی پلالائے جمال نے کہا کہ جی ہان اب صاحبقران نے قصد کیا تھا کہ مرکب پر سوار ہو کر طرف منزل مقصد کے روانہ ہون کہ ایک برق چمکی کہ جس کے سبب سے صاحبقران کی آنکھون مین چکا چوندسی ہو گئی صاحبقران نے جمال سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ساحر آتا ہے یہ برق اُسی کے آمد کی ہے دیکھو لو کہ کون ہے ایسا نہ ہو کہ وہ یہ کہے کہ مجکو دیکھ کر حمزہ بھاگ کھڑا ہوا جمال نے کہا کہ یا صاحبقران آپ اپنی منزل کی طرف تشریف لے چلیے ساحر آتا ہے تو آنے دیجیے آپ اس سے کیا غرض صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کبھی نہ ہو گا جب تک یہ ساحر یہان آکر جانہ لیگا اُسوقت تک مین کہین نہ جاؤنگا جمال خاموش ہو رہا کہ یکایک ایک تخت نمودار ہوا جمال و صاحبقران نے دیکھا کہ اُس تخت کے اوپر ایک ساحرہ بیٹھی ہوئی ہے اور وہ تخت اسی طرف کو چلا آتا ہے چونکہ ملکہ کی وزیرزادی صاحبقران کو بخوبی پہچانتی تھی اور دیکھ چکی تھی دوسرے ملکہ کو طائران سحر نے خبر بھی دی تھی کہ فلان مقام پر طلسم کشا زیر درخت موجود ہے اُسی پتہ پر بموجب کہنے ملکہ کے وزیرزادی چلی تھی یہان آکر پہونچی دور سے اسنے شناخت کر لیا کہ یہ طلسم کشا ہے خلاصہ یہ کہ تخت لیکر زمین پر آئی تخت پر سے اُتر کر صاحبقران کو بہت جھک کر مجرا کیا صاحبقران حیران ہین کہ یہ کون ہے اور اسنے کہان مجکو دیکھا اور کیون اسقدر ادب سے اسنے مجرا کیا اسکا کیا سبب ہے وزیرزادی مجرا کر کے اور ہاتھ باندھکر سامنے کھڑی ہو گئی جب صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ ہاتھ باندھے سامنے کھڑی ہے کچھ کلام نہین کرتی ہے تو خود مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے نازنین تیرا کیا مطلب ہے کیون خاموش کھڑی ہے کچھ بیان تو کر تاکہ معلوم ہو اگر میرے برلانے کا ہو تو مین کوشش کرون اور تیری آرزو برلاؤن اگر کسی نے تیرے اوپر جبر کیا ہو تو بیان کر مین اُس ظالم کو جاکر قتل کرون اگر کسی نے تیرے ملک وغیرہ کو چھین لیا ہو اور اُسپر قبضہ کر لیا ہو تو مجکو لے چل مین اُس سے مقابلہ کر کے تیرا ملک و مال تجکو دلا دون کیونکہ ہم کو تو ہمارے خدا نے اسی غرض سے خلق فرمایا ہے کہ جسپر مشکل ہو اور جو مبتلائے رنج و بلا ہو اُسکی کمک

کرین اور اُسکو بلا سے نجات دین لہذا تو جلد بیان کر جب اسطور سے صاحبقران نے فرمایا تو وہ یون فرج
ہین سے گوہر فشان ہوئی کہ ای شاہ شاہان وای سلطان سلطانان وای صاحبقران عالیشان یہ کنیز بھی
آپ کی کنیزون مین سے ہی مگر خدا پرست نہین ہی ایک مدت سے مشتاق قدم حضور کی زیارت کی تھی اور یہ اشتیاق
تھا کہ آپ کے نور قدم سے اپنی آنکھونکو روشن کرون اور شرف زیارت سے مشرف ہون اسوقت مین
اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی تھی کہ مجکو طائران سحر نے جوکہ مین نے آپ کی خبر کے لیے مقرر کیے تھے خبر دی کہ
صاحبقران عالیشان اس مقام پر تشریف لائے ہین فلان صحرا مین جلوہ فرما ہین چونکہ مجکو معلوم ہوچکا
تھا کہ حضور اسطرف ضرور تشریف لائینگے براے فتح طلسم مین کتاب مین دیکھ چکی تھی اسی غرض سے
مین نے طائر مقرر کیے تھے جب اُنھون نے خبر دی تو مین خوش ہوگئی کہ میری آرزو پوری ہوئی اور اب مراد
دلی برآئے گی مین ایک حاجت رکھتی ہون وہ حاجت سواے آپ کے اجرا نہ ہوگی کیونکہ آپ بیکسون
اور مظلومون کی حاجت روائی فرماتے ہین مجکو سحر کے ذریعہ سے ثابت ہوا تھا کہ یہ حاجت میری سواے
طلسم کشا یعنی حمزہ صاحبقران کے کوئی نہ برلا سکیگا اسی سبب سے حضور کا انتظار تھا وہ حاجت
یہ ہی کہ یہان سے تھوڑی دور پر میرا ملک ہی اُس پر ایک ظالم نے آکر قبضہ کرلیا ہی چونکہ مین عورت ذات
تھی اُس سے نہ لڑسکی بھاگ کھڑی ہوئی وہ کل ملک پر قابض ہوگیا جب سے ہزارون تدبیرین
کین مگر مقصد ہاتھ نہ آیا آخر کوہ جو سامنے پہاڑی ہی اُسپر ایک خانہ باغ تیار کیا اُسمین رہنا اختیار کیا
جبکہ یہ معلوم ہوا کہ آپ کی بدولت مین اپنی مراد کو پہونچونگی اور آپ اسی طرف سے طرف دربند
سوسن کے تشریف لے جائینگے بس اُسدن سے اسی باغ مین مقیم تھی اور آپ کا انتظار کررہی تھی چنانچہ
آج میری مراد برآئی آپ تشریف لائے پس اب میرا ملک اُس ظالم سے دلوا دیجیے اور میرا قبضہ اُسی
ملک پر فرما دیجیے تاکہ مین اپنی مراد کو پہونچون اور آپکے جان و مال کو دعا دون اور ترقی دولت و اقبال کی شب
و روز خداوند سے دعا کیا کرون صاحبقران نے فرمایا کہ مین تیرے ملک کو اُس ظالم کے قبضہ سے نکالدونگا
اور تیرے زیر حکومت کردونگا مگر ایک شرط سے اُسنے عرض کیا کہ وہ شرط کیا ہی فرمایا تجکو دین اسلام قبول
کرنا پڑیگا عرض کیا کہ پہلے مین دین اسلام قبول کرونگی مجکو انکار کیا ہی فرمایا کہ مین تیری کمک ضرور کرونگا
اُسنے عرض کیا کہ ابھی کلمہ تو مین نہین پڑھونگی کیونکہ آپکو ساحرون سے مقابلہ کرنا ہی ہان بعد فتح طلسم و
قتل شنگال کلمہ بھی پڑھونگی فرمایا کہ اچھا اب مطیع اسلام ہونا اُسنے کہا کہ بسر و چشم صاحبقران نے فرمایا

که پھر مجھکو اُس ملک کی طرف لے چلو تاکہ مین تیرے حریف کو قتل کرکے تیرا ملک تیرے قبضہ مین کرون اور خود اپنی منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہون اُسنے عرض کیا کہ آپ یکہ و تنہا ہین یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین آپ کو تنہا لے چلون وہ سامنے میرا باغ ہے آج شب کو آپ وہان قیام فرمایئے جو نان و نمک مجھکو نصیب ہے وہ نوش فرمایئے بوقت صبح اپنے لشکر کو طلب کرونگی اُسکو ہمراہ لیکر تشریف لے چلیے گا آپ نے فرمایا کہ مجھکو جلدی ہے اور لشکر کے آنے مین عرصہ ہوگا میرا کام ہرج ہوگا میرا ایک دوست مبتلاے بلا ہے ایسا نہ ہو کہ مجھکو یہان عرصہ ہو وہ وہان قتل کر ڈالا جائے تو یہ بھی خرابی ہو مین اُسی کی کمک کو جاتا ہون تم خود میرے ہمراہ چلو اور دور سے اُس ملک کو بتادو مین تنہا جاکر اُسکو فتح کر لونگا لشکر کے ہمراہ جانے مین عرصہ ہوگا کیونکہ وہ بھی تو لشکر لیکر آئے گا لشکرون مین مقابلہ ہوگا نہ معلوم کب مہلت ہو اتنے عرصہ مین وہان اُسکا خاتمہ ہو جائیگا اُسنے جوابدیا کہ آپ اس امر سے اطمینان رکھیین میرا لشکر کل بوقت سحر حاضر ہوگا اور اس لڑائی مین عرصہ نہ ہوگا دوسرے مین آپ کو اکیلا تو ہرگز ہرگز نہ جانے دونگی اگر ایسی ہی تعجیل ہے تو آپ تشریف لیجائین جب اُسطرف سے مراجعت فرمایئے گا اُسوقت میری کمک فرمایئے گا اتنے دنون جہان مین مبتلاے بلا رہی ہون اور دس پندرہ دن سہی آپ کا ہرج کار نہ ہو میرے لیے آپ اپنا نقصان نہ فرمایئے مین تو مبتلاے بلا ہون جب واپس آیئے گا اُسوقت رحم فرمایئے گا یہان تو اب رنج و صدمہ اُٹھانے کی عادت ہوگئی ہے بموجب مصرعہ رنج سہتے سہتے پتھر کا کلیجہ ہوگیا + اُس نازنین نے اسطور سے تقریر کی کہ صاحبقران کا دل دُکھ گیا اور بیقرار ہوکر فرمایا کہ تم صدمہ نہ کرو مین بدون تمھاری حاجت روائی کیے یہانسے نہ جاؤنگا چاہے عرصہ ہو جائے ہو چلو تمھارا باغ کہان ہے اُس میرے دوست کا خدا مالک ہے شائد مین تمھاری حاجت روائی کرون خداوند کریم کو اچھا معلوم ہو وہ اُسپر رحم فرماکے کوئی صورت اُسکی رہائی کی نکالدے اور وہ اُس بلا سے نجات پائے جب یہ صاحبقران نے فرمایا اُسنے کہا کہ تشریف لے چلیے وزیرزادی ملکہ کی صاحبقران سے اس طرح کی تقریر کرکے اُنکو اپنے ہمراہ لیکر چلی وہ جو سُنا ہوگا آپ نے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز وہ اسوقت تدبیر وزیرزادی نے کی کہ یہ فقرہ دیکر صاحبقران کو ملکہ کے باغ مین لے چلی چونکہ عاقلہ تھی یہ تدبیر کی جب صاحبقران چلنے لگے تو جمال راہدار نے صاحبقران سے اشارہ کیا کہ کچھ مجھکو عرض کرنا ہے ذرا سن لیجیے صاحبقران ٹھہر گئے جمال راہدار نے چپکے سے عرض کیا کہ یہ کیا آپ غضب کرتے ہین کہین ایسا نہ ہو کہ یہ فقرہ دیتی ہو آپکو یہانسے بُلا کر لیجائے اور غافل پاکر

اسیر کرلے تو بڑی خرابی ہو ایسا نہ ہو کہ اسکو سوسن جادو نے مقرر کیا ہو کہ جب طلسم کشا اسطرف کو آئے تو کوئی مکاری کرکے طلسم کشا کو اسیر کرلینا دیکھیے ذرا سمجھ بوجھ کے تشریف لے چلیے صاحبقران نے فرمایا کہ آؤ اس سے کوئی خوف نہین ہے اُسکی پیشانی سے آثار مکر و فریب نہین پائے جاتے ہین یہ سچی ہے اگر ایسا ہوا بھی تو کیا کیا جائے جو مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا خدا حافظ و نگہبان ہے وہی مالک و مختار ہے ہم کو اُسکی ذات پر بھروسہ ہے جو اُسنے ہمارے مقدر مین لکھدیا ہے وہ پیش ضرور آئیگا تقدیر کا لکھا اور کلک قدرت کی تحریر مٹ نہین سکتی ہے آؤ چلو کوئی خوف نہ کرو یہ فرماکے آپ اُسکے ہمراہ ہولیے بلا خوف و خطر ناچار جمال راہدار بھی ہمراہ چلا یہانتک کہ وزیرزادی صاحبقران کو بالاے کوہ لائی وہان طائران سحر نے ملکہ کو خبر دی کہ ملکۂ عالم مبارک ہو آپ کی وزیرزادی طلسم کشا کو لیکر آتی ہین بالاے کوہ طلسم کشا آچکا ہے یہ سُننا تھا کہ ملکہ باغ باغ ہوگئی پھولون نہ سمائی تھی پیرہن تنگ ہوگیا غنچۂ آرزو کھل گیا گل مراد شگفتہ ہوگیا وزیرزادی کو دل مین ہزارون دعائین دینے لگی کہ جسنے یہ میری حالت دیکھکر یہ کوشش کی کہ معشوق کو لیکر آئی خدا اُسکا دونون جہان مین بھلا کرے بس یہ خبر پاکر ملکہ خواصون کو ہمراہ لیکر خوش خوش بدرِ باغ معشوق کے استقبال کو آئی اُدھر وزیرزادی خوش خوش صاحبقران کو لیکر داخل خانہ باغ ہوئی صاحبقران و جمال نے اُس باغ کو خوب آراستہ پایا ہواے دلکش آرہی تھی نونہالان باغ پھولون نہ سماتے تھے اشجار بار اثمار سے زمین کے بوسے لے رہے تھے یا سجدہاے شکر ادا کر رہے تھے خلاصہ یہ کہ وزیرزادی صاحبقران کو لیکر اُس مقام پر پہونچی کہ جہان ملکہ کھڑی ہوئی صاحبقران کا انتظار کر رہی تھی صاحبقران نے کل باغ کی سیر کی ہر شی کو قرینہ و قاعدہ سے پایا کہ یکایک صاحبقران کی نگاہ ملکہ پر جا پڑی لاحول کہکر آپ نے اپنا سر نیچا کرلیا اور ٹھہر گئے اُس نازنین سے فرمایا کہ یہ تو کہان مجکو لے آئی کیا اپنا باغ بھول گئی کسی دوسرے کے باغ مین مجھے لے آئی یہان تو کسی کا ناموس ہے مین نامحرم ہون میری نگاہ پڑ گئی ایسی کوئی نادانی کرتا ہے کہ جمال نے صاحبقران سے اشارہ سے عرض کیا کہ مین نہ کہتا تھا کہ اسمین مکر ہے ظاہر ہوا نہ صاحبقران نے فرمایا کہ خاموش رہو دیکھا جائے گا اُدھر صاحبقران کی تقریر سُنکے اُسنے جواب دیا کہ یا صاحبقران زمان مین اُسوقت آپسے عرض کرنا بھول گئی تھی معاف فرمائیے گا ہم دو بہنین ہین مین آپ کی آمد کی خبر سُنکے آپ کے لینے کو گئی تھی انکو یہان چھوڑ گئی تھی کہ تم سامان دعوت اور ضیافت کرو اور باغ کو آراستہ کرو مین صاحبقران کو لیکر آتی ہون یہ وہی ہے آپ کچھ خیال

نہ فرمائین یہ آپ کی خادمہ و کنیز مثل میرے ہے کسی غیر کا ناموس نہین ہے ہم دونون کو آپ کا از حد اشتیاق تھا
خداوند نے آرزو پوری کی کہ آپ تشریف لائے ہین آپ کو لیکر یہان آئی ہے آپ کے استقبال کے لیے
سب ملازمون کو لیکر کھڑی ہوئی یہ بھی آپ کی کنیز ہے اسکا آپ سے پردہ کیا ہے جب یہ صاحبقران نے
سُنا تو کہا کہ خیر اب تم نے کہا پہلے تو کہا نہین تھا میری اسمین کیا غلطی تھی تمھارا قصور تھا اُسنے عرض
کیا کہ واقعی میرا قصور تھا معاف فرمائیے گا اب صاحبقران اُسکے ہمراہ طرف بارہ دری کے چلے اب
جو قریب پہونچکر بہ نگاہ غور دیکھتے ہین تو صاحبقران کو کچھ صورت آشنا معلوم ہوئی جیسے نگاہ سے
نگاہ لڑی ایک خدنگ کمان ابرو چھوٹ کر صاحبقران کے دل پر پڑا کہ دوسار ہو گیا صاحبقران بھی
اُس نازنین مہ جبین کو دیکھکر فریفتہ ہو گئے صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک نازنین مہ جبین از
سرتاپا ناز و کرشمہ سے بھری ہوئی دلبری و دلربائی بات بات سے پیدا شان رعنائی ہویدا دونون ابرو
مثل محراب کعبہ گویا ترکان خونخوار برائے صف آرائی صف بستہ ہین عارض مثل گل سرخ کے سیب
ذقن نایاب دندان گوہر آبدار سے زیادہ صاف زلفین دوش پر پڑی ہوئی برائے عاشق کمند آسا بل
کھا رہی ہین گلا صراحی دار سینہ پر جوبن کا اُبھار از سر تا پا نور کے سانچے مین ڈھلی ہوئی نور رخ سے
تمام باغ روشن مزاج مین سادہ پن گلنار لباس پہنے ہوئے دریائے جواہر مین غوطہ مارے ہوئے
جھرمٹ مین خواصون کے کھڑی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گرد ماہ تابان کے ستارے ہین یہ دیکھنا تھا
کہ خود صاحبقران اُسکے عاشق ہو گئے خدنگ عشق کے نشانہ ہو گئے راوی بیان کرتا ہے کہ جب
ملکہ بے ستون جادو کی کمک کو گئی تھی اور صف آرا ہوئی تھی صاحبقران کی جب نظر ملکہ پر پڑی تھی
تو کچھ میلان اُس زمانہ مین پیدا ہوا تھا اور ملکہ تو دل و جان سے عاشق ہوئی تھی کہ جسکا یہ انجام ہوا کہ جب
صاحبقران اسطرف تشریف لائے تو بیقرار ہو کر وزیر زادی کو بھیجکر بُلا لیا اسوقت جو صاحبقران نے دیکھا
اور پورے طور سے بہ نگاہ خریداری اور بہ نگاہ غور دیکھا تو اُس الفت دیرینہ نے نمود کیا اُسی کا ظہور ہوا خلاصہ
یہ کہ صاحبقران بھی فریفتہ ہوئے جیسا کہ شاعر کہتا ہے شعر دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر + از سوے
کینہ کینہ و از سوے مہر مہر + کیونکر نہ صاحبقران فریفتہ ہوتے کیونکہ ملکہ تو جان و دل سے عاشق جمال
باکمال صاحبقران ہو گئی تھی فراق صاحبقران مین زندگی شاق تھی آمدم بر سر مطلب صاحبقران
نے دل کو سنبھالا اور دل سے خطاب کر کے فرمایا کہ کیون اسقدر بیقرار ہوتا ہے ٹھہر جا تیرے جزع و فزع

لی تھی تدبیر کیا بیٹھی اُدھر آپ آفت جان و برباد کن خانمان نے مسکرا کر کہا کہ تشریف لائیے قدم رنجہ فرمایئے
مسکرانا تھا کہ صاحبقران کے دل پر ایک چوٹ لگی آپ نے ضبط کر کے فرمایا کہ حاضر ہوا حاضر ہوا آپ نے
کیون اسقدر زحمت فرمائی یہ تو آپ کی ہمشیرہ کے ساتھ آتا ہی تھا آپ کے اشتیاق مین راوی بیان کرتا
ہی کہ اگر صاحبقران نہ ہوتے دوسرا کوئی ہوتا تو ضرور اُسکے منہ سے آہ نکل جاتی اور بیشک غش کھا کر گر پڑتا
مگر صاحبقران سا صابر کب ایسی حالت ہونے دیتا ہی ضبط کو کام فرمایا اور اُسی طرف دیکھتے ہوے چبوترے
پر تشریف لائے کہ ملکہ نے بڑھکر صاحبقران کا ہاتھ تھام لیا ہاتھ کا ہاتھ مین آنا تھا کہ اُدھر اُسکو سکون
ہوا اِدھر اُنکو ملکہ اُسی طرح سے ہاتھ پکڑے ہوے صاحبقران کو بارہ دری مین لائی لا کر مسند پر بٹھایا
صاحبقران نے بارہ دری کو خوب آراستہ و پیراستہ پایا سامنے ایک طرف وزیرزادی اور ایک طرف
ملکہ بیٹھ گئی کہ صاحبقران نے دونون کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ای ملکۂ ماہ فلک خوبی و ای گل گلشن محبوبی
آپ دونون صاحب اسطرف تشریف لائین میرے برابر اپنے مہمان کو سرفراز فرمائین یہ کیا کہ آپ لوگ
سامنے بیٹھی ہوئی ہین وزیرزادی نے جواب دیا کہ میری تو یہ لیاقت نہین ہی کہ مین برابر بیٹھون ہان جو اس
پہلو کے بیٹھنے کے لائق ہین وہ بیٹھین گی مین کہان اور یہ پہلو کہان صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تم نے
کیا کہا یہ معما میری سمجھ مین نہین آیا ذرا صاف طور سے کہو وزیرزادی نے عرض کیا کہ گستاخی معاف اگر
ایسی باتین آپ سمجھ جائیے تو خدا نخواستہ پتھر کے ہو جائیے مگر صبر فرمائیے تھوڑے عرصہ مین سب راز آپ کو
ظاہر ہو جائینگے اور جو پہلو مین بیٹھنے کا مشتاق ہوگا وہ پہلو مین آ کر بیٹھ جائیگا خداوند کریم نے یہ دن تو
نصیب کیا کہ ایک مقام پر محبوب و مطلوب جمع ہوئے صاحبقران نے حیران ہو کر فرمایا کہ یہ تم کیا
باتین کر رہی ہو کچھ میرے ذہن مین نہین آتا ہی کہ کیسے مطلوب و محبوب مین تو اس قابل نہین ہون کہ
کسی کا طالب ہون اور کوئی میرا مطلوب ہو نہ مین یہ لیاقت رکھتا ہون کہ کوئی میرا طالب ہو مین مطلوب
ہون وہ زمانہ گذر گیا اور وہ وقت اب گیا کہ کسی کو محبوب بناؤن اور خود محب بنون یا کوئی میرا محب ہو
مین محبوب بنون اب نہ وہ زمانہ ہی نہ وقت بقول جناب کاشف لکھنوی شعر کاشف کسی حسین
سے الفت جہان مین + اب کیا کرین شباب کا عالم گذر گیا + اب وہ دل ہی نہ رہا وہ ولولہ ہی نہ رہا
جو کوئی ہمارا مشتاق ہوگا یہ تمھارا کہنا بیکار ہی صاف طور سے بیان کرو وزیرزادی نے عرض کیا کہ اسقدر
عجز و انکسار نہ فرمایئے اب بھی وہ عالم ہی کہ ہزارون جان دینے پر آمادہ ہین اور ہزارون مشتاق جمال ہین

یہی خواہش ہے کہ ایک نگاہ ادھر کو دیکھ لیں یہ آپ کا فرمانا بیجا ہے کہ وہ زمانہ گذر گیا ماشاءاللہ اب بھی وہ عالم ہے کہ تمام حسینان جہان آپ پر سے صدقہ کیے تھے یہ کیا آپ فرماتے ہین یا صاحبقران تھوڑے عرصہ مین آپ پر ظاہر ہوا جاتا ہے کہ کون آپ کا طالب ہے اور آپ کس کے مطلوب ہین یہ کہکر اور ملکہ کی طرف دیکھکر کہا کہ ای ملکہ اب جاکر پہلو مین بیٹھو باتین کرو بی یہ نخرہ مجھکو اچھا نہین معلوم ہوتا ہے یہ نخرہ کسی اور سے جاکر کرو یا تو وہ بیقرار تھی کہ راتون کو نیند نہ آتی تھی یا اب یہ حال ہے کہ جب وہ آگئے ہین تو اسقدر انکار ہے کہ پہلو مین نہین بیٹھتی ہو اگر یہی بات تھی تو پھر مجھ کم بخت کو کیون بھیجا کہ مین انکو یہان لائی انکے کام کا بھی ہرج کرایا لے بس نخرہ ہو چکا شرم و حیا کو بالاے طاق رکھو پہلو مین جاکر بیٹھو دیکھو کوئی مہمان ہوا ہے مہمان کے دل کو نہین دکھاتے ہین ملکہ نے مسکرا کر جواب دیا کہ واہ ری مجھکو ایسی باتین نہین بھاتی ہین پھر ساتھ ایسی باتین نہ کر مین نے کب تم سے کہا تھا کہ تم جاکر لے آؤ دل تو اپنا چاہا مرتی تو آپ ہین نام میرا کرتی ہین کیا خوب مین کیا جانون کہ فراق کسے کہتے ہین اور اشتیاق کسکا نام ہے یہ الفاظ تو آجتک مین نے کبھی سُنے بھی نہ تھے میرے کان ان باتون سے آشنا بھی نہ ہوئے تھے بس اپنی چونچ بند فرمائیے اور جائیے پہلو مین بیٹھیے یا جسکے لیے بُلا کر لائی ہو اُسکو لاکر بٹھاؤ وزیرزادی نے کہا کہ واہ کیا خوب یہ تو وہ مثل ہوئی کہ اگر مین تم کو سچ کہون تو تم مجکو جھوٹ بھی نہ کہو یہ حالت میری ہی تو ہے کہ رات اختر شماری و دن آہ و زاری مین کٹتا تھا ہمہ وقت یہی ذکر تھا مین ہی تو اشعار عاشقانہ پڑھا کرتی تھی مین ہی تو درد آمیز باتین کیا کرتی تھی مین ہی تو آہ سرد بھرا کرتی تھی مین ہی تو بے ستون جادو کی کمک کو گئی تھی اور وہان سے یہ سودا مول لیکر آئی تھی مین ہی تو کوہ بے ستون کے میدان مین کسی کو دیکھکر عاشق ہوئی تھی اور بے ستون جادو سے علالت کا عذر کرکے چلی آئی تھی اور یہان تڑپ تڑپ کر رات و دن بسر کرتی تھی مین ہی نے تو طائر سحر کسی کی خبر کے لیے مقرر کیے تھے مجھ ہی کو طائران سحر نے کسی کے آنے کی خبر دی تھی آپ ہی مین نے تو یہ کہا تھا کہ مین اپنے کو ہلاک کرونگی نہین تو کوئی تدبیر کرو مین ہی نے تو برلے لینے کے اپنی وزیرزادی کو روانہ کیا تھا یہ سب کام مین ہی نے تو کیے ہین تم بیچاری غریب کیا جانو جب اسطور سے وزیرزادی نے کہا ادھر تو صاحبقران نے کان کھڑے کیے کہ یہ کیا واقعہ ہے ادھر ملکہ نے شرما کر سر جھکا لیا اور آہستہ سے کہا کہ تو بڑی شوخ ہے خدا نہ کرے کہ کوئی اپنی بات تجھ سے کہے اور اپنے راز سے مجکو آگاہ کرے ٹھہر تو جا کیسا سمجھتی ہون وزیرزادی نے جواب دیا کہ سچ کہنے والا تو ہمیشہ بُرا ہوتا ہے اپنے

دل سے تو اسوقت کی خوشی کا حال دریافت کرو کہ کیسا شاد ہوگا چہرہ پر رونق آگئی ہی کل ہی کا ذکر ہی کہ یہی چہرہ مثل زعفران کے زرد تھا آنکھوںمین حلقہ پڑے ہوئے تھے اسوقت وہی رخسار ہین کہ گلنار ہو رہے ہین خون ٹپک رہا ہی کسقدر بشاش ہوا اور کیا چہرہ کا حال ہی پھولون نہین سماتی ہو مسکرائے دیتی ہو جب وزیرزادی نے اسطور سے کہا ملکہ نے کہا کہ تم بڑی آفت کی پرکالہ ہو زیادہ چرب زبانی اچھی نہین بیچ نی اپنی زبان بند کرو وزیرزادی بولی کہ ملکہ تم کو ہمارے سر کی قسم پہلو مین جاکر بیٹھو مہمان کی خاطر کرو اگر ایسا ہی تھا تو مجکو بھیجکر طلب کیون کیا یہ کہکر ملکہ کا ہاتھ پکڑکے صاحبقران کے پہلو مین بٹھادیا ملکہ سر جھکاکر بیٹھ گئی اب وزیرزادی نے روبرو صاحبقران کے بیٹھکر کہا کہ یا صاحبقران اپنے مشتاق سے کلام کیجیے اُسکے ہاتھ سے شراب نوش فرمایئے صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے تم مجھ سے کُل واقعہ بیان کرو کیونکہ تم تو مجکو کچھ اور تفرقہ دیکر لائی ہو کہ میرے ملک پر میرے دشمن نے قبضہ کرلیا ہی وہ ملک مجکو دلادیجیے یہ تم نے کہا تھا یہان آکر یہ رنگ ہوا اب صاف طور سے بیان کرو اُسوقت وزیرزادی نے جواب دیا کہ یا صاحبقران اصل واقعہ یہ ہی کہ ملکہ بھانجی ہین شندکال جادو کی نام مبارک آپ کا ملکہ رجیس افتاب ہی انکو بے ستون جادو نے اپنی کمک کے لیے طلب کیا تھا جبکہ آپ سے مقابلہ ہو رہا تھا یہ آپکے روے زیبا پر فریفتہ ہوئین اور زیادہ تر بیقرار ہوئین تو مین انکو وہان سے لیکر بے ستون سے یہ کہکر کہ ملکہ کی طبیعت علیل ہوگئی ہی لے آئی یہان آکر انکی اور حالت خراب ہوئی مین نے طائران سحر مقرر کیے تھے کہ آپکے حالات سے آگاہ کرتے رہین چنانچہ طائران سحر نے آکر خبر دی کہ صاحبقران فلان مقام پر یکہ و تنہا موجود ہین یہ آپ کے فراق مین بیقرار تھین ان پر فراق آنجناب شاق تھا مین نے خیال کیا کہ آپکو جاکر لے آؤن مین خدمت عالی مین حاضر ہوئی اگر اصل واقعہ بیان کرتی تو آپ اسوقت تشریف نلاتے یہ فرماتے کہ بعد واپسی دیکھا جائے گا انکا یہان کام تمام ہوجاتا بس مین نے قول سعدی پر عمل کیا کہ سعدی کا قول ہی دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز مین آپکو اس بہانہ سے لائی میرا قصور معاف ہو اپنے فراق دیدہ کا انتظار کشیدہ سے کلام کیجیے تاکہ وہ بھی خوش ہو صاحبقران نے فرمایا کہ واقعی تم بہت بڑی چالاک اور عقیل ہو اگر تم یہ حال بیان کرتین تو مین کبھی نہ آتا کیونکہ میرا بھائی خواجہ عمرو کے رہائی کی فکر مین لشکر سے یکہ و تنہا نکلا تھا جمال راہدار نے مجکو اُنکے حال سے آگاہ کیا کہ اُنکو سوسن نے اسیر کرلیا ہی مجکو تاب نہ آئی مین چل کھڑا ہوا ملکہ کسی کو اس حال سے آگاہ کرکے

نے کہا خیر اب تو تم یہان لے آئی ہو بہت بڑا فقرہ دیا وزیرزادی نے عرض کیا کہ آپ نے میرے اوپر مہربانی فرمائی احسان کیا بلکہ ایک کی جان بچائی ہین آپ کی بہت ممنون و مشکور ہوئی یہ احسان آپ کا میرے اوپر ہوا آپ یہان تشریف رکھیے مین جاتی ہون آپ کے اہل لشکر کو آگاہ کرتی ہون انکو لاتی ہون مع لشکر سیاہ کے طرف دربند سوسن کے تشریف لے چلیے صاحبقران نے فرمایا کہ مین ٹھہر نہین سکتا ہون صبح کو مین ضرور روانہ ہونگا یہ رات تمھاری خاطر سے یہان بسر کرونگا بوقت سحر سفر کرونگا زیادہ ٹھہر نہین سکتا ہون وزیرزادی نے عرض کیا کہ بہت خوب ہم سب آپ کے ہمراہ چلینگے آپ نے فرمایا کہ یہ مین کب گوارا کرونگا کہ عورتین میرے ہمراہ ہون مین کسی کے مدد کا خواستگار نہین ہون میری بدنامی ہے کہ صاحبقران جادوگرنیون کو ہمراہ لیکر آئے ہین دوسرے میرے دین و مذہب مین ساحرہ سے عقد وغیرہ جائز نہین ہے ہم لوگ ساحرہ سے عقد نہین کرتے ہین جب تک وہ سحر سے توبہ نہین کرتی ہے تمھاری بلکہ اس امر کو کب گوارا کرینگی وزیرزادی نے عرض کیا کہ یہ امر کیا مشکل ہے وہ ضرور سحر سے توبہ کرینگی انکو تو صرف آپکے دیدار سے غرض ہے اگر عشق صادق رکھتی ہونگی تو کبھی انکار نہ کرینگی صاحبقران نے فرمایا کہ اگر یہ امر ہے تو بعد فتح دربند سوسن جب مین ادھر آؤنگا اسوقت دیکھا جائیگا وزیرزادی نے جواب دیا کہ اب تو یہ امر ممکن نہین ہے انکو بھی ہمراہ لیتے چلیے یہ آپ کی خدمت کرینگی آپ کے دشمنون سے مقابلہ کرینگی صاحبقران نے فرمایا کہ ہم لوگون مین عورت پر سے جہاد ساقط ہے عورت جہاد نہین کر سکتی ہے پھر مین کیونکر ان کو ہمراہ رکھون اور یہ مقابلہ کرین جہان انھون نے اتنی دنون صبر کیا ہے وہان اور کچھ دنون صبر کرین دوسرے یہ امر ہے کہ یہ کافر ہین مین خداپرست ہون مجھ پر انکے ہاتھ کا کھانا و پینا سب حرام ہے وزیرزادی نے عرض کیا مین آپ سے عرض کرتی ہون کہ یہ اسوقت تو مطیع اسلام ہوتی ہین اور باطل پرستی کو ترک کرتی ہین ہان جب آپکو فتح طلسم سے مہلت ہوگی اسکے بعد یہ سحر سے توبہ کرینگی اسوقت آپ انسے عقد فرمالیجیے گا اب یہ صرف آپ کی خدمت مین رہا کرینگی آپ کے دیدار سے اپنے قلب مہجور کو ناصبور کو تسکین دے لیا کرینگی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو سب مین نے مان لیا سوائے ہمراہی کے یہ مین کبھی نہ مانونگا اسمین میری بدنامی ہے وزیرزادی نے عرض کیا کہ ہم لوگ یون آپ کے ہمراہ نہ ہونگے بلکہ اسطور سے لشکر مین اور دور اپنے خیمے وغیرہ برپا کرتے ہوئے چلے آئینگے جب آپ دربند پر پہونچینگے اور فرودکش ہونگے تو ہم بھی ایک سمت کو حاضر رہینگے جہان آپ سے

لشکر مین اور ساحر ہین وہان ہم بھی ہونگے انمین آپ کا کیا نقصان ہے ہان جب ساحرون سے مقابلہ ہوگا اُسوقت ہم بھی نکلکر مقابلہ کرینگی غیر ساحرون کے مقابلہ کے وقت خاموش کھڑے ہوئے تماشہ دیکھا کرینگے راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران کا خود دل آچکا تھا فرمایا کہ اچھا مین ٹھہر نہین سکتا ہون صبح کو ضرور طرف دربند سوسن کے روانہ ہونگا مین ٹھہرونگا نہین وزیرزادی نے جواب دیا کہ بہتر یہ ہے کہ ملکہ سے کہا کہ اپنے ہاتھ سے جام پلاؤ اب شرم و لحاظ نہ کرو بس شرم و حیا ہوچکی یہ کہکر کشتی شراب کی ملکہ کے آگے بڑھادی ملکہ نے شرماکر ایک جام شراب سے لبریز کیا اور منھ پھیر کر صاحبقران کی طرف بڑھادیا صاحبقران نے وہ جام ہاتھ سے لیکر کہا کہ جب تک تم مطیع اسلام نہ ہوگی اُسوقت مجھ پر یہ شراب و دیگر اشیا حرام ہین جب تک کہ تم اطاعت اسلام نہ کروگی اور سامری و جمشید پر لعنت نہ کروگی ابھی کلمہ نہ پڑھو اس امر کا خیال رہے کہ جب تک تم سحر سے توبہ نہ کروگی اُسوقت تک مین تم سے عقد وغیرہ نہین کرونگا ہان جیسا کہ تمھاری وزیرزادی نے کہا ہے کہ بعد فتح طلسم تم سحر سے توبہ کرنا مین تمھارے ساتھ عقد کرونگا یہ جو صاحبقران نے فرمایا ملکہ نے آہستہ سے کہا کہ مجکو اطاعت اسلام مین یا سامری و جمشید پر لعنت کرنے مین کب عذر و انکار ہے مین نے اطاعت اسلام جان و دل سے کی اور سامری و جمشید پر لعنت کی مطیع اسلام ہوئی راوی کہتا ہے کہ ملکہ مع وزیرزادی و خواصون کے اُسیوقت مطیع اسلام ہوئی صدق دل سے اور سب نے اطاعت اسلام کی اب صاحبقران نے ملکہ کے ہاتھ سے جام شراب لیکر لب سے لگایا اور فرمایا کہ ای ملکہ مین نے تمھارا کہنا کردیا مین شراب نہین پیتا ہون بخدا یہ لم یزل میرے لیے حکیمون نے ماءاللحم تیار کیا ہے اُسکا استعمال کرتا ہون تم شوق سے شراب کو نوش کرو یہ فرماکر وہ جام ملکہ کے منھ سے لگادیا ملکہ پی گئی اب ملکہ نے اشارہ سے کہا کہ ارباب نشاط حاضر ہون یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت ارباب نشاط حاضر ہوئے صحبت رقص و سرود برپا ہوئی بسبب نشہ شراب کے ملکہ کا لحاظ برطرف ہوا باہم کلام ہونے لگے خلاصہ یہ کہ پہر رات گئے تک جلسہ آراستہ رہا اُسکے بعد خاصہ نوش کرکے پھر آکر محفل مین بیٹھے ناچ و گانے کی صحبت برپا ہوئی دو پہر رات تک یہی رنگ رہا اُسکے بعد جلسہ برخاست ہوا اب صاحبقران نے فرمایا کہ ای ملکہ مین اُسوقت سحر طرف دربند سوسن کے جاؤنگا جب اُدھر سے واپس آؤنگا تو پھر تمھارا مہمان ہونگا جس دن تم کہوگی یہان قیام کرونگا ملکہ نے عرض کیا کہ مین بھی ہمراہ چلونگی صاحبقران نے فرمایا کہ تمھارا [illegible]

نہین ہے ملکہ نے عرض کیا کہ مین نہ مانونگی اپنے کو ہلاک کرونگی اب یہ دامن ہاتھ سے نہ چھوڑونگی اگر آپ کو
یہ نہ منظور ہے تو پہلے مجکو قتل فرمائیے پھر تشریف لیجائیے مین منع نہین کرتی ہون یہانتک کہ ملکہ نے اسقدر
اصرار کیا کہ صاحبقران نے فرمایا کہ تم عقب مین آنا میرے ہمراہ نہ چلنا خلاصہ یہ کہ جب یہ قول و اقرار ہو چکا
ایک مسہری پر صاحبقران نے جاکر آرام فرمایا ایک پر ملکہ نے خلاصہ یہ کہ بوقت صبح صاحبقران نے
بیدار ہوکر نماز سحر ادا فرمائی اور ملکہ سے رخصت ہوکر جمال راہدار کو ہمراہ لیکر طرف دربند سوسن کے روانہ
ہوئے ملکہ روتی رہ گئی بعد جانے صاحبقران کے ملکہ نے بھی حکم دیا کہ سب خواصین تیار ہون یہ حکم
دینا تھا کہ سب تیار ہونے لگین تھوڑے عرصہ مین سب سامان درست ہو گیا ملکہ بھی مع وزیرزادی
و خواصون کے عقب صاحبقران مین طرف دربند سوسن کے روانہ ہوئی صاحبقران تو قطع منازل
و طی مراحل فرماتے چلے جاتے ہین عقب صاحبقران مین ملکہ بھی ادھر کا حال سنیئے کہ حکیم استقلیتوس
کل لشکر کو لیکر چلے ہین دو منزلہ سہ منزلہ کرتے چلے آتے ہین یہان باغ ملکہ مین صاحبقران نے ایک شب
قیام کیا اب جو صاحبقران چلے تو ایک صحرا مین پہونچے تھے ایک طرف سے تتق گرد کا پیدا ہوا صاحبقران
نے جمال راہدار سے فرمایا کہ کوئی لشکر آتا ہے ذرا ٹھہر جاؤ دیکھین یہ کسکا لشکر ہے اور کدھر سے آتا ہے اور کدھر
کو جائیگا ابھی صاحبقران کا یہ کلام تمام نہ ہوا تھا کہ پشت کی طرف سے آواز آئی کہ او جمال راہدار تو
کہان گیا تھا تو نے بڑی نمک حرامی کی کہ سوسن سے بغاوت کی اب اپنے باپ طلسم کشا کو اپنے ہمراہ
لیکر طرف دربند سوسن کے برائے قتل سوسن جادو چلا ہے مین کب تجکو اور طلسم کشا کو زندہ چھوڑتا ہون
کہ تم دونون دربند سوسن تک جاؤ اور سوسن جادو سے مقابلہ کرو راوی بیان کرتا ہے کہ جب سوسن جادو
اعظم کوہ کی طرف جانے لگی تھی تو ایک ساحر کو مقرر کر گئی تھی اور اُس سے کہہ گئی تھی کہ جہان تم کو
جمال راہدار ملے اُسکو اسیر کر لانا چھوڑنا نہین یہ حال کسی سے اُسنے نہین کہا تھا اس ساحر کا نام
سبقت جادو ہے اُسکو اسی منصب پر مقرر کیا تھا اور بہت انعام دینے کا اقرار تھا یہ ساحر جمال راہدار
کی تلاش مین پھر رہا تھا کہ اتفاق سے ادھر بھی تلاش کرتا ہوا آ نکلا جمال و صاحبقران کو دیکھا پہچان
لیا صاحبقران کے حال سے ہر ایک آگاہ ہے ہر ایک کے صفحہ دل پر صاحبقران کی تصویر کھنچی ہوئی
ہے اگر خواب مین بھی دیکھ لے تو پہچان لے کہ یہ طلسم کشا ہے اسنے جو دیکھا تو پہچان لیا دل مین کہا کہ خوب
وقت پر طلسم کشا اور جمال سے سامنا ہوا دونون کو اسیر کر کے لے جاؤنگا بہت کچھ انعام پاؤنگا یہ

لہکر اسنے پکارا یہ جو صدا کان میں آئی جمال نے و صاحبقران نے پلٹ کر دیکھا صاحبقران نے تو
ایک ساحر کو دیکھا کہ بہت قوی ہیکل تمام جسم سے اُسکے شعلے نکلتے ہوئے للکارتا ہوا ادھر کو چلا آتا ہی
جمال نے پہچان لیا کہ یہ سبقت جادو ملازم خاص سوسن جادو ہی صاحبقران سے عرض کیا کہ
بڑا غضب ہوا سبقت جادو میری اور آپ کی گرفتاری کے لیے بحکم سوسن جادو آتا ہی معلوم ہوتا ہی
کہ سوسن کو آپ کے آنے کی خبر مل گئی جب تو اُسنے سبقت کو روانہ کیا صاحبقران نے فرمایا کہ آتا ہی
تو آنے دو کیا بنا لیگا اپنے منھ کی کھائے گا جبکہ مین سوسن سے لڑنے کو چلا ہون تو اُسکے ملازمون کی کیا
حقیقت ہی اور کیا اصل میرا خدا میرا حافظ و نگہبان ہی تم کچھ خوف نہ کرو یہ جو صاحبقران نے فرمایا جمال ابھی ارا
خاموش ہوگیا اتنے عرصہ مین سبقت جادو قریب آگیا آتے ہی اُسنے پہلے صاحبقران پر سحر کیا یہ
خیال کرکے کہ جمال کا اسیر کرنا کوئی بات نہین ہی پہلے طلسم کشا کو اسیر کرلون پھر جمال کو اسیر کرونگا اُسنے
جو صاحبقران پر سحر کیا ایک شعلہ پیدا ہوا زمین سے اور وہ لپک کر طرف صاحبقران کے چلا صاحبقران
نے اسم اعظم پڑھکر جو دم کیا وہ شعلہ برطرف ہوگیا یہ حیران ہوا اسنے پھر سحر کیا کہ آگ برسنے لگی صاحبقران
نے اُسکو بھی اسم اعظم سے دفع کیا اُسنے سحر کیا کہ ایک ابر آسمان پر ظاہر ہوا اُس سے مار و عقرب برسنے
لگے صاحبقران نے اُسکو بھی دفع کر دیا ابکی جو سحر کیا تو ایک شیر ژیان جنگل سے پیدا ہوا اور صاحبقران
پر حملہ ور ہوا صاحبقران نے اُسکو عقرب سلیمانی سے قتل کیا جب اُسنے دیکھا کہ جو سحر مین نے کیا طلسم
کشا نے دفع کر دیا کوئی سحر طلسم کشا پر اثر نہین کرتا ہی کیا کرون کیونکر طلسم کشا کو اسیر کرون راوی کہتا
ہی کہ جو سحر اسنے کیا وہ صاحبقران نے برکت اسم اعظم سے دفع کر دیا آخر کو عاجز ہوکر یہ سحر کرکے زمین پر
گرا اور ایک اژدرہان کی صورت بنکر دم کشی کرتا ہوا طرف صاحبقران کے چلا صاحبقران نے اسم
اعظم دم کیا کہ وہ صورت اُسکی برطرف ہوگئی صاحبقران نے ہنسکر فرمایا کہ پہلے اپنی صورت دیکھ پھر
میرے اوپر حملہ کرنا یہ کونسا طریقہ مقابلہ کا ہی کہ چارون ہاتھ پانون پھیلائے ہوئے زمین پر پڑا ہی اور
میری طرف چلا آتا ہی اُسنے جو دیکھا اپنے کو اصلی صورت پر پایا وہ ہیئت برطرف تھی اب جو اُسنے اصلی
صورت پر اپنے کو دیکھا اسنے خیال کیا کہ طلسم کشا پر سحر اثر نہین کرتا ہی ضرور یہ طلسم کشا ہی اسپر کوئی
غالب نہ ہوگا طلسم ضرور فتح ہوگا سنگدل مارا جائیگا جو طلسم کشا کی میرے خیال مین اطاعت کریگا
وہ اچھا رہیگا مجکو بھی لازم ہی کہ اطاعت کرون کبھی غالب نہ آئیگا زیادہ کد کریگا تو مارا جائیگا مفت

مین جان جائیگی یہ دل سے باتین کرکے اُٹھ کھڑا ہوا زمین سے اور ہاتھ جوڑکر صاحبقران کی طرف چلا اور
دوڑکر صاحبقران کے قدمون پر گر پڑا اور یون کہنے لگا کہ میری خطا معاف فرمایئے آپ بیشک طلسم کشا
ہین اور قاتل ہین شنکال جادو کے مین نے آپ کی اطاعت کی سوسن کی کیا لیاقت ہی جو وہ
آپ سے مقابلہ کرسکے صاحبقران نے اُسکا سر اُٹھا کر اپنے سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ مین نے تیری
خطا معاف کی تو ادیان باطلہ کو ترک کر اور اطاعت اسلام کر اُسنے اُسیوقت اطاعت اسلام کی اور
صاحبقران کی شراکت کی صاحبقران سے پوچھا کہ آپ کسطرف تشریف لیے جاتے ہین کدھر کا
قصد ہی صاحبقران نے فرمایا کہ مین دربند سوسن کی طرف جاتا ہون برائے رہائی خواجہ عمرو
و برائے قتل سوسن جادو و برائے فتح طلسم سوسن و دستیابی لوح اُسنے ہاتھ جوڑکر عرض کیا
کہ حضور اُس طرف بیکار تشریف لیے جاتے ہین سوسن جادو تو عاجز ہوکر خواجہ کے ہاتھ سے
طرف دربند اعظم کے چلی گئی ہی اور خواجہ عمرو کو اپنے باغ مین قید کر گئی تھی اپنے سپہ سالار کو
مقرر کر گئی تھی برائے حفاظت خواجہ عمرو مگر مین نے بھی راہ مین سُنا ہی کہ مقہور جادو سپہ سالار
سوسن جادو اپنے بھائی کو لیکر بخدمت سوسن جادو گیا ہی مقہور کا بڑا بھائی مقہور کے
پاس آیا ہی اُسی کی آمد مین خواجہ عمرو باغ سوسن سے نکل گئے کیونکہ بہ سبب آمد افغان گرززن
مقہور غافل ہوا حفاظت نہ کرسکا خواجہ نے موقع پایا نکل گئے یہ بھی مین نے سنا ہی کہ افغان گرززن
برادر مقہور جادو اس قصد سے یہان آیا ہی کہ آپ سے مقابلہ کرے چنانچہ اعظم جادو و سوسن جادو
سے اقرار ہوگیا ہی کہ آپ لوگ تماشہ دیکھین مین طلسم کشا کو بفنون سپہ گری اور بزور و طاقت
اسیر کرلونگا وہ کیا لیاقت رکھتا ہی جو مجھ سے مقابلہ کرسکے ایک ذرا سے حملہ مین مین اُسکو اسیر
کرلونگا اُن دونون نے اُسکے کہنے پر عمل کیا ہی اور سوسن و مقہور جادو و افغان گرززن کوہ اعظم
پر مقیم ہین کہ جب طلسم کشا ادھر آئیگا تو اُس سے مقابلہ ہوگا یہ جو اُسنے بیان کیا صاحبقران نے
جمال کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اب ہمارا طرف دربند سوسن کے جانا بیکار ہی بلکہ لازم ہی کہ طرف
دربند اعظم کے چلین اور افغان گرززن سے مقابلہ کرین دیکھین کہ وہ کیسا پہلوان ہی اور
کسقدر زور و طاقت رکھتا ہی کہ ہم سے مقابلہ کو کہتا ہی جمال نے عرض کیا کہ حضور کو اختیار ہی
مین تو آپکے رکاب سعادت انتساب مین حاضر ہون جدھر تشریف لے چلیے گا آپکی خدمت

بجالاتا ہوا چلا چلو نگا جمال سے یہ سُنکے صاحبقران نے سیفت جادو سے کہا کہ اب تم رہبری کرو اور مجھکو طرف دربند اعظم کے لے چلو اُسنے عرض کیا بہت خوب بسم اللہ تشریف لے چلیے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ جو گرد و غبار بلند ہوا ہے یہ آمد لشکر کے آثار ہین یہ لشکر آلے اور معلوم ہولے کہ یہ لشکر کسکا ہے پھر ہین تمھارے ہمراہ چلون صرف یہ خیال ہے کہ کوئی حریف میرے اسطرف آنے کی خبر پاکر میرے مقابلہ کے قصد سے اپنے مقام سے نہ چلا ہو جب وہ یہان آکر پہونچے اور اُسکو معلوم ہو کہ صاحبقران یہان جو تھے آمد لشکر کو دیکھکر چلے گئے تو وہ خیال کریگا کہ حمزہ مجھسے ڈر گیا میرے خوف سے چلا گیا میری ہتک ہوگی اُن لوگون نے عرض کیا کہ ہم ہمراہ ہین جب حضور کا جی چاہے تشریف لے چلین یہ کہکر عقب صاحبقران آکر ایستادہ ہوا حمزہ صاحبقران بھی ایک درخت کے سایہ مین کھڑے ہوئے اُس گرد کی طرف ملاحظہ فرمارہے تھے کہ دامن گرد کا شگافتہ ہوا دامن گرد سے پچاس علم علامت پچاس ہزار لشکر کی پیدا ہوئی نشان کے ہر پھریرے پر تعریف خداوند کریم تحریر تھی اور ایک طرف سے اُس غبار کے بیس علم اور اژدرہاے آتشین پر علمدار لیے ہوئے بیٹھے تھے ظاہر ہوئے اُنکے بھی پھریرون پر حمد الٰہی مرقوم تھی کہ وہ علمدار آکر ایک طرف کو ٹھہرے کیونکہ اُنکو حکم تھا کہ جہان پر صاحبقران کو دیکھنا ٹھہر جانا پھر آگے کو نہ جانا کیونکہ ہم تلاش صاحبقران مین چلے جیسے اُن علمدارون نے صاحبقران کو زیر سایہ درخت جلوہ گر دیکھا ایک طرف صف باندھکر کھڑے ہوئے اُنکے بعد اور جلوس سواری نمودار ہوا وہ بھی ایک طرف کو صف بستہ ہوا چونکہ صاحبقران دور تھے بدینوجہ صاحبقران نے بخوبی نہ پہچانا اُن لوگون کے بہ سبب بلندی کے کہ وہ ہاتھیون پر سوار تھے صاحبقران کو پہچان لیا مگر جب صاحبقران نے سبکو دیکھا تو کچھ صورتین آشنا معلوم ہوئین ورنہ نشانہاے لشکر سے کہ وہ سرخ تھے یہ صاحبقران پر ثابت ہوگیا کہ یہ لشکر ساحرون و غیر ساحرونکا خدا پرست ہے سب مسلمان ہین کیونکہ کفار کے لشکر کے علمون کے پھریرے سیاہ ہوتے ہین صاحبقران حیران و پریشان ہین کہ یہ لشکر کسکا ہے اور اُس لشکر کا کون بادشاہ ہے اور یہ یہان کیون قیام پذیر ہوا ہے کیونکہ یہ مقام تو قیام کرنے کا نہین ہے نہ وقت شام قریب ہے کہ منزل کریگا اور ان لوگونکو کہین مین نے دیکھا بھی یہ خیال دل مین کرتے جاتے تھے اور ملاحظہ فرماتے جاتے تھے کہ صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ بعد گذر جانے جلوس سواری کے اب آمد لشکر کی شروع ہوئی دیکھا کہ ایک حکیم وضع ایک نیم تخت پر سوار ہے برابر اُسکے ایک تخت اور اُسپر غاشیہ پڑا ہوا بائین طرف اُس لشکر کے لشکر ساحرون کا اُنکا افسر اژدر سحر پر سوار عقب مین لشکر بیشمار عقب لشکر اثاثہ بارگاہ کا ادھر اُس تخت سوار نے اُن لوگون

سے پوچھا کہ تم نے اس مقام پر کیون قیام کیا اسکا کیا سبب ہی انھون نے جواب دیا کہ ہم نے موافق حکم کے
عمل کیا انکا حکم تھا کہ جہان پر صاحبقران کو دیکھنا پھر آگے نہ بڑھنا اُسی مقام پر قیام کرنا چنانچہ ہم نے
یہان آکر صاحبقران کو تشریف فرما دیکھا ملاحظہ فرمایا کہ وہ زیر درخت صاحبقران عالیشان جلوہ فرما
ہین اسی طرف ملاحظہ فرما رہے ہین اسقلینوس نے سر اُٹھاکر اُسطرف دیکھا صاحبقران کو جلوہ گر
پایا راوی کہتا ہی کہ حکیم اسقلینوس عقب صاحبقران لشکر لیکر چلے تھے اب یہان آکر پہونچے راہ مین
صاحبقران سے ملاقات ہوئی اگر صاحبقران باغ ملکہ مین قیام نہ فرماتے تو ہرگز ہرگز اسقلینوس
سے ملاقی نہ ہوتے اُس قیام کے کرنے سے یہ ہوا کہ لشکر آکر صاحبقران سے ملحق ہوگیا جب اسقلینوس
نے اُن لوگون کی زبانی سُنا اور خود بھی صاحبقران کو تشریف فرما دیکھا اُدھر جب صاحبقران نے اس
لشکر کو دیکھا اور ملاحظہ کیا کہ لشکر نے قیام کیا خود اُس لشکر کی طرف اس قصد سے چلے کہ ذرا چلکر دیکھون کہ
یہ کون لوگ ہین اور یہ کسکا لشکر ہی صاحبقران ادھر سے چلے اُدھر سے اسقلینوس برائے قدمبوسی
صاحبقران چلے جب صاحبقران قریب پہونچے اب صاحبقران نے پہچانا کہ یہ لشکر میرا ہی اور یہ
تخت پر جو سوار ہین یہ حکیم اسقلینوس ہین اور وہ جو لشکر ساحران ہی وہ بھی میرا لشکر ہی یہ دیکھکر
صاحبقران اُس مقام پر ٹھہر گئے اور جمال راہدار سے فرمایا کہ دیکھا تم نے حکیم اسقلینوس کو اب
تک ہی معلوم ہوتا ہی کہ جب چوبدار نے انکو رقعہ دیا ہی وہ اُس رقعہ کو پڑھکر فوراً مع لشکر کے وہانسے چلے
تھے کہ اسوقت پہونچے خیر اب انکو بھی ہمراہ لیکر طرف دربند کے چلین گے ہم نے تو چاہا تھا کہ یکہ و تنہا
جاکر دربند کو فتح کرین مگر حکیم اسقلینوس نے ساتھ نہ چھوڑا آتے ہین تو آنے دو ادھر حکیم نے جب
بخوبی پہچان لیا تو مع حکیم شیاطین و وزیر بے ستون و دیگر سردارون کے تخت پر سے اُترکر پیادہ پا
ہوکر رومال سے ہاتھ باندھکر خدمت صاحبقران مین آیا اور صاحبقران کے قدم پر گرکے عرض کرنے
لگا کہ ہم غلامون سے کونسی ایسی خطا سرزد ہوئی کہ ہم کو چھوڑکر حضور یکہ و تنہا روانہ ہوئے جو خطا سرزد
ہوئی ہو اُسکو معاف فرمایئے صاحبقران نے حکیم کے سر کو اُٹھاکر سینہ سے لگایا ہاتھ کھولے فرمایا کہ کوئی
تم لوگون سے خطا نہین ہوئی بلکہ یہ سبب ہوا کہ مین نے تم سے کہا کہ مین طرف دربند سوسن کے
جاتا ہون تم لوگون نے منع کیا وہان خواجہ عمرو قید تھے مجھکو خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو مین ان لوگون کے
کہنے پر عمل کرون اور وہان خواجہ کو سوسن جادو قتل کرڈالے تو بڑی خرابی ہو بس مین بوقت شب

کیا

جمال کو ہمراہ لیکر چل کھڑا ہوا تم لوگون کے اطمینان کے لیے رقعہ لکھکر چوبدار کو دے آیا اسقلینوس نے
عرض کیا کہ جب مجکو بوقت سحر رقعہ ملا مین فوراً اُسیدن کل لشکر کو لیکر روانہ ہوا راہ مین یہ دعا مانگتا
ہوا چلا آتا تھا ای کریم کارساز وای رب بے نیاز وای جامع المتفرقین مجکو قدمبوسی صاحبقران کی
راہ مین نصیب ہو خداوند کریم نے میری دعا قبول فرمائی کہ آپ کے قدمونسے ملا دیا کہان تک اسکا
شکر ادا کرون بعد حکیم اسقلینوس کے اور سب سردارون نے قدمبوسی حاصل کی صاحبقران نے
سب پر مہربانی اور شفقت فرمائی ہر ایک سے بخندہ پیشانی ملے خلاصہ یہ کہ حکیم اسقلینوس نے
حکم دیا کہ اسی مقام پر خیمے وغیرہ برپا کرو آج یہان قیام کرینگے کل صاحبقران طرف دربند سوسن
کے روانہ ہونگے صاحبقران نے فرمایا کہ قیام کرنے کی کیا ضرورت ہے لشکر کو حکم کوچ دو اسقلینوس
نے عرض کیا کہ عدول حکمی تو نہین کرسکتا ہون مگر میری خوشی یہ ہے کہ آج یہان قیام فرمایئے کل یہانسے
بوقت سحر تشریف لے چلیے آیندہ جو مرضی مولی از ہمہ اولی صاحبقران نے بھی خیال فرمایا کہ اب
خواجہ تو رہا ہوگئے ہین اب کوئی اندیشہ بھی نہین ہے جب تو یہ جلدی تھی کہ ایسا نہ ہو کہ وہ خواجہ کو
قتل کر ڈالے اسکا تو خوف اب نہین ہے حکیم کے کہنے پر عمل کرو اور یہ اب دربند سوسن کی طرف چلتا ہے
بلکہ دربند اعظم کی طرف چلتا ہے یہ خیال فرماکے صاحبقران نے فرمایا کہ خیر جو تمھاری مرضی قیام کرو اسوقت
سب خیمے وغیرہ برپا ہوگئے ادہر لشکر صاحبقران فروکش ہوا اُدہر پہلوے لشکر صاحبقران مین
ملکہ برجیس نے بھی خیمہ اپنے برپا کیے ادہر یہ لشکر اُترا اُدہر ملکہ بھی اپنے خیمہ مین اُتری اسقلینوس
صاحبقران کو لیکر داخل بارگاہ ہوئے سب لشکر اُترا دربار آراستہ ہوا اسقلینوس نے صاحبقران
سے کیفیت راہ دریافت کی صاحبقران نے سب حال بیان فرمایا اور فرمایا کہ ملکہ برجیس بھی میرے
ہمراہ ہین انھین کے باغ مین قیام کرنے سے تو یہ امر ہوا کہ میرے تمھارے ملاقات ہوگئی ورنہ محال
تھا اسکے بعد صاحبقران نے منصب جادو کا آنا اور مقابلہ کرنا اور اسکا مطیع ہونا اور حال
رہائی خواجہ عمرو و سوسن جادو کا طرف کوہ اعظم کے جانا اور افغان گرزن کا قول و اقرار
اعظم جادو و سوسن جادو سے کہ مین طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا بیان فرمایا کہ اب مین نے قصد
کیا تھا کہ طرف کوہ اعظم کے روانہ ہون کہ مجکو آمد آمد لشکر معلوم ہوئی مین اس خیال سے ٹھہر گیا
کہ شاید کوئی حریف آتا ہو جب نشان لشکر نمودار ہوئے اور اُنسے علامت اسلام پیدا ہوئی تو اور

مجھکو حیرت ہوئی کہ یہ کس خدا پرست کا لشکر ہے آخر برائے دریافت چلا تھا کہ تم سے ملاقات ہوئی اب ہم اور تم ملکر طرف کوہ اعظم کے چلینگے اسقلینوس نے عرض کیا بہت خوب اسکے بعد صاحبقران نے سبقت جادو کو سب سے ملایا اُسنے سبکو باادب سلام کیا صاحبقران نے اُسکو بھی بارگاہ مین صف ساحران مین جگہ مرحمت فرمائی اسقلینوس نے عرض کیا کہ گستاخی معاف اگر حکم ہو تو ملکہ عالم کو بھی لشکر مین لے آؤن آپ کی اگر مرضی عالی ہو تو اُنکو طلب فرمایئے صاحبقران نے فرمایا کہ ہان کیا نقصان ہے اُنکو جو الگ الگ چلنے کا حکم دیا تھا اسکا سبب یہ تھا کہ میرے ساتھ لشکر نہ تھا مین اکیلا تھا کیونکہ مین تم سبکو چھوڑکر چلا آیا تھا مین نے یہ خیال کیا اگر انکو ہمراہ لیکر جاتا ہون یہ سب عورتین ہین جو دیکھے گا یہی کہیگا کہ حمزہ صاحبقران عورتون کا لشکر لیکر برائے مقابلہ آئے ہین اسمین میری بدنامی تھی بس مین نے الگ الگ اُنکو آنے کا حکم دیا وہ علیحدہ آئی میری ہمراہی مین اب تم لوگ آگئے ہو اب اُنکا بھی لشکر مین ہونا اور میرے ہمراہ ہونا امر نقصان نہین ہے اسقلینوس نے کہا کہ یا صاحبقران ملکہ کہان ہین ہم کو معلوم ہو تو ہم خود جاکر لے آئین صاحبقران نے فرمایا کہ اسی جنگل مین کسی مقام پر فروکش ہین تلاش کرلو کیونکہ انکو حکم علیحدہ اُترنے کا دیا گیا تھا وہ کسی مقام پر ہونگی حکیم اسقلینوس نے اُسیوقت چوبدارون کو بلاکر حکم دیا کہ اسی صحرا مین تلاش کرو کہ کسی مقام پر کچھ خیمے وغیرہ برپا ہون ہم کو آکر خبر دو وہ چوبدار یہ حکم پاکر فوراً روانہ ہوئے تلاش کرتے کرتے ایک مقام پر پہونچے تو دیکھا کہ چند خیمے وغیرہ برپا ہین انھون نے وہان جو لوگ تھے اُنسے دریافت کیا معلوم ہوا کہ یہ خیمے ملکہ برجیس آفتاب منظر کے ہین وہ برائے شکار آئی ہین وہ چوبدار یہ دریافت کرکے لشکر مین آئے اور داخل بارگاہ ہوکر اسقلینوس سے عرض کیا کہ جی ہان آپ کے لشکر سے تھوڑی دور پر چند خیمے برپا ہین ہم نے جو جاکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ملکہ برجیس آفتاب منظر برائے شکار آئی ہین یہ اُنکے خیمے ہین جب یہ حکیم اسقلینوس نے سنا صاحبقران سے بیان کیا کہ لیجیے خبر معلوم ہوگئی دریافت ہوگیا اب کیا آپ فرماتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ جاکر لے آؤ اسقلینوس نے عرض کیا کہ ایک رقعہ اپنا دستخطی تحریر فرمادیجیے اسمین یہ مضمون ہو کہ ہمنے اسقلینوس کو تمھارے پاس روانہ کیا ہے تم اُنکے ساتھ لشکر مین چلی آؤ اب ہمارا لشکر آگیا ہے صاحبقران نے اُسیوقت پرچہ قرطاس پر یہی مضمون تحریر کردیا حکیم اسقلینوس سردارون کو اور ایک محافہ ہمراہ لیکر اُسطرف کو روانہ ہوئے اُدھر ملکہ کو بھی طائران سحر نے آگاہ کردیا تھا کہ یہ لشکر صاحبقران

ہو جب صاحبقران بدون اطلاع کے چلے آئے تھے سرداران لشکر کو جو معلوم ہوا اُسیوقت یہ لوگ بھی چلے تھے یہان آکر صاحبقران سے ملے اب سب لشکر اُترا ہی صاحبقران بھی فروکش ہوے ہین بلکہ آپ کے لینے جانے کے لیے صاحبقران نے اسقلینوس کو روانہ فرمایا ہی کہ تم جاکر ملکہ کو لشکر مین لے آؤ وہ آتی ہین ملکہ یہ سُنکے خوش ہوگئی وزیرزادی سے فرمایا کہ لو چلو اب لشکر مین وزیرزادی نے جواب دیا کہ آپ خوش ہون آپ کی تو مراد برآئی یہان یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اُدھر اسقلینوس در خیمہ پر آکر پہونچے جو پاسبان در خیمہ پر بیٹھے ہوے پاسبانی کر رہے تھے اُنسے کہا کہ ملکہ کو خبر کردو کہ اسقلینوس ملازم صاحبقران آپ کی خدمت مین حاضر ہوا ہی ایک حکم نامہ صاحبقران کا لیکر آیا ہی پاسبان نے محلدار کو پکارکر کہا کہ جاکر ملکہ سے عرض کرو کہ اسقلینوس صاحبقران کے پاس سے آئے ہین محلدار نے جاکر ملکہ سے عرض کیا ملکہ تو انتظار فرما رہی تھین جیسے محلدار نے کہا کہ اسقلینوس در خیمہ پر آئے ہین ملکہ نے یہ سُنکے فرمایا کہ پردہ کرکے اُنکو لے آؤ پردہ ہوگیا بیرون پردہ کرسی بچھادی گئی محلدار نے جاکر کہا کہ ملکہ نے حکیم صاحب کو یاد فرمایا ہی حکیم صاحب تشریف لائیے یہ سننا تھا کہ اسقلینوس سب سردارونکو باہر ٹھہرا کر خود اندر خیمے کے آئے جب قریب پردہ پہونچے بہت جھککر سلام کیا ملکہ نے جواب سلام دیا اسقلینوس سلام کرکے کرسی پہ بیٹھے ملکہ نے مزاج پرسی کی اُنھون نے کہا کہ آپ کے جان و مال کو دعا دیتا ہون ہین تو آپکا دعاگو ہون بسم اللہ تشریف لیچلیے صاحبقران نے یاد فرمایا ہی اور یہ رقعہ بھی بھیجا ہی اُسکو ملاحظہ فرمالیجیے یہ کہکر رقعہ جیب سے نکال کر دیا ملکہ نے رقعہ پڑھا کہا کہ مین چلتی ہون اُسیوقت خواصونکو حکم دیا کہ سامان درست کرو وہان عرصہ کس امر کا تھا سب سامان درست تھا اسقلینوس باہر آئے ملکہ محافہ مین سوار ہوئین حکیم نے پایہ محافہ پر ہاتھ رکھا سب سردار گرد محافہ کے ہوئے سب اسباب اور خیمہ وغیرہ ہمراہ لیکر بڑی عزت و آبرو سے ملکہ کو داخل لشکر فیروزی اثر کیا برابر خیمہ صاحبقران کے ملکہ کا خیمہ برپا کیا گیا ملکہ خیمے مین اُترین سب خواصین وغیرہ اپنے اپنے مقام پر آئین جب ان کامون سے مہلت ہوئی حکیم نے صاحبقران سے عرض کیا کہ ملکہ لشکر مین تشریف لے آئین خیمے وغیرہ برپا ہوگئے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران نے دربار برخاست کیا ملکہ کے خیمے مین تشریف لائے ملکہ استقبال کرکے صاحبقران کو لیگئی مسند پر بٹھایا بہت خوش ہوئی خلاصہ یہ کہ وہ رات اُسی صحرا مین بسر ہوئی بوقت سحر جب صاحبقران بیدار ہوئے نماز وغیرہ سے فراغت کرکے بیرون خیمہ تشریف لائے اسقلینوس مع سردارون کے بہت سویرے سے حاضر تھے صاحبقران کو مجرا کیا

صاحبقران نے سب کا مجرا و سلام لیکر حکم کوچ دیا اسیوقت سے سامان ہونے لگا تھوڑے عرصہ مین سب سامان درست ہوگیا صاحبقران مرکب پر سوار ہوئے اور سب لشکر و کل سردار چلنے پر تیار ہوئے ابھی کوس سفری پر چوب نہ پڑی تھی کہ ایک طرف سے کچھ ابر سوسنی رنگ و زمرد رنگ و یاقوت رنگ نمودار ہوا اسمین برق کی چمک رعد کی گرج تھی صاحبقران نے سردارون سے فرمایا کہ ابھی ٹھہر جاؤ لشکر کو حکم کوچ ندو بلکہ صف آرائی کا حکم دو کیونکہ یہ آمد لشکر ہی اور کوئی ساحر مع لشکر کے آتا ہی اس لشکر کو دیکھو لو شاید ہم سے مقابلہ کرنے آتا ہو یا کسی ساحر کو میرے آنے کی خبر پاکر سوسن جادو نے روانہ کیا ہو کہ جاکر راہ مین روک لو اور مقابلہ کرو یہ جو صاحبقران نے فرمایا اسقلینوس نے اسی وقت لشکر کو صف آرا ہونے کا حکم دیا لشکر صف بستہ ہوا کہ وہ ابر قریب آکر پہونچا اور طرف زمین کے مائل ہوا صاحبقران و دیگر سردارون نے و کل اہل لشکر نے دیکھا کہ زیر ابر یاقوت نگار تخت پر بادشاہ طلسم یعنے سیماے بلند آواز سوار ہین سر پر چتر طلائی گردش کر رہا ہی تاج سر پر ہی قباے قلمکار زیب تن ہی گلے مین موتیون کے مالے سامنے شمشیر الماس نگار رکھی ہوئے ہی اور جھولی سحر ایک پہلو مین ایک جوان تاج سر پر پہنے ہوئے سوار ہی اور ایک طرف تخت کے ایک تخت پر دو نازنین سوار ہین انمین ایک مسن ہی اور ایک کم سن ہی عقب مین لشکر بیشمار ہنس و باز و قرقرے پر سوار برقین چمکاتے ہوئے سپرین ہلاتے ہوئے شعبدہ ہاے سحر دکھاتے ہوئے کوئی پانی برسا رہا ہی کوئی ابر سحر سے بارش مروارید کر رہا ہی کسی نے باغ سحر بنایا ہی کہ وہ ہوا پر قائم ہی اُس سے خوشبو چلی آتی ہی اسی طریقہ سے وہ لشکر جو کہ قریب پانچ لاکھ کے تھا چلا آتا ہی عقب لشکر اژدرہاے سحر پر بارگاہین و خیمے وغیرہ بار ہین صاحبقران نے سیماے بلند آواز کو دیکھکر سردارون سے فرمایا کہ لو بادشاہ طلسم بھی آگئے جاؤ انکا استقبال کرو اور استقبال کرکے لاؤ جب یہ آلینگے تو پھر سفر کا حکم دینگے سردار ادھر سے چلے صاحبقران نے اسقلینوس سے فرمایا کہ یہ جوان جو شیر پر سوار ہی یہ کون ہی اور نازنین کون ہین اسقلینوس نے عرض کیا کہ یہ جوان تو فرزند ہی بادشاہ کا اور جو نازنین کم سن ہی یہ دختر ہی اور جو مسن ہی یہ زوجہ ہی سیماے بلند آواز کی باقی اور سب سردار ہین صاحبقران نے یہ سُنکے فرمایا کہ معلوم ہوگیا راوی کا بیان ہی کہ ادھر سے سردار بحکم صاحبقران طرف بادشاہ کے براے استقبال چلے ادھر سیماے بلند آواز نے جو دیکھا کہ صاحبقران مع لشکر و کل سردارون کے تشریف فرما ہین یہ دیکھکر بادشاہ نے اپنے فرزند و زوجہ و دختر سے و سب سردارون سے فرمایا کہ پیدل ہو جاؤ سامنے صاحبقران عالیشان

مع کل لشکر کے جلوہ فرما ہین یہ مقام ادب ہے سوار رہنے کا وقت نہین ہے یہ حکم دینا تھا کہ سب سردار سواریون
پر سے اُترے اور پیدل ہوئے بادشاہ بھی تخت پر سے اُتر کر طرف صاحبقران کے چلے لشکر کو اُسی مقام
پر صف آرا ہونے کا حکم دیا اور کہا کہ نشانون کو سلامی کر دو اور سب لشکر مجرا کرو اہل لشکر نے ایسا ہی کیا کہ
صف آرا ہو کر علمہاے لشکر کو پہلے سلامی کیا یہ مراد تھی کہ ہم سب باادب سلام کرتے ہین بعد اسکے سب
لشکر نے باادب جھک کر مجرا کیا ادھر سے یہ چلے اُدھر سے سردار براے استقبال چل چکے تھے خلاصہ یہ کہ
درمیان راہ مین باہم ملے سب سردارون نے بادشاہ کو سلام کیا اُنھون نے جواب سلام دیا سردارون نے
قدمبوسی حاصل کی اب بادشاہ کے عقب مین چلے سپاہے بلند آوازون نے قریب صاحبقران پہونچکر
بصد ادب کے ساتھ مجرا کیا صاحبقران نے جواب سلام دیکر گلے سے لگایا پھر تو جسقدر سردار و عزیز بادشاہ
کے تھے باری باری سب قدمبوس ہوئے صاحبقران نے سب کے پشت پر دست شفقت رکھا اور
ہر ایک کی تعریف فرمائی جب مجرے وغیرہ سے فراغت ہوئی اور سب کا مجرا ہو چکا اُسوقت بادشاہ نے
عرض کیا کہ کیا قصد ہے حضور کا یہ لشکر کیون تیار ہے کمر باندھے ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ قصد سفر ہے مین
حکم کوچ دے چکا تھا کہ تمھاری آمد شروع ہو گئی مین نے ٹھہرنے کا حکم دیا اب جو تمھاری مرضی ہو وہ
کیا جائے عرض کیا کہ جو مرضی مبارک اگر حکم ہو تو آج اسی مقام پر پھر قیام کیا جائے کل یہانسے کوچ فرمایئے
کیونکہ میرا لشکر بھی تھکا ہوا ہے آسودہ بھی ہو جائے گا یہ جو بادشاہ نے کہا صاحبقران نے فرمایا کہ خیر یہی
سہی اُسیوقت لشکر کو فروکش ہونے کا حکم دیا لشکر اُسی مقام پر اُترنے لگا لشکر سپاہے بلند آواز بھی شریک
لشکر صاحبقران ہوا خیمے و بارگاہین وغیرہ برپا ہوئین دونون لشکر ایک مقام پر اُترے ایک طرف لشکر
ساحران و ایک سمت لشکر غیر ساحران اُس جنگل مین منگل ہو گیا ہر طرف چہل پہل ہونے لگی بازارین
آراستہ ہو گئین صاحبقران نے دربار فرمایا بادشاہ طلسم کو تخت پر بٹھایا آپ ڈنگل پر بیٹھے دہنی طرف
کل سردار لشکر جو کہ غیر ساحر تھے وہ ڈنگلون و کرسیون پر بیٹھے اور بائین طرف کل سردار لشکر ساحران بیٹھے
اسطور سے دربار آراستہ ہوا اب صاحبقران نے بادشاہ سے کل حال اول سے آخر تک راہ کا بیان فرمایا
اور فرمایا کہ سنبقمت جادو سے معلوم ہوا کہ سوسن جادو دربند اعظم کو چلی گئی ہے اپنے بھائی اعظم جادو
کے پاس اور وہان مقیم ہے اُسی کے سپہ سالار مقہور جادو کا بڑا بھائی آیا ہے جسکا نام افغان گرززن
ہے اُسنے سوسن و اعظم سے اقرار کیا ہے کہ مین طلسم کشا کو اسیر کرونگا بزور و طاقت آپ اطمینان رکھین اور

اسی قصد سے وہ مع اپنے بھائی وسوسن کے اعظم کوہ پر مقیم ہی کہ جب طلسم کشا اسطرف کو آئیگا تو مقابلہ
کیا جائیگا مین نے جب یہ سُنا تو خیال کیا کہ دربند سوسن کو جانا بیکار ہی اعظم کوہ کی طرف چلو اور افغان گرزن
سے مقابلہ کرو چنانچہ یہی قصد کر کے چلنے کا قصد کیا کہ حکیم صاحب مع لشکر کے پہونچے اُنھون نے آکر کہا کہ آج
اسی مقام پر قیام فرمایئے مین نے کہا کہ اچھا وہ دن اور رات یہان بسر کی اب لشکر کو حکم کوچ دیا ہے سب
تیار ہو چلے تھے کہ تمھاری آمد شروع ہوئی بس اب کل یہان سے بخط مستقیم طرف اعظم کوہ کے چلو اور وہان
چل کر افغان سے مقابلہ کرین ذرا اُسکو بھی دیکھین کہ یہ کیسا جوان اور پہلوان ہی اور کسقدر زور و طاقت
رکھتا ہی اور کس مرتبہ کا پہلوان ہی گو مین کسی لائق نہین ہون اور نہ مین کسی کو زیر کر سکتا ہون مین ایک
ادنی ہون مثل مور کے ضعیف ہون مین بھلا کیا کسی کو زیر کرونگا اور کیا مقابلہ کرونگا مگر اس قسم کے کلمہ
کسی نے آجتک میرے مقابلہ کی بابت نہین کہے کہ ہم حمزہ کو زیر کرلین یا مثل افغان کے کسی نے
حتمی وعدہ کیا ہو اور یون اقرار کیا ہو اُسکو کچھ تو غرور ہی اس سے مقابلہ کرنا پر ضرور ہی اگر مین اُدھر کو نجاؤنگا
تو وہ یہ خیال کریگا کہ طلسم کشا کو میرے حال سے آگاہی ہوگئی وہ میرے خوف سے ادھر نہین آیا اور مین
سوا سے خداوند کریم کے کسی سے نہین ڈرتا ہون اگر خداوند کریم چاہے گا تو مین اُسپر غالب آؤنگا ورنہ مجھکو
ایک طفل پنج سالہ زیر کر سکتا ہی وہ تو پہلوان ہی مگر فضل خداوند دو جہان سے آجتک مین کسی سے
زیر نہین ہوا نہ کسی نے میری پشت زمین سے لگائی کیا علم کہ اس پیرانہ سالی مین یہ ذلت میرے
مقدر مین ہو اُسکی مرضی مین کیا چارا ہی بندہ ہر طرح مجبور و ناچار ہی اُسکو اختیار ہی جسکو چاہے ذلت
دے جسکو چاہے عزت دے بموجب آیہ کریمہ تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علی
کل شئی قدیر مین یہ جانتا ہون کہ غرور و تکبر کا انجام اچھا نہین ہوتا ہی ہمیشہ صاحب غرور و تکبر پست
ہوتا ہی غرور و تکبر سوائے ذات باری تعالے کے کسی کو زیبا نہین ہی کیونکہ وہ سب کا خالق ہی اُس نے
سب کو پیدا کیا ہی عزازیل نے غرور و تکبر کرکے کیا ثمرہ پایا راندہ درگاہ باری تعالے ہوا طوق لعنت
گلے مین پڑا تا بقیامت یہی حال رہیگا یون ہی معتوب درگاہ احدی رہیگا عجز و انکسار سے خداوند کریم
خوش ہوتا ہی اُسکو غرور نہین پسند ہی جو شخص انکسار کرتا ہی اُسکا بڑا مرتبہ ہوتا ہی دیکھو جو درخت کہ بہت
سر بلند ہوتے ہین اور بہت سر اُٹھاتے ہین وہ بے ثمر ہمیشہ رہتے ہین اور جو کہ فروتنی کرتے ہین اُنسے کیا کیا
عمدہ اور لطیف میوے پیدا ہوتے ہین اور انکو انسان و حیوان عزیز رکھتے ہین اور جو بے ثمر ہوتے ہین کوئی انکی عزت

عزت کرتا ہی اور دانست بلکہ اُنپر ہمیشہ تیر ظلم و ستم تیز رہتا ہی اور وہ قلم کیے جاتے ہین بس یہ ثمرہ اُنکو غرور و تکبر کا ملتا
ہی اور اُنکو عجز و فروتنی کا سب اہل دربار نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا انشاءاللہ تعالے آپ اُسکو زیر فرمائیے گا
وہ اپنی دریدہ دہنی اور چرب زبانی کی سزا پائے گا صاحبقران نے فرمایا کہ کیا معلوم یہ فرما کر خاموش ہو رہے
بادشاہ نے اپنا تمام حال بیان کیا اُسکے بعد اِدھر اُدھر کی باتین ہوا کین قریب دوپہر کے دربار برخاست
ہوا سب دربار سے اُٹھکر اپنے اپنے مقام پر آئے صاحبقران اپنے خیمہ مین تشریف لے گئے بادشاہ
مع زوجہ و فرزند و دختر کے اپنے خیمے مین تشریف لے گئے سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے یہان تک
کہ وہ دن اور وہ رات بہ عیش و راحت سب نے اُسی صحرا مین بسر کی جب صبح ہوئی صاحبقران بیدار
ہوکر آمادہ سفر ہوئے خیمہ سے باہر تشریف لائے یہان سب سردار مع بادشاہ کے موجود تھے صاحبقران
کو مجرا کیا اور قواعد شاہی بجالائے بعد سلام و مجرا لینے کے صاحبقران نے سبقت جادو کو مع جمالہ
کے ہراول لشکر فرما کر اور پچاس ہزار ساحر و غیر ساحر اُسکے ہمراہ کرکے اور اٹالہ بارگاہ کا یہ حکم فرما کے کہ تم
زیر کوہ اعظم مقام مناسب دیکھکر خیمے وغیرہ بپا کرنا مگر میدان جنگ و پیکار کا فاصلہ ضرور چھوڑ دینا
سبقت جادو اٹالہ بارگاہ کا لیکر طرف اعظم کوہ کے راہی ہوا اُسکے بعد صاحبقران مع بادشاہ طلسم
و کل لشکر ساحران و غیر ساحران و کل سرداران کے طرف اعظم کوہ کے بڑی شان و شوکت سے روانہ
ہوئے صاحبقران کے ہمراہ لشکر ساحران و غیر ساحران قریب چھ ستائیس لاکھ کے ہی کوس سفری پر چوب
پڑی لشکر روانہ ہوا اب صاحبقران قطع منازل و طے مراحل کرتے ہوئے چلے جاتے ہین صاحبقران
راہ مین ہین کہ اُدھر زیر کوہ اعظم سبقت جادو مع اٹالہ بارگاہ کے پہونچ گیا اُس میدان کا فاصلہ
دیکھکر اور لشکر حریف کے اُترنے کا مقام چھوڑکر صحرائے پر آب و گیاہ مین خیمے و بارگاہین برپا کین ایسا
مقام اُسنے تجویز کرکے خیمے وغیرہ برپا کیے کہ لشکر کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچے اور کسی قسم کی زحمت
نہ ہو بازار مین آراستہ ہوئین خرید و فروخت ہونے لگی و گنجیات کے جھنڈے نصب کردیے گئے
نشان لشکر علم کیے گئے اُنکے پھریرے ہوا سے اڑنے لگے سبقت جادو نے ہر قسم کا سامان بہم کرلیا
اور خوب اچھی طرح سے میدان وسیع اپنے قبضہ مین کرلیا یہ دوپہر دن باقی تھا جب وہان پہونچا تھا
سنیے اُسی دوپہر دن دوپہر دن مین شام تک سب بندوبست کامل طور سے کرلیا بوقت سحر یہ کل
لشکر کو لیکر میدان مین صف آرا ہوا کہ آمد لشکر صاحبقران شروع ہوئی خلاصہ یہ کہ صاحبقران مع کل

لشکر کے تشریف لائے سب سامان درست پایا سبقت جادو کی بہت تعریف فرمائی سب لشکر اُترا ہر شی اور ہر خیمہ اپنے قرینہ سے برپا تھا صاحبقران اپنی بارگاہ مین فروکش ہوئے بادشاہ اپنی بارگاہ مین لشکر ساحران اپنی حد مین اُترا اور زنجیر ساحران اپنی حد مین اب یہان چہل پہل ہوگئی جو درخت وغیرہ اُس جنگل مین تھے وہ قلم کروا لیے گئے خوب میدان صاف ہوگیا ہی یہان لشکر صاحبقران فروکش ہوا یہان تو لشکر اُترا اور سب اطمینان سے بیٹھے ہین صاحبقران نے دربار آراستہ کیا ہی سب سردار حاضر دربار ہوئے بارگاہ مین ہر طرف دنگل و کرسی دکھائی دیتے تھے سوائے دنگل و کرسی کے اور کوئی شی نہ تھی نہ کوئی جگہ خالی تھی دربار آراستہ تھا بادشاہ طلسم تخت پر جلوہ فرما تھے صاحبقران دنگل شوکت پر تشریف فرما تھے اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے تھے ساحر دست راست چپ کے اور غیر ساحر طرف دست راست کے بیٹھے ہوئے تھے خواجہ عمرو کی جگہ خالی تھی یہان تو دربار آراستہ ہی اور صاحبقران نے بادشاہ و حکیم اسقلینوس سے فرمایا کہ اب ایک نامہ بنام اعظم جادو و سوسن جادو کے تحریر کیا جائے اسکا یہ مضمون ہو کہ ای اعظم جادو و سوسن جادو آگاہ ہو کہ مین طلسم کشا ہون میری شراکت بادشاہ طلسم نے کی دو بڑے ارکین طلسم نے حکیم اسقلینوس بھی میرے شریک ہوئے کئی مرتبہ شنکال سے اور مجھ سے مقابلہ ہوا وہ میرے مقابلہ سے بھاگ کھڑا ہوا مین نے کوہ بے ستون پر آکر بے ستون جادو کو قتل کیا کوہ بے ستون کو برباد کرکے بادشاہ طلسم کو رہا کیا مردارخوار و نکو قتل کیا بے ستون کے دربیرنے اور لشکر مردارخواران نے میری اطاعت کی بعد اس معرکہ کے مین نے ادھر کا قصد کیا اب مین لشکر لیکر ادھر کو آیا ہون لہذا تم کو لازم ہی کہ دونون صاحب آکر میری اطاعت کرو اور لوح طلسم میرے حوالے کرو کہ مین جاکر طلسم کو فتح کرون اور شنکال کو قتل کرون و اگر کچھ دعوے ہو تو آکر مقابلہ کرو زیادہ تحریر کرنے کی کیا ضرورت ہی تم کو یہی لازم ہی کہ دین اسلام قبول کرو اور ترک کفر کرو اور سامری جمشید پر لعنت کرو بدون اسکے اب کوئی طریقہ تمھاری رہائی کا نہین ہی بادشاہ و اسقلینوس نے عرض کیا کہ بہت خوب صاحبقران نے فرمایا کہ دبیر کو طلب کرو بادشاہ نے عرض کیا کہ آج اگر آپ کی مرضی ہو تو یہ امر موقوف کیا جائے کل نامہ تحریر کراکے روانہ کیا جائے گا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا یہان تو دربار آراستہ ہی اُدھر کوہ اعظم پر اعظم جادو دربار مین بیٹھا ہوا تھا سوسن جادو و دیگر سردار بھی حاضر دربار تھے افغان گرز زن بھی ایک دنگل پر بیٹھا ہوا تھا اور ایک طرف عمھور جادو یہان

بھی دربار آراستہ تھا اعظم جادو و سوسن جادو نے چند طائر سحر مقرر کیے تھے کہ جب طلسم کشا مع لشکر اسطرف آئے اور زیر کوہ فروکش ہو ہم کو خبر کرنا اور ہرکارے مقرر کیے تھے اُنکو بھی حکم دیا تھا کہ ہم کو فوراً خبر دینا راوی بیان کرتا ہی کہ یہاں دربار میں اعظم جادو سوسن جادو سے کہہ رہا تھا کہ ابھی تک طلسم کشا ادھر نہیں آیا میں یہ خیال کرتا ہوں کہ وہ آتا ہوگا اُسکو اُسکے عیار نے خبر دی ہوگی کہ سوسن جادو مجکو اپنے باغ میں قید کرکے چلی گئی تھی اور اپنے سپہ سالار کو میری حفاظت کے لیے مقرر کر گئی تھی اُسکا بھائی جو آیا وہ غافل ہوا میں موقع پاکے نکل آیا لہذا اب آپ اُس طرف نہ جائیں کیونکہ اعظم جادو بہت بڑا ساحر اور بادشاہ بزرگ ہی یہ جو طلسم کشا نے سُنا ہوگا یہ خیال کرکے کہ اب دربند سوسن کی طرف جانا بیکار ہی اور اعظم کوہ پر جاکر اپنی عزت دیتا ہی واپس چلا گیا ہوگا معلوم ہوتا ہی کہ اسی عیار کے بھروسے پر یہ مقابلہ کرتا ہی یہ عیار جسکو زبردست پاتا ہی اُسکو عیاری کرکے پکڑ لیتا ہوگا اور قتل کرڈالتا ہوگا اور جو کہ زبردست نہ ہوتا ہوگا اُسکو حمزہ لڑکر زیر کرتا ہوگا اسی طور سے ساحر کا انجام ہوتا ہوگا کیونکہ حمزہ مالک اسم اعظم ہی اسی سبب سے حمزہ ساحر سے نہیں خوف کرتا ہی اور ساحر کے مقابلہ پر آمادہ ہوتا ہی اگر یہاں آتا تو بھی کچھ نہ بنا سکتا اُسکا اسم اعظم یہاں کام نہ دیتا بس ایسے ایسے خیال کرکے وہ ادھر نہیں آیا یہ تقریر سُنکے سوسن نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی اعظم نے افغان گرزن کی طرف دیکھکر کہا کہ تمھاری کیا رائے ہی افغان نے جواب دیا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر میں نے سُنا ہی کہ حمزہ ایسا بہادر نہیں ہی وہ کسی سے دبتا نہیں ہی بس جسطرف کا قصد کرتا ہی اور جدھر کو روانہ ہوتا ہی وہ پھر اُدھر سے واپس نہیں ہوتا ہی بدون اُس مقام پر قبضہ کیے ہوئے عیار کے بھروسہ پر وہ مقابلہ نہیں کرتا ہی صرف اپنے قوت بازو پر وہ لڑتا ہی یہ سُنا گیا ہی اب معلوم کہ کیا اصل ہی جو آپ کا خیال ہی یہ امر اصل ہی یا جو کہ میں نے سُنا ہی وہ اصل ہی اب معلوم ہوجائے گا اعظم نے کہا کہ معلوم کیونکر ہوگا جب وہ آئے گا نہیں تو کیونکر معلوم ہوگا میرے خیال میں تو اُسکا اس طرف کو آنا محال ہی افغان نے جواب دیا کہ یہ آپ کا خیال خام ہی اعظم نے کہا کہ دیکھ لینا یہاں یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ طائران سحر جو کہ اعظم و سوسن نے مقرر کیے تھے آکر موجود ہوئے بزبان انسانی گویا ہوئے کہ اے بادشاہ اعظم جادو و اے سوسن جادو آگاہ ہو کہ طلسم کشا مع ساٹھ لاکھ ساحروں غیر ساحروں و بادشاہ طلسم سیمائے بلند آواز و حکیم استقلینوس و حکیم شیاطین و وزیر بے ستون جادو و سمال راہدار و سبقت جادو کے آج داخل زیر کوہ اعظم ہوا ہی اُسکا لشکر اتر رہا ہی تمام صحرا لشکر

طلسم کشا سے مملو ہو گیا ہی ہزاروں بارگاہیں و خیمے برپا ہو رہے ہیں باقی خیریت ہی کیونکہ ہم کو آپ نے اسی خبر کے
لیے مقرر کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ جب طلسم کشا آجائے فوراً ہم کو آکر خبر کرنا چنانچہ ہم نے تعمیل حکم عالی کی اب
ہم کو کیا حکم ہوتا ہی اعظم و سوسن نے حکم دیا کہ اب تم اپنے مقام کو چلے جاؤ جہاں رہتے تھے وہ طائر یہ خبر
دے کر اور یہ حکم پاکر فوراً پرواز کر کے اُڑ گئے اب اعظم جادو نے قصد کیا تھا کہ کچھ کلام کرے کہ جوڑی ہرکاروں
کی گرد میں آلودہ پسینہ میں غرق آکر حاضر ہوئے زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیا اور کافر کو کافرنے
بد دعا دے کر یون عرض کیا کہ ہم بموجب حکم سرکار برائے خبر طلسم کشا کوہ و صحرا میں پھر رہے تھے چنانچہ آج
اسوقت طلسم کشا مع لشکر کثیر و جم غفیر کے وارد ہوا لشکر کثیر ہمراہ ہی بادشاہ طلسم بھی ہمراہ ہی لشکر طلسم کشا سے
تمام جنگل بھر گیا ہی ہزاروں خیمے وغیرہ برپا ہیں لشکر اُتر رہا ہی ہم یہ دیکھ کر ادھر کو روانہ ہوئے کہ آپ کو خبر کر دیں
وہ ہرکارے یہ عرض کر کے بیٹھے تھے انعام پاکر کہ دوسری جوڑی ہرکاروں کی پسینہ میں غرق خاک میں آلودہ
سانس پھولی ہوئی حاضر ہوئے مجرا کر کے یون گویا ہوئے کہ ای جہان پناہ ہم خاکسار بحکم ہر دو سرکار برائے خبر
آمد طلسم کشا کوہ و صحرا میں پھر رہے تھے کہ آج طلسم کشا مع لشکر کے آیا اُسکا لشکر زیر کوہ اعظم اُترا بارگاہ وغیرہ
برپا ہوئی دربار آراستہ ہوا طلسم کشا نے بادشاہ طلسم کو حکم دیا کہ ایک نامہ بنام اعظم جادو و سوسن جادو
تحریر کیا جائے جو کہ تہدید آمیز ہو اور جس میں یہ تحریر ہو کہ تم آکر ہماری خدمت میں حاضر ہو اور ہم کو لوح طلسم
دو تاکہ ہم طلسم کو فتح کریں اور دین اسلام قبول کرو اگر اسکے خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ بزور شمشیر تم سے لوح
طلسم حاصل کیجائیگی آئندہ تم کو اختیار ہی بادشاہ طلسم نے یہ سُنکے طلسم کشا سے کہا کہ اس مضمون کا نامہ
کل روانہ کیا جائیگا طلسم کشا نے قبول کیا کل یقین ہی کہ نامہ آئے یہ زبانی ہرکاروں کے سُنکے اعظم جادو
نے سوسن کیطرف دیکھ کر کہا کہ تم نے سُنا کہ آیا ہرکاروں نے کیا بیان کیا سوسن نے جواب دیا کہ جی ہاں
سُنا اب اس امر میں جو آپ کی رائے ہو میں تو آپ کے حکم کی پابند ہوں جب اعظم جادو نے سوسن جادو
سے یہ جواب سُنا اپنے سرداروں کی طرف مخاطب ہو کر یہ حکم دیا کہ ہمارا کل لشکر آج شام تک زیر کوہ اعظم
بمقابلہ طلسم کشا پہونچ جائے کل صبح کو ہم بھی مع افغان گرز زن داخل لشکر ہونگے اور طلسم کشا کو
بذریعہ نامہ کے آگاہ کرینگے کہ وہ خود میدان میں آکر ہمارے پہلوان افغان گرز زن سے مقابلہ کرے اور اس
امر کا خیال رہے کہ نہ اُسکی طرف کے ساحر سحر کریں نہ ہماری طرف کے ساحر سحر کرینگے بلکہ دونوں طرف کے
میدان میں آکر تماشہ مقابلہ کا دیکھینگے اگر اسطور سے تم کو منظور ہو تو مقابلہ کرو ورنہ چلے جاؤ سواروں

نے عرض کیا کہ اسیوقت کل لشکر سرکار جاکر زیر کوہ مقیم ہوتا ہے حضور اطمینان رکھیں راوی کہتا ہے کہ یہ حکم دے کر
اعظم جادو نے دربار برخاست کیا افغان گرز زن بھی موجود تھا اُسنے اعظم جادو سے کہا کہ آپ کا کیا خیال
تھا ملاحظہ فرمائیے کہ طلسم کشا آگیا یا نہیں آپ تو فرماتے تھے کہ طلسم کشا نہ آئیگا میرے خوف سے اجی
حضرت یہ لوگ جو قصد کرتے ہیں اُس امر کو ضرور کرتے ہیں یہ لوگ کسی کے ڈرتے نہیں ہیں اعظم جادو نے
جواب دیا کہ آئے ہیں تو کیا بنا لیں گے تم تو حتمی وعدہ کر چکے ہو کہ ہم زیر کر لیں گے پھر خوف کس امر کا خوف ہے
افغان نے کہا کہ میں خوف کے سبب سے نہیں کہتا ہوں اعظم نے جواب دیا کہ کل ہم آپ چلیں گے اور داخل لشکر
ہونگے یہ کہکر دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے سردار جو دربار سے اُٹھکر اپنے مقام پر آئے تھے
یہاں ٹھہر کر اور کچھ دیر دم لیکر سردار چھاؤنی میں آئے اور لشکر کو حکم دیا کہ سب تیار ہوں حکم شاہی ہے
کہ اسیوقت زیر کوہ جاکر مقیم ہو اور خیمے وغیرہ برپا کرو یہ حکم دینا تھا سرداروں کا اہل لشکر کو اسیوقت
سے سب بندوبست کرنے لگے اور سامان سفر درست کرنے لگے تھوڑے عرصہ میں کل لشکر تیار
ہوگیا اور خیمے وغیرہ کوٹھوں سے نکالے گئے اژدرہائے سحر پر بار کیے گئے راوی بیان کرتا ہے اُسیدن
کل لشکر اعظم جادو کا جو کہ قریب پانچ لاکھ ساحر وغیر ساحر کے تھا زیر کوہ آیا صاحبقران بارگاہ میں بیٹھے
ہوئے تھے پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوئے تھے صحرا کی سیر کر رہے تھے حکیم استقلینوس و حکیم شیاطین
وزیر بے ستون و سیماب بلند آواز مع اپنے زن و فرزند کے موجود تھے صاحبقران اُنسے تقریر کر رہے تھے
یہ لکھنا نامہ میں اور یہ تحریر کرنا کہ یکایک کوہ اعظم کی طرف سے ایک ابر تیرہ و تار اُٹھا صاحبقران نے
اُس ابر کو دیکھکر بادشاہ سے فرمایا کہ دیکھو کس غضب کا ابر آتا ہے ضرور یہ کسی ساحر کی آمد ہے معلوم ہوتا
ہے کہ اعظم کو ہمارے آنے کی خبر ہو گئی وہ لشکر لیکر برائے مقابلہ آتا ہے یہ سننا تھا اُسیوقت سیماب بلند آواز
نے چند طائر سحر روانہ کیے کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ ابر کیسا ہے اور کون آتا ہے وہ طائران سحر اُس ابر کیطرف
اُڑکر چلے کہ اُدھر وہ ابر آکر اُس میدان میں قائم ہوا اُس ابر سے گھنٹہ و ناقوس کی صدا آرہی تھی برق
چمک رہی تھی رعد کی گرج تھی صاحبقران وغیرہ ملاحظہ فرما رہے تھے کہ وہ ابر شق ہوا اور اُس سے
لشکر کفار بیشمار پیدا ہوا ساحران غدار ہنس و قرقرے پر سوار کالی کالی صورتیں جھولیاں کاندھوں پر
پڑی ہوئیں اژدرہائے سحر پر سوار چلے آتے ہیں صاحبقران نے استقلینوس وغیرہ سے فرمایا
کہ دیکھا ہم نے جو کہا تھا وہی ہوا نہ کہ لشکر ساحران نمودار ہوا یہ صاحبقران دیکھ رہے تھے کہ

یکایک اسی سمت سے کہ جسطرف سے وہ ابر سیاہ رنگ پیدا ہوا تھا گرد و غبار کا تتق بلند ہوا اور اُس گرد و غبار سے ایک لشکر جرار پیدا ہوا اسقلینوس نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یہ دوسرا لشکر کہانسے آتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ دونون لشکر ایک ہین یہ جو بالاے ہوا ظاہر ہوا ہی یہ لشکر ساحران ہی اور یہ جو دامن صحرا سے نمودار ہوا ہی یہ لشکر غیر ساحران ہی وہ لشکر سامنے لشکر صاحبقران کے فروکش ہوا یعنے دونون لشکر ایک سمت کو لشکر ساحران اُترا اور ایک طرف لشکر غیر ساحران اُترا لشکر اسلام سے ہرکارے براے خبر چلے کہ دریافت کرین کہ یہ لشکر کہان سے آیا ہی اُدھر وہ لشکر اُترا خیمے وغیرہ برپا ہوئے سب انتظام کیا گیا اُن طائران سحر نے جاکر سب حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ اعظم جادو کا لشکر آیا ہی کل اعظم جادو بھی آئے گا یہ دریافت کر کے اُدھر سے واپس آئے اور ہرکارے بھی خبر دریافت کر کے بخدمت صاحبقران حاضر ہوئے اور زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دے کر یون دعاگو ہوئے

رباعی تا سر زند آفتاب سرور باشی + تا صبح وند ہم دم ساغر باشی + تا تاج حیات بر سر خضر بود + در خانۂ اقبال سکندر باشی +

صاحبقران عالیشان کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اوج و اقبال ہو دوست شاد و دشمن پامال ہین ہم نے جاکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر اعظم جادو کا ہی اُسنے آپ کی آمد کی خبر سُنکے براے مقابلہ لشکر روانہ کیا ہی لشکر ساحران وغیر ساحران آیا ہی کل خود اعظم جادو بھی آئے گا آپ کے غلامون سے مقابلہ کریگا یہی خبر طائران سحر نے بھی آکر بیان کی صاحبقران نے یہ سُنکے اسقلینوس وغیرہ سے فرمایا کہ سُنا آپ نے خوب ہوا کہ اعظم جادو لشکر جرار لیکر آگیا اب مقابلہ کا فراہم ہوگا ہین تو اُسے نامہ لکھنے والا تھا بلکہ تم سے مین نے کہا تھا کہ نامہ لکھو تم نے یہ جواب دیا تھا کہ کل نامہ لکھا جائے گا اب وہان نامہ بھیجنے کی کوئی ضرورت نہ ہوگی وہ مع لشکر کے خود آگیا ہی آج اُسکا لشکر آگیا ہی کل وہ خود آئے گا اسقلینوس وغیرہ نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا دیکھیے جب اُسکے پاس نامہ جاتا ہی وہ کیا جواب تحریر کریگا صاحبقران نے فرمایا کہ سواے جواب جنگ کے اور کیا جواب تحریر کرے گا یہ سُنکے وہ لوگ خاموش ہوگئے اُدھر شام تک اعظم جادو کا لشکر آیا کیا صاحبقران ملاحظہ فرمایا کیے خلاصہ یہ کہ جب شام ہوگئی اور لشکر بھی آگیا اور اُتر چکا خیمے و بارگاہین وغیرہ آراستہ ہوچکین جب آمد لشکر تمام ہوئی صاحبقران خیمہ خاص مین تشریف لائے راوی بیان کرتا ہی کہ وہ رات قائم ہوئی یہان زیر کوہ کل لشکر اعظم جادو صف باندھ کر کھڑا ہوا انتظار مین اپنے

بادشاہ کے اُدھر صاحبقران نے دربار کیا سب سردار حاضر دربار ہوئے صاحبقران نے خواجہ عمرو
کے مقام کو دیکھکر فرمایا کہ بھائی عمرو کے نہ ہونے سے دربار سونا ہی اگر وہ ہوتے تو کچھ چہل پہل ضرور
ہوتی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی وہان بالاے کوہ اعظم جادو و سوسن جادو بیدار ہوئے اور سب
سردار جو کہ یہان رہ گئے تھے علاوہ اُنکے جو لشکر لیکر زیر کوہ آئے تھے اعظم جادو و سوسن بیدار ہوکر
اور سب امر ضروری سے فراغت کرکے سامان سفر سے آراستہ ہوکر بیرون محل آئے سب سردار یہان
حاضر تھے سب مجرا بجالائے بعد مجرے وغیرہ کے اعظم نے سب سردارون کی طرف دیکھا کہ سب
سردار حاضر ہین سواے افغان گرززن کے جب افغان گرززن کو اعظم جادو نے نہ پایا سوسن
کی طرف دیکھکر کہا کہ کیا سبب ہی کہ افغان گرززن ابھی تک نہین آئے اور سب سردار تو آگئے
ہین صرف اُنکی دیر ہی وہ آلین تو ہین لشکر کو روانہ ہون کسیکو بھیجکر دریافت کرو کہ مزاج کیسا ہی جو
ابھی تک نہین آئے سوسن نے کہا کہ اُنپر کیا منحصر ہی مقہور جادو بھی تو نہین آیا ہی اعظم نے کہا
کہ پھر اُن دونون کو طلب کرو اسواسطے کہ سویرے سے یہانسے چل کھڑے ہون اور لشکر مین پہنچ
جائین اور آج ہی نامہ لکھکر طلسم کشا سے جواب طلب کرین اور فکر مقابلہ ہو سوسن نے جوابدیا
کہ بہت خوب یہ جوابدے کر ایک چوبدار کی طرف دیکھا اور کہا کہ جاکر مقہور جادو سے کہو کہ
افغان گرززن کا مزاج کیسا ہی جو ابھی تک نہین آئے ہین یہان سب آمادہ ہین وہ آلین تو
طرف لشکر کے روانہ ہون وہ چوبدار یہ حکم پاکر چلا وہان افغان گرززن جو بیدار ہوئے تھے تو انھون نے
آج اپنے کو دوسرے لباس سے آراستہ کیا ہتھیار لگائے خود و زرہ بدن پر آراستہ کی دستانے
موزے پہنے جوشن و چار آئینہ جسم پر آراستہ کیے دوش پر کمان کیانی ترکش ہزار تیرون کا کمر مین
تیغہ اصفہانی ڈاب مین سپر بالائی دوش خنجر گرد اور دیگر آلات حرب و ضرب سے خوب آراستہ
پیراستہ ہوئے جب اپنے کو آراستہ کر چکے اُسوقت مقہور سے کہا کہ اب چلو وہان اعظم کو میرا
انتظار ہوگا یہ مقہور سے کہہ رہے تھے کہ چوبدار نے اپنے آنے کی خبر کرائی جب خبر ہوئی اُسکو سامنے
طلب کیا اُسنے مجرا کرکے عرض کیا کہ بادشاہ نے دریافت کیا ہی کہ مزاج کیسا ہی اور فرمایا ہی کہ کیا
سبب ہی جو ابھی تک نہین آئے ہو عرصہ ہوتا ہی افغان نے جوابدیا کہ تم ٹھہرے رہو ہم ساتھ ہی چلتے
ہین وہ چوبدار ٹھہر گیا چونکہ یہ آراستہ تو ہو ہی چکے تھے مع مقہور کے چوبدار کے ہمراہ طرف اعظم جادو

سے چلے یہان اعظم جادو کو انتظار تھا کہ افغان آکر پہونچا مجرا کیا اعظم اور سوسن کو بس جب مقہور و افغان
آ چلے تو اعظم جادو و سب سرداروں وغیرہ کو ہمراہ لیکر زیر کوہ آئے اور لشکر کی طرف چلے وہان لشکر انتظار
مین کھڑا ہوا تھا کہ آمد لشکر نے اعظم جادو کی دیکھی سب لشکر اُسی طرف متوجہ ہوگیا یہ خبر ہرکارون نے
صاحبقران کو پہونچائی کہ اعظم جادو مع سوسن جادو و افغان گرز زن وغیرہ کے اپنے لشکر مین آرہا
ہے یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ پردے بارگاہ کے اُٹھا دیے جائین ہم بھی آمد اعظم جادو کی دیکھین گے
یہ حکم دینا تھا کہ پردے اُٹھا دیے گئے صاحبقران و کل اہل دربار نے دیکھا کہ ایک ابر سیاہ اعظم جادو
کی طرف سے اُٹھا اُس ابر مین برق کی چمک اور رعد کی گرج تھی گھنٹہ و ناقوس کی صدا آرہی تھی ابر سے
اور بارش مروارید ہورہی تھی کہ وہ ابر قریب لشکر آکر شق ہوا صاحبقران وغیرہ نے ملاحظہ فرمایا کہ
اُس ابر سے بہت سے تخت پیدا ہوئے اور ہنس و باز و اژدر دیکھا کہ آگے کے تخت پر ایک ساحر
اور ساحرہ بیٹھے ہوئے تھے ساحر تو سر پر تاج رکھے ہوئے تھا اور لباس شاہی سے آراستہ
تھا اُسی طور سے وہ ساحرہ بھی تھی سر پر ان دونون کے تاج تھے اور چتر گردش کر رہے تھے مرچھل
ہوتے جاتے تھے بال ہما کے سامنے اُنکے سامان سحر رکھا ہوا تھا برابر اُس تخت کے دونون طرف
تخت تھے ایک تخت پر صاحبقران نے دیکھا کہ ایک پہلوان قدآور قوی تن قوی من یہ معلوم
ہوتا ہے کہ قالب دیو مین انسان ہے آلات حرب و ضرب سے از سر تا پا آراستہ و پیراستہ گرز ہشت
پہل اُسکے پاس تخت پر رکھا ہوا تھا عجب طرح کا گرز تھا کہ اُسکے آٹھو پہلو آٹھو رنگ کے تھے
صاحبقران نے بادشاہ طلسم سے دریافت کیا کہ یہی اعظم جادو ہے جولہ تخت پر سوار ہے سیماب
بلند آواز نے عرض کیا کہ یہ جو آگے کے تخت پر ساحرہ و ایک ساحر تاج پہنے ہوئے سوار ہے
یہی اعظم جادو و سوسن جادو ہے اور دہنی طرف سب سردار ساحر ہین اور بائین طرف غیر ساحر ہین اور
یہ جو ایک تخت پر برابر اعظم کے سوار ہین یہی افغان گرز زن ہے قرینہ سے معلوم ہوتا ہے اور جو برابر
اُنکے تخت پر ہے یہ مقہور جادو ہے راوی بیان کرتا ہے جب اعظم جادو اپنے لشکر کے قریب آکر پہونچا
سب لشکر نے پہلے سلامی کے باجے بجائے علمہائے لشکر کو جلوہ دیا سب اہل لشکر نے جھک کر
سلام کیا اعظم جادو و سوسن جادو و سب کا مجرا و سلام لیتا ہوا سرداروں کو ہمراہ لیے ہوئے داخل
لشکر ہوا ادھر ہرکارون نے بخدمت صاحبقران حاضر ہو کر سب حال سے اور ہر ایک سردار کے نام سے

صاحبقران

صاحبقران کو آگاہ کیا کہ فلان سردار ہی اور فلان افسر ہی اُسکا یہ نام ہی جب صاحبقران کو معلوم ہوا
کہ اعظم جادو آگیا آپ نے اسیوقت وزیر کو طلب فرما کے حکم دیا کہ نامہ تحریر کرو بنام اعظم جادو بہ نامہ
تحریر کرانے لگا وہی مضمون صاحبقران اپنی زبان سے ارشاد فرمانے لگے جو کہ بالا تحریر کر چکا ہون یہان تو
نامہ تحریر ہوتا ہی اُدھر اعظم نے داخل بارگاہ ہوکر منشی کو طلب کیا جب وہ حاضر ہوا اُس سے کہا کہ ایک
نامہ بنام طلسم کشا اس مضمون کا تحریر کرو کہ تم نے بہت بُرا کیا جو اسطرف آئے یہ مقام مثل کوہ بے ستون
و دیگر طلسمات کے نہین ہی کہ تم اسکو فتح کر لو بس خیریت اسی مین ہی کہ یہانسے اپنی جان سلامت لیکر
چلے جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ وہ سزاے سخت پاؤ گے کہ تمام عمر یاد رکھو گے چھٹی کا دودھ زبان پر ذائقہ
دے گا بلکہ ہمارے نزدیک یہ مناسب ہی کہ رومال سے ہاتھ باندھکر مع اپنے سردارون و بادشاہ
طلسم کے حاضر ہو ہم سے اپنی خطا معاف کراؤ اور دین اسلام کو ترک کرو یا یہانسے چلے جاؤ ورنہ یاد
رکھو سواے خفت اُٹھانے اور ذلت پانے کے کوئی دوسرا امر حاصل نہ ہوگا مین تم سے ڈرتا نہین
ہون لوح طلسمی کا دستیاب ہونا محال ہی یہ نہ خیال کرنا کہ ہم ان دونون ورہندون کو مثل کوہ بے ستون
کے فتح کر لین گے یہ خیال خام ہی پس اگر تم کو نہ یہان سے جانا منظور ہی اور نہ اطاعت کرنا تو آمادہ مرگ مہیا
قضا ہوکر کل میدان جنگ مین آؤ اور ہم بھی آئینگے دونون لشکر صف آرا ہون ہماری طرف سے افغان گرززن
برادر بزرگ مقہور جادو کہ جنکو اپنے زور و طاقت پر ناز ہی اور جنکو تمھارے ساتھ مقابلہ کرنے کا اشتیاق
ہی اور اسی اشتیاق مین وہ اپنے ملک سے یہان آئے ہین تم سے نکلکر میدان جنگ مین آکر مقابلہ
کرینگے تم بھی ساحر نہین ہو اور وہ بھی غیر ساحر ہین بس تم دونون باہم مقابلہ کرو شرط یہ ہی کہ تمھارا لشکر
ساحرون کا الگ کھڑا تماشہ دیکھا کرے جب تک تم سے اور افغان سے باہم مقابلہ ہو اور غالب
و مغلوب کا حال ظاہر ہو اور ہمارا لشکر بھی اسیطور سے رہے اگر تم غالب آؤ گے تو افغان گرززن مع ہم
سب کے تمھاری اطاعت کرینگے اور افغان گرززن غالب آئینگے تو تم کو مع کل لشکر کے ہماری
اطاعت کرنا ہوگی بلکہ ہم کو تو یہ یقین واثق ہی کہ افغان گرززن غالب آئینگے اُسوقت مین اگر تم
ہماری اطاعت سے انکار کروگے تو پھر تمھارا زندہ رہنا محال ہی ہم ضرور قتل کرینگے اگر تم کو مقابلہ
نہین منظور ہی تو بدون مقابلہ اگر اطاعت کرو یا فقط ہی طلسم سے دست بردار ہوکر چلے جاؤ آیندہ
تم کو اختیار ہی زیادہ تحریر بیکار ہی جب یہ مضمون بنا چکا دبیر نے پہلے مسودہ کیا اُسکے بعد صاف

کرکے پیش کیا اعظم جادو نے نامے لکھکر اپنے دستخط کیے دبیر نے لفافہ مین بند کرکے مہر کی بادشاہ کے
نامہ پر اور مہر کرکے نامہ پیش کیا جب دبیر نامہ تیار کرکے پیش کر چکا اُسوقت اعظم کے آگے ایک صندوقچہ
رکھا ہوا تھا اُسنے اس صندوقچہ کو کھولا اُسمین سے ایک پتلی طلائی نکالی اُسکو سامنے رکھا اور کچھ اسم
سحر پڑھکر اُسپر دم کیا کہ وہ پتلی خود بخود بڑھنے لگی یہانتک کہ وہ برابر انسان کے ہوئی اور ایک صورت
اُسنے اپنی شکل پیدا کی وہ طلائی حالت اُسکی برطرف ہوگئی وہ پتلی گویا ہوئی کہ کیا حکم ہوتا ہے کیون
مجکو یاد فرمایا ہے اعظم جادو نے اُس سے کہا کہ اے پتلی یہ نامہ لیکر پاس طلسم کشا کے جا اور اسکا جواب
لے آ راوی بیان کرتا ہے کہ یہ تدبیر اعظم جادو نے اس غرض سے کی تھی کہ افغان گرز زن نے
کہا تھا مین نے کتابون وغیرہ مین دیکھا ہے اور سُنا بھی ہے کہ جو نامہ بر جاتا ہے حمزہ کے دربار مین حمزہ
اُس سے ایسی تقریر کرتا ہے کہ وہ برہم ہوتا ہے گو قتل تو نہین کرتا ہے مگر ذلیل تو ضرور کیا جاتا ہے بدین خیال
اعظم جادو نے سحر کی پتلی کے ہاتھ نامہ روانہ کیا کہ میرا نامہ بر ذلیل نہ ہو دوسرے وہان بڑے بڑے
ساحر ہین انکو بھی معلوم ہو کہ اعظم جادو ایسا ساحر زبردست ہے کہ اُسنے پتلی سحر کے ہاتھ نامہ روانہ
کیا اس خیال سے اور اعظم نے اس پتلی سحر کے ہاتھ نامہ بھیجا خلاصہ یہ کہ وہ پتلی نامہ لیکر طرف
لشکر اسلام کے چلی وہان دربار آراستہ تھا صاحبقران نامہ تحریر کرا رہے تھے سب حاضر دربار
تھے کہ وہ پتلی پہونچی پہلے تو برق کوندی اُسکے بعد پتلی پیدا ہوئی سب اہل دربار برق کی چمک کو دیکھکر
متحیر ہوئے تھے کہ یہ کیسی چمک ہوئی کہ وہ پتلی ظاہر ہوئی آتے ہی اُسنے سامنے صاحبقران کے
پکار کر کہا کہ اے طلسم کشا آگاہ ہو کہ مین نامہ لیکر آئی ہون اعظم جادو کا بنام تمھارے اسکا جواب
تحریر کرو جو تم کو منظور ہو یہ جو اُسنے کہا صاحبقران نے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ لاؤ نامہ اُس پتلی نے
نامہ دیا صاحبقران نے نامہ پتلی کے ہاتھ سے لیکر دبیر کو دیا اور اُس پتلی کی طرف دیکھکر فرمایا کہ
ٹھہر جا مین نامہ سُنکے جواب تحریر کرائے دیتا ہون اور کرسی مرحمت کی وہ پتلی کرسی پر بیٹھ گئی
سیماے بلند آواز نے اُس کی طرف دیکھکر کہا کہ تو بڑی بدتمیز اور بے ادب ہے کہ نہ جب آئی
اُسوقت سلام کیا نہ جب کرسی بیٹھنے کو مرحمت ہوئی اُسوقت سلام کیا گو مین اس حال سے
آگاہ ہون کہ اعظم نے اپنے سحر سے تجکو تیار کرکے بھیجا ہے صرف ہم لوگونپر اپنا کمال ظاہر کرنے کو
تو ہم ایسے ایسے بہت سے سحر کیا کرتے ہین اور بہت سے شعبدہ دکھایا کرتے ہین ہم ڈرنے والے

نہیں ہیں اور یہ کیا سحر ہی ہاں اگر کوئی نیا سحر تیار کرکے ہم کو دکھاتا تو ہم جانتے کہ ساحر زبردست ہی ایسے
ایسے سحر تو لڑکے کیا کرتے ہیں یہ انکا روزمرہ کا کھیل ہی اور کیا سحر کیجے جو پتلہ یا پتلیاں ہوتے ہیں وہ
ایسے بدادب ہوتے ہیں جیسی تو ہی تو بھی نالایق ہی اور تیرا بنانے والا بھی نالایق یہ کہکر اور بہ نگاہ قہر
اُس پتلی کی طرف دیکھا اُسنے برہم ہوکر جواب دیا کہ ای سیماے بلند آواز اپنی زبان کو سنبھال کر کلام
کرو زیادہ چرب زبانی اچھی نہیں ہوتی ہی یہ نہ خیال کرنا کہ مین بادشاہ طلسم ہون اب وہ خلافت
تمھاری نہیں ہی ہاں جب تک تم بادشاہ طلسم تھے سب تمھارا پاس و لحاظ کرتے تھے اب تم تخت
سلطنت سے اُتار دیے گئے ہو اور معزول کر دیے گئے ہو اب تمھارا کسی کو پاس و لحاظ نہ ہوگا اور
نہ ہی تم وہی ہو کہ ایک مدت تک قید رہے ہو اور کچھ نہ کر سکے کیا کرون کہ مجکو میرے مالک کا حکم ہی ورنہ
اس سخت کلامی کی سزا دیتی اور تمھارا کمال دیکھتی مگر مجکو صرف یہی حکم ہی کہ طلسم کشا کے پاس جا کر
نامہ دیکر جواب لے آؤن عدول حکمی نہیں کر سکتی ہون بادشاہ نے جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتی ہی
اپنی زبان بند کر ایک جنبش لب میں تیرا کام تمام ہوگا ابھی خاک سیاہ ہو جائیگی یہ کہکر قصد کیا کہ
سحر کرے صاحبقران نے بادشاہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ای ظل اللہ ای سیماے بلند آواز آپ کو
زیبا نہیں ہی کہ ادنی ادنی کے منھ لگیے اور بحث کیجیے جانے دیجیے دوسرے یہ نامہ لیکر آئی ہی اور نامہ بر
ہمیشہ لازوال ہیں ایلچی پر زوال نہیں ہی ہر مذہب و ملت میں ایلچی بے قصور ہیں جانے دو اب اس سے
بحث نہ کرو اور اُس پتلی سے کہا کہ خاموش رہ تو بھی بادشاہ سے ہم زبان نہ ہو اُدھر بادشاہ بہ سبب
صاحبقران کے کہنے کے خاموش ہو رہے اُدھر وہ پتلی ناظرین پر یہ بھی ظاہر ہو جائے کہ اول تو یہ
بارگاہ سلیمانی نہ تھی کہ جس مین سحر کی پتلی آسکے دوسرے اگر کوئی یہ خیال کرے کہ سامنے صاحبقران
کے کیونکر سحر کی پتلی پہونچی کیونکہ وہ مالک اسم اعظم ہیں اُسکی برکت سے وہ سحر مٹ جائیگا لیکن جبتک
صاحبقران اسم اعظم کو ورد زبانی فرماکے اُس سحر کی چیز پر دم نہ کریں اُسوقت تک وہ سحر مٹ
نہیں سکتا ہی پس جب یہ پتلی خاموش ہوئی صاحبقران نے دبیر سے فرمایا کہ نامہ پڑھو دبیر نے
نامہ پڑھنا شروع کیا اول سے آخر تک نامہ پڑھا جب صاحبقران و کل اہل دربار مضمون نامہ سے
آگاہ ہوئے صاحبقران نے برہم ہوکر فرمایا کہ ہماری طرف سے پشت نامہ پر یہ تحریر کرو کہ تم نے بہت
جھک مارا اور بہت بڑی نالایق حرکت کی کہ ہم کو اس مضمون کا نامہ لکھا نہ تم کو یہان سے جانا منظور ہی

نہ ترک اسلام نہ تمھاری اطاعت کرینگے بلکہ ہم کو جنگ و پیکار منظور ہے کل ہم میدان جنگ مین آکر مقابلہ کرینگے
جو تم طلسم سے تے کی ہے ہم نے منظور کی بلکہ ہم خود اس امر کو اچھا نہین جانتے ہین کہ سحر سے مقابلہ کیا جائے ہم
سحر و ساحری کو برا جانتے ہین سحر کرنے والے ہوئے ہم اس امر سے مجبور ہین کہ یہ لوگ ہماری ہمراہی سے دست بردار
نہین ہوتے ہین ہم لاکھ لاکھ انکو منع کرتے ہین مگر یہ نہین مانتے ہین تم اطمینان رکھو کہ کبھی خلاف عہد نہوگا
بس ہم کو جنگ منظور ہے ہان اگر تم کو یہ منظور ہو کہ باہم صلح ہو جائے تو مع اپنے سردارون کے آکر حاضر خدمت
ہو اور دین اسلام کو اختیار کرو ورنہ طبل جنگ بجوا کر میدان مین آؤ ہمارا خدا ہمارا مالک ہے افغان گرززن
کی کیا حقیقت ہے جو ہم پر غالب آئیگا بدون حکم خدا کے اگر ہمارے خدا کو یہ منظور ہے اور روز ازل
ہمارے خط پیشانی مین یہ امر تحریر ہو چکا ہے کہ ہم افغان سے زیر ہو جائین اور افغان ہم پر غالب آئے
تو ہم لاکھ کوشش اس امر کی کرینگے کچھ بھی نہ ہوگا بس خلاصہ یہ کہ ہم موجود ہین براے جنگ و پیکار ہم کو
کسی سے خوف نہین ہے صاحبقران نے یہ مضمون دبیر سے تحریر کرا کے پشت نامہ پر اُس پتلی کو دیا وہ
پتلی جواب نامہ لیکر وہان سے پرواز کر کے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئی ادھر دبیر نے صاحبقران سے عرض
کیا کہ اب نامہ تحریر کیا جائے فرمایا کہ کیا ضرورت ہے اُن لوگون کی تحریر سے معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ راہ پر نہ آئینگے
بدون مقابلہ اپنا سخن رائیگان کرنا ہے یہ فرما کر بادشاہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ سا عقیل و دانا
ہو کر ایک ادنی سے بحث کرے اور اس امر سے آپ واقف ہین کہ ایلچی ہمیشہ بے خطا ہوتے ہین نامہ بر
کو کسی قسم کی سزا نہین دی جاتی ہے چاہے جیسی وہ خطا کرے سیماے بلند آواز نے عرض کیا کہ بجا ارشاد
ہوا مگر مین اس سبب سے مجبور ہو گیا کہ اُسکی حرکت بہت ناگوار معلوم ہوئی اُسنے بالکل بے ادبی کی
یہان آکر نہ کسی کو سلام کیا نہ مجرا اعظم نے صرف ہم لوگون پر دباؤ ڈالنے کے لیے اور یہ دکھانے کے لیے کہ ہم
بھی ساحر ہین پتلی سحر کے ہاتھ نامہ بھیجا تھا یہان کون ڈرنے والا تھا جو ڈرتا اگر آپ منع نہ فرماتے تو
ایک ماش کے دانہ مین اسکا تماشہ بدل جاتا سب بے ادبی بھول جاتی جلا کر خاک کر دیتا صاحبقران
نے فرمایا کہ اسقدر غصہ زیبا نہین ہے ان امور کا خیال رہے یہ فرما کر خاموش ہو رہے دربار آراستہ ہے
سب حاضر ہین اُدھر اعظم جادو دربار مین بیٹھا ہوا ہے افغان گرززن برابر تخت کے دنگل پر بیٹھے
ہوئے ہین اعظم جادو سوسن سے کہہ رہا ہے کہ یقین ہے حمزہ میرے نامہ کو دیکھکر فوراً آمادہ ہوگا صلح
کر لی جائے یقین ہے کہ یہان آکر حاضر ہو اور بادولت کی اطاعت کرے اور دین اسلام کو ترک کرے

مین بھی اُسکی خطا کو معاف کرونگا بلکہ اپنے کل لشکر عیر ساحران کا سپہ سالار کرونگا سوسن نے جوابدیا کہ گو یہ امر تو غیر ممکن ہی اگر حمزہ ایسا قصد بھی کرے گا تو اُسکو سیماے بلند آواز و حکیم اسقلینوس وغیرہ مانع ہونگے اور صلح نہ کرنے دینگے کیونکہ ان لوگون کو ہم سے از حد عداوت ہی اعظم نے جوابدیا کہ اگر ایسا حمزہ نہ کرے گا ان لوگون کے کہنے پر عمل کریگا تو خراب ہوگا افغان گرز زن نے دونون کی یہ تقریر سُنکے جوابدیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ آپ لوگون نے وہ کتابین نہین ملاحظہ فرمائین کہ جنمین واقعات حمزہ کے تحریر ہین باوجودیکہ کل حالات حمزہ کے منشی تصدق حسین داستان گو نے لکھکر جناب منشی نولکشور صاحب کے مطبع مین چھپوا دیے ہین پیدائش حمزہ سے لیکر تا ایندم اگر آپ لوگ اُن کتابون کو ملاحظہ فرماتے تو کبھی ایسے کلمہ نہ فرماتے مین دیکھ چکا ہون حمزہ نے اُن اُن مقامات پر تو اطاعت کی نہین ہی کہ جہان پر جان کا خوف تھا تو یہان کیا اطاعت کرے گا یا اپنا دین ترک کریگا اُسکا ہمیشہ سے یہ قول ہی کہ جو میری پشت زمین سے لگا دے مین اُسکی اطاعت کرون بلکہ اُس سے جو مقابلہ کرتا ہی وہ یہی شرط اُس سے کرتا ہی کہ اگر تم مجکو زیر کروگے تو مین تمھاری اطاعت کرونگا اگر مین تم کو زیر کرونگا تو تم میری اطاعت کرنا ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہی کہ آجتک حمزہ کسی سے زیر نہین ہوا جسنے زیر ہوکر اطاعت کر لی وہ زندہ بچا جسنے اطاعت نہین کی وہ مارا گیا پھر یہ کیونکر خیال کر لیا جائے اور کیونکر آپ تصور کرتے ہین اور مین کیونکر مان لون کہ نامہ کو دیکھکر حمزہ صلح پر آمادہ ہو جائے گا بدون مقابلہ کیے ہوئے ہان جب مین زیر کر لونگا اُسوقت وہ ضرور اطاعت کرے گا یہ سُنکے اعظم نے کہا کہ آپ بتائین کہ کیا جواب آئے گا جوابدیا کہ جواب جنگ آئے گا اور یہ تحریر ہوگا کہ اگر آپ کا پہلوان ہم کو زیر کر لے گا تو ہم اطاعت کرینگے اور اگر ہم اُسکو زیر کر لین گے تو تم سب کو اطاعت کرنا ہوگی اعظم نے جوابدیا کہ ہم کو اسکا یقین نہین ہی کہ اسکا یہ جواب آئے بلکہ یہی جواب آئیگا کہ ہم اطاعت کرینگے راوی بیان کرتا ہی کہ یہ سوال و جواب ہو رہے تھے کہ وہ پتلی جواب لیکر موجود ہوئی نامہ ہاتھ مین اعظم کے دیا اور جو تقریر بادشاہ سے اور اس سے ہوئی تھی وہ بیان کی اعظم نے کہا کہ تو نے خوب کیا جو یہ جواب دیا اُدھر اعظم نے نامہ لیکر دبیر کو دیا اور ایک منتر پڑھ کر دم کیا کہ وہ پتلی ایک مرتبہ اپنی اصلی صورت پر غوطہ لگا آئی یعنے طلائی ہو گئی اعظم نے اُسکو اُٹھا کر صندوقچہ مین رکھا صندوقچہ بند کیا دبیر سے کہا کہ ہان نامہ پڑھو دبیر نے جواب پڑھا اُسمین یہی تحریر تھا کہ اگر مین افغان سے زیر ہو گیا تو

مع اپنے کل لشکر کے جوکہ یہان ہی اور علاوہ اسکے جو میرا اصلی لشکر ہی اور جسقدر میرے فرزند و دیگر عزیز اور یگانے و سردار و اہل لشکر ہین مع اُن سبکے تمھاری اطاعت کرونگا اگر مین افغان کو زیر کرلون تو اسیطور سے تم سب اطاعت کرنا اُسوقت کوئی عذر و انکار نہ کرنا طبل جنگ بجوا کر کل میدان مین آؤ تاکہ باہم فیصلہ ہوجائے جب وبیر نے یہ جواب پڑھا جواب کو سُنکے اعظم جادو بہت برہم ہوا اور کہنے لگا کہ حمزہ بہت بڑا مغرور و متکبر آدمی معلوم ہوتا ہی بدون یہ سزاے معقول پائے ہوئے اپنی حرکت سے باز نہ آئے گا اور یہان آکر اُسکو معلوم ہوگا یہ کہکر افغان سے کہا کہ اب تم آمادہ و مستعد ہو طبل جنگ بجوایا جائے افغان نے جوابدیا کہ شوق سے طبل جنگ بجوائیے مین ضرور مقابلہ کرونگا اسی اشتیاق مین تو یہان آیا ہون کوئی آپ نے مجھسے خواہش نہین کی تھی مین خود خواستگار ہوا اور مین نے خود درخواست اس امر کی آپ سے کی اگر مجھکو مقابلہ نہ کرنا ہوتا تو مین کیون اس امر کا اقرار کرتا آپ کچھ خیال نہ کرین طبل جنگ بجوائیے مگر یہ ملاحظہ فرمائیے کہ جس قدر مین نے کہا تھا اُسقدر ہوا یا نہین جو مین نے عرض کیا تھا وہی جواب آیا یا نہین اعظم نے کہا کہ تم تو یون بیان کردیتے ہو جیسے حمزہ کی کل حرکتون و خصلتون اور عادتون سے واقف ہو اور برسون حمزہ کے ساتھ رہے ہو افغان نے جواب دیا کہ حمزہ کے واقعات کی کتابین دیکھی ہین اس سبب سے مین بیان کردیتا ہون یہ سُنکے اعظم نے اُسوقت حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین طبل جنگ بجایا جائے ہم کل میدان جنگ مین جاکر مع افغان کے لشکر حمزہ سے مقابلہ کرینگے چوبدار یہ خبر لے کر نقارخانہ مین گئے اور حکم شاہی سے آگاہ کیا اُسیوقت نقارہ پر چوب پڑی نفیر سحر کو دم ملا باجے جنگی بجنے لگے اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل صبح کو مقابلہ ہوگا لشکر طلسم کشا سے سب اہل لشکر سامان جنگ کرنے لگے ساحر اسباب سحر درست کرنے لگے غیر ساحر آلات حرب و ضرب کی درستی کرنے لگے یہان جب اعظم طبل جنگ کا حکم دے چکا اور نقارہ پر چوب پڑی اور صداے طبل جنگل مین گرجی تو پہلے یہ معلوم ہوا کہ زمین لرز گئی ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے خبر نواخت طبل جنگ لیکر اپنے لشکر کی طرف چلے یہان اعظم نے اُن سردارون کو جوکہ ساحر تھے حکم دیا کہ کل صف آرائی ہوگی تو تم لشکر ساحرون کو لے کر دہنی طرف صف آرا ہونا بائین طرف لشکر غیر ساحرون کا صف بستہ ہوگا اُسوقت تک تم دخل نہ دینا کہ جبتک ہم حکم نہ دین غیر ساحرون کے جنگ و پیکار کا تماشہ دیکھنا اور اہل لشکر کو بھی منع کردینا کہ وہ سحر نہ کرین اُن سب نے جوابدیا کہ بہت خوب یہ حکم دے کر اعظم نے دربار برخاست کیا سب اپنے خیمے مین آئے

سامان جنگ مین مصروف ہوئے ادہر تو سب سامان جنگ وپیکار مین مصروف ہین اُدہر صاحبقران دربار مین جلوہ فرما تھے سب حاضر تھے کہ صداے نقارہ گوش مبارک مین پہونچی اہل دربار سے فرمایا کہ آپ لوگون نے بھی سُنی کہ یہ صداے طبل کیسی آئی کیا لشکر کفار مین طبل بجا اہل دربار نے عرض کیا کہ لشکر کفار مین یہ طبل بجا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی اعظم نے طبل جنگ بجوایا ہی خبر تو منگاؤ یہ جو حکم دیا اسقلینوس نے ہرکارون سے کہا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ کیسا طبل بجا ہی وہ ہرکارے ابھی چلنے کو تھے سلام کرکے کہ یکایک جوڑی ہرکارون کی غرق آلودہ پسینہ مین غرق سانس پھولی ہوئی داخل دربار ہوئے مجرا بجالاکر ہاتھ اُٹھاکر یون دعا دی کہ نظم تا سرزند آفتاب سرور باشی + تا صبح دمد ہم دم ساغر باشی + تا تاج حیات بر سر خضر بود + در خانہ اقبال سکندر باشی + صاحبقران کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اوج واقبال ہو دوست شاد دشمن پائمال ہو ہم لشکر کفار مین موجود تھے کہ جب آپ کا جواب پہونچا اعظم جادو نے جواب نامہ پڑھوا کے سُنا اُسیوقت طبل جنگ بجنے کا حکم دیا اُسیوقت نقارہ رزمی پر چوب پڑی سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا اُسکا قصد ہی کہ کل میدان جنگ مین آکر علانیہ سرکار سے مقابلہ کرے باقی خیریت ہی صاحبقران نے یہ سُنکے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی کوس رزمی پر چوب پڑے اور نقارہ حربی بجایا جائے ہم کل کفار سے مقابلہ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت نقار خانے مین یہ حکم پہونچا نقارچی نے نقارون کو سینک کر درست کیا کوس حربی پر چوب پڑی صداے نقارہ بلند ہوئی شعر نقارہ آواز آمد برون + کہ دون ست وودون ست و گردون دون + گوش گردون کر ہوگئے طائر آشیانون سے صداے طبل سُنکے خوف زدہ ہوکر اُڑے کہ یہ کیسی آواز آئی جگر زمین شق ہوگیا جب نقارہ بجا اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل لشکر کفار سے مقابلہ ہوگا سب اہل لشکر جو کہ ساحر تھے وہ سامان سحر درست کرنے لگے اور جو غیر ساحر تھے وہ آلات حرب وضرب درست کرنے لگے اُدہر صاحبقران نے ساحرون سے فرمایا کہ کل جب صف آرائی ہوگی تو لشکر ساحران کو تم لیکر بائین طرف صف آرا ہونا جب تک ہم حکم ندین اُسوقت تک لشکر کفار سے نہ لڑنا اور غیر ساحرون سے فرمایا کہ تم دہنی طرف صف آرا ہونا یہ حکم دیکر دربار برخاست فرمایا سب سردار اپنے اپنے مقام پر جاکر سامان سحر وآلات حرب وضرب درست کرنے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ دن بھر دونون طرف طبل جنگ بجا کیا اور دونون طرف سامان جنگ کی درستی ہوا کی ساحر اپنے اپنے

مقام پر بیٹھے ہوئے سحر کو جگا رہے تھے کسی طرف دھوان بلند تھا بخور کی خوشبو آرہی تھی کوگل اور لونگ جلا رہے تھے سحر کو جگا رہے تھے غیر ساحر خنجر و تلوارون پر باڑھ رکھوا رہے تھے کسی طرف بیٹھے ہوئے کمانونکو جو کہ خانہ خونہ کر گئے تھے سینگ سانک کر درست کر رہے تھے جو تیرا چھے اپنے تھے وہ تا اپنے تیر رکھتے تھے ایک طرف ہزارون سوار و پیدل بیٹھے ہوئے اور سان پر تلوار پر باڑھ رکھوا رہے تھے جو بہادر و منچلے تھے وہ باہم بیٹھے ہوئے کلام کر رہے تھے کہ دیکھین کل کسکا بھلے وار ہوتا ہی اور کون آگے بڑھ کر لڑتا ہی اور کسکا قدم پیچھے ہٹتا ہی کون ٹھیٹ رہتا ہی اور کون بھاگ کھڑا ہوتا ہی باہم گلے مل رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا عید ہی اور کہتے تھے کہ بھائی صبح کو روز جنگ ہی اسوقت گلے مل لو گل عروس مرگ سے ملاقات ہوگی ایک دوسرے کے خیمے مین جاکر بیٹھتا تھا اُس سے کہتا تھا کہ کیون بھائی کیا ارادہ ہی کل روز جنگ ہی کفار سے مقابلہ ہوگا کیون بھائی تم کیا کہتے ہو کس طرح سے لڑوگے آیا تلوار سے یا نیزے سے کل عروس مرگ سے سامنا ہوگا بھائی کل قدم نہ ہٹین اسطور سے مقابلہ کرنا کہ کفار عاجز ہو جائین اور قدم اُنکے اُکھڑ جائین اور بھاگ جائین اُسنے جواب دیا کہ ایسا ہی ہوگا تم دیکھ لینا کیسے بڑھ بڑھ کر ہاتھ لگاتا ہون اور کس جوانمردی سے مقابلہ کرتا ہون راوی بیان کرتا ہی کہ جو کہ شجاع اور بہادر تھے وہ بار بار خیمون سے نکلکر آسمان کی طرف دیکھتے تھے کہ آثار سحر آسمان پر نمایان ہوئے ستارہ سحری فلک اخضری پر چمکا دامنون کو ہوا کے رخ پر کرتے تھے کہ نسیم سحری کے جھونکے چلنے لگے آثار سحر نمایان ہوئے عاشق اشتیاق عروس مرگ مین صبح کے بہت مشتاق تھے اور از حد صبح کی خواہش تھی بہادرون کا تو یہ حال تھا اشتیاق روز جنگ مین اُس رات کا دراز ہونا شاق تھا اور جو نامرد تھے وہ یہ فکر کر رہے تھے کہ کیونکر بھاگین کیونکہ ہم نے تو صرف اپنی زندگی بسر کرنے کے لیے نوکری کر لی تھی کہ پیسہ پیدا کر کے اپنی اولاد کو پرورش کرین نہ یہ کہ لڑین بھڑین اپنا خون کرین اگر ہم نہ ہونگے تو ہماری اولاد کی کیونکر پرورش ہوگی ہم ایسی نوکری سے باز آئے جو کوئی برائے دریافت حال آیا اور پوچھا کہ مزاج کیسا ہی کل روز جنگ ہی جواب دیا کہ بھائی صبح سے دست آرہے ہین بالکل طاقت نہین ہی ہلا تک نہین جاتا ہی کل بھائی کیونکر میدان جنگ مین جاکر مقابلہ کرین اٹھا تک نہین جاتا ہی بالکل بیکار ہوگئے ہین اُنھون نے کہا کہ بھائی خدا تم کو شفا دے کسی نے اپنے کو بیمار بنا کر لحاف اوڑھ لیا تھا کہ سردی سے بہت

شدت سے بخار آتا ہے بہ سبب بخار کے اُٹھنے کی طاقت نہیں ہم کیا میدان جنگ میں جا کر مقابلہ کرینگے مجبور ہیں بخار ہے اسی دن کے تاک میں تھا کہ جس دن مقابلہ ہوگا اُسی دن میں بھی آ کر دباؤنگا بخار سے مقابلہ پڑا ہے کفار سے کون لڑے وہ لوگ سمجھ گئے کہ مکر کرتے ہیں بزدلوں کا یہ رنگ ہے خلاصہ یہ کہ آثار سحر فلک پر ظاہر ہوئے ستارۂ سحری طالع ہوا نور سحری نے پھیلنا شروع کیا نسیم سحری کے جھونکے چلنے لگے تمام عالم میں نور سحر نے پھیل کر اپنی روشنی سے عالم کو منور کیا گلہائے خودرو کھل کر مہک دینے لگے ہر طرف غنچہ چہک رہے تھے اور پھول کھل رہے تھے ہر طرف خوشبو پھیلی ہوئی تھی آبپاشی شبنم سے سبزۂ صحرا کا لہلہا رہا تھا طائران خوش الحان شاخ درخت پر اپنے آشیانوں سے نکل کر حمد الٰہی میں مصروف تھے بزبان بے زبانی حمد الٰہی کر رہے تھے چہچہہ زنی میں مصروف تھے اشجار نسیم سحری کے جھونکوں کے سبب سے ہر مرتبہ جھک کر سجدۂ شکر کرتے تھے اور سجادۂ طاعت پر بوسہ دیتے تھے زاہدان عبادت گذار اُٹھے عبادت خدا میں مصروف ہوئے جب آثار سحر نمودار ہوئے اور سب اُٹھ کر عبادت خدا میں مصروف ہوئے نظم مؤذن اذان سے ہوئے بہرہ مند + ہوئی صوت اللہ اکبر بلند + رخ شمع مائل بزردی ہوا لباس فلک لاجوردی ہوا + عجب عالم تھا ہر طرف صدائے اذان بلند تھی وردی صبح کی لشکروں میں بج رہی تھی طائران خوش الحان شاخہائے درخت پر بیٹھے ہوئے حمد الٰہی کر رہے تھے جھونکے نسیم سحری کے چل رہے تھے لشکر کفار میں گھنٹے بج رہے تھے کفار پوجا پاٹ میں مصروف تھے خلاصہ یہ کہ ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے معبود کی عبادت میں مصروف تھے یہاں صاحبقران بھی بیدار ہوئے نماز صبح سے فارغ ہو کر اسلحہ سے آراستہ ہوئے اُدھر سردار بھی اپنے اپنے خیمے سے مسلح و مکمل ہو کر نکلے لشکر بھی تیار ہو کر چلنے پر آمادہ ہوا سردار لشکر انکو طرف میدان جنگ کے جانے کا حکم دیکر در دولت پر حاضر ہوئے یہ کہدیا تھا کہ جو کہ ساحر ہیں وہ طرف دست چپ کے صف آرا ہوں جو کہ غیر ساحر ہیں وہ طرف دست راست کے صف آرا ہوں سردار در دولت پر حاضر ہوئے کہ اتنے عرصہ میں سیمائے بلند آواز بر آمد ہوئے سب نے مجرا کیا سب کا مجرا لیکر قریب تخت آئے اور صاحبقران کا انتظار کرنے لگے کہ اتنے میں صاحبقران مسلح و مکمل زرہ داؤدی زیب جسم خود حضرت ہود سر پر سب تبرکات و اثاثہ صاحبقرانی سے آراستہ پیراستہ بادشاہ نے سلام کیا اور بادشاہ اور سب سرداروں نے مجرا کیا ہر ایک کا سلام لیکر اشارہ فرمایا چاکر نے اشقر دیو نژاد حاضر کیا آپ نے گردن اشقر پر یا علی لکھ کر جست کی پشت زین پر تشریف لائے

شعر جو شیر سے کہ گیرد با ہو لین * نجست از زمین و بر آمد بزمین * جب صاحبقران سوار ہو چکے بادشاہ
بھی تخت پر سوار ہوئے بعد سوار ہونے بادشاہ کے سب سردار سوار ہوئے جب سب سوار ہو چکے
صاحبقران مع بادشاہ کے طرف میدان جنگ کے راہی ہوئے سواری مثل باد بہاری کے بصد کروفر چلی
جاتی تھی وسواری کا جلوس وجوانون کی نمود و باجون کا و شہنائیون کا پھونکنا وہ صبح کا وقت وہ نسیم
سحری کے جھوکون کا چلنا عجب سمان دکھاتا تھا اس بہار اور ان جوانون کو فلک پیر اپنی کمر کو خم کیے ہوئے
دیکھ رہا تھا ادھر سے تو صاحبقران بصد شوکت وشان میدان جنگ مین پہونچے سب لشکر نے جھک کر سلام
کیا علمونکو جلوہ دیا سرخ وسبز نشانون کے پھریرے کھل گئے ہوا سے لہرانے لگے باجے جنگی بجنے لگے ادھر سے
لشکر کفار بھی پوجا پاٹ کر کے اور مسلح و مکمل ہو کر طرف میدان جنگ کے چلا کالے کالے علم کے پھریرے کھولے
ہوئے تھے کفار یا سامری و جمشید کرتے ہوئے چلے آتے تھے اعظم جادو و سوسن جادو تخت پر سوار
عقب لشکر بیشمار ایک طرف مرکب پر افغان گرززن بصد کروفر بائین طرف اعظم کا لشکر غیر ساحران اور
داہنی طرف لشکر ساحران بصد شان سحر سازیان دکھاتے ہوئے شعبدہ بازیان کرتے ہوئے آکر پہونچے
صاحبقران نے افغان گرززن کو عجب شان و دبدبہ سے دیکھا اپنے دل مین کہا کہ یہ پہلوان
واقعی بہت جری و بہادر معلوم ہوتا ہے جب دونون لشکر آکر پہونچ گئے اب صف آرائی ہونے لگی صف آرا
نکلے اُنھون نے صفون کو آراستہ کیا ساتون صفین درست ہوئین دونون طرف کے قلب لشکر کفار
مین اعظم وسوسن کا تخت قائم ہوا داہنی طرف سرداران سحر طراز بائین طرف سرداران غیر ساحر صف
باندھ کر کھڑے ہوئے میمنہ و میسرہ ساقہ و کمین گاہ قلب و جناح پہلوانون و ساحرون سے آراستہ
ہوا افغان گرززن برابر تخت اعظم کے مرکب پر سوار گرز گران سنگ ہاتھ مین لیکر کھڑے ہوئے بہ نگاہ
تند و تیز طرف لشکر اسلام کے دیکھ رہے ہین ادھر صف آرائی جب ہو چکی اُدھر لشکر اسلام مین یون
صفین آراستہ ہوئین کہ بائین طرف تو لشکر ساحران و اُنکے سردار صف بستہ ہوئے اور قلب مین تخت
سیمائے بلند آواز کا قائم ہوا اور برابر اُنکے تخت کے داہنی طرف تخت حکیم اسقلینوس کا اور
بائین طرف حکیم شیاطین کا یہان بھی ساقہ و کمینگاہ قلب و جناح میمنہ و میسرہ آراستہ ہوا یہ عالم
تھا کہ دُم سے دُم سُم سے سُم رکاب سے رکاب ملے ہوئے تھے سواریون کھڑے ہوئے پیدل
دوش بدوش سواران حلقہ پوش جوشن پوش چار آئینہ بند صاحبقران زیر علم شیر پیکر بہ مرتبہ

صاحبقرانی با چہرۂ نورانی جلوہ فرما تھے جب دونون طرف صف آرائی ہو چکی اُسوقت دونون طرف
کے لشکر سے تبر دار بیلچے بردار برق کردار نکلے پستی و بلندی زمین کو ہموار کیا جو درخت حائل نگاہ تھے اُنکو
قلم کیا سقون نے نکل کر آب پاشی کر کے گرد و غبار کو بٹھادیا ساحرون نے دونون لشکرون کے سحر
کر کے پست و بلند زمین کو ہموار کیا کسی نے سحر کیا کہ ہوا چلی جسقدر درخت حائل نگاہ تھے سب جڑ سے
اُکھڑ گئے کسی نے سحر کیا کہ ابر سحر پیدا ہوا اُس سے پانی برسا گرد و غبار بیٹھ گیا جب سب بندوبست
ہو چکا ایک مرتبہ دونون لشکرون سے نقباے بلند آواز نکلے بے ثباتی دنیا کی ثناہت کرنے لگے
آوازین لگانے لگے ای جوانان بکوشید تا جامہ زنان نہ پوشید شعر بیاہ لاؤ تم عروس موت کو + دو طلاق
اس زندگی کی سوت کو + یہ دنیا عجب مقام عبرت ہی اور جاے حسرت ہی بڑے بڑے بہادر جنگی تلوار
کی دہاک سے دیو کانپتے تھے وہ جا کر زیر زمین پوشیدہ عروس مرگ کے ایسے جویا ہوئے کہ عدم آباد
کو راہی ہوئے یہ دنیا مقام افسوس ہی کہان ہین وہ شاہان جلیل کہ جنکے سامنے غلامان زرین کمر صف
بستہ رہتے تھے جنکے حکم سے گردن قلم کی جاتی تھی اُنکو بھی موت نے نہ چھوڑا نظم اونچے اونچے مکان
تھے جنکے بڑے + آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے + تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر + ٹھوکرین کھاتے ہین
وہ کاسۂ سر + کل جہان پر شگوفہ و گل تھے + آج دیکھا تو خار بالکل تھے + کل تھا جس جا پہ بلبلونکا
ہجوم + آج اُس جا ہی آشیانہ بوم + کج جو رکھتے تھے سر پہ فخر یہ تاج + آج وہ فاتحہ کو ہین محتاج + اب نہ
رستم نہ سام باقی ہی + اک فقط نام ہی نام باقی ہی + غیرت حور و مہ جبین نہ رہے + ہی مکان تو مگر مکین نہ رہے
کوئی لیتا نہین ہی قیس کا نام + کونسی گور مین گیا بہرام + عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے + نہ کبھی دھوپ مین
نکلتے تھے + گردش چرخ سے ہلاک ہوئے + استخوان تک بھی اُنکے خاک ہوئے + یہ جبکہ عالم ہی اور
دنیا ایسی بے ثبات ہی تو اسمین رہنا بیکار ہی بڑے بڑے شاہان جلیل کے مرقد کا نام و نشان تک
نہین باقی ہی کوئی دو پھول بھی نہین چڑھاتا ہی دو پھول کے لیے خواستگار ہین سورۂ الحمد کے لیے محتاج
ہین اسطور سے نشان قبر برباد ہوئے ہین کہ کہین پتہ تک نہین ہی بڑے بڑے پہلوان مثل رستم
و سام کے تیغ اجل سے نہ بچ سکے اور جا کر زیر خاک پوشیدہ ہوئے مگر اُنکے نام آجتک صفحۂ روزگار
پر باقی ہین بسبب اُنکی جوانمردی و شجاعت و سخاوت کے بس ای جوان مردو تم بھی اپنے باپ دادا
کے نام کو روشن کرو اور آج وہ کام کرو کہ تا بہ قیامت صفحۂ ہستی پر نام باقی رہے شعر ای ناموران

وہ کام کرنا + رستم سے زیادہ نام کرنا + سوائے نیک نامی کے کوئی شے دنیا پر باقی نہین رہتی ہی اسطور سے
جو نقیبون نے آوازین لگائین دونون طرف کے اہل لشکر کے دل جوش شجاعت سے بھر آئے مثل
صف مژگان صفون پر سناٹا چھا گیا ہر ایک جوش شجاعت سے جھومنے لگا قبضۂ شمشیر چومنے لگا
یہی دل چاہتا تھا کہ صفون پر جا پڑین اور مارے تلوارون کے لشکر کو تہ و بالا کر دین صفین درہم و
برہم کر دین دونون لشکرون کا یہ عالم تھا کہ نقیبانے بلند آواز نقابت کر کے چلے آئے لشکر مین کڑکیٹون نے
کڑکا لحل کر کہا وہ بھی کڑکا کہکر لشکر مین آئے جب نقابت ہو چلی اُسکے بعد لشکر کفار کے علم جلوہ گری مین
آئے اور افغان گرززن اپنے مرکب کو چھیڑ کر سامنے تخت کے آئے اعظم جادو سے کہا کہ اجازت
مرحمت فرمائیے کہ مین جاکر حمزہ عرب سے مقابلہ کرون اعظم جادو کو افغان گرززن نے سلام کیا
تنگ مرکب درست کر کے بود ہا باگ کا لیا مرکب کو مہمیز کر کے میدان جنگ مین افغان نے آکر
پہلے سلحشوری دکھائی برچھے کے ہاتھ لگائے سیف ہلالی صاحبقران زیر علم شیر پیکر اشقر دیوزاد
پر سوار مسلح و مکمل تشریف فرما تھے ملاحظہ فرما رہے تھے کہ لشکر کفار سے افغان گرززن میدانمین
مرکب ابلق پر سوار آیا ملاحظہ فرمایا کہ میدان مین آکر اُس نے سلحشوری دکھائی راوی بیان کرتا ہی
کہ صاحبقران ملاحظہ فرما رہے تھے کہ جب صاحبقران غرق عرق ہوا اور مرکب بھی برچھے کو زمین مین گاڑ
کے ایک پاؤن رکاب کے اندر ایک باہر نکالکر برچھے کو مشت و رشت سے پکڑ کے پسینہ کو خشک
کرنے لگا جب پسینہ خشک ہو گیا اور دم راست ہو گیا پھر سنبھل کر مرکب پر بیٹھا لشکر اسلام کیطرف
مُنھ کر کے پکارا کہ ای فرقۂ خدا پرستان و اے زبردستان جسکو تمنائے مرگ ہو وہ آکر مجھ سے مقابلہ کرے
بلکہ مین اس امر کا خواستگار ہون کہ حمزہ عرب سے مقابلہ کرون سوائے حمزۂ عرب کے کوئی دوسرا
مقابلہ کرنے نہ آئے اعظم جادو اور حمزہ عرب سے بذریعہ تحریر کے اقرار ہو چکا ہی اُسی اقرار کے موافق اگر
مقابلہ کرے مین سوائے طلسم کشا کے دوسرے سے مقابلہ نہ کرونگا اور مین اقرار کرتا ہون کہ اگر طلسم
کشا حمزہ عرب مجکو زیر کرے تو مین مع اعظم جادو و کل لشکر کے اُسکی اطاعت کرونگا اور اگر حمزہ
عرب مجھ سے زیر ہو جائے اور مین غالب آؤن تو حمزہ میری مع لشکر کے اطاعت کرے اور دین اسلام
ترک کر کے سامری پرستی قبول کرے یہ کہکر کہا کہ ای حمزہ صاحبقران اگر بہادری و شجاعت کی
امنگ ہی تو آکر مجھ سے مقابلہ کرو مین نے تمھاری شجاعت و بہادری کا بہت شہرہ سُنا ہی اور مجکو

یہ جو افغان نے پکار کے کہا تم سے مقابلہ کا بہت اشتیاق ہے اسی شوق مین بہت دور سے آیا ہون
دوسرے سرداروں نے نکلنے کا قصد کیا تھا کہ صاحبقران نے اُنکو منع فرمایا خود اشقر کو مہمیز کر کے سامنے
تخت سیماسے بلند آواز کے تشریف لائے اور فرمایا کہ مین برائے مقابلہ افغان گرزن میدان کو جاتا ہون
اجازت ہو سیماسے بلند آواز و اسقلینوس و دیگر سرداروں نے عرض کیا کہ جب ہم غلامان جان باز و جان
نثار موجود ہین تو حضور کیون تکلیف فرماتے ہین جسکو وہ حکم دین جا کر مقابلہ کرے آپ کے قدم سے لشکر مین
رونق ہے ہم کیونکر عرض کرین کہ ہماری موجودگی مین آپ تشریف لے جائین اگر خدانخواستہ کوئی چشم زخم حضور کو
پہونچے تو ہم کس کے ہو کر رہین گے یہ لوگ تو ہم پر تشدد اور زیادتی کرینگے اور ہم کو دم لینے کی مہلت نہ دینگے
بلکہ ہمارا نام مثل حرف غلط کے صفحہ روزگار سے مٹا دینگے ایک کو باقی نہ رکھین گے کیونکہ ہمارے دشمن جان و
ایمان ہین ہم پر رحم فرمایئے خود نہ تشریف لے جایئے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ بالکل خوف نہ کرین خدا
کی ذات پر بھروسہ رکھین وہ مالک و حافظ و مختار ہے اور یہ امر ضرور ہے کہ آپ لوگ جان نثاری کو موجود
ہین مین آپ لوگون سے قبل مین عرض کر چکا ہون کہ میرا طریقہ ہے اور مین نے قاعدہ مقرر کیا ہے کہ حریف جسکا
نام لیکر پکارے وہی برائے مقابلہ جائے سوائے اُسکے دوسرا نہ جائے اگر طفل پنج سالہ کو جوان شانزدہ سالہ
برائے مقابلہ طلب کرے وہ طفل جا کر اُس جوان سے مقابلہ کرے دوسرا نہ جائے پھر مین کیونکر آپ لوگونکو
اجازت دون کہ آپ لوگ جا کر لڑین وہ تو میرا نام لیکر پکارتا ہے اور مجھکو طلب کرتا ہے اگر مین نہ جاؤنگا تو
تمام عالم مین بدنام ہو جاؤنگا اور میرے طریقہ کے خلاف ہوگا اور ہر ایک یہ خیال کریگا کہ حمزہ نے جو
افغان کو زبردست دیکھا تو خود مقابلہ نہ کیا اپنے لشکر کے سرداروں کو بھیجا خود تماشہ دیکھا کیا تو مجھکو
کیا ضرورت ہے کہ مین اپنے کو بدنام کرون بس آپ لوگ اطمینان رکھین مین جاتا ہون اور مقابلہ کرتا ہون
آپ لوگ معاوضہ مین جانے کے اور مقابلہ کرنے کے میرے حق مین دعا فرمائین کہ خداوند کریم مجھکو علیہ
مرحمت کرے اور مین غالب آؤن یہ جو صاحبقران نے فرمایا اب کسی کو جرأت نہوئی کہ پھر کوئی کچھ
کہے سب خاموش ہو رہے سیماسے بلند آواز نے عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لے جایئے آپ کو سپرد خداوند
کریم کیا یہ سُنکے صاحبقران نے مرکب کے تنگ کو درست فرمایا دامن گردان کر سوار ہوئے اشقر کو مہمیز
کر کے طرف میدان کے چلے تمام لشکر کے علم جلوہ گری مین آئے باجے جنگی بجنے لگے سب سردار ساحر
و غیر ساحر ہمراہ رکاب صاحبقران ہوئے صاحبقران یہ فرماتے ہوئے کہ آپ لوگ کیون اسقدر زحمت

فرماتے ہین اپنے اپنے مقام پر تشریف رکھیے مین جاکر افغان سے مقابلہ کرتا ہون میرے فتح وظفر کی دعا
فرمایئے خلاصہ یہ کہ تاحد لشکر سب ہمراہ آئے صاحبقران نے سمجھا بجھا کر سب کو واپس کیا خود مرکب کو
مہمیز کرکے چلے عرصہ جو ہوا تو پھر افغان نے پکار کر کہا کہ مین کہانتک انتظار کرون تم لوگ میری صورت دیکھ کر
ایسے خوف زدہ ہوئے ہو کہ کوئی مقابلہ کو نہین آتا ہی طلسم کشا کی ٹبری شہرت تھی یہ میرا خوف اُسپر طاری ہوا
کہ نہ وہ خود مقابلہ کو آتا ہی نہ کسی کو روانہ کرتا ہی یہ جو کلام صاحبقران نے سماعت فرمایا آپ مرکب کو مہمیز
تو کر ہی چلے تھے غصہ آگیا بس ایڑ کرکے برابر پہونچے اور فرمایا کہ کیون اسقدر مغرور ہوا ہی اور کیون تکبر کرتا
ہی غرور و تکبر خداوند کریم کو پسند نہین آتا ہی تو کیا چیز ہی جو تجھسے کوئی خوف کرے گا ہم لوگ سوائے ذات خدا
کے اور خدائے برحق کے کسی سے نہین ڈرتے ہین یہ جو صاحبقران نے فرمایا افغان نے دیکھا کہ صاحبقران
قریب آگئے گردہ سپر کا بہ قصد تگاور زرنی پشت سے لیا صاحبقران نے بھی سپر کو سنبھالا بس باہم تگاور
چلے گلہائے سپہر سے شرارے نکلے باہم سپرین لڑین دونون مرکب پسپا ہوئے سب نے دیکھا دو
قدم مرکب صاحبقران کا ہٹا اور چار قدم مرکب افغان کا باہم دونون مرکبون کو رانونسے مسل کر مقابل
ہوئے افغان نے کہا کہ یہ میری خطا نہین ہی یہ مرکب کی خطا ہی جو پسپا ہوگیا صاحبقران نے فرمایا
کہ بجا ارشاد ہوا اچھا حربہ سنبھالیے جوابدیا کہ ای طلسم کشا تو میری اطاعت کرلے اپنی جان کو غنیمت
جان بیکار تلف وبرباد نہ کر میرے ہاتھ سے زندہ بچنا دشوار ہی صاحبقران نے فرمایا کہ آپ میرے
اوپر رحم نفرمایئے اپنا حربہ فرمایئے مین موجود ہون مقابلہ کو اگر مجکو صلح منظور ہوتی تو مین یہ نوبت کیون
آنے دیتا پہلے ہی صلح نہ کرتا یہ مقام رزم ہی نہ جاے بزم کہ باہم گفتگو کی جائے جوابدیا کہ میرا حربہ بے پناہ
ہی تم پہلے حربہ کرکے اپنی حسرت نکال لو تاکہ کوئی آرزو و ارمان باقی نرہے اور یہ کہنے کو نہ ہو کہ اگر ہم حربہ
کرتے تو کبھی نہ زیر ہوتے صاحبقران نے فرمایا کہ پیش قدمی ہمارا طریقہ نہین ہی ہم حریف پر سبقت نہین
کرتے ہین ہان جب حریف کے حربہ سے ہمارا خدا ہم کو بچاتا ہی تب ہم اُسپر اپنا حربہ کرتے ہین بس جب
خداوند کریم تمھارے حربہ سے ہم کو بچائے گا تو ہم حربہ کرینگے یہ سننا تھا افغان نے کہا معلوم ہوتا ہی
کہ قضا کہ آگئی ہی سنبھل لے یہ کہکر نیزہ کنوتی مرکب سے لیا اور سینہ بے کینہ صاحبقران کو تاک کر وار کیا صاحبقران
نے بھی نیزہ سنبھالا جیسے ہی نیزہ قریب آیا صاحبقران نے سنان نیزہ کو سنان نیزہ پر گانٹھا لگی نیزہ بازی
ہونے طعن پر طعن چلنے لگے سنانین چمکنے لگین مرکب گردش کرنے لگے غبار بلند ہونے لگا ایک گنبد خاکی

غبار ہو گیا اُسمین مرکب گردش کرنے لگے یون سنانین چمکتی تھین کہ جیسے ستارے چمکتے ہین راوی بیان
کرتا ہی کہ برابر طعن پر طعن چل رہے تھے جو بند صاحبقران باندھتے تھے افغان کھول دیتا تھا اور افغان
باندھتا تھا صاحبقران کھول دیتے تھے صاحبقران لڑتے جاتے تھے اور افغان کے طریقہ جنگ کو ملاحظہ
فرماکے خیال فرماتے جاتے تھے کہ یہ طریقہ اور طور تو بالکل ہماری جنگ کے مطابق ہی جو میرے خاندان
کے طریقے ہین اور جس طور سے ہم لوگ جنگ کرتے ہین اُسی طور سے افغان بھی لڑتا ہی بالکل وہی بند
اور توڑ اُسکو بھی معلوم ہین جو مجکو معلوم ہین کسی مقام پر رہتا ہی نہین ہی صاحبقران اگر بند صاحبقرانی
باندھتے تھے تو افغان کھول دیتا تھا خلاصہ یہ کہ تین سو ستر طعن کی ردوبدل ہوئی یہ حالت تھی کہ ابن را
ظفر نہ اور اخطر نہ اور اظفر نہ اینرا اخطر غالب و مغلوب کی تمیز نہ ہوتی تھی کہ کون غالب ہی اور کون مغلوب ہی
جب باہم لڑتے ہوئے گرد و غبار سے باہر آتے تھے تو سب دیکھتے تھے کہ برابر نیزہ بازی ہو رہی ہی جب
غبار مین پوشیدہ ہو جاتے تھے تو سنانون کی چمک سے معلوم ہوتا تھا کہ باہم لڑ رہے ہین یکایک صاحبقران
نے ایک مقام پر موقع پاکر اور افغان کو ہوشیار نہ پاکر غافل پاکر اب جو بند باندھا اور مرکب کو بائین طرف
موڑکر اب جو جھٹکا دیا صاف نیزہ ہاتھ سے افغان کے نکل گیا مثل شرارے کے بالاے آسمان گیا اور بالاے
ہوا جاکر سنان نیزہ چمکی لشکر اسلام مین ایک شور تحسین و آفرین بلند ہوا اور نعرہ تکبیر ادھر افغان نیزہ بحر آب
خجالت مین غرق ہوا عرق شرم پیشانی پر آگیا ادھر صاحبقران نے نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکالکر مرکب کو
چمکاکر پھر سامنا کیا اُسکو جو خیال نیزہ نکل جانے کا آیا بہت پیچ و تاب کھایا مثل مار سر و دم بریدہ کے
پیچ و تاب کھاکر کہا کہ معلوم ہوا تم لوگ فنون نیزہ بازی سے خوب آگاہ ہو جو تم نے میرے ہاتھ سے
نیزہ نکالدیا خیر نیزہ بازی خلال بازی مین کب چھوڑتا ہون جب جانون کہ میرے گرز کی ضرب سے
اپنے کو بچاؤ اور اس گرز سے بچو یہ کہکر جھپٹ کر اپنے پر سے گرز گران سنگ پر چہ کوہ طپانچہ ملک الموت
اُٹھایا اور اُسکو بلند کرکے گردش دی صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ گرز کاہے کو ہی ایک پرچہ کوہ ہی واقعی
ایسا زبردست گرز آجتک نہین دیکھا یہ گرز تو گرز سام بن نریمان سے بھی زیادہ ہی گرز لندھور مشہور ہی
مگر میرے نزدیک وہ بھی اسکے روبرو ایک پتہ ہی خداوند کریم اسکے ضرب سے بچائے گرز کاہے کو ہی ملک الموت
کا طمانچہ ہی یا کوہ گران کا ٹکڑا ہی مگر صاحبقران نے جب یہ دیکھا کہ آٹھ پہلو ہین اور ہر پہلو نئے
طریقہ کا ہی کوئی الماس کا ہی کوئی یاقوت کا کوئی برنجی اسیطور سے آٹھ پہلو آٹھ قسم کے ہین اور دستہ

اُسکا آہنی ہے صاحبقران اُس گرز کو عجیب طریقہ کا دیکھکر بہت حیران ہوئے اور خیال کرنے لگے کہ خداوند
کریم اس گرز سے بچاتا اُدھر افغان گرز زن نے اپنے گرز کو بلند کرکے گردش دی اور کہا کہ اے طلسم کشا یہ
گرز زمین سے صدائے فنا فنا آنے لگی جب اُسنے گرز کو گردش دیکر قصد لگانے کا کیا صاحبقران نے
بھی گرز سام بن نریمان کو اُٹھایا اور حمزہ کی پناہ کیا درگاہ باری میں عرض کیا کیا کہ حمزہ از گل نازک تر
دارم پناہ گرز ندارم پناہ تو دارم توہی بچانے والا ہے مجھے اس گرز کی ضرب سے یہ دعا کرکے گرز کو سر کی اور حمزہ کی پناہ
کیا دونوں ہاتھ مع گرز کے بلند کردیے افغان نے گرز کو گردش دیکر گرز کا وار کیا فنا فنا کی صدا آنے لگی اُدھر
لشکر اسلام یہ حالت دیکھکر ہر ایک صاحبقران کے لیے دعا کرنے لگا سبکی نگاہ لڑی ہوئی ہے دونوں طرف
کے اہل لشکر تو ہمہ تن چشم بنے ہوئے اُسیطرف دیکھ رہے ہیں بادشاہ طلسم نے تو یہ واقعہ دیکھکر منہ پر ہاتھ
رکھ لیا اور تہ دل سے دعا کر رہا ہے کہ یا خداوند کریم صاحبقران کو اس گرز سے بچانا توہی حافظ ہے اُدھر خبردار
خبردار کہکر افغان نے گرز مارا گرز پر گرز پڑا تڑاقہ پیدا ہوا یہ معلوم ہوا کہ ساتوں آسمان پھٹ کر گر پڑے شرارے
پھل گرز سے نکل کر بالائے فلک گئے آسمان ہل گئے زمین کے طبقہ تزلزل میں آئے دریا کا پانی تلاطم
میں آیا پہاڑ باہم سر ٹکرانے لگے ایسی صدا پیدا ہوئی گرزوں سے کہ گوش گردوں دوں کر ہو گئے کروبیان
صدائے تڑاقہ سُنکے دہل گئے عبادت خدا بھول گئے دل زمین ہول سے شق ہو گیا غبار بلند ہوا اُس میں
صاحبقران پوشیدہ ہوگئے اُدھر افغان نے گرز کو جب گرز پر مارا تھا اور تڑاقہ ہوا تھا گرز کو ہاتھ سے
چھوڑ کر ہٹ گیا تھا گرز گرز سے ٹکرا کر زمین پر گرا تھا اُس سے غبار پیدا ہوا تھا اُسمیں صاحبقران پوشیدہ
ہوگئے تھے اور گرز افغان سے ایک غبار پیدا ہوا تھا بس افغان نے الگ ہو کر اہل اسلام کی طرف
منھ کر کے کہا کہ دیکھا تمنے حمزہ میرے گرز کی تاب نہ لایا اور پست ہو گیا استخوان تک کا پتہ نہ ہوگا اگر
غربال لیکر چھانوں گے تو بھی ایک ریزہ استخوان کا نہ ملیگا یہ کہکر اُدھر سے منہ پھرا کر اپنے لشکر کی طرف
دیکھا سوسن و اعظم اس قصد سے آمادہ کھڑے ہوئے تھے کہ ادھر افغان ہم سے پلٹ کر لیسے
جا کر حمزہ کو اسیر کر لو ہم جا کر فوراً گرفتار کریں جیسے افغان نے ادھر کو منہ کیا سب نے نعرہ تعریف
بلند کیا افغان نے سوسن و اعظم سے پکار کر کہا کہ آپ دونوں صاحب کیا کھڑے ہوئے دیکھ
رہے ہیں جلد جا کر استخوان حمزہ کو اُٹھا لائیے ایسا نہ ہو کہ اُسکے لشکر کے لوگ آجائیں تو پھر بڑی
خرابی ہوگی یہ کہنا تھا کہ اعظم جادو و سوسن جادو دونوں تخت پر سے کود کر اور جھپٹ کر اُس مقام

آئے کہ جہان حمزہ صاحبقران تتق گرد مین پوشیدہ تھے فوراً یہ دونون بلا خوف دل گرد مین در آئے یہان آکر
کیا دیکھا کہ صاحبقران زمین پر پڑے ہوئے ہین اور ایک طرف مرکب پڑا ہوا ہے یہ دونون چاہے کہ حمزہ
کو اُٹھائین کہ یکایک دونون کو چھینک آئی اور دونون دھم دھم ادھر اُدھر غش کھا کر گرے جیسے ہی افغان
نے دھماکے کی صدا سُنی افغان یہ صدا سُنتے خود بھی دھم سے مرکب پر سے کودے اور اُس غبار مین گئے
اور جاتے ہی اعظم وسوسن کو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا دونون کی زبان مین سوزن دیکر اب جو دیکھا تو
صاحبقران واشقر کو ہوشیار پایا فوراً گلدستہ دافع بیہوشی نکالا صاحبقران واشقر کو ہوشیار کیا
اب جو صاحبقران کی آنکھ کھلی اپنے کو خاک پر پڑا پایا اور افغان کو اپنے برابر کھڑا ہوا دیکھا صاحبقران
حیران ہوئے کہ یہ واقعہ ہے کچھ دریافت کیا چاہتے تھے کہ یکایک اب جو دیکھا کہ وہ این گل دیگر
شگفت افغان تو ندارد ہے بجائے افغان کے خواجہ عمرو کھڑے ہوئے ہین صاحبقران حیران ہوئے
کہ خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران آپ نے پہچانا اپنے غلام کو آپ حیران نہ ہون جلد مرکب پر سوار ہو کر
لشکر کفار سے مقابلہ کرین مین نے سوسن واعظم کو اسیر کر لیا ہے دونون میرے پاس ہین مین نے
افغان گرززن بنکر ان دونون پر عیاری کی ہے آپ عرصہ نہ فرمائیے بعد فیصلہ جنگ و پیکار کل
واقعہ عرض کرونگا یہ جو صاحبقران نے سُنا دوڑ کر خواجہ کو گلے سے لگایا خواجہ نے عرض کیا کہ اب
دیر نہ فرمائیے یہ کہکر صاحبقران کو مرکب پر سوار کیا صاحبقران نے اشقر پر سوار ہو کر اور عقرب
سلیمانی کو نیام انتقام سے کھینچ کر نعرہ کیا ادھر خواجہ عمرو نے بھی خنجر ہاتھ مین لیکر اور تیغچہ عیاری کو
کھینچکر اپنے نام کا نعرہ کیا نعرہ صاحبقران ہے امیر عرب تیغم روزگار + بحکم خدا بستہ شمشیر جبار +
بیک تیغ صمصام و صمصام نام + یکے عقرب و دیگرے ذوالنجام + بدین کافران از جہان پاک کرد + سر سرکشان
حملہ ور خاک کرد + چو تیغ علی بر کشم از غلاف + تزلزل فتد در میان مصاف + ادھر تو صاحبقران نعرہ
کر کے غبار سے باہر آئے سامنے نعرہ صاحبقران کے نعرہ عمرو کا ہوا نعرہ عمرو منم عمرو ہون مین
عیار صاحبقران + میرے ڈر سے کانپتا ہے جہان + دوندہ جہان گرد طرار ہون + جہان گیر عالم کا عیار
ہون + میرا تیز رفتار ہو گر قدم + صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم + اُڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو +
نہ پہونچے میری گرد پاپوش کو + یہ دونون خادم و مخدوم اُس غبار سے نعرہ کر کے نکلے کفار نے جو یہ
واقعہ دیکھا تو حیران ہوئے کہ یہ کیا سانحہ گذرا نہ تو اعظم جادو اس غبار سے باہر تشریف لائے نہ

سوسن جادو بلکہ اُسکے عیوض مین حمزہ زندہ وسلامت نکلا اور اُسکا عیار عمرو بلکہ افغان گرززن بھی
اس غبار مین جاکر غائب ہوگئے یا تو یہ لوگ خوش ہورہے تھے یا حیران ہوئے یہ واقعہ دیکھکر صاحبقران
نے اُس تتق گرد سے نکل کر فرمایا کہ اے کافران جہان و اے سرکشان زمان سے گذارم کہ از دست من زندہ و
سلامت بدر روید یہ فرما کر اور مرکب اُٹھا کر لشکر کفار پر چلے خواجہ عمرو بھی رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے نیمچہ
ہاتھوں مین لیے چلے آتے ہین کفار نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ طلسم کشا ہماری طرف باشمشیر برہنہ آتا ہے یہ سب بھی
ایک مرتبہ تلوارین علم کرکے لینا لینا کہکر چلے ایکطرف سے ساحر بھی چلے کہ مقہور سپہ سالار سوسن نے جو خواجہ
کو اصلی صورت پر دیکھا ہمراہ صاحبقران اور صاحبقران کو بہ قصد جنگ لشکر آتے دیکھا پہلے تو پکار کر
خواجہ عمرو سے کہا کہ واہ اُستاد کیا کہنا عیاری اسکا نام ہے بھلا آپ سے کیا کوئی بچ سکتا ہے اور آپکے
رو برو کیا عیاری کریگا کیا خوب عیاری کی ہے یہ کہکر سحر کرنے لگا لشکر کفار پڑا اور لڑنے لگا ادھر سے صاحبقران
بھی باتیغ برہنہ پہونچ گئے اور کفار کو قتل کرنے لگے اب کفار کو معلوم ہوا کہ مقہور عمرو عیار سے مل گیا
تھا اور خواجہ افغان گرززن بنکر آئے تھے عیاری کرکے اعظم جادو و سوسن جادو کو اسیر کرلیا
کفار سے لڑنے لگے ادھر اہل اسلام نے جب دیکھا تھا افغان کی ضرب گرز سے صاحبقران خدا
نخواستہ پست ہوئے اور تتق گرد مین پوشیدہ ہوگئے سب کے چہرون کا رنگ کافور ہوگیا تھا ایک کے
منھ پر ہوائیان اُڑنے لگین تھین دلون پر ملال و کدورت چھائی تھی باہم یہ صلاح کرکے ساحر اور غیر
ساحر چلے تھے کہ چل کر لڑو اور اپنی جان دو یا ان لوگون کو زندہ نہ رکھو اور سبکو مٹا دو یا خود نہ باقی رہو ایک
مرتبہ سب لشکر نے اپنے مقام سے جنبش کی تھی دونون حکیم اور بادشاہ طلسم بھی صلاح کرکے چلے تھے
سب نے تلوارین علم کرلین تھین ساحرون نے حربہ ہائے سحر ہاتھون مین سنبھالے تھے ابھی یہ لوگ راہ
مین تھے کہ صاحبقران و عمرو کے نعرہ کی صدا کان مین آئی اب جو دیکھا تو صاحبقران و خواجہ کو
باہم لشکر کفار کی طرف بہ قصد جنگ و پیکار جاتے ہوئے دیکھا سب خوش ہوگئے اور فرحناک ہوئے
نسیما نے بلند آواز سے پکار کر کہا کہ یا صاحبقران مین بھی مع لشکر کے آتا ہون جمال نے جو خواجہ کو
دیکھا خوش ہوکر پکارا کہ آئیے اُستاد کیا کہنا واہ کیا خوب عیاری کی ہے یون عیاری کرتے ہین خواجہ نے پلٹ کر
دیکھا اور امیر حمزہ صاحبقران نے دیکھا کہ بادشاہ طلسم و حکیم استقلینوس و دیگر سردار مع لشکر کے
بقصد جنگ و پیکار چلے آتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ لشکر اسلام بھی آکر لشکر کفار سے غٹ پٹ ہوگیا

غیر ساحر غیر ساحر سے لڑنے لگے ساحر ساحر سے ادھر تلوار و خنجر و تیر چلنے لگا اُدھر ترنج و نارنج و دانہ ہائے ہم و گرچھے و پیکان کے کسی طرف کشتی ہو رہی تھی کوئی گرز سے لڑ رہا تھا کسی مقام پر تلوار چل رہی تھی ساحروں میں یہ رنگ تھا کہ کوئی ابر سحر بنا کر لڑ رہا ہی کوئی اژدر بنا ہوا تھا و نفس کشتی کر رہا تھا کوئی باہم عقرب بنا ہوا لڑ رہا تھا بیرون کے شور و غل کی صدا اٹھی پہلوانان رعد آواز کے گرجنے کی صدا اٹھی باجے جنگی بج رہے تھے نقیب نقابت کر کے دل لشکر کے بڑھا رہے تھے کفار جان دے دے کر لڑ رہے تھے اور یہ خیال تھا کہ گو سردار و افسر ہمارے اسیر ہو گئے ہین مگر ہم حق نمک ادا کر دین بڑے غضب کی تلوار چل رہی تھی قیامت کی جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی سرون کا مینھ برس رہا تھا خون کے دریا بہہ رہے تھے تلوارون کی برق کوند رہی تھی ڈھالون کی سیاہ گھٹا بلند تھی طوفان مرگ اُٹھا ہوا تھا زورق حیات طوفانی تھی ملک الموت روحین قبض کرتے پھرتے تھے کشتی حیات گرداب مین مبتلا تھی ہر طرف بازار مرگ گرم تھا کفار لڑ رہے تھے کہ صاحبقران نے جو جو نامی سردار تھے اُنکو اسیر کر لیا لشکر بے سردار کب تک لڑے آخر کو نوبت شکست پہونچی لشکر کے پاؤن اُٹھنے لگے سردارون نے جو یہ رنگ دیکھا باہم صلاح کی اہل اسلام کا اقبال یاور ہے اونکا ستارہ ترقی پر ہی ہمارے سردار دونون اسیر ہو گئے ہم بے سردار کے ہو گئے ہم انسے لڑ نہین سکتے ہین عمرو نے وہ غضب کی عیاری کی ہی دیکھو کیونکر اسیر کر لیا ہمارے افسر و نکو اب ہم کیونکر لڑ سکتے ہین اس سے بہتر یہ ہی کہ اطاعت کرین کیون اپنی بیفائدہ جان دین اور بیکار مقابلہ کرین ہم ان لوگونسے نہین لڑ سکتے ہین یہ سب تائید یافتہ ہین انکی ان لوگون نے شراکت کی ہی کہ جو کہ اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین جبکہ ان لوگون نے بڑے بڑے لشکر و نکو جو کہ لاکھون کے تھے یکہ و تنہا جا کر شکست دی اور درہم و برہم کیا تو اس لشکر کی کیا اصل ہی ایسی حالت مین جبکہ لشکر ہمراہ ہی تو ایک حملہ مین سب کا خاتمہ کر دینگے بس اسی مین مفر ہی کہ انکی شراکت کرین اور اطاعت کرین نہ ایسے بہادر ہم نے دیکھے نہ ایسے عیار یہ باہم صلاح کر کے سردارون نے یہ رائے کی کہ چل کر طلسم کشا کے شریک ہون اور اُس سے امان طلب کرین جب یہ باہم رائے ہوئی اور یہ خیال کیا کہ اگر ہمارے سردار ہوتے وہ لڑتے ہم بھی لڑتے انکی عدم موجودگی مین کیون مقابلہ کر کے جان دین بس جب باہم یہ صلاح کر لی اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ ہم نے طلسم کشا کی اطاعت کر لی اب نہ لڑو پس سب سردار یہ کہکر پکارے کہ یا طلسم کشا الامان الامان ہم امان کے خواستگار ہین ہم کو امان مرحمت ہو ہم آپ سے نہین لڑتے ہین آپ نے ہمارے سردار و نکو

اسیر کر لیا ہم مین یہ طاقت نہین ہی کہ آپ سے مقابلہ کرین سردارون کا یہ پکار کر کہنا تھا کہ کل اہل لشکر نے
پکارنا شروع کیا کہ یا طلسم کشا امان امان جب صداے امان گوش مبارک صاحبقران مین پہونچی صاحبقران
نے ہاتھ روک لیا صاحبقران کا ہاتھ روکنا تھا کہ سب اہل لشکر نے ہاتھ روک لیا لڑائی موقوف ہو گئی مگر
صاحبقران نے فرمایا کہ پکار کر کہدو کہ امان بشرط ایمان بس بہ حکم صاحبقران خواجہ و دیگر سردارون نے
پکار کر کہا کہ صاحبقران فرماتے ہین کہ امان بشرط ایمان ملے گی یہ جو پکار کر کہا اُن سب نے جوابدیا کہ ہم نے
فرمانا صاحبقران کا قبول کیا یہ کہکر جو معزز معزز سردار تھے وہ ہاتھ باندھ کر بخدمت صاحبقران حاضر
ہوئے مقہور جادو دست بستہ پہلے ہی آگیا قدمبوسی حاصل کی خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا
کہ یہی مقہور جادو ہی اسی نے میرے ساتھ سلوک کیا کہ مجکو اپنے ہمراہ کوہ سوسن سے لیکر یہان
آیا جو مین نے کہا وہ اسنے قبول کیا مین نے اسکو قبل سے مسلمان کیا ہی یہ مسلمان ہی یہ جو خواجہ نے کہا
صاحبقران نے بہت خوش ہو کر مقہور کی بہت تعریف فرمائی کہ اتنے مین وہ سب سردار اعظم جادو
کے حاضر ہوئے اُنھون نے بخدمت صاحبقران عرض کیا کہ ہم سب آپ کی اطاعت کے لیے حاضر
ہوئے ہین ہمارے قصور کو معاف فرمایئے ہم کو امان عطا فرمایئے صاحبقران نے فرمایا کہ امان بہ شرط
ایمان ملے گی اُنھون نے عرض کیا کہ آپ کے دین و مذہب مین آئے وہ کیا ہے ابھی صاحبقران نے
کچھ نہ فرمایا تھا کہ خواجہ نے کہا کہ اگر تم لوگ کلمہ پڑھو گے تو سحر سے بالکل بیکار ہو جاؤ گے اور ابھی بادشاہ
طلسم یعنے شندکال جادو سے مقابلہ کرنا ہوگا اُن سب نے عرض کیا کہ پھر کیا کیا جائے خواجہ نے کہا
کہ مطیع اسلام ہو سب طریقہ دین اسلام کے اختیار کرو صرف کلمہ نہ پڑھو اُن سب نے عرض کیا کہ بہت
خوب بس صاحبقران نے فرمایا کہ ہم فرودگاہ پر واپس جاتے ہین تم لوگ وہان آنا سب کو ہمراہ لیکر
اُنھون نے عرض کیا بہت خوب بس صاحبقران یہ حکم فرما کے کہ جو اہل اسلام ساحر و غیر ساحر قتل
ہوئے ہین اُنکو دفن کیا جائے اور کفار کے کشتونکو یہان سے اُٹھوا کر کسی غار مین ڈالدو اور شمار
کرو کہ کس قدر اہل اسلام کشتہ ہوئے اور کس قدر کفار صاحبقران کل لشکر کو ہمراہ لیکر فرودگاہ پر
آئے لشکر نے کمر کھولی اپنے مقام خیام پر اُترے صاحبقران نے دربار آراستہ کیا بارگاہ مین تشریف
لائے دربار آراستہ ہوا اُدھر اُن لوگون نے اہل اسلام کے کشتون کو ایک مقام پر جمع کر کے نماز
پڑھی اُسکے بعد سب کو دفن کیا اب جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ دو ہزار اہل اسلام درجہ شہادت پر فائز ہوئے

اور کفار دس ہزار مارے گئے اُن سب کو اُٹھوا کے صحرا مین ایک غار تھا اُسمین ڈالدیا وہان سے سب واپس آئے اور صاحبقران سے سب حال عرض کیا کہ دو ہزار اہل اسلام قتل ہوئے اور دس ہزار کفار مارے گئے یہ سُنکے صاحبقران خاموش ہوئے اُدھر سرداران اعظم جادو خدمت صاحبقران سے رخصت ہوکر اپنے لشکر مین آئے سب اہل لشکر کو جمع کر کے کہا کہ ہم نے تو اطاعت طلسم کشا کی کیونکہ ہم طلسم کشا سے نہین لڑ سکتے ہین تم لوگ کیا کہتے ہو اُن سب نے ایک زبان ہوکر جوابدیا کہ جبکہ ہمارے افسر اعلیٰ اعظم جادو واسیر ہوگئے آپ ہمارے سردار و افسر ہین جو آپ کو منظور ہو وہ ہم کرینگے بس ہم نے بھی آپ کے کہنے پر عمل کیا اگر آپ نے صاحبقران کی اطاعت کی تو ہم نے بھی آپ کے ہمراہ اطاعت کی جب یہ سب نے جواب دیا بس وہ سردار اُن سب کو لیکر فرودگاہ پر آئے لشکر کو وہان اُترنے کا حکم دیا اور جو معزز معزز تھے اُنکو ہمراہ لیا اور باقی اہل لشکر ساحر و غیر ساحر کو فرودگاہ پر چھوڑ کر طرف صاحبقران کے روانہ ہوئے یہانتک کہ دربارگاہ پر پہونچے بذریعہ درگہ سالار کے خبر کرائی کہ سرداران لشکر اعظم جادو در دولت پر حاضر ہین اُنکو کیا حکم ہوتا ہے درگہ سالار نے جاکر عرض کیا صاحبقران نے حکم دیا کہ اُنکو اندر لے آؤ بس درگہ سالار یہ حکم پاکر بیرون بارگاہ آیا اور اُن سب سردارون کو ہمراہ لیکر یہ کہکر کہ آپ کو صاحبقران نے طلب فرمایا ہے یہ جو سُنا وہ سب کے سب درگہ سالار کے ہمراہ اندر بارگاہ کے آئے مجراگاہ پر سے صاحبقران و بادشاہ کو بہت آداب سے مجرا کیا قواعد شاہی بجالائے کرسیان مرحمت ہوئین سب سلام کر کے کرسیون پر بیٹھ گئے جب بیٹھ چکے تو ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ اب حضرت ہم غلامون کو عقائد دین اسلام تعلیم فرمائین صاحبقران نے فرمایا کہ بہت اچھا بس اُن سب کو عقائد دین اسلام تعلیم فرمائے جو کہ ساحر تھے وہ مطیع اسلام ہوئے اور جو کہ غیر ساحر تھے اُنھون نے کلمہ پڑھا جب سب مشرف بدین اسلام ہوچکے اُسوقت اُن سردارون نے عرض کیا کہ ہم امیدوار ہین کہ حضور دربند اعظم مین تشریف لے چلیے اور سب ساکنان دربند کو بھی مشرف بدین اسلام فرمائیے اور جو نان و نمک ہم سب کو نصیب ہے وہ نوش فرمائیے اور دربند پر قبضہ فرمائیے اور جسکو مناسب جانئے اور جو لائق ہو اور حقدار ہو اسکو حاکم فرمائیے صاحبقران نے یہ سُنکے فرمایا کہ اچھا ہم کل چلینگے اُن سب نے عرض کیا کہ سب لشکر و اہل دربار کو ہمراہ لیکر تشریف لے چلیے گا وہین بار فرمائیے گا بادشاہ دربند مین چلکر دربار فرمائین صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا وہ سردار رخصت ہوکر اپنے

مقام پر آئے سب اہل لشکر کو مشرف بدین اسلام کیا سب مطیع اسلام ہوئے جو اہل لشکر ساحر تھے وہ مطیع اسلام بصدق دل ہوئے اور جو غیر ساحر تھے اُنھون نے کلمہ پڑھا یہان صاحبقران نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے وہ رات بہ عیش و راحت بسر کی جب صبح ہوئی یہان صاحبقران نے بیدار ہوکر نماز سحر ادا فرمائی سب سردار بھی عبادت خدا سے فارغ ہوئے اُدھر سرداران لشکر آعظم جادو بیدار ہوکر اور سب لشکر کو آراستہ کرکے چلنے کے لیے طرف دربند کے حکم دیا اور خود بخدمت صاحبقران روان ہوئے یہان صاحبقران بارگاہ مین تشریف لائے بعد فارغ ہونے نماز سحر کے یہان دربار آراستہ ہوا تھا کہ وہ سردار آکر پہونچے صاحبقران کو مجرا کیا اور قواعد شاہی بجالائے عرض کیا کہ تشریف لے چلیے مع کل لشکر کے یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا اچھا اور حکم دیا کہ لشکر سامان درست کرکے جلد تیار ہووے ہم اندرون دربند چلینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سب لشکر تیار ہوگیا بس صاحبقران مع سب سرداران و بادشاہ کے بہ خدم و حشم طرف دربند اعظم کے روانہ ہوئے وہان ساکنان دربند کو خبر ہوگئی تھی کہ ہمارے سردار اسیر ہوگئے اہل لشکر نے شکست کھائی جو سردار و اہل لشکر باقی رہے تھے اُنھون نے طلسم کشا کی اطاعت کی اب طلسم کشا اس طرف کو آتا ہی یہ لوگ بھی مجبور و ناچار ہوگئے اُنھون نے خیال کیا کہ اب سوائے اطاعت و فرمانبرداری کے کوئی دوسری صورت نہین ہی جبکہ سردارون نے اطاعت کرلی تو ہم کیا چیز ہین ہم تو رعایا ہین لڑنا بھڑنا کیا جانین بس اطاعت ہم کو بھی لازم ہی بس سب ساکنان دربند اعظم و شہر اعظم یہ سوچکر ادنی و اعلی برائے استقبال دروازہ شہر پر آکر کھڑے ہوئے خوب دربند کو آراستہ و پیراستہ کیا تمام شہر کو آئینہ بند کیا امیر و غریب سب خوش ہو رہے تھے کہ یکایک جلوس سواری نمودار ہوا یہانتک کہ سب سردار صاحبقران کو لیکر داخل دربند و شہر ہوئے اہل شہر نے طلسم کشا کو دیکھ کر سلام و مجرا کیا صاحبقران و اہل لشکر صاحبقران سیر کرتے ہوئے عمارات شاہی مین آئے صاحبقران ایوان مین داخل ہوئے اور لشکر جائے مناسب پر فروکش ہوا سردارون کے لیے مقام مقرر کیے گئے یہان صاحبقران نے دربار آراستہ کیا منادی کرائی کہ سب اہل شہر حاضر ہون اُسیوقت سب اہل شہر حاضر ہوئے اس مجمع کے روبرو خواجہ عمرو نے بہ حکم صاحبقران حمد و ثنائے الٰہی بیان کرکے سب کو مطیع اسلام کیا جو غیر ساحر تھے اُنھون نے کلمہ پڑھا خلاصہ یہ کہ سب اہل شہر صدق دل سے مسلمان ہوئے جب ان کامون سے فراغت ہوئی اب خواجہ عمرو نے اپنی سب عیاریان اول سے آخر تک بیان کین از انجملہ کہ جب مین افغان گرزرن کی صورت

بنکر منصور کے ہمراہ یہان آیا ہین نے وہ گرز کاغذ کا تیار کیا تھا اسمین بیہوشی بھری تھی اُس گرز کو جب مین نے
مارا آپ نے گرز پر رو کا تڑاقہ پیدا ہوا میرا گرز شق ہوا اُس سے غبار پیدا ہوا آپ بھی بے ہوش ہوئے اور
اشقر بھی ہین نے اعظم و سوسن سے پہلے ہی اقرار کر لیا تھا کہ جب ہین طلسم کشا کو ضرب گرز سے پست
کرون تو تم جا کر دونون طلسم کشا کو پکڑ لینا چنانچہ ایسا ہی ہوا جب وہ اندرون غبار گئے وہ بھی بیہوش ہو کر
گرے ہین نے جا کر اُن دونون کو نذر زنبیل کیا اور آپ کو مع اشقر کے ہوشیار کیا یہ جو خواجہ عمرو نے
بیان کیا سب سُنکے بہت خوش ہوئے اور بہت تعریف کی اور کہا کہ آپ کا مثل و نظیر نہین ہی کوئی
عیار آپ ایسا نہوگا واقعی آپ شاہ عیاران عیار بیگ طرار ہین جیسا کہ آپ فرماتے ہین کہ ہین
شاہزادہ ولایت اون ہون آپکا فرمانا بہت درست و بجا ہی سرداران اعظم وغیرہ نے بہت تعریف
کی خواجہ عمرو کی سب نے دست بوسی اور قدمبوسی کی خواجہ نے سب کو گلے سے لگایا جب سب
کام ہو چکے راوی بیان کرتا ہی کہ اب خواجہ سے صاحبقران نے فرمایا کہ اعظم جادو و سوسن جادو
کو زنبیل سے نکالو اور ہدایت بدین اسلام کرو اگر وہ مطیع اسلام ہون تو خیر ورنہ قتل کرو اور لوح حاصل
کرو خواجہ نے عرض کیا کہ ان لوگون کا اختیار مجکو دیجیے میرا جسطور سے جی چاہے اُنکے ساتھ پیش
آؤن اور جو چاہے اقرار لون صاحبقران نے فرمایا کہ تم کو اختیار ہی یہ سُنکے خواجہ عمرو نے اعظم جادو
و سوسن جادو کو زنبیل سے نکال کر ستون بارگاہ سے خوب بکمند اصفا و باصفا سے کس کر باندھا
اور اُن دونون نے آنکھ کھولی اپنے کو بندھا ہوا ستون بارگاہ سے پایا اور سیماے بلند آوازہ صاحبقران
و سرداران صاحبقران و حکیم استقلینوس و اپنے سردارون کو کرسی و دنگل پر بیٹھا ہوا دیکھا اُن
دونون نے خیال کیا کہ ہم خواب دیکھ رہے ہین آنکھین بند کر لین کہ کیا بُرا خواب دیکھا خداوندا ایسا
خواب دشمن کو بھی نہ دکھائین خواجہ پر انکی نگاہ نہ پڑی تھی خواجہ سامنے کو بیٹھے ہوئے تھے
کرسی پر انکے ہاتھ مین کوڑا تھا خواجہ نے اُنکی یہ حرکت دیکھ لی آپ نے فرمایا کہ اے سوسن و
اعظم ذرا ہوشیار ہو اور آنکھ کھول کر دیکھو یہ تم خواب نہین دیکھ رہے ہو بلکہ عین بیداری ہی ذرا آنکھ
کھول کر دیکھو ہین نے عیاری کر کے تم کو اسیر کر لیا ہی اور تمھارے سب اہل لشکر و اہل شہر نے دین
اسلام قبول کیا اور ہم سب کا یہان قبضہ ہو گیا ہی بس اب تم کو لازم ہی کہ تم بھی اپنے خدا کو اور پیدا
کرنے والے کو پہچانو اور جانو کہ کسی نے پیدا کیا ہی جنکی تم بندگی کرتے ہو اور پرستش یہ سب بندے ہین

شیطان علیہ اللعن کے بہکانے سے خدا بنے تھے اور مشرک ہو گئے تھے سامری وجمشید بھی خدا کے بندے تھے اور ساحر تھے یہ بسبب سحر کے اُنکو یہ قدرت ہوئی کہ دعوائے خدائی کرنے لگے یہ صرف اُنکی گمراہی اور بے ایمانی تھی اپنے ساتھ ہزارون کو گمراہ کیا بس جو خداوند کریم کو نہ پہچانے گا وہ اپنے اعمال کی سزا پائے گا بروز قیامت واصل جہنم کیا جائے گا جانو کہ خدا برحق ہے اُسنے زمین وآسمان شجر وحجر جن وبشر سب اپنی قدرت سے پیدا کیے ہین جو خدا کو پہچانے گا اور ہم لوگون کی اطاعت کرے گا اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا تم دیکھو کہ سوسن جادو نے کیا کیا تدبیر اپنے بچنے کی کی مگر نہ بچ سکی گو مجکو اپنے باغ مین قید کر آئی تھی مگر مین کیونکر رہا ہو گیا میرے خدا نے میری کمک کی مقہور نے میرے کہنے سے دین اسلام قبول کیا مین نے یہان آکر عیاری کی یہ آپ نے نہین دیکھا مجکو زندہ درگور کر آئے تھے اگر میرا دین برحق اور سچا نہ ہوتا تو مین کبھی نہ رہا ہوتا تم خیال کرو کہ اسوقت مین تمھاری کسی خدا نے کمک نہ کی اور کوئی تم کو بچانے نہ آیا تم دونون بندھے ہوئے کھڑے ہو اور کوئی امداد کو نہین آتا ہے اپنے خداوند سے فریاد کرو دیکھو وہ آکر تمھاری کمک کرتے ہین اور ہم نے جب اپنے خدا سے فریاد کی اُسنے ہم کو اُس بلا سے نجات بخشی تم یہی خیال کرو کہ کوئی صورت میری رہائی کی تھی پھر کیونکر مین رہا ہوا اور یہان پہونچا اور تم کو اسیر کیا دیکھو تو کہ جن لوگون نے ہماری اطاعت کی اُنکی کیا عزت وتوقیر ہے اور کس قدر قدر کی جاتی ہے اور کیا مرتبہ ملا ہے اور جنھون نے اطاعت نہین کی اور کافری کو پسند کیا وہ مارے گئے اُنکے گوشت وپوست کو زاغ وزغن کھا گئے کوئی پرسان حال تک نہ ہوا بے ستون جادو کو دیکھو کہ کس خرابی سے مارا گیا یاد رکھو کہ عمر اس طلسم کی تمام ہوئی اب یہ طلسم ضرور فتح ہوگا اور شنگال جادو مارا جائے گا یہ امر ضرور ہوگا بس اس سے بہتر یہ ہے کہ تم دونون بھی اطاعت صاحبقران کرو اور دین اسلام کو قبول کرو ورنہ یاد رکھو کہ تم دونون کو اس طور سے قتل کرونگا کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا رحم کھائینگے اور مجکو رحم نہ آئے گا اگر اطاعت کرو گے تو زندہ بچو گے اب تم کو اختیار ہے یہ جو خواجہ عمرو نے بیان کیا اور وحدانیت خدا اُنکے روبرو بیان کی زنگ کفر اُنکے آئینہ دل سے دور ہوا دونون نے اب آنکھ کھولکر دیکھا سب کو کہ مع کل سردارون کے جلوہ فرما ہین خواجہ عمرو سامنے کرسی پر ہاتھ مین کوڑا لیے ہوئے بیٹھے ہین یہ جو اُنھون نے دیکھا اور اپنے کو بندھا ہوا پایا خواجہ عمرو کی اپنے دل مین بہت تعریف کی اور کہا کہ واقعی یہ عیار بے بدل ہے کیا خوب عیاری کی ہے ہما

ہے

پاس اتنے دنون رہے اور ہم نہ پہچان سکے اور کس تدبیر سے ہم کو اسیر کر لیا ہم کچھ نہ بنا سکے او اقعی طلسم کشا کا دین برحق ہی اور ضرور یہ طلسم کشا ہی ہم کو اسکی اطاعت کرنا لازم و واجب ہی اسوقت بدین کسی نے آگر کمک نہ کی اور نہ کوئی معین ہوا سوسن نے خیال کیا کہ بیکار اپنی جان کو برباد کرنا ہی جو جو علامات فتح طلسم کی تحریر کئے گئے ہین وہ سب ظاہر ہوتے جاتے ہین یہ طلسم ضرور فتح ہوگا اور اس طلسم کا فاتح یہی شخص ہی اسکی اطاعت کرنا پر ضرور ہی بیکار مقابلہ کرکے اپنی جان و آبرو کا برباد کرنا ہی بے ستون جادو نے کیا پایا اپنی جان سے گیا ہین وہ تدبیر کر آئی تھی کہ کبھی عمرو اُس باغ سے نہ نکلتا مگر اُسکے خدا نے اُسکی مدد کی وہ رہا ہوگیا ضرور خدا اے آسمانی سچا خدا ہی اور سب خدائے باطل ہین پس طلسم کشا کی کمک و مدد کرنا لازم ہی یہ سوچ کر اشارہ کیا کہ میری زبان سے سوزن نکال لی جائے تو مین کچھ کلام کرون خواجہ نے کہا کہ تمھارے پاس قلم دوات و کاغذ رکھا ہوا ہی جو کچھ تمکو کہنا ہو وہ اسپر لکھ دو تمھارے ہاتھ رہا ہین یہ سُنکے سوسن نے کاغذ پر تحریر کیا کہ مجکو رہا کرو مین نے اطاعت کی دین اسلام قبول کیا واقعی تم لوگون کا دین برحق ہی اور خدائے نادیدہ سچا خدا ہی اور یہ سب باطل خدا تھے مین نے سامری و جمشید پر لعنت کی مین مطیع طلسم کشا ہوئی یہ لکھ کر خواجہ عمرو کے روبرو پھینکدیا خواجہ نے اُسکو پڑھکر صاحبقران کو دکھایا صاحبقران نے پڑھا اور سب سرداروں نے صاحبقران نے حکم دیا کہ سوسن کی زبان سے سوزن نکال کر باہر کرو وہ اقرار کرتی ہی دین اسلام کے قبول کرنے کو خواجہ نے عرض کیا کہ یا صاحبقران مین پہلے عرض کرچکا ہون کہ اسکا اختیار مجکو دیجیے بس اب آپ دخل نہ دین مین جب اپنے نزدیک خوب طور سے جانچ لونگا کہ یہ اب مکر و فریب نہ کریگی اُسوقت رہا کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ اسکے علاوہ اور بھی کوئی طریقہ ہی کہ جس سے معلوم ہوگا کہ یہ مکر و فریب نہ کریگی جبکہ وہ اقرار کرتی ہی اپنے منھ سے خواجہ نے کہا کہ جی ہان اور بھی طریقہ ہی صاحبقران خاموش ہو رہے خواجہ نے پلٹ کر سوسن کے چہرہ پر نگاہ کی اُسکی پیشانی پر نور اسلام کو جلوہ گر پایا خواجہ کو یقین واثق ہوگیا کہ سوسن نے صدق دل سے اقرار قبول مذہب اسلام لیا ہی خواجہ نے جب پہچان لیا تو سوسن سے کہا کہ یہ شرط تو تم نے قبول کی دوسری شرط یہ ہی کہ تمھاری دختر جو ماہ وش ہی اُسکا عقد تم کو جمال رہدار کے ساتھ کرنا ہوگا کیونکہ وہ مدت سے اُس پر عاشق ہی اور مین اُس سے اقرار کرچکا ہون کہ تیرے معشوقہ کو دلوا دونگا اور بڑی لڑکی پر تمھاری مین عاشق ہون اُسکا عقد تم کو میرے ساتھ کرنا ہوگا اگر یہ امر تم کو منظور ہی تو مین رہا کرتا ہون ورنہ آمادۂ

مرگ مہیاے قضا ہو سوسن نے یہ سُنکے کاغذ پر تحریر کیا کہ مین بھی اور وہ بھی آپ کی کنیزین ہین اور
لونڈیان ہین آپ کو اُنکا اختیار ہی جسکے ہمراہ چاہیے عقد فرمایئے مجکو کوئی عذر وانکار نہ ہوگا یہ بھی جب خواجہ
نے پڑھا پھر یہ کہا خواجہ نے کہ تم کو لوح طلسم صاحبقران کے حوالے کرنا ہوگی تاکہ وہ لوح پاکر براے
فتح طلسم جائین سوسن نے تحریر کردیا کہ جب مین رہا ہونگی تو جاکر لوح فوراً لادونگی کیونکہ مالک لوح مین
ہون اور محافظ لوح مجکو اختیار ہی جسکو چاہون لوح دیدون جب یہ سب اقرار سوسن نے کیے خواجہ
نے لپک کر اُسکی زبان سے سوزن لی اور حلقہ ہاے کمند کھولدیے جیسے سوسن رہا ہوئی یہان
سب ساحر سنبھل کر بیٹھے تھے کہ شاید رہا ہو کر کوئی حرکت کرے صرف رہا ہونے کی غرض سے یہ سب
اقرار کیے ہون سوسن نے رہا ہونے کے ساتھ ہی دوڑ کر صاحبقران کے قدمونپر سر رکھدیا اور کہا کہ
میری خطا معاف فرمایئے صاحبقران نے اُسکا سر اُٹھاکر سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ مین نے معاف
کیا میرے خدا نے معاف کیا تم شوق سے اپنی زندگی بہ عیش وراحت بسر کرو بس جب یہ صاحبقران نے
فرمایا سوسن نے خواجہ کے قدمون اور ہاتھون کو بوسہ دیا اور کہا کہ میری خطا معاف فرمایئے اور آپکو
اپنی لونڈیونکا اختیار ہی مہروش کو مین نے آپ کی کنیزی مین دیا قبول فرمایئے ماہ وش کو جسکے ساتھ
چاہیے منعقد فرمایئے خواجہ نے بھی گلے سے لگایا فرمایا کہ مین نے بھی تمھاری خطا معاف کی اب سوسن
سیماے بلند آواز کے پاس آئی اُسکے قدمون پر سر رکھا اور کہا کہ ای جہان پناہ میرے قصور کو معاف
کیجیے مین بہکانے سے شنگال کے آپ سے منحرف ہوگئی اور مین نے گستاخی کی صاحبقران نے
فرمایا کہ ای سیماے بلند آواز تم کو ہمارے سر کی قسم سوسن کی خطا معاف کرو اور گلے سے لگاؤ
سیماے بلند آواز نے ایسا ہی کیا اب سوسن اور سب سے ملی صاحبقران نے سوسن کو زمرہ
ساحران مین سب سے بالا دست جگہ مرحمت فرمائی اب خواجہ اعظم کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا کہ تم نے
الطاف صاحبقرانی کو ملاحظہ کیا کہ وہ سوسن کے ہمراہ کس الفت کے ساتھ پیش آئے اور کیا
عنایت فرمائی بس تم کو بھی لازم ہی کہ تم بھی اپنی زندگی کو غنیمت جانو اور اطاعت کرو ادھر اعظم جادو
پہلے ہی اپنے دل مین تجویز کرچکا تھا کہ اطاعت اسلام مین بہت لطف ہی اور عزت ہی یہ طلسم نہ بچیگا
ضرور حمزہ صاحبقران فتح کرینگے انکا دین برحق ہی کیا کیا تدبیرین سوسن نے نہین کین اپنے بچنے
کی اور خواجہ کے قتل کرنے کی مگر کچھ نہ ہوسکا خواجہ نے ہی اسیر کرلیا اس سے ثابت ہوتا ہی کہ دین اسلام

برحق ہی اور یہ سب لوگ تائید یافتہ بزرگان دین ہین انکی اطاعت و بندگی باعث فخر و افتخار ہی ہین کیون
اپنی جان مفت مین برباد کرون مثل بے ستون وغیرہ کے بس یہ تو سوچ چکا تھا جب خواجہ نے یہ
کہا اور اُسنے دیکھا کہ سوسن نے اطاعت کی اب لوح طلسم کشا کو مل جائے گی اور صاحبقران طلسم کو
فتح کرینگے یہ جو اعظم جادو نے خیال کیا اور خواجہ نے اُس سے دین اسلام کے قبول کرنے کو کہا اُسنے بھی
برچہ قرطاس پر تحریر کیا کہ مین نے بھی صاحبقران اور آپکی اطاعت کی اور دین اسلام قبول کیا خواجہ
نے اُس پرچہ کو پڑھکر صاحبقران سے عرض کیا اعظم جادو بھی دین اسلام قبول کرنے کا اقرار کرتے
ہین مین انکو بھی رہا کرتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ تمکو اختیار ہی خواجہ عمرو نے اعظم جادو کے
بھی چہرہ پر نگاہ کی اُسکی بھی پیشانی سے نور اسلام کو جلوہ گر پایا اب خواجہ نے اعظم جادو سے فرمایا
کہ ایک اور شرط ہی وہ یہ شرط ہی کہ اپنی دختر ماہ اختری کی شادی مقہور جادو کے ساتھ کرو کیونکہ وہ
ایک مدت سے عاشق ہی تمھاری دختر پر اور اُسکے فراق مین مرتا ہی مین نے اقرار کیا ہی کہ مین تمھارا
عقد ملکہ ماہ اختری کے ساتھ کرونگا اعظم جادو کو رضامند کرکے جب یہ خواجہ نے کہا اعظم جادو
نے تحریر کیا کہ مین آپکا ایک ادنی غلام ہون اور ماہ اختری کنیز ہی میرا بھی آپکو اختیار ہی اُسکا بھی
جسکے ساتھ جی چاہے عقد کیجیے چاہے یون ہی حوالے کیجیے مجکو کوئی عذر نہ ہوگا یہ جو خواجہ نے تحریر فرمایا
فوراً اُسکا زبان سے اعظم جادو کے نکال لیا اور کمند سے اُسکو رہا کیا وہ بھی دوڑکر صاحبقران کے قدمون پر
گرا اور اُسی طور سے عذر و معذرت کی صاحبقران نے اُسکو گلے سے لگایا بعد اُسکے اُسنے خواجہ کے
قدمونکو بوسہ دیا خواجہ نے گلے سے لگایا پھر بادشاہ طلسم سے ملا اور اُنھون نے بھی گلے سے لگایا اور
اُن سب نے خطا اعظم کی معاف کی صاحبقران نے اعظم جادو کو سوسن سے بالادست دربار
مین جگہ دی راوی بیان کرتا ہی کہ تمام وربند اعظم کے باشندے مسلمان ہوئے جب ان باتون سے
فرصت ہوئی صاحبقران نے سوسن جادو سے کہا کہ اب لوح طلسم کی فکر کرو اُسنے جواب دیا کہ یہ کنیز
جاتی ہی اور ابھی لوح لاتی ہی خواجہ نے سوسن سے کہا کہ اب اپنی لڑکیون کے عقد کے بارے مین کیا
کہتی ہی سوسن نے جواب دیا کہ آپکو اختیار ہی چاہے ابھی عقد فرمایئے چاہے بعد فتح طلسم صاحبقران نے
خواجہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ ای خواجہ اب ان سب عقدون کو فتح طلسم کے بعد کرنا اور جب طلسم فتح
ہو جائے اُسوقت باطمینان تمام ہم سب کی شادیان کرینگے خواجہ نے جمال راہدار و مقہور جادو

سے فرمایا کہ اب تم لوگ مطمین رہو کہ بعد فتح طلسم تم سب کی شادیان ہونگی تم اپنے معشوقون کے وصل سے شادکام ہوگے تم نے خود دیکھ لیا اور سُن لیا کہ ان لوگون نے اقرار کیا اُن دونون نے جواب دیا کہ ہم آپ کے غلام ہین آپ کے فرمانے کو ہم نے بسر و چشم قبول کیا جب خواجہ نے اس تقریر کو ختم کیا اُسوقت اعظم جادو اپنے مقام سے اُٹھا اور ہاتھ باندھکر یون عرض پیرا ہوا کہ یا صاحبقران زمان آپ دستگیر بیکسان ہین ایک امر کا امیدوار ہون اس میری عرض کو قبول فرمایئے تو بعید از عنایت نہ ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کر اُسنے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اس غلام کی یہ خواہش ہے کہ حضور مع بادشاہ و کل سرداروں اور کل لشکر کے جو کچھ مجھکو نصیب ہے مثل نان و نمک کے اُسکو نوش فرمایئے اور میری مہمانی کو قبول فرما کے میرا سر افتخار آسمان پر پہونچایئے اپنے غلامون مین سرفراز فرمایئے اور میری عزت بڑھایئے یہ جو صاحبقران نے سُنا فرمایا کہ ہم نے قبول کیا اب اعظم نے عرض کیا کہ سوسن کو بھی اجازت دیجیے کہ وہ بھی شریک دعوت ہو بعد ختم دعوت وہ برائے لوح کے جائے اور لوح لاکر آپ کو نذر دے آپ لوح لیکر برائے فتح طلسم تشریف لے جایئے ہم لوگونکو جہان فرمایئے حاضر رہین صاحبقران نے فرمایا کہ بہتر اعظم نے عرض کیا کہ اب لوح کے ملنے مین کوئی مشکل نہین ہے سوسن جائیگی لوح لے آئیگی اب کچھ عرصہ نہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا بس اب اعظم جادو نے سامان دعوت کا حکم فرمایا بڑی دھوم سے اُسنے صاحبقران و بادشاہ و کل سرداروں کی دعوت کی یہان تو دعوت ہو رہی ہے اور صاحبقران اعظم جادو کے مہمان ہین اور یہان یہ عیش و عشرت بسر کر رہے ہین انکو تو مصروف مہمانی رکھا جاتا ہے اب حال طلسم و شندکال جادو تحریر ہوتا ہے کہ یہان شندکال جادو بیٹھا ہوا تھا دربار آراستہ تھا یہ بالکل بیخوف تھا کہ مین نے دربندون پر خبر کر دی ہے کسی نہ کسی دربند پر طلسم کشا اسیر ہوجائے گا یہ عیش پسند بہت ہے بالکل بے فکر ہوکر عیش و عشرت مین مصروف ہے غرضکہ یہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب سردار اسکے حاضر دربار تھے کہ یکایک اُن ساحرون کی لاشین آکر اسکے سامنے گرین مع اسکی نانی کے لاش کے کہ جنکو خواجہ عمرو نے قتل کیا تھا جبکہ فرشتہ قدرت لیکر طلسم مین گئے تھے سلماے مہر جمال و جہانگیر کو رہا کر کے لائے تھے اُن لاشون کو دیکھکر شندکال کو بڑا صدمہ ہوا اسنے سحر سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ خواجہ عمرو نے ان سب کو قتل کیا اور وہ سلماے مہر جمال و جہانگیر کو رہا کر کے لے گئے اُسکو بڑا افسوس ہوا اُن لاشونکو جلوہ دیا کئی دن تک بڑا افسوس کیا رنج و غم مین مبتلا رہا بعد

کئی دن کے وہ رنج و غم برطرف ہو گیا پھر عیش و عشرت مین مصروف ہوا یہ طلسم کی طرف سے ایسا غافل ہے کہ بالکل
اسکو طلسم کی فکر نہین ہے رات و دن یہ عیش مین بسر کرتا ہے اور ساتھ مہوشان طلسم کے براحت بسر کرتا ہے دو
پہر تک دربار کرتا ہے اسی طور سے ایک زمانہ گذرا کہ یہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا دربار آراستہ تھا کہ ایک طائر
آکر سامنے اسکے بیٹھا بزبان انسانی گویا ہوا اور پکار کر کہنے لگا کہ اے شنکال جادو آگاہ ہو کیا بیخبر بیٹھا ہے
ہوشیار ہو جا طلسم کشا نے کوہ بے ستون پر آکر کوہ بے ستون کو برباد کیا بے ستون جادو نے
آپ کی دوستی اور محبت مین اپنی جان دی بادشاہ سابق کو طلسم کشا نے رہا کیا اُسنے طلسم کشا کی شراکت کی
اور اپنا لشکر جمع کرنا شروع کیا حکیم اسقلینوس و حکیم شیاطین نے طلسم کشا کی شراکت کی طلسم کشا کے پاس
لشکر جمع ہو گیا ہے آگاہ ہو کہ یہ طلسم فتح ہوگا اور یہان طلسم کشا کا قبضہ ہوگا یہ طائر کہکر پھڑ کنے لگا آواز آئی اُس
طائر سے کہ اے اہل دربار آگاہ ہو کہ مین بیر ہون بے ستون جادو کا بے ستون ہاتھ سے طلسم کشا کے مارا گیا
یہ کہتا تھا کہ ایک شعلہ پیدا ہوا اور وہ طائر جلنے لگا اور جل کر خاک ہو گیا اُس طائر کا یہ خبر دینا تھا کہ شنکال
و دیگر اہل دربار کے چہرہ کا رنگ اُڑ گیا اور متغیر ہو گیا یہی حال اہل دربار کا ہوا شنکال نے اہل دربار
کی طرف دیکھکر کہا کہ کوئی مقام خوف و اندیشہ کا نہین ہے اگر بادشاہ سابق رہا بھی ہوا تو کیا بنا لیگا اور
دونون حکیم شریک ہو گئے ہین تو کیا کر لین گے بے ستون کے مارے جانے اور کوہ بے ستون کے برباد
ہونے سے کوئی نقصان نہین ہے اول تو لوح کا دستیاب ہونا محال ہے کوئی حال لوح سے آگاہ نہین ہے
دوسرے ابھی دربند سوسن و دیگر دربند باقی ہین ان دربندون مین سے کسی نہ کسی دربند پر ضرور طلسم کشا
اسیر ہوگا جب یہ سب دربند فتح ہون اُسوقت کہین طلسم کشا یہان تک آسکتا ہے ان دربندون کا بدون
لوح کے فتح ہونا محال ہے کوئی خوف و اندیشہ نہین ہے بہتر ہے طلسم کشا اگر لوح بھی پا جائے اور دربند بھی فتح
کر لے اور طلسم کو بھی درہم و برہم کرے مگر مجکو نہین قتل کر سکتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ جو لوح ہے جس سے طلسم
فتح ہوگا وہ لوح صرف فتح طلسم مین کام دے گی میرے قتل کی تدبیر نہ بتائیگی کیونکہ وہ لوح بادشاہ سابق
کے نام پر تیار کی گئی ہے اور یہ طلسم بھی اُسی کے نام سے بنا ہے بس مین نے اُس سے طلسم چھین لیا اور قبضہ
کر لیا ہے میرے نام سے نہ لوح تیار ہوئی ہے نہ طلسم جو لوح میرے قتل کی تدبیر بتائے یا میرے قتل کے
بارے مین کام آئے مین نے اسی سبب سے پہلے ہی اپنی تدبیر کر لی ہے بس میرا قتل ہونا محال ہے مین
طلسم کشا کو بعد فتح طلسم بھی چین سے نہ بیٹھنے دونگا تم لوگ اطمینان رکھو اول طلسم کشا کا یہان تک آنا ہی

بحال ہی سُن لینا کہ سوسن جادو وغیرہ نے طلسم کشا کو اسیر کر لیا یہ سُنکے سرداروں واہل دربار نے عرض کیا کہ ہم کو کسی امر کا خوف نہین ہی صرف یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ اسی طور سے طلسم کشا یہان تک آجائے تو خرابی ہو شنکال نے کہا کہ اب مین بھی تدبیر کرتا ہون آجتک تو غافل تھا اب مین خبردار ہوا ہون اسکی تدبیر کرونگا سب حاکمان ور بند کو نامہ تحریر کرتا ہون کہ وہ ہوشیار ہو جائین اور تدبیر اسیری طلسم کشا مین مصروف ہون راوی بیان کرتا ہی کہ اُسیوقت شنکال نے دبیر کو طلب کرکے حکم دیا کہ حاکمان ور بند کے نام نامے تحریر کرو دبیر نامے تحریر کرنے لگا یہان تو نامے تحریر کیے جاتے ہین ایک جملہ سماعت فرمایئے وہ جملہ یہ ہی کہ مین ناظرین نازک خیال عالی فہم کی خدمت مین دست بستہ عرض کرتا ہون کہ ناظرین دقیقہ رس نکتہ سنج کو معلوم ہو کہ کاتبان طلسم ہوشربا نے بہت بڑی غلطی فرمائی خصوصاً منشی احمد حسین صاحب مرحوم نے طریقہ یہ ہی کہ جب طلسم تیار کیا جاتا ہی جو بادشاہ اور مالک اُس طلسم کا مقرر کیا جاتا ہی اُسی کے نام پر طلسم باندھا جاتا ہی اور جسقدر بادشاہ اُسکے خاندان مین ہوتے ہین اور جبتک کہ عمر طلسم مقرر کیجاتی ہی اُس زمانہ تک جو جو بادشاہ یکے بعد دیگرے ہوتے چلے آئینگے اُن سب کے نام بذریعہ رمل کے دریافت کرکے سب کے نام لوح طلسم مین درج کیے جاتے ہین کہ جس بادشاہ کی حکومت ہو اور وہ مالک رہے اور جب طلسم کشا طلسم فتح کرنے آئے اگر وہ بادشاہ جو کہ مالک طلسم ہی اگر طلسم کشا کی اطاعت کرلے تو خیر ورنہ اُسکے قتل کی تدبیر طلسم بتائے اُسی تدبیر سے قتل کیا جائے اگر مطیع ہو جائے تو صرف طلسم فتح ہو جائے بس جبکہ بادشاہ اصلی لاچین تاجدار تھے اور افراسیاب نے نمک حرامی کرکے حکومت طلسم پر قبضہ کرلیا تھا یہ سپہ سالار تھا لاچین کا یہ بادشاہ طلسم اصلی نہ تھا کہ منشی صاحب نے اُسی لوح کے ذریعہ سے کہ جسکے ذریعہ سے اسد غازی نے طلسم فتح کیا افراسیاب کو بیکار قتل کرا دیا کیونکہ اُسکا نام اُس لوح مین نہ تھا نہ اُسکے نام پر طلسم تیار کیا گیا تھا وہ تو ایک بیکار شخص بلازم طلسم تھا اگر اُسنے اپنی عقلمندی اور دانائی سے طلسم پر قبضہ کرلیا اس قبضہ کرنے سے وہ مالک نہین ہو سکتا تھا نہ اُسکے قبضہ کی تدبیر لوح طلسم سے دریافت ہو سکتی تھی اور کسی تدبیر سے قتل کرآئے تو یہ اعتراض نہ ہوتا ہان وہ لوح لاچین تاجدار کے قتل کی تدبیر بتا سکتی تھی اور اُسکے ذریعہ سے لاچین قتل ہو سکتا تھا چونکہ اُسنے اطاعت کرلی تھی لوح نے تدبیر قتل لاچین نہ بتائی طلسم فتح ہو گیا مین نے اس اعتراض سے اپنے کو بچایا کہ کوئی یہ اعتراض میرے اوپر نہ کرے کیونکہ بادشاہ طلسم اس طلسم کے سماے بلند آوازہ مین

اور ششدکال نے زبردستی اُنکے قبضہ سے نکال کر اپنے قبضہ کر لیا بس لوح طلسم تو فتح طلسم و قتل
سیماے بلند آواز کی تدبیر بتائیگی نہ کہ ششدکال کے قتل کی کیونکہ طلسم تو سیماے بلند آواز و اُسکے بزرگونکے
نام پر تیار کیا گیا ہی ششدکال کون ہی جب یہ طلسم بنایا گیا تھا تو ششدکال کا کہین پتہ نہ تھا چنانچہ یہ ساحر
زبردست تھا کسی تدبیر سے داخل طلسم ہوا بہ سبب اپنی کارگزاری اور دانائی کے وزیر ہوگیا نمک حرامی پر
آمادہ ہو کر طلسم پر قبضہ کر لیا اور بادشاہ طلسم کو قید کر لیا بس اسی غرض سے مین نے تیغہ قتل ششدکال اور زبرجد
الماس نگار صاحبقران کو بعد قتل ہمشیرہ بے ستون دلوائے کہ جسکے ذریعہ سے ششدکال قتل ہوگا آمدم
بر سر مطلب مین تصدق حسین آپ لوگون کی خدمت مین عرض کر چکا ہون کہ یہ بہت بڑا اعتراض ہی مین نے
اسکو یون رفع کیا اگر پسند خاطر ناظرین والا تمکین ہو تو مجکو خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز کرین اور مجکو
داد عنایت فرمائین مین یہ کہتا ہون کہ مصنف ہوش ربا نے کیون اتنی بڑی غلطی فرمائی کہ افراسیاب خانہ خراب
کو اُس لوح کے ذریعہ سے قتل کرایا کہ جو اسکے نام سے نہ تیار کی گئی تھی بلکہ لاچین و اُسکے بزرگون کے نام سے تیار
کی گئی تھی پھر کیونکر افراسیاب اُس لوح سے قتل ہوتا یا ہوا اگر اب تو وہ لکھ گئے کیا ہو سکتا ہی مین نے اسی غرض
سے اسکا دفعیہ کر لیا کہ ششدکال کے قتل ہونے کی دوسری تدبیر کی کہ تیغہ اور لوح دلوائی اگر کوئی غلطی مین نے
کی ہو اُسکو معاف فرمائیے گا زیادہ حد ادب آمدم بر سر مطلب یہ جملہ معترضہ تھا اب اصل قصہ تحریر کرتا ہون
کہ ششدکال نامے لکھوا رہا تھا ابھی نامے تمام نہ ہوئے تھے کہ ایک طائر سیاہ رنگ آکر سامنے ششدکال
کے بیٹھا اور بزبان انسانی گویا ہوا اور پکارا کہ اے ششدکال کیا غافل بیٹھا ہوا ہی ہوشیار ہو تیرے قتل
کا زمانہ قریب آگیا تیرے قتل کا تیغہ اور لوح طلسم کشا کے ہاتھ لگ گیا وہ اُسپر بھی قابض ہوا ہمشیرہ بے ستون جادو
کو عمرو نے جا کر قتل کیا گو اُسنے عمرو کو قید کر لیا تھا قتل کیا چاہتی تھی کہ سیماے بلند آواز پہونچ گیا
اُسنے قتل کیا جب وہ قتل ہوئی تو اُسکے مکان سے وہ تیغہ اور لوح نکلی سیماے بلند آواز نے وہ جا کر
طلسم کشا کو دی اب عمر طلسم تمام ہوئی اور تیری عمر بھی اب ہوشیار ہو جا اور خبردار رہ مین پیر ہون ہمشیرہ
بے ستون کا تجکو خبر کرنے آیا ہون یہ کہکر بس وہ طائر پرواز کر گیا اب تو ششدکال کے ہوش اُڑ
گئے زانو پر ہاتھ مار الف افسوس ملنے لگا پھر خیال آیا کہ تو جو اسطور سے پریشان ہوگا تو اہل دربار
خیال کرینگے کہ بادشاہ ڈر گیا ایسا نہ ہو کہ منحرف ہو جائین اور سب تجھ سے پھر جائین اور تجکو اسیر کر لین
اور بادشاہ سابق اور طلسم کشا کی جا کر اطاعت کرین تو بڑی خرابی ہو یہ خیال کرکے ششدکال نے کہا

کہ کیا پروا ہی اگر طلسم کشا تیغہ اور لوح پر بھی قابض ہوگیا ہی تو ہوجائے مین بالکل خوف نہین کرتا ہون
طلسم کشا کا یہان تک آنا محال ہی کسی نہ کسی دربند پر اسیر ہوجائے گا اور میرے پاس خبر آئیگی کہ ہم نے طلسم
کشا کو اسیر کیا مین فوراً حکم دونگا کہ قتل کرو ذرا بھی تامل نہ کرونگا تم لوگ پریشان نہ ہو مین تدبیر کرتا ہون خیر
شندکال نے یہ کہا تو سہی مگر حواس درست نہ تھے دل مین ایک اضطراب تھا کہ بڑی خرابی ہوئی اب
کوئی صورت مفر کی نظر نہین آتی پھر یہ خیال کرکے کہ کیون اسقدر تو بیقرار ہوتا ہی اور مرا جاتا ہی طلسم کشا
کا یہان تک آنا محال ہی یہ خیال کرکے خاموش ہو رہا اور دبیر سے کہا کہ نامہ تحریر کرو یہ سب خواب و خیال
ہین دبیر پھر نامے تحریر کرنے لگا چونکہ شندکال عیش پسند ہی اُسنے اس خیال کو بالکل دل سے برطرف
کیا اور خیال کرلیا کہ کوئی یہانتک آنہین سکتا ہی نہ مجکو قتل کرسکتا ہی یہ قدرت خدا تھی کہ اُسکے دل مین
یہ بات ڈالدی جب قضا آتی ہی تو ایسے ہی خیال پیدا ہوتے ہین جیسے کہ افراسیاب نے غفلت کرکے
اور عیش و راحت مین بسر کرکے طلسم کو برباد کرادیا یہ تو یہ خیال کرکے غافل ہوگیا بلکہ کہنے لگا کہ اچھا آج
موقوف رکھو کل نامہ تحریر کراکے روانہ کرونگا اور دربار برخاست کرکے عشرتکدہ مین آیا اور مصروف عیش و
عشرت ہوا چنانچہ پھر اسکو خیال نہ رہا سرداروں نے کہا بلکہ باہم یہ کہتے تھے کہ بادشاہ عیش و عشرت کی
پیچھے ایسا مبتلا ہی کہ اُسکو کسی امر کی خبر نہین ہی اور کوئی بندوبست نہین کرتا ہی بالکل غافل ہی دیکھنا اسی
حالت غفلت مین طلسم کشا سب دربندونکو درہم و برہم کرکے یہانتک پہونچ جائے گا اُسوقت اس غفلت
کا حال معلوم ہوگا سردار یہ باہم کہا کرتے ہین اسکو اسی طور سے زمانہ گذرا اب ایک اور واقعہ سنیے کہ جب خواجہ
نے اعظم جادو و سوسن جادو کو مطیع اسلام کیا اور سب دربند اعظم کے باشندے بھی مطیع اسلام ہوئے
سرداران اعظم مین ایک ساحر ہی کہ نام اُسکا مکار جادو ہی اُسنے جو یہ واقعہ دیکھا اُسکو بہت ناگوار گذرا مگر خوف
جان اُسوقت تو مطیع اسلام ہوا تھا اور موقع کا منتظر تھا یہان جو سامان دعوت ہوا اور سب مصروف
دعوت ہوئے یہ تو اسکا منتظر تھا اسکو موقع ملا اسنے خیال کیا کہ اسکی خبر جاکر بادشاہ طلسم کو کرون بس یہ
سب سے پوشیدہ وہان سے بھاگ کھڑا ہوا تھا یہان تو سب مصروف عیش و عشرت تھے کسی کو خبر بھی
نہ ہوئی یہ بعد قطع منازل و طے مراحل قریب طلسم پہونچا یہان شندکال نے بخوف خواجہ عمرو یہ بندوبست
صرف کیا تھا کہ کوئی ساحر یا غیر ساحر بدون میری اجازت کے داخل طلسم نہ ہو جب یہ در طلسم پر پہونچا
دربانون نے اسے روکا اسنے کہا کہ میری خبر بادشاہ کو کردو کہ مکار جادو ملازم اعظم جادو آپکے پاس

حاضر ہوا ہی اُسکو کچھ ضروری امر عرض کرنا ہی دربانون نے وزیر کو اس حال سے آگاہ کیا وزیر نے شنگال سے
کہا شنگال نے کہا کہ اُسکو بلا لو جب اجازت ملی مکار جادو اندر طلسم کے داخل ہوا اور خدمت شنگال
مین آیا آتے ہی اُسنے کلاہ اُتار کر سر سے پھینکدی اور کہنے لگا کہ مین فریادی آیا ہون جلد میری فریاد کو
پہونچیے اور خبر لیجیے بڑا غضب ہو گیا آپ کیا غافل بیٹھے ہین طلسم فتح ہوا جاتا ہی سب نے نمک حرامی پر کمر
کسی ہی اے شہنشاہ اعظم جادو و سوسن جادو شریک طلسم کشا ہو گئین طلسم کشا در بند اعظم مین مع اپنے
کل لشکر کے موجود ہی اور اعظم نے دعوت کی ہی وہ مصروف دعوت ہی مجکو یہ امر ناگوار ہوا مین نے اُسوقت
تو مکر سے اطاعت کر لی کہ اسی مین مفر تھا اب جو موقع ملا تو آپ کو آگاہ کرنے آیا اے شہنشاہ یہ قرار پایا ہی
کہ بعد فراغ دعوت لوح کے فکر کی جائے سوسن نے اقرار کیا ہی کہ مین لوح لا دونگی کیونکہ لوح کے مالک و
مختار مین ہون جسکو چاہون دے دون آپ اطمینان رکھین اور لوح کی طرف سے بالکل بےخوف ہو جائین
مین نے جو یہ سُنا خیال کیا کہ آپ کوئی تدبیر فرمائین یہ کہکر کل واقعہ خواجہ کی عیاری کا اور سوسن و اعظم
کے مطیع ہونے کا بیان کیا اور کہا کہ یہ دو در بند تو بلا مشقت فتح ہو گئے یہ سُننا تھا کہ طائر ہوش
شنگال کے پرواز کر گئے اب موت کا یقین واثق ہو گیا مگر یہ خیال بدنامی کہنے لگا کہ تمام طلسم طلسم کشا
کا شریک ہو گیا تو کیا ہوا میرا طلسم کشا کچھ نہین کر سکتا ہی مین ابھی لوح کا بندوبست کرتا ہون دیکھون کیونکر
طلسم کشا لوح پاتا ہی اور بے ستون کیونکر اُسکو لوح لے جا کر دیتی ہین مین ابھی تو بندوبست کرتا ہون
اے مکار و اے اہل دربار تم پریشان نہ ہو بس یہ کہکر اسنے اپنے وزیر سیماب شعلہ خو کی طرف دیکھا اور کہا کہ اے
سیماب شعلہ خو تو اسی وقت در بند سوسن کی طرف جا باغ عجائب مین گلدستہ عجائب کے اندر لوح طلسم
رکھی ہوئی ہی اور نسیم جادو میری طرف سے اُسکا محافظ ہی مین نے اسی خیال سے نسیم جادو کو اپنی طرف سے
لوح کا محافظ مقرر کیا تھا گو سوسن کا ماتحت مقرر کیا تھا کامل طور سے سوسن مالک تھی اور ہی مین نے
یہ خیال کیا تھا کہ اگر کسی وقت مین سوسن منحرف ہو جائے تو لوح ہاتھ سے نہ جائے لوح پر قبضہ رہے
نسیم کو مین نے اُسکا ماتحت مقرر کیا کہ وہ مجکو ہر وقت کے حالات سے آگاہ کرتا رہے چونکہ یہ سب
واقعہ وہان نہین گذرا اس سبب سے نسیم نے آگاہ نہین کیا ورنہ وہ ضرور آگاہ کرتا اب تم جاؤ اور نسیم
کو اس حال سے آگاہ کرو سوسن بھی وہان ہی نسیم سے یہ کہنا کہ بادشاہ نے کہا ہی ہم نے تم کو بالکل
لوح کا اختیار دیا سوسن کے قبضہ سے نکال لیا تم کو اُسکے سیاہ و سفید کا اختیار ہی ایسی تم اور وہ تدبیر کرنا

کہ وہ سوسن لوح پائے نہ طلسم کشا اور نسیم سے کہنا کہ تجکو تمھارا مددگار مقرر کیا ہی اور یہ خلعت تم کو سرفرازی کا مرحمت کیا ہی اور کہنا کہ اگر تم کوشش کروگے اور طلسم کشا لوح نہ پائیگا تو ہم تم کو بہت انعام دینگے بلکہ ہم نے تم کو دربند سوسن کا مالک کیا تمھارا مرتبہ بلند کیا تم کو حاکم دربند کیا اور سوسن کو معزول کیا اور یہ پروانہ تمھاری بحالی اور سوسن کی موقوفی کا لکھدیا ہی یہ پروانہ لیتے جاؤ اور کہنا کہ ہم نے اس دربند کو تمھارے نام پر مقرر کیا اب جب تک تم قتل نہ ہوگے یا شہر بایہ نہ ہوگے یہ دربند فتح نہ ہوگا ای سیماب تم بھی بہت اچھی طور سے بندوبست کرنا ہمین تم کو بہت انعام دونگا تم دونون کو ہم نے بالکل اختیار لوح کا دیا ہی لے جاؤ اور بندوبست کرو اُسیوقت شنگال نے اسی مضمون کا ایک حکم نامہ نسیم کے نام تحریر کیا اور پروانہ اُس کی بحالی اور سوسن کی موقوفی کا تحریر کیا سیماب سے کہا کہ اب کوئی مشکل نہین ہی لوح پر قبضہ ہونا اور دربند پر کیونکہ سوسن نہین ہی اگر سوسن ہوتی تو مشکل تھی وہ تا ضرور لڑتی اب کیا ہی سیماب نے عرض کیا اگر وہ ہوتی تو میرا کیا بناتی ایک منتر مین ہین اُسکا کام تمام کرتا یہ کہکر اور اُسیوقت شنگال سے رخصت ہوکر طرف دربند سوسن کے مثل برق کے روانہ ہوا پر پرواز پیدا کرکے شنگال نے اُسی وقت ابجد جانے سیماب شعلہ خو کے ایک نامہ بنام منیر جادو حاکم دربند منیر جو مالک منیر ہی اور ایک نامہ بنام حاکم دربند زعفران زار زعفران جادو تحریر کیا اور یہ لکھا کہ سوسن وا عظم نے طلسم کشا کی شرکت کی اور اسنے دربند فتح کرادیئے گو ہم نے اپنے وزیر سیماب کو برائے بندوبست لوح روانہ کیا ہی وہ لوح کے بندوبست کے لیے طرف دربند سوسن کے گیا ہی مگر تم لوگ بھی خبردار ہوجاؤ اور ہوشیار تم کو آگاہ کیا جاتا ہی کہ اگر طلسم کشا تمھاری طرف آئے جسطور سے ہوسکے اُسکو اسیر کرنا اور ہم کو آگاہ کرنا جیسا ہم حکم دین اُسپر عمل کرنا

راوی بیان کرتا ہی کہ شنگال نے نامے روانہ کرکے دربار برخاست کیا اُسکو اطمینان ہوگیا یہ پھر مصروف عیش وراحت ہوا اسکو تو مصروف عیش وراحت رکھا جاتا ہی اور حال سیماب کا تحریر کیا جاتا ہی کہ یہ راہ طی کرکے دربند سوسن مین پہونچا دربند سوسن مین ایک باغ ہی کہ اُسکا نام باغ عجائب نگار ہی اُسکی یہ حالت ہی کہ تمام باغ مین درخت عجائب نگار لگے ہوئے ہین اُنکا عجائب یہ ہی کہ اُنکو کسی رنگ کے ہوتے ہین شگوفے کسی رنگ کے ہر درخت جواہر کا ہی اسمین ایک بارہ دری ہی وہ الماس کی ہی اُس بارہ دری مین ایک گلدستہ ہی اُس گلدستہ کی پشت پر لوح طلسم ہی جب شنگال نے نسیم کو بھیجا تو سوسن نے اُس کو اُس گلدستہ کا محافظ مقرر کیا نسیم ماتحت ہی سوسن کا سب سامان اُنھی باغ مین رہتا ہی نسیم

کے آنے سے سوسن کو اسقدر راحت ملی کہ جہان اُسکا جی چاہتا ہے چلی جاتی ہے اس خیال سے کہ نسیم تو حفاظت لوح کرتا ہے اسی سبب سے سوسن زرہند اعظم کو چلی گئی اور کچھ خیال نہ کیا بس اُس باغ عجائب کی پشت پر لوح رکھی ہوئی ہے نسیم رات دن اُسکی حفاظت کرتا ہے جب کہین جاتا ہے تو سوسن سے اجازت لیکر جاتا ہے نسیم ماتحت ہے سوسن کا اسکو طلسم سے تنخواہ ملتی ہے آمدم بر سر مطلب سیماب جادو جب زرہند مین آکر پہونچا سیدھا باغ عجائب مین آیا نسیم جادو بارہ دری مین بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا تھا اُسکے مصاحب وغیرہ حاضر تھے سامان رقص سرود مہیا تھا کہ سیماب شعلہ خو پہونچا نسیم اُسکو دیکھ کر اُٹھ کھڑا ہوا برائے تعظیم اور مسند پر لاکر بٹھایا آپ سامنے بیٹھا اور دریافت کیا کہ بادشاہ کا مزاج کیسا ہے جبسدن سے مین یہان آیا آپ لوگون کی صورت کو ترس گیا مگر کیا کرون حکم حاکم سرکار کے حکم سے سرتابی بھی تو نہین کر سکتا ہون رات دن یہ باغ ہے اور مین ہون نہ کہین جاتا ہون نہ آتا ہون بادشاہ اور آپ لوگون کی دعا مین مصروف رہتا ہون سیماب نے کہا کہ سب خیریت ہے بادشاہ کا مزاج اچھا ہے نسیم نے کہا کہ اسوقت آپ کا ادھر کیونکر تشریف لانا ہوا کس ضرورت سے تشریف لائے اور یہان کیون قدم رنجہ فرمایا گو مین زیارت کا مشتاق تو بہت تھا اور مین نے اپنے مقام پر یہ تجویز کر لیا تھا کہ ابکی مرتبہ سوسن اپنے باغ سے یہان آئے تو مین اُس سے اجازت لیکر طلسم مین جاؤن اور سب کی زیارت سے مشرف ہون کہ آپ نے مہربانی فرمائی تشریف لائے سیماب نے کہا کہ مین ایک ضرورت سے آیا ہون یہ بتاؤ کہ سوسن کہان ہے نسیم نے جوابدیا کہ مین جب سے آیا ہون اُسدن سے سوسن نے یہان کا رہنا ترک کیا رات دن اپنے باغ مین کوہ سوسن پر رہتی ہے کبھی کبھی چلی آتی ہے اُسنے تو بالکل حفاظت لوح ترک کی مین کیا آیا گویا اُسکے لیے معافی کا پروانہ آیا اُسکو سوائے رات دن ناچ وگانے کے دوسری بات نہین ہے یہ جو سیماب نے سُنا تو نسیم سے کہا کہ اگر ہم کچھ تم کو خوش کرین اور خبر نو سنائین تو ہم کو کیا دوگے نسیم نے کہا کہ بھلا مین آپ کو کیا دے سکتا ہون ایک ادنی غلام ہون آپ وزیر اعظم ہین بادشاہ کے منھ چڑھے ہین مین آپ کو کیا دے سکتا ہون مین ہمہ وقت آپ سے خواستگار رہون آپ مجکو عنایت فرمایئے اور جو کچھ میرے حق مین بہتر ہوگا وہ آپ میرے لیے کوشش فرمایئے گا مجکو آپ سے بڑی امید ہے سیماب نے کہا کہ خیر ان باتون سے تو فائدہ نہین ہے یہ بتاؤ کہ کیا دوگے اُسنے کہا کہ جو کچھ ہے یہ سب آپ کا تصدق ہے مین آپ ہی کا دیا کھاتا ہون مین کیا دونگا سیماب نے جوابدیا کہ یہ نہ دینے کی باتین ہین

خیر تم بھی کیا نہ کھو گے تم کو خبر بھی ہی کہ کیا سانحہ گذر گیا اور بی سوسن نے کیا حرکت کی تم کو مبارک ہو زر بند
سوسن کی بلاشرکت غیرے حکومت اور حفاظت لوح کی خدمت یہ دونون امر سوسن کے قبضہ سے
نکال لیے گئے اور تمھاری اور میری سپرد کیے ہم تم کامل طور سے حاکم زربند مقرر کیے گئے اور محافظ
لوح ہین تمھارا مددگار بی سوسن اپنے باغ یہین نہین ہین تم کو خبر بھی ہی کہ انھون نے کیا گل کھلایا ہی
ہین تم کو دوسری خوشخبری یہ سُناتا ہون کہ تمھارے نام دربند اعظم کی بھی حکومت کا پروانہ آیا گیا ہی بلکہ
ہین نسیم نے کہا کہ یہ واقعہ میری سمجھ مین نہ آیا کہ سوسن و اعظم سے کونسی ایسی حرکت سرزد ہوئی جو یہ عتاب
شاہی اُنپر نازل ہوا سیماب نے جوابدیا کہ سوسن و اعظم نے طلسم کشا کی شراکت کی سوسن نے اقرار
کیا ہی کہ مین محافظ لوح ہون آپ کو لوح لادونگی آپ اطمینان رکھین مکار جادو ملازم اعظم جادو نے
شند کال کو اس حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ سوسن و اعظم نمک حرام ہو گئے بس بادشاہ نے مجکو تمھارے
پاس روانہ فرمایا مجھ سے کہا کہ تم نسیم کو ان دونون کامون کا مژدہ دینا اور کہنا کہ ایسی تدبیر کرو کہ سوسن و
طلسم کشا لوح نہ پا سکے اور تم اُسکے معین و مددگار رہنا یہ حکم نامہ تمھارے نام بادشاہ نے تحریر فرمایا ہی تمھاری
بحالی اور سوسن کے برخاست کا یہ لکھکر وہ پروانہ اور حکم نامہ دونون نسیم کو دیا نسیم اُسکو دیکھکر خوش ہو گیا
اور بہت ممنون ہوا سیماب کا کہنے لگا کہ مجکو سوسن سے کیا غرض مین ملازم تو بادشاہ کا ہون
صرف اُنکے حکم سے سوسن کی اطاعت کرتا تھا ورنہ مین سوسن سے کسی امر مین کم نہ تھا مگر چونکہ خلاف
حکم شاہی تھا اسوجہ سے مجبور تھا اب انھون نے میری قدر فرمائی اور عزت بڑھائی سوسن کی بھی یہ لیاقت ہی
کہ وہ لوح کی طرف آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکے لوح کا پانا تو شی دیگر ہی اُدھر رُخ بھی نہین کر سکتی ہی دوسرے
آپ میرے مددگار ہین بی سوسن کو مین اکیلا کافی تھا جبکہ آپ ایسا شخص میرا مددگار ہوگا اب مین
کب کسی سے دبونگا سوسن یہان قدم رکھے تو پاؤن قلم کر ڈالون یہ کیا واقعہ گذرا ذرا بیان تو فرمایے
تب سیماب شعلہ خو نے اول سے آخر تک سب حال صاحبقران کے تشریف لانے اور برائے
فتح طلسم سعی و کوشش کرنے کا اول سے آخر تک کہہ سُنایا اور کہا کہ اب لوح طلسم کے پوشیدہ
کرنے کا بندوبست کرو نسیم نے جوابدیا کہ جب آپ ایسا میرا مددگار ہو تو مین کیا بندوبست کرون دوسرے
بادشاہ کا بھی حکم ہی کہ تم اور نسیم دونون ملکر لوح کا بندوبست کرو بس اب کوشش فرمایے سیماب
نے کہا کہ اچھا کہ گر یہ امر ہی تو مین بندوبست کرتا ہون مجکو وہان لے چلو کہ جس مقام پر لوح ہی

پس نسیم اُسیوقت سیماب کو لیکر اُس مقام پر آیا کہ جہان گلدستۂ عجائب رکھا ہوا تھا جسکے پشت پر لوح تھی سیماب کو وہ گلدستہ دکھا کر کہا کہ اسی گلدستہ کی پشت پر لوح ہی پس سیماب نے اُسی وقت سحر کیا کہ دو گلدستہ مثل اُس گلدستہ کے اور سحر سے تیار ہوئے اُنکی بھی پشت پر سیماب و نسیم نے مصنوعی لوحین بنا کر رکھین اور اُنکے گرد سحر کیا جب یہ بندوبست کر چکا تو سیماب نے نسیم سے کہا کہ تم اس باغ مین رہو مین ایک لامکان بناتا ہون اور اس پلٹ پر قائم کرتا ہون اور اس باغ کو مع اُس لامکان کے چشم مردم سے پوشیدہ کئے دیتا ہون اور اسی قسم کا ایک باغ اور سحر سے تیار کرتا ہون اُس لامکان پر ایک ابر سحر قائم کرتا ہون اور خود ایک مقام پر جا کر پوشیدہ ہو کر بیٹھتا ہون جب سوسن یا عمرو خواہ طلسم کشا یا کوئی دیگر ساحر اس باغ مین آئیگا فوراً اس ابر کو حرکت ہوگی مجھکو خبر ہو جائیگی مین وہان سے آکر اُس سے مقابلہ کرونگا ہر وقت مستعد رہونگا اور میرا لشکر بھی تیار رہیگا تمہاری کمک کو آؤنگا اول تو کوئی اسطرف آہی نہ سکیگا دوسرے یہ مقام کسی کو دکھائی بھی نہ دیگا جو کوئی آئے تیسرے بدون تمہاری اجازت کے کوئی نہ آسکیگا جسکو تم یا مین اجازت دونگا وہ آسکے گا اس باغ کا اور اُس لامکان کا دروازہ معدوم ہوگا اُسکے ظاہر ہونے کی یہ تدبیر ہی کہ ایک آئینہ بناؤنگا جسکو تم وہ آئینہ دوگے اور وہ آئینہ دیوار باغ کو دکھائے تو دروازہ ظاہر ہوگا وہ شخص چلا جائے جب اندر آنے لگے پھر آئینہ دکھائے پھر دروازہ ظاہر ہوگا اندر چلا آئے نسیم نے کہا کہ بہت بہتر سیماب شعلہ خو نے سحر کیا کہ گرد اُس باغ عجائب کے ایک اور باغ تیار ہوا اُس باغ مین تمام اشجار سحر کے تھے اُنمین قفس طائران سحر کے لٹکے ہوئے تھے سیماب نے لامکان سحر سے بنایا اسمین پتلیان سحر کی پچاس قائم کین اور باغ پر ایک باغبان معین کیا اُنکی یہ خاصیت مقرر کی کہ ادھر اندر باغ کے یا قریب مکان کے عمرو یا طلسم کشا یا کوئی ساحر آئے وہ پتلیان و طائر یہ پکارین کہ فلان شخص آیا اور نسیم کو آگاہ کردین تاکہ وہ ہوشیار ہو کر بندوبست کرے باغبان اصلی تھا مگر وہ لامکان سحر کا تھا اور یہ امر تھا کہ اگر خواجہ عمرو یا صاحبقران اُس باغ مین آئین تو خود بخود آگ لگ جائے سب درخت و طائر و پتلیان جل جائین اس سے بھی ثابت ہو کہ عمرو آیا اور ایک ابر اُس لامکان پر قائم کیا اُسمین یہ خاصیت تھی کہ جو کوئی ان صاحبون مین سے آئے ابر کو جنبش ہو اور سیماب کو خبر ہو جائے وہ وہان سے چل کھڑا ہو اور آکر یہان اُسکا بندوبست ہو جائے اور گرفتار کرے خلاصہ یہ کہ سب بندوبست کرکے سیماب نے ایک گولہ جھولی سے نکال کر اور ایک حصار گرد اُس باغ اور لامکان کے کھینچکر وہ گولہ اُس پر سحر دم کرکے اب جو مارا تو تمام دھوان دھار ہو گیا وہ باغ و لامکان بالکل معدوم ہو گیا نظر مردم سے سیماب شعلہ خو

یہ سب بندوبست کرکے اور نسیم کو سب نکتہ سمجھا کے اور یہ کہکر کہ اب تم بلا خوف و خطر یہان قیام کرو کوئی تم کو پریشان
نہین کرسکتا ہی یہان کوئی اب نہین آسکتا ہی ادھر عمرو یہان آئے گا مجکو خبر ہوجائے گی یہ کہکر سیماب شعلہ خو
وہان سے طلسم زعفران زار مین پاس شنکال کے آیا اور کہا کہ مین سب بندوبست کر آیا ہون اُسکو سب
سمجھا آیا اور جو بندوبست کیا تھا وہ سب بیان کیا اور کہا کہ مین اپنے مکان پر جاکر مقیم ہوتا ہون اس غرض
سے کہ شائد عمرو آئے تو مجکو معلوم ہوجائے مین وہان جاکر بندوبست کرون عمرو کو پکڑون شنکال نے کہا کہ
اچھا جاؤ تمھاری نوکری معاف کی گئی کیونکہ تم نے بہت بڑا کام کیا ہی بس سیماب وہان سے رخصت ہوکر
اپنے مکان پر آیا اسنے آتے ہی اُس سحر سے ایک باغیچہ تیار کیا اُسمین ایک حجرہ بنایا اُسمین یہ بیٹھا اور دوربین
آنکھون پر چڑھالی یہ بندوبست کیا کہ اگر مین سوتا ہون اور شب کو وہان کوئی واقعہ ہو تو بھی مجکو خبر ہوجائے
پتلی سحر مقرر کی راوی بیان کرتا ہی کہ اسنے اتنا بڑا بندوبست کیا تھا کہ دوسرا ساحر نہ کرتا اور پکڑنے گا یہ بندوبست
تھا کہ ادھر خواجہ وہان آکر پہونچے پہلے ابر کو جنبش ہوئی اسکو خبر ہوگئی راوی بیان کرتا ہی کہ یہ تو یہان سب
بندوبست کرکے بیٹھا اُدھر نسیم باطمینان مقیم ہوا شنکال طلسم مین ہی مگر کچھ حال نسیم کا تحریر کیا جاتا ہی کہ نسیم
کو بیٹھے بیٹھے خیال آیا اور تنہائی مین اسکا دم گھبرایا اور بہ سبب تنہائی کے پریشان ہوا کیونکہ یہ اُس مقام پر
اکیلا تھا جہان لوح رکھی ہوئی تھی اسنے خیال کیا کہ کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیے کہ یہ تنہائی برطرف ہو اور دل بہلے
اور راحت ملے فکر کرنے لگا فکر کرتے کرتے اسکو یاد آیا کہ تم بیکار مصیبت تنہائی اُٹھاتے ہو اور اکیلے پڑے ہو
عقد تو ہوچکا ہی اپنی زوجہ کو سسرال سے طلب کرو تو شب بھی بہ عیش و عشرت بسر ہوگی اور دن بھی تمھاری
جوانی بھی مفت رائیگان ہوتی ہی اس نوکری کے پیچھے جسدن سے سپر و تلوار بھیجکر عقد کیا جورو سے واقف
بھی نہ ہوئے کہ کیسی ہی کیسی نہین ہی صورت تک نہین دیکھی کہ کالی ہی یا گوری ہی آنکھون والی ہی یا اندھی ہی
مین اُس سے نہین واقف اور وہ مجھ سے نہین واقف وہ اپنے دل مین کیا کہتی ہوگی کہ شادی تو کرلی مگر
آجتک خبر نہ لی کیا میرا شوہر جسکے ساتھ میری شادی ہوئی عورت کے کام کا نہین ہی جو مجکو نہین طلب کیا اور
مجکو دوسرے کے بھی کام کا نہین رکھا کہ کہین اور شادی ہو وہ الگ تڑپتی ہوگی مین الگ تڑپتا ہون
اب تو مین یہان کا بالکل حاکم ہوا ہون اُسکو طلب کرلون وہ میری حالت سے آگاہ ہو مین اُسکی
حالت سے وہ یہ جانے کہ میرا شوہر مرد ہی یہ جو اُسکا صدمہ ہی وہ برطرف ہو ضرور اس امر کا صدمہ ہوگا میرے
خبر نہ لینے سے یہ تجویز کرکے اُسنے اُسیوقت قلم دوات و کاغذ اٹھا کر ایک رقعہ اپنے سسر کے نام اس مضمون کا

تحریر کیا کہ عرصہ تین برس کا ہوا کہ آپ نے اپنی لڑکی کی شادی میرے ساتھ کی تھی گو مین اُسوقت نہ موجود تھا مگر جو طریقہ ہم لوگون مین عقد وغیرہ کا ہی وہ سب ہوا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ ابھی لڑکی کم سن ہی اس لائق نہین ہی کہ شوہر کے مکان پر جائے لہذا دو برس تک ابھی ہم رخصت نہ کرینگے مین بھی خاموش ہو رہا تھا اب وہ وعدہ گذر گیا آپ نے لڑکی کو رخصت نہ کیا اُس پر طرہ یہ ہوا کہ ایک برس آپ کے وعدہ سے زیادہ ہو گیا مین اس خیال مین رہا کہ جب آپ کا وعدہ گذر جائیگا آپ خود تحریر فرمائینگے مین کسی کو روانہ کر کے طلب کر لونگا یا خود آ کر لے جاؤنگا اسی خیال سے برس دن تک مین نے انتظار کیا مگر آپ نے کسی قسم کی تحریر مجکو نہین بھیجی بس کیا قصد بٹھا رکھنے کا ہی اگر ایسا قصد ہو تو صاف صاف تحریر فرمائیے مین کوئی دوسرا سلسلہ کرون مین نے جو شادی کی ہی اپنی راحت و آرام کے لیے کی ہی نہ کہ آپ کے پاس بیٹھے رہنے کے لیے اگر ایسی الفت و محبت تھی تو پہلے آپ نے کیون شادی کی پہلے ہی انکار کیا ہوتا لہذا اب مین یہ رقعہ بدست ابلانغ جادو روانہ کرتا ہون اسکے ہمراہ اپنی لڑکی کو رخصت فرمائیے یہ میرا ملازم بہت معتبر اور دیانت دار و صاحب اعتبار و خیر خواہ و نمک حلال ہی بہت راحت سے میری زوجہ کو میرے پاس پہونچا دیگا کسی قسم کی اُنکو تکلیف نہوگی یہ سواری وغیرہ کا سب بندوبست کر لیگا مین خود آتا مگر ایک سرکاری ضرورت ایسی لاحق ہی کہ مجکو دم بھر کی مہلت نہین ہی سانس لینا دشوار ہی اور اب مین بالکل تنہا ہون پہلے تو میرے پاس چند ملازم تھے مگر اب ایسی خدمت سپرد ہوئی ہی کہ مین سوائے تنہائی کے بااُس شخص کے جو مثل میرے ہو کسی دوسرے کو اپنے پاس نہین رکھ سکتا ہون ایسے وقت مین سوائے اُنکے کہ یہ میری ہمدم ہین اور مونس تنہائی ہونگی اور کس کو طلب کرون انکے آنے سے میرا غم غلط ہوگا زیادہ حد ادب یہ تحریر کر کے نسیم جادو نے ابلانغ جادو اپنے ملازم خاص سے جو کہ اسکا کوکہ بھی ہی کہا کہ تم یہ رقعہ لیکر کوہ مراد میہ پر جاؤ اور مراد جادو میرے خسر کو یہ رقعہ دینا وہ تمھارے ہمراہ سواری کر دینگے تم سواری لیکر چلے آنا مگر دیکھو بہت ہوشیاری اور خبرداری سے ایسا نہ ہو کہ کوئی تم کو فریب دے اور تم دھوکے مین آ جاؤ عمرو عیار مین یہ قدرت ہی کہ وہ عورت بن جاتا ہی کبھی مرد ہو جاتا ہی اسکا خیال رہے مین اسی سبب سے کچھ تزک و حشم نہین روانہ کرتا ہون صرف تم کو روانہ کرتا ہون ابلانغ نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھیے مین بہت ہوشیاری اور خبرداری سے لاؤنگا عمرو کی کیا مجال جو وہ مجکو فریب دے سکے مانی کہتا ہو کہ نسیم نے یہ بھی تحریر کر دیا تھا کہ ممکن تھا کہ مین جلوس سواری ہزار یا پانسو آدمی روانہ کرتا اور وہ بڑی شان و شوکت سے لاتے مگر بخوف عمرو

مین نے یہ بندوبست نہین کیا بلکہ عمرو کے خوف سے مین خود پوشیدہ ہوکر ایک لامکان تیار کرکے بیٹھا ہوں نا
اس غرض سے انکو یون طلب کیا ہی کہ اگر یہ شان و شوکت یہان آئینگی اور عمرو کو خبر ہوگی کسی کی صورت بنا
وہ بھی چلا آیا تو بڑی خرابی ہوئی اور اس صورت سے کوئی بھی آگاہ نہ ہوگا سواے آپ لوگون کے اور میرے
بس ابلانغ نے وہ رقعہ لیا اور کہا کہ مین باہر کیونکر جاؤن نسیم نے ایک آئینہ نکالکر اُسکو دیا کہ اس آئینہ کو دیوار
کی طرف منھ کرکے چمکاؤ دروازہ پیدا ہوجائیگا تم دروازہ کھول کر چلے جاؤ جب باہر چلے جاؤ گے دروازہ خود بہ خود
معدوم ہوجائیگا جب سواری لیکر آنا اسی طور سے پھر چمکانا پھر دروازہ ظاہر ہوگا مین تمھارے انتظار مین دروازہ
پر موجود رہونگا جب دروازہ ظاہر ہوگا مجھکو خبر ہوجائیگی مین دروازہ کھولدونگا تم مع میری زوجہ کے چلے آنا
ابلانغ نے کہا بہت خوب راوی کہتا ہی کہ ابلانغ ساحر زبردست نہین ہی دو ایک منتر آتے ہین مگر وہ اپنے کو
سامری و جمشید سے زیادہ خیال کرتا ہی بس وہ آئینہ نسیم سے اُسنے لیا اُسکو دیوار باغ کیطرف چمکایا چمکاتے ہی
دروازہ ظاہر ہوا یہ دروازہ کھول کر باہر آیا وہان دروازہ بند ہوگیا اور معدوم ہوگیا یہ زمین مین آیا اُسنے یہ تدبیر
کی کہ شہر سوسن مین جاکر چار کہار ہمراہ لیے اور ایک میانہ اُن کہارون اور میانہ کو ہمراہ لیکر طرف کوہ مراد کے
چلا یہ تو اُدھر کو جاتا ہی اور نسیم کو زوجہ کے انتظار مین مصروف رکھا جاتا ہی یہ دن بھر مین پچاس مرتبہ اُس مقام
پر آتا ہی کہ جہان پر دروازہ ظاہر ہوا تھا اس خیال سے کہ شاید ابلانغ سواری لیکر آیا ہو اور دریافت کرکے
چلا آتا ہی وہ پچاسون پتلیان سحر کی حفاظت کر رہی ہین در باغ کی اور سب کی سب دیوار باغ پر بیٹھی ہوئی
ہین یہان تو یہ بندوبست ہی ابلانغ اُدھر کو چلا جاتا ہی اب کچھ حال لشکر صاحبقران حلقہ فگن گوش گردن کشان
مردم رباے زین خنگ صاحب گرز سام بن نریمان کا سماعت فرمایئے کہ صاحبقران یہان مصروف
عیش و عشرت ہین جب بعد ساعت شبانہ روز کے وہ جلسہ برخاست ہوا دعوت سے فراغت ہوئی
اعظم جادو وغیرہ نے ایک رات براحت و آرام بسر کی کیونکہ تھکے ہوئے تھے نوین دن صاحبقران نے
سوسن جادو سے فرمایا کہ اب جاکر لوح لاؤ تاکہ مین براے فتح طلسم روانہ ہون سوسن نے کہا کہ بہت
خوب جاتی ہون لوح لاتی ہون کیونکہ نسیم جادو میری طرف سے محافظ لوح ہی مین جاکر اُس سے لوح
لے آؤنگی گو مین پہلے اکیلی محافظ تھی اب ایک مدت سے شمشال نے نسیم جادو کو بھی ملازم کرکے
میرا ماتحت مقرر کیا وہ یہان آیا میری اطاعت اُسنے کی مین نے اُسکو گلدستہ عجائب کا محافظ
مقرر کرکے خود اپنے باغ مین آکر مقیم ہوئی دوسرے تیسرے جاکر خبر لے آتی تھی میری جان بچی مین بہت

راحت سے ہو گئی پہلے مین دن رات اسی فکر مین مبتلا رہتی تھی کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی آکر اور مجھکو غافل پاکر لوح لے جائے سونا کھانا حرام تھا نسیم کے آنے سے یہ راحت ملی مین جاؤنگی لوح لیکر چلی آؤنگی بلکہ نسیم کو بھی ہمراہ لاؤنگی وہ بھی اطاعت کریگی صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ جاؤ سوسن نے عرض کیا جاتی ہون خواجہ نے کہا کہ ای سوسن دم بھر ٹھہر جاؤ اور ایک تماشہ دیکھ لو مین مریخ کو نکالکر ستون سے باندھتا ہون اُس سے دین اسلام کے قبول کرنے کو کہتا ہون اگر اُسنے قبول کر لیا تو خیر ورنہ قتل کرونگا تاکہ دربند سوسن کا اصلی راستہ کھلے اور مریخ کا سحر برطرف ہو سوسن نے عرض کیا بہت خوب بس خواجہ نے مریخ آتش خوار کو زنبیل سے نکالا اُسکی زبان پر کلمہ جو چڑھا ہوا تھا اُسکو ستون سے خوب جکڑ کر باندھا آپ کوڑا لیکر کھڑے ہوئے آپ نے فتیلہ رفع بیہوشی دیا چند قطرے گندیدہ ناک سے اُسکے گرے اب جو اُسکو ہوش آیا اُسنے آنکھ کھولکر دیکھا تو اپنے کو ستون سے بندھا ہوا پایا دیکھا نہ تو وہ تالاب ہی نہ وہ گنبد ہی نہ وہ میرے ملازم ہین مین ایک مقام پر بندھا ہوا ہون سامنے ایک دربار آراستہ ہی اور ایک دُبلا پتلا آدمی کوڑا لیے ہوئے سامنے کھڑا ہی یہ جو اُسنے دیکھا خیال کیا کہ بُرا خواب دیکھ رہا ہون خداوند عجائب کسی کو ایسا خواب نہ دکھائے یہ سوچ کر آنکھین بند کر لین خواجہ نے مسکرا کر فرمایا کہ ای مریخ آتش خوار واہ کیا کہنا خوب تم نے آنکھین بند کر لین یہ سوچ کر کہ مین خواب دیکھ رہا ہون ارے ظالم یہ خواب نہین ہی بلکہ عین بیداری ہی تو حالت بیداری مین بندھا ہوا ہی آنکھ کھولکر دیکھ یہ سامنے تیرے دنگل طلسم کشا جلوہ فرما ہی اور یہ تخت پر سیمائے بلند آواز بادشاہ سائق ہین یہ اعظم جادو و سوسن جادو کرسیون پر بیٹھے ہوئے ہین ان سب نے طلسم کشا کی اطاعت کی یہ وہ مقام نہین ہی کہ جہان تو رہتا تھا بلکہ یہ وہ مقام ہی کہ جسکو کوہ اعظم و دربند اعظم کہتے ہین مین نے تجھکو عیاری کرکے اسیر کر لیا تھا اور اپنی زنبیل مین رکھ لیا تھا تیری صورت بنکر سوسن کے پاس آیا عیاری کی اب ہوشیار ہو اور دین اسلام قبول کر اور اپنے مذہب کو ترک کر اور طلسم کشا کی اطاعت کر اور اپنے سحر کو برطرف کر تا کہ دربند سوسن کی راہ کھلے یہ کہکر آپ نے چند کلمہ وحدانیت خدا مین بیان کیے اور کہا کہ دیکھ مین عمرو عیار تیرے سامنے کوڑا ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑا ہون اگر تو انکار کریگا تو مارے کوڑون کے تیری کھال گرادونگا اور اس طور سے قتل کرونگا کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا تیرے حال پر رحم کھائین اور مجکو رحم نہ آئے یہ جو خواجہ نے فرمایا اور مریخ نے سُنا ایک مرتبہ یہ سُنکے آنکھ کھولی اور یہ نگاہ

قہر و غضب طرف خواجہ کے دیکھا اور قصد کیا کہ سحر کرون اول تو زبان مین سوزن تھے دوسرے کمند اصفا و با ہر قا سے بندھا ہوا تھا سحر کیونکر کرتا جب سحر نہ کر سکا تو مریخ نے قصد کیا کہ زور کر کے کمند کے حلقونکو توڑ ڈالون تاکہ رہا ہو جاؤن جسقدر زور کیا اُسیقدر کمند اور کس گئی یہ اب عاجز ہوا اسنے یہ قصد کیا کہ اپنے کو رہا کرے اور سحر کرکے ان سب کو اسیر کر لون خصوصاً عمرو عیار کو اور اسکو ایسی سزا دون کہ یہ تمام عمر یاد کرے مگر جب کچھ بس نہ چلا بہت پریشان ہوا تو اپنے قصد سے باز آیا اب اسنے نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو سیماسے بلند آواز کو تخت پر بیٹھے ہوئے پایا اُسکے زوجہ و دختر و فرزند کو برابر تخت کے نیم تختون پر دیکھا بائین طرف اور سب ساحرون کو صف بستہ پایا دیکھا کہ سوسن جادو و اعظم جادو یہ دونون بھی کرسیون پر جلوہ گر ہین اور دہنی طرف دنگل شوکت پر طلسم کشا و حکیم استقلینوس و دیگر سردار غیر ساحر ہین اسنے صاحبقران کو پہچان لیا کیونکہ سب ساکنان طلسم کے دل پر تصویر طلسم کشا کی کھنچی ہوئی ہے اور خواجہ عمرو کی اسی سبب سے مریخ نے خواجہ و صاحبقران کو پہچان لیا اب جو یہ اسنے دیکھا اپنے دل مین مثل مار سرودم بریدہ کے پیچ و تاب کھایا اور رہ گیا اب خواجہ نے کہا کہ اے مریخ جادو تمنے دیکھا کہ ان سب نے طلسم کشا کی اطاعت کی سامری و جمشید پر لعنت کی تو بھی لعنت کر اور دین اسلام اختیار کر اور اطاعت طلسم کشا قبول کر دیکھ اپنی جان کو غنیمت جان کوئی کسی کا نہین ہے یہ طلسم ضرور فتح ہوگا شندکال مارا جائے گا مریخ نے کچھ جواب نہ دیا خاموش سنا کیا خواجہ نے قلم و کاغذ اُسکے سامنے رکھا اب پھر وہی تقریر کی اور حمد الٰہی اور تعریف خداوند کریم و مذمت سامری و جمشید بیان کی اور جمشید و سامری پر لعنت کی یہ کلمہ مریخ کو ناگوار معلوم ہوئے خواجہ کو بہ نگاہ قہر دیکھا بس نہ تھا کہ پا جائے تو کچا کھا جائے اسنے غیظ و غضب مین آکر یہ تحریر کیا کہ مین مثل ان لوگون کے نمک حرام نہین ہون کہ نمک حرامی کرون اول تو میری ہزار جانین ہون تو ایک ایک ناخن پاے سامری و جمشید پر نثار کرون اور اپنے اُستاد آفتاب شعلہ پیکر کے ناخن پا پر دوسرے شندکال کی اطاعت کسی حالت مین ترک نہ کرونگا مجھکو جان سے جانا گوارا ہے مگر اپنا ایمان دینا گوارا نہین ہے تجھکو اختیار ہے کیا کرون کہ بندھا ہوا ہون اگر رہا ہوتا تو اسکا مزا تم سبکو بتاتا یہ جو ساحر یہان بیٹھے ہوئے ہین یہ میرا کیا بنا سکتے ہین سب کو دیوانہ کر دیتا اور ابھی انکو مین غیظ و غضب سے جلا دیتا ایک کو زندہ نہ چھوڑتا جو تجھ سے بنائے بن سکے وہ کر مین ہرگز ہرگز

دین اسلام قبول نہ کرونگا نہ اطاعت طلسم کشا اگر رہا ہو جاونگا تو سب کو مزا اچھی دونگا جب یہ تحریر خواجہ نے دیکھی بہت غصہ حضرت کو آیا فرمایا کہ معلوم ہوا تیری قضا آئی ہے خیر مین کیا کرون وہ تحریر سبکو دکھائی راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران و بادشاہ و حکیم اسقلینوس و شیاطین و وزیر لے سستوان و سوسن و اعظم سب نے مریخ کو سمجھایا اُسنے کسی کا کہنا نہ سُنا انکار ہی کیے لیا بلکہ اُسنے چند کلمہ خلاف شان صاحبقران تحریر کیے اور خداوند کریم کو بُرا بھلا کہا اور تحریر کیا کہ مین ہرگز ہرگز خدائے آسمان کی بندگی نہ کرونگا یہ جو اُسنے تحریر کیا اب خواجہ کو بھی تاب نہ رہی دوڑکر ایک کوڑا مارا کہ وہ تڑپ گیا کھال اُتر گئی خون بہنے لگا خواجہ نے کوڑے کے پیچھے رکھ لیا برابر ہاتھ چلے جاتا ہے اُسکے جسم سے خون کے فوارے چھوٹ رہے ہین جب بہت سے کوڑے مار چکے پھر اُس سے کہا اُسنے پھر انکار کیا اور یہی کہتا ہے مارے خوف کے اہل دربار کا یہ حال ہے کہ کانپ رہے ہین صاحبقران خاموش بیٹھے ہوئے ملاحظہ فرما رہے ہین اعظم و سوسن و دیگر سرداروں نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر ہم انکار کرتے تو یہی حال ہمارا ہوتا اور اسی طور سے خواجہ ہم کو سزا دیتے خوب خداوند کریم نے بچایا خدا نے اپنا بڑا فضل کیا ادھر پھر خواجہ نے اُسکو کوڑے کے نیچے رکھ لیا جب صاحبقران نے ملاحظہ کیا کہ مریخ کا جسم پانی پانی ہو گیا اور اب خون بہنے لگا خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ یہ ظلم و بدعت نہ کرو میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ اب اسکا سر تن سے جدا کرو بیرا اپنی سزا کو پہونچ گیا جب اُسنے اپنی زبان کو نہ روکا ویسی اُسنے سزا پائی اب یہ اس سزا کے لائق نہین ہے بلکہ اس لائق ہے کہ اسکا سر قلم کرو بس یہ جو صاحبقران نے فرمایا خواجہ نے بموجب حکم صاحبقران اپنا کمر سے نیمچہ لیا اور جھپٹ کر قریب مریخ آئے اور کہا کہ اب بھی کچھ نہین گیا ہے دین اسلام قبول کر اُسنے کچھ جواب نہ دیا یہ تحریر کیا کہ میری زبان سے سوزن نکال تو تو مزا معلوم ہو خواجہ وہ امروں سے بالکل بے خوف تھے ایک تو کمند اصفا و باصفا سے کس کر اُسکو باندھا تھا دوسرے بڑے بڑے ساحر موجود تھے اور صاحبقران جلوہ فرما تھے علاوہ اسم اعظم بس یہ جو اُسنے تحریر کیا خواجہ نے اُسکی زبان سے سوزن نکال لی مگر سب سے بڑا سبب یہ تھا کہ وہ بالکل از سرتا پا مجروح تھا جیسے خواجہ نے سوزن لی اُسکی زبان قابو مین آئی اُسنے قصد کیا کہ سحر کرون مگر بسبب برکت کمند اصفا و باصفا اُسکو سحر یاد نہ آیا بالکل فراموش تھا بھلا سحر کیا کر سکتا جب اُسنے [illegible] نہ پایا اور خواجہ نے چند کلمات درشت و پند فرمائے

اُسنے برہم ہوکر جواب دیا کہ او ساربان زادے حرامزادے تو قتل کیون نہین کرتا ہی تجھ پر بھی لعنت ہی اور تیرے دین پر یہ کہنا تھا کہ صاحبقران و کل اہل دربار کو غصہ آیا مریخ نے ہزارون گالیان سوسن و اعظم و دیگر سردارون کو دین بس خواجہ کو نہایت غصہ آیا دوڑ کر اُسکے بیاض گردن پر جو ہاتھ رسید کیا سر اُس کا دھڑ سے کٹ کر زمین پر گرا اور تن اسی طور سے بند ھار ہا سر کا قلم ہوکر زمین پر گرنا تھا کہ زلزلہ پیدا ہوا سیاہ آندھی اُٹھی برف باری و سنگ باری ہوئی آگ برسنے لگی بیر شور و غل مچانے لگے مریخ ساحر زبردست تھا اسکے مرنے کی علامت جو بلند ہوئی تمام ایوان تاریک ہوگیا ایسی شور و غل کی صدا آئی کہ زمین کو تزلزل ہوا صدا ہاے مہیب نے ہر ایک کے دل کو ہلا دیا راوی بیان کرتا ہی کہ جب مریخ یہان قتل ہوا وہان سرحد ربند سوسن پر جو تالاب سحر اور مینار سحر و باغ سحر و دیگر عمارت سحر و اشیاے سحر مریخ و پتلیہاے سحر جو کہ تالاب مین مرغابیان بنی ہوئی پڑی رہتی تھین اور شناوری کرتین تھین اور شب کو جامہ انسانی مین آکر مصروف رقص و سرود ہوتین تھین اور وہ آسمان سحر جو کہ اُسکے اُستاد آفتاب شعلہ پیکر نے بنایا تھا اُسمین اسکا بھی نام شریک تھا اسی سبب سے اُسکے مرنے کے بعد بھی یہ آسمان قائم رہا تھا یہی سبب تھا کہ مریخ زندہ تھا بس اسکا مرنا تھا کہ وہ سب سامان سحر دھوان ہوکر اُڑ گیا سواے گنبد کے کہ جس مین آفتاب دفن تھا وہ اصلی تھا وہ نور رہ گیا اور سب مٹ گیا صحرا صاف و شفاف ہوگیا جو ملازم مریخ کے اصلی تھے وہ یہ واقعہ دیکھ کر بھاگے اُنمین سے بہت سے دب کر رہ گئے جب تک بھاگین بھاگین وہ عمارت گری اور دب کر مر گئے دو ملازم بچے باقی سب مر گئے وہ دونون بھاگ کر وہ صحرا مین منتشر ہو گئے اور پژمردہ ہوئے حیران تھے کہ یہ کیا واقعہ گذرا اور کیا سانحہ ہوا ہمارے مالک کو کس نے قتل کیا پھر وہ اُنکو ملکہ سوسن کے پاس پہونچا آئے تھے یہان تو میدان صاف ہوگیا کسی شی کا نام و نشان تک نہ رہا سواے بالو یا گھاس یا درختون کے ادھر دربند اعظم مین جہان مریخ قتل کیا گیا تھا بڑے عرصہ تک اُسکے مرنے کی علامت باقی رہی آواز آتی تھی مرا کہ نام من مریخ آتش خوار جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم یہ مطلب خود نہ رسیدیم جب یہ صدا آئی تو وہ تاریکی وغیرہ برطرف ہوئی مطلع صاف ہوا سب نے دیکھا کہ ایک ساحر کی لاش ستون سے بندھی ہوئی ہی سر اُسکا اُسکے پاؤن پر پڑا ہوا ہی خواجہ نے کمند سے کہا کہ اب اسکو چھوڑ دے کمند نے چھوڑ دیا کیونکہ معجزہ

کی کمند تھی جیسے کمند نے چھوڑا اور لاش گری بس اُس لاش سے ایک طائر پیدا ہوا اُسنے بزبان انسانی پکار کر کہا کہ اے اہل دربار آگاہ ہو کہ یہ طلسم کشا ضرور ہے اور یہ طلسم کو فتح کریگا اور شنکال جادو کو قتل کریگا جو اسکی اطاعت کریگا وہ عزت پائیگا اور جو اطاعت نہ کریگا وہ مثل مریخ کے قتل کیا جائیگا اسیطور سے اُسنے ساکنان دربند و ساکنان طلسم کو پکار کر کہا اُسکے سر سے ایک شعلہ پیدا ہوا اور وہ جلنے لگا جلتا ہوا لاش پر مریخ کے گرا مریخ کی لاش مین آگ لگادی وہ لاش جلنے لگی تھوڑی دیر مین وہ لاش مع طائر کے جل کر خاک ہوگئی راکھ کا انبار رہ گیا جب خواجہ مریخ کو قتل کر چکے اُسوقت خواجہ نے سوسن سے کہا کہ اے سوسن جادو اب تم یہ بتاؤ کہ راستہ دربند کا کھل گیا مریخ کے قتل ہونے سے سوسن نے کہا کہ جی ہان راوی بیان کرتا ہے کہ جب مریخ قتل ہوا اور وہ سب سامان سحر برطرف ہوا وہان ایک قیدخانہ تھا اُس مین وہ لوگ قید تھے کہ جنکو مریخ نے اسیر کرلیا تھا جب وہ سرحد دربند پر آگئے تھے اسکے مرنے سے وہ قیدخانہ بھی شکست ہوا وہ قیدی بھی رہا ہوئے سب خوش خوش اپنے اپنے گھرونکو روانہ ہوئے دعائین دیتے ہوئے یہان جب خواجہ نے یہ کہا سوسن نے کہا کہ راستہ کھل گیا اب کوئی خدشہ باقی نہ رہا اب صاحبقران نے سوسن سے فرمایا کہ جاکر لوح لے آؤ مین جاکر طلسم کو فتح کرون تم دونون نے تو اطاعت کی یہ دربند تو فتح ہوگئے سوائے اس امر کے کہ لوح دستیاب ہو مین طرف اور دربندون کے بحکم لوح روانہ ہون جب یہ صاحبقران نے فرمایا سوسن نے عرض کیا کہ آپ تشریف رکھین مین ابھی جاکر لوح لاتی ہون یہ کہکر اپنے مقام سے اُٹھی سلام کیا اور سحر کرکے دو پر پیدا کیے اور اُڑ کر طرف دربند سوسن کے روانہ ہوئی یہان صاحبقران اُسی طور سے تشریف فرما ہین اور اہل دربار سے فرمارہے ہین کہ سوسن لوح لیکر آئے تو ہین کل لوحکو دیکھکر طرف اور دربندون کے روانہ ہون اعظم عرض کررہا ہے کہ خداوندا اطمینان رکھین وہ لوح لیکر آتی ہوگی کیونکہ لوح تو اُسکے قبضہ مین ہے وہی مالک لوح ہے صاحبقران نے فرمایا کہ خیر دیکھیے کب آتی ہے یہان تو یہ باتین ہورہی ہین سوسن اُدھر پرواز کرکے جب دربند سوسن مین پہونچی اور طرف باغ عجائب کے چلی جب اُسکے سرحد مین پہونچی تو اُسکو باغ نظر نہ آیا دھوان دھوان معلوم ہوا یہ بہت حیران ہوئی کہ باغ کیسا ہوگیا اور یہ غبار کیسا ہے اور یہ دھوان مین تو باغ کو چھوڑ گئی تھی سوسن جادو نے جو یہ واقعہ دیکھا اور باغ کو نیست و نابود پایا بہت حیران ہوئی زمین پر آئی وہان کی خاک اُٹھا کر اپنی ران مین نشتر دیا ران کا خون لیکر اُس مٹی کو اُس خون سے گوندھا اُسکی پتلی بنائی اُس پر سحر کیا وہ بصورت انسان گیا

ہوئی اور عرض کیا کہ کیون ملکہ سلامت آپ نے کیون اس کنیز کو یاد فرمایا سوسن نے کہا کہ مین نے تجکو اس امر کے دریافت کرنے کے لیے طلب کیا ہی کہ یہان پر باغ عجائب تھا کہ جس مین لوح طلسم رکھی ہوئی تھی اور مین نسیم جادو کو اپنی طرف سے اُسکی حفاظت کے لیے مقرر کر گئی تھی وہ باغ کیا ہوا اور یہ دھوان کیسا ہی اور نسیم کدھر گیا اُس پتلی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ای ملکہ عالم یہ واقعہ گذرا کہ جب آپ واعظم جادو مطیع طلسم کشا ہوئے اور آپ نے طلسم کشا سے اقرار کیا کہ مین لوح لا دونگی تو مکار جادو نے مکر سے دین اسلام قبول کیا تھا موقع کا منتظر تھا آپ لوگ مصروف عیش و عشرت ہوئے وہ فرار کر کے طرف طلسم کے راہی ہوا اُسنے جا کر سب حال بادشاہ طلسم سے بیان کیا شنکال نے اپنے وزیر سیماب شعلہ خو کو پاس نسیم جادو کے روانہ کیا آپکی حکومت کو دربند سوسن سے برخاست کیا اور نسیم جادو کو دربند سوسن کا حاکم کیا نسیم جادو آپ سے پھر گیا اُسنے شنکال کی اطاعت کی بس نسیم و سیماب نے سحر کر کے ایک باغ بنایا سحر کا اور ایک لامکان اور باغ عجائب کو مع لامکان کے نظر مردم سے پوشیدہ کر دیا سحر کیا کہ ایک دھوان پیدا ہو گیا اور غبار اور بہت بندوبست کیا ہی کہ جو کوئی ساحر یا غیر ساحر اسطرف آئے گا اسیر ہو جائے گا یہ تدبیر کر کے وہ ایک مقام پر جا کر بیٹھا ہی اور نسیم اندرون باغ حفاظت لوح کر رہا ہی سوسن نے کہا کہ مین جا کر نسیم کو قتل کرون اور اس سحر کو مٹا دون اُسنے کہا کہ ای ملکہ عالم یہ سحر آپ کے برطرف کرنے سے برطرف نہ ہوگا آج کل آپ کا ستارہ گردش مین ہی اگر آپ جائیے گا اسیر ہو جائیے گا یہ سب سحر خواجہ عمرو اور طلسم کشا کی کوشش سے درہم و برہم ہوگا آپ کبھی اُدھر جانے کا بھولے سے قصد نہ فرمائیے گا اُس پتلی نے اول سے آخر تک سب حال بیان کیا اور سب حالات سے اور سب سحر سیماب سے سوسن کو آگاہ کیا جب یہ سب حال سوسن نے سُنا بہت نادم ہوئی اور اپنے دل مین شرمندہ ہوئی اور کہنے لگی کہ بڑی خرابی ہوئی مین صاحبقران سے اقرار کر آئی ہون اب جو یہ جا کر کہونگی تو وہ خیال کرینگے کہ یہ فقرہ کرتی ہی یہ کامل طور سے میری مطیع نہین ہوئی ہی کینہ رکھ کر اسنے اطاعت کی اب کیا جواب دونگی ای پتلی بیان کر کہ مین کیا کرون پتلی نے عرض کیا کہ ای ملکہ عالم بیکار آپ پریشان ہوتی ہین صاحبقران سے آپ بہ قسم سب حال بیان فرمائیے گا مجکو لیتی چلیے مین سب حال بیان کر دونگی سوسن نے کہا کہ اچھا بس سوسن جادو اُس پتلی کو جھولی مین رکھ کر طرف دربند اعظم کے روانہ ہوئی یہان سب سوسن کا انتظار کر رہے تھے کہ

سوسن مغموم و محزون آئی ہوئی دکھاوی چہرہ متغیر مُنھ پر ہوائیان اُڑتی ہوئین چہرہ زرد آثار رنج و ملال
رخ سے پیدا آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے آکر پہونچی آتے ہی صاحبقران کے قدمون پر سر رکھدیا اور
روکر کہنے لگی کہ یا صاحبقران میری خطا معاف فرمایئے بہت بڑا مجھ سے قصور ہوا مین نے بہت
بڑی غلطی کی لوح ہاتھ سے نکل گئی یہ نہ خیال فرمایئے گا کہ سوسن نے فریب کیا اور مجھ سے
آکر فقرہ کیا کہ لوح قبضہ سے نکل گئی یہ مکر سے مطیع ہوئی تھی مین بالکل بے قصور ہون راوی کہتا
ہے کہ جب سوسن آئی تھی تو صاحبقران و بادشاہ نے قصد کیا تھا کہ دریافت کرین کہ لوح لائین
مگر اُسکی حالت دیکھ کر ہر ایک حیران ہوا تھا کہ یہ کیا حالت اسکی ہے یہ تو یہان سے خوش و خرم گئی تھی یا وہان سے
ایسی حالت سے آئی صاحبقران ابھی دریافت نہ کرنے پائے تھے کہ اُسنے قدمون پر سر رکھکے یہ کہا
صاحبقران نے اُسکا سر اُٹھا کر سینہ سے لگایا فرمایا کہ تم نے کیا میری خطا کی ہے جو اسقدر بیقرار ہوتی ہو
کچھ بیان تو کرو اور مین کیون یہ خیال کرنے لگا کہ تم نے مکر سے اطاعت کی تم اطمینان رکھو بیان تو کرو یہ کیا
تمھاری حالت ہے تب سوسن نے ہاتھ جوڑکر اپنا جانا دربند سوسن مین اور قریب باغ پہونچنا اور
باغ کو نیست و نابود پانا سوائے غبار و دھوئین کے کچھ نظر نہ آنا اپنا پتلی سحر بنانا اُس سے دریافت کرنا
سب حال اپنا قصد جانے کا ظاہر کرنا اُسکا منع کرنا اپنا پریشان ہونا اُسکا اطمینان دینا کہ تم پریشان نہو
اس سحر کو خواجہ عمرو و صاحبقران و کل سردار آکر برطرف کرینگے اور یہان پر بہت بڑا معرکہ پڑے گا خواجہ
کی کوشش سے یہ مقام فتح ہوگا اور لوح ہاتھ آئے گی مین اُس پتلی کو بھی لیتی آئی ہون یہ مجھ سے قصور
ہوا کہ مین یہان مصروف جشن رہی اتنے عرصہ مین وہان یہ بندوبست ہوگیا بھائی صاحب کے ملازم نے
یہان سے جاکر یہ سب لوہا مکار کا حال بیان کیا اب جو اعظم نے مکار کو تلاش کرایا تو اُسکا پتہ نہ چلا
معلوم ہوا کہ بھاگ گیا جب یہ حال سوسن نے بیان کیا صاحبقران نے فرمایا کہ اسمین تمھارا
کیا قصور ہے یہ سب تقدیر کا پھیر ہے ابھی طلسم کے فتح ہونے مین عرصہ ہے تم اطمینان رکھو مین ایسا بد
باطن نہین ہون کہ ایسا گمان کرون تم پر کیا کسی نے ظلم و ستم کیا تھا تم نے اپنی خوشی سے اطاعت
کی اور لوح کے دینے کا اقرار کیا تم کیا کرو کہ دشمنان کو خبر ہوگئی اُنھون نے بندوبست کر لیا مگر یاد رکھو
کہ جسقدر کافر ہین سب اسی طور سے قتل ہونگے جس مقام پر جسکی قضا ہوگی وہ اُسی مقام پر قتل
ہوگا یہ کہکر خواجہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ ای خواجہ تم نے سُنا کہ سوسن نے کیا کہا اب لوح کیونکر ملے

سوسن کہتی ہے کہ خواجہ کی کوشش سے لوح ملے گی آپ نے فرمایا کہ بہت بجا ارشاد ہوا آپ کو توہین
کہتا نہین ہون مگر سوسن کو کہتا ہون کہ جھک مارتی ہے جبکہ وہان ساحر جا نہین سکتے ہین بیچارا غیر
ساحر کیا کر سکتا ہون ایک ماش کے دانہ مین میرا قماش بدل جائے گا میری جان کوئی فالتو نہین ہے کہ
مین دیدہ و دانستہ ایسے مقام پر جا کر اپنی جان دون کہ جہان ساحر جاتے ہوئے خوف کرتے ہین مین
باز آیا چاہے لوح ملے چاہے نہ ملے تمھارا تو ہمیشہ یہی کام ہے کہ اسکو قتل کیا اُسکو ذبح کیا مین کہانتک
تمھارے ساتھ اپنی جان دیتا پھرون مین نے توبہ کی اب تم جانو اور تمھارا کام جب کچھ مال و دولت
ملے گا اور مین طلب کرونگا تو کہو گے کہ یہ مال غارت یونکا ہے اسمین تمھارا حق نہین ہے اسوقت دو نازی
اگر یہ دعوے نہین کرتے ہین اور کوئی تدبیر لوح کے دستیاب ہونے کی نہین بتاتے ہین تو خان پر بیٹھے ہوئے
ہنس رہے ہین ہے آپ آئین اور لوح کے حاصل ہونے کی کوشش کرین اور لوح کو حاصل کرین تو کیون
جناب مشقت اور محنت تو ہم کرین اور جب راحت کا زمانہ ہو اور دولت ملے تو دوسرے
لوگ اُس پر قابض ہون اور ہم منھ دیکھکر رہ جائین وہ مثل ہے کہ دُکھ بھرین بی فاختہ کوے میوے کھائین
یا یہ کہ حلوائی کی دوکان دادا جی کی فاتحہ یہ مثل حمزہ صاحبقران کی ہے کہ سب محنت ہم نے کی
انھون نے وہ روپیہ پیسہ اُٹھا کر تقسیم کر دیا بس معاف فرمایئے صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم تو ذرا سی
بات مین بگڑ جاتے ہو مین نے تم سے یہ کب کہا کہ تم جاؤ مین نے تو یہ کہا کہ تم نے سُنا کہ سوسن نے کیا
کہا جواب دیا کہ ہے کس منھ سے آپ نے کہا تھا صرف میرے سنانے کے لیے ہان مین نے سُنا جس طور سے
آپ نے سُنا مین نے بھی سُن لیا صاحبقران نے کہا کہ پھر تدبیر بتاؤ کہ کیا تدبیر کی جائے خواجہ نے
کہا کہ مین کیا جانون کہ کیا تدبیر کی جائے اتنے بڑے بڑے ساحر بیٹھے ہوئے ہین بادشاہ طلسم موجود ہین
ان کی موجودگی مین مین کیا راے دون جو یہ تدبیر بتائین وہ کی جائے صاحبقران نے فرمایا کہ خیر یہ
فرما کر صاحبقران بادشاہ اعظم و اسقلینوس و شیاطین کی طرف متوجہ ہوئے اور سوسن سے
اور ان سب سے کہا کہ آپ لوگ تدبیر بیان کرین جو کہ ساحر تھے اُنھون نے سحر سے دریافت کیا
اسقلینوس نے زائچہ کیا اور صاحبقران سے عرض کیا کہ ہم عرض کرتے ہین جو ہمارے ذہن
مین آتا ہے مگر ہم خواجہ کی راے پر سبقت نہین کر سکتے ہین نہ خواجہ کی ایسی عقل رکھتے ہین جو امر
ہمارے ذہن مین آئے گا ہم عرض کر دینگے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا اُدھر خواجہ علم رس سے

دریافت کرنے لگے اُدھر اُن ساحروں نے بھی دریافت کیا اور اسقلینوس نے یہ ظاہر کیا کہ جو ساحر یا غیر ساحر اُدھر جائے گا وہ اسیر ہو جائے گا سوائے خواجہ عمرو کے کہ یہ سب مقام اُنکی کوشش سے فتح ہونگے اور لوح دستیاب ہوگی اگر وہ کوشش نہ کرینگے تو لوح کا ملنا دشوار ہی علاوہ خواجہ کے جو جائے گا وہ اسیر ہو جائے گا جب یہ سب کو ظاہر ہوا ہر ایک نے یہی عرض کیا سوسن نے اُس پتلی کو جھولی سے نکال کر سامنے رکھا اور اُس سے دریافت کیا اُسنے بھی یہی بیان کیا خواجہ نے جو دریافت کیا اُن پر بھی یہی ظاہر ہوا جب یہ سب نے عرض کیا اُسوقت صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اب تو آپ نے سُنا کہ یہ سب کیا کہتے ہیں اور یہ پتلی سحر کیا کہتی ہی اب اسکی تدبیر کیا ہو خواجہ نے جواب دیا کہ یہ سب میرے دشمن ہیں کیونکہ میں نے ان سبکو عیاری کرکے اسیر کیا ہی یہ وہ دشمنی ادا کرتے ہیں چاہتے ہیں کہ میں وہاں جا کر قتل ہو جاؤں یا کسی آفت میں مبتلا ہوں میں ایسا نادان نہیں ہوں جو آپ کے کہنے پر عمل کرونگا میں باز آیا صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ عمرو تم یہ کیسی باتیں کرتے ہو تم سے تو ایسی امید نہ تھی کہ تم وقت پر ایسی تقریر کروگے یہ وقت ایسا نہیں ہی کہ تم انکار کرو اور لوح کی فکر نہ کرو تم جیسے دوست ہو کوئی دوست اپنے دوست کو ایسے وقت میں یوں جواب صاف دیتا ہی یہ وقت جواب دینے کا نہیں ہی بھائی یہ وقت دستگیری کا ہی تم نے میرے لیے اپنی جان کو بھی عزیز نہیں کیا ایسے ایسے وقت میں تم نے کوشش کی ہی کہ دوسرا نہ کرتا بھائی کوئی تو تدبیر لوح کے ملنے کی کرو تمھارے اوپر منحصر ہی خواجہ نے کہا کہ میں ایسی باتوں میں اب کب آتا ہوں بہت سے تم نے مجھکو فقرے دیے اور میں تمھارے فقروں میں آیا اُسکا میں نے کچھ انجام نہ پایا بس ایسے فقروں میں امیر خان مارے گئے اب وہ زمانہ گذر گیا جو خلیل خان فاختہ اُڑاتے تھے اب میں ان فقروں کا کب سنتا ہوں معاف فرمائیے اب میں یہاں ٹھہرونگا بھی نہیں خانہ کعبہ چلا جاؤنگا جب تک یہاں بیٹھا رہونگا تم اسی طور سے پیچھے میرے پڑے رہوگے بلکہ زیادہ پریشان کروگے اُسوقت شر ناگہانی جاتا رہیگا میں باز آیا آپ کے ہمراہ رہنے سے اب میں جاتا ہوں بقول کسی چھوڑ دی بلی مرغا لنڈورا ہی ہوکر بیٹھیگا صاحبقران نے فرمایا کہ کیوں بھائی ایسے وقت میں تم ہمارا ساتھ چھوڑ دوگے اور خانہ کعبہ کے چلے جاؤگے خواجہ نے کہا کہ ای حمزہ ابھی زندگی ہی تو سب کچھ ہی جب خود نہ ہونگے تو کوئی کسی کا نہیں ہوتا ہی میرے بعد تم مجھکو تو بھی بھولے سے بھی نہ یاد کروگے نہ میرے ناموس کی خبر لوگے

پھر مجھکو کیا ضرور ہی کہ مین بیکار جا کر اپنی جان دون یہ کہکر آپ اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ لے خدا حافظ مین خانہ کعبہ
جاتا ہون کچھ اپنے والد بزرگوار کو اور دیگر اپنے دوستون کو پیام دیتے ہو یا نہین صاحبقران نے فرمایا کہ مجھکو
کچھ پیام دینا نہین ہی آپ تشریف لے جائین مین نے آپ کی دوستی اور ملاقات دیکھ لی ذراسی سختی مین آپ
نکلے جاتے ہین خیر جائیے ہمارا بھی مالک خدا ہی خواجہ نے اُٹھکر سلام کیا اور چلے جب خواجہ صحن مین پہونچے
تو سوسن واعظم و بادشاہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ جسطور سے ہو خواجہ کو راضی فرمایئے بدون خواجہ
کے یہ کام انجام نہ پائیگا ہم سب بیکار ہین صاحبقران نے فرمایا کہ مین کیونکر راضی کرون وہ تو برہم ہوئے جاتے
ہین یہ اُنھون نے اب نیا طریقہ پیدا کیا ہی پہلے تو یہ طریقہ نہ تھا اُن سب نے کہا کہ آپ اُنکے مزاج سے آگاہ ہین
کوئی تو تدبیر فرمایئے یہ جو سب سے سُنا اور سب نے یہ قسم کہا اُسوقت صاحبقران نے قلم اُٹھا کر ایک
پرچہ قرطاس پر تحریر کیا کہ یہ ایک لاکھ روپیہ وہ شخص لے جو کہ جا کر لوح کے حاصل کرنے کی تدبیر کرے نسیم و
سیماب کو قتل یا اسیر کرے یہ لکھکر وہ رقعہ یہ کہکر فرش پر ڈالدیا کہ اے اہل دربار یہ لاکھ روپیہ اُس شخص کے
ہین جو نسیم و سیماب کو اسیر کرلے یا قتل کرے اور لوح لا کر دے صاحبقران نے یہ کلمہ آواز بلند فرمایا
خواجہ نے بھی سُنا یا تو جاتے تھے یا واپس آئے مگر بڑبڑاتے ہوئے سب نے سُنا کہ یہ کہتے ہوئے چلے آتے
ہین کہ حمزہ کی محبت ایک نہ ایک دن میری جان لے گی مین لاکھ چاہتا ہون کہ اسکی محبت کو ترک کرون
مگر دل ہی نہین مانتا ہی کیا تدبیر کرون کیا نہ کرون مین نے اسوقت قصد کیا کہ چلا جاؤن یہان سے اُٹھکر
صحن تک گیا آگے قدم نہ اُٹھے دل نے گوارا نہ کیا کہ حمزہ تو ایسی مصیبت مین مبتلا ہو مین خانہ کعبہ مین جا کر
بیٹھ رہون اور اُنکو یہان چھوڑ دون خیر اب تو جو کچھ ہو مین برائے تدبیر لوح جاؤنگا بُرا ہو اس دل کا مگر اب
قسم کھا لونگا کہ سوائے اس کام کے اور کسی کام مین شراکت نہ کرونگا اور حمزہ سے بھی قسم لے لونگا
کیونکہ اب زمانہ میرا پیرانہ سالی کا ہی یہ کہتے ہوئے آپ اُس مقام پر آئے سب خاموش بیٹھے ہوئے
دیکھ رہے ہین جہان پر رقعہ پڑا تھا اُس رقعہ کو اُٹھا کر پڑھا جیب مین رکھ لیا صاحبقران نے فرمایا
کہ خواجہ تم نے کیون یہ رقعہ اُٹھا لیا اسکا کیا سبب یہ تو وہ لے جو تدبیر لوح کرے اور سیماب و
نسیم کو قتل یا اسیر کرے تم تو خانہ کعبہ کو جاتے ہو تمھارے کس کام کا ہی تم تو جانے سے انکار کرتے
ہو پھر کیون رقعہ اُٹھاتے ہو خواجہ نے مُنھ بنا کر کہا کہ یا صاحبقران مین دل سے مجبور ہون اس دل
نے گوارا نہ کیا کہ مین تم کو چھوڑ کر جاؤن یہ رقعہ جو مین نے اُٹھا لیا اسکا سبب یہ ہی کہ مین نے خیال کیا

کہ کوئی دوسرا یہ روپیہ لے نہ کام کرے نہ کاج کیا کیا جائے خیر تم ہی حمزہ کے کہنے سے اپنی جان پر کھیل کر یہ کام کرو
اگر حمزہ روپیہ اپنے وعدہ کے موافق دے تو اسکو صرف کرون اور حمزہ کا کام کرون شاید کچھ میرا بھی نفع ہو کچھ
میرا قرضہ ادا ہو جائے وہ بہتر تھا کہ عمر اٹھا لیتا انھین باتون سے تو میرا دل نفرت کرتا ہے میرا رقعہ اٹھانا
ناگوار گذرا عمر لیتا تو خوش ہوتے ہین کوئی کھانا لونگا تمھارے کام مین صرف کرونگا کیا ایسا ویسا کام ہے
کہ مفت ہو جائے گا کسی کی جان کا لینا یا کسی کو اسیر کرنا اس کام مین کچھ نہ صرف ہوگا سب صرف
ہو جائے گا ایک حبہ نہ بچے گا امیر نے یہ فرمایا کہ بہت باتین نہ بنایئے مین سمجھ گیا آپ کا منشا یہی تھا یہ
صدا سنتے ہی کہ ایک لاکھ روپیہ دونگا آپ وہان سے آئے مثل باز کے جیسے باز شکار پر آتا ہے اور شکار کو
پنجہ مین دبا لیتا ہے اسطور سے آپنے رقعہ کو اٹھا لیا یہ روپیہ آپ کو واپس لایا میری محبت نہین لائی اگر
میری محبت ہوتی تو پہلے آپ یون نہ چلے جاتے بے مروتی و طوطا چشمی کرکے خواجہ نے جواب دیا
کہ واہ کیا خوب احسان ملنے سے تو گئے اسپر یہ تقریر کہ مین روپیہ کے لالچ سے واپس آیا میرا اسمین کیا
فائدہ ہوگا اچھا مین نہ جاؤنگا یہ مین کہے دیتا ہون کہ یہ کام سوائے میرے دوسرے سے نہ ہوگا صاحبقران
نے فرمایا کہ اچھا آپ کا احسان ہوگا اب تو آپ نے رقعہ بھی اٹھا لیا ہے اب تدبیر فرمایئے خواجہ نے
جواب دیا کہ مین یہ کاغذ لیکر کیا کرون روپیہ منگا کر مرحمت فرمایئے آپ نے سنا ہوگا کہ کسی کا قول ہے کہ
مزدور خوش دل کند کار بیش + یہی صحیح کہ مین روپیہ کے لالچ سے اس کام کو کرتا ہون بس روپیہ منگا دیجئے
صاحبقران نے فرمایا کہ اگر آپ روپیہ اپنے قبضہ مین کرکے پھر انکار کیجیے تو مین کیا کرون خواجہ نے
جواب دیا کہ یہ کام بے ایمانون کا ہے جو مرد ہوتے ہین وہ جو زبان سے کہتے ہین وہ کرتے ہین بس اسمین یہ
شرط ضرور ہے کہ مین اکیلا نہین جاؤنگا آپ لوگون کو بھی چلنا ہوگا جس طور سے مین کہونگا خواجہ نے
جو یہ کہا صاحبقران نے فرمایا کہ جو آپکے ہمراہ آپ کے کہنے سے جائے گا وہ نصف روپیہ لے لیگا
حصہ ہو جائیگا کیونکہ وہ لوگ بھی تو محنت کرینگے نصف تم لو اور نصف ان سب کو دینا خواجہ نے
منہ بنا کر جواب دیا کہ یہ روپیہ کیا آپ مجھکو دیتے ہین جو مین نصف دون یہ تو آپ برائے صرف دیتے
ہین پھر کیونکر دیا جائے گا مین خیال کرتا ہون کہ کم ہوگا مگر جس طور سے ہوگا اسی مین کام کرونگا
ہان اگر آپ مجھکو مرحمت فرماتے تو مین نصف دیتا جب یہ خواجہ نے کہا صاحبقران نے فرمایا
کہ کس کام مین صرف ہوگا اس کام مین صرف کی کیا ضرورت ہے کسی کی شکل بنکر جاؤگے اسیر کر لوگے

یا قتل کرڈالو گے جواب دیا کہ واہ کیا خوب اور سنیئے اسمین صرف ہی نہ ہوگا اسمین بہت سے لوگون کو ملانا ہوگا اور
رشوت دینا ہوگا جب یہ کام ہوگا صاحبقران نے جواب دیا کہ خیر اب عرصہ نہ فرمائیے تدبیر کیجیے تشریف
لے جائیے خواجہ نے کہا کہ روپیہ منگائیے صاحبقران نے اعظم سے کہا کہ ایک لاکھ روپیہ خواجہ کو
منگادو اُسنے اُسیوقت سو توڑے منگا دیے خواجہ نے اُنکو تو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور کہا کہ یہ تو آپ نے
صرف کے لیے مرحمت کیے اب مجکو اس کام کی اُجرت و رائے بتانے کی فیس مرحمت ہو تو مین رائے
دون اور اپنے کام کو جاؤن صاحبقران نے فرمایا کہ اب مین ایک حبہ نہ دونگا اسی مین آپ کی اُجرت
و رائے دینے کی فیس بھی ہے اور مصارف کے لیے بھی ہے اب زیادہ پاؤن نہ پھیلائیے بس اب مین نہ دونگا
یہ آپ کی صرف خاطر تھی خواجہ نے کہا کہ جانے دیجیے اپنا روپیہ لیجیے مین باز آیا ایسے کام سے محنت کرون
اور ایک حبہ کا نفع نہ ہو جب یہ خواجہ نے کہا صاحبقران نے فرمایا کہ لائیے مین خود باز آیا سیماے بلند آواز
و اعظم جادو و سوسن جادو نے دیکھا کہ خواجہ اور روپیہ طلب کرتے ہین اور صاحبقران دینے سے انکار
کرتے ہین ان سب نے کہا کہ ہم آپ کو اجرت بھی دینگے اور رائے دینے کی فیس بھی خواجہ نے کہا
کہ اچھا منگائیے راوی بیان کرتا ہے کہ بادشاہ و اعظم و سوسن نے پچاس ہزار روپیہ منگا کر خواجہ کو اور
دیا خواجہ نے اُسکو بھی نذر زنبیل کیا اب خواجہ بیٹھے اور کہا کہ مین تو جاتا ہون فکر عیاری مین میرے
جانے کے بعد صاحبقران و آپ لوگ بھی تشریف لائین شاید جنگ و پیکار کی نوبت آئے سب
نے کہا کہ اچھا بس خواجہ یہ کہکر اور سب سے رخصت ہو کر طرف دربند سوسن کے روانہ ہوئے
بعد جانے خواجہ کے صاحبقران نے فرمایا کہ مین جاتا ہون بس صاحبقران بیرون ایوان تشریف
لائے مسلح و مکمل ہو کے اشقر دیوزاد پر سوار ہو کر صاحبقران بھی چلے بعد صاحبقران کے جانیکے
سوسن جادو و اعظم جادو و مقہور جادو و سیماے بلند آواز و وزیر یے ستون سب طرف
دربند کے روانہ ہوئے کل لشکر کو اسقلینوس و شیاطین کے سپرد کر کے اُس طرف روانہ ہوئے
تھے حکیم اسقلینوس کو بھی قرار نہ ہوا یہ بھی کل لشکر کو ہمراہ لیکر اُسی طرف کو راہی ہوئے چونکہ مریخ
کے قتل ہونے سے راستہ تو کھل چکا تھا اب کیا دقت تھی راوی صاحبقران وغیرہ کو راہ مین
رکھتا ہے پہلے خواجہ کا حال تحریر کرتا ہے کہ خواجہ ایک ساحر کی صورت بنے ہوئے چلے جاتے ہین
ناظرین اسقدر اور ملاحظہ فرمائین کہ ابلاغ جادو فرستادہ نسیم جادو کوہ مراد پر پہونچا مراد جادو

گیا اسکے ہمراہ نسیم کا رقعہ دیا اور زبانی بھی کہا اُسنے کہا کہ تم یہان قیام کرو کل مین رخصت کردونگا مجکو تجھا
رکھنا نہین ہے وہ انھی مجھسے خطا ہوئی جو مین نے اپنے وعدہ کے بعد نہین روانہ کیا نہ اُنھون نے پھر طلب
کیا خیر اب مین کل آپکے ہمراہ کردونگا بلا نغ جاو یہان مقیم ہو وہ رات اسنے اُسی مقام پر بسر کی
صبح کو وہان سامان رخصت ہونے لگا عزیز و اقارب آ آکر ملنے لگے اُدھر لوگ زوجہ نسیم کو دولھن بنانے لگے
ہمجولیان آنے لگین اور سمجھانے لگین جنکی کہ شادی ہوئی تھی وہ کہنے لگین چپکے چپکے بہن اپنے شوہر کے
پاس لیٹنا اور جب وہ تم کو ہاتھ لگائے پہلے تو زرا کسر مسر کرنا جب وہ زیادہ پریشان کرے تو تم ہاتھا پائی نہ کرنا
جو کچھ وہ کرین کرنے دینا بڑا مزا حاصل ہوگا گو چند منٹ کی تکلیف تو ہوگی اُسکے بعد وہ لطف ملیگا کہ اُس
تکلیف کو فراموش کرجاؤگی آج بالکل تم اس امر سے آگاہ ہوگی کہ عورت اس غرض سے مرد کی خواہش
کرتی ہے اور مرد اس مطلب سے دیکھو زیادہ ضبط نہ کرنا اگر زیادہ ہو تو چلانے لگنا جہانتک ممکن ہو اُس کو تم
اپنے اوپر قابض نہ ہونے دینا اُسنے کہا کہ کیا وہ مجکو ذبح کریگا جو تکلیف ہوگی گو دل مین بہت خوش تھی کہ
مین اپنے شوہر کے پہلو مین جاکر بیٹھونگی راز و نیاز ہوگا آج وہ مطلب بھی ہوگا جسکی مجکو ایک مدت سے
خواہش ہے جس کے اشتیاق مین اکثر مین کورانون کے درمیان مین رکھکے سوتی تھی جسکی خواہش مین
اکثر راتون کو جاگا کرتی تھی اب خوب عیش سے راتین بسر ہونگی خوب مزے ہونگے وصل کے دن آگئے ہین یہ
سنتی ہون گو اس لذت سے آگاہ نہین ہون کہ مرد و عورت جب باہم سوتے ہین اور مرد عورت کے ہاتھ
ہاتھا پائی کرتا ہے تو عورت کو الگ مزا حاصل ہوتا ہے اور مرد کو الگ اب مین بھی اس مزے سے آگاہ ہونگی
دیکھو تو کیسا اُسکو عاجز کرتی ہون جب تک ہاتھ نہ جوڑوا لونگی اور پاؤن پر سر نہ رکھوا لونگی اُسوقت
تک ہاتھ نہ لگانے دونگی مارے لاتون کے پلنگ کے نیچے گرا دونگی یہ اپنے دل سے باتین کرتی جاتی
تھی جب ہم سنون نے یہ کہا تو از راہ نادانی پوچھا کہ کیا وہ مجکو ذبح کرے گا جو تکلیف ہوگی اُنھون نے
مُسکرا کر جواب دیا کہ ایسی نادان ہو جانتی سب ہوگی اسوقت نادان بنتی ہو جب تم کو شرم نہین ہے
تو ہم کو کیا غرض کہ حیا کرین ہم نے تو پردے پردے مین سمجھایا تم نے چاہا کہ صاف طور سے بیان
کرین لو سنو جب تم اُسکے پاس لیٹوگی وہ پہلے تم کو خوب گلے سے لگا لگا کر پیار کرے گا یہ جو تمھاری
چھاتیان ہین اسکو ملے گا اپنا کمر بند کھولے گا اُسکے بعد تمھارا کمر بند کھولنے کا قصد کرے گا بس
وقت ہے اسقدر عاجز کرنا کہ وہ کمر بند نہ کھول سکے لاتین مارنا خوب ہاتھا پائی کرنا بہت عاجز کرنا

جب دیکھنا کہ اب وہ تھک گیا تو تم بھی دم اپنا راست کرنا غافل نہ ہوجانا کہ وہ موقع پاکر اپنا کام نہ کرنے لگے اُسنے
کہا کہ وہ کام کیا ہی جو اُن میں چالاک اور بیباک تھین اُنھون نے بالکل صاف طور سے کہدیا کہ یہ کام ہی اُسنے
یہ سُنکے سر جھکالیا گو مزا مل گیا منھ مین پانی بھر آیا دل مین کہا کہ جلدی کیونکر وہان پہونچون اور لطف وصل
حاصل ہو اُسکو ہم سنین سمجھا رہی ہین اور دولھن بنا رہی ہین جو بڑی بوڑھیان ہین وہ یہ کہہ رہی ہین کہ
اے لڑکی کوئی ایسی بات وہان جاکر نہ کرنا کہ بے شرم و بے حیا مشہور ہو شوہر سے بہت چڑ چڑ نہ کرنا
ذرا اپنے کو لیے دیے رہنا شرم و لحاظ سے باتین کرنا جو کہ بہت شوخ اور شنگ تھین اُنھون نے وہ وہ
باتین بتائین کہ وہ ہنس دی اُسکو خوب پکا کر دیا اور کہدیا کہ ایسی باتین کرنا کہ اُسکو اشتیاق ہو دیکھو یہ
باتین مرد کو مار ڈالنے کی ہین انھین باتون سے مرد عاشق ہوجاتا ہی راوی کہتا ہی کہ یہان تو یہ سامان
ہورہا ہی باہر ابلملع جادو مراد جادو سے کہہ رہا ہی کہ جلد رخصت فرمایئے تا کہ مین سویرے سویرے
یہان سے روانہ ہون اگر دن چڑھ گیا تو دھوپ کی حدت کے سبب سے مجکو بھی تکلیف ہوگی اور
سواری بھی پریشان ہوگی مراد کہہ رہا ہی کہ چند عزیز آئے ہین وہ مل لین تو مین سوار کردون یہان تو یہ
بندوبست ہی کوہ پر ایک مجمع ہی کہ خواجہ بھی ساحر کی صورت بنے ہوئے اُس کوہ کی طرف جانکلے
اُنھون نے کوہ پر جو مجمع دیکھا یہ خیال کرنے لگے کہ دریافت کرنا چاہیے کہ یہ مجمع کیسا ہی شاید یہان سے
کچھ ہاتھ لگے کوڑی دو کوڑی کا روزگار ہوجائے یہ خیال کرکے خواجہ کوہ کی طرف چلے دیکھا کہ چند آدمی
کوہ پر سے اُترے چلے آتے ہین خواجہ اُنکے قریب پہونچے سلام کیا اُنھون نے جو مسافر وضع دیکھا کہا
کہ کیون کیا مطلب ہی وہ یہ سمجھے کہ کچھ سوال کریگا خواجہ نے کہا کہ کیا اس کوہ پر میلا ہی جو یہ مجمع ہی
یا کوئی مقام متبرک ہی کہ لوگ اُسکی زیارت کو آئے ہین اُنھون نے کہا کہ اے ساحر نہ میلا ہی نہ مقام
متبرک ہی مراد جادو حاکم کوہ کی دختر آج رخصت ہوتی ہی اپنے شوہر کے گھر جاتی ہی آپ نے کہا کہ
معلوم ہوا اُسکی برات ہی کہا کہ نہین بھائی نکاح ہوئے تو تین برس ہوئے مگر رخصت نہین کیا تھا
آج اُسکے شوہر کے پاس سے پیام آیا ہی کہ میری زوجہ کو رخصت کردو تو وہی رخصت ہو رہی ہی اُس سے
عزیز و اقارب ملنے کو آئے ہین آپ نے کہا کہ جائے گی کہان کیا کہین باہر شادی ہوئی ہی کہا کہ باہر
تو شادی نہین ہوئی ہی رہنے والا تو اسی سرحد کا ہی وہ ملازم ہی شنگال بادشاہ طلسم کا اور محافظ
لوح طلسم کا نسیم جادو نام ہی آپ نے فرمایا کہ پھر وہ خود لینے آیا ہوگا کہا کہ اے مسافر تو تو بات دریافت

کرتا ہی اور بات کی جڑ تجکو پرائے جھگڑون سے کام کیا ہی ہوگا کہا کہ بھائی تم خفا کیون ہوتے ہو مین نے جو نئی بات سُنی اس سبب سے دریافت کیا کیونکہ زمانہ کا طریقہ یہ ہی کہ برات کے دن دولھن رخصت کر دی جاتی ہی اپنے شوہر کے ساتھ جاتی ہی یہان مین نے تمھارے مُنھ سے نئی بات سُنی کہ تین برس ہو گئے ہین نکاح کو اب رخصت ہوتی ہی دوسرے شوہر خود آکر لے جاتا ہی تم کہتے ہو کہ آدمی آیا ہی اُنھون نے کہا کہ ہمارے ملک کا یہ طریقہ ہی کہ لڑکی کی شادی چھوٹے سن مین کی جاتی ہی جب جوان ہوتی ہی جب رخصت کی جاتی ہی پھر چاہے دولھا آئے چاہے نہ آئے صرف کہلا بھیجے تو رخصت کر دیتے ہین یا کسی آدمی کو بھیجے تو رخصت کر دیتے ہین اگر خود دولھا بھی آیا تو اور اچھا ہوا نسیم جادو خود آتا اپنی زوجہ کے لے جانے کے لیے مگر وہ آج کل ایک ایسے کام مین مصروف ہی کہ اُسکو مہلت نہین ہی جہان رہتا ہی وہان سے باہر نہین آسکتا ہی بس اُسنے اپنے ملازم خاص ابلاغ جادو کو اور سواری روانہ کی ہی اور زوجہ کو طلب کیا ہی نسیم کا خسر اپنی بیٹی کو رخصت کیے دیتا ہی خواجہ نے کہا کہ اب معلوم ہوا یہ کہکر اور آپ کہتے ہوئے کہ ہر رستے و ہر رستے نکلے ایک طرف کو راہی ہوئے وہ لوگ جو اپنے کام کو جاتے تھے چلے گئے آپ اسی امر کے منتظر تھے کہ یہ جالین تو مین بھی کوٹھے پر جاؤن جب دیکھا کہ وہ اور طرف گئے آپ کوچہ پر آئے دیکھا کہ ایک میانہ رکھا ہوا ہی چار کہار وردی پہنے ہوئے بیٹھے ہین اور ایک ساحر کرسی پر بیٹھا ہی کہہ رہا ہی کہ جلدی کیجیے بیجیے عرصہ ہوتا ہی ایک ساحر ضعیف اُس سے کہہ رہا ہی کہ تھوڑی دیر اور تامل فرمایئے مین سوار کیے دیتا ہون خواجہ نے جو یہ واقعہ دیکھا آپ فکر کرنے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ فکر عیاری مین ایک طرف کو چلے گئے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ سب نے دیکھا کہ ایک ساہوکار کی لڑکی تمامی کا لہنگا پہنے ہوئے سر سے پاؤن تک اپنے کو چادر مین پوشیدہ کیے ہوئے پاؤن مین پازیب جھم جھم کرتی ہوئی چلی آتی ہی مراد جادو کے مکان پر پہونچکر بولی کہ کیا مراد جادو کی دختر رخصت ہو گئی ہم سے ملی تک نہین ہی اُن لوگون نے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ ابھی تو نہین سوار ہوئی ہی مگر سوار ہوا چاہتی ہی آپ بولی کہ اگر تم لوگون کی اجازت ہو تو مین بھی جاکر مل آؤن مین دردہ ساتھ کھیل کر بڑی ہوئی ہون مین فلان ساہوکار کی لڑکی ہون ابھی مین نے سُنا کہ اُسکے شوہر کے پاس سے نامہ آیا ہی اُسنے طلب کیا ہی مین خود کل اپنی سسرال سے آئی ہون اُن سے ملنا میرے مقدر مین تھا جو کل میرا آنا ہوا اُن لوگون نے کہا کہ جاؤ تم کو منع کس نے کیا ہی یہ سننا تھا کہ وہ لپک کر اندر مکان کے گئی

دیکھا کہ عورتونکا مجمع ہی کم سن بھی ہین اور مسن بھی ایک حجرہ مین دختر مراد دولھن بنائی جارہی ہی وہان بہت سی عورتین ہین یہ یعنی ساہوکار کی لڑکی بھی یہ کہتی ہوئی کہ مین اپنی بہن سے ملون مین اور یہ ساتھ کھیل کر بڑی ہوئی ہون اُسکی چالا کی اور پھرتی سے سب حیران ہوئے چونکہ کثرت سے عزیز و اقارب کی عورتین ملنے کو آئین تھین اور ہمسایہ کی بھی اُن سب نے خیال کیا کہ یہ بھی مثل ہم سب کے ہوئی نقصان کیا ہی بل لینے دو سب نے راستہ دیا وہ ساہوکار کی لڑکی قریب آئی دختر مراد گل اندام کی سر سے پاؤن تک بلائین لین گلے مین ہاتھ ڈالکر رونے لگی کہ بہن تم اب اپنی سسرال جاتی ہو دیکھیے اب کب ملاقات ہو برسون کا ساتھ چھوٹتا ہی گو مین بھی گھر والی ہوئی ہون سسرال مین رہتی ہون مگر جب یہان آتی تھی تو تمھارے دیکھنے کو ضرور آتی تھی اب کیونکر دیکھونگی نہ تمھارا شوہر یہان تم کو آنے دے گا نہ میرا شوہر تمھارے مکان پر مجکو جانے دے گا اب ملاقات کا ہونا دشوار ہی یہ کہکر بیٹھ گئی اور باتین کرنے لگی جہان اور سب بیٹھی ہوئی تھین سمجھارہین تھین یہ بھی سمجھانے لگی ایک مرتبہ یہ کانمین چپکے سے کہا کہ ان سب کو ہٹادو تو مین تم سے کچھ تخلیہ مین باتین کرون کہ جسکے سبب سے تمھارا شوہر عاشق ہو جائے اور تم کو دم ہوش چاہے اور محبت کرے بدون تمھارے اُسکو چین نہ آئے ایک پل کی جدائی ناگوار ہو تمھارا الگ سونا اُسکو دشوار معلوم ہو تمھارے سوا دوسری عورت کیطرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھے ایسی تدبیر مین نے بھی کی ہی جب تو میرا شوہر مجکو اپنے سے ایک پل کے لیے جدا نہین کرتا ہی جب مین یہان آئی ہون تو رات تو نکو میرے فراق مین تڑپتا ہی اور پھڑکتا ہی اور جلدی سے سواری بھیج کر بلا لیتا ہی مین ایسی بے اعتنائیان کرتی ہون کہ اگر اپنے مان باپ کے ساتھ کرون تو انکو نفرت ہو جائے مگر وہ ان باتون کی طرف خیال بھی نہین کرتا ہی یہ حالت ہی کہ رات بھر مین اور دن بھر مین سو مرتبہ پاؤن پر گرتا ہی اور ہاتھ جوڑتا ہی اُسکو رات دن سوائے میری خوشی اور رضا جوئی کے دوسرا کام نہین ہی یہ جو کہا اُس ساہوکار کی لڑکی نے اسکو بھی خیال ہوا کہ ان باتون کو بھی سُننا چاہیے کہا کہ تم اُس کمرہ مین چلو مین بھی آتی ہون وہ ساہوکار کی لڑکی اٹھکر اُس کمرہ مین آئی یہ دختر مراد بھی پیشاب کے بہانے سے اُٹھی اور اُس کمرہ مین آئی جو ہمسنین تھین اُنھون نے قصد کیا کہ ہم بھی ہمراہ ہون کہا کہ تم ٹھہرو مین ذرا اپنی بہن سے باتین کرلون تو آتی ہون وہ ٹھہر گئین یہ کمرے مین آئی دیکھا کہ ساہوکار کی لڑکی بیٹھی ہوئی ہی یہ بھی آکے بیٹھ گئی کہا کہ بہن جلد بیان کرو اُسنے کہا کہ اے بہن پہلے تم یہ دوا کھالو

تاکہ جب تمھارا شوہر تم سے ہم بستر ہو تو اُسکو ایسا مزا حاصل ہو کہ وہ بے ہوش ہو جائے اور ایسی لذت حاصل ہو
کہ پھر تمھارے سوا دوسری عورت سے یہ لذت اُسکو نہ ملے مجکو یہ دوا ایک فقیر کی لڑکی نے دی تھی جب میری
شادی ہوئی اور مین اپنے شوہر کے گھر گئی اور پلنگ پر بیٹھی مین نے کھالی جیسا کہ اُسنے کہا تھا ویسا ہی ہوا
بس تم سے مجکو ایسی ہی الفت تھی جو یہ مین نے تم پر ظاہر کیا اور مین کبھی کسی پر نہ ظاہر کرتی یہ کہا اُسنے وہ بہت
خوش ہوئی اور کہا کہ لاؤ جب تک نکالے نکالے اُسنے کئی تقاضے کیے اور کہا کہ جلدی دو ایسا نہ ہو کہ کوئی آجائے
تو پھر خرابی ہو ساہوکار کی لڑکی نے اتنے عرصہ مین اُسکو چند طریقہ تماش بینی اور مرد کے راغب کرنے اور اپنی
طرف رغبت دلانے کے بتائے کہ جب شوہر اس فعل کا مرتکب ہو تم یہ حرکت کرنا اس طور سے اُس کو
رغبت دلانا یون ہاتھ رکھ لینا یون اُسکو جھٹک دینا یون اپنا بدن چُرانا جب وہ ہٹے اور غصہ کرے اُسکو
پیار کرنے لگنا گلے سے لگ جانا جھٹ جانا یہ کہکر ایک پُڑیا نکال کر دی کہ اسکو میرے سامنے کھا لو بہن مین
تم کو یہ باتین ایسی بتاتی ہون کہ جو کسی کو نہین آتی ہین اسی سبب سے اور انھین باتون کی وجہ سے تو
میرا شوہر میرا عاشق ہو گیا ہے مین نے اپنا غلام بنا رکھا ہے جسوقت اُسنے خواہش کی مین موجود ہو گئی ایسی
باتین کین کہ وہ خوش ہو گیا اگر اُسنے ایک مرتبہ کا قصد کیا تھا تو دو مرتبہ اُس نے رغبت کے ساتھ کام کیا
وہ بھی خوش ہو گیا اور مین بھی اپنا بھی مطلب ہوا اُسکا بھی بہن یہی باتین مرد کے مار ڈالنے کی ہین دختر مراد
نے کہا کہ جو تم نے کہا مین نے خوب سُنا ایسا ہی کرونگی مگر مین سُنتی ہون کہ پہلی مرتبہ جو مرد عورت سے
ہم بستر ہوتا ہے تو عورت کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور جان پر بن جاتی ہے کہا کہ ہان یہ امر تو ضرور ہے مگر اس
دوا کے کھانے سے یہ بات نہ ہوگی مرد کو لذت تو اُسی طریقہ کی حاصل ہوگی جیسا کہ اکے ساتھ ہم بستر
ہونے مین ہوتی ہے مگر عورت کو بالکل تکلیف نہ ہوگی تم کھاؤ تو سہی یہ سُننا تھا کہ اُسنے وہ پُڑیا کھولکر
کھالی بس کھانا تھا کہ گرمی معلوم ہوئی کہا کہ بہن گرمی بہت معلوم ہوتی ہے کہا کہ ذرا اُٹھکر ٹہلو بس
اُٹھنا تھا کہ چکر آیا اور بیہوش ہو کر گرنے لگی ساہوکار کی لڑکی نے دیکھا کہ اگر یہ گری تو دھما کا ہوگا اُٹھکر
دونون ہاتھون سے سنبھال کر روکا اور زمین پر لٹا دیا اُسکے کپڑے اُتار کر خود پہنے آئینہ نکالکر اپنی صورت
اُسکی صورت سے مشابہ کی اُسکو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا ناظرین کو معلوم ہو کہ وہ لڑکی ساہوکار کی نہ تھی
بلکہ خواجہ عمرو تھے کہ لڑکی بنکر آئے تھے اور وہ پُڑیہ بیہوشی آمیز تھی اُسکو بے ہوشی دیکر بیہوش
کیا اس غرض سے یہ عیاری کی تھی کہ اسکو بے ہوش کر کے اُسکی صورت بنکر جاؤن اور نسیم کو بیہوش

آرہے اسیر کر لون بس جب سب باتون سے تیار ہو چکی اُسکو نذر زنبیل کر کے کمرے کا دوسرا دروازہ کھولدیا اور آپ اُسی دروازہ سے گھونگھٹ نکالے ہوئے باہر آئی اُسی حجرہ مین آئی کہ جہان سب بیٹھی ہوئی تھین اُن عورتون نے پوچھا کہ وہ ساہوکار کی لڑکی کہان گئی کہا کہ مجھ سے ملنے کو آئی تھی اور اُسکو مجھ سے کچھ کہنا تھا کہدیا اب دوسرا دروازہ کھول کر چلی گئی مارے اپنے شوہر کے خوف کے ٹھہر نہ سکی کیونکہ اُسکے آنے کا وقت ہے اُس سے پوشیدہ ہو کر آئی تھی وہ سب خاموش ہو رہین ایک آدھ نے پوچھا کہ اُسنے کیا کہا وہی جو تم سب نے کہا تھا جو نئی دولھنون کو سمجھاتے ہین وہی سمجھایا تم نے اور طریقہ سے بتایا اُسنے اور طریقہ سے چونکہ مجھ سے الفت کرتی تھی اس سبب سے یہ بات اُسنے کی میرے جانے کی خبر سنکے تڑپکر آئی ابھی کل تو سسرال سے آئی تھی یہ باتین ہو رہین تھین اور یہ بن سنور کر تیار ہو چکی تھی کہ مراد جادو نے پکار کر کہا کہ اب کس امر کا عرصہ ہے ابلانغ جادو جلدی کرتے ہین بس اب سوار کرو بل چکین دولھن بنا چکین مراد کی زوجہ نے کہا کہ پردہ کراؤ مین لائی ہون وہان پردہ ہوا میانہ لگایا گیا ابلانغ نے کہا کہ ای کہارون ہوشیار ہو جاؤ ابلانغ نے بھی کمر کسی چلنے پر آمادہ ہوا وہان سب عورتین ملنے لگین دختر مراد جادو جسکے گلے لگی رونے لگی کہ ای بہنون تم اپنی کچھ نشانی ہم کو دو ہم اُسکو دیکھکر تم کو یاد کیا کرینگے یا جب تمھاری یاد آئیگی اُسکو دیکھ لیا کرینگے نہ معلوم اب کب ملاقات ہو اور کب نہ ہو نہ معلوم ہم پر کیا مصیبت گذرے کیا نہ گذرے ایک ظالم کے قبضہ مین جاتے ہین سنتے ہین کہ مرد بڑے بے رحم اور بے درد ہوتے ہین اُنکو اپنے مطلب سے غرض ہوتی ہے چاہے کوئی مرے چاہے جیے اُنکا کام ہو جائے جب مطلب ہو گیا پھر کسی کے آشنا نہین ہوتے ہین پھر اپنے وقت پر خاطر کرتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ یہ جو رو رو کے اُسنے کہا کسی نے انگوٹھی کسی نے چھلا کسی نے کچھ کسی نے کچھ اپنی نشانی دی خلاصہ یہ کہ اُسنے ہر ایک سے نشانی لی جب اپنی ہم سنون سے نشانی لے چکی اب پڑوسیون کی باری آئی اُنسے بھی یہی کہہ کہہ کے بہت کچھ لیا کسی نے روپیہ بازو پر باندھا کسی نے اشرفی اب مان نے گلے سے لگایا پیار کیا آپ رو کر بولی کہ ای امان جان اب مین جاتی ہون جو کچھ تم کو دینا ہو مجھکو دے دو پھر مین کہان اور تم کہان یہی وقت دینے کا ہے وہ کپڑے آپ نے جڑاؤ جو بنوائے تھے اور کہا تھا کہ اپنی لڑکی کو دونگی وہ بھی نہین دیے نہ جڑاؤ طوق دیا اسوقت خوب پہنا اوڑھا کر رخصت کیجیے تا کہ انکو بھی معلوم ہو کہ یہ لوگ بڑے مالدار ہین مان نے ہنس کر کہا کہ ای بیٹی تو گہنا تو پہنے ہے اب کیا کرے گی کیا پیٹھ پر لادے گی جواب دیا کہ آپ کی بھی کیا باتین ہین جہانتک

ہو پہنا دیجیے آپ ہی کا نام ہوگا مان نے صندوقچہ کھولکر جڑاؤ کڑے طوق کنگن اور بہت گہنا پہنایا کہا کہ وہ
کرن پھول بھی دیجیے اور جھمکا بھی جھالے بھی مالے بھی خلاصہ یہ کہ سب گھر بھر کا گہنا پہن لیا راوی کہتا ہی
خواجہ نے خوب لوٹا یہانتک کہ باپ نے بھی آکر بہت کچھ دیا آپنے سب اشیا پر قبضہ کیا اب
باہر آئے سب نے ملکر میانہ مین سوار کیا آپ نے میانہ مین بیٹھکر پھر ہر ایک سے کہا کہ بہنون میرا
جی چاہتا ہی کہ تم اور کچھ بھی براے نشانی دو ایک شے کھو جائے تو دوسری میرے پاس رہے تم اپنے
کڑے دے دو تم کنگن تم طوق تم بالی اسی طور سے ہر ایک نے پھر دیا یہ خیال کرکے ابکی مرتبہ جو
آئے گی لے لیا جائے گا کہین جائے گا نہین جب سب سوار کرچکین مراد نے کہارون کو آواز دی
کہار آئے میانہ اُٹھا لیکر چلے ابلاغ تو کمر کسے ہوئے موجود تھا ہمراہ ہو لیا مراد جادو نے ابلاغ جادو
کو بہت بھاری خلعت دیا وہ خوشی خوشی میانہ کے ہمراہ ہو لیا ادھر سے تو ابلاغ سواری روحیہ نسیم
کی لیکر چلا ہی اُدھر صاحبقران و سوسن و اعظم و سیماے بلند آواز وغیرہ اُس مقام پر پہونچ
گئے سوسن نے صاحبقران سے عرض کیا کہ اسی مقام پر باغ عجائب تھا نسیم وغیرہ نے پوشیدہ
کردیا ہی صاحبقران نے یہ سُنکے قصد کیا تھا کہ مشت خاک اُٹھا کر اُس پر اسم اعظم دم کرکے اس
خاک کو مارون غبار پر کہ بادشاہ نے کہا کہ یا صاحبقران ٹھہر جائیے ایسا نہ ہو کہ خواجہ سلامت وہان
موجود ہون اور کسی عیاری کی فکر مین ہون آپ اس غبار کو برطرف کرین وہان اُنکی عیاری خراب
ہو جائے ہم کو بذریعہ سحر کے معلوم ہو چکا ہی کہ جب تک خواجہ عیاری کرکے داخل باغ نہ ہونگے
اُسوقت تک کوئی اس سحر کو برطرف نہین کرسکتا ہی اگر برطرف کرے گا تو زک اُٹھائے گا صاحبقران
نے فرمایا کہ پھر دریافت کرو کہ خواجہ یہان موجود ہین یا نہین سیماے بلند آواز نے سحر سے دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ خواجہ ابھی نہین آئے ہین نسیم اکیلا ہی اور بہت ہوشیار ہی سیماے بلند آواز
نے عرض کیا کہ خواجہ ابھی نہین آئے ہین جو راستہ کھل جاے دوسرے یہ بھی تو معلوم ہو جائے کہ ہم اُس
باغ کے قریب ہین یا دور ہین آپ اس حصار سحر کو برطرف کرین اور باغ یہان پر نہ ہو اُسنے براے
تقدم بالحفظ فاصلہ سے حصار سحر کیا ہو اُسکو خبر ہو جائے کہ طلسم کشا نے آکر حصار سحر کو برطرف
کیا جب تک ہم آپ وہان پہونچین پہونچین وہ لوح لیکر طرف طلسم کے بھاگ جائے تو بڑی
خرابی ہو صاحبقران نے فرمایا کہ پھر کیا کرون اُنھون نے عرض کیا کہ ذرا تامل فرمایئے ہم اس

امر کو بھی ابھی دریافت کیے لیتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا یہی باتین ہو رہی تھین کہ ایک طرف سے گرد اڑی اُن سب نے صاحبقران سے عرض کیا کہ آپ ذرا ادھر اُدھر ہو جایئے اور ہم سب بھی ہٹے جاتے ہین ہمین گمان ہوتا ہی کہ کوئی نہ کوئی اسی طرف آتا ہی اور وہ آنے والا اس غبار کے اندر ضرور جائے گا کوئی نسیم کا ملازم ہی کسی ضرورت سے کہین گیا ہوگا جب وہ جائے گا اُسکے جانے سے ہم کو بھی طریقہ معلوم ہو جائے گا صاحبقران نے فرمایا کہ مین تو پوشیدہ نہ ہونگا نہین آج تک کبھی کسی کے خوف سے پوشیدہ ہوا ہون جو مین اسوقت پوشیدہ ہون عرض کیا کہ یہ غرض نہین ہی کہ آپ خوف کرین بلکہ ذرا تماشہ ملاحظہ فرمایئن ہم ہاتھ جوڑ کر عرض کرتے ہین اُن لوگون کے اصرار سے صاحبقران ایک درخت کی آڑ مین ہوگئے مگر اُس مقام سے نہ ہٹے وہ جو دھوان محیط ہی اور غبار اُسی طرف دیکھے جاتے ہین اور وہ ساحر بھی اِدھر اُدھر ہوگئے سب نے دیکھا کہ صحرا کی طرف سے ایک میانہ پیدا ہوا کہ اُس پر شالباف کا پردا پڑا ہوا تھا سبز گوٹ لگی ہوئی تھی لچکا ٹکا ہوا تھا کہار وردی پہنے ہوئے تھے اور ایک ساحر کمر باندھے ہوئے اُسی میانہ کے ساتھ تھا یہ سب کے سب حیران ہوئے کہ یہ سواری کہان سے آئی ہی اور کون اس میانہ مین ہی یہ سب حیران کھڑے ہوئے آڑ مین دیکھ رہے تھے کہ اُس ساحر نے قریب اُس غبار کے پہونچکر میانہ رکھوایا اور اپنی کمر سے ایک آئینہ نکالا اُن کہارون سے کہا کہ تم بیٹھ جاؤ جب مین آواز دون پھر تم چلے آنا وہ کہار بیٹھ گئے اُسنے وہ آئینہ چمکایا ایک برق کوندی جیسے ہی اُس آئینہ کا عکس اُس غبار پر پڑا وہ غبار برطرف ہوگیا اور ایک تڑاقہ ہوا اور دروازہ پیدا ہوا یہ سب واقعہ صاحبقران و ساحرون نے دیکھا معلوم ہوا کہ یہ دروازہ ہی باغ کا اور اس طور سے ظاہر ہوتا ہی جب دروازہ باغ کا وا ہوا تو اندر سے آواز آئی کہ کون ہی کیا ابلانع جادو ہی ابلانع نے باہر سے آواز دی کہ جی ہان مین ہون آواز آئی سواری لائے کہا کہ جی ہان لایا ہون یہ جو کہا دروازہ کھُلا یہ سب حال صاحبقران وغیرہ نے سُنی دروازہ کا کھُلنا تھا کہ جسقدر طائر سحر اندر باغ کے تھے اور پتلیان وہ سب پکارنے لگین کہ عمرو عیار آیا عمرو عیار ہر طرف یہی پکار ہوگئی نسیم حیران ہوا کہ عمرو کہان سے آگیا یہ سب دیوانے ہوگئے ہین اور طائر بھی عمرو یہان کہان یہ سواری میری زوجہ کی ہی بھلا وہان عمرو کا کہان گذر اسی سبب سے تو مین نے سو پچاس آدمی نہین روانہ کیے کہ وہ جائے اور سواری لائے اگر ایسا ہوتا تو ہو سکتا تھا کہ اُنمین مل کر عمرو چلا آتا اب تو ابلانع کے سوا

دوسرا آدمی نہین ہی یا کہار ہین اسی غرض سے ہین نے لکھدیا تھا کہ میری زوجہ کو اکیلا روانہ کرنا کسی کو ہمراہ نکرنا وہ تنہا آئی ہوگی یہ سب دیوانی ہوگئی ہین بکا کرتی ہین یہ خیال کرکے نسیم نے ابلانغ سے کہا کہ دروازہ کھولو کہ اور تو کوئی نہین ہی ابلانغ نے کہا کہ شوق سے دروازہ کھولیے یا مین ہون یا ملکہ ہین میانہ مین یا کہار ہین نسیم نے کہا کہ اچھا ذرا ادھر ادھر خوب دیکھ لو کیونکہ جب سے تم آئے ہو اور یہ دروازہ ظاہر ہوا ہی یہان باغ بھر مین شور ہی کہ عمرو آیا عمرو آیا اُسنے کہا کہ آپ اطمینان رکھین کوئی نہین آیا سواے ہم چھ آدمیون کے نسیم نے یہ سُنکے دروازہ کھولا پھر طائر ایک مرتبہ بلبلا کر پکار اُٹھے کہ عمرو آیا عمرو آیا اے نسیم کیا غضب کرتا ہی وہ طائر چلایا کیے نسیم نے دروازہ کھولا اسنے کہا کہ کیا عجب ہی کہ جو کسی کہار کی صورت پر عمرو آیا ہو کیونکہ طائران سحر ہین بس مناسب یہ ہی کہ میانہ اندر رکھوا لو اور ان سب سے کہدو کہ یہا سوقت سے چلے جائین بلکہ ابلانغ کو بھی اندر نہ بلاؤ ایسا نہو کہ انہین کوئی عیار ہو تو بڑی خرابی ہو یہ تجویز کرکے نسیم نے دروازہ کھولکر کہا کہ اے ابلانغ میانہ تو تو اندر رکھا دے تو بھی واپس چلا جا اور کہارون کو بھی رخصت کر دے مجکو شک ہوتا ہی کہ یا تو تو عمرو ہی یا ان کہارون مین کوئی عمرو ہی جب میرا شک رفع ہوجائے گا اُسوقت مین تجکو بلا لونگا کیونکہ طائران سحر اپنی جان دیے دیتے ہین و پتلی ہاے سحر دونون بلکہ ابر کو بھی جنبش ہی اشجار باغ بھی حرکت مین ہین ابلانغ نے کہا بہت خوب یہ کہکر کہارون کو پکارا کہ ادھر آؤ میانہ اندر رکھدو کہار یہ صدا سُنکے آئے اور میانہ دوش پر اُٹھا کر اندر دروازے کے رکھدیا اور باہر آئے جیسے یہ میانہ رکھ کے باہر ہٹے نسیم نے ندیکھا آؤ نہ تاؤ جھٹ سے دروازہ بند کردیا یہ بھی نہ کیا کہ ابلانغ سے آئینہ تو لے لے ادھر تو دروازہ بند ہوا ابلانغ وہانسے ایک طرف کو راہی ہوا کہار ایک سمت کو اُسی طور سے پھر غبار چھا گیا اور دھوان صاحبقران وغیرہ نے یہ سب واقعہ دیکھا نسیم نے میانہ رکھ کے پردہ اُٹھایا جیسے نگاہ اُسکی اُس نازنین پر پڑی ایک جان چھوڑ ہزار جان سے عاشق ہوگیا پکارا کہ باہر تشریف لایئے دل نے اسقدر بیقراری کی یہی جی چاہا کہ اسی مقام پر اسکے وصل سے کامیاب ہون اپنے مصرف مین لاؤن مگر باغ کا حال سنیے کہ میانہ کا اندر آنا تھا اب تو اور زیادہ پکار پڑ گئی کہ عمرو آیا عمرو آیا اب در و دیوار و ہر گوشہ سے یہ صدا آتی تھی طائران سحر و پتلیہاے سحر تو درکنار ہر ایک ذرہ و برگ شجر و گیاہ و زمین یہی صدا دے رہی ہی نسیم حیران ہی کہ یہ کیا واقعہ ہی اُدھر ابر کو بھی حرکت ہوئی اور برقین چمک چمک کر گرنے لگین اور یہی صدا آنے لگی نسیم نے جب اُس نازنین سے یہ کہا کہ باہر تشریف لاؤ وہ نازنین جست کرکے باہر آئی

اُسکا میانہ سے باہر آنا تھا ایک مرتبہ عمرو آیا عمرو آیا پکار پڑ گئی جیسے خواجہ کے قدم زمین پر پہونچے زمین سے شعلہ پیدا ہوئے گھاس جلنے لگی درختون مین آگ لگ گئی یہ علامت خواجہ کے آنے کی سیماب نے مقرر کی تھی اور کہا تھا کہ خواجہ جب یہان پہونچین گے تو تمام درخت جلنے لگین گے اور زمین سے شعلہ بلند ہونگے وہ طائر بھی خود بخود جلنے لگے اور پتلیان مگر حالت یہ ہی کہ جلتے جاتے ہین اور یہی کہتے جاتے ہین کہ عمرو آیا عمرو آیا یہ حالت دیکھ کر نسیم حیران ہوا اسکو خیال گذرا کہ میری زوجہ نہین ہی کوئی نہ کوئی نفر ہوا یہ عمرو ہی اب تو اسنے کہا کہ ای نازنین سچ بتا کہ تو عمرو تو نہین ہی اسنے منھ بنا کر کہا کہ او موئے مونڈی کاٹے کیا دیوانہ ہوا ہی مین عورت ہون اور تیری زوجہ ہون مجھ مین تو کیا علامت مرد کی پاتا ہی سوائے عورت کے مین اس امر سے واقف نہین ہون نسیم نے کہا کہ میرا سحر خبر دیتا ہی کہ عمرو آیا ہی جو آثار عمرو کے آنے کے مقرر کئے تھے وہ سب ظاہر ہو رہے ہین مین خود حیران ہون کہ عمرو کہان ہی یا تو تو عمرو ہی یا مین ہون اُسنے کہا کہ اچھا امتحان کر لے دیکھ مجھکو برہنہ کرکے کہ مین عورت ہون یا مرد اب یہ حیران ہوا کہ اگر یہ عمرو ہوتا تو یہ کیون کہتا کہ دیکھ لے کہ مین عورت ہون یا مرد اُدھر باغ کا یہ عالم ہی کہ ہر طرف آگ لگی ہوئی ہی خلاصہ یہ کہ سب طائر جل گئے اور سب پتلیان اور سب درخت جسقدر باغ سحر سے بنا ہوا تھا سب جل کر خاک ہو گئے سوائے اصلی باغ کے سحر کی ایک شئی نہ رہی اب تو نسیم کو یقین ہو گیا کہ یہی عورت عمرو ہی میری زوجہ نہین ہی یہ خیال کرکے اپنے دل سے یہ کہتا ہوا چلا کہ او ساربان زادے تو نے بڑا دھوکا دیا تو ہی عمرو ہی مین نہ مانونگا میرے تمام سحر کو برباد کر دیا اب تو کہان جاتا ہی یہ کہکر جھپٹا خواجہ نے جو دیکھا کہ یہ میری طرف آتا ہی اور اس پر ظاہر ہو گیا آپ جست کرکے الگ ہوئے اُسنے قصد کیا کہ سحر کرون آپ نے جھٹ سے گلیم اوڑھ لی اب جو وہ آواز گیر کہکر جو دیکھتا ہی تو وہ نازنین ندارد ہی اب اسنے پشت دست کو آپنے اسم سحر پڑھ کر دیکھا یہ خیال کرکے کہ یہ کون ہی آیا میری زوجہ ہی یا عمرو عیار اُسوقت سے بدہوش تھا اشتیاق زوجہ مین جب سحر کو اپنے برباد کر چکا جب ہوش آیا اب جو اسنے خیال کرکے دیکھا تو لکھا ہوا پایا کہ یہ تیری زوجہ نہ تھی بلکہ خواجہ عمرو ہین انھون نے جاکر تیری زوجہ کو بے ہوش کیا اور اُسکی صورت بن کر خود آئے یہ جو ظاہر ہوا اسکا دم نکل گیا حواس جاتے رہے ہوائیان اُڑنے لگین رنگ رو متغیر ہو گیا چہرہ پر مردنی چھا گئی پسینہ آگیا اب اسنے دریافت کیا کہ عمرو نے میری زوجہ کو کیا کیا بے ہوش کرکے معلوم ہوا

کہ اُسنے قتل نہین کیا ہی تو پریشان ہوا اپنی زنبیل مین رکھ لیا ہی اب اُسنے دریافت کیا کہ عمرو کیا ہو گیا مجھکو دکھائی نہین دیتا ہی معلوم ہوا کہ وہ اسی باغ مین ہی گلیم اوڑھے ہوئے غائب ہی اب یہ جو معلوم ہوا اُسنے سحر کیا کہ تمام باغ مین آگ لگ گئی آپ خود ایک طرف حصار کے کھڑا ہو گیا یہ سحر اُسنے اس غرض سے کیا کہ خواجہ جل جائین یہان تو یہ خواجہ کے گرفتار کرنے کی فکر کر رہا ہی خواجہ اپنے دل مین گلیم اوڑھے ہوئے سوچ رہے ہین کہ اب کونسی عیاری کرون اور کس تدبیر سے اسکو اسیر کرون یہان خواجہ اس فکر مین ہے کہ کیا تدبیر کرون یہ اپنی فکر مین ہی کہ کسی تدبیر سے خواجہ کو اسیر کرلون یہان ہر ایک اپنی فکر مین ہی اُدھر بیرون حصار و باغ صاحبقران کھڑے ہوئے ہین کہ اُنھون نے جو یہ واقعہ دیکھا اور یہ تدبیر معلوم ہوئی اور یہ ظاہر ہوا کہ اسی مقام پر باغ عجائب ہی بس مقام سے بلند آواز دی اعظم و سوسن مشہور وزیر بیلے ستون سحر کرکے بلند ہوئے اور ادھر ایک نے گولہ سحر کا جھولی سے نکالا اور اُسکو ہر ایک نے اپنی اپنی زبان کے خون سے رنگین کیا اور اسم سحر اُسپر دم کرکے اُس غبار پر مارنے کے قصد سے چلے ادھر صاحبقران نے جو یہ واقعہ دیکھا فوراً جھک کر ایک مشت خاک زمین سے اُٹھائی اُس پر اسم اعظم دم کرکے اب جو اُس غبار پر ماری برکت اسم اعظم سے ایک تڑاقہ ہوا اور برق چمکی وہ غبار برطرف ہو گیا اور وہ لامکان بھی غائب ہو گیا وہ جو باغ عجائب اصلی تھا وہ رہ گیا بس صاحبقران نعرہ کرکے عقرب سلیمانی کھینچکر اُس باغ کی طرف چلے اُن ساحرون نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ وہ دھوان اور غبار یک بیک برطرف ہو گیا اور باغ ظاہر ہوا باغ کے اندر سے شعلہ نکل رہے ہین اُدھر وہ ابر سحر سیماب رنگ پر یہ جنبش کرکے اور گڑگڑا کر طرف سیماب کے چلا سیماب جادو اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا اُسکے چند رفیق اُسکے پاس حاضر تھے پچاس ہزار ساحر ہر وقت مسلح و مکمل موجود رہتے تھے اُنکے افسر حاضر تھے کہ سیماب نے دیکھا ایک طرف سے طرف دربند سوسن کے شعلہ ہاے سحر پیدا ہوے اور شور و غل کی صدا آنے لگی یہ گھبرا گیا اُٹھ کھڑا ہوا کہ جیسے ہی یہ اُٹھا تھا کہ ایک برق چمکی اور ایک طائر پیدا ہوا اُسنے بزبان انسانی گویا ہو کر کہا کہ ای سیماب کیا بے خبر بیٹھے ہوئے ہو وہان عمرو عیار زوجہ نسیم بنکر داخل باغ ہوا اور تمام طائر سحر و اشجار سحر و طلسمات سحر جل کر خاک ہو گئے اب سواے باغ اصلی کے کوئی دوسری شی نہین باقی ہی طلسم کشا بھی آگیا ہی اُسنے بھی سحر کرکے تمام اشیا کو برباد کیا اسم اعظم پڑھ کر وہ غبار و دھوان برطرف ہو گیا باغ

نمایان ہوا ہی جلد خبر لے یہ سُننا تھا کہ سیماب نے اُن سب سے کہا کہ تم لشکر لیکر آؤ مین نسیم کی کمک کو جاتا ہون بڑا غضب ہوا کہ سب محنت بیکار ہو گئی مین جا کر طلسم کشا و عمرو کو روکون اور اسیر کرون ایسا نہ ہو کہ عمرو لوح پر قبضہ کرے اور طلسم کشا کیونکہ طلسم کشا کے ہمراہ سوسن ضرور ہو گی وہ حال لوح سے آگاہ ہی یہ کہکر یہ پرواز پیدا کر کے طرف دربند سوسن و باغ عجائب کے چلا یہ راہ مین تھا کہ اسنے دیکھا وہ ابر سحر گرجتا گرجتا ہوا چلا آتا ہی اب تو اسکو یقین کلی ہو گیا یہ اپنے سحر کو زور دے کر چلا اسکے جانے کے بعد اسکا سپہ سالار اخلاق جادو اسکا لشکر لیکر چلا یہ تو ادھر سے چلا اُدھر حمزہ صاحبقران اپنے نام کا نعرہ کر کے دروازہ باغ پر آئے اور ایک ہکا جو مارا دروازہ باغ کا بلند تھا وہ مع چوکھٹ بازو کے اُکھڑ آیا صاحبقران یہ نعرہ کر کے مع اشقر دیو زاد کے داخل بارگاہ ہوئے نعرہ صاحبقران ؎ امیر عرب ضیغم روزگار + بہ حکم خدا بستہ شمشیر چار + یکے تیغ قمقام و صمصام نام + یکے تیغ عقرب یکے ذو الجام + بن کافران از جہان پاک کرد + سر سرکشان جملہ در خاک کرد + یہ نعرہ کر کے جو عقرب سلیمانی علم کیے ہوئے داخل باغ ہوئے نسیم کے کان مین جو نعرہ صاحبقران کی صدا پہونچی اُسنے پلٹ کر دیکھا اول ہی پہچان لیا کہ یہ طلسم کشا ہی یہ طرف صاحبقران کے اس قصد سے چلا کہ طلسم کشا پر سحر کر کے طلسم کشا کو اسیر کر لو کیونکہ ابھی اسکے پاس لوح نہین ہی یہ تو ادھر چلا اُدھر خواجہ نے جو نعرہ امیر کی صدا سُنی آپ نے بھی اپنے سر پر سے گلیم دور کی اور اپنی اصلی صورت پر ظاہر ہوئے آپ نے اپنے نام کا نعرہ کیا نعرہ عمرو ؎ عمرو ہون مین عیار صاحبقران + میرے مکر سے کانپتا ہی جہان + تراشندہ ریش کفار ہون + زمانہ کا مکار و غدار ہون + میرا تیز رفتار ہو گر قدم + صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم + اُڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو + نہ پہونچے میرے گرد پا بوس کو + دو ندہ جہان گرد طرار ہون + جہان گیر عالم کا عیار ہون + نسیم امیر کی طرف چلا تھا کہ خواجہ نے نعرہ کر کے اور نیمچہ کو کمر سے لیکر آواز دی کہ او نسیم کدھر جاتا ہی دیکھ آگے قدم نہ بڑھانا راوی بیان کرتا ہی سحر نسیم سے اسی طور سے باغ مین آگ چارون طرف لگی ہی چونکہ صاحبقران اسم اعظم کو ورد زبان کیے ہوئے ہین بدین سبب صاحبقران کو آگ اذیت نہین پہونچاتی ہی بلکہ گل ہوئی جاتی ہی اور جو اُس آگ سے بچے ہوئے ہین اسکی یہ وجہ ہی کہ آپ کے دوش پر گلیم ہی جو کہ معجزہ کی ہی وہ آپ کو بچائے ہوئے ہی جب خواجہ نے نعرہ کیا اور نسیم کو ڈانٹا تو نسیم اسطرف کو ہٹا کہ اُدھر صاحبقران نے ڈانٹ کر فرمایا کہ او نسیم

اُدھر نہ جاتا ہون تیر احریف موجود ہون اب نسیم حیران ہوا کہ کیا کرون کس طرف کو جاؤن کس سے مقابلہ
کرون اگر خمرہ یعنی طلسم کشا کی طرف جاتا ہون تو عمرو عیار بھی پشت پر سے آکر پیچھ مارو سے گا کام تمام
ہوجائے گا اگر عمرو کی طرف جاتا ہون تو طلسم کشا کا نشانہ ہوتا ہون بڑی مشکل مین میری جان پڑی ہے
جاؤن تو کدھر جاؤن اور کیا کرون اسی حالت مین نسیم نے یہ چند شعر صرف ایک شعر کے بیے جو کہ اُسکے
حسب حال تھا خواجہ آتش کے پڑھے نظم یہ کس رشک مسیحا کا مکان ہے + زمین جسکی چہارم آسمان
ہے + چونکہ یہ مطلع اُسکے حسب حال تھا اُسنے پڑھا ؎ نحم صیاد فسکر باغبان ہے + دو عملہ مین ہمارا آشیان
ہے + چمن کی سیر پر ہوتا ہے جھگڑا + کمر میری ہے دست باغبان ہے + واقعی اُسکی یہ حالت تھی عجب کشاکش
مین وہ مبتلا تھا ابھی یہ کسی طرف نہ جانے پایا تھا درمیان مین کھڑا ہوا سوچ رہا تھا اُدھر اُن ساحرون
نے جو کہ ہمراہ صاحبقران کے آئے تھے مثل مقہور و سیماے بلند آواز وغیرہ کے یہ جو دیکھا کہ غبار
دودھوان ہر طرف ہوگیا اور باغ عجائب ظاہر ہوا اور نعرۂ صاحبقران وخواجہ کی صدا کانمین پہونچی
معلوم ہوا کہ صاحبقران وعمرو دونون باغ مین ہین اور باغ سے شعلہ ہاے آتشین نکل رہے ہین
صاحبقران مقابلہ فرما رہے ہین نعرہ پر نعرہ فرما رہے ہین یہ جو سیماے بلند آواز واعظم جادو و
سوسن جادو نے دیکھا اور صاحبقران وخواجہ کے نعرہ کی صدا سُنی بس تاب نہ رہی یہ سب
کے سب لپک کر مثل شعلہ جوالہ کے آئے جب بالاے باغ پہونچے تمام باغ کو آتش بہار پایا غور
کر کے جو دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ ایک طرف تو صاحبقران شمشیر بکف کھڑے ہین اور ایک سمت عمرو
بیچ مین نسیم جادو ہے جب وہ صاحبقران کی طرف جانے کا قصد کرتا ہے عمرو ڈانٹ کر اپنی طرف
بلاتا ہے جب وہ خواجہ عمرو کی طرف جانے کا قصد کرتا ہے صاحبقران ڈانٹتے ہین وہ عجب کش مکش
مین ہے بقول شاعر ؎ دو عملہ مین ہمارا آشیان ہے + بس یہ رنگ جو دیکھا اور باغ کو آتش بہار پایا
دیکھا کہ یہ دونون شناور دریاے شجاعت ونہنگ بحر جرات اُس آگ مین بے خوف کھڑے ہین
وہ آگ اُنکے جسم کو بالکل تکلیف نہین پہونچاتی ہے یہ دیکھنا تھا کہ بادشاہ نے سحر کیا کہ ابر آسمان پر
ظاہر ہوا وہ ابر آکر اُس باغ پر پہونچا اُس ابر سحر سے جو پانی برسا تمام آگ گل ہوگئی اور وہ آگ
کہ جسکے سبب سے باغ آتش بہار ہو رہا تھا فرو ہوگئی اعظم نے سحر کیا کہ جسقدر درخت باغ مین
تھے سب قلم ہوگئے سوسن نے سحر کر کے تمام باغ کو خس وخاشاک سے پاک کیا جب اس طرح

نے یہ ساحر بشادولست کو چلے ایک مرتبہ نعرہ کرکے یہ سب ساحر اس باغ میں آئے اور کہا کہ او نسیم کدھر
جائے گا ہم سے مقابلہ کر ہم تیرے ہم نبرد ہیں کیا غیر ساحروں پر جھپٹ جھپٹ کر جاتا ہے ساحروں کے
سامنا کرتا کہ پھول کا حوصلہ نکلے یہ جو صدا آئی نسیم نے سر اٹھا کر دیکھا کہ یہ آواز کہاں سے آئی
کیا نظر پڑا کہ بادشاہ طلسم و سوسن جادو و اعظم جادو و مقہور جادو نعرے کرتے ہوئے میری طرف
چلے آتے ہیں ان لوگوں نے آتے کے ساتھ ہی میری آتش سحر کو فرو کر دیا اب آگ کا نام و نشان بھی باغ
میں نہیں ہے راوی بیان کرتا ہے کہ جب نسیم نے ان لوگوں کو دیکھا دم نکل گیا کہ میں تو ایک اور یہ اسقدر
ان دو سے تو کوئی صورت مفر کی نظر نہیں آتی ہے گو غیر ساحر تھے یہ تو ساحر ہیں کس کس کے سحر کا جواب
دونگا اور کس کس کا حملہ رد کرونگا بڑی مشکل ہوئی سیماب عجب آفت میں مجھکو مبتلا کر گئے ہیں کہہ
گئے تھے کہ جب کوئی آفت یہاں آئے گی ابر کو حرکت ہوگی مجھکو خبر ہو جائے گی میں فوراً آؤنگا تم
کچھ گھبرانا نہیں حرکت ہونا تو درکنار ابر غائب ہو گیا تمام طائران سحر و پتلیاں سحر کی و درخت سحر کے
جل گئے اور اسکو خبر نہ ہوئی اور وہ برائے کمک نہ آیا اب میں کیا کروں ان لوگوں سے کیونکر اپنی جان
بچاؤں یہ یہ خیال کر رہا تھا کہ سوسن نے جھپٹ کر قریب آکر نعرہ کیا کہ او نسیم تو نے نمک حرامی کی
میری اطاعت سے پھر گیا تو میرا ملازم تھا یا شنگال کا جو تو نے شنگال کے کہنے سے مجھ سے
انحراف کیا اور لوح پر قبضہ کر لیا اور سحر کر کے باغ کو پوشیدہ کر دیا تجھکو نہ معلوم تھا کہ یہ سب امر ظاہر
ہونگے اور بدکاری کی خفت ہوگی نسیم نے کہا کہ میں نے تو نمک حرامی نہیں کی بلکہ تم سب نے نمک حرامی
کی اور شنگال سے منحرف ہو گئے طلسم کشا کی اطاعت کی اپنا دین آبائی بھی ترک کیا میں تیرا ملازم
نہ تھا بلکہ شنگال کا ملازم تھا اسکے حکم سے تیری اطاعت کرتا تھا جب بادشاہ نے مجھ سے فرمایا
کہ میں نے تم کو دربند سوسن کا حاکم کیا اور سوسن کو معزول کیا تم لوح کی حفاظت کرنا نہ طلسم کشا
لوح کو پائے نہ سوسن بلکہ بحالی کا پروانہ تحریر کر کے بھیجدیا اور اپنے وزیر سیماب آتش خو کو معاون
و مددگار مقرر کیا پھر میں کیونکر اسکی نافرمانی کرتا اور مثل تم سب کے نمک حرامی کرتا سوسن نے
کہا کہ اب اسوقت کوئی تیری مدد کو نہیں آتا ہے وہ معاون و مددگار کہاں گئے آکر مدد نہیں کرتے
ہیں بس ابھی میں خیریت ہے کہ طلسم کشا کی اطاعت کر اور دین اسلام اختیار کر ورنہ میرے ہاتھ سے تیرا
زندہ بچنا محال ہے کیوں اپنی جان کے پیچھے پڑا ہے اپنی جوانی پر رحم کھا نسیم نے کہا کہ میں مرد ہوں

اور تو عورت ہی میرے تیرے اگر شب کو پلنگ پر مقابلہ ہو تو بہتر ہی مین عورت سے ڈرتا نہین ہون اگر ایسا نہین ہوتا تو آج تک حکومت کیونکر کرتا کہ عورت نے دباؤ ڈالا ڈر گیا اسوقت واپس جا شب کو آنا دیکھنا کیسا مزا ملتا ہی مین جوان ہون تو ضعیف ہی مگر وہ لطف ملے گا کہ تو میرے اوپر عاشق ہو جائیگی یہ جو نسیم نے کہا سوسن کو غصہ آگیا پکار کر کہا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی زبان بند کر بازو کھول تاکہ میرے تیرے مقابلہ ہو تیرے مرد ہونے کا حال ظاہر ہو مین ایسی عورت ہون کہ تجھ ایسے ہزار مرد ہون تو ایک اشارہ ابرو مین سب کو قتل کرون نسیم نے کہا کہ اب وہ تیرا زمانہ نہین ہی ہان کسی وقت مین یہ بات تجھکو ضرور حاصل ہوگی جب جوان ہوگی اب تو تو بڑھیا ہوگئی ہی رخساروں پر جھریان پڑ گئی ہین اسیطور سے ہر مقام کی حالت ہوگی اب کوئی پسند نہ کرے گا سوسن نے برہم ہو کر جواب دیا کہ او حرامزادے اپنی مان کو لا کر پسند کرا طلسم کشا کے ہمراہ بہت قوی ہیکل اور قدآور اور زور آور جوان ہین وہ خوب اُسکو راضی کرینگے اور وہ بہت خوش ہوگی اگر اب تو نے ایسا کلمہ زبان سے نکالا یاد رکھ کہ گدی سے زبان کھینچ لونگی تو ہجڑوں کی سی لڑائی لڑتا ہی یہ کوئی طریقہ مقابلہ کا ہی تو بھی سحر کر مین بھی سحر کرون تاکہ کچھ ہنر معلوم ہون کہ تیرے اُستاد نے تجھکو کیا تعلیم کیا ہی اپنے اپنے ہنر ہم تم دونون دکھائین نسیم نے کہا کہ پھر سحر کر کھڑی کیا دیکھ رہی ہی سوسن نے کہا کہ پہلے تو حملہ کر پھر مین بھی جواب دونگی کیونکہ مین جسکی کنیز ہون اُسکے طریقہ مین حریف پر پیش دستی کرنا جائز نہین ہی جب تیرے حربہ سے خدا بچائے گا تو مین بھی حربہ کرونگی یہ جو نسیم نے سُنا کہا کہ اچھا تم اگر حربہ نہین کرتی ہو تو مین حربہ کرتا ہون دیکھتا ہون کہ تمھارا خدا تم کو کیونکر بچاتا ہی تو تو اپنے خدا کے بھروسہ پر ہی دیکھتا ہون کہ تیرا خدا آسمان پر سے آکر کیونکر تیری کمک کرتا ہی سوسن نے کہا کہ بس زیادہ نہ بک بک کر سحر کر راوی بیان کرتا ہی جب خواجہ نے دیکھا کہ سوسن و اعظم و مقصور وسیما سے بلند آواز آگئے بس خواجہ صاحبقران کے قریب آئے اور کہا کہ یا صاحبقران مین نے یہان آکر یہ کام کیا کہ تمام باغ کو لوٹ لیا صاحبقران خواجہ عمرو کی تعریف فرمانے لگے صاحبقران نے جو ملاحظہ فرمایا کہ سوسن سے اور نسیم سے سامنا ہوگیا صاحبقران بھی خاموش ہو رہے اعظم وغیرہ بھی عقب صاحبقران آکر کھڑے ہوگئے اُدھر سوسن اور نسیم سے مقابلہ ہونے لگا معمولی سحر ہونے لگے سحر ہو رہے تھے ابھی کوئی نہ غالب ہوا تھا نہ مغلوب کہ یکایک آسمان پر نعرہ ہوا کہ اے نسیم گھبرانا نہین مین آپہونچا ہون

ان سب کو آکر قتل کرتا ہون راوی بیان کرتا ہے اُسی حالت مین نسیم نے سر اُٹھا کر دیکھا تو سیماب آتش جو کو دیکھا کہ چلا آتا ہے نسیم کے جان مین جان آئی اب تو یہ ڈٹ کر لڑنے لگا سیماب جو آیا تو اُس نے نسیم سے کہا کہ تم ہٹ جاؤ مین اس سے مقابلہ کرتا ہون تم لوح کی فکر کرو راوی کہتا ہے جب صاحبقران و سیماے بلند آواز وغیرہ نے سیماب کو آتے دیکھا تو سیماے بلند آواز نے قصد کیا کہ جا کر مقابلہ کرون اور رد کون ادھر صاحبقران نے بھی قصد بڑھنے کا کیا تھا کہ اعظم و مقہور وغیرہ نے روکا عرض کیا کہ ابھی حضور تکلیف نہ فرمائین ہم لوگ ان سے مقابلہ کرینگے کیونکہ یہ بھی ساحر ہین اور ہم بھی بس یہ جو اُن سب نے کہا صاحبقران خاموش ہوئے اعظم نے صاحبقران کو آگاہ کر دیا تھا کہ یہی سیماب جادو وزیر شند کال جادو ہے سیماب نے نسیم کو الگ کیا خود سوسن سے لڑنے لگا سحر ہونے لگے سوسن نے سحر کر کے آگ برسائی سیماب نے ابر سحر سے پانی برسا کے اُسکو فرو کر دیا سوسن نے سحر کیا کہ شیر پیدا ہوا وہ طرف سیماب کے چلا سیماب نے سحر کیا کہ گینڈا پیدا ہوا شیر و گینڈے مین لڑائی ہونے لگی وہ دونون لڑتے لڑتے جل کر خاک ہوگئے سیماب نے زمین پر وہ تیر مارا کہ بحر سیماب جوش مارنے لگا سوسن اُسمین غرق ہونے لگی سوسن نے ایک دانہ ماش کا مارا وہ دریا غائب ہوگیا سوسن نے سحر کیا کہ ایک درخت سوسن پیدا ہوا اُسکی خوشبو جو پھیلی اور سیماب کے دماغ مین پہونچی سیماب بے ہوش ہونے لگا اور چاہا سوسن کے قدمون کو بوسہ دون کہ یکایک ایک تتلی پیدا ہوئی اُسنے پچکاری رنگ کی سیماب کے منھ پر ماری کہ اُسکو ہوش آیا اُسنے ہوشیار ہو کر سحر کیا کہ درخت سوسن مین آگ لگ گئی وہ جلنے لگا اُسمین سے ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ لپک کر طرف سوسن کے چلا سوسن نے اُف جو کیا وہ فرو ہوگیا اسیطور سے سحر چل رہے ہین کہ یکایک آسمان ابر سحر نمودار ہوا اور اُس سے آواز نقارہ آنے لگی وہ ابر آکر یہان شق ہوا اُس سے پچاس ہزار ساحران غدار و کافران ناہنجار جھولیان کاندھون پر ڈالے ترسولین ہاتھون مین لینا لینا کہتے ہوئے آپہونچے اخلاقی جادو سپہ سالار سیماب اسکے عقب مین لشکر لے کر چلا تھا اب آکر پہونچا یہ لشکر جو آیا آتے ہی ساحران غدار نے سحر کرنا شروع کیا اعظم نے صاحبقران سے عرض کیا کہ سیماب کا لشکر آگیا اب مین بھی جاتا ہون لڑنے کو بس اعظم جادو و مقہور جادو وزیر بے ستون و صاحبقران و خواجہ عمرو

سب کے سب تلوارین و حربہ ہاے سحر لے کر لشکر کفار پر جا پڑے لڑنے لگے اُدھر نسیم سے اور سیماے بلند آواز سے مقابلہ ہونے لگا سوسن سے اور سیماب سے مقابلہ ہو رہا ہے اعظم سے اخلاق کا سامنا ہو گیا صاحبقران نے عقرب سلیمانی کو علم فرمالیا ہی اور اسم اعظم ورد زبان فرماتے جاتے ہین اور لڑتے جاتے ہین مقہور ایک طرف لڑ رہا ہی وزیر بے ستون ایک طرف خواجہ بھی نیمچہ لیے ہوئے لڑ رہے ہین کبھی گلیم اوڑھ لیتے ہین غائب ہو جاتے ہین جب اپنے اوپر ساحرون کا نرغہ دیکھتے ہین اور وہان سے الگ ہٹ کر پھر ظاہر ہوتے ہین لڑنے لگے عالم یہ ہی کہ کسی کے دوش پر سوار ہو گئے ایک ہاتھ مارا اُسکا سر اُڑ گیا کسی کے لوٹ مار کر پاؤن قلم کر ڈالے جنگ مغلوبہ واقع ہو گئی ہی ہر طرف بازار مرگ گرم ہی مگر ان قاریان دیندار کو کثرت سپاہ سے بالکل خوف نہین ہی گو یہ کل سات یا آٹھ آدمی ہین جن مین دو غیر ہین اور باقی ساحر ہین سیماب وسوسن سے جو مقابلہ ہو رہا تھا سیماب کے ساحرون نے جو یہ واقعہ دیکھا درمیان مین آ گئے اپنے کو بیچ مین حائل کیا اور سیماب کو ہٹا دیا سیماب تڑپ کر طرف نسیم کے چلا کہ اُسکو بچاؤن خود آکر پہونچا بادشاہ سے مقابلہ کرنے لگا نسیم کو ہٹا دیا نسیم طرف خواجہ کے چلا خواجہ گلیم اوڑھ کر غائب ہو گئے یہان جنگ مغلوبہ تھی یہ سب کے سب گھرے ہوئے تھے کہ صحرا کیطرف سے نقارہ کی صدا آئی راوی بیان کرتا ہی یہ لشکر جو آیا ہی تو سب بیرون باغ و اندرون باغ ہی مگر مقابلہ اندر باغ کے ہو رہا ہی سیماے بلند آواز وغیرہ نے سحر کرکے تمام دیوارین باغ کی گرا دی ہین کیونکہ یہ اصلی تھین کہ اب صحرا اور باغ ایک ہو گیا ہی لشکر حملہ کرکے برق ریزان لوگون پر جاتا ہی جب یہ لوگ حملہ کرتے ہین تتر بتر ہو جاتا ہی مقابلہ ہو رہا تھا کہ صحرا سے گرد اُڑی نقارہ کی صدا آئی سب اہل لشکر سیماب اُسی طرف دیکھنے لگے صاحبقران وغیرہ تو گھرے ہوئے لڑ رہے تھے اِنکو کیا معلوم کہ یہ لشکر کیسا آیا ہی اور کیسی نقارہ کی صدا ہی جب دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اُس دامن گرد سے اسقلینوس مع کل لشکر کے یہ بھی عقب صاحبقران مین چلے تھے آکر پہونچے کل لشکر ساحران وغیر ساحران انکے ہمراہ تھا سیماے بلند آواز کا فرزند و دختر و زوجہ تخت پر سوار تھے یہ جو واقعہ دیکھا کہ جنگ ہو رہی ہی ہرکارون نے عرض کیا کہ خواجہ عمرو نے عیاری کرکے باغ کو ظاہر لیا صاحبقران نے اسم اعظم کی برکت سے سب سحر کو برطرف کیا اب مقابلہ ہو رہا ہی پہلے نسیم اکیلا تھا اُس سے سوسن نے مقابلہ کیا مقابلہ ہو رہا تھا کہ سیماب وزیر شنگال جو کہ اسکا معین تھا

آپہونچا وہ سوسن سے لڑنے لگا نسیم سے اور بادشاہ سے مقابلہ ہونے لگا کہ اس عرصہ مین سپہ سالار سیماب مع پچاس ہزار ساحرون سے آپہونچا اب جنگ مغلوبہ ہونے لگی جسقدر اہل اسلام صاحبقران کے عقب مین آئے تھے وہ سب لڑ رہے ہین صاحبقران مع ان سب کے کھڑے ہوئے لڑ رہے ہین خواجہ عمرو بھی لڑ رہے ہین یہ واقعہ سُنکے خورشید شیر سوار نے واسقلینوس نے کل لشکر کو حکم دیا کہ مارلوان سب کو یہ حکم دینا تھا کہ کل لشکر ایک مرتبہ حربہ ہائے سحر لے کر اور غیر ساحر تلوارین کھینچکر لڑنے لگے اب تو جنگ مغلوبہ خوب سی واقع ہوئی صاحبقران و خواجہ و سیماب بلند آواز وغیرہ نے جو اپنے اہل لشکر کی صدا سُنی سب کو معلوم ہو گیا کہ ہمارا لشکر بھی آگیا بس یہ لوگ بھی خبر دے کر لڑنے لگے جنگ مغلوبہ ہونے لگی ہر طرف بازار مرگ گرم ہو گیا سحر ہونے لگے برقہائے سحر چمک چمک کر گرنے لگین مینہ خون کا برسنے لگا اولے پتھرون کے پڑنے لگے ساحرون کے مرنے کی صدا بلند ہوئی بیر غل مچانے لگے ہر طرف آندھی سیاہ اُٹھنے لگی سر و تن مین جدائی ہونے لگی عجب طرح کا تلاطم تھا اُدھر سیماب نے جو قدرے مہلت پائی نسیم سے کہا کہ بھائی نسیم تم لوح سے نہ غافل رہنا اُسکی نگرانی کرتے رہو نسیم نے کہا کہ بہت خوب آپ لڑائی کو روکیے مین لوح کو لیکر چلا جاؤن کیونکہ طلسم کشا کا لشکر آگیا ہے سیماب نے کہا کہ تم اطمینان رکھو مین لڑائی کو روکتا ہون اگر لشکر آیا ہے تو کیا بنائے گا یہی لشکر کافی ہے ان لوگون کے مقابلہ کے لیے راوی بیان کرتا ہے کہ سیماب کا ایک بھائی ہے کہ نام اُسکا برق متاب جادو تھا اُسکو جو خبر ہوئی کہ بھائی سے اور طلسم کشا سے باغ عجائب مین مقابلہ ہو رہا ہے یہ بھی پچاس ہزار ساحران غدار اپنے ہمراہ لے کر برائے کمک بھائی کے روانہ ہوا یہان جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے راوی بیان کرتا ہے کہ اخلاق سے اور مقہور سے سامنا ہو گیا اور سیماب سے اور صاحبقران سے سامنا ہوا سیماب صاحبقران پر سحر کرنے لگا سیماب بلند آواز و سوسن و اعظم اہل لشکر سے لڑ رہے تھے اور کل لشکر اسلام کفار سے لڑ رہا تھا سوسن نے جو مہلت پائی لڑتی ہوئی طرف بارہ دری کے چلی اس فکر مین کہ گلدستہ عجائب کو لے آؤن اور لوح پر قبضہ کرون ادھر سے یہ ساحرون کو قتل کرتی ہوئی اُدھر نسیم بھی چلا کہ مین بھی جا کر لوح پر قبضہ کرون اور لے کر چلا جاؤن ایسا نہ ہو کہ سوسن جا کر قبضہ کر لے کیونکہ اصل مالک لوح وہی ہے اور حال لوح سے آگاہ ہے اور مقام لوح سے سوائے اُسکے کوئی

دوسرا نہین واقف ہو وہ ضرور اس امر کی کوشش کریگی نسیم ادہر سے چلا اور سوسن اُدہر سے راوی
بیان کرتا ہو کہ سوسن نسیم سے قبل بارہ دری مین پہونچی اُس مقام پر آئی کہ جہان لوح تھی اس نے
دیکھا کہ تین گلدستہ ایک صورت کے رکھے ہوئے ہین اسنے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہو نسیم نے دھوکا
دینے کے لیے دو گلدستہ مصنوعی بنا کر برابر رکھے ہین کہ جو کوئی لوح لینے آئے وہ حیران ہو کہ کون سا
گلدستہ لون مین کب دھوکا کھانے والی ہون مین اصلی گلدستہ اُٹھا لونگی جو گلدستہ بیچ مین ہو
وہی لونگی درمیان کا گلدستہ اصلی لوح کا ہو بس سوسن نے لپک کر بیچ والا گلدستہ اُٹھا لیا
اور گلدستہ پر قبضہ کرکے وہان سے اڑتی ہوئی باہر آئی راوی بیان کرتا ہو کہ سیماب و نسیم حرامزادون
نے یہ تدبیر کی تھی کہ جو اصلی لوح کا گلدستہ تھا اُسکو بائین طرف کنارے پر رکھا تھا یہی تجویز کرکے کہ جو کوئی
لوح لینے کو آئے گا وہ درمیان کا گلدستہ اُٹھا لیگا مصنوعی لوح لے جائے گا اُنکے خیال کے موافق ہوا
سوسن جادو گلدستہ مصنوعی اُٹھا کر لے آئی یہان سیماب سے اور صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا
تھا کہ اُدہر سے سوسن چلی اُدہر سے کفارون نے بڑھکر روکا نسیم نے جو گلدستہ لوح کا سوسن کے ہاتھ
مین دیکھا اسکو یقین ہو گیا کہ سوسن نے گلدستہ پر قبضہ کر لیا تو نے غفلت کی حریف اپنا کام کر گذرا
خیر تو چل کر دیکھ لے کہ گلدستہ اصلی اُسنے پایا یا مصنوعی مگر اُسنے یہ خیال تو کیا اُس پر یہ تدبیر کی کہ پکار کر
کہدیا کہ ای اہل لشکر ہوشیار رہو خبردار ہو جاؤ سوسن قریب طلسم کشا پہونچنے نہ پائے کیونکہ گلدستہ لوح
پر قبضہ کر لیا ہو اسکے پاس لوح کا گلدستہ ہو سوسن کو سب مل کر قتل کر دو یا اسیر راوی بیان کرتا ہو
کہ نسیم نے جو یہ پکار کر کہا اہل لشکر کے سنکے حواس جاتے رہے ہر ایک خیال کرنے لگا کہ بڑا غضب ہوا کہ
حریف نے قبضہ لوح پر پا لیا بدون لوح کے تو اس غضب سے لڑ رہے تھے اب لوح پا کر اور زیادہ قوت
ہو جائے گی سیماب و اخلاق بھی گھبرا گئے سیماب تو صاحبقران سے لڑ رہا تھا مگر یہ صدا سنکے
گھبرایا اسنے دل مین خیال کیا کہ تو بھی لڑتا ہوا برابر سوسن کے پہونچ جا اور جس طور سے بن پڑے
سوسن سے لوح چھین لے یہ صاحبقران سے لڑتا بھی جاتا ہو اور پیچھے ہٹتا جاتا ہو اور دل مین
کہتا جاتا ہو کہ غضب ہو گیا نسیم نے غفلت کی کہ حریف نے لوح پر قبضہ کر لیا راوی بیان کرتا ہو یہ تو
اس طور سے لڑتا ہوا جاتا ہو سوسن کی طرف اور نسیم یہ صدا دے کر طرف بارہ دری کے چلا لشکر کفار
نے نسیم کی صدا سُنکے ایک مرتبہ حملہ سوسن پر کیا گو حواس باختہ تھے مگر جی توڑ کر حملہ ور ہوئے

اسلام و صاحبقران و لشکر اسلام و سیماب سے بلند آواز و اعظم جادو وغیرہ نے اور کل لشکر نے جو یہ سُنا
کہ سوسن نے لوح پر قبضہ پا لیا اور سب لشکر کفار نے سوسن پر حملہ کیا اہل لشکر اسلام بھی ایک
مرتبہ حملہ ور ہوئے اب غضب کا معرکہ ہے اور مقابلہ ہونے لگا بلا کے سحر چلنے لگے مینھ سروں کا برسنے لگا
ہر طرف بیرون کے غل مچانے کی صدا آنے لگی راوی کہتا ہے کہ خواجہ عمرو لڑتے لڑتے تھک گئے تھے یہ لڑتے
ہوئے عقب لشکر پر آئے ایک درخت کے نیچے کھڑے ہو کر دم راست کرنے لگے اور لڑائی کا تماشہ
دیکھنے لگے سوسن پر جو سب نے حملہ کیا سوسن بھی جی توڑ کر لڑنے لگی اور برقین چمکا چمکا کر گرانے
لگی اور لشکر کفار کو مسمار کرنے لگی اسی طور سے لڑتی ہوئی قریب صاحبقران پہونچی اور گلدستہ عجائب
کو توڑ کر لوح مصنوعی نکال کر صاحبقران کے گلے میں ڈال دی سیماب نے جو یہ واقعہ دیکھا اب تو
بالکل مایوس ہو گیا ہراس طاری ہوا دل سے کہنے لگا کہ لوح پر طلسم کشا کا قبضہ ہو گیا اب یہ جی چھوڑ کر
لڑنے لگا اس خیال سے کہ بیکار ہے اب طلسم کشا پر کوئی فتح نہ پائے گا اُدھر اہل اسلام نے جو کفار پر حملہ
کیا یہ کثیر تھے کفار قلیل تھے پسپا ہونے لگے قریب تھا کہ شکست کھا کر بھاگیں کہ ایک مرتبہ سیاہ
آندھی اُٹھی اور برقتاب جادو پچاس ہزار کا لشکر لے کر آ پہونچا اور جنگ مغلوبہ کو دیکھ کر یہ بھی لڑنے
لگا قریب سیماب آ کر بولا کہ بھائی صاحب گھبرائیے گا نہیں میں لشکر لیکر آ پہونچا ہوں خوب جم کر
مقابلہ فرمائیے کچھ خوف نہ فرمائیے میں موجود ہوں لڑنے کو دیکھیے سب کو بھگائے دیتا ہوں یہ سُنکے
سیماب کی جان میں جان آئی اور خیال کیا کہ لشکر تازہ دم آیا ہے یہ لڑے گا برقتاب نے اہل لشکر
سے کہا کہ تم درمیان میں بھائی صاحب اور طلسم کشا کے ہو جاؤ میں اہل لشکر طلسم کشا کے حملہ کو
روکتا ہوں اور سرداروں کو ہمراہ لے کر چلا یہ حکم دیتا تھا کہ چند سردار سحر کر کے درمیان صاحبقران و
سیماب کے آ گئے اور سیماب سے کہا کہ ہم طلسم کشا سے لڑتے ہیں آپ دم لے لیجیے سیماب اس
امر کو غنیمت جان کر ہٹ گیا چونکہ یہ لشکر تازہ دم آیا تھا لڑنے لگا پھر اُسی طور سے جنگ ہونے لگی
یہاں تو جنگ ہو رہی ہے اُدھر نسیم جادو بارہ دری میں پہونچا جب قریب تخت گلدستہ پہونچا
اسنے دیکھا کہ درمیان کا گلدستہ ندارد ہے سوسن گو گلدستہ لے گئی ہے اپنی دانست میں وہ اصلی
لوح لے گئی ہے مگر اُسکے ہاتھ نقلی لوح لگی اُسوقت کی کارروائی نے کام دیا اسنے جھپٹ کر اصلی لوح
کا گلدستہ اُٹھا لیا اور اس امر کو غنیمت جانا اسنے خیال کیا کہ اگر ادھر سے جاتا ہوں تو لشکروں سے مقابلہ

ہو رہا ہی ایسا نہ ہو کہ کوئی اس حال سے آگاہ ہو جائے اور مجھ سے بھی مقابلہ ہونے لگے اور لوح ہاتھ سے نکلجائے پشت باغ کی طرف سے نکل چلو راوی بیان کرتا ہی کہ اُس طرف کی دیوارین گرادی ہین مگر پشت کی طرف کی باقی ہین یہ اُسی طرف کو چلا باہر بارہ دری کے آکر اسنے دیکھا جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی سحر غضب کے ہو رہے ہین قیامت کی تلوار چل رہی ہی ہر طرف آگ برس رہی ہی خون کا دریا بہ رہا ہی اسنے باہر بارہ دری کے آکر قصد کیا کہ سحر کرون اب جو سحر کو یاد کرتا ہی تو بالکل فراموش ہی اب جو اسکو خیال آیا کہ اب مجھکو سحر کا یاد آنا بالکل محال ہی کیونکہ میرے پاس لوح موجود ہی اب جلد یہانسے بھاگ ایسا نہ ہو کہ کوئی مجھ پر آپڑے تو بڑی خرابی ہو تو بوجہ سبب لوح کے سحر کر نہ سکے گا وہ مجھ پر سحر کرے گا اور اسیر کرلے گا یہ اسکو فرط خوشی سے خیال نہ رہا کہ جب مجھکو سحر فراموش ہو گیا اس لوح کے سبب سے تو میرے اوپر کسی کا سحر بھی اثر نہ کرے گا یہ اس خوف سے کہ کوئی سحر کرکے مجھکو اسیر نہ کرلے یہ پشت باغ کی طرف چلا خواجہ دور سے کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے کہ نسیم بارہ دری سے ایک گلدستہ لیکر نکلا اور وہ گلدستہ لیے کر اُدھر کو آتا ہی اگر کوئی شعلہ یا برق سحر اُسکے قریب آتی ہی وہ اُس پر اثر نہین کرتی ہی قریب آکر فرو ہو جاتی ہی راوی بیان کرتا ہی کہ یہ اسطور سے اپنے کو پوشیدہ کرکے درختون کی آڑ پکڑے چلا کہ سوائے خواجہ کے کسی نے اسکو نہین دیکھا جب خواجہ نے یہ واقعہ دیکھا خواجہ نے خیال کیا کہ ضرور اسکے پاس کوئی ایسی شی ہی کہ جسکے سبب اس پر سحر اثر نہین کرتا ہی یہ شی اس سے لینا چاہیے کوئی عیاری کرکے راوی بیان کرتا ہی گو اسپر کوئی سحر اثر نہین کرتا تھا مگر ساحرون سے جو مقابلہ ہو رہا تھا اور سحر چل رہا تھا اُن ساحرون کے سحر شعلہ اور برقین ہر طرف گر رہین تھین وہی برقین اسکے قریب آکر فرو ہو جاتین تھین خواجہ نے جو اسکا رخ دیکھا کہ اسی طرف بھاگا ہوا چلا آتا ہی خیال کیا کہ ضرور ادھر کوئی راستہ ہی اسکا مطلب یہ ہی کہ اس طرف سے نکل جاؤن خواجہ نے یہ دیکھکر خیال کیا کہ آگے بڑھ کر عیاری کرون خواجہ جو جست کرکے اس طرف پہونچے دیکھا کہ ایک دروازہ لگا ہوا ہی اور دروازہ پر ایک باغبان کھڑا ہوا ہی ہاتھ مین طلائی بیلچہ ہی اُسکو ذرا بھی خیال نہین ہی کہ باغ مین مقابلہ ہو رہا ہی وہ اپنے کام مین مصروف تھا تھک جو گیا تو دروازہ کے پاس آکر کھڑا ہو گیا دروازہ بند ہی بس خواجہ نے جو اُسکو دیکھا اور دروازہ پایا فوراً دل نے کہا کہ اسی طرف سے جاتے کو ادھر آتا ہی اب عیاری کرو فوراً عیاری ذہن مین آئی ساحر کی صورت تو بنے ہوئے تھے اُس باغبان سے کہا کہ تم یہان بخوف کھڑے ہو ادھر لشکر طلسم کشا نے تمام باغ کو مسمار کر ڈالا نسیم و سیماب سے اور اہل اسلام سے مقابلہ

ہو رہا ہی ذرا دروازہ کھولدو مین نکل جاؤن اُسنے کہا کہ کیون کہا کہ میرے عقب مین اہل اسلام آتے ہین میرے قتل کرنے کو اُسنے دیکھا کہ یہ منت کرتا ہی وہ اُٹھا کہ دروازہ کھولون آپ نے جلدی سے کمند اُٹھا کر اُسکے حلقے مارے ساتون حلقہ کمر و گردن مین پڑے وہ ارے کہکر گرا کہ یہ کیا غضب ہوا میرے گلے مین یہ کیا پڑا کہ جیسے ہی یہ پلٹا خواجہ نے حباب مارا وہ حباب اُسکے منھ پر پڑ کر ٹوٹا دماغ مین اُسکے بیہوشی پہونچی وہ چھینک مارکر گرا خواجہ نے اُسکو اُٹھا کر نذر زنبیل کرکے جھٹ پٹ اُسکی صورت پر تیار ہو کر اُسی طور سے کھڑے ہو گئے قبل نسیم کے آنے کے یہ کھڑے ہوئے اُسی طرف دیکھ رہے تھے کہ نسیم آکر پہونچا اُنھون نے جھک کر سلام کیا نسیم قریب آیا اور کہا کہ جلدی دروازہ کھول مین باہر جلد جاؤن اُسنے کہا کہ کیون خداوند خیر تو ہی وہان تو مقابلہ ہو رہا ہی اور آپ جنگ و پیکار کو ترک کرکے بھاگے جاتے ہین نسیم نے کہا کہ مین ابھی پھر آتا ہون ای بھائی غضب ہو گیا عمرو عیار ساربان زادہ میری زوجہ کی صورت بنکر اندر باغ کے چلا آیا اُسکا آنا تھا کہ تمام باغ مین آگ لگ گئی جسقدر سحر کی چیزین تھین سب برباد ہو گئین اُسکے بعد طلسم کشا بھی مع لشکر کے آگیا اور سیماب میری کمک کو آیا مین نے یہ تدبیر کی تھی کہ پہلے سے دو گلدستہ اور مثل گلدستہ عجائب کے بنا کر اُس گلدستہ کے پاس رکھے تھے اور مصنوعی تین لوحین بھی رکھین تھین تدبیر یہ کی تھی کہ گلدستہ لوح کنارے پر رکھا تھا اس خیال سے کہ جو کوئی آئے گا درمیان کا گلدستہ اُٹھائیگا ایسا ہی ہوا کہ سوسن جادو حال سے آگاہ تھی کیونکہ وہ محافظ رہ چکی ہی اُسکو جو مہلت ملی وہ اُس مقام پر پہونچی یہ خیال کرکے کہ یہی اصلی گلدستہ ہی اور اسی مین لوح ہی اُسنے درمیان کا گلدستہ اُٹھا لیا وہ اس حال سے آگاہ نہ تھی کہ یہان دوسری تدبیر ہو گئی ہی مین نے اسی غرض سے یہ تدبیر کی تھی وہ نقلی گلدستہ لیکر باہر آئی مین نے جو جا کر دیکھا تو اصلی گلدستہ کو اُسی مقام پر پایا گلدستہ جو لیکر چلا بہ سبب لوح کے سحر فراموش ہو گیا مین نے خیال کیا کہ اب اگر اُسی طرف جاتا ہون تو بہ سبب لوح کے سحر مجکو یاد نہ آئے گا اور لوگ سحر کرکے پکڑ لین گے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ عقب باغ سے چلا جاؤن اور کہین لوح کو پوشیدہ کرکے چلا آؤن اور یہان آکر شریک جنگ ہون یہ جو نسیم نے کہا خواجہ نے کہا دل مین غضب ہوا تھا کہ یہ حرامزادہ لوح لیکر چلا تھا اگر مین یہ تدبیر نہ کرتا تو یہ چلا جاتا بہت بڑی اسوقت عقلمندی مین نے کی اور خوب مین لشکر سے الگ کھڑا ہوا تھا اور دم کو اپنے راست کر رہا تھا خداوند کریم نے بہت بڑا فضل کیا اور خوب میرے دل نے گواہی دی کہ اسکے

بچے

پاس ایسی کوئی شئے ہے کہ جسکے سبب سے اس پر سحر اثر نہین کرتا ہے اسکو لینا چاہیے کیا خوب بات سوچا تھا جسکو خدا خوشی دلائے وہ ملتی ہے چونکہ تقدیرات الٰہی ہین اس طلسم کا فتح ہونا تحریر ہو چکا ہے کیونکر یہ لوح لیکر نکل جاتا اب کوئی تدبیر کرنا چاہیے خواجہ یہ سوچ رہی تھی نسیم نے کہا کہ بھائی جلد دروازہ کھولو آپنے کہا کھولتا ہون یہ کہکر طرف کنجی کے ہاتھ بڑھایا مگر اُسی طرف دیکھے جاتے ہین نسیم کا انکی طرف مُنھ تھا اور جسطرف مقابلہ ہو رہا تھا اُسطرف پشت تھی کہ خواجہ نے ایک مرتبہ گھبرا کر کہا کہ لیجیے خداوند غضب ہو گیا طلسم کشا کو معلوم ہو گیا وہ خود با شمشیر برہنہ آتا ہے جلدی کہین پوشیدہ ہو جیے یہ جو نسیم نے سُنا اس نے پلٹ کر دیکھا کہ کیا واقعی طلسم کشا آگیا ہو تو اور کوئی تدبیر کرون جیسے اسنے منھ پھیرا اور اُدھر پشت ہوئی خواجہ نے بچالاکی حلقہ کمند کے اُسکے گلے مین ڈالے اور کھینچا کہ وہ پچی ہوئے اسکے گلے مین حلقہ جو پڑے یہ ارے کہکر کہ یہ کیا سانحہ ہوا پلٹا جیسے ہی پلٹا خواجہ نے ہاتھ کو جھٹکا اُسکے مُنھ پر پانچ حباب پڑے کہ اور ہوے بیہوشی اُسکے دماغ مین پہونچی اسکو چھینک آئی جلدی خواجہ نے گلدستہ پر قبضہ کیا وہ زمین پر گرا خواجہ نے اُسکو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اب آپ خوشی خوشی گلدستۂ لوح لیکر وہان سے جست و خیز کرتے ہوئے چلے یہان سوسن سے اور ایک سردار سیماب سے سامنا ہو گیا مقہور سے اخلاق سے اور اعظم سے برقتاب سے سیماے بلند آواز لشکر سے لڑنے لگے مع اپنی فوج کے اور پھر صاحبقران سے اور سیماب سے سامنا ہو گیا اہل اسلام نے چارونطرف سے کفار کو گھیر لیا جسقدر سردار زبردست تھے سب ایک ایک سردار سے لڑنے لگے اور مقابلہ کرنے لگے چونکہ خواجہ کے پاس لوح تھی خواجہ بلاخوف و خطر لڑتے ہوئے اور کفار کو قتل کرتے ہوئے چلے آتے ہین جست کر کے اس غول پر پہونچے دو چار کو نیچے سے گرا دیا جب اُن لوگون نے سحر کیا آپ پر بہ سبب لوح کے سحر نے اثر تو کیا نہین آپ اُس غول سے نکل کر دوسرے غول پر جا پڑے اُسکو درہم و برہم کیا مثل بلاے مبرم کے چلے آتے ہین اب تو یہ حالت ہوئی کہ خود کفار جگہ دینے لگے خواجہ اسی طور سے قتل کرتے ہوئے اور جست و خیز کرتے ہوئے قریب صاحبقران پہونچے صاحبقران سیماب سے مقابلہ کر رہے تھے سیماب سحر کر رہا تھا کہ ایک برق چمک کر صاحبقران پر گری صاحبقران نے اسم اعظم ورد زبان کیا وہ برق دفع ہوگئی کبھی شعلہ صاحبقران کے قریب آیا وہ بھی برطرف ہوا شیر سحر اُسنے پیدا کیے اُسنے صاحبقران پر حملہ کیا صاحبقران نے اُسکو پکڑ کر چیر کر پھینکدیا اژدر سحر کو عقرب سے قتل کیا جس قسم کا سیماب

سحر کرتا ہی صاحبقران رد فرماتے ہین کیونکہ اسم اعظم ورد زبان ہی سیماب یہ جانتا ہی کہ صاحبقران کے
گلے مین لوح جو ہی اس سبب سے طلسم کشا سحر پر اثر نہین کرتا ہی ناظرین کو معلوم ہو کہ سوسن نے جو گلدستہ
اُٹھایا تھا اور سحر کرتی ہوئی چلی تھی بہ سبب خوشی کے اسنے یہ خیال نہ کیا کہ اگر لوح اصلی ہوتی تو مجکو
سحر فراموش ہو جاتا مین سحر کیون کر رہی ہون اور سحر کیون یاد ہی مگر لوح کے ملنے کی خوشی مین اسنے یہ بھی
نہ خیال کیا لوح لا کر صاحبقران کے گلے مین ڈالدی سیماب کو لوح اصلی کا یقین ہوا کہ یہ لوح اصلی ہی
پہ لڑ رہا تھا مگر اسکو یہ فکر تھی کہ کسی تدبیر سے طلسم کشا کے روبرو سے بھاگ جاؤن اپنی جان بچاؤن اب
خواجہ جو قریب پہونچے اور صاحبقران کو لڑتے ہوئے دیکھا فوراً گلدستہ کو توڑ کر اور لوح نکالی اور جست
کرکے برابر اشقر کے آئے اور کہا کہ یا صاحبقران یہ لوح اصلی ہی وہ نقلی ہی جو آپ کے گلے مین ہی اور خواجہ
نے صاحبقران کو اصلی صورت دکھائی اس غرض سے کہ صاحبقران یہ نہ خیال کرین کہ کوئی حریف
مجکو دھوکا دیتا ہی صاحبقران نے جو یہ سُنا پلٹ کر جو دیکھا خواجہ کو اپنے قریب کھڑا پایا خواجہ نے
کہا کہ یا صاحبقران یہ لوح اصلی ہی جو سوسن لائی تھی اور آپ کے گلے مین ہی وہ مصنوعی ہی سوسن
نے دھوکا کھایا تھا کیونکہ نسیم و سیماب نے یہ تدبیر کی تھی کہ دو گلدستہ اور اُسی قسم کے بنائے تھے
سحر سے جیسے گلدستہ لوح تھا اور انکے اندر بھی لوحین رکھین تھین اصلی گلدستہ کو کنارے رکھا تھا اور
مصنوعی برابر رکھے تھے اس خیال سے کہ جو لوح لینے آئے گا وہ درمیان کا اصلی خیال کرکے اُٹھا لیگا
ایسا ہی ہوا کہ سوسن نے گلدستہ درمیان کا اصلی گلدستہ خیال کرکے لے لیا اور لا کر آپ کو دیا نسیم نے
جا کر جو دیکھا اصلی گلدستہ اُسی مقام پر پایا بس وہ لیکر بھاگا تھا کہ مین قبل سے باہر لشکر کے تھا
مین نے جو دیکھا کہ نسیم جنگ و پیکار کو چھوڑ کر ادھر کو آتا ہی اور اسپر سحر اثر نہین کرتا ہی مین نے خیال کیا
کہ اسکے پاس کوئی ایسی شئے ہی کہ جسکے سبب سے اسپر اسحر اثر نہین کرتا ہی یہ اُسے لیے ہوئے بھاگا جاتا ہی مین
قبل سے اُس مقام پر پہونچا کہ جدھر سے وہ جانے والا تھا وہان ایک باغبان کھڑا تھا اُسکو بیہوش کر کے
اُسکی صورت پر تیار ہوا کہ نسیم پہونچا مین نے اُس سے سبب بھاگنے کا دریافت کیا اُسنے بیان کیا کہ میرے
پاس لوح طلسم ہی کہ جسکے سبب سے مجکو سحر فراموش ہی مین اُسکو پوشیدہ کرنے جاتا ہون یہ سُننا تھا کہ مین نے
اُسکو دھوکا دیا اور بیہوش کیا اُسکو تو نذر زنبیل کیا اور مین لوح لیکر وہانسے چلا اگر یقین نہ ہو تو پہلے اُس لوح کا
امتحان کر لو پھر اسکا امتحان کرنا اگر وہ اصلی لوح ہوگی تو اُسکا عکس جس شئے پہ سحر کی پڑیگا وہ شئے سحر کی برطرف ہو جائیگی

اگر یہ اصلی ہوگی تو اس سے یہی بات پیدا ہوگی اور اسم اعظم کو نہ پڑھیگا صاحبقران سیماب سے لڑتے بھی جاتے ہین اور خواجہ کی تقریر بھی سُنتے جاتے ہین سیماب نے بھی یہ تقریر خواجہ کی سُنی اب اسکا دم شکل گیا دل مین کہنے لگا کہ تونے بڑا دھوکا کھایا تو اس خیال مین رہا کہ طلسم کشا کے پاس اصلی لوح ہے اس سبب سے اس پر سحر اثر نہین کرتا ہے اگر یہ معلوم ہوتا کہ مصنوعی لوح ہے تو مین سحر سے اسم اعظم کو فراموش کرکے طلسم کشا کو اسیر کر لیتا اب خواجہ پر سحر کرو کہ انکے ہاتھ سے لوح گر پڑے یہ خیال کرکے خواجہ پر سحر کیا خواجہ پر سحر نے اثر نہ کیا جسبب لوح کے اُدھر سے پلٹ کر صاحبقران پر سحر کیا کہ ایک اژدر صاحبقران پر شعلہ آتشین چھوڑتا ہوا چلا صاحبقران نے اُس لوح کا عکس اژدر پر ڈالا وہ اُسی طور سے قائم رہا اب صاحبقران کو یقین ہوا کہ یہ اصلی لوح نہین ہے صاحبقران نے اسم اعظم پڑھ کر اُس اژدر کو دفع کیا اب خواجہ نے صاحبقران سے کہا آپ نے امتحان کر لیا لیجیے یہ لوح لے چلیے یہ کہکر اور جست کرکے صاحبقران کے گلے مین وہ لوح ڈالدی اُس لوح کا گلے مین آنا تھا اب جو وہ لوح چمکی جہانتک اُسکا عکس پہونچا وہان تک کا سحر خود بخود دفع ہو گیا اور جس ساحر پر اُسکا عکس پڑا اُسکو سحر فراموش ہو گیا کیونکہ وہ لوح الماس کی تھی صاحبقران نے اُس لوح کو لے کر چارون طرف گردش دی گردش کا دینا تھا کہ جسقدر ابر سحر اور برقہائے سحر تھین سب دفع ہو گئین وہ آگ کا برسنا تیرونکا گرانا موقوف ہو گیا شعلونکا نکلنا برطرف ہوا اب سیماب نے صاحبقران کی طرف سے مُنھ پھیر لیا اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ لوح کا عکس پڑے اور مین بھی بیکار ہو جاؤن مُنھ پھیر کر اپنے اہل لشکر کو پکارا کہ بھائیو اب تم سب لوگ بھاگو طلسم کشا سے کوئی سر بر نہ ہوگا اُسکے پاس لوح طلسم ہے مین اُس پر سحر کرکے عاجز آگیا اُس پر سحر اثر نہین کرتا ہے اسکی یہ صدا جو اہل لشکر نے سُنی اُدھر خود یہ حالت تھی کہ قریب فرار ہونے کے تھے کیونکہ لشکر اسلام کا دباؤ پڑ رہا تھا یہ جو صدا سُنی ہر ایک نے قصد کیا کہ بھاگ چلین برقتاب نے الگ اور دیگر سرداروں نے مگر اہل اسلام و سرداران اسلام کب بھاگنے دیتے ہین گھیر لیا ہے کفار نے قصد کیا کہ پر پرواز پیدا کرکے بھاگین کوئی باز بنا کوئی بھری کوئی یون ہی چلا تھا کہ اہل اسلام نے گھیر لیا اور قتل کرنا شروع کیا برقتاب باز بنکر چلا تھا کہ اعظم نے لپک کر اور قریب پہونچ کر تیغ ماری کہ اُسکی کمر پر پڑا کہ وہ دو ہو کر گرا اُسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی مقہور نے اخلاق کو قتل کیا سوسن نے اور ایک سردار کو سیماب نے بلند آواز سے لشکر کا شیرازہ کر دیا جو سردار جس سردار سے لڑ رہا تھا اہل اسلام کا اُس سردار اسلام نے سردار کفار کو قتل کر ڈالا یا اسیر کر لیا ادھر سیماب صاحبقران کے روبرو سے پر پرواز پیدا کرکے

اُڑ کر چلا تھا کہ صاحبقران نے خیال کیا کہ یہ نکلا جاتا ہی اگر نکل گیا تو نہ معلوم کیا آفت برپا کرے بس فوراً
عکس لوح کا ڈالا عکس کا پڑنا تھا کہ اُسکو سحر فراموش ہوا اور جو پر سحر سے پیدا کیے تھے وہ برطرف ہو گئے اب
سیماب طرف زمین کے غلطان و پیچان چلا جیسے قریب پہونچا صاحبقران یا علی مدد یا یزدان پاک کہکر جو ہاتھ
مارا دوال کمر پر پڑا شل خیار تر کے دو ٹکڑے ہوئے اُسکا مرنا تھا اور دو پر کالے ہوتا تھا کہ آثار سحر نمودار ہوئے
ادھر اُن سرداروں کے مرنے کی علامت پیدا تھی اسکے مرنے کے ساتھ ہی اور قیامت برپا ہوئی سیاہ آندھی
اُٹھی برف باری سنگ باری ہونے لگی آگ برسنے لگی زمین ہلنے لگی تمام تاریکی ہو گئی ہر طرف سے صدائیں
آنے لگین کہ کشتی کہ نام من برقتاب جادو واخلاق جادو بود بہر غل مچانے لگے ساحران لشکر اسلام نے
سحر کیے اور شعلہ ہاے سحر روشن کرکے اُس تاریکی کو برطرف کیا آواز آئی کہ کشتی نام من سیماب آتش خو جادو
بود افسوس مردیم وجان دادیم بمطلب خود نہ رسیدیم اس صدا کا آنا تھا کہ وہ سب آثار برطرف ہوئے تاریکی
دفع ہو گئی اہل لشکر نے جو یہ صدا سُنی اور معلوم ہوا کہ ہمارے سردار جو کہ مقرر تھے مارے گئے اور اسیر ہوئے جو
کہ افسر اعلیٰ تھا وہ بھی قتل ہوا اب سواے اس امر کے یا اطاعت کرین یا قتل کرین کوئی اور صورت مفر
کی نظر نہین آتی ہی بلکہ قتل ہونے سے اطاعت طلسم کشا کرنا بہتر ہی بس سب اہل لشکر نے ایک مرتبہ
الامان الامان کی دھوم مچائی یا طلسم کشا ہم کو امان مرحمت ہو اور منھ برگ کاہ دبا لین اور امان کے
خواستگار ہوئے ہتھیار اور حربہ ہاے سحر سب پھینکدیئے جب صاحبقران نے صداے امان سُنی
خواجہ سے کہا کہ پکار کر کہدو کہ امان بہ شرط ایمان خواجہ برابر صاحبقران کے کھڑے ہوئے لرز رہے تھے خواجہ
نے پکار کر کہدیا کہ صاحبقران فرماتے ہین امان بشرط ایمان سب نے ایک زبان ہو کر کہا کہ ہم نے آپ کا
دین و مذہب بھی قبول کیا جو آپ کے مذہب مین آئے وہ کیا کیے یہ جو صاحبقران نے سُنا فوراً ہاتھ
روک لیا کفار کشی سے باز آئے خواجہ سے کہا کہ پکار کر کہدو کہ اب کوئی ان لوگون کو نہ قتل کرے ہم نے
امان دی کیونکہ وہ امان کے خواستگار ہوئے یہ حکم دینا تھا اور خواجہ کا پکار کر کہنا تھا یہ سب لوگ
قواعد صاحبقران سے بخوبی آگاہ تھے سب نے ہاتھ روک لیا لشکر کفار کو امان ملی تمام اہل اسلام
لشکر کفار کو چاروں طرف گھیرے ہوئے تھے راہ دی کہ نکل جائین راوی بیان کرتا ہی کہ اب جو انکو راہ ملی اور
قتل ہونے سے مفر ملا سب سمٹ سمٹ کر ایک طرف جمع ہونے لگے تھوڑے عرصہ مین کفار الگ
ہو گئے اور اہل اسلام ایک سمت صف بستہ ہوئے راوی بیان کرتا ہی کہ کفار جو آئے تھے اُنکے

ہمراہ خیمے وغیرہ نہ تھے بدون خیمہ وخرگاہ کے آئے تھے کوئی سامان اُترنے کا ہمراہ نہ تھا جو اُترتے یہ سب کے سب اُس جنگل مین ایک طرف جمع ہوگئے اور خیال کرلیا کہ زیر درخت رات بسر کرینگے جب صبح ہوگی اور اطاعت طلسم کشا کرلینگے تو اُسی لشکر مین اتر ینگے کوئی ضرورت بارگاہ وغیرہ کی نہ ہوگی لشکر اسلام جو آیا تھا اسکے ہمراہ سب سامان تھا اُسوقت جب امان ملی اور سب قتل کفار سے باز آئے اور کفار ایک طرف جاکر جمع ہوئے اور اہل اسلام ایک طرف بس اُسیوقت خیمے وبارگاہین برپا ہونے لگین بیرون باغ کوسون تک سوائے خیمون اور بارگاہون کے دوسری شے نظر نہ آتی تھی بازارین آراستہ ہوگئین لنجیات کے جھنڈے نصب کردیئے گئے لشکر اُترنے لگا ہرکارون نے آکر صاحبقران سے عرض کیا کہ کفار کے ہمراہ کوئی سامان رات کے بسر کرنے کا نہین ہی سب صحرا مین جمع ہوئے ہین آپ نے فرمایا کہ اُن لوگون سے جاکر کہو کہ جب تمنے اطاعت کرنے کا اقرار کیا ہی تو پھر لشکر مین کیون نہین چلے آتے ہو صحرا مین کیون پڑے ہو اب تو ہم اور تم ایک ہوگئے ہین جو ہمارا حال وہ تمھارا حال اب ہم پر تمھاری خبرگیری واجب ہی ہرکارے اُسطرف روانہ ہوئے صاحبقران نے سردارون سے فرمایا کہ ہمارے لشکر کے وکفار کے لشکر کے مقتولونکا حساب کرو کفار کو کسی غار مین ڈالدو اور اہل اسلام کو دفن کرو مجروحونکو شفاخانہ مین روانہ کرو اسیرونکو قیدخانہ مین سب نے عرض کیا بہت خوب بس اُسیوقت یہ سب بندوبست ہونے لگا صاحبقران فرودگاہ پر تشریف لائے وہ کام اسقدر عرصہ مین تیار کرلیا گیا جسکا کہ صاحبقران نے حکم دیا تھا بس صاحبقران فرودگاہ پر تشریف لائے بارگاہ مین فروکش ہوئے سردار اُسی طور سے رزمی پوشاک پہنے ہوئے حاضر دربار ہوئے سپہ سالار بلند اقبال تخت پر جلوہ فرما ہوئے صاحبقران دنگل شوکت بہ رونق افروز ہوئے سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے خواجہ اپنی کرسی پر اُدھر اُن سردارون نے بموجب حکم صاحبقران زخمیونکو شفاخانہ مین پہونچادیا قیدیونکو قیدخانہ مین اہل اسلام کے کشتونکو دفن کیا شمار کرکے اور کفار کو ایک غار مین ڈالدیا اُسپر ہزارون من خاک ڈالدی اور حاضر ہوکر خدمت صاحبقران مین عرض کیا کہ ہم نے شمار جو کیا تو معلوم ہوا کہ دس ہزار اہل اسلام ساحر وغیر ساحر درجہ شہادت پر فایز ہوئے اور بیس ہزار کفار کام آئے اور پانچ ہزار سردار و اہل لشکر کفار اسیر ہوئے اور دو ہزار اہل اسلام مجروح ہوئے ہمنے کشتہاے اہل اسلام کو دفن کردیا اور کفار کو غار مین ڈالدیا مگر سیماب کی لاش کو بہت تلاش کیا ہم کو پتہ نہ ملا نہ اُسکے بھائی کی لاش ملی صاحبقران نے یہ سماعت فرماکے حکم دیا کہ آج تو نہین کل ان لوگون کا دربار سمجھا جائے گا یہ بھی معلوم ہوا کہ کفار

جسقدر مجروح ہوئے اُنھون نے عرض کیا کہ یہ دریافت کرنے سے معلوم ہوگا صاحبقران نے یہ فرماکے دربار
برخاست کیا کہ اگر لشکر کفار آئے تو اُسکو بھی جگہ قیام کرنے کی دینا تاکہ وہ اُترے بس یہ فرماکے دربار برخاست
کیا سب سردار اپنے اپنے خیمے مین آئے پوشاک رزم اُتاری شب خوابی کے کپڑے پہنے کچھ کھاکر آرام کیا راوی
بیان کرتا ہے کہ یہ سب اہل لشکر اسلام و کفار و سردار تین شبانہ روز کے تھکے ہوئے تھے کیونکہ یہ جنگ مغلوبہ
تین شبانہ روز تک قائم رہی نہ کفار کے ہاتھ ہی رُکے نہ اہل اسلام کے برابر لڑا کیے خلاصہ یہ کہ چوتھے دن
جب لشکر کفار نے امان طلب کی تب سب کو راحت ملی جنگ مغلوبہ موقوف ہوئی سب آرام پذیر ہوئے
اُدھر کفارون سے ہرکارون نے صاحبقران کا پیام جاکر دیا سب کفار اُسیوقت لشکر اسلام مین چلے
آئے کیونکہ امان طلب کرچکے تھے اور اقرار کرچکے تھے کہ دین اسلام قبول کرینگے بس اس غرض سے لشکر مین
چلے آئے یہ لشکر بھی آکر ایک طرف اُترا خیمے وغیرہ لشکر اسلام نے دیے وہ برپا ہوئے اُسمین سب کفار
اُترے جو اکفار کوہ و صحرا مین منتشر ہوگئے تھے وہ بھی خبر امان سُنکے چلے اپنے اپنے لشکر مین اب جو شمار کیا
تو معلوم ہوا کہ پندرہ ہزار اہل لشکر مجروح ہوئے ہین اُن سب کو بھی اہل اسلام نے بہ حکم صاحبقران
شفاخانہ مین پہونچا دیا اُنکا بھی علاج ہونے لگا خلاصہ یہ کہ اسی ہزار ساحرون کے قریب مطیع اسلام
ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ جب صبح ہوئی صاحبقران نے دربار برخاست کیا سب سردار حاضر
دربار ہوئے دربار جب آراستہ ہوچکا صاحبقران نے حکم دیا کہ قیدیونکو لاؤ داروغہ زندان نے
اُسیوقت قیدیونکو حاضر کیا سب نے حاضر ہوکر صاحبقران و بادشاہ کو مجرا کیا سب سامنے کھڑے
ہوئے جو معزز سردار تھے اُنکو کرسیان مرحمت ہوئین وہ کرسیون پر بیٹھے اب صاحبقران نے حمد
الٰہی بیان فرمائی اور مذمت کفر سب کے دلون سے زنگ کفر برطرف ہوا مثل آئینہ کے دل صاف
ہوگئے ہر ایک صدق دل سے مطیع اسلام ہوا صاحبقران نے حکم فرمایا کہ اب تم جاکر کل اہل لشکر
کو مطیع اسلام کرو خلاصہ یہ کہ ان سردارون نے سب اہل لشکر کو بھی مطیع اسلام کیا جسقدر لشکر سیماب
و برق تاب کا تھا مطیع اسلام ہوا یہ لشکر بھی شامل لشکر ساحران کیا گیا سرکار صاحبقران سے تنخواہ
مقرر ہوئی خیمے وغیرہ رہنے کو مرحمت ہوئے جو مجروح تھے وہ بھی مطیع اسلام ہوئے جب قیدیون سے
فراغت ہوچکی اُنکا دربارہ سمجھا جاچکا اب صاحبقران طرف خواجہ کے مخاطب ہوئے فرمایا کہ تم اپنی
عیاری کا حال بیان کرو خواجہ نے اول سے آخر تک سب حال بیان کیا صاحبقران نے فرمایا کہ

نسیم کہان ہی اور زوجہ نسیم کہان ہی صاحبقران نے لوح کے دستیاب ہونے کا سب حال بیان کیا خلاصہ
یہ کہ سب نے بہت تعریف کی اور اُسیوقت خواجہ کو قریب ایک لاکھ روپیہ کے انعام ملا اب دربار مین
سرداران لشکر سیماب و برقتاب بھی حاضر ہین اُنکو بھی علی قدر مراتب جگہ افسری ساحران مین مرحمت
ہوئی ہی اُنھون نے بھی خواجہ کی عیاری اور چالاکی سُنی بہت تعریف کی جب اس کام سے بھی فراغت ہو چکی
اُسوقت صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ اب نسیم کو زنبیل سے نکالو اور اُسکو ہدایت دین اسلام
کی کرو خواجہ نے جواب دیا کہ بہت خوب یا صاحبقران میرے قیاس مین ہی کہ نسیم اطاعت اسلام ضرور
کریگا کیونکہ اُسکے بشرہ سے پایا جاتا تھا کہ یہ مطیع اسلام ہوگا اسی غرض سے مین نے اُسے قتل نہین کیا
بلکہ نذر زنبیل کر لیا صاحبقران نے فرمایا کہ پھر نکالو خواجہ نے کہا کہ نسیم جوان خوبصورت اور شکیل ہی
بس خواجہ نے نسیم کو زنبیل سے نکالا بے ہوش زنبیل مین پڑا تھا ستون بارگاہ سے باندھ دیا زبان مین
سوزن دیے اب اُسکو ہوشیار کیا اب جو ہوش آیا تو اپنے کو ستون سے بندھا ہوا پایا اور رسوسن و اعظم
و بادشاہ طلسم و صاحبقران و خواجہ عمرو کو سامنے جلوہ گر پایا اسنے قصد کیا تھا کہ آنکھین بند کر لون کہ
صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ نسیم سے کچھ کلام کرو وہ ہوشیار ہوا ہی تب خواجہ نے اُسکو سب
حال سے آگاہ کیا اور جس طور سے اُسے اسیر کیا تھا وہ سب حال بیان کیا اور کہا کہ دین اسلام قبول کر
اور اطاعت صاحبقران نسیم خاموش کھڑا سُنا کیا جب خواجہ نے اپنی تقریر ختم کی اور خواجہ نے
مذہب ساحری و جمشید و تعریف اسلام و حمد خدا بیان کی جب خواجہ یہ بیان کر چکے اُسوقت نسیم نے کہا
کہ مین جواب کیونکر دون میری زبان مین سوزن ہین کلام نہین کر سکتا ہون خواجہ نے اُسکے روبرو قلم
دوات و کاغذ رکھدیا اور کہا کہ جو کچھ تم کو کہنا ہو تحریر کرو اُسکے ہاتھ کھولدیے بس نسیم نے یہ تحریر کیا کہ پہلے یہ
بتلایئے کہ آپ نے میری جورو کو کیا کیا جب یہ بتا دیجیے گا تو مین پھر جو مجکو منظور ہی اُسکو تحریر کرونگا خواجہ
نے یہ پڑھ کے مُنھ بنا کے کہا کہ مین تمھاری جورو کو کیا جانون وہ ہضم بھی ہو گئی ہوگی اب وہ کہان یہ
جو خواجہ نے کہا نسیم نے تحریر کیا کہ اگر آپ نے میری جورو کو کھا لیا تو مجکو بھی کھا جایئے مجکو بعد اُسکے
زندہ رہنا منظور نہین ہی اگر یہ اقرار فرمایئے کہ تمھاری زوجہ موجود ہی تو جو میرے دل مین ہی وہ مین بیان
کرون خواجہ نے کہا کہ وہ کہان اُسکو مین نے کھا لیا نسیم نے کہا کہ مجکو بھی کھا لیجیے اب مین کبھی دین
اسلام قبول نہ کرونگا یہ تحریر کیا کہ افسوس مین نے اُس ناشاد کی صورت تک نہین دیکھی کہ کیسی ہی

گو نکاح ہوئے تو تین برس ہوئے اب ہین تے اُسسے طلب کر لیا تھا کہ یہ سانحہ گذرا نہ اُس کمبخت نے میری
صورت دیکھی کہ مین کیسا ہون یہ جو اُسنے تحریر کیا خواجہ نے کہا کہ پھر کیا ہو مین تو کھا گیا ہون اگر کچھ روپیہ
صرف کرو تو زندہ کی جائے اچھا تم بتاؤ کہ اگر تمھاری جورو تم کو ملے تو تم دین اسلام قبول کرو یا نہین اُسنے یہ
سُنکے تحریر کیا کہ ضرور بلکہ مین عہد کرتا ہون کہ اگر میری جورو مجکو ملے تو مین مطیع اسلام ہون اور دین اسلام
قبول کرون اور طلسم کشائی بہ خوشی اطاعت کرون یہ جب خواجہ نے لکھا ہوا دیکھا صاحبقران نے
بھی ملاحظہ فرمایا خواجہ سے کہا کہ نسیم کو رہا کردو اور اُسکی جورو کو اُسکے حوالے کرو وہ ایک حجت پیش کرتا
ہی خواجہ نے کہا کہ کیا خوب آپ تو اچھے آئے بڑے اُسکے خیر خواہ بنے اگر ایسی ہی خیر خواہی فرمایئے گا تو
خوب کام چلے گا مین اپنا نقصان کرون اُسکے حاصل ہونے مین پچیس ہزار روپیہ صرف ہوگا اُسکو مین نے
ایک مہاجن کے پاس پچیس ہزار پر رہن کر لیا وہ پچیس ہزار میرے پاس صرف ہو گئے لہذا یا تو آپ
مرحمت فرمایئے یا نسیم دے مین اُسکو فک رہن کرا کے دے دون بدون پچیس ہزار لئے اور مہاجن کو
دیئے نسیم کی زوجہ کی رہائی غیر ممکن ہی صاحبقران نے فرمایا کہ آپ پرائی جورو کے رہن رکھنے والے
کون تھے جو رہن رکھ لیا یہ بھی کوئی ظلم وستم ہی کہ اُسکی جورو کو رہن کر لیا اگر وہ دعوے کر دے تو کیا ہو
اُسوقت کیا جواب دیجیے خواجہ نے کہا کہ ہم سب کوئی ہین آپ کون ہین جو اُسکی طرف سے ایسی تقریر
فرماتے ہین بس معلوم ہوا کہ آپ بھی عجب آدمی ہین میرے دشمن ہین آپ اُس سے دعوے کرا دیجیے
دیکھون وہ میرا کیا کرتا ہی میرا لوحکے حاصل کرنے مین اور اس عیاری مین بہت روپیہ صرف ہوا آپ نے
صرف ایک لاکھ روپیہ دیا مین نے ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ صرف کیا پہلے وہ پچاس ہزار مرحمت فرمایئے
پھر اور کچھ تقریر فرمایئے مین خود آپ پر اپنے روپیون کا دعوے کرونگا چونکہ مین ایک مہاجن کا قرضدار
تھا آپ کے کام کو جاتا تھا کہ وہ راہ مین مل گیا اُسنے پکڑ لیا اور کہا کہ چلو میرے مکان پر مین تم کو
اپنے گھر مین بند کر رکھونگا اُسوقت تک کہ جب تک تم میرا روپیہ نہ دوگے مین نے پہلے اُس پر دباؤ
ڈالا کہ مین صاحبقران کے کام کو جاتا ہون اگر اُنکا کام نہ ہوگا تو انکا نقصان ہوگا وہ تمام تمھارے
گھر بھر کو قتل کروا ڈالین گے اُسنے ایک نہ سُنی اور کہا کہ مین نہ مانونگا تم جاؤگے کہان بعد مدت کے تو ملے
ہو مین تمھاری تلاش مین پھر رہا تھا یہ کہکر اُسنے اپنے نوکرون کو حکم دیا کہ انکو پکڑ لو اور مکان پر لے چلو
اگر یہ باسانی اپنے آپ سے چلین اگر یہ کچھ سختی کرین تو انکو باندھ لو اب جانے ندو یہ جو اُسنے اپنے

نوکرون سے کہا وہ سب کے سب کہنے لگے کہ خواجہ چلو اگر یون نہ چلوگے تو ہم زبردستی لیے چلین گے مین نے دیکھا کہ آبرو جاتی ہی اب کیا تدبیر کرون اگر ساتھ جاتا ہون تو حمزہ کا کام معطل رہتا ہی آبرو جاتی ہی اب کیا تدبیر کرون فکر کرتے کرتے یہ ذہن مین آیا کہ نسیم کی زوجہ کو اسکے پاس رہن کرون اگر یہ مان جائے مین نے مہاجن سے کہا کہ اسوقت میرے پاس کچھ روپیہ نہین ہی ایک کنیز ہی سر سے پاؤن تک جواہرات مینے ہوئے ہی مین اُسکو تمھارے پاس پچیس ہزار روپیہ پر رہن کیے دیتا ہون جسوقت روپیہ دونگا فک رہن کرلونگا پہلے اُسنے انکار کیا جب مین نے اُسکو دکھایا اُسنے جب اُسکو دیکھا تب اُسنے کہا کہ اچھا رہن کردو مگر ایک شرط ہی کہ ایک رقعہ لکھدو کہ مین نے اس عورت کو مع اسقدر اسباب کے فلان مہاجن کے پاس رہن کیا ہی مبلغ پچیس ہزار روپیہ پر مین جسوقت اسکا روپیہ ادا کرونگا اُسوقت اسکو فک رہن کرلونگا مین نے کہا کہ یہ کیون لکھون اُسنے کہا کہ اس غرض سے کہ شاید تم یہان رہن کرو اور اُسکے بعد جاکر دعوے کرو کہ میری لونڈی اسقدر زر و زیور لیکر بھاگ گئی ہی فلان مہاجن کے یہان ہم کو اُسکا پتہ ملا ہی کہ ہی بس اُسیوقت میری خانہ تلاشی ہونے لگے گی وہ تو وہان موجود ہوگی ضرور نکل آئے گی مین بھی باندھا جاؤنگا اور میرا گھر پھر آپ کا کیا نقصان ہوگا آپ اور خوش ہونگے وہ عورت آپ کو مع آپ کے مال کے دے دی جائیگی مجکو سات برس کی قید ہوگی سب مال ضبط سرکار ہوگا اعتبار الگ میرا جائے گا اہل برادری مین الگ بدنام ہونگا ہان اگر یہ تحریر میرے پاس ہوگی تو یہ ہوگا کہ جب ہرکارے سپاہی آئینگے تو مین اُنکو یہ تحریر دکھا دونگا میری آبرو بچ جائے گی خلاصہ یہ کہ مین نے وہ کاغذ لکھکر اُسکے حوالے کیا اور نسیم کی زوجہ کو اب پچیس ہزار روپیہ ملے تو مین ابھی لادون صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم بھی ایک آفت کے پرکالے ہو ابھی بیان کرچکے ہو کہ مین نسیم کی زوجہ کے مکان سے اُسکی شکل بنکر میانہ مین بیٹھکر آیا ہون اب یہ کہتے ہو تمھاری کس بات کا اعتبار کیا جائے تم تو عورت کی صورت پر تھے مہاجن نے تم کو کہان دیکھ لیا جو پکڑ لیا خواجہ نے کہا کہ آپکی بھی کیا باتین ہین کیا مین ہمہ وقت عورت بنا رہا جب راہ مین کسی مقام پر شب ہوگئی کہارون نے میانہ رکھدیا مین نے اپنی صورت کی پتلی بنا کر میانہ مین بٹھادی مین خود نکل کر جب وہ سو گئے صحرا مین پھرنے لگا جب صبح ہوئی گلیم اوڑھکر چلا آیا میانہ مین بیٹھ گیا یا جب دن کو دم گھبرایا اُسوقت بھی یہی تدبیر کرکے میانہ سے گلیم اوڑھکر باہر نکل آیا پتلی رکھدی کہ کہارون کو معلوم ہو کہ بی بی میانہ مین ہین صحرا کی سیر کرنے لگا اسی حالت مین مہاجن

سے سامنا ہوگیا ہین یہ جانتا تھا کہ یہ سانحہ ہوگا تو کبھی باہر نہ آتا اُسوقت مین آپ سے یہ کہنا بھول گیا تھا
خلاصہ یہ کہ پچیس ہزار روپیہ نسیم دے مین اُسکی جورو لادون صاحبقران نے فرمایا کہ مین ایسے فقرے بہت
سے تمھارے جانتا ہون نسیم کو اختیار ہی چاہے وہ دے چاہے نہ دے اگر اُسکو جورو کی محبت ہوگی وہ
دے گا خواجہ نے کہا کہ پھر آپ کو کیا مطلب ہی اور کیا غرض ہی جو آپ دخل دیتے ہین مین نے آپسے تو نہین
کہا تھا کہ میرا روپیہ نسیم سے دلا دیجیے مین اُس سے باتین کر رہا تھا آپ نے بیکار دخل دیا صاحبقران
نے فرمایا کہ اُسکو رہا کر دیجیے پھر اُس سے تقریر کیجیے خواجہ نے کہا کہ اگر وہ رہا ہوکر میرے اوپر حملہ کرے
کیونکہ مجھسے جلا ہوا ہی تو مجکو کون بچائے گا صاحبقران نے فرمایا کہ اسقدر ساحر یہان بیٹھے ہوئے
ہین دوسرے میرے پاس لوح ہی کیا وہ ان سب کو ہلاک کرکے تم کو قتل کرے گا خواجہ نے یہ سُنکے اُن
ساحرون کی طرف دیکھ کر کہا کہ آپ لوگ میری کمک کرینگے اگر نسیم میرے اوپر حملہ کرے گا سب نے
کہا کہ ہان آپ اطمینان رکھین جب تک ہمارے دم مین دم ہی ہم آپ کو نہ جانے دینگے جب یہ خواجہ
نے اُن سب کی زبانی سُنا اُسوقت نسیم کی زبان سے سوزن لی اور کمند سے رہا کیا نسیم نے رہا ہوکر
صاحبقران کو مجرا کیا صاحبقران نے اُسکو کرسی مرحمت کی نسیم نے پہلے ہی دل مین خیال کر لیا
تھا کہ ان لوگون سے مقابلہ کرنا بیکار ہی جب اس بندوبست پر یہ یہان پہونچ گئے اور سیماب وغیرہ
قتل ہوگیا اور لوح ہاتھ سے نکل گئی اور اتنے زبردست ساحرون نے اطاعت کی تو مین کیا چیز
ہون بیکار ان سے لڑکے اپنی جان دینا ہی اور کچھ فائدہ نہین ہی یہ لوگ ضرور تائید یافتہ اور صاحب
اقبال ہین بس تجکو بھی لازم ہی کہ انکی اطاعت کر اور دین اسلام قبول کر اور اپنی زندگی براحت و آرام بسر کر
تیری ابھی نئی شادی ہوئی ہی زوجہ کے ہمراہ بہ خوشی و راحت کے زندگی کو بسر کر یہ سوچ چکا تھا اسی سبب
سے اُسنے اپنی جورو کو عمرو عیار سے طلب کیا تھا خواجہ نے جب یہ بات کہی کہ مین نے کھا لیا اب
وہ کہان اُسنے خواجہ سے کہا تھا کہ مجکو بھی قتل فرمایئے جب اُسنے بہت اصرار کیا اور اس امر کا اقرار
کیا کہ اگر میری جورو مجکو مل جائے تو مین دین اسلام قبول کرون تب خواجہ نے کہا کہ مین نے پچیس
ہزار پر رہن کر لیا ہی روپیہ دو مین لادون جب خواجہ نے صاحبقران کے کہنے سے نسیم کو رہا کیا
نسیم سامنے صاحبقران کے کرسی پر بیٹھا جب یہ بیٹھ چکا اُسوقت اُسنے صاحبقران سے
کہا کہ یا صاحبقران میری جورو مجکو مل جائے تو مین آپکی اطاعت کرون اور دین اسلام بھی

قبول کرون صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ نسیم کی زوجہ کو نسیم کے حوالہ کرو وہ اس شرط سے مسلمان ہوتا
ہی کہ میری زوجہ مجکو مل جائے تو مین دین اسلام قبول کرون وہ ایک حجت شرعی پیش کرتا ہی اب تم کو دینا
ہوگا خواجہ نے کہا کہ جسوقت تک پچیس ہزار روپیہ نہ ملے گا اُسوقت تک نسیم کی زوجہ کا ملنا دشوار ہی
صاحبقران نے فرمایا کہ بیکار کو کیون فقرہ کرتے ہو خواجہ نے کہا کہ اچھا فقرہ ہی سہی مین ہرگز ہرگز
بدون روپیہ دیئے ہوئے نہ دونگا وہ رہن ہی جب یہ خواجہ نے کہا نسیم نے صاحبقران سے عرض
کیا کہ یا طلسم کشا آپ نہ بولین خواجہ سے مین گفتگو کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا تم جانو اور خواجہ
بس نسیم نے خواجہ کیطرف منھ کرکے خواجہ سے کہا کہ یا خواجہ میری زوجہ مجکو مرحمت فرمایئے خواجہ نے کہا کہ
آپ پچیس ہزار روپیہ مجکو دیجیے مین نے تو مہاجن کے پاس رہن رکھو لیا ہی مین اُسکو روپیہ دیکر لا دون
نسیم نے کہا کہ اچھا آپ اسکا اقرار کرتے ہین کہ پچیس ہزار روپیہ لیکر میری زوجہ مجکو مرحمت فرمایئے گا
خواجہ نے کہا کہ ضرور بس اُسیوقت نسیم نے سحر کیا کہ ایک پتلی پیدا ہوئی اُس سے کہا کہ فلان مقام پر
میرا روپیہ جمع ہی اُسمین سے پچیس ہزار لے آوہ پتلی غائب ہوگئی جب وہ پتلی چلی گئی اب نسیم نے خواجہ
سے کہا کہ لایئے میری زوجہ کو خواجہ نے جواب دیا کہ روپیہ مجکو دیجیے مین جاکر مہاجن کو دون وہ مجکو
آپ کی زوجہ حوالے کرے مگر ایک امر کا خیال رہے کہ صرف زوجہ ملے گی زیور وغیرہ نہ ملے گا اُسکو نہ طلب
فرمایئے گا نسیم نے جوابدیا کہ بہت خوب مجکو منظور ہی یہ کہکر نسیم نے صاحبقران سے کہا کہ یا طلسم
کشا مین خواجہ کو پچیس ہزار روپیہ دیتا ہون موافق اُنکی طلب کے اور زیور وغیرہ سے بھی
دست بردار ہوتا ہون مگر اب کوئی فقرہ وغیرہ نہ ہو صاحبقران نے خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ خواجہ
نسیم کی جورو اب اصلی دینا کوئی دوسری عورت ندینا تم کو ہمارے سر کی قسم تمنے جو کہا وہ اُسنے قبول کیا
اب اُسکے ساتھ فقرہ و فریب نہ کرنا خواجہ نے کہا کہ آپ کے سر کی قسم مین اسکی زوجہ اصلی اسکو دونگا
کوئی فقرہ و فریب نہ کرونگا یہ روپیہ تو دین صاحبقران نے فرمایا کہ ای نسیم تم اطمینان رکھو
تمھاری زوجہ تم کو مل جائے گی اب کوئی فریب نہ ہوگا نسیم خاموش ہو رہا کہ اتنے عرصہ مین وہ پتلی روپیہ
لے کر آئی سامنے نسیم کے رکھدیا نسیم نے خواجہ کو دیا خواجہ نے اُسکو پرکھ کے نذر زنبیل کیا
اور نسیم کی زوجہ کو زنبیل سے نکالا وہ ایک لنگا ٹاٹ کا اور کرتی پہنے ہوئے تھی نسیم کے حوالے
کیا گو نسیم نے اُسکو دیکھا نہ تھا مگر اُسکی تصویر نسیم کے پاس تھی نسیم نے تصویر نکالی زنبیل سے

اُسکی صورت کو بلایا سر مو فرق نہ پایا صاحبقران نے دیکھا کہ یہی تمھاری زوجہ ہی نسیم نے کہا کہ جی ہان ہی اب
صاحبقران نے نسیم سے پوچھا کہ تم نے اپنی زوجہ کو پایا اُسنے کہا جی پا یا اب زوجہ نسیم سے صاحبقران
نے پوچھا کہ تم کہان تھین یہ کیا واقعہ گذرا اُسنے کہا کہ مین اپنے مکان مین تھی کہ میرے شوہر کے پاس
سے نامہ گیا میری طلب مین میرے باپ نے مجکو رخصت کیا میرے عزیز مجھسے ملنے کو آئے ایک
ساہوکار کی لڑکی میری ہم سن تھی وہ بھی مجھسے ملنے کو آئی وہ مجکو الگ ایک کمرہ مین لے گئی اُسنے کچھ
باتین مجھسے کین اور ایک پڑیہ مجکو دی کہ اسکو کھا لو تم کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی مین نے جیسے وہ
پڑیہ کھائی پھر مجکو خبر نہین کہ میرے اوپر کیا گذری ابھی میری آنکھ کھلی ایک آدمی نے مجھسے کہا کہ جا تجکو
خواجہ سلامت نے طلب فرمایا ہی سب کپڑے وغیرہ میرے اُتار لیے یہ ٹاٹ کا پائجامہ اور کرتی پہنا
دی اور یہان پہونچا دیا ہین آپ لوگون سے واقف نہین ہون کہ آپ کون لوگ ہین صاحبقران
نے فرمایا کہ تو دیکھ ان مین تیرا شوہر کون ہی اُسنے کہا کہ مین نے شوہر کی صورت تک نہین دیکھی جو پہچانون
مگر مین دیکھتی ہون کیونکہ جب شادی ٹھہری تھی تو تصویر میرے شوہر کی میرے باپ کے پاس گئی تھی
اُنھون نے مجکو دکھائی تھی کہ تمھاری شادی اسکے ہمراہ کی جاتی ہی تم کو منظور ہی مین نے وہ تصویر
دیکھی تھی کچھ مجکو خیال سا ہی اگر اُس صورت کا آدمی یہان ہوگا تو مین پہچان لونگی یہ کہکر وہ دیکھنے لگی
نسیم خاموش بیٹھا ہوا ہی اُسنے نسیم کے قریب آکر بغور دیکھا اور پہچان کر نسیم کا ہاتھ پکڑ لیا اور
کہا کہ یہ میرا شوہر ہی اسی کے ساتھ میری شادی ہوئی تھی بس صاحبقران نے زوجہ نسیم سے
فرمایا کہ جب سے تو پڑیہ کھا کے بیہوش ہوئی آج تجکو ہوش آیا اُسنے کہا کہ جی ہان اب صاحبقران نے
نسیم سے فرمایا کہ تمھاری زوجہ تم کو ملی اب تم بھی اپنا وعدہ پورا کرو اُسنے کہا کہ بہت خوب بس نسیم اُسیوقت
مع اپنی زوجہ کے صدق دل سے مطیع اسلام ہوا اور اُسنے اطاعت صاحبقران قبول کی اب نسیم سے
صاحبقران نے فرمایا کہ تم اپنی زوجہ کو لے جاؤ اور اسکو کپڑے وغیرہ پنھاؤ اُسنے کہا کہ بہت خوب
بس نسیم اپنی زوجہ کو لے کر اپنے مکان پر آیا کیونکہ اُسکا مکان اُسی دربند مین تھا اُسکو وہان لاکر کپڑے
وغیرہ سے آراستہ کیا خواجہ کی عیاری کا سب حال بیان کیا وہ بہت حیران ہوئی نسیم اپنی زوجہ کو
مکان مین پہونچا کر پھر دربار مین آیا یہان صاحبقران نے بعد نسیم کے چلے جانے کے لوح کو ملاحظہ
فرمایا تو ایک حرف اُس پر تحریر نہ پایا سوائے کچھ لکیرون کے اب صاحبقران حیران ہوئے بادشاہ

وغیرہ سے فرمایا کہ لوح تو کچھ خبر نہین دیتی ہی نہ اسپر کچھ تحریر ہی اسکا کیا سبب ہی سب فکر کرنے لگے اور سوچنے لگے اور صاحبقران بھی دریاے فکر مین غوطہ زن ہوئے غواصی کرنے لگے کہ اُدھر سوسن کو خیال آیا اُسنے سر اُٹھا کر عرض کیا کہ یا صاحبقران آپ اندیشہ نہ فرمایئے میرے خیال مین ایک امر آیا ہی اس لوح کے ساتھ ایک صندوقچہ بھی تھا اُسکی بھی اسی طور سے حفاظت کی جاتی ہی جس طور سے لوح کی جب مین نے لوح کو نسیم کے سپرد کیا ہی تو اُس صندوقچہ کو نسیم سے پوشیدہ لے جا کر ایک مقام پر دفن کر دیا ہی مین وہ صندوقچہ لاتی ہون اُس سے آپ کا مطلب ظاہر ہو گا کیونکہ مین نے اکثر اپنے بزرگون سے سُنا ہی کہ جب تک یہ صندوقچہ نہ کھولا جائے گا اُسوقت تک لوح کی حالت ظاہر نہ ہو گی اس سے تدبیر لوح کے پڑھنے کی معلوم ہو گی بس مین وہ صندوقچہ لاتی ہون آپ اطمینان رکھین یہ کہکر وہ رخصت ہو کر صاحبقران سے اُس مقام پر آئی جہان اُسنے وہ صندوقچہ دفن کر دیا تھا زمین کو کھود کر صندوقچہ نکالا اور وہ صندوقچہ لے کر صاحبقران کی خدمت مین آئی اتنے عرصہ مین نسیم بھی آگیا بس سوسن نے وہ صندوقچہ صاحبقران کو نذر دیا صاحبقران نے وہ صندوقچہ کھولا اُسمین سے ایک پرچہ کاغذ کا اور چند دانے مروارید کے اور ایک اکہ الماس کا نکلا اُس پرچہ پر تحریر تھا کہ طلسم کشا کو معلوم ہو کہ جب لوح اور صندوقچہ ہاتھ لگے تو اُس صندوقچہ مین چند دانے مروارید کے ہونگے وہ مروارید طلسم کشا لے اور ایک اکہ الماس کا ہو گا اُسکو طلسم کشا اپنے بازو پر باندھے اُسکے سبب سے اُس پر کسی ساحر کا سحر اثر نہ کرے گا طلسم کشا کو معلوم ہو کہ اُسوقت تک لوح کے حرف نہ ظاہر ہونگے جسوقت تک یہ لوح چشمۂ زرمزم مین تین مرتبہ غوطہ نہ دی جائیگی اور اسکو زرمزم جادو کے دل کی دھونی نہ دی جائے گی زرمزم جادو اُسی چشمہ کا مالک ہی اُسکے قتل کی تدبیر یہ ہی کہ جب طلسم کشا اُس مقام پر پہونچے تو اس لوح کو چشمہ مین غوطہ دے ادھر غوطہ دے گا چشمہ مین جوش پیدا ہو گا اور زرمزم جادو چشمہ سے نکلے گا اور طلسم کشا پر حملہ کرے گا بس طلسم کشا کو لازم ہی کہ تلوار پر یہ اسم جو اس قرطاس کے حاشیہ پر لکھا ہی دم کرکے زرمزم کے حملہ کو رد کر کے اپنا وار کرے بس اس طور سے وار کرے کہ ایک ہی وار مین اُسکا کام تمام ہو بس جب وہ مر کر گرے فوراً اُسکے پیٹ کو چاک کرے اور دل کو نکالے اور آگ پر رکھے جب دھوان بلند ہو اُسکی دھونی دے اس لوح کو بس لوح کی تحریر ظاہر ہو گی جب تحریر لوح ظاہر ہو اُسوقت لوح سے جو حکم ہو اُسپر عمل کرے تلاش چشمہ زرمزم مین اکیلا طرف مشرق کے جائے

کوئی ہمراہ نہ ہو یہانتک کہ عیار بھی ہمراہ نہ ہو یہ دیکھکر اور تحریر پاکر صاحبقران نے سب سردارون سے یہ حال کہا اور اُن سب سے رخصت ہوکر خواجہ وغیرہ کو اُسی مقام پر چھوڑکر طرف مشرق کے تلاش چشمۂ زمزم مین روانہ ہوے یہانتک کہ ایک صحرا مین پہونچے اُس صحرا کو سبزہ و گل سے بھرا ہوا پایا ہر طرف بہار کا سمان تھا تمام اشجار اثمار سے پُر تھے ہوا کے جھونکون سے جھوم رہے تھے زمین کو چوم رہے تھے اُس صحرا مین ایک چشمہ تھا کہ آب صاف و شفاف سے مملو تھا ایسا پانی اُسکا صاف تھا کہ تہ زمین نظر آتی تھی اُس چشمہ کے لب گردان سنگ مرمر کے تھے اُسپر بخط جلی تحریر تھا کہ این چشمۂ زمزم یہ جو صاحبقران نے تحریر پایا بسم اللہ کہکر پٹری پر بیٹھ گئے یا یزدان پاک فرماکر گلے سے لوح اُتار کر اُسمین غوطے دیے جب دو مرتبہ غوطہ دے چکے اور تیسرے مرتبہ غوطہ دینے کے قصد سے لوحکو چشمہ مین ڈالا اور لوح پانی مین غرق ہوئی پانی مین جوش پیدا ہوا اور خروش اور شعلے نکلنے لگے آواز مہیب آئی کہ او طلسم کشا لیا غضب کرتا ہے کیا سب ساکنان طلسم مر گئے و حاکمان دربند جو تو یہانتک پہونچا اور لوح پر تیرا قبضہ ہوا یا سب نمک حرام ہو گئے اور تیری شراکت کی یہ صدا جو آئی اور پانی مین جوش جو پیدا ہوا صاحبقران نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی کوئی صدا دینے والا نظر نہ آیا صاحبقران حیران تھے کہ یکایک چشمہ مین سے ایک ساحر بدمست بادہ کبر و نخوت سے بہت زبردست جھولی دوش پر پڑی ہوئی آنکھ و ناک سے شعلہ نکلتے ہوئے ہر بن مو سے شعلہ ہاے آتشین پیدا دونون آنکھین سرخ ہو رہین ہین ترسول ہاتھ مین غصہ بات بات مین بصد جوش و خروش نکلا اور پکارا کہ او طلسم کشا ٹھہر جا مین تیری جان کا ملک الموت آپہونچا منم زمزم جادو مالک چشمہ زمزم کے گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی ای طلسم کشا ٹھہر جا مین تیرا مرد مقابل ہون معلوم ہوتا ہے کہ سب ساکنان طلسم تجھ سے مل گئے تیری اطاعت کرلی نمک حرامی پر کمر کس لی مین کب چھوڑتا ہون یہ کہکر جست کرکے باہر چشمہ کے آیا آتے ہی صاحبقران پر سحر کیا صاحبقران نے عکس لوح اُسپر ڈالا وہ مُنھ کو پھیر کر پیچھے ہٹا کہ ایسا نہ ہو سحر فراموش ہو صاحبقران نے لوح کو تیسرا غوطہ دیا اور خود بھی جست کرکے کنارے چشمہ سے زمین پر آئے برابر زمزم جادو کے اور فرمایا کہ او نابکار کیا بیہودہ گفتگو کرتا ہے اسی مین خیریت ہے اور تیرے لیے بہتر اسی ہے کہ میرے قدمون کو بوسہ دے اور دین اسلام اختیار کر ورنہ تیرا زندہ بچنا میرے ہاتھ سے محال ہے

زمزم جادو

زمزم جادو نے برہم ہو کر کہا کہ او طلسم کشا مین نمک حرام نہین ہوں مین تجکو زندہ نہ چھوڑونگا کہ تو یہانسے جاسکے بلکہ تو خود میری اطاعت کر اور رومال سے ہاتھ باندھ کر میری خدمت مین حاضر ہو مین تیری خطا بادشاہ طلسم سے معاف کرا دونگا اور دین اسلام کو ترک کر تو تو تیری جان بچے گی ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہوا کہ تیری قضا آئی ہے بہت بیہودہ بکتا ہے تو حملہ کر زمزم نے کہا تو حملہ کر مین پہلے حملہ نہ کرونگا صاحبقران نے فرمایا جب میرا خدا مجکو تیرے ہاتھ سے بچائے گا تو مین تجھ پر حملہ کرونگا زمزم نے کہا کہ معلوم ہوا تجکو اپنے خدا پر بڑا بھروسہ ہے لے مین حملہ کرتا ہوں یہ کہکر سحر کیا صاحبقران نے عکس لوح ڈالا وہ شعلہ جو اسکے سحر سے ظاہر ہوا تھا اور صاحبقران کی طرف چلا تھا ایک مرتبہ عکس لوح سے فرو ہو گیا اُسنے کئی سحر کیے کسی سحر نے جب صاحبقران پر اثر نہ کیا تو یہ بہت عاجز ہوا اسنے خیال کیا کہ طلسم کشا پر بہ سبب لوح کے سحر اثر نہ کرے گا یہ یون ہرچوٹ کھائے گا تو صرف ساحر نہین ہے بلکہ فنون سپہ گری سے بھی ماہر ہے اسکو تلوار سے قتل کرے یہ سوچکر دل مین اور تلوار علم کرکے صاحبقران پر حملہ کیا جیسے ہی تلوار اُسکی قریب سر آئی صاحبقران کی آنکھ لڑی ہوئی تھی تلوار کا قریب آنا تھا اب جو تھپکی دی تلوار پٹ پڑی آپنے پنجہ بلے دراز کرکے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار کے قبضہ پر قبضہ کیا ہاتھ مروڑ کر تلوار چھین لی اور اُسکا ہاتھ چھوڑ دیا کہ اور کوئی حربہ کر اُسنے خنجر کمر سے لیا اور صاحبقران پر حملہ کیا صاحبقران نے اُسکے حملہ کو رد کرکے عقرب سلیمانی پر اُس اسم کو دم کرکے جو کہ حاشیہ کاغذ پر تحریر تھا اب جو ہاتھ مارا تلوار مثل برق کوند کر سر پر آئی اُسنے سپر ہائے سحر کو اپنے سر کی پناہ کیا مگر یہ تلوار کب رکتی تھی مثل برق جہندہ کے گری سر و گردن کو قلم کرتی ہوئی زمین مین در آئی برابر دو حصہ کر دیے زمزم کا مر کر گرنا تھا کہ ایک شور برپا ہوا آندھی سیاہ اُٹھی برف باری سنگ باری ہوئی تاریکی ہوگئی صاحبقران نے لوح کو چمکایا روشنی ہوئی اُسی روشنی مین صاحبقران نے جست کرکے برابر زمزم کے پہونچکر اُسکا دل سینہ سے نکالا دل زمزم پر قبضہ کیا وہ تاریکی وغیرہ برطرف ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من زمزم جادو بود ایک طائر اُسکی لاش سے پیدا ہوا وہ یہ چلاتا ہوا بھاگا کہ اے ساکنان طلسم آگاہ ہو کہ طلسم کشا نے لوح پائی چشمہ زمزم مین غوطا بھی دیا مجکو مثل پانی کے گھونٹ کے پی گیا اور میرا خون کنارے چشمہ زمزم کے بہایا اب طلسم ہرگز ہرگز نہ بچے گا طلسم ضرور فتح ہوگا یہ آواز دیتا ہوا وہ طائر اُڑتا ہوا طرف طلسم کے راہی ہوا یہاں جب روشنی ہوئی صاحبقران

نے لکڑیان خشک جنگل سے جمع کین اور چقماق پتھری سے آگ نکالی لکڑیون کو جلایا اُسپر وہ دل زمزم جادو
کا رکھا اب جو دھوان بلند ہوا صاحبقران نے لوح کو دھونی دی جب سب دل جل گیا اب جو
صاحبقران نے وضو کرکے لوح پر نگاہ کی تو لوح کے سب حرف ظاہر ہوئے آب طلائی سے لکھے ہوئے
تھے مثل نگینون کے چمک رہے تھے صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا یہ تحریر تھا بعد بسم اللہ کے ای طلسم کشا
آگاہ ہو کہ جب تم کو لوح طلسم دستیاب ہو اور بعد غوطہ دیئے چشمہ زمزم کے اور دل زمزم جادو کی دھونی
کے بعد تحریر لوح ظاہر ہو تو تجکو لازم ہی کہ تو دربند سوسن و دربند اعظم کو فتح کر اگر سوسن جادو و اعظم جادو
تیری شراکت بھی کرین تب بھی تو ان دربندون کو فتح کر یقین ہی کہ یہ دونون تیری شراکت ضرور کرین بس
تو چشمہ زمزم سے دہنی طرف روانہ ہونا ایک کوہ فلک شکوہ تجکو نظر آئے گا اُس کوہ فلک شکوہ کے اُس
پار جانے کی تدبیر یہ ہی کہ لوح کو سر پر رکھنا اور یہ کہنا کہ ای لوح مجکو اُس پار کوہ کے پہونچا دے آنکھین
بند کر لینا ایک مرکب پرند پیدا ہوگا وہ تجکو اُس پار پہونچا دیگا جب یہ صدا آئے کہ آنکھین کھولدو جب
چشم کو وا کرنا جب تو اُس پار کوہ کے پہونچے گا تو تجکو ایک جنگل سوسن کا نظر آئے گا جسقدر درخت
اُس جنگل مین ہونگے سب سوسن کے ہونگے جب سے تیرے قدم وہان پہونچین گے ہر طرف سے یہ صدا
آئے گی کہ لینا پکڑنا طلسم کشا آگیا یہان سے زندہ جانے نہ پائے مار لو وہ درخت خود بخود اپنے مقام سے
حرکت کرکے تیرے اوپر چلین گے تو لوح کو اُسی طور سے سر پر رکھے رہنا بالکل تجکو گزند نہ پہونچیگا بلکہ
تیغ سے قتل کرتا ہوا برابر چلا جانا جب وسط جنگل مین پہونچے گا تو ایک بہت بڑا درخت سوسن کا ہوگا
اُسپر ایک طائر بیٹھا ہوگا وہ تجکو دیکھکر اور منقار کھول کر تیرے تکلیف پہونچانے کی خاطر سے تیری
طرف آئے گا تجکو لازم ہی کہ تو تیر سے اُسکو قتل کرنا بس جو اسم حاشیہ لوح پر لکھا ہی اسکو پیکان تیر پر
دم کرکے اور اُس طائر کو تاک کر مارنا اُسکے مُنھ پر ایک داغ سیاہ ہی بس اسقدر اندازے سے
نشانہ لگانا کہ ناوک نشانہ پر بیٹھے اگر نشانہ نے خطا کی تو یاد رکھنا کہ تو تا بہ کمر پتھر کا ہو جائیگا اسیطور
سے دوسرا تیر لگانا اگر وہ بھی خطا کرے گا تو تا بہ سینہ تو پتھر کا ہوگا اسطور سے لگانا کہ تیسرا تیر خطا
نہ کرے اگر ابکی مرتبہ نشانہ خطا کرے گا تو تو بالکل پتھر کا ہو گا پھر عمر بھر رہائی نہ ہو گی خیر اگر تو اُس
طائر کو قتل کرے اور وہ طائر مر کر گرے جس مقام پر وہ طائر گرے اُس مقام پر تو بھی جانا اور پکار کر
کہنا کہ ای تخزن جادو جلد باہر آ اور میری اطاعت کر کیونکہ ملکہ سوسن جادو نے میری اطاعت

ہی لوح طلسم پر میرا قبضہ ہوا مین نے بموجب ہدایت لوح یہان آکر نگران سوسن پرست کو قتل کیا اُسکے مرنے سے صحراے سوسن مین آگ لگ گئی سب درخت سوسن مع درخت بزرگ کے جلکر خاک سیاہ ہو گئے دربند سوسن فتح ہو گیا جو اشیا یہان بانیان طلسم نے میرے لیے رکھے ہین وہ مجکو دو تاکہ مین اُنپر قبضہ کرون جب تم یہ پکار کر کہو گے تو ایک ساحر کبیر آسن زمین سے پیدا ہو گا وہ تمھارے قدمون پر سر رکھے گا اُسکو مطیع اسلام کرنا اُسکے ہمراہ جانا جو اشیا بانیان طلسم نے تمھارے لیے اس دربند مین رکھے ہین اُسکی فرد اُس سے لیکر اپنے دستخط بنا دینا اب تم کو اختیار ہے چاہے اُسکے قبضہ مین رہنے دو چاہے اور کسی کے سپرد کرو اسکے بعد پھر لوح کو دیکھنا جو لوح حکم دے اُسکو بجا لانا راوی بیان کرتا ہے کہ جس طور سے لوح مین تحریر تھا صاحبقران نے اُسی طریقہ سے سب کام کیا طہران جادو کو تیسرے نشانہ مین قتل کیا اُسکے قتل ہوتے ہی تمام صحرا مین آگ لگ گئی بس جہان پر وہ گرا صاحبقران نے اُسی مقام پر پہونچکر وہی کلمات تعلیم کردہ لوح زبان سے فرمائے مخزن جادو نے آکر اطاعت کی اپنے مکان پر گیا تمام کوٹھریان کھولکر دکھائین ہر ایک کوٹھری مین برابر صندوق زر و جواہر سے بھرے رکھے تھے اُنپر یہ تحریر تھا کہ اپنا مال طلسم کشا لے بس صاحبقران نے مخزن جادو سے فرد لیکر اُسپر اپنے دستخط فرمائے اور وہ سب مال اُسی کے سپرد کیا اور فرمایا کہ جب ہم بعد فتح طلسم جشن کرینگے اُسوقت تم یہ مال و دولت لیکر حاضر ہونا اُسنے کہا کہ بہت خوب ایک شب مخزن جادو نے صاحبقران کو مہمان کیا دوسرے دن بوقت سحر صاحبقران نے نماز سے فراغت فرما کے لوح کو ملاحظہ فرمایا بعد بسم اللہ کے تحریر تھا کہ جب دربند سوسن کو فتح کر چکے طلسم کشا کو لازم ہے کہ بوقت سحر طرف جنوب کے روانہ ہو شمال کی طرف طلسم کشا کا لشکر ہوگا بس جب راہ طے کرکے ایک صحرا مین طلسم کشا پہونچے گا تو اُسکو ایک صحراے پُر بہار ملے گا اُس جنگل مین ایک دریا روان ہوگا طلسم کشا اُسکے کنارے جا کر کھڑا ہو اور یہ اسم پڑھے ایک کشتی دریا مین پیدا ہوگی اُسپر ایک کمرہ نقرئی بنا ہوگا بس جب وہ کشتی کنارے پر پہونچے طلسم کشا کو لایق و لازم ہے کہ جست کرکے اُس کشتی مین سوار ہو مگر اسطور سے جست کرے کہ کشتی مین جا کر گرے پانی مین نہ گرے اگر پانی مین گریگا تو غرق ہو جائے گا نہ اُبھرے گا وہ دریا دریاے فنا ہے اُس دریا کا کنارہ عدم سے ملا ہے جب طلسم کشا کشتی مین سوار ہووے تو یہ اسم پڑھے وہ کشتی ایک طرف کو روانہ ہوگی اور کنارے پر

جاکر پہونچے گی طلسم کشا کشتی سے اُترے اور طرف جنوب کے چلے ایک ٹ ور ایک صحرا سے پر بہار ملیگا اُس جنگل مین ہزارون درخت ہونگے جسمین سر انسان کے بجائے ثمر کے ہونگے اُن سرونمین ایک سر بہت بڑا سب سرون سے وسط مین ایک درخت کلان کے بالاے شاخ لگا ہوگا طلسم کشا کو لازم ہی کہ تیر کو کمان مین پیوست کرے اور وہینی آنکھ پر اُس سر کے لگائے ادھر خدنگ نشانہ پر بیٹھے گا ایک شعلہ پیدا ہوگا اُسکے پیدا ہونے سے تمام جنگل مین آگ لگ جائیگی سب سر و درخت جلنے لگین گے جب سب سر اور درخت جلکر خاک ہو جائین اور صحرا بالکل صاف ہو جائے اُسوقت طلسم کشا اُس مقام پر بیٹھکر یہ اسم پڑھے جب ساتوین دفعہ اسم پڑھنے لگے گا تو ایک شیر ببر پیدا ہوگا اُس سے خوف نہ کرے جب وہ قریب آئے جست کرکے اُسکی پشت پر سوار ہو وہ شیر لیکر اُسکو بھاگے گا اس طور سے سوار ہو کہ کسی مقام پر اُسکی پشت پر سے نہ گرے بس جہان پر شیر جاکر ٹھہرے اُسکی پشت پر سے کودکر ایک ہاتھ مارے کہ اُسکا سر اُڑ جائے اُسکی گردن سے خون نکلکر ایک طرف کو روان ہوگا بس اُسی خون کے ہمراہ یہ طلسم کشا چلا جائے وہ خون ایک حوض مین جاکر گرے گا تمام پانی اُسکا سُرخ ہو جائے گا طلسم کشا بھی اُس حوض مین کود پڑے جب تہ پر پاؤن پہونچے تو آنکھین کھول کر دیکھے کہ ماہی کلان مُنھ کھولے ہوئے بیٹھی ہوگی اور وہ خون پی رہی ہوگی بس یہ لوح کو اُسکے مُنھ مین ڈالدے جب لوح مُنھ مین ڈالے گا ایک شعلہ پیدا ہوگا وہ شعلہ تمام پانی کو خشک کر دے گا آواز آئے گی کہ کشتی نام من ماہیان جادو بود اب نہ وہ حوض ہوگا نہ وہ صحرا طلسم کشا اور ایک صحرا مین اپنے کو پائے گا بس اپنے دست راست کی طرف روانہ ہو چالیس قدم پر جاکر اُس کو ایک خانہ باغ ملے گا طلسم کشا بلا خوف اُس باغ مین چلا جائے اسکا خیال رہے کہ نہ اُس باغ کے پھل کھائے نہ پانی پیئے ہر طرف سے یہ صدا آئیگی کہ طلسم کشا آگیا طلسم کشا آگیا یہ کچھ بھی خیال نہ کرے سیدھا طرف بارہ دری کے جائے اندر بارہ دری کے جب پہونچے گا تو طلسم کشا کو وسط بارہ دری مین ایک مرد ضعیف اور زن ضعیف دونون بیٹھے ہوئے چوسر کھیلتے ہوئے نظر آئینگے جیسے وہ طلسم کشا کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھین گے وہی چوسر اُٹھا کر طلسم کشا پر مارین گے اور خود بھاگین گے بس طلسم کشا کو لازم ہی کہ اسقدر جلدی کرے کہ وہ چوسر اسکے قریب نہ آنے پائے اور یہ بھاگنے نہ پائین کہ یہ اُنکے برابر پہونچ جائے بائین ہاتھ سے عورت کو دہنے ہاتھ سے مرد کو اُٹھالے

اور دونون کو باہم ٹکرا دے کہ اُنکے سر پاش پاش ہو جائین اور وہ دونون مر کر گرین اُنکے مرنے سے تاریکی ہو جائے گی طلسم کشا اُن دونون کو زمین پر رکھدے اور اُنکے پیٹون کو چاک کرکے دل و جگر نکال لے جب وہ تاریکی دفع ہو گی تو نہ وہ باغ ہو گا نہ وہ بارہ دری صرف اُنکی لاشین پڑی ہوئی ہونگی بس جہان پر وہ لاشین پڑی ہونگی اُن لاشون کو ہٹا کر طلسم کشا یہ آواز دے کہ ای معدن جادو خوش ہو کہ مین نے چو سرباز جادو کو قتل کیا مع اُسکی جورو کے یہ دل و جگر اُسکا موجود ہی سلے اور اپنے غلام کو دے وہ مفلوج ہوگا اُسکا علاج یہی ہی کہ اسکی دھونی دے جائے اور کہے کہ میری اطاعت کر اور جو اشیا بانیان طلسم میرے لیے امانت رکھ گئے ہین میرے حوالے کر وہان سے صدا آئیگی کہ مین حاضر ہوا بس زمین شق ہو گی ایک ساحر ایک تخت پر پڑا ہوا نظر آئے گا بس طلسم کشا اُن دونون کے دل و جگر کی دھونی اُسکو دے وہ تندرست ہو کر اطاعت کریگا اور اپنا مہمان کرے گا مثل مخزن جادو کے وہ بھی ایک فرد پیش کرے گا بس طلسم کشا موافق فرد کے سب مال کی جانچ کرلے خواہ اُسکے سپرد کرے خواہ اپنے ہمراہ لے جائے بوقت سحر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہو طلسم کشا آگاہ ہو کہ اُسکا لشکر درمیان کوہ اعظم و کوہ سوسن و دربند سوسن کے پڑا ہے باغ عجائب درمیان مین ان دونون دربندون کے واقع ہوا تھا یہ بسبب طلسم کے کوسون کا فاصلہ تھا چونکہ دربند فتح ہو جائینگے کوئی فاصلہ نہین ہو گا جب چند قدم چلے گا تو لشکر ملیگا لشکر مین جا کر شہر اعظم کا بادشاہ اعظم جادو کو کرے اور شہر سوسن کا بادشاہ سوسن جادو کو بعد اسکے ایک جشن کرے بعد ختم جشن پھر لوح کو ملاحظہ کرے جو لوح حکم دے اُس پر عمل کرے ان دربندون کے بعد دربند منیر یہ اور مرقعہ عجائب و دربند زعفران زار ہی اُسکے بعد قلعہ طلسم ہی بادشاہ طلسم سے مقابلہ ہو گا جو لوح حکم دے اُس پر عمل کرے اور لوح سے مدد لے ہوشیار رہے یہ تدبیر ہی دربند اعظم کے فتح کرنے کی بس صاحبقران نے بموجب لوح کی تحریر کے عمل کیا معدن جادو سے ملکر سب مال و اسباب پر قبضہ کیا معدن نے بھی اطاعت کی سب مال اُسکے سپرد کرکے بوقت صبح لشکر کی طرف روانہ ہوئے لشکر مین سب سردار و بادشاہ و خواجہ عمرو صاحبقران کا انتظار کر رہے تھے اور خواجہ فرما رہے تھے کہ نہ معلوم صاحبقران کہان ہین جو اسوقت تک تشریف نہین لائے کہ یکایک ایک غبار بلند ہوا خواجہ و سردارون نے دیکھا کہ صحرا کی طرف سے صاحبقران اشقر دیو زاد پر سوار نمودار ہوئے کیونکہ پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوئے تھے یہ واقعہ دیکھ کر اور صاحبقران کو تشریف لاتے ہوئے دیکھ کر سب براے

استقبال چلے راہ مین جاکر قدمبوسی حاصل کی قواعد شاہی بجالائے سب صاحبقران کو بارگاہ مین لائے دنگل پر صاحبقران جلوہ فرما ہوئے سب واقعہ دربندون کے فتح کرنے کا بیان کیا اور اُسی وقت جشن کے برپا ہونے کا حکم دیا سب سامان درست ہوگیا بزم عشرت برپا ہوئی رقص و سرود ہونے لگا صاحبقران نے اعظم جادو و سوسن جادو کو بادشاہ شہر اعظم و شہر سوسن کیا راوی بیان کرتا ہی کہ دربندون کے فتح ہونے سے وہ جو پردہ ہاے سحر درمیان دونون ملکون کے حائل تھے برطرف ہوگئے اور دونون ملک نمودار ہوئے وہ جو فاصلہ تھا وہ برطرف ہوگیا وہ جشن سات شبانہ روز برپا رہا حال جشن و سامان جشن بہ سبب طول کے نہین تحریر کیا کیونکہ ابھی اس حقیر کو تمام طلسم کا حال تحریر کرنا ہی اور اجزا کم ہین کیونکہ حکم ہی کہ اسی جلد مین اس طلسم کو تمام کرو ناظرین کو معلوم ہو کہ یہان بہت بڑا جشن خوشی برپا ہوا ساتوین دن وہ جشن برخاست ہوا صاحبقران نے اعظم جادو و سوسن جادو سے فرمایا کہ اب آپ دونون صاحب اپنے اپنے ملک کو جائین اور ساکنان ملک کو مسلمان کرین مین اور دربندون کو فتح کرنے کی فکر مین جاتا ہون اُنھون نے عرض کیا کہ جب سب طلسم فتح ہوجائے گا اُسوقت ہم قدوم میمنت لزوم سے جدا ہونگے ابھی ہم ان قدمونکو نہ چھوڑینگے صاحبقران نے فرمایا کہ اگر تم نہ جاؤگے تو اہل شہر کیونکر مسلمان ہونگے کہا کہ ہم ایک ایک سردار روانہ کردینگے وہ سبکو جاکر قواعد اسلام سے آگاہ کرآئے گا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا پھر جلد یہ تدبیر کرو کیونکہ ان لوگونکا اب کافر رہنا اچھا نہین ہی بس اعظم جادو نے ایک سردار کو روانہ کیا شہر اعظم کیطرف اور سوسن نے بھی ایک سردار کو شہر سوسن کیطرف روانہ کیا چنانچہ سردارون نے جاکر دونون ملکونکے باشندونکو جمع کیا اور تعریف خدا بیان کی اور سب حال بیان کیا خلاصہ یہ کہ سب اہل شہر دونون ملکون کے مسلمان ہوکے یہان بھی رواج دین اسلام ہوا اب صاحبقران کو تو یہان چھوڑا جاتا ہی اور ان سردارونکو جو مسلمان اہل شہر کو کرنے گئے تھے اُنکا حال بیان کیا جاتا ہی وہ اہل شہر کو مسلمان کرکے یہان لشکر مین آئے بنام بادشاہ اسلام گزو سکہ جاری کرکے سب حال صاحبقران سے بیان کیا اور اعظم و سوسن سے اب صاحبقران نے خیال کیا کہ دو ایک دن آرام کرلون تو پھر لوح کو دیکھون جو حکم لوح دے اُسپر عمل کرون بس صاحبقران کو تو راحت و آرام مین مصروف رکھا جاتا ہی اب کچھ حال علمشاہ رومی کا تحریر ہوتا ہی اب شمہ حال علمشاہ رومی پسر رشید حمزہ صاحبقران کشندہ کیہمان فرنگی کا ملاحظہ فرمائیے کہ یہ جو عنطاق کج کلاہ و یاقوت کج کلاہ

وغیرہ کو ہمراہ لیکر مع تولاکھ سپاہ کے طرف کوہ البرز کے برائے مقابلہ البرز کج کلاہ کے روانہ ہوئے تھے اور
اُس درویش حقیقت کیش کے ملاقات کی غرض سے کہ اُس سے ملاقات کرون اور دریافت کرون کہ
مین طلسم کو فتح کرونگا یا نہین اور مین فاتح طلسم ہون یا نہین قطع منازل و طے مراحل کرتے ہوئے چلے
جاتے ہین سمک یلطاقی کو قبل سے روانہ کر دیا ہے کہ تم جاکر حالات کوہ البرز دریافت کرو سمک یلطاقی
برابر چلا جاتا تھا یہان تک کہ شہر البرز مین پہونچا حالات شہر دریافت کیے شہر کو خوب آباد ہر گلی
کوچہ کو صاف و شفاف پایا اہل شہر کو دل شاد دیکھا اہل شہر کو حسین و خوبصورت پایا یہ کاروان سرا
مین اُترا و رات اُس کاروان سرا مین بسر کی بوقت سحر طرف دربار کے روانہ ہوا چوبدار کی صورت بنکر
داخل دربار ہوا دیکھا کہ البرز کج کلاہ بہ صد کبر و غرور تخت پر جلوہ گر ہے سرداران لشکر و اراکین دربار
گرد تخت دنگلو نپر بیٹھے ہوئے ہین ایک پہلوان زبردست بادہ جرأت سے مست ایک دنگل پر بیٹھا
ہوا ہے گرز گران سنگ برابر کرسی کے رکھا ہوا ہے از سرتا پا دریاے آہن مین غرق دنگل پر بیٹھا ہوا ہے اُس
پہلوان کو دیکھکر سمک بہت حیران ہوا کہ اس شان و شوکت کا جوان آجتک نگاہ سے نہین گذرا
یہ سب حالات دریافت کرکے باہر دربار کے آیا معلوم ہوا کہ یہ پہلوان نسل رستم سے ہے بہت قوی ہے
پسہ سالار لشکر ہے راوی بیان کرتا ہے کہ سمک یہ حال دریافت کرکے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا سمک
و علمشاہ کو روان رکھا جاتا ہے اب کچھ حال طلسم کا اور شندکال کا تحریر کیا جاتا ہے کہ شندکال کو جب
یہ معلوم ہوا کہ سیماب نے لوح کا بندوبست کر لیا اور یہ نامے طرف دربند منیریہ و زعفران زار کے
روانہ کر چکا عیش و عشرت مین مصروف ہوا تھا دن رات عیش و عشرت مین مصروف رہتا تھا دو
پہر دن تک دربار کرتا تھا دو پہر دن اور چار پہر رات اُسکو سواے رقص و سرود کے دوسرا کام نہ تھا
مہوشان سیمتن و ماہرویان نازک بدن کی صحبت رہتی تھی دربار آراستہ تھا کہ ایک مرتبہ لاش
سیماب شعلہ خو و برق تاب کے سامنے آکر گری ناظرین کو یاد ہوگا کہ مین نے تحریر کیا ہے کہ جب صاحبقران
نے شمار کشتونکا حکم دیا تھا تو محاسب نے آکر عرض کیا تھا کہ کفار کی لاشونمین سیماب برق تاب کی لاش کا
پتہ نہین ہے واقعہ یہ گذرا تھا کہ یہ دونون جب مر کر گرے تو بگولہ پیدا ہوا وہ اُن دونون لاشونکو اپنے مین گھیر کر
اُٹھا لے گیا اور شندکال کے دربار مین پہونچا دیا یہ لاشین جو آکر سامنے شندکال کے گرین شندکال
نے اُن دونون کو کشتہ پایا خود کشتہ ہوگیا بہت افسوس کیا اہل دربار سے کہا کہ غضب ہوا سیماب جادو

کشتہ ہوا طلسم کشا نے اُسکا کشتہ بنایا اہل دربار کے بھی ہوش اُڑ گئے کہ سیماب کی لاش سے ایک طائر سیاہ رنگ
پیدا ہوا اُسنے بلند ہوکر آواز دی کہای ششنکال آگاہ ہو سیماب مارا گیا نسیم کو عمرو نے پکڑ لیا لوح طلسم
طلسم کشا کو مل گئی لشکر سیماب نے شکست کھائی اور سب اہل لشکر نے اطاعت کی طلسم کشا کی یہ
طلسم ضرور فتح ہوگا خواب غفلت سے ہوشیار ہو اور اپنے حواس درست کر عیش و عشرت کو ترک کر اور طلسم
کی فکر کر ورنہ یہ طلسم فتح ہوجائیگا اور تو مارا جائیگا یہ کہکر وہ طائر چیخ مارکر اُڑنے لگا اُسکی آنکھوں سے بجائے آنسو
کے شعلہ نکلا وہ لاش سیماب و برقتاب پر گرا سیماب پھر کشتہ ہوا اُسکے ساتھ برقتاب بھی جلکر راکھ ہوگیا
گو یہ وقت ہنسی و مذاق کا نہ تھا اُسپر بھی ایک سردار سرداران ششنکال سے بول اُٹھا کہ ای بادشاہ یہ راکھ اُٹھالو
کیونکہ اکسیر ہی سیماب کا کشتہ ہی جس پر یہ راکھ ڈالدی جائیگی وہ سونا ہوجائے گا سیماب نے کشتہ ہوکر خوب
خاصیت پیدا کی واہ کیا کہنا ششنکال نے کہا کہ کیا بیان کیا جائے واقعی سیماب کے مرنے سے میری کمر ٹوٹ
گئی اب مجکو ہوش آیا کیونکہ طلسم کشا نے لوح پالی ہی اب غفلت لازم نہیں ہی یہ کہکر دبیر کو طلب کیا کہ نامے
پھر حاکمان دربند عنبر یہ و زعفران زار کو تحریر کر و اُنکا یہ مضمون ہو کہ طلسم کشا نے لوح پر قبضہ پایا اعظم وغیرہ نے
شراکت کی میر اور میر سیماب شعلہ خو کشتہ ہوا اور اُسکا بھائی برقتاب جادو بھی اب طلسم کشا لوح کو لیکر دربندون
کے برباد کرنے کی فکر مین جائیگا لہذا تم لوگ بہت ہوشیار رہنا اور یہ فکر کرنا کہ کسی تدبیر سے طلسم کشا کو اسیر کر لینا
اگر طلسم کشا کو اسیر کر لوگے تو انعام پاؤگے اور تمھارا احسان تمام ساکنان طلسم پر ہوگا زیادہ کیا لکھا جائے تھوڑی
تحریر کو بہت جانو زیادہ شوق ملاقات راوی بیان کرتا ہی کہ ابھی یہ نامے نہ تیار ہوئے تھے کہ زمرم جادو کے
پیر آکر فریاد کرنے لگے اور زمرم جادو کے مرنے سے ششنکال کو آگاہ کیا اور آگاہ کرکے جلکر خاک ہوا اُسکے بعد پیر
سوسن پرست جادو کے آئے اُنھون نے دربند سوسن کے فتح ہونے سوسن پرست جادو کے مارے
جانے سے آگاہ کیا کہ یہ بھی جلکر خاک ہوئے تھے کہ چوسر باز جادو کے پیر آئے بہ شکل طائر اُنھون نے چوسر باز جادو
کے مرنے سے خبر دی اور دربند اعظم کے فتح ہونے کی اور چل گئے جب یہ متواتر خبرین پہونچین ششنکال کے حواس
جاتے رہے کہنے لگا کہ یہ سب واقعے میری غفلت سے واقع ہوئے خیر اب مین تدبیر کرتا ہون دبیر سے کہا کہ
یہ بھی لکھدو کہ زمرم جادو مارا گیا اور دربند سوسن و دربند اعظم کو طلسم کشا نے فتح کر لیا سوسن پرست جادو
و چوسر باز جادو مارے گئے دربند فتح ہوگئے حاکمان دربند ندکور تو پہلے ہی شراکت کر چکے تھے ان دربندون کا
فتح ہونا کیا مشکل تھا اب تم ہوشیار رہنا دیکھو غفلت کو کام نہ فرمانا دبیر نے یہ سب حال بھی تحریر کر دیا خلاصہ

پیک طائران سحر کے ہاتھ وہ نامے طرف دربند منیر پہ و دربند زعفران زار کے روانہ کیے وہ طائر نامے لیکر روانہ ہوئے یہ طائر نامے لیے ہوئے جاتے ہین انکو راہ مین رکھا جاتا ہی انکا حال پھر تحریر ہوگا پہلے منیر جادو کا حال سماعت فرمایئے کہ منیر جادو اپنے دربند مین بیٹھا ہوا ہی اور سب سردار حاضر ہین اسکا بھائی بے نظیر جادو بھی موجود ہی کہ ایک پہلا نامہ منیر جادو کے پاس قسندکال کا پہونچا اور اُسنے اُس نامہ کو پڑھکر اہل دربار سے کہا کہ غضب ہوا بادشاہ کی غفلت نے تمام کام ابتر کردیا کوہ بے ستون فتح ہوگیا حاکم دربند سوسن للکہ سوسن جادو نے طلسم کشا کی اطاعت کی و حاکم دربند اعظم اعظم جادو نے بھی طلسم کشا کی اطاعت کی طلسم کشا کے ہاتھ لوح آگئی بادشاہ نے تحریر کیا ہی کہ مین نے سیماب کو برائے حفاظت لوح روانہ کیا ہی لہذا تم کو لکھا جاتا ہی کہ ہوشیار ہو جاؤ اگر طلسم کشا لوح پا جائے اور اودھر آئے تو اُسکو اسیر کرلینا ہم بہت خوش ہونگے ای بھائیو مین کیا تدبیر کرون میرے قیاس مین یہ آتا ہی کہ طلسم کشا کے مقابلہ کے لیے اسفندیار صحرا نشین و لاجور دوریا فشکاف والا ہور نیزہ باز و البرز کج کلاہ کو نامے لکھون اور اُن سبکو مع لشکر کے طلب کرون اور طلسم کشا سے ایک مقابلہ کرون اور اُسکو اسیر کرلیون کوئی نہ کوئی پہلوان یا سردار طلسم کشا پر غالب آئیگا اور اسیر کرلیگا سردارون نے جواب دیا کہ آپ کی رائے بہت ٹھیک ہی مگر ہم ایک بات عرض کرتے ہین یہ فرمایئے کہ آپ لوگ ساحر ہین اور طلسم کشا غیر ساحر ہی پھر اُسکو سحر سے کیون نہ اسیر کرلیجیے منیر نے جواب دیا کہ بسبب لوح طلسم و اسم اعظم کے طلسم کشا پر سحر اثر نہ کریگا جبکہ سحر اثر نہ کریگا تو پھر اُسپر سحر کرنا بیکار ہی ہان اس تدبیر سے ضرور طلسم کشا اسیر ہو جائیگا اور ضرور لشکر غیر ساحران لشکر طلسم کشا پر غالب آئیگا سردارون نے عرض کیا کہ ای بادشاہ سُنا گیا ہی کہ طلسم کشا یکہ و تنہا برائے فتح دربند و طلسم جائیگا پھر اُسکے ہمراہ لشکر کب ہوگا جو لشکر سے مقابلہ پڑیگا منیر نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہی پس جب وہ دربند کو فتح کریگا اور جو پردے بسبب سحر کے درمیان دربندون کے حائل ہین وہ فتح ہونے سے برطرف ہو جائینگے اُسکا لشکر بھی آجائیگا کیونکہ جب طلسم کشا یہان آئیگا اور مین لشکر لیکر برائے مقابلہ نکلونگا تو صحرا مین جاکر قیام کرونگا جب سحر برطرف ہوگا اُسکا لشکر جو صف آرائی دیکھیگا اپنے آقا کی کمک کریگا میرے نزدیک مناسب ہی ان لوگونکا طلب کرنا گو مین یہ فکر ضرور کرونگا کہ دھوکا دیکر طلسم کشا کو قلعہ عجائب مین لے جاؤن اور قبل اسکے کہ وہ دربند فتح کرے دھوکا دیکر لوح وغیرہ پر قبضہ کرلون اور اسیر کرلیون جنگ و پیکار کی نوبت نہ آنے دون مگر پھر بھی لشکر ونکا طلب کرنا ممکن ہی الساعہ ہو کہ میرا فریب نہ چلے اور طلسم کشا دھوکا نہ کھائے یہ جو منیر نے کہا اسبدنے

کہا کہ ہم نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ آپ کی رائے بہت ٹھیک ہی جس امر کا خیال تھا وہ آپ نے دفع فرمایا بس اُسیوقت منیر نے منشی کو طلب کر کے حکم دیا کہ چار نامے ہماری طرف سے ان چار حاکمون کے نام تحریر کرو ایک نامہ بنام اسفندیار صحرانشین دوسرا نامہ بنام لاہور نیزہ باز تیسرا نامہ بنام لاجورد دریاشگاف چوتھا نامہ بنام البرز کج کلاہ حاکم کوہ البرز کے ہو گا مضمون نامونکا یہ ہو کہ معلوم ہو کہ طلسم کشانے لوح پاکر تمام دربند درہم و برہم کیے اور اب وہ مع لشکر کے اس دربند کی طرف آتا ہی لہذا یہ وقت مدد اور کمک ہی تم کو لازم ہی کہ مع لشکر و سپاہ کے آکر ہماری کمک کرو اگر تم نے آکر اور ہماری کمک کر کے طلسم کشا کو اسیر کر لیا تو بادشاہ طلسم پر احسان کیا اور تمام ساکنان طلسم پر روح سامری و جمشید تم سب سے بہت خوش ہوگی راوی بیان کرتا ہی کہ جب یہ منیر جادو نے کہا دبیر نے اُسی وقت نامے تحریر کیے اور لفافہ مین بند کر کے پیش کیے منیر جادو نے اپنے عیار بہرام تیز رفتار کو نامہ دیکر کہا کہ یہ نامے لیکر جاؤ ایک نامہ بنام اسفندیار صحرانشین کے پہونچا کر جواب لاؤ اور ایک نامہ لاجورد دریاشگاف کو پہونچا دو اور ایک لاہور نیزہ باز کو اور ایک البرز کج کلاہ کو پہونچا دو اور ان سب کے جواب لے کر بہت جلد آؤ البرز کج کلاہ کے حال سے تو ناظرین آگاہ ہین کہ یہ بہت بڑا زبردست بادشاہ ہی اب کسی سے دبتا نہین ہی منیر کا صرف ساحر ہونے سے مطیع ہی کیونکہ خود غیر ساحر ہی اور اسکے پاس لشکر کثیر ہی کہ اسکا حال آیندہ ظاہر ہو گا کچھ تحریر کر چکا ہون اور باقی پھر تحریر کرونگا اسفندیار صحرانشین ایک پہلوان زبردست ہی اور بہت خوبصورت ہی صحرا مین رہتا ہی ایک لاکھ سپاہ رکھتا ہی یہ بھی مطیع ہی منیر جادو کا بلکہ منیر کی دختر ملکہ زلزلہ سحر افگن پر مائل بھی ہی اسکو بہ سبب عشق کے صحرا پسند ہی اس سبب سے اسکا صحرانشین لقب ہی لاجورد دریاشگاف بھی پہلوان زبردست ہی ایک لاکھ بیس ہزار سپاہ کا افسر ہی بہت جوانمرد و دلاور ہی دریا کے کنارے رہتا ہی وسط دریا مین اُسنے قصر بنایا ہی اس سبب سے دریاشگاف لقب پایا ہی یہ بھی مطیع منیر جادو ہی لاہور نیزہ باز یہ بھی پہلوان جری و بہادر ہی ایک لاکھ سپاہ کا مالک و افسر ہی فن نیزہ بازی مین کمال رکھتا ہی اس کا نام نیزہ باز مشہور ہی یہ بھی مطیع منیر جادو ہی بس منیر جادو نے ان سبکو نامے لکھوا کر روانہ کیے اپنے عیار کے ہاتھ یہ سب بہ سبب سحر کے اطاعت کرتے ہین منیر کی ورنہ منیر سے بہت زبردست ہین عیار منیر نے پہلے اسفندیار کو جاکر منیر کا نامہ دیا اور زبانی بھی عرض کیا کہ منیر جادو نے آپ کو مع لشکر کے برائے کمک طلب کیا ہی

اسفندیار نے جوابدیا کہ مین مع لشکر کے حاضر ہوتا ہون میری طرف سے عرض کردینا اور عیار کو خلعت دیا وہ
عیار یہ جواب پا کے رخصت ہو کر طرف لاجورد دریا شگاف کے روانہ ہوا عیار کے جانے کے بعد اسفندیار نے
سردارون کو حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو چنانچہ کل لشکر تیار رہوا یہ دوسرے دن اپنا کل لشکر جو کہ قریب سوا لاکھ
کے تھا کچھ براے حفاظت قلعہ چھوڑ کر ایک لاکھ سپاہ ہمراہ لیکر طرف دربند منیر یہ کے روانہ ہوا اسکو راہ مین
رکھا جاتا ہے اسکا حال وقت پر تحریر ہوگا اُدھر عیار نے لاجورد کو جا کر نامہ دیا اور زبانی بھی کہا اُسنے بھی نامہ
پڑھکر مثل اسفندیار کے عیار کو خلعت دیکر رخصت کیا اور خود کُل لشکر لیکر طرف دربند کے روانہ ہوا اسکو بھی
راہ مین چھوڑا جاتا ہے اسیطور سے لاہور نیزہ باز بھی سپاہ لیکر براے کمک منیر جادو طرف دربند منیر یہ کے
روانہ ہوا ان دونونکو بھی راہ مین چھوڑا جاتا ہے اب عیار نامہ لیکر پاس البرز کج کلاہ کے گیا اور نامہ منیر جادو
کا البرز کج کلاہ کو دیا البرز کج کلاہ کا دربار آراستہ تھا سب حال زبانی بھی کہا البرز نے نامہ پڑھوا اسکی
اُستاد بیر سے کہا کہ لکھدو کہ ہم مع لشکر کے براے کمک آتے ہین تم پریشان نہ ہونا ہم کو طلسم کشا سے مقابلہ کا اشتیاق
ہے ہمارا سپہ سالار جو نسل رستم سے ہے اُسکو بہت شوق ہے کہ مین طلسم کشا سے مقابلہ کرون یا اولاد طلسم کشا سے
بس مین آتا ہون اور آکر مقابلہ کرونگا یہ لکھوا کے عیار کو مہمان کیا اور کہا کہ پرسون ہم یہانسے کوچ کرینگے جب
تم بھی رخصت ہونا اور جا کر منیر جادو کو خبر کرنا اُسنے کہا کہ بہت خوب وہ اُسی مقام پر مقیم ہوا اُدھر البرز کج کلاہ
نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو یہان بندوبست ہونے لگا کہ خبر آئی اُن درویش نے قضا کی جو کہ آپ کے سرحد مین
فلان صحرا مین گوشہ نشین تھے اور بہت پہونچے ہوئے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ یہ وہی فقیر تھے کہ جنکے اشتیاق
علمشاہ چلے تھے چونکہ وہ فقیر بہت زبردست تھا جو کہنا تھا وہی ہوتا تھا فاتح اس طلسم کے چونکہ علمشاہ
نہ تھے اگر یہ اُسکے پاس پہونچ جاتے اور وہ کہدیتا کہ جاؤ طلسم کو فتح کرو اُسکا کہنا نہ ہوتا وہ جھوٹا ہوتا دوسرے
اُسکی قضا بھی آگئی تھی خدا نے اُسکو الزام سے بچالیا کہ ملک الموت کو بھیجکر اُسکی روح قبض کرالی خیر آمدم بر
سر مطلب کہ جب خبر آئی البرز کے پاس کہ شاہ صاحب نے انتقال کیا اُسنے بہت افسوس کیا اور حکم دیا کہ
سامان لے جاؤ اور جس طور سے خدا پرست دفن کیے جاتے ہین اُسطور سے اُسکو دفن کرو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا
تمام شہر مین شاہ صاحب کے مرنے کی خبر پھیل گئی اور سبکو معلوم ہو گیا سب اہل شہر کو بہت افسوس ہوا
بلکہ جہان جہان یہ خبر پہونچی اُسنے افسوس کیا راوی کہتا ہے کہ جب یہ خبر پھیلی اور سب کو معلوم ہوا تو ہر ایک
شاہ صاحب کی قبر پر آیا بڑا مجمع ہوا اُس قبر کی پرستش کیجانے لگی اب اصل واقعہ کیطرف عنان قلم کو پھیرتا ہون

کہ یہان اب قہر شاہ صاحب کی سب پرستش کرتے ہین اُدھر جب وہ دن آیا جو کہ البرز کج کلاہ نے کوچ
کے لیے مقرر کیا تھا سرداروں نے عرض کیا کہ سب سامان سفر درست ہے کوچ فرمائیے تشریف لے چلیے چنانچہ
البرز کج کلاہ نے اُسیدن اپنے وزیر کو البرز کوہ کا حاکم کر کے مع اپنے سپہ سالار کے طرف دربند منیر یہ کے روانہ
ہوا قبل اسکے عیار منیر جادو چل کھڑا ہوا تھا اب اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا پہلے حال سمک یلطاقی
کا ملاحظہ ہو یہ جو خبر دریافت کرکے اور سب حالات شہر دیکھ کر طرف لشکر کے چلے تھے علمشاہ اُدھر سے چلے
آتے تھے کہ ایک مقام پر لشکر اُترا ہوا تھا کہ سمک یلطاقی پہونچے حاضر خدمت ہو کر سب حال بیان کیا
علمشاہ نے سب حال سماعت فرما کے لشکر کو اُسدن تو قیام کرنے کا حکم دیا دوسرے دن وہانسے کوچ فرمایا
سمک یلطاقی کا یہ طریقہ تھا کہ یہ لشکر سے الگ الگ آگے آگے جاتے تھے صبح کا وقت تھا کہ یہ لشکر سے
الگ چل کھڑے ہوئے تھے دو پہر دن تک اُنھون نے راستہ چلا چونکہ دھوپ مین حدت زیادہ تھی گرمی کی فصل تھی
پسینہ آگیا سانس پھول گئی یہ اپنا دم راست کرنے لگے ایک درخت کے سایہ مین اور ہوا کھانے لگے ہوا
کھا رہے تھے اور پسینہ خشک کر رہے تھے کہ ایک طرف سے زنگ کی صدا آئی اُنھون نے جو سُنی تو اُسطرف دیکھا
کہ جدھر سے صدا آئی تھی اُنھون نے دیکھا کہ ایک عیار اُڑا ہوا چلا جاتا ہے کوہ البرز کی طرف سے آتا ہے اُنھون نے
خیال کیا دل مین کہ اس عیار کو اسیر کرنا چاہیے اور دریافت کرنا چاہیے کہ کدھر سے آتا ہے اور کدھر کو جاتا ہے بس
سمک آگے بڑھکر ایک جھاڑی مین پوشیدہ ہوئے اور حلقہ ہاے کمند زیر خاک پوشیدہ کر دیے اور خود
بیٹھ رہے چونکہ وہ عیار تیز چلا آتا تھا پسینہ مین غرق تھا اُس مقام پر جو پہونچا ہوا ٹھنڈی جو جسم کو لگی یہ ٹھہر
گیا اسنے خیال کیا کہ ذرا یہان ٹھہر جاؤن پسینہ خشک کر لون پھر آگے چلونگا جیسے ہی یہ ٹھہرا کہ سمک شیر کی بولی
بولا وہ حیران ہو کر دیکھنے لگا کہ یہ شیر کی صدا کہانسے آئی پلٹ کر اسنے دیکھا اسکا حیران ہو کر دیکھنا تھا اور
مُڑنا تھا کہ سمک نے جھٹکا مارا حلقہ پاؤن مین پھنسے جب تک یہ ہٹے ہٹے کہ سمک نے دوسرا جھٹکا اس
زور سے مارا کہ یہ زمین پر گرا کہ سمک نے دوسری کمند ماری کہ گلا اُسکا پھنسا بس سمک جست کر کے باہر
آیا آتے ہی حباب مارا کہ یہ بیہوش ہوا اب جو اسکی تلاشی لی تو ایک نامہ اسکی کمر سے نکلا اُسکو جو پڑھا
تو وہ جواب نامۂ منیر تھا طرف البرز کج کلاہ کے اُسمین لکھا تھا کہ مین لشکر لے کر براے کمک روانہ
ہو چکا ہون بہت جلد پہونچتا ہون آپ اطمینان رکھین مجکو خود مقابلہ طلسم کشا اشتیاق تھا میرے دل کی
مراد بر آئی یہ جو سمک نے دیکھا دل مین کہا کہ واہ کیا خوب اسوقت یہ بلا اور تمھارے ذہن مین آیا

اکہ تم نے عیاری کرکے اسیر کرلیا ورنہ یہ چلا جاتا اور البرز مع لشکر کے چل چکا تھا شاہزادہ جب مع لشکر کے کوہ
البرز کے قریب پہونچتا تو بیکار ہوتا کس سے مقابلہ ہوتا سوائے زحمت کے کچھ حاصل نہ ہوتا کیونکہ قواعد صاحبقران
کے خلاف ہے کہ بے سردار کے لشکر سے مقابلہ کرنا بے بادشاہ کے شہر پر حملہ کرنا شاہزادہ کبھی اس امر کا مرتکب نہ ہوتا
وہانسے واپس ہوتا اسکے ہاتھ آجانے سے بڑا فائدہ ہوا امیر اشاہزادہ بڑی زحمت سے بچا اسکو شاہزادہ کے
پاس لے چلو پس سمک یلطاقی اُس عیار کو لیکر واپس ہوا یہاں لشکر چلا آتا تھا لشکر ایک صحرائے پُر بہار
مین پہونچا تھا کہ سمک لشکر مین پہونچا خدمت علمشاہ مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ اسی مقام پر لشکر کو
فروکش ہونے کا حکم فرمایئے مجکو کچھ ضروری عرض کرنا ہی علمشاہ نے اُسیوقت لشکر کو فروکش ہونے کا حکم دیا
اُسیوقت اُسی مقام پر لشکر اُترا خیمے وغیرہ برپا ہوئے بارگاہ مین علمشاہ تشریف لائے و دنگل پر جلوہ فرمایا
سب بادشاہ اور سب سردار حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا اُسوقت سمک نے عیار منیر جادو کو گرفتار کرنے
کی حالت بیان کی اور وہ نامہ پیش کیا علمشاہ نے وہ نامہ پڑھوا کے سُنا فرمایا کہ وہ عیار کہان ہی سمک
نے عرض کیا کہ حاضر کرتا ہون یہ کہکر جہان پوشیدہ کرایا تھا وہانسے جاکر لے آیا اُسکو ستون سے باندھ کر ہوشیار
کیا اب جو اُسکو ہوش آیا اپنے کو بندھا ہوا پایا اور ایک دربار آراستہ دیکھا اب جو بغور دیکھا تو غنطاق کج کلاہ
ویاقوت کج کلاہ وغیرہ کو تختون پر جلوہ گر دیکھا اور ایک جوان رعنا کو دنگل شوکت پر بصد کر و فر و بہزار دبدبہ و
شوکت جلوہ فرما دیکھا رعب شاہی سے اسکے بند بند مین رعشہ پڑ گیا بندھا ہوا تھا کانپنے لگا جب ذرا
حواس درست ہوئے اب اسنے آنکھ کھولکر دیکھا غنطاق وغیرہ کو تو پہچانا مگر علمشاہ کو نہین پہچانا حیران
تھا کہ یہ تو غنطاق کج کلاہ ہی اور دیگر ملکون کے بادشاہ ہین ان لوگون نے مجکو کیون اسیر کیا ہی اسکا کیا
سبب ہی یہ جوان کون ہی جو دنگل پر بیٹھا ہوا ہی اسنے بطریقہ عجائب پرستان سلام کیا کہ سمک نے قریب
آکر کہا کہ او ناعیار یہ دربار کافرونکا نہین ہی جو تو یا مین کفار سلام کرتا ہی بلکہ یہ دربار اہل اسلام کا ہی غنطاق
کج کلاہ وغیرہ نے دین اسلام قبول کرلیا یہ فرزند صاحبقران علمشاہ نوجوان دنگل پر جلوہ فرما ہین انھون نے
یکہ و تنہا آکر زنبور جادو برادر غنطاق کج کلاہ کو قتل کیا اور ان سب کو اپنا غلام بنایا اور ان سب نے
انکی اطاعت کی اس شہریار کی غلامی بہ خوشی قبول کی اب یہ جوان مع لشکر گران برائے مقابلہ
البرز کج کلاہ تشریف لیے جاتا ہی کہ اُس ملک کو بھی اسلام آباد فرمائے اور البرز کج کلاہ کو مع اُسکے
کل لشکر و سپہ سالار کے جو کہ نسل رستم سے ہی اپنا غلام بنائے کیونکہ اس شہریار کا خود رستم پیلتن پیل تن

لقب ہی اگر رستم و سام و نریمان و زال و اسفندیار ہوتے تو اس شہریار کی اطاعت کرتے اور افراسیاب بھی بہ ہزار خوشی حلقۂ اطاعت اس شہریار کا اپنے کان مین ضرور لیتا اور کبھی غلامی سے انحراف نہ کرتا اس شہریار نے یکہ و تنہا جاکر فرنگستان کو فتح کیا اور کی تاما فرنگی کو جو کہ رستم فرنگستان تھا اور ساڑھے سات سو من کا تیغہ باندھتا تھا اسطور سے اُسکے ہاتھ سے چھین لیا جیسے کوئی طفل کے ہاتھ سے کوئی پھول چھین لے اور اُسی تیغہ سے اُس کافر کو قتل کیا اور ساٹھ لاکھ کے لشکر کو شکست دی قویل ہندی و دو دیل ہندی پہلوان زبردست ہند کے تھے فیلان مست پر سوار ہوتے تھے اُنکو مع اسلحہ کے مثل پھول کے اُٹھا کر یکے بادیگرے خندق قضا و قدر مین ڈالدیا کہ آج تک اُنکا پتہ نہ چلا کہ اُنکی لاشین کیا ہوئین مزروق فرنگی کا تخت جو کہ چالیس ہاتھیوں پر کسا تھا اس شہریار نے اُٹھا کر مثل پھول کے دریاے فرنگ مین ڈالدیا کہ غرق آب ہو کر وہ ناری پانی کی راہ سے داخل نار ہوا اسی جوان نے بارہ برس کے سن مین فیل سفید کو مثل پشہ کے قتل کیا یہ ایسا بہادر ہی بس اس سے کون مقابلہ کر سکتا ہی لہذا تجھ سے کہا جاتا ہی کہ تو اطاعت اس شہریار بلند وقار کی کر اور باطل پرستی کو ترک کر یہ کہکر سمک نے تعریف خداوند کریم بیان کرنا شروع کہ وہ ایسا خدا ہی جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا آدم کو خلق فرمایا شجر و حجر مخلوق فرمائے چاند و سورج پیدا کیے اپنے بندونکو عقل عطا فرمائی کہ وہ نیک و بد کی تمیز کر سکین سامری و جمشید و عجائب کیا چیز ہین یہ سب بندے ہین خداوند کریم کے بہکانے سے شیطان کے کافر ہو گئے لوگونکو گمراہ کرنے لگے یہ سب ساحر تھے اور ہین سمک نے بفصاحت و بلاغت تعریف خداوند کریم و مذمت سامری و جمشید جو بیان کی اس عیار کے آئینہ دل پر سے زنگ کفر برطرف ہوا اور مثل آئینہ کے صاف ہو گیا کہنے لگا کہ مین نے اطاعت اس شہریار کی قبول کی اور باطل پرستی سے توبہ کی سمک نے رہا کر دیا اُسنے دوڑ کر علمشاہ کے قدمونکو بوسہ دیا ہاتھ آنکھوں سے لگائے علمشاہ نے اُسکو خلعت سے سرفراز فرمایا سمک کے حوالے کیا کہ اسکو قواعد دین سے آگاہ کر تا سامنے طلب فرمایا اور اُس سے دریافت فرمایا کہ تو کہان کا رہنے والا ہی کہان آیا تھا اور یہ نامہ کیسا ہی اُسنے عرض کیا کہ اے شہریار آگاہ ہو جیے کہ مین عیار ہون منیر جادو کا جو کہ حاکم ہی دربند منیر ہی کا اور مالک ہی مرقعہ عجائب کا جو کہ ایک مرحلہ ہی طلسم زعفران زار سلیمانی کا منیر جادو نے ایک نامہ بنام البرز کج کلاہ کے لکھا تھا اُسکو اپنی کمک کے لیے طلب کیا ہی اُسپر کیا منحصر ہی ایک پہلوان اسفندیار صحرا نشین ہی اُسکو بھی نامہ لکھا ہی اور برائے کمک طلب کیا ہی اور ایک لاجورد دریا شگاف کو

ہی اُسکو بھی نامہ تحریر کرکے طلب کیا ہی اور لاہور نبیرہ باز کو بھی براے کمک طلب کیا ہی یہ چارون نامے مین
لیکر وہ بند منیر یہ سے چلا تھا تین نامے تو اُن تینون پہلوانونکو پہونچا دیے اُنمین ہر ایک لشکر لیکر براے کمک
روانہ ہوا چوتھا نامہ لیکر کوہ البرز پر آیا پاس البرز کج کلاہ کے اُسکو نامہ دیا اُسنے مجکو تین دن تک مہمان
کیا آج اُسنے مع لشکر کے کوچ کیا ہین قبل سے روانہ ہوا تھا یہ جواب اُسنے منیر جادو کو لکھا تھا سب دیر
مین روانہ ہونے کا یہ ہی کہ اُسکے ملک کے قریب صحرا مین ایک شاہ صاحب رہتے تھے جسدن مین نامہ لیکر
گیا تھا اُسی دن اُنھون نے انتقال کیا اُنکے دفن وغیرہ کے سبب سے تاخیر ہوئی ای شہریار جس دن سے
اُنھون نے انتقال کیا لوگ کہتے ہین کہ اس شہر کی برکت جاتی رہی گو وہ خدا پرستون کے طریقہ پر دفن کیے
گئے مگر ایک امر ہی کہ اُس ملک کے باشندے اُس قبر کی پرستش کرتے ہین علمشاہ نے فرمایا کہ وہ شاہ صاحب
بڑے صاحب کمال تھے اُس عیار نے کہا کہ ایسے صاحب کمال تھے کہ جنکے کمال کی کچھ حد نہین تھی علمشاہ
نے فرمایا کہ اب وہان کوئی شاہ صاحب ہین یا نہین ہین اُس عیار نے کہا کہ اب کوئی شاہ صاحب نہین
ہین یہی ایک فقیر تھے کہ جنھون نے انتقال کیا علمشاہ کو بھی سُنکے بہت صدمہ ہوا غنطاق کی طرف
مخاطب ہوکر فرمایا جن درویش حقیقت کیش کی خدمت مین ہم چلے تھے براے قدمبوسی اُنھون نے
انتقال کیا یہ ہماری کم نصیبی غنطاق کج کلاہ نے عرض کیا کہ ای شہریار کیا کیا جائے تقدیری امور سے
کیا چارا ہی اب مجبوری ہی کیا کیا جائے علمشاہ نے فرمایا کہ خیر اب تو ہم قصد کرچکے ہین اُس شہر کو ضرور اسلام
آباد کرینگے اور البرز کج کلاہ کو مسلمان کرینگے اب ہم واپس نہ جائینگے غنطاق نے عرض کیا کہ مین کب
اس امر کو عرض کرتا ہون کہ آپ اُدھو نہ تشریف لے جائین علمشاہ نے فرمایا کہ اگر درویش صاحب نے
انتقال کیا تو کیا اس امر کو ترک کرون کہ جو کافر ہون اُنکو کافر رہنے دون یہ امر باعث خوشی خدا کا ہی اُس ملک
کو اسلام آباد کرون اور راہ خدا مین جہاد کرون اب میرا اُدھر سے واپس جانا محال ہی بدون اُس ملک اسلام
آباد کیے ہوئے اور البرز کج کلاہ کو مسلمان کیے ہوئے اُس ملک کو اسلام آباد ہونا تھا اور البرز کج کلاہ
کو میری اطاعت کرنا تھا اگر اُسنے اطاعت کرلی تو خیر ورنہ قتل کرونگا یہان بھی دین اسلام کا نشان
بلند ہوگا دین کا ڈنکا بجیگا صداے اذان بلند ہوگی یہ فرماکے حکم دیا کہ لشکر کوچ کرے اُس عیار نے
عرض کیا کہ حضور کس طرف کو تشریف لے جائینگے علمشاہ نے فرمایا کہ کوہ البرز کیطرف اُسنے عرض کیا
کہ حضور کوہ البرز کی طرف تشریف لے جانا خداوند کا بیکار ہی کیونکہ البرز کج کلاہ براے کمک

منیر جادو مع لشکر کوچ کرکے روانہ ہوچکا ہی آپ وہان جاکر کیا کیجیے گا علمشاہ نے فرمایا کہ پھر کس طرف کو چلون اُسنے عرض کیا کہ حضور بھی دربند منیریہ کیطرف مع لشکر کے تشریف لے چلین اُسی مقام پر البرزج کلاہ سے مقابلہ فرمائیے علمشاہ نے فرمایا کہ ای عیار تیرا کیا نام ہی اُسنے عرض کیا کہ غلام کو بہرام تیز رفتار کہتے ہین علمشاہ نے فرمایا کہ ای بہرام تیز رفتار یہ بیان کرو کہ منیر جادو نے ان سب کو برائے کمک کیون طلب کیا ہی کس سے مقابلہ ہونے والا ہی بہرام تیز رفتار نے عرض کیا کہ ای شہریار غلام عرض کرچکا ہی کہ دربند منیریہ مرحلہ ہی طلسم زعفران زار سلیمانی کا منیر جادو اُس مرحلہ کا حاکم ہی اور شنکال جادو اصل بادشاہ ہی طلسم کا اسکا تابع ہی منیر جادو کوئی جوان ہین کہ نام اُنکا حمزہ صاحبقران ہی جنکے آپ فرزند ہین وہ برائے فتح طلسم تشریف لائے ہین کئی مقابلہ بادشاہ طلسم سے ہوئے بادشاہ طلسم نے شکست کھائی آخر کو یہ ہوا کہ بہت سے ساحر اور کئی سردار طلسم کشا کے شریک ہوگئے طلسم کشا نے کوہ بے ستون کو برباد کیا بے ستون جادو کو قتل کیا شنکال بادشاہ طلسم عیش پسند ہی اُسنے کچھ بھی خیال نہ کیا کہ یہ کیا امر ہی یہانتک کہ دربند سوسن و دربند اعظم کے حاکم اعظم جادو و سوسن جادو نے طلسم کشا کی اطاعت کی جب یہ حال شنکال کو معلوم ہوا اُسنے ہمارے بادشاہ منیر جادو کو نامہ تحریر کیا اور تحریر کیا کہ یہ واقعات گذرے ہین اس امر کا خیال رہے کہ اگر طلسم کشا اُس دربند پر آئے تو اُسکو جسطور سے ہو اسیر کرلینا جانے ندینا جب یہ نامہ آیا منیر جادو نے خیال کیا کہ طلسم کشا پر بہ سبب لوح کے سحر اثر تو نہ کرے گا بس طلسم کشا سے اور غیر ساحروں کے لشکر سے مقابلہ کرا و کوئی نہ کوئی پہلوان ضرور طلسم کشا کو اسیر کرلے گا بس اس غرض سے منیر جادو نے ان سب کو طلب کیا ہی جب یہ علمشاہ کو معلوم ہوا کہ فاتح اس طلسم کے حمزہ صاحبقران ہین عنطاق کج کلاہ سے فرمایا کہ کیونکر مین اس طلسم کو فتح کرسکتا ہون کیونکہ فاتح اس کے حمزہ صاحبقران تھے اگر مین کوشش بھی کرتا تو ضرور کسی نہ کسی مقام پر اسیر ہو جاتا خیر اب مین بھی دربند منیریہ کی طرف چلتا ہون وہان اُنکی زیارت نصیب ہوگی بہت عرصہ سے میرا دل اُنکے دیکھنے کو چاہتا ہی وہان اُنکے قدوم میمنت لزوم کی زیارت سے مشرف ہونگا اُنھون نے بفضل خدائے کریم سے کئی مرحلہ بھی فتح فرمائے خوشا نصیب میرے جو مین اُنکی خدمت مین پہونچون اور ایسے وقت مین اُنکی شراکت کرون جبکہ اُنپر فوجونکی چڑھائی ہوا و بچار طرف سے

کفار ناہنجار کا نرغہ ہو غنطاق وغیرہ نے عرض کیا کہ ہم ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہین جسطرف حضور تشریف
لے چلین گے یہ غلام خدمت بجالاتے ہوئے ہمراہ ہونگے یہ ہماری خوش نصیبی اور نیک طالعی ہو کہ ہم سبکے سب
زیارت صاحبقران سے مشرف ہونگے بس علمشاہ نے سب حال دریافت کیا بہرام سے بہرام نے کل
حال بیان کردیا بعض مقابلون مین علمشاہ بھی شریک رہے تھے جب سے یہ لشکر سے جدا ہوئے تھے اسوقت
سے سارا حال علمشاہ نے دل لگا کے سُنا بس جب سب بہرام عرض کرچکا علمشاہ بہت خوش ہوئے
اور سجدہ شکر بدرگاہ رب العزت بجالائے کہ مین نے یہ خبر سُنی کہ صاحبقران بخیریت ہین اور اُنھون نے
طلسم کے کئی مرحلہ فتح فرمائے علمشاہ نے اُسیوقت حکم فرمایا کہ اب لشکر ہمارا طرف دربند منیر یہ کے روانہ ہو
اُس عیار کو ہراول لشکر کے ہمراہ فرمایا لشکر کو کوچ کا حکم دیا بس علمشاہ نوجوان کل لشکر لیکر جو کہ قریب
قریب نو لاکھ کے تھا طرف دربند منیر یہ کے بخواہش قدمبوسی صاحبقران و نیز بخواہش مقابلہ البرز کج کلاہ
روانہ ہوئے اہل لشکر سے فرمایا کہ بعد اُس جنگ و پیکار کے مین ادھر کو آؤنگا اور اس ملک کو اسلام آباد
کرونگا لشکر اُدھر کو روانہ ہوا ادھر سے یہ مرحلہ پیمائی کرتے ہوئے چلے آتے ہین اُدھر سے یعنی کوہ البرز کی
طرف سے البرز کج کلاہ پانچ لاکھ کا لشکر ہمراہ لیے ہوئے دو منزلہ سہ منزلہ کرتا ہوا طرف دربند کے چلا جاتا ہو
سمک یلطاقی ہمیشہ لشکر سے آدھ کوس آگے آگے چلتے ہین دوپہر کا وقت تھا کہ سمک نے دیکھا کہ
ایک طرف سے گرد و غبار بلند ہوا اور اسقدر غبار بلند ہوا کہ روے آفتاب پنہان ہوگیا دن کی رات ہوگئی
طائر یہ خیال کرکے کہ بسیرے کا وقت آگیا اپنے آشیانون کی طرف پرواز کرکے جانے لگے سمک کے کان
مین اُس غبار سے باجون کی صدا و تلوارون کی جھنکار و مرکبون کے سمون کی آواز آئی اسنے خیال کیا کہ
لشکر آتا ہو یہ ایک درخت کی آڑ مین پوشیدہ ہوکر کھڑا ہوگیا کہ دامن گرد کا شگافتہ ہوا اُس سے نشان
لشکر پیدا ہوئے سیاہ پھریرے تھے علامت لشکر کفار کی اُن پھریرون سے پیدا تھی جب نشان گذر گئے
جلوس سواری نمودار ہوا جب جلوس بھی گذر گیا اب لشکر کی آمد ہوئی سمک نے دیکھا کہ ایک تخت
پر البرز کج کلاہ سوار برابر اُسکے مرکب تیز رفتار پر اُسکا سپہ سالار عقب مین لشکر بیشمار قطار در
قطار چلا آتا ہو یہ واقعہ دیکھ کر سمک نے خیال کیا دل مین کہ شاہزادہ کو اس حال سے آگاہ کرون کیونکہ
وہ بھی لشکر لیے ہوئے ہوئے جاتے ہین اگر راہ مین سامنا ہوجائے اور مقابلہ ہوجائے اور یہ اطاعت
کرلے تو کیا اچھی بات ہو بس اسنے پہچان تو لیا تھا یہ وہاں سے اُٹھا اور طرف لشکر کے چلا جب قریب

لشکر پہونچا تو دیکھا کہ لشکر چلا آتا ہی یہ داخل لشکر ہوا بخدمت شاہزادہ پہونچا اور عرض کرنے لگا کہ اگر حضور لشکر کو دہنے کے طرف کوچ فرمانے کا حکم فرمائین تو راہ مین البرز کے لشکر سے سامنا ہو جائے اُسی مقام پر جا ے مناسب دیکھکر اُس سے سمجھ لیجیے اور اُسکے لشکر کو شکست دیجیے علمشاہ نے فرمایا کہ کیا اُس کا لشکر آتا ہی عرض کیا کہ جی ہان وہ بھی تو اُسی طرف کو جاتا ہی آپ اس راستہ سے وہ اُس راستہ سے علمشاہ نے یہ سُنکے لشکر کو حکم دیا کہ دست راست کی طرف اُتر چلو ادھر کا راستہ قریب ہی بہت جلد دربند کے اوپر پہونچ جائینگے یہی حکم ہراول لشکر کو بھی دیا راوی کہتا ہی کہ یہ ادھر سے البرز کج کلاہ کے لشکر کی خبر پاکر چلے اُدھر البرز کج کلاہ بلا خوف مع لشکر کے چلا جاتا تھا کہ اتفاق سے دوسرے دن ان دونون لشکر دسوین منزل تھی کہ ایک صحراے لق و دق ملا ایک طرف سے گرد لشکر علمشاہ پیدا ہوئی اور ایک جانب سے گرد لشکر کفار ظاہر ہوئی گرد و غبار لشکر علمشاہ نے زمانہ کو تیرہ و تار کر دیا روے آفتاب پوشیدہ ہو گیا شعر

ز گرد و غبارے کہ پُر شد سپہر + رہ رفتن خویش گم کرد مہر + ایسی گرد بلند ہوئی تھی کہ دنیا تاریک ہو گئی البرز کج کلاہ نے جو یہ گرد و غبار بلند دیکھا ہرکارون کو حکم دیا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ غبار کیسا بلند ہوا ہی ہرکارے روانہ ہوئے اُدھر سمک نے علمشاہ کو خبر پہونچائی کہ آپ لشکر کو اسی مقام پر پڑاؤ فرمانے کا حکم فرمایئے سامنے سے لشکر کفار آتا ہی یہ مقام بہت عمدہ ہی براے مقابلہ ایسا صحرا پُر از آب و گیاہ نہ ملے گا علمشاہ نے یہ سُنکے اُسیوقت لشکر کو حکم فرمایا کہ اسی جنگل مین خیمے وغیرہ برپا کرو کیونکہ سامنے سے لشکر کفار آتا ہی اب ہم اُسکو آگے نہ جانے دینگے مگر جاے معقول دیکھکر یہ حکم دینا تھا کہ اُسی مقام پر لشکر ٹھہر گیا اور خیمے دربارگاہین برپا ہونے لگین لشکر اُترنے لگا بازارین آراستہ ہونے لگین ہرکارے جو داخل لشکر ہوئے اُنھون نے لشکر کثیر کو دیکھا کہ فروکش ہونے کا بندوبست کر رہا ہی جدھر نگاہ اُٹھ جاتی ہی سواے لشکر کے اور سپاہی لشکر کے کوئی دوسری شے نظر نہین آتی اُن ہرکارون نے شاہان حوالی غنطاق کو اور خود بادشاہ غنطاقیہ کو دیکھا اور پہچانا دریافت کیا کہ یہ لشکر کہان جاتا ہی اور علمشاہ کو دیکھکر دریافت کیا اہل لشکر نے اُنسے کہا کہ یہ پسر حمزہ علمشاہ نوجوان رستم عالیشان ہین اُنھون نے تشریف لاکر ان سب بادشاہون کو مسلمان کیا اور اسلیے تشریف لائے تھے اتنے بڑے لشکر کو شکست دی سب حال علمشاہ کی جنگ و پیکار کا بیان کیا اور کہا کہ آقاے نامدار سب لشکر ہمراہ لیکر طرف کوہ البرز کے براے مقابلہ البرز کج کلاہ کے تشریف لیے جاتے تھے راہ مین خبر پائی

کہ البرز کج کلاہ طرف دربند منیریہ کے حسب الطلب منیر جادو برائے کمک مع لشکر کے گیا تو آقا بھی اُسی طرف تشریف لیے جاتے تھے کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ لشکر کفار آتا ہی بس آقا نے ہم سب کو اسی مقام پر اُترنے کا حکم فرمایا اس خیال سے کہ اس لشکر سے اسی مقام پر مقابلہ کریں چنانچہ لشکر اُتر رہا ہی یہ لشکر اسلام ہی ہرکارے یہ خبر پاکر مثل باد صرصر کے اس لشکر سے نکل کر روانہ ہوئے ادہر سب لشکر اُترا اور بارگاہیں و خیمے برپا ہوئے بازارین آراستہ ہوئین علمشاہ و سب بادشاہ اُترکر بارگاہ مین تشریف لائے دربار آراستہ ہوا سب سردار حاضر دربار ہوئے لشکر نے کمر کھولی کل لشکر اُترا یہان دربار آراستہ ہوا علمشاہ نے حکم فرمایا کہ پردے بارگاہ کے اٹھا دیے جائین ہم آمد لشکر کفار کا تماشہ دیکھین گے راوی بیان کرتا ہی کہ پردے اُٹھا دیے گئے یہان علمشاہ طرف صحرائے ملاحظہ فرما رہے ہین کہ اُدہر ہرکارون نے البرز کج کلاہ سے جاکر عرض کیا کہ رستم پیلتن و پیلکن کشندہ کپتان فرنگی و قویل ہندی و دویل ہندی علمشاہ رومی پسر حمزہ صاحبقران عالیشان جو کہ برائے طلسم کشائی آئے ہین اور جنکے مقابلے کے لیے منیر جادو نے آپکو طلب کیا ہی یہ اُنکا لشکر ہی پسر حمزہ یکہ و تنہا کسی طرف سے غنطاقیہ مین آ پہونچا تھا بڑے معرکہ پڑے رموز جادو مارا گیا پسر حمزہ علمشاہ نے تمام شہر غنطاقیہ و دیگر ملکون کو جو کہ غنطاق کو خراج دیتے تھے مسلمان کیا اُن ملکون کو اسلام آباد کرکے مع سپاہ جرار و لشکر بیشمار جو کہ قریب نو لاکھ کے ہی برائے مقابلہ سرکار دولت مدار طرف کوہ البرز کے چلا تھا کہ وہان پہونچکر صف آرائی کرون اور غلامان حضور سے جنگ و پیکار کرون حضور کو مع سپہ سالار و اہل شہر کے مسلمان کرون راہ مین اُسنے خبر پائی کہ حضور طرف دربند منیریہ کے برائے کمک منیر جادو تشریف لیے جاتے ہین اُسنے بھی اُسیوقت سے عنان مرکب کو طرف دربند منیریہ کے پھیر دیا اور اس قصد سے کہ اُسی مقام پر آپ سے مقابلہ کرے قطع منازل و طے مراحل کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ اس صحرا مین اُسکا لشکر جو کہ سامنے فروکش ہو رہا ہی اور جس نے آپ کی راہ روکی ہی پہونچا آپکے لشکر کے گرد و غبار کو دیکھکر ہرکارے روانہ کیے کہ خبر لاؤ یہ گرد و غبار کیسا بلند ہوا ہی ہرکارون نے خبر دی کہ البرز کج کلاہ مع لشکر کے طرف دربند منیریہ کے جاتا ہی یہ اُسکے لشکر کا گرد و غبار ہی بس پسر حمزہ نے یہ سُنکے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ اسی مقام پر اُتر پڑو اور خیمے وغیرہ برپا کرو ہم البرز کج کلاہ سے اسی مقام مین مقابلہ کرینگے یہان سے جانے نہ دینگے کیونکہ ہم اسی کی تلاش مین نکلے ہین اور یہ ہمارے آنے کی خبر پاتے ہی

اپنے شہر سے بھاگا ہی بس یہ پسر حمزہ کے لشکر کی گرد تھی جو کہ بلند ہوئی تھی البرز زرنج کلاہ نے جو یہ تقریر ہرکارون کی زبانی سُنی تیوری پر بل ڈالکر ہرکارون سے کہا کہ پسر حمزہ نے ما بدولت کی راہ روکی ہی اور ما بدولت کے لشکر سے مقابلہ کا قصد رکھتا ہی تو ہم بھی اُس سے اسی مقام پر مقابلہ کرینگے اور اُسکو اسیر کرکے اپنے ہمراہ لے جائینگے اور جب کہ حمزہ یعنی طلسم کشا سے مقابلہ ہوگا تو اُسکو دکھائینگے کہ دیکھو ہم نے تمھارے فرزند رشید کو اسیر کر لیا ہی جسکی شجاعت کا بڑا شہرہ تھا جو لشکر پسر حمزہ کے ہمراہ ہی عنطاق وغیرہ کا ہی ورنہ اُسکے ہمراہ کب لشکر تھا وہ تو یکہ و تنہا آیا تھا یہ سب لشکر اُسنے اِن سب بادشاہون کو زیر کرکے حاصل کیا ہی البرز زنج کلاہ بولا خیر مجکو ایک مدت سے ہوس تھی اور قصد کرتا تھا کہ عنطاق سے مقابلہ کرون اور اُسکو بھی اپنا مطیع بناؤن مگر مہلت نہ پاتا تھا دیگر ممالک کے قصون سے اس صحرا مین میری آرزو پوری ہو جائیگی عنطاق کو بھی مع پسر حمزہ کے اپنا مطیع بناؤنگا اب یہ لوگ میرے ہاتھ سے بچکر جاتے کہان ہین ان سب کو مار لونگا اگر وہ لشکر کثیر رکھتے ہین نو لاکھ کا اگر لشکر ہی تو ہمارے ہمراہ بھی پانچ لاکھ سپاہ ہی کیا پروا ہی یہ پانچ لاکھ نو لاکھ پر غالب ہونگے اور اُن سب کو شکست دینگے لہذا ہمارا لشکر بمقابلہ لشکر پسر حمزہ فروکش ہو ما بدولت پسر حمزہ سے مقابلہ اور مجادلہ بخوبی کرینگے یہ جو حکم البرز زنج کلاہ نے اپنے لشکر کو دیا اُسیوقت کل لشکر نے رخ اُسطرف کا کیا کہ جدھر لشکر علمشاہ فروکش تھا علمشاہ بارگاہ مین بیٹھے ہوئے ملاحظہ فرما رہے تھے گرد و غبار تو بلند ہو چکا تھا اُسی گرد و غبار کو دیکھکر علمشاہ نے لشکر کے فروکش ہونے کا حکم فرمایا تھا سمک سے دریافت فرما کے اور لشکر فروکش ہوا تھا اُدھر جب لشکر البرز زنج کلاہ قریب لشکر علمشاہ پہونچا دامن گرد کا شگافتہ ہوا دامن گرد سے پانچسو علم پانچ لاکھ لشکر کی علامت کے پیدا ہوئے جنکے پھریرون پر تعریف خداوند عجائب تحریر تھی فیلون کی مستکون پر آئینہ لگے ہوئے فیلبان وردیان پہنے ہوئے بیٹھے تھے وہ سب کے سب آکر ایک طرف قائم ہوئے اُنکے بعد جلوس سواری نمودار ہوا وہ سب بھی ایک سمت آکر قائم ہوا اب علمشاہ نے دیکھا کہ ایک بادشاہ تخت پر سوار تاج زرنگار سر پر رکھے ہوئے برابر تخت کے مرکب بلند پر ایک پہلوان سوار از سر تا پا دریائے آہن مین غرق عقب مین لشکر بیشمار قطار در قطار چلا آتا ہی عنطاق نے علمشاہ سے عرض کیا کہ یہ جو تخت پر سوار ہی یہ البرز زنج کلاہ ہی اور یہ جو برابر تخت کے مرکب پر ہی یہ اسکا سپہ سالار ہی

اور وہی پہلوان ہی جو کہ اپنے کو نسل رستم سے بیان کرتا ہی باقی اور سرداران لشکر بے گلمش دستہ قرار پایا کہ جہان
کو بہت اچھا ہی لائق ہماری بارگاہ کے ہی اگر فضل خدا شامل حال ہوا تو اسکو اپنا مطیع بناؤ نگا یہان
تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اودھر لشکر البرز کج کلاہ فروکش ہونے لگا خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے بازار زین
آراستہ ہو گئین لشکر اُترا البرز کج کلاہ مع سرداروں و سپہ سالار کے داخل بارگاہ ہوا اُسنے اُسیوقت
منشی کو طلب کر کے حکم دیا کہ ایک نامہ بنام عنطاق کج کلاہ و پسر حمزہ ہماری طرف سے اس مضمون کا
تحریر کرو کہ تم لوگون نے بیکار کو میری راہ روکی ہی مین وہ لشکر جرار رکھتا ہون کہ ایک حملہ مین تمھارے
لشکر کا خاتمہ کرونگا بادولت کا یہ مرتبہ ہی کہ دوسرے بادشاہ مجھ کو براے کمک طلب کرتے ہین
مین جاکر اُنکی کمک کرتا ہون اور اُنکے حریف کو قتل کر کے اُنکا قبضہ کرا دیتا ہون یہی میرا کام ہی
خیال کرلو کہ حمزہ براے فتح طلسم آیا ہی اور اُسکی آمد در بند منیریہ کی طرف ہی چنانچہ منیر جادو نے
گو خود ساحر ہی مگر بادولت کو براے مقابلۂ طلسم کشا مع لشکر و سپاہ کے طلب کیا ہی بادولت
مع لشکر کے اُسی سمت کو جاتے تھے کہ تم نے راہ روک لی کیون اپنی قضا بلاتے ہو بس خیریت
اسی مین ہی کہ آکر بادولت کی اطاعت کرو اور رومال سے ہاتھ باندھ کر حاضر ہو مین تمھاری خطا
معاف کرادونگا اور خود بھی کرونگا ای پسر حمزہ تو مجکو عنطاق وغیرہ کے مثل نہ خیال کرنا مین اُنکی
طرح ایسا نادان نہین ہون کہ تیرے بہکانے سے اپنا دین آبائی ترک کرون اور مین بھی اطاعت
کرون نہ معلوم تو نے اُنکو کیا فقرہ دیا جو اُنھون نے تیری اطاعت کی اور اپنا دین آبائی ترک کیا
معلوم ہوتا ہی کہ تو مجکو بھی اور میرے ملک کو بھی مثل عنطاقیہ و عنطاق کے خیال کرتا ہی
یہ تیرا خیال خام و تصور ناتمام ہی یہان تیری دال نہ گلے گی تو قتل کیا جائے گا بادولت کی
تلوار کے سکہ پڑے ہوئے ہین اور شجاعت کے جھنڈے گڑے ہوئے ہین مین تجکو نصیحت کرتا
ہون کہ تو میری اطاعت کر مین تیرے دین و مذہب سے کوئی غرض نہ رکھونگا تجکو اپنے لشکر
کا سپہ سالار کرونگا اپنے مقام پر خیال کرلے کہ مین ایسا بہادر ہون کہ مجکو لوگ حمزہ یعنی طلسم
کشا کے مقابلہ کے لیے طلب کرتے ہین اور مین بلاخوف جاتا ہون تو نے بیکار راہ روک کے
اپنے سر یہ بلا مول لی مین نصیحتاً کرتا ہون کہ میرے کہنے پر عمل کر بیکار اپنی جان کو برباد و رائیگان
نہ کر آیندہ تجکو اختیار ہی اور عنطاق کج کلاہ وغیرہ کو معلوم ہو کہ تم نے بہت نالائق حرکت کی

کہ اپنا دین آبائی ترک کیا بہکانے سے پسر حمزہ کے میرا خوف بالکل نہ کیا اور اُسکی اطاعت کر لی میرے
حال سے نہ واقف تھے جو ایسی حرکت کی بس خیریت اسی مین ہی کہ پھر اپنا مذہب آبائی قبول کرو اور
مجکو ہر سال خراج دیا کرو اب وہ زمانہ گذر گیا ہی کہ تم مجھ سے خراج لیتے تھے اور مین تم کو خراج دیتا تھا
مین نے دو سال سے تم کو خراج نہین دیا تو تم نے میرا کیا بنا لیا میرا تو قصد تھا کہ مین لشکر لیکر تمھارے
ملک پر آؤن اور تم سے خراج لون تم ایسے بے خوف ہوئے اور مابدولت کا کچھ خیال نہ کیا کہ یہ کیا
سبب ہی جو البرزنج کلاہ نے خراج موقوف کر دیا کوئی تو ایسی وجہ ہی جو یہ امر واقع ہوا اُس پر تم لشکر
لے کر پسر حمزہ کے کہنے سے مجھ پر لشکر کشی کے قصد سے چلے معلوم ہوا کہ تم مجکو مثل سابق کے خیال
کرتے ہو اور میرے حالات کی تم کو خبر نہین ہی مین اب وہ نہین ہون دوسرا ہو گیا ہون اب مجھے
تم کو خوف کرنا لازم ہی تم نے سنا ہو گا کہ جن جن لوگون کو مین خراج دیتا تھا اُن سب سے مین نے
خراج لینا شروع کیا اُن سب نے میری اطاعت کی سب نے میری تلوار کو مانا ہی یہ فضل ہی خداوند
عجائب کا لہذا تم کو تحریر کیا جاتا ہی کہ اپنی جان کو برباد نہ کرو نہ اپنے ہمراہ دوسرون کو خراب نہ کرو بیکار
دونون طرف کے اہل لشکر کا خون ناحق اپنے سر پر نہ لو دیکھو ہوش مین آؤ اور اطاعت سے پسر
حمزہ کی دست بردار ہو بلکہ اُسکو اسیر کر کے اپنے ہمراہ لے کر مابدولت کی خدمت مین حاضر ہو
مابدولت تمھاری خطا کو معاف کر دینگے میری اطاعت کرو اور اپنا آبائی دین پھر اختیار کرو اسلام
کو ترک کرو یہی صورت تمھاری زندگی کی ہی ورنہ یاد رکھو کہ اسی جنگل مین تم سب کے سر کٹے
ہوئے پڑے ہونگے اور جسم سم ہاے مرکب سے پائمال ہونگے آیندہ تم کو اختیار ہی زیادہ کیا لکھا
جائے بقول شاعر شعر منت انچہ حق بود گفتم تمام + تو دانی دگر بعد ازین والسلام + البرزنے یہ
مضمون بتایا منشی نے اُسیوقت نامہ تحریر کیا لفافہ مین بند کر کے مہر کر کے پیش کیا البرزنج کلاہ
نے ایک سردار کو کہ نام اُسکا ماہرو دے شیر پیکر تھا نامہ دیا اور کہا کہ یہ نامہ لے جا کر پسر حمزہ و
غنطاق کو دینا اور اسکا جواب باصواب اُن سے حاصل کر کے بہت جلد واپس آنا تاکہ اُن کے
جواب سے آگاہ ہو کر جیسا وہ تحریر کرین ویسا بندوبست کیا جائے ماہرو دے شیر پیکر وہ نامہ لے کر
طرف لشکر علمشاہ کے چلا یہان ہرکارون نے شاہزادہ کو حال نامہ سے اور مضمون نامہ سے آگاہ
کیا یہان خود تجویز ہو رہی تھی کہ البرزنج کلاہ کو نامہ تہدید آمیز لکھا جائے کہ ہرکارون نے

نامے کے آنے کی خبر بہان کی شاہزادہ نے فرمایا کہ ہمارا دربار آراستہ ہو کیونکہ نامہ بر نامہ لے کر آتا ہے وہ دربار کو آراستہ دیکھے کوئی کرسی خالی نہ رہے کہ نامہ بر کرسی پر بیٹھنے نہ پائے جب تک ہم حکم نہ دین کیونکہ یہ کفار کے لشکر کا نامہ بر ہے اور کافر ہے یہ جو حکم دیا گیا اُسیوقت دربار آراستہ ہوا سب سردار کرسیون پر بیٹھے دربار خوب آراستہ ہوا کوئی کرسی خالی نہ تھی اور لشکر مین حکم دے دیا گیا کہ اگر نامہ بر آئے تو اُسکو کوئی نہ روکے یہان تو دربار آراستہ ہوا سب دربار مین بیٹھے ہوئے انتظار کر رہے تھے کہ نامہ بر اُدھر سے نامہ لے کر آتا ہوگا راوی بیان کرتا ہے کہ ماہر وے شیر پیکر نامہ لے کر چلا تھا کہ وہ داخل لشکر علمشاہ ہوا اور سیر کرتا ہوا دربارگاہ پر پہونچا درگہ سالار سے کہا کہ خبر کرو کہ ایک نامہ بر نامہ لے کر آیا ہے بار چاہتا ہے درگہ سالار نے جواب دیا کہ جاؤ پہلے سے تمہارے واسطے حکم صادر ہو چکا ہے بس درگہ سالار کے کہنے سے نامہ بر داخل بارگاہ ہوا مجرا گاہ پر سے مجرا کیا ادھر اُدھر دیکھنے لگا کہ کوئی کرسی خالی ہو تو اُس پر بیٹھ جاؤن کوئی کرسی خالی نہ پائی سب کرسیون پر سردارون و افسرون کو بیٹھے ہوئے دیکھا دربار کو خوب آراستہ و پیراستہ پایا دربار کا ہے کو تھا بیشہ شیران تھا ہر ایک بہادر بیٹھا ہوا جھوم رہا تھا قبضہ شمشیر چوم رہا تھا تخت شوکت پر عنطاق کج کلاہ جلوہ گر تھے نیم تختون پر اور بادشاہ تھے دنگل شوکت پر علمشاہ کو جلوہ گر دیکھا دربار کو اس طور سے آراستہ دیکھ کر یہ بہت حیران ہوا ادھر اُدھر دیکھنے لگا کہ کوئی کرسی خالی ہو تو اُس پر بیٹھ جاؤن کوئی کرسی خالی نہ پائی اب حیران ہوا کہ کیا کرون خاموش کھڑا ہو گیا جب علمشاہ نے دیکھا کہ یہ سزا پا چکا اشارہ کیا خدمتگار نے کرسی لاکر بچھا دی وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھا علمشاہ نے ساقی کو اشارہ کیا کہ نامہ بر کو جام شراب دے ساقی نے جام لبریز کرکے نامہ بر کو دیا جب اُسکا دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا وہ پکار اُٹھا کہ منم نامہ دار منم نامہ دار علمشاہ نے فرمایا کہ کس کا نامہ لایا ہے اُسنے کہا کہ نامہ لایا ہون البرز کج کلاہ جہان پناہ کا بنام آپ کے اور عنطاق کج کلاہ کے فرمایا کہ لا نامہ نامہ بر نے کمر سے نامہ نکال کر دیا علمشاہ نے دبیر کو اشارہ کیا کہ اسکے ہاتھ سے نامہ لے کر پڑھو دبیر نے نامہ بر کے ہاتھ سے لیا اور لفافہ چاک کرکے پڑھنا شروع کیا تمام نامہ پڑھا جب علمشاہ و عنطاق مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے بس علمشاہ نے دبیر کے ہاتھ سے نامہ لے کر چاک کر ڈالا نامہ بر کو بہت غصہ آیا اور قصد کیا کہ اس جوان کو نامہ چاک کرنے کی سزا دون یہ قصد کرکے

اٹھنے کا ارادہ کیا تھا کہ پھر خیال پیدا ہوا کہ اگر تونے ذرا بھی حرکت کی یہان اسقدر سردار ہین سب بارے
تلوارون کے تیر اقیمہ تحتہ کر ڈالین گے اس سے بہتر یہ ہی کہ جب یہ میدان جنگ مین صف آرا ہو تو
میدان مین آکر اور اسکو ٹوک کر اپنے مقابلہ مین طلب کرون اور اسکو سزا دون اس حرکت کی
یہ دل مین سوچ کر اپنے قصد سے باز آیا علمشاہ نے نامہ چاک کرکے دبیر سے کہا کہ ہماری و
عنطاق کج کلاہ کی طرف سے تحریر کرو کہ بیکار تم نے ایسی تحریر کی ہی نہایت بیہودہ تمھاری
تحریر ہی ایسی تحریر تھی کہ ہم نے وہ نامہ چاک کر ڈالا تم نے یہ جو تحریر کیا ہی کہ تم نے بیکار لشکر کشی کی
مین خود آنے والا تھا تم کیا لشکر کشی ہم پر کرتے ہمارے آنے کی خبر پاکر اپنے لشکر کو ہمراہ لے کر
شہر کو چھوڑ کر بھاگے تھے وہ تو ہم کو راہ مین خبر مل گئی ہم نے آکر روکا ورنہ تم تو چل دیے تھے
اب مین کب جانے دیتا ہون تمھارے نامہ کا جواب یہی ہی کہ آمادہ جنگ ہو کر میدان مین آؤ
ہم بھی آکر تم سے مقابلہ کرینگے جسقدر تم نے تحریر کیا ہی سب کا یہی جواب ہی کہ مقابلہ کرو ایسی
بیکار تحریر کے جواب دینے کی ہم کو کوئی ضرورت نہین ہی بس یہی جواب ہی جو کہ ہم نے تحریر کیا یہ
لکھوا کے اُس نامہ بر کو دیا اور کہدیا کہ کہدینا کہ میدان مین آؤ تم کو تمھاری تحریر کا جواب زبان
تیغ سے دیا جائیگا وہ نامہ بر جواب لے کر وہان سے اپنے لشکر کی طرف واپس آیا اور داخل لشکر
ہو کر البرز کج کلاہ کو جواب نامہ دیا اور زبانی سب حال کہا اور کہا کہ پسر حمزہ نے نامہ چاک کر ڈالا
اور کہا کہ کہدینا کہ تمھارے نامہ کا جواب زبان تیغ سے دیا جائے گا میدان مین آؤ یہ سُن کے
البرز کج کلاہ بہت حیران ہوا اسنے کہا کہ نامہ پڑھو دبیر نے نامہ پڑھا مضمون نامہ سُنکے اور برہم
ہوا اُسیوقت حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین طبل جنگ بجے ہم میدان جنگ مین جاکر پسر حمزہ
کو اس حرکت کی سزا دینگے کیا آسان ہی ماہدولت کا نامہ چاک کر ڈالنا مین اس نامہ کے
چاک کرنے کی عیوض مین اگر اُسکا تمام جسم نہ چاک کرون تلوارونسے تو اپنا نام البرز کج کلاہ
نہ رکھون یہ میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی کل ہی حال معلوم ہو جائیگا یہ کہکر حکم دیا کہ
ہمارے لشکر مین طبل جنگ بجے یہ حکم دینا تھا کہ اسیوقت نقارہ چوب پڑی سب اہل لشکر کو
معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا لشکر حریف سے ہرکارون نے یہ خبر علمشاہ کو پہونچائی کہ لشکر کفار
مین طبل جنگ بجا ہی اُسکا قصد ہی کہ کل میدان جنگ مین نکل کر حضور کے غلامونسے مقابلہ

لرے باقی خیریت ہی یہ سنتا تھا کہ علمشاہ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے بفضل ایزدی وبتائید ربانی یہان بھی کوس حربی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین سامان جنگ ہونے لگا نورطبل جنگ بجنے لگا دونون طرف کا دربار برخاست ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر درستی آلات حرب وضرب کی کرنے لگے وہ دن اسی سامان مین بسر ہوا اور وہ رات بھی اسی سامان جنگ مین بسر ہوئی جب سحر ہوئے ادھر سے علمشاہ اپنا کل لشکر لے کر میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوئے اودھر سے لشکر کفار میدان مین آیا دونون طرف سے تبرداروں نے نکل کر پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت حائل نظر تھے اُنکو قلم کیا سقون نے نکل کر آبپاشی کر کے گرد و غبار کو بٹھا دیا نقیبون نے نکل کر نقابت کی جب نقیب نقابت کر کے چلے گئے اُسوقت لشکر کفار سے وہی نامہ بر جو کہ نامہ لیکر آیا تھا البرز کج کلاہ سے اجازت لے کر میدان مین آیا اور سراپا میدان کا دکھا کے مرکب کو روک کے گویا ہوا ای فرقہ خدا پرستان آگاہ ہو کہ میرا نام ماہروے شیر پیکر ہی مین نے اکثر شیر کو زندہ پکڑ لیا ہی اور اُسکو چیر کر پھینکدیا ہی بس کل نامہ لے کر آیا تھا تم نے یہ گستاخی کی کہ بادشاہ کا نامہ چاک کر ڈالا لہذا مین یہ چاہتا ہون کہ وہ جوان جو کہ اپنے کو بہادر اور جری تصور کرتا ہی اور اپنا لقب رستم مشہور کیا ہی اور اپنی جرائت کے غرہ مین نامہ کو چاک کر ڈالا لہذا وہی جوان میرے مقابلہ کو آئے مین کسی اور کو نہین طلب کرتا ہون اُسی سے مقابلہ کرونگا اور اُسکو اس حرکت کی جو کہ کل اُس سے سرزد ہوئی تھی سزا دونگا جس طور سے اُسنے نامہ چاک کیا ہی اُسی طور سے اُسکا سر قلم کرونگا یہ کہکر انتظار کرنے لگا جب اُسنے یہ پکار کر کہا بس علمشاہ نے اپنے مرکب کو صف سے نکالا اور مہمیز کر کے چلے سب سردار پیدل ہوئے اور عنطاق کج کلاہ وغیرہ بھی پیدل ہو کر ہاتھ جوڑ کر سامنے آئے اور یون عرض کرنے لگے کہ ای شہریار ہم سب سردار کس لیے ہین اس نابکار کو جا کر اس سخت کلامی کی سزا دینگے آپ ملاحظہ فرمائیے کہ کس طور سے اسکے سر کو قلم کرتے ہین علمشاہ نے فرمایا کہ اُسنے میرا نام لے کر پکارا ہی اور مین تم سب سے کہہ چکا ہون کہ صاحبقران کا طریقہ ہی اور اُنھون نے قاعدہ مقرر کیا ہی کہ جسکو حریف طلب کرے وہی جا کر حریف سے مقابلہ کرے بس کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین نہ جاؤن دوسرے کو بھیجدون جبکہ وہ میرا نام لے کر مجکو طلب کرتا ہی بدنامی ہوگی مجھ پر سب یہ طعنہ کرینگے کہ علمشاہ ڈر گیا حریف نے اُسکو طلب کیا وہ خود مقابلہ کو نہ نکلا دوسرے سردار کو بھیجا بس مین تمام عالم مین مطعون ہونگا لہذا مین جا کر اس سے مقابلہ

کرتا ہون تم سب اطمینان رکھو لاکھ اُن لوگون نے اصرار کیا مگر علمشاہ نے نہ مانا اور اُنکو رخصت فرمایا
خود مرکب کو مہمیز کرکے طرف میدان کے چلے سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر کھڑے ہوئے اور
تماشہ میدان جنگ کا دیکھنے لگے ہر ایک کی آنکھ لڑی ہوئی ہے یکایک علمشاہ میدان جنگ مین پہونچے
ماہر وے شیر پیکر مرکب کو روکے ہوئے کھڑا تھا اور انتظار کر رہا تھا جیسے اُسنے علمشاہ کو اپنی طرف آتے
ہوئے دیکھا بہ قصد تگاورزنی گرز وا سپر کاٹے کر بڑھا علمشاہ نے بھی سپر پشت پر سے لی اور سپر کو لے کر
شاہزادہ بھی اُسکی طرف چلا بس باہم تگاورحلی دونون سپرین باہم لڑین گلہاے سپر سے شرارے نکلے
بالاے آسمان گئے دونون مرکب پیچھے ہٹے دیکھنے والون نے دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ مرکب علمشاہ کا دو قدم
پیچھے ہٹا اور ماہر وے شیر پیکر کا سات قدم پسپا ہوا تگاور ہی مین غالب و مغلوب کا حال کھل گیا
بس دونون مرکبون کو مسل کر باہم مقابل ہوئے اُس کافر خاسر کو بہت بڑا غصہ تھا نہ کچھ کہا نہ سُنا نیزہ
اُٹھا کر سینہ بے کینہ علمشاہ پر مارا علمشاہ نے نیزہ کو سنان نیزہ پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ دو بلبلین باہم گتھ گئین سنانین چمکنے لگین شرارے نکلنے لگے کوئی پچیس طعن کی ردو
بدل ہوئی تھی کہ ایک مقام پر علمشاہ نے برچھے کو گانٹھ کر بند صاحبقرانی باندھا اب جو مرکب کو
مہمیز کیا نیزہ صاف اُسکے ہاتھ سے نکل گیا مثل تیر شہاب کے بالاے ہوا چلا گیا چمکا لشکر اسلام سے
ایک غل بلند ہوا یہ نابکار نیزہ بھر آب خجالت مین غرق ہو گیا اپنی شرمندگی رفع کرنے کے لئے فوراً
تیغہ آبدار نیام سے لے کر وار کیا شاہزادہ نے اُسکے وار کو پشت شمشیر پر روکا لگی تلوار چلنے ایک مقام
پر موقع پا کر اب جو جنبیو کا ہاتھ رسید کیا تلوار نے اُسکو دو کیا بھلا اب کب بچتا ہے ایک تو تیغہ کی تان فرنگی
دوسرے دست زبردست علمشاہ ایک ہی وار مین داخل نار ہوا اسکا مرنا تھا اور مرکب سے
مر کر گرنا تھا کہ اسکا بھائی زحل شیر پیکر البرز سے اجازت لے کر میدان مین آیا آتے ہی اُسنے تلوار
کا وار کیا علمشاہ نے اُسکی تلوار چھین لی اور کمر زنجیر پکڑ کر قاش زین سے اُٹھا لیا اور بالاے سر چرخ
دے کر زمین پر مارا کہ نقش زمین ہو گیا استخوان تک ریزہ ریزہ ہو گئے یہ حال دیکھ کر عطارد شیر شکار
ایک پہلوان نامی تھا وہ مرکب کو مہمیز کرکے اور بادشاہ سے اجازت لے کر مقابلہ مین آیا آتے ہی
گرز کا وار کیا علمشاہ نے اُس کے کلہ عمود کو پکڑ کر اب جو جھٹکا دیا اگر چھوڑ نہ دے تو کلائی کے
پاس سے ہاتھ ٹوٹ جائے خیر نہ ہوا جلدی سے چھوڑ دیا بس علمشاہ نے گرز کو زمین پر پھینکدیا اور

بائین ہاتھ سے اُسکی کمر زنجیر پکڑ کر قاش زین سے اُٹھا لیا اور چرخ دے کر بالائے آسمان پھینکا کہ مثل گنجشک کے نظر آنے لگا اب وہ مائل بزمین ہوا جیسے قریب پہونچا مرکب کو بڑھا کر اب جو تیغہ کا ہاتھ لگایا کہ دو ٹکڑے ہوئے دوسرا ہاتھ مارا کہ چار ٹکڑے ہوئے راوی بیان کرتا ہی کہ علمشاہ نے عطارد شیر شکار کو جو رنگ ہوائی کیا اسکا مرنا تھا کہ قرطم فیل پیکر جو کہ بڑا جنگ باز تھا میدان مین اجازت لیکر آیا آتے ہی وار شمشاد کا وار کیا علمشاہ نے اُسکے وار کو خالی دے کر اُسکو مرکب پر سے اُٹھا لیا اور گرد سر چرخ دے کر اُسکو مرکب پر مارا مع راکب و مرکب دونون پیوند زمین ہوئے راوی بیان کرتا ہی کہ دوپہر تک تیس سردار لشکر کفار کے شاہزادہ نے اسیر فرمائے اور پینتیس قتل کیے اور چالیس کو مجروح کیا اور سب سے سوال اسلام کیا جس نے کچھ سخت کلامی کی اُسکو قتل کیا اور جسنے ذرا تامل کیا اُسکو اسیر کر لیا اور جو مجروح ہوا پھر اُسپر وار نہ کیا اُسکے لشکر کے سردارون سے کہا کہ اسکو لے جاؤ سردار آکر لے گئے اسی طور سے دوپہر آگئی اور پرا بند ہو گیا اب البرز کج کلاہ نے دہنی طرف و بائین طرف دیکھا کسی نے اقرار میدان مین جانے کا نہ کیا ہر ایک نے یہ خیال کیا کہ کون جا کر اس شیر زیان کے منھ پر اپنی جان دے جو گیا یا قتل ہوا یا اسیر یا مجروح ہم مین اس نہنگ دریائی شجاعت سے مقابلہ کرنے کی جرأت نہین ہی علمشاہ نے مبارز طلب کیا البرز کج کلاہ نے اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ جا کر مقابلہ کرو سب نے انکار کیا تب البرز کج کلاہ نے خود قصد مقابلہ کیا اُسوقت اسکے سپہ سالار نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ حضور کیون تشریف لے جائین اس غلام کو اشارہ فرمائین یہ جا کر اُسکا سر کاٹ لائے آپ کیون تکلیف فرمائین البرز کج کلاہ نے جواب دیا کہ تم بڑے عرصہ سے دیکھ رہے ہو کہ حریف مبارز طلب کر رہا ہی اور کوئی برائے مقابلہ نہین جاتا ہی تم کو خود لازم تھا کہ اجازت لے کر جاتے کہنے کی ضرورت ہی کیا تھی مین نے بھی اس خیال سے تم سے نہین کہا کہ شائد تم بھی یہ معرکہ دیکھ کر ڈر گئے اور مقابلہ سے باز رہے ہین خود جا کر مقابلہ کرون اب تم نے خود خواہش ظاہر کی شوق سے جاؤ مقابلہ کرو بس سپہ سالار البرز کج کلاہ کہ جسکا نام مریخ شیر شکار کرگدن سوار ہی اسکا دوسرا بھی نام ہی یہ لقب اسنے یہان آکر پایا ہی پس اپنے کرگدن کو چھیڑ کر میدان مین آیا اور پکارا کہ او پسر حمزہ آگاہ ہو کہ میرا نام مریخ شیر شکار کرگدن سوار ہی مین نسل رستم بن زال سے ہون میرا لقب کرگدن سوار ہو

میں اس شخص کی نسل سے ہوں جس نے ایک مشت درشت سے فیل سفید کو قتل کیا اور ماژندران
میں جاکر دیو سفید کو ہلاک کیا کیکاؤس سے بادشاہ کو رہا کیا افراسیاب ایسے پہلوان کو جو کہ ترکوں کا
بادشاہ تھا اور بڑا زبردست تھا جسکے نام سے شیر کا جگر آب ہوتا تھا ہزار مرتبہ شکست دی اور بڑے
بڑے پہلوانان جہان کو مثل اسقلینوس وغیرہ کے قتل کیا اور سب سرکشوں کو تہ خاک کیا مثل رستم
کے کوئی پہلوان آج تک جہان میں نہ پیدا ہوا ہے نہ ہوگا میں نے سُنا ہے کہ تیرا بھی لقب رستم ہے بتا تو تو نے
کیا کام کیے جو اپنے کو رستم مشہور کیا بس اسی میں خیریت ہے کہ تو میری اطاعت کر میرے ہمراہ چل میں
تیری خطا بادشاہ سے معاف کرا دوں گو تو نے بہت سے سرداران زبردست لشکر شاہ کے قتل کیے ہیں
مگر میرے کہنے سے بادشاہ تیری خطا کو معاف کرے گا میں بڑے عرصہ سے تیری جنگ کا تماشہ
دیکھ رہا تھا اور خیال کر رہا تھا کہ میں اس جوان سے کیا جاکر مقابلہ کروں یہ میرے حملہ کی تاب بھی نہ لا سکیگا
بیکار کو میرے ہاتھ سے مارا جائے گا دوسرے مجکو تیرے مقابلہ میں آتے ہوئے ننگ و عار تھا مگر
کیا کروں کہ تو نے میرا جگر خون کر دیا اب مجکو تاب نہ رہی میں نے خیال کیا کہ جو کچھ ہو اس کو
اسیر کر لاؤ یہ بدون تمھارے جائے ہوئے اسیر نہ ہوگا بس اگر زندگی درکار ہے تو میری اطاعت کر
ورنہ یاد رکھو کہ اب تیری عمر پوری ہوگئی تیرا پیمانہ عمر لبریز ہو گیا میں وہ بہادر ہوں کہ اکثر میں نے شیر
کو مشت سے شکار کیا اور یکہ و تنہا لشکروں کو شکست دی جس ملک پر لشکر لے کر گیا اُسکو فتح
کر لیا فتح و ظفر میری رکاب کو بوسہ دیتی ہے اقبال میرا غلام ہے میرے گرز و تلوار سے آج تک کسی نے
پناہ نہیں پائی میرے گرز کی ضرب سے کمر کوہ ٹوٹ جاتی ہے تلوار میری جگر کوہ کو شق کرتی ہے میرے
نیزہ کی انی دل کوہ کو ہراتی ہے تیر میرا عقاب تیز پر کو شکار کرتا ہے میرے نام سے دیو کو تپ لرزہ
آتی ہے اسفندیار میرے خوف سے جاکر گوشہ قبر میں پوشیدہ ہوا ہے دامن کفن سے مُنھ چھپا کر لیٹ
رہا ہے میری تلوار کی دھاک سے سرداران لشکر حریف و پہلوانان زبردست کانپتے ہیں اور میرے
نام سے ڈرتے ہیں یہ جو بڑ اُسنے شاہزادہ کے سامنے پڑھی شاہزادہ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ
او نابکار کیا بکتا ہے تو ایسا بہادر ہے کہ سرداروں کو قتل کرا آیا یا خاموش کھڑا دیکھا کیا اور میدان
میں برائے مقابلہ نہ آیا اگر تو ایسا بہادر تھا تو پہلے ہی کیوں نہ نکلا جب ان سبکو قتل کرا لیا
اُس وقت میدان میں آیا اور ایسے کلمات کرتا ہے او نابکار آگاہ ہو اگر تو نسل رستم سے ہے اور رستم

لے اگر دیو سفید کو قتل کیا اور فیل سفید کو ہلاک کیا تو مین بھی اُس شخص کا فرزند ہون جسنے اٹھارہ برس
پردہ قاف مین رہکر بڑے بڑے سرکشان قاف کو تہ تیغ کیا اور زلزلۂ قاف لقب پایا بارہ برس کے
سن مین دیو عفریت ایسے دیو زبردست وسمندون ہزار دست کو قتل کیا اور سمندون ہزار دست وہ ہی
کہ جسکے نام سے دیوان قاف کانپتے تھے اور عفریت الیاس زبردست ہی کہ جو شاہ دیوان قاف کے نام سے
مشہور تھا مین اُس شخص کا فرزند ہون کہ جسکے نام کے سکے بڑے ہوئے ہین اور جسکی شجاعت کے جھنڈے
گڑے ہوئے ہین جسکے نام سے شجاعان جہان و دیوان قاف کو اس وقت لرزہ آتا ہی اور راندام مین رعشہ
پڑجاتا ہی خواب راحت مین نام حمزہ سنکر چونک پڑتے ہین اُس شخص کا فرزند ہون جس نے
لندھور ایسے پہلوان زبردست کو بارہ برس کے سن مین زیر کیا مین اُس شخص کا جگر
گوشہ اور نور نظر ہون کہ جس نے سرکشان جہان کو زیر کیا اور جس کی سرکشان جہان نے
اطاعت کی اور جس کا حلقہ اطاعت اپنے کانون مین ڈالا تو کیا فخر کرتا ہی کہ مین رستم کی نسل سے
ہون او ظالم تیرے بزرگ اور تیرے باپ دادا میرے بزرگون کے خوف سے قبل اُن کے
پیدا ہونے کے گوشہ قبر مین واسن کفن مین مُنھ چھپا کر سو رہے ہین گو خواب مرگ مین
مبتلا ہین مگر جب نام سُن پاتے ہین خواب مرگ سے چونک اُٹھتے ہین مین وہ ہون کہ جسنے
بارہ برس کے سن مین فیل سفید کو ہلاک کیا اور قوبیل ہندی و دوبیل ہندی کو خندق
قضا و قدر مین ڈال دیا کہ آج تک اُن کا پتہ نہ چلا او ظالم مین ایک ادنی اُس شہریار کا
غلام ہون پہلے تو مجھسے مقابلہ کر اور مجھکو زیر کرلے تو جانون اس تقریر سے کیا فائدہ
لے یہ مقام رزم ہی نہ جاے بزم جو حربہ رکھتا ہو وہ کر شمشیر آبدار اژدہ داری زمردی نشان + کمان
کیانی و گرز گران + مریخ شمشیر شگار نے کہا کہ معلوم ہوا تو بڑا مغرور ہی اس قدر پہلوانون کو
قتل جو کیا تو اور زیادہ مغرور ہو گیا ہی جب تک تو سزا نہ پائے گا اُس وقت تک تو نہین
مانے گا اپنا حربہ کر کیونکہ میرا حربہ غضب ہی خداوند عجائب کا تو میرے حربہ سے نہ بچیگا
بہ کنے کو نہ ہو کہ ہماری حسرت نہ نکلنے پائی علمشاہ نے فرمایا کہ یہ ہمارا طریقہ نہین ہی کہ ہم
حریف پر پیش قدمی کرین جب ہمارا خدا ہم کو تیرے حربہ سے بچالے گا اُس وقت مین بھی
حربہ کرونگا اُسنے کہا کہ معلوم ہوا تیری قضا آئی ہو خیر مین ہی حربہ کرتا ہون اگر تمھارا یہ طریقہ

تمھین ہی تو ہمارا طریقہ ہی یہ کہکر نیزہ کو اُٹھا کر علمشاہ پر وار کیا راوی بیان کرتا ہی کہ بہ سبب گفتگو کے تنگا ور نہین چلے بس اُس نے نیزہ کا وار کیا علمشاہ نے نیزہ کو نیزہ پر روکا سنان سے سنان بنان سے بنان لڑنے لگی خوب نیزہ بازی ہوئی جو بند نیزہ کا وہ باندھتا ہی علمشاہ کھولدیتے ہین جو یہ باندھتے ہین وہ کھولدیتا ہی بڑے عرصہ تک نیزہ بازی ہوا کی پچھتر طعن کے رد و بدل ہوئی تھی کہ ایک مقام پر علمشاہ نے نیزہ کو نیزہ سے گانٹھ کر اب جو بند صاحبقرانی نے باندھا او مرکب کو مہمیز کیا صاف نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا دو کوس کے فاصلہ پر نیزہ جا کر گرا لشکر اسلام مین ایک غریو پیدا ہوا تمام لشکر کے علمون کو جلوہ بلا سبب اہل اسلام نے خوش ہو کر نعرہ تکبیر بلند کیا لشکر کفار کے حواس جاتے رہے البرزیج کلاہ کے منھ پر ہوائیان اُڑنے لگین مریخ شیر شکار کا یہ حال ہوا کہ فرط ندامت سے نیزہ بھ آپ خجالت مین غرق ہو گیا منھ پر عرق شرم آ گیا اُسی حالت خجالت مین گرز گران سرا را بہ پر سے لیا اور خبردار خبردار کہکر اور یہ نعرہ کرکے کہ او پسر حمزہ پنج اس گرز کی ضرب اسے کمر کوہ ٹوٹ جاتی ہی علمشاہ نے فرمایا کہ تو شوق سے وار کر بس اُسنے دونون رکابون پر زور دے کر یا خداوند عجائب کہکر گرز کا وار کیا علمشاہ نے گرز کو چہرہ کی پناہ کیا اور درگاہ باری مین عرض کیا کہ پناہ تو دارم پناہ گرز ندارم چہرہ من از گل نازک تر است بس یہ دعا کرکے اُسکے ضرب کو گرز پر روکا گرز کی صدا بلند ہوئی تراقے گرز سے تمام صحرا ہل گیا زمین کانپ گئی اندام کوہ مین رعشہ پڑ گیا شرارے دونون گرزون سے نکل کر یا بائے آسمان سے گئے گرزون مین بل پڑ گئے دل زمین شق ہو گیا اور علمشاہ تتق گرد مین پوشیدہ ہو گئے مرکب تنگ تنگ زمین مین غرق ہو گیا مریخ شیر شکار ضرب لگا کر ہٹا آواز دی کہ زدم و پست کردم مارا و کام تمام کیا اگر غربال لے کر خاک چھانی جائے گی تو اسکا ریزہ استخوان تک نہ ملے گا اُسکا ملنا تو در کنار ہی افسوس جوان قوی اور شکیل تھا ایسے جوان بہت کم پیدا ہوتے ہین یہ جو اُسنے پکار کر کہا اور کلاہ کو کج کر کے مرکب کو مہمیز کیا سمک نے جو یہ حال دیکھا فوراً چھاگل آب لے کر دوڑا اور دل گرد مین جا کر دیکھا کہ دونون ہاتھ مثل ستون کے بلند تھے اور گرز قائم تھا مرکب تا بہ تنگ زمین مین غرق تھا سمک نے گرد گرد چرخ مار کر گرد کو بٹھایا اور قریب جا کر آواز دی کہ اے شہریار مزاج کیسا ہی ہوشیار ہو جیئے حریف زیادتی کر رہا ہی یہ جو آواز دی

علمشاہ نے آنکھ کھولدی اور فرمایا کہ کیون کیا حال ہی سمک نے عرض کیا کہ حریف ضرب گرز لگاکر
بہت خوش ہوا ہی لاف و گذاف کر رہا ہی چلیے مقابلہ فرمایئے مزاج مبارک کیسا ہی علمشاہ نے فرمایا
کہ بلا کی ضرب لگائی تھی بچایا خداوند کریم نے یہ فرماکے محمودی کے رومال سے گرد پاک
کرتے ہوئے باہر تشریف لائے مرکب کو جو مہمیز کیا جیسا راکب تھا ویسا ہی مرکب تھا
طبقہ زمین کا لے کر باہر آیا یہ دل گردے سے گرد پاک کرتے ہوئے باہر آئے آواز دی کہ گرا بردی و کرا
پست کردی مین تیرا حریف موجود ہون مریخ شیر شکار نے جو علمشاہ کو زندہ و سلامت پایا
حیران ہوکر رہ گیا کہ یہ جوان کیونکر بچا یہ وہ گرز ہی کہ جس کی ضرب سے کمر کوہ ٹوٹ جاتی ہی اور
اس جوان کو ذرا بھی گران نہ معلوم ہوا اُسی طور سے زندہ نکلا گرز ہاتھ مین تھی بس اس نے دل
مین کہا کہ ابکی مرتبہ کی ضرب مین اسکا کا تمام ہوگا افسوس اسکی جان مفت مین برباد ہوگی
یہ جوان حسین اور قوی ہی لایق اسکے ہی کہ اسکی اطاعت کی جائے اگر یہ مجکو زیر کرلے گا تو مین اسکی
اطاعت ضرور کرون گا مگر مین یہ دیکھتا ہون کہ کشتی تک کی نوبت نہ آئے گی ابکی مرتبہ کے ضرب
گرز مین اس کا کام تمام ہو جائے گا اُدھر علمشاہ پہلے ہی خیال کر چکے تھے کہ اگر یہ مجھ سے زیر
ہوگا اور تلوار کی نوبت آئے گی تو اس کو کشتی لڑکے زیر کرون گا یہ خیال کرتے ہوئے قریب اُسکے
آئے اور فرمایا کہ تو ضرب لگا چکا اب میری نوبت آئی ہی شعر تو ضرب زدی ضرب من نوش
کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + ہوشیار ہو جا اب مین ضرب لگاتا ہون اسنے کہا کہ
شوق سے ضرب لگا مین تیری ضرب کا مشتاق ہون یہ کہکر اُس نے گرز کو چہرہ کی پناہ کیا
علمشاہ نے بائین ہاتھ سے گرز کو گردش دی گرز سے صدائے فنا فنا آنے لگی آتے کے
ساتھ ہی گرز کو گرز پر مارا تڑاقہ پیدا ہوا زمین کانپ گئی کوہ لرز گئے طائر صدائے گرز سنکے آشیانون
سے اُڑے اور خفتگان خاک زیر زمین چونک اُٹھے اُنکو یہ معلوم ہوا کہ سرافیل نے صور
پھونکا دل زمین شق ہوگیا غبار بلند ہوا مریخ شیر شکار تتق گرد مین پوشیدہ ہوگیا مرکب
زمین مین غرق ہوگیا پسینہ آگیا سر مو سے عرق جاری ہوا چہرہ سرخ ہوگیا مگر ہاتھ اُسی طور
سے مع گرز کے بلند رہے علمشاہ نے ضرب لگاکے مرکب کو ہٹا کے فرمایا کہ کوئی آکے خبر لے
کہ کیا گذری یہ کہنا تھا کہ عیار البرز کج کلاہ کا کہ نام اُسکا منقار کمند انداز تھا چھاگل

آب لے کر قریب گرد آیا گردش کر کے پانی کے چھینٹے مار کر گرد کو اٹھایا نا بدہ گرد کے آیا دیکھا کہ آنکھیں بند ہین
ہر بن موے پسینہ جاری ہی دونون ہاتھ مثل ستون کے بلند ہین چہرہ سرخ ہو رہا ہی مرکب
زمین مین غرق ہی اور بیہوش کھڑا ہی اسنے آواز دی کہ ای پہلوان جہان حریف زیادتی کر رہا ہی
ہوشیار ہو جیے کچھ آواز نہ آئی پھر اُسنے پکارا پھر کچھ صدا نہ آئی تیسری مرتبہ جو اس نے پکارا
جب صدا نہ آئی تو گھبرا گیا پانی کا چھینٹا منھ پر دیا اُس پر بھی اُسے ہوش نہ آیا اُسنے پریشان
ہو کر دوسرا چھینٹا دیا اب اس نے آنکھ کھولی عیار نے کہا کہ مزاج کیسا ہی اس نے اشارہ
سے کہا کہ ٹھہر جاؤ اب اس نے حواس اپنے درست کر کے کہا کہ کیا بلا کے ضرب لگائی
یہ معلوم ہوا کہ آسمان پھٹ پڑے چھٹی کا دودھ زبان پر زوائقہ دے گیا آج تک اس قسم
کی کسی نے ضرب نہین لگائی مگر بچایا خداوند عجائب نے حریف کا کیا حال ہی اُس نے کہا کہ
زیادتی کر رہا ہی کہا کہ چل یہ کہکر مرکب کو جو ایڑ کرتا ہی تو اُس کو مثل مرکب گلی کے پایا یہ نہ
معلوم ہوا کہ یہ مرکب مر گیا اُسکی کمر مین ہاتھ دے کر نکالا جب اُس کو مردہ پایا زمین پر دے
مارا اور تلوار علم کر کے اس قصد سے کہ مین اُسکے مرکب کو ہلاک کرون یہ کہتا ہوا کہ تو نے
بڑا غضب کیا کہ میرے مرکب کو ہلاک کیا مین کب تیرے مرکب کو زندہ چھوڑتا ہون راوی
بیان کرتا ہی کہ وہان اہل لشکر کفار والبرزنج کلاہ کا یہ حال تھا کہ سب کے دم نکلے ہوئے
تھے اور ہر ایک یہ خیال کر رہا تھا کہ جب اس جوان نے اتنے بڑے سردار کو یون ہلاک کیا
تو اب کس مین یہ طاقت ہی جو اس سے مقابلہ کرے اب جو یہ مبارز طلب ہوگا تو کون
اس سے لڑے گا ہر ایک کا دم نکلا ہوا تھا اور حواس باختہ تھے کہ اُس کے نعرہ کی صدا
آئی اب سب کے حواس درست ہوئے سب نے دیکھا کہ مریخ دامن گرد سے پیدل نکلا تلوار
علم کیے ہوئے لشکر کفار مین فرط خوشی سے غریو بلند ہوا سب کفار خوش ہوئے اُس کو
زندہ جو پایا اہل اسلام تو خوش ہو رہے تھے اُن کو بالکل خوف نہ تھا اُسکی جنگ وپیکار
سے ہر امر مین علمشاہ کو غالب دیکھ رہے تھے اور سب کو یقین تھا کہ علمشاہ غالب
آئینگے اُدھر علمشاہ نے جو اُس کو شمشیر کھینچے غبار سے نکلتے دیکھا اور یہ کہتے ہوئے کہ تو نے
غضب کیا کہ میرے مرکب کو ہلاک کیا مین کب تیرے مرکب کو چھوڑتا ہون بلا دونا ہا

کیے ہوئے نہ چھوڑونگا یہ قصد جو علمشاہ نے اُس کا دیکھا فوراً آستہ بالا گبود فرنگی پر سے کود پڑے یہ جوانمرد نے دیکھا کہ علمشاہ نے مرکب کو خوب بچایا پکار کر کہا کہ واہ کیا کہنا تم نے خوب مرکب کو بچا یا ورنہ میرے ہاتھ سے ہلاک ہوتا کیونکہ میرے مرکب کو تو نے ہلاک کیا ہین اُسکا عیوض تیرے مرکب سے لیتا مگر اب تو نے اُسکو خالی کر کے بچایا اُسکا معاوضہ تجھ سے لونگا اُسکے عیوض ہین تجکو قتل کرونگا علمشاہ نے فرمایا کہ ہین نے کوئی جان کر تیرے مرکب کو نہین ہلاک کیا ہے وہ میرے گرز کے ضرب کی تاب نہ لاسکا ہلاک ہو گیا اور تو تو دیدہ و دانستہ میرے مرکب کو ہلاک کرتا تھا اُسنے کہا کہ اچھا اب ہین اُسکے عیوض ہین تجکو ہلاک کرتا ہون یہ کہکر اور قریب آکر تلوار کا وار کیا علمشاہ کی نگاہ تلوار سے لڑی ہوئی تھی جیسے تلوار قریب سر آئی دا ستانہ مارا تلوار سپر پٹے پڑی باڑھ کو بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار ہاتھ مروڑ کر چھین لی تلوار تو اُسنے چھوڑدی مگر کمر زنجیر تھام لی بس علمشاہ نے بھی تلوار ہاتھ سے زمین پر پھینکدی اور اُسکی کمر زنجیر پکڑ لی اب زور ریلا پیلی کے ہونے لگے باہم کشتی لڑنے لگے ادھر تو مریخ کے دم مین دم آیا کہ اب اسکو زیر کیا ہونگا اہل لشکر بھی خوش ہوئے کہ تلوار کی لڑائی موقوف ہوئی کشتی کی نوبت آئی مریخ ضرور زیر کرے گا کیونکہ یہ بہت قوی ہے معلوم ہوا کہ ان خدا پرستون سے کوئی فنون جنگ و حربہ ہائے جنگ مین غالب نہین آسکتا ہے یہ لوگ اس فن سے بخوبی آگاہ ہین اب مریخ اس جوان کو فن کشتی مین زیر کرے گا اُدھر اہل اسلام خوش ہو رہے تھے یہ خیال کر کے کہ خوب ہوا جو کشتی ہونے لگی تلوار کی لڑائی مین خوف تھا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی چشم زخم خدانخواستہ شاہزادہ کے جسم انور پر پہونچے اب یہ چاہتا کہان ہار دبا کر بیٹھ رہین گے خلاصہ یہ کہ دونون طرف کے لوگ اپنے اپنے خیال کے موافق خوش تھے یہان کشتی ہونے لگی اُسیوقت اکھاڑہ تیار ہو گیا دونون خم ٹھوک کر اکھاڑے مین کود ے اور کشتی ہونے لگی داؤن پیچ ہونے لگے جو داؤن اُسنے کیا اُسکا توڑ علمشاہ نے کیا جو علمشاہ نے کیا اُسکا توڑ اُسنے کیا کشتی کا جھڑاکا بندھ گیا دونو برابر سے لڑ رہے ہین یہ کبھی اُسکو ریل کر بیجاتے ہین وہ نکل جاتا ہے وہ انکو جب ریل کر لے چلتا ہے یہ مثل برق جہندہ کے چمک کر الگ ہو جاتے ہین جو پیچ وہ باندھتا ہے یہ فوراً اُسکا توڑ کرتے ہین ذرا بھی عرصہ نہین ہوتا ہے یہ جو پیچ کرتے ہین وہ اُسکا توڑ کرتا تو ہے مگر عرصہ مین جب وہ انکو پیچ کر کے لے بیٹھا ہے یہ مثل شرارے کے

نکل جاتے ہین یہ جب اُسکو دباتے ہین تو اُسکو نکلنا مشکل ہوتا ہی اہل لشکر نے جو دیکھا کہ کشتی اٹک گئی دونون طرف کے لشکر بھی و بادشاہ و سردار کنارے پر آکر موجود ہوگئے سوار و پیدل کنارے پر بیٹھ گئے تخت بادشاہون کے رکھدیے گئے بازار آراستہ ہوگئے سودا فروخت ہونے لگا کٹورہ بجنے لگا سودے والے پکارنے لگے میلے کا سا رنگ ہوگیا چہل پہل ہوگئی مگر سب کی نگاہین اُسی طرف لڑی ہوئی ہین سب کشتی کو دیکھ رہے ہین خلاصہ یہ کہ اُسی ہنگامہ مین شام ہوگئی مگر غالب و مغلوب کی تمیز نہ ہوئی جب شام ہوگئی اور آفتاب عالمتاب غروب ہوگیا ماہ نے اپنا روے زیبا دکھایا بند نقاب روز کو دور کیا براے تماشاے جنگ و پیکار تخت فلکی پر جلوہ کیا مع اپنے سپاہ سیارگان کے یعنے رات ہوگئی اُسوقت مریخ نے ہاتھ روک لیا اور کہا کہ ای جوان واہ کیا کہنا خوب تو مجھ سے لڑا مگر دن واسطے جنگ و پیکار کے ہی اور شب براے راحت و آرام کے ہی اب تو اپنے لشکر مین جا کر آرام کر اور مین اپنے لشکر مین جا کر براحت شب بسر کرونگا کل صبح کو پھر میدان مین آکر مقابلہ کرونگا علمشاہ نے فرمایا کہ یہ تو تو نے سچ کہا مگر میرا یہ طریقہ ہے کہ جب تک مین حریف کو زیر نہین کر لیتا ہون اُسوقت تک میدان جنگ سے واپس نہین جاتا ہون بس مین تو واپس نہ جاؤنگا اگر تو تھک گیا ہی تو جا کر کچھ تھوڑی دیر آرام کر مین یہان ٹھہرا ہوا ہون تو پھر آکر مجھ سے مقابلہ کرنا علمشاہ نے جو یہ کہا اُسنے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ تو تو میدان جنگ سے واپس نہ جائے اور مین واپس جاؤن اگر تیرا یہ طریقہ ہی تو میرا بھی یہی طریقہ ہی مگر یہ بتاؤ کہ پردہ شب حائل ہی میری اور تمھاری کشتی کا تماشہ کون دیکھیگا اور غالب و مغلوب کی کیونکر تمیز ہوگی علمشاہ نے فرمایا کہ بادشاہون کو رات کا دن کرنا کتنی بڑی بات ہی ابھی حکم دین ابھی سب سامان ہو جائے تم اپنے لشکر سے روشنی طلب کرو مین اپنے لشکر سے جب یہ علمشاہ نے فرمایا اُسنے کہا کہ بہت خوب اور البرز کج کلاہ کی طرف دیکھ کر کہا کہ روشنی کرا دیجیے اُس نے اُسیوقت روشنی ہونے کا حکم دیا علمشاہ نے پلٹ کر عنطاق کی طرف دیکھا کچھ فرمانے کی بھی ضرورت نہ تھی کہ سب سامان ہوگیا اسقدر عنطاق نے روشنی کی کہ رات کا دن ہوگیا اُدھر البرز کی طرف سے بھی روشنی آئی جب روشنی ہوگئی پھر کشتی ہونے لگی کہ اتنے عرصہ مین دو کاسہ شیر کے لبریز دونون طرف سے آئے مریخ نے

علمشاہ سے کہا کہ ایک کانسہ جو کہ تمھارے لشکر سے آیا ہی وہ تم پی لو اور جو میرے لشکر سے آیا ہی وہ مین پی لون علمشاہ نے فرمایا کہ میرا یہ طریقہ ہی کہ جب تک فیصلہ نہین ہو لیتا ہی مین نہ کچھ کھاتا ہون نہ پیتا ہون تم شوق سے کھاؤ مین اس خیال سے کہ گرانی ہو جائیگی کوئی شی استعمال نہین کرتا اُسنے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین کھاؤن اور تم گرسنہ رہو لوگ یہ کہین گے کہ یہ تو شکم سیر تھا اس نے اس سبب سے اُس پر غلبہ پایا وہ گرسنہ تھا علمشاہ نے فرمایا کہ تم اس امر سے اطمینان رکھو یہ تم کو کوئی نہین کہیگا جب کہ مین تم کو شوق سے اجازت دیتا ہون یہ سُنکے اُسنے وہ کانسہ اُٹھا کر پی لیا علمشاہ نے اپنا کانسہ واپس کر دیا اور مصروف جنگ ہوئے کشتی لڑنے لگے پھر داؤن پیچ ہونے لگے سب مصروف تماشائے کشتی ہوئے وہ رات بھی اُسی طور سے کشتی مین بسر ہو کر سحر ہوئی مگر اُسی طور سے کشتی ہو رہی ہی کہ دوپہر دن آیا اب مریخ کی یہ حالت ہوئی کہ اُسکا دم چڑھنے لگا سانس پھول گئی وہ ٹھہر ٹھہر کر لڑنے لگا حالت یہ ہی کہ نہرائے پسینہ کے جسم سے دونون کے چھوٹ رہے ہین جہان جم کر گھڑی دو گھڑی لڑے کیچڑ ہو گئی پسینہ سے پتلے بن جاتے تھے اب وہ جو ٹھہر ٹھہر کر لڑنے لگا حالت یہ ہوئی کہ علمشاہ اُسکو پکڑ لائے وہ بہت دقت سے نکلا جب وہ علمشاہ کو پکڑ لایا علمشاہ مثل برق کے چمک کر نکل گئے اب ہر ایک کو غالب و مغلوب مین تمیز ہونے لگی اہل اسلام تو خوش ہونے لگے کہ اب یہ زیر ہو جائے گا کیونکہ یہ ٹھہر کر لڑتا ہی کفار کا رنگ اُڑ گیا یہ حالت تھی کہ ایک رنگ آتا تھا اور ایک رنگ جاتا تھا البرزنج کلاہ نے سردارون سے کہا کہ اگر پسر حمزہ کو ہمارا سپہ سالار زیر کرلے تو خیر تم کچھ نہ کرنا خاموش رہنا اگر پسر حمزہ مریخ کو زیر کرلے تو ایک مرتبہ اُس پر حملہ کرنا اور میدان سے زندہ نہ جانے دینا گھیر کر مار لینا دیکھو بہت خیال رہے کیونکہ مین رنگ بیرنگ پاتا ہون پسر حمزہ جس طور سے لڑ رہا تھا اور مقابلہ کر رہا تھا اُسی طور سے لڑ رہا ہی مریخ کا دم آگیا ہی صرف اپنی بات کو بنائے ہوئے لڑ رہا ہے یہ جو البرزنج کلاہ نے کہا اہل لشکر کے حواس جاتے رہے ہر ایک نے دل مین کہا کہ جب اس جوان نے اتنے بڑے پہلوان کو زیر کر لیا تو اس لشکر کی کیا حقیقت ہی سُنا جاتا ہی کہ آگے اسنے اتنے بڑے لشکر کو شکست دی ہی جو کہ اسکے ہمراہ ہی پھر اس لشکر کی حقیقت کیا ہی ایسی حالت مین جبکہ اُسکے ہمراہ لشکر بھی ہی مجبور اس امر سے ہین کہ نمک کھاتے ہین مگر

انکار کرینگے تو نمک حرامی ہوگی اب جو کچھ ہو چاہے جان جائے چاہے رہے ایک حربہ ضرور کرینگے یہان
اہل لشکر مین یہ باہم تقریر ہو رہی تھی اُدھر اُس نے علمشاہ سے کہا کہ اے پسر حمزہ ہوشیار ہو جا مین یہ
آخری زور تجھ پر کرتا ہون علمشاہ نے فرمایا کہ شوق سے تو زور کر جو کچھ حوصلہ تیرے دل مین ہو وہ
نکال دے مین کب منع کرتا ہون یہ سُنکے اُسنے دونون شانہ پکڑے اور سر کو سینہ مین اڑا کر لے دوڑا
کوئی سات قدم پر جا کر اُس نے جھٹکا مارا یہ دم کی شمار مین اور قدم کے آنغار پر چلے آئے جب انھون نے
دیکھا کہ اپنی حد پر پہونچ گیا اب جو قدم پیچھے ہٹا تو شجاعت مین فرق آیا اُنھون نے لنگر مارا
اُس نے جھٹکا مارا کہ ان کا پا نیان گھٹنہ آشنا بزمین ہوا اب جو انھون نے لنگر قائم کیا تو
تا بہ گھٹنہ یہ غرق زمین ہو گئے اُس نے خوب طور سے کمر زنجیر پکڑ کے زور کرنا شروع کیا بلکہ
شل بازو کے اوپر چھا گیا حالت یہ ہوئی کہ دونون ہاتھ زخمی ہو گئے کنپٹیون سے خون
ٹپکنے لگا چہرہ سُرخ ہو گیا مگر اُس کوہ وقار کے لنگر مین جنبش تک نہ ہوئی آخر اس نے عاجز
ہو کر ہاتھ اُٹھا لیا اور کہا کہ مین زور کر چکا اب آپ اپنا زور کیجیے مین اپنی حسرت
نکال چکا یہ کہکر وہ ہٹ گیا بس علمشاہ اُس کو اُسی طور پر لے دوڑے اور پندرہ سولہ
قدم پر لا کر جھٹکا مارا کہ دونون گھٹنے آشنا بزمین ہوئے اُس نے قصد کیا کہ مین بھی لنگر
قائم کرون مگر حریف کب لنگر قائم کرنے دیتا ہے حریف زبردست ہے علمشاہ نے یہ چالاکی
اُسکی کمر زنجیر پکڑکر اب جو زور کیا نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچ کر پہلے زور مین تا بہ سینہ لائے
دوسرے زور مین سر سے بلند کر لیا گرد سر چرخ دیا اُس کے واسطے کہین موزے
کہین خود کہین تین مرتبہ گردش دے کر زمین پر مارا اُس نے چاہا کہ سنبھل کر اُٹھون
حریف کب اُٹھنے دیتا ہے یہ کود کر اُس کے سینہ پر سوار ہوئے اور اُسکی کمر زنجیر سے
مشکین باندھین اور اُس کو اسیر کر لیا سمک قریب کھڑا تھا اُس کو اشارہ کیا
وہ جب قریب آیا اُسکے حوالے کیا وہ لے کر اُدھر چلا یہ بھی اکبارگی باہر آئے اُدھر کفار
نے جو یہ واقعہ دیکھا سب کے حواس جاتے رہے البرز کج کلاہ نے پکار کر اہل لشکر سے کہا
کہ مار لو پسر حمزہ کو زندہ میدان سے واپس نہ جانے پائے یہ جو کہا لشکر مجبور ہو گیا اُسوقت سب
مرکبون پر سوار ہونے لگے اہل اسلام نے جو یہ صدا سُنی وہ بھی مرکبون پر سوار ہونے لگے

ادھر علمشاہ قریب مرکب آئے اور جست کرکے مرکب پر سوار ہوئے اُدھر البرز کا تخت قلب مین قائم ہوا اور لشکر کفار لینا لینا کہکر تلوارین علم کرکے طرف علمشاہ کے چلے شاہزادہ نے جو کفار کو یہ قصد مغلوبہ کرتے ہوئے دیکھا تیغہ کپی تان کو علم فرمایا اور مرکب کو مہمیز کرکے قبل اس کے کہ لشکر کفار ان پر حملہ کرے لشکر کفار پر جا پڑے شمشیر زنی کرنے لگے اہل اسلام نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ آقاے نامدار سے جنگ مغلوبہ واقع ہوگئی ایک مرتبہ نولاکھ کی نولاکھو تلوارین علم کرکے لشکر کفار سے غٹ پٹ ہوگئے اُدھر سمک نے مریخ کو لاکر ایک مقام پر قید کیا تھا اور سمک بھی اُسکو چھوڑکر مصروف جنگ ہوا تھا یہان جو میدان صاف ہوا اور سب لشکر مصروف جنگ وپیکار ہوا چند شاگرد وپیشہ یہان رہ گئے عیار البرز اس وقت کو غنیمت سمجھکر اُس مقام پر آیا جہان مریخ قید تھا سب پاسبانون کو بیہوشی اُڑاکر بیہوش کیا اور قید خانہ مین جاکر مریخ سے کہا کہ کیا بیٹھے ہوئے ہو آگاہ ہو کہ منم منقار کمند انداز تو یہ سوہن موجود ہے اپنی قید کو دفع کرو وہ خوش ہوگیا اُس سے سوہن لےکر اپنی قید کو دفع کیا باہر قید خانہ کے آیا دیکھا کہ میدان مین جنگ مغلوبہ واقع ہے سرون کا مینھ برس رہا ہے دریاے خون روان ہے صداے دلیران سے صحرا گونج رہا ہے سم ہاے مرکبان سے اس قدر خاک بلند ہے کہ ایک آسمان خاکی زیر آسمان قائم ہوگیا بقول فردوسی شعر ز سم ستوران دران پہن دشت + زمین شش شد و آسمان گشت ہشت + اُس عیار نے جلدی ایک مرکب لاکر موجود کیا اور ایک تلوار کسی کشتے کی اُٹھا کر لادی یہ مرکب پر سوار ہوکر لشکر اسلام پر اپنے نام کا نعرہ کرکے جا پڑا اسکے نعرہ کی صدا جو اہل اسلام نے سُنی حیران ہوگئے کہ یہ کیونکر رہا ہوا علمشاہ نے جو مریخ کے نعرہ کی صدا سُنی پلٹ کر دیکھا اُسکو اہل اسلام سے جنگ مین مصروف پایا سمک سے فرمایا کہ تم نے اسے کہان قید کیا تھا جو یہ رہا ہوگیا سمک نے عرض کیا کہ قید خانہ مین اسیر کیا تھا نہ معلوم کیونکر رہا ہوا جاتا ہون خبر لاتا ہون سمک اُدھر کو چلا ادھر البرز سے اُسکے عیار نے آکر کہا کہ خوش ہو جیے مین نے سب کو بیہوش کرکے مریخ کو رہا کیا ملاحظہ فرمایئے وہ سامنے مقابلہ کر رہا ہے یہ خبر سُنکے البرز خوش ہوگیا ایک مرتبہ نقیبون سے کہا کہ پکار کر کہدو کہ کوئی پریشان نہ ہو مریخ کو ہمارے عیار نے رہا کردیا ہے

وہ بھی تمھارے ساتھ اہل اسلام سے لڑ رہا ہی نقیبون نے پکار کر کہا کچھ اہل لشکر کے جان مین جان آئی
جم کر لڑنے لگے ادھر تو نقیبون نے پکار کر کہا ادھر اہل لشکر نے مریخ کے نعرہ کی صدا سُنی جم کر لڑنے
لگے جنگ مغلوبہ پھر واقع ہوئی برابر تلوار چل رہی تھی سر پر سر دھڑ پر دھڑ گر رہے تھے کشتون کا انبار
لاشون کا میدان مین ڈھیر تھا سر و تن کے انبار ہر طرف لگے ہوئے تھے دریاے خون روان تھا
علمشاہ نے جو دیکھا کہ مریخ کسی صورت سے رہا ہو گیا اور میرے لشکر سے لڑ رہا ہی یہ اُسی طرف کفار
کو قتل کرتے ہوئے چلے کہ اسکو پھر اسیر کریون اُسنے جو اپنی طرف شاہزادہ کو آتے ہوئے دیکھا
وہ کنائی کاٹ کر طرف البرزنج کلاہ کے جنگ گریز کرتا ہوا چلا اُدھر سمک نے جو جاکر وہان
جہان یہ قید تھا دیکھا تو پاسبانون کو بیہوش پایا اور قید کٹی ہوئی پائی پھیر اعیار کا دیکھا پہچانا کہ
یہ پتہ اعیار البرزنج کا ہی علمشاہ سے آکر عرض کیا کہ سب لشکر اس طرف جنگ و پیکار مین مصروف
ہوا عیار نے جو فرصت پائی پاسبانون کو بیہوش کرکے رہا کر لے گیا یہ سبب ہوا اسکی رہائی کا علمشاہ
نے فرمایا کہ جاتا کہان ہی ابکی مرتبہ اسکو قتل کرونگا زندہ نہ چھوڑونگا معلوم ہوا کہ نامرد ہی
یہ فرما کے اور مرکب کو مہمیز کرکے مریخ شیر شکار کر گردن سوار کی طرف چلے اُسنے جو علمشاہ
کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا اور خیال کیا دل مین کہ ابکی مرتبہ جو میرا اور اس جوان کا سامنا
ہو گیا تو کسی صورت سے اسکے ہاتھ سے زندہ نہ بچونگا یہ قتل ہی کر ڈالے گا بس یہ ایک
غول مین پوشیدہ ہو گیا چونکہ جنگ مغلوبہ تو ہو ہی رہی تھی دو چار سوار درمیان مین آگئے
علمشاہ کا سامنا جاتا رہا اہل اسلام کو قتل کرتا ہوا اپنی جان بچاتا ہوا پاس البرزنج کلاہ کے
پہونچا اور البرز سے جاکر کہا کہ اے بادشاہ جلد طبل بازگشت بجوا دیجیے ورنہ کل لشکر کا خاتمہ ہو جائیگا
گو میری یہ بات نہین ہی کہ لشکر نے جی چھوڑ دیے ہون یا قصد فرار رکھتے ہون مگر خدا پرست
بہت ہین اور یہ کم ہین دوسرے اصل امر یہ ہی کہ پسر حمزہ ایلان سب کو کافی ہی مین نے
ہر طرح سے اُس کو آزما لیا ہی وہ شیر غران و اژدہاے دمان سے بھی زیادہ ہی کوئی صورت
سواے طبل بازگشت بجوانے کے مفر کی نظر نہین آتی ہی مین یہ خیال کرتا ہون کہ تھوڑے
عرصہ مین یہ رنگ ہو گا کہ لشکر شکست کھائے گا اور جس قدر بچے ہین وہ قتل و اسیر ہو جائینگے
خدانخواستہ یہ نہ ہو کہ آپ بھی اسیر پنجہ حریف ہون تو بڑی خرابی ہو البرزنج کلاہ نے

کہا کہ ہمنے مان لیا اس وقت تو طبل باز بجوا کے جان بچا لی اور لشکر کو شکست کھانے سے بچایا کل کیا ہوگا مقابلہ کرنا پڑے گا مرغ نے کہا کہ اسکی بھی تدبیر بتادونگا اسوقت تو اہل لشکر کی جان بچایئے البرز کج کلاہ نے کہا کہ اچھا یہ کہکر حکم دیا کہ طبل باز پر چوب پڑے یہ حکم دینا تھا کہ نقارچی نے چوب اُٹھا کر نقارہ کو دھما دھم پٹینا شروع کیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ نقارہ بھی کفار کے شکست کھانے کے صدمہ سے اپنا سر و سینہ پیٹ رہا ہے اب جو صدائے طبل باز بلند ہوئی اہل اسلام نے سُنی قاعدہ ہے اہل اسلام کا اور حکم ہے صاحبقران کا کہ جب لشکر حریف مین طبل باز پر چوب پڑے اور حریف عاجز ہو مقابلہ سے پھر جنگ نہ کی جائے اُس کو واپس جانے دیا جائے فرودگاہ پر پھر جب وہ طبل جنگ بجوا کر میدان مین آئے اُس سے پھر مقابلہ کیا جائے کیونکہ اس امر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُس نے عاجز ہو کر طبل باز بجوایا ہے یہی حکم ہے اور یہی طریقہ ہے کل فرزندان حمزہ و نبیرگان حمزہ کا و سرداران حمزہ کا یہی جب صدائے طبل باز علمشاہ نے سُنی فوراً ہاتھ روک لیا ان کا ہاتھ روکنا تھا کہ سب اہل لشکر نے بھی ہاتھ روک لیا علمشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل باز بجے اور سب طرف فرودگاہ کے واپس چلین یہ حکم دینا تھا کہ یہان بھی طبل باز پر چوب پڑی دونون لشکر اپنے اپنے فرودگاہ کی طرف واپس چلے علمشاہ نے حکم فرمایا کہ شمار کرو کہ کس قدر کفار مارے گئے اور کس قدر اہل اسلام شہید ہوئے اہل اسلام کو دفن کرو میدان کو لاشون سے پاک و صاف کرو یہی حکم البرز نے اپنے لشکر کے لوگون کو دیا ادھر تو دونون لشکر فرودگاہ پر واپس آئے اب جو محاسبون نے شمار کیا تو معلوم ہوا کہ دو ہزار اہل اسلام درجہ شہادت پر فائز ہوئے اور دس ہزار کفار قتل ہوئے اہل اسلام کو دفن کیا زخمیون کا جو شمار کیا تو تین ہزار مجروح نکلے یہان فرودگاہ پر آکر لشکر نے کمر کھولی دونون لشکر اُترے دونون طرف دربار آراستہ ہوا محاسبون نے آکر علمشاہ سے سب کشتون کا حال بیان کیا اور زخمیون کا یہ سُنکے خاموش ہو رہے بعد تھوڑی دیر کے دربر خاست کیا خیمہ خاص مین جا کر آرام فرمایا سب سردار و اہل لشکر بھی آرام پذیر ہوئے چونکہ کئی شبانہ روز کے تھکے ہوئے تھے سب شب کو بے خبر ہو کر سوئے اطلایہ پھرنے لگا صدائے حاضر باش و ناظر باش بلند

ہوئی یہان تو یہ حال ہوا ادھر جب لشکر کفار فرودگاہ پر پہونچا تو سب لشکر کمر کھول کر اپنے اپنے
بستر پر جاکر قیام پذیر ہوا البرز نے دربار آراستہ کیا اب جو طرف دربار کے نگاہ اُٹھائے
دیکھا تو ہزارون کرسیان و دنگل خالی پائے بہت افسوس کیا اور دل مین کہا کہ افسوس
یہ کیا رنگ ہوگیا میرے دربار کا یہ وہی دربار ہے کہ جس مین ہزارون سردار بیٹھے رہتے تھے کہ یا بالکل
خاک اُڑ رہی ہے اسنے بہت صدمہ کرکے اور آہ سرد بھر کے اہل دربار سے کہا جو کہ تھوڑے سے سردار
قتل و اسیر سے بچ رہے تھے کہ کیا گردش فلکی ہے کل تک یہ بارگاہ کیسی آباد تھی اور آج کیسی خاک
اُڑ رہی ہے اُنھون نے عرض کیا کہ اسی سبب سے تو زمانہ کو ابلق روزگار کہتے ہین اور دنیا کو دورنگی
سرا کہتے ہین البرز کج کلاہ نے کہا کہ مین اپنے شہر سے نکل کر عجب آفت مین مبتلا ہوا اگر مین یہ
جانتا تو کبھی ادھر کو نہ آتا اپنے ملک مین رہتا اگر یہ لشکر میرے مقابلہ کو وہان آتا پہلے بیرون قلعہ آکر
مقابلہ کرتا اگر مثل آج کل کے شکست کھاتا تو قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرتا اب کیا کرون اگر بھاگتا
ہون تو یہ عقب مین آتے ہین اور نہین بھاگتا ہون تو مقابلہ کیونکر کرون یہی انجام ہوگا جو آج
ہوا کیا کرون کیا نہ کرون اُسوقت مریخ نے کہا کہ آپ پریشان کیون ہوتے ہین مین تدبیر بتاتا
ہون وہ تدبیر یہ ہے کہ آج شب کو لشکر پر پسر حمزہ کے شبخون کریے اور اہل لشکر کو قتل کرتے
ہوئے صاف نکل چلیے طرف دربند سوسن کے اگر یہ آپ کے عقب مین وہان آئے گا بھی تو
مارا جائے گا کیونکہ وہان بہت سے لشکر ہونگے دوسرے منیر جادو ساحر ہے وہ سحر کرکے پکڑ لے گا
ان سب کو اسیر کرلے گا البرز کج کلاہ نے کہا کہ یہ تدبیر بہت اچھی ہے اور تم نے خوب راے
دی ہے اہل لشکر کو آگاہ کردو کہ وہ تیار رہین ہم شبخون مار کر یہان سے نکل چلینگے سب نے یہ
راے پسند کی اور اہل لشکر کو آگاہ کردیا راوی بیان کرتا ہے کہ یہان لشکر اسلام کئی دن کا تھکا
ہوا تھا غافل پڑے ہوئے سو رہے تھے دوسرے یہ خیال تھا کہ جس طور سے ہم تھکے ہوئے
ہین اُسی طور سے وہ لوگ بھی تھکے ہوئے ہونگے مثل ہمارے آرام پذیر ہونگے اس امر کا بھی
خوف نہین ہے کہ شبخون مارین بس اس خوف سے بھی غافل ہین راوی بیان کرتا ہے کہ یہان تو
سب غافل ہین وہان البرز نے شبخون کا بندوبست کیا جب نصف شب آئی سب لشکر
تیار ہوا خیمے وغیرہ جو بربار تھے اُنکو بار کرا کے طرف دربند منیر کے روانہ کردیئے اُسکے بعد کُل لشکر کو

لے کر البرز کج کلاہ لشکر اسلام پر شبخون گرا اور قتل کرنا شروع کیا اہل اسلام غافل تھے قتل ہونے لگے غلغلہ جو ہوا تمام اہل لشکر خواب غفلت سے بیدار ہوئے اور ہتھیار لگانے لگے تین پہر رات تک دو پہر رات سے کفار قتل کیا کیے جب کفار نے دیکھا کہ کل لشکر بیدار ہو گیا اور ہر طرف روشنی ہونے لگی اگر افسر و سردار بیدار ہو ہو کر اپنے خیمون سے نکل آئے تو پھر بڑی خرابی ہوگی انسے کون مقابلہ کریگا گھر جاؤگے اس سے بہتر یہ ہے کہ بھاگ چلو راوی بیان کرتا ہے کہ شاہزادہ وغیرہ بیدار ہوا تھا شور و غل کی صدا سنکے اور مسلح و مکمل ہو کر بیرون بارگاہ آکر تشریف لائے لشکر کفار اہل اسلام کو قتل کر رہا تھا پہر پہر کامل کفار نے اہل اسلام کو قتل کیا سوتے اور جاگتے کو جب دیکھا کہ سب بیدار ہو گئے اب کوئی صورت یہانسے بھاگنے کی نظر نہ آئے گی جب تک یہ لوگ مسلح و مکمل ہو کر انسے مقابلہ کرین کرین یہ ایک حملہ کر کے بھاگے بس البرز کج کلاہ شبخون مار کر اور کل لشکر ہمراہ لے کر اسی پردہ شب مین طرف دربند منیر یہ کے روانہ ہوا حریف تو نکل گیا یہان تلوار چل رہی ہے کیونکہ یہ لوگ اب بیدار ہوئے ہین اور مسلح و مکمل ہو ہو کر اپنے اپنے مقام سے چلے ہین کیونکہ اندھیری رات تھی یہ ان کو حریف سمجھے اور وہ انکو باہم تلوار چلنے لگی جب علمشاہ وغیرہ بیدار ہو کر باہر بارگاہ کے تشریف لائے لاں مہتابین و مشعلین جو روشن ہوئین اب جو روشنی ہوئی ایک نے دوسرے کو پہچانا یہ لوگ یعنی سرداران لشکر گئے ادھر کی جنگ و پیکار موقوف ہوئی اسی انتظام و اسی بندوبست مین صبح ہو گئی اب سب طرف امن ہوا دیکھا کہ ہزارون اہل اسلام کشتہ پڑے ہین اور کفار کی ایک لاش نہین ہے کیونکہ یہ تو قبل اسکے کہ یہ لوگ ہوشیار ہو کر مقابلہ کرین ایک حملہ کر گئے راہی ہوا علمشاہ نے ان سبکی لاشونکو دفن کرنیکا حکم دیا اور ہرکارون سے کہا کہ ذرا جاکر خبر تو لاؤ کہ لشکر کفار کس فکر مین ہے گو یہ کام انھین حرامزادون و نامردونکا ہے کہ ہم کو غافل پاکر شبخون گرے خیر میرے ہاتھ سے جاتے کہان ہین ہرکارے یہ حکم پاکر ادھر کو روانہ ہوئے بس اس مقام پر پہونچے تو اس صحرا کو لشکر حریف سے خالی پایا کسی کا نشان تک نہ تھا خیمے و بارگاہین وغیرہ سب ندارد تھے یہ واقعہ دیکھ کر ہرکارے وہان سے بھاگے اور خدمت علمشاہ مین آکر سب حال عرض کیا یہان دربار آراستہ ہو رہا تھا علمشاہ کا قصد تھا کہ جنکو اسیر کیا ہے انکو طلب کر کے تلقین بدین اسلام کرون کہ ہرکارون نے یہ خبر آکر بیان کی بس یہ خبر سنکے علمشاہ کو غصہ آگیا کیونکہ یہ آتش خو شعلہ مزاج تو ہین وہ مثل ہے

کہ دیوانہ زا ہوئے بس است آگ لگ گئی خیال مین آیا کہ یہ مجکو دھوکا دے کر اور میرے لشکر پر شبخون مار کر چلا گیا اب یہ میرے ہاتھ سے جاتا کہان ہی یا تو ونگل پر بیٹھے تھے یا ایک مرتبہ تیغہ کپی تان فرنگی کو پٹک کر اُٹھ کھڑے ہوئے حالت یہ ہی کہ چہرہ فرط غیض سے گلنار ہو رہا ہی آنکھین یہ معلوم ہوتی ہین کہ دو پیالہ خون ہین زلفین بل کھا رہی ہین پیشانی پر ہزارون شکنین پڑی ہوئی ہین اُٹھ کر ایک انگڑائی لی اور فرمایا کہ مین تو عقب مین البرز کج کلاہ کے جاتا ہون وہ میرے لشکر پر شبخون مار کر اور اپنی جان بچا کر مع لشکر کے بھاگا ہی اور در بند منیریہ کی طرف گیا ہی مین جا کر اُسی مقام پر قتل کرون گا چھوڑتا کب ہون تم لوگ بھی آنا عنطاق وغیرہ نے عرض کیا کہ ہم بھی ہمراہ رکاب چلتے ہین لشکر تیار ہوے فرمایا کہ تم لشکر کو لے کر آؤ مین ٹھہر نہین سکتا ہون اب کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ کچھ کہہ سکے یہ باہر بارگاہ کے آئے فرمایا کہ لاؤ ہمارا مرکب جب تک مرکب آئے آئے آپ ٹھلنے لگے کہ اتنے مین چاکر نے استر بالا کو د فرنگی کو کس کر حاضر کیا آپ جست کر کے مرکب کی پشت پر تشریف لائے مہمیز کر کے مرکب اُڑا کر طرف در بند منیریہ کے چلے عیار منیر جادو کو ہمراہ لے لیا سمک یلطاقی بھی ہمراہ ہی شاہزادے کا جاتا تھا کہ اُسوقت لشکر مین ہلڑ ہو گیا کہ سامان سفر درست کرو عنطاق وغیرہ نے سامان سفر کے درست کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ بہت جلد سامان سفر کا درست کرو یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سب سامان درست ہو گیا سب لشکر کمر کس کر چلنے پر تیار ہو گیا خیمے وغیرہ بار ہو گئے سب بادشاہ تختون پر سوار ہوئے کل لشکر کو ہمراہ لے کر عنطاق کج کلاہ وغیرہ عقب مین علمشاہ کے روانہ ہوئے علمشاہ البرز کج کلاہ کے عقب مین مع دونون عیارون کے جاتے ہین بس ان سب کو راہ مین رکھا جاتا ہی آیندہ حال اسکا وقت پر تحریر ہوگا یہ سب در بند منیریہ پر جب پہونچین گے اُسوقت ان سب کا حال تحریر ہوگا اب مین پھر عنان قلم کو طرف حالات منیر جادو و احوال طلسم کشا کے پھیرتا ہون راوی بیان کرتا ہی کہ جب منیر جادو نے چارون نامے روانہ کیے تھے اپنے عیار کے ہاتھ اُسکے بعد اُسنے نامہ شندکال کا یہ جواب تحریر کیا تھا کہ آپ کا سرفراز نامہ آیا حال مندرجہ سے آگاہ ہوا آپ اطمینان رکھین مین سب بندوبست کرونگا کوئی مقام فکر و تشویش نہین ہی مین طلسم کشا کو کسی نہ کسی تدبیر سے اسیر کرونگا یہ جواب لکھ کر روانہ کیا تھا دوسرا نامہ شندکال کا زعفران زار کے پاس پہونچا تھا اُسنے بھی یہی جواب تحریر کیا تھا اور وہ بھی فکر مین مصروف ہوا تھا

دوسرے دن جو منیر جادو دربار مین آیا ایک طائر سحر آکر پہونچا اُسنے دوسرا نامہ شنکال کا منیر جادو کو دیا وہ وہ نامہ ہی کہ جو شنکال نے خبر قتل سیماب شعلہ خو و زمزم جادو وغیرہ اُسکے تحریر کیا تھا دوسرے طائر سحر نے دوسرا نامہ اُسی مضمون کا زعفران زار جادو کو پہونچایا جب منیر جادو مضمون نامہ سے آگاہ ہوا زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ افسوس بڑا غضب ہوا کہ طلسم کشا نے لوح پائی اور دو دربند بھی فتح کیے خیر ادھر آئے تو سہی دیکھو تو کیا ہوتا ہی یہ کہکر جواب تحریر کیا کہ آپ اطمینان رکھین مین غافل نہین ہون جہانتک ممکن ہوتا ہی بند و بست کرونگا اگر چاہا خداوند نے تو طلسم کشا کو اسیر کر لونگا آپ اطمینان رکھین یہ لکھکر اُس طائر کو دیا وہ طائر جواب لیکر روانہ ہوا اسی طور سے زعفران زار نے بھی جواب تحریر کیا راوی بیان کرتا ہی کہ ان دونون کے جواب سے شنکال خوش ہوا اور اُسے کسی قدر اطمینان ہوا مگر اُسیدن سے اسنے بھی درستی فوج کا حکم دیا اور آپ خود طلسم کی خبر گیری کرنے لگا عیش و عشرت کو کم کیا یہ تو ادھر سامان مین مصروف ہی اُدھر منیر جادو نے بعد روانہ کرنے جواب کے اپنے بھائی بے نظیر جادو سے کہا کہ تم یہان قیام کرو مین فکر طلسم کشا مین جاتا ہون اگر اُنمین سے کوئی آئے اُسکو اُتار نا اُسکی خاطر کرنا مین آتا ہون یہ کہکر اور اپنے بھائی کو حاکم دربند اپنی طرف سے کر کے فکر طلسم کشا مین روانہ ہوا اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا اب شمہ حال طلسم کشا یعنی حمزہ صاحبقران حلقہ فلک گوش گردن کشان ملاحظہ فرمایئے راوی بیان کرتا ہی کہ جب صاحبقران کو جشن خوشی سے مہلت ہوئی اب صاحبقران نے قصد کیا تھا کہ لوح کو ملاحظہ کر کے جدھر کا حکم لوح دے اُسی طرف کو روانہ ہون صاحبقران بارگاہ مین بیٹھے ہوئے تھے سب سردار حاضر دربار تھے کہ یکایک آسمان پر ابر چھا گیا ترشح ہونے لگا پھُوار پڑنے لگی یہ سمان جو نظر آیا صاحبقران کا دل بھر بھرا یا کہ یہ وقت شکار ہی چلو شکار کھیلو اُسکے بعد پھر فتح طلسم کی طرف متوجہ ہونا یہ دل مین خیال کر کے حکم دیا کہ سامان شکار حاضر کیا جائے ہم اسوقت برائے صید افگنی جائینگے سیما سے بلند آواز و اعظم جادو و سوسن جادو و اسقلینوس وغیرہ نے عرض کیا کہ خداوند نعمت یہ صحرائے طلسم ہی یہان آپکی جان کا ہر ایک دشمن ہی ہر بوٹی اور جڑی خون کی پیاسی ہی آپ تشریف نہ لے جائین جب طلسم کو فتح فرمالیجیے گا تو شکار وغیرہ کا شوق فرمایئے گا صاحبقران نے فرمایا کہ تم لوگ کچھ خوف نہ کرو میری نگہ ذات خدا پر ہی تم نے سُنا ہی کہ کسی کا قول ہی مصرعہ دشمن اگر قویست نگہبان قوی تراست ؁ مین شام کو شکار کھیل کر چلا آؤنگا کہین ورنہ جاؤنگا مجکو خود تعجیل ہی کہ کسی طور سے جلدی طلسم فتح ہو تو مین اپنے لشکر سے ملون اور سبکو دیکھون آپ لوگ اطمینان رکھین یہ جو

صاحبقران نے فرمایا سب کے سب خاموش ہورہے صاحبقران نے خواجہ عمرو سے فرمایا کہ ای خواجہ سامان شکار کے مہیا ہونے کا حکم دو خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران مین بھی ہمراہ چلونگا صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تمھارا کیا کام ہی بیکار زحمت کرنے سے کیا حاصل ہی مین شام تک واپس آؤنگا تم یہان لشکر مین رہو یہ لوگ تازہ مسلمان ہوئے ہین انکے عقائد ابھی درست نہین ہوئے ہین انکی نگرانی کرو مین کوئی جنگ و پیکار کے لیے نہین جاتا ہون جو تم کو بھی ہمراہ لے جاؤن یا کہین دور جاتا تو تمھاری ضرورت تھی دن بھر کے لیے جاتا ہون انشاء اللہ تعالے شام تک واپس آؤنگا شکار کھیل کر تم اطمینان رکھو کچھ خیمہ وغیرہ بھی ہمراہ نہ لیجاؤنگا صاحبقران نے خواجہ کو اسطور سے سمجھایا کہ خواجہ نے مان لیا بس اسیوقت سامان شکار خواجہ نے سب موجود کر دیا صاحبقران اشقر دیوزاد پر سوار ہو کر سامان شکار ہمراہ لیکر طرف صحرا کے برائے شکار روانہ ہوئے بہری جرّے شاہین باز باشے بازداروں کے ہاتھوں پر تھے کہ ایک ایک جوڑی اسی قسم سے ہر قسم کے جانوران شکاری کی ہمراہ لیلی قراول میر شکار سب ہمراہ رکاب تھے بس صاحبقران جنگل مین تشریف لائے پہلے پرند جانوروں کا شکار فرمایا باز وغیرہ کو چھوڑا وہ شکار کو پکڑ لائے اُسکے بعد چرندونکا شکار ہونے لگا اب صاحبقران نے تیر و کمان لیکر برائے شکار ہرن وغیرہ مرکب کو مہمیز کیا تھوڑی دور چلے تھے کہ دیکھا ایک مقام پر بہت سے ہرن گھاس چر رہے ہین صاحبقران نے اُنکی طرف مرکب کو مہمیز کیا ملاحظہ فرمایا کہ اُن آہوؤن مین ایک آہو سیاہ رنگ بہت بڑا ہی کہ وہ سب آہوؤنکا بادشاہ و افسر معلوم ہوتا ہی اور بہت خوبصورت ہی صاحبقران نے یہ قصد کیا کہ اسکو زندہ اسیر کرنا چاہیے یہ بہت خوبصورت ہرن ہی بس مرکب کو اُٹھایا آہوؤن نے جو سُم مرکب کی صدا سُنی کان کھڑے کیے یا تو گھاس چر رہے تھے ایک مرتبہ چوکنا ہو کر چارونطرف دیکھنے لگے اُنکی بھی نگاہ پڑ گئی کہ صیاد ہم سبکی فکر مین آتا ہی جب صاحبقران قریب پہونچے وہ آہو جست وخیز کرکے بھاگے صاحبقران نے اُنکے عقب مین مرکب اُٹھا دیا راوی بیان کرتا ہی کہ دو ایک کو تو صاحبقران نے تیر سے گرایا اب سب متفرق ہوگئے مگر وہ آہو سیاہ رنگ جسکو صاحبقران نے تاکا تھا سامنے صاحبقران کے موجود رہا وہ نہین بھاگا اب جو صاحبقران نے اُسکی طرف اُسکی اسیری کے قصد سے مرکب اُٹھایا وہ بھی بھاگا اُسنے بھی صحرا کا رستہ لیا وہ جست وخیز کرتا چلا جاتا ہی صاحبقران مرکب کو مہمیز پر مہمیز کرتے جاتے ہین مگر وہ آہو ہاتھ نہین آتا ہی جب نزدیک پہونچتے ہین وہ جست کرکے دور ہوجاتا ہی صاحبقران عاجز ہین اور پریشان ہورہے ہین دلمین کہتے ہین کہ اس آہو نے بہت پریشان کیا ہی اشقر کو مہمیز پر مہمیز کرتے ہین حالت یہ ہی کہ آپ بھی عرق عرق ہین اور اشقر بھی اشقر دیوزاد زبان جنی مین صاحبقران سے عرض کرتا ہی

کہ اسی لیے مین سنے عرض کیا تھا کہ میرے پر رہنے دیجیئے نہ کترییے آپ نے نہ سُنا پر کتر دیئے اگر اسوقت میرے پر ہوتے تو مین اسکو اوڑکر پکڑ لیتا آپکو اوسکے قریب پہونچا دیتا یہ دقت کاہے کو ہوتی مین بھی پریشان ہوتا ہون آپ بھی پریشان ہوتے ہین اگر پر کترے ہین تو اسقدر تعجیل نہ فرمایا کیجیئے صاحبقران نے فرمایا اے اشقر تو کسی طور سے اس ہرن کے قریب مجکو پہونچادے تاکہ مین اسکو اسیر کرلون یہ سنکے اشقر دیوزاد تیز ہوا اسقدر تیز جارہا ہی کہ اوسکا سینہ زمین سے لگا ہوا ہی کسی مقام پر دم نہین لیتا ہی آہو کا بھی یہی حال ہی کہ جست و خیز کرتا ہوا چلا جاتا ہی کمند کے زد سے دور رہے کوسون وہ ہرن صاحبقران کو لگا کر نکال لیگیا جب صاحبقران عاجز ہوئے دل مین خیال کیا کہ یہ زندہ اسیر نہ ہوگا اسکو تیر سے شکار کرو دوش سے کمان ترکش سے یاوہ مغی ارژنگ خدنگ سفتہ سوفار عقاب پر لیا اور کمان مین جوڑا اسیر گڑگی آہو نے جو دیکھا کہ اس شکاری نے قصد میرے ہلاک کرنے کا کیا اب اس طور سے جست و خیز کرنے لگا کہ تیر کی زد سے دور تھا صاحبقران عاجز ہین اپنی بوٹیان اپنے دانتون سے کاٹتے ہین منہ مین کف ہی چہرہ فرط غضب سے سرخ ہی زلفین خلیلی بل کھا رہی ہین بس نہین ہی کہ آہو کو جو پا جائین تو پامال کر ڈالین کہ جیسے شیر گرسنہ شکار کے نہ ملنے سے برہم ہوتا ہی کوئی دو پہر کامل صاحبقران آہو کے پیچھے ہلاک رہے کہ آہو ایک صحرا مین جاکر پہونچا وہ صحرا بہت پر بہار تھا صاحبقران بھی عقب مین پہونچے آہو وہان سے بھی بھاگا سامنے ایک کوہ بلند شکوہ تھا اوسکے قریب جاکر ٹھہرا اب صاحبقران نے فرمایا کہ اب یہ کہان جا سکتا ہی کوہ حائل ہوا ہی اشقر کو تیز کرکے قریب آئے جیسے آہو نے دیکھا کہ صیاد قریب آگیا اب جو جست کرتا ہی پہاڑ کے اوس پار تھا یہ واقعہ دیکھکر صاحبقران کو اور غصہ آیا اور دل مین خیال کیا کہ حیف ہی ایک جانور کو تو شکار نہ کرسکے وہ میرے ہاتھ سے زندہ نکلجائے لعنت ہی میری مردمی و شجاعت پر اور تف ہی میری سپہ گری پر یہ خیال کرکے قصد کیا کہ اشقر کو مہمیز کرون کہ یہ بھی مثل آہو کے اوس پار جست کرکے پہونچے پھر خیال آیا کہ یہ بے زبان ہی اور دن بھر کا تھکا ہوا ہی ایسا نہو کہ بسبب ہلاکت کے کچھ ماندہ ہو جائے اور نہ معلوم تو اس آہو کے عقب مین کسقدر دور لشکر سے نکل آیا ہی تو پھر لشکر مین پہونچنا دشوار ہوگا اسی جنگل مین سر ٹیک ٹیک کر ہلاک ہو جاؤ گے پیدل تم سے چلا نہ جائیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ اشقر کو اسی مقام پر چھوڑ دو اور خود پیادہ

اس کوہ پر جاؤ اور اوس آہو کو تلاش کرکے شکار کرو وہ ضرور پہاڑ پر کسی گوشہ مین اپنی جان بچا کر بیٹھا ہوگا
یہ کہکر دل سے اوس تجویز کرکے اشقر سے زبان جنی مین فرمایا کہ تو اسی مقام پر ٹھہر مین کوہ پر جاتا ہون اور ابھی
آتا ہون اوس آہو کو شکار کر لاؤن یہ اشقر سے فرما کر پشت اشقر سے زمین پر تشریف لائے اور دامن گردا کر
پہاڑ پر چڑھنے لگے یہان تک کہ بالاے کوہ پہونچے اشقر زیر کوہ چرا مین مصروف ہوا آپ نے کوہ پر جاکر
تمام کوہ کو چھان مارا کہین آہو کا پتہ نہ چلا آہو کو تلاش کرتے پھرتے ہین کہ اوس طرف جا پہونچے کہ جدھر دوسرا
راستہ دوسری طرف جانے کا تھا آپ نے خیال فرمایا دل مین کہ معلوم ہوتا ہے وہ آہو اسی راہ سے کوہ پر
سے ادھر کو چلا گیا ہے ذرا چلکر نیچے بھی تلاش کرو راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران کو اسقدر غصہ ہے کہ
کسی بات کا خیال نہین ہے فرط غیض و غضب سے اپنے تن بدن کا ہوش نہین ہے اس امر کا خیال ہے کہ یہ کیا
لغو حرکت ہے کہ ایک جانور صحرائی کی تم اسقدر جستجو کرتے ہو کیا وہ بھی کوئی انسان ہے کہ تم اسقدر تلاش
کرتے ہو جانے بھی دو کسی امر سے غرض نہین ہے غصہ مین بھرے ہوئے آہو کی تلاش کر رہے ہین پس یہ سوچکر
کہ وہ اس راہ سے نیچے پہاڑ کے چلا گیا صاحبقران بھی اوس راستہ سے زیر کوہ آئے جب گھاٹی پہاڑ کو
طے کیا تو ایک صحراے پر بہار زعفران زار نظر آیا کہ جسقدر گیاہ و درخت اوس جنگل مین ہین سب زعفران رنگ
ہین مثل تن عاشق کے وہ صحرا زرد ہے صاحبقران نے اوس صحرا کو بسنتی پوشش دیکھکر بہت تعجب فرمایا
کہ واہ کیا خوب یہ صحرا کا ہے کو ہے زعفران کا کھیت ہے جدھر نگاہ اوٹھ جاتی ہے سواے زردی کے
دوسری شے نظر نہین آتی ہے وسعت اور صفت یہ ہے کہ جو طائر ہین اوس جنگل کے وہ بھی بسنتی پوشش ہین جسقدر اشیا
ہین وہ بھی زرد ہین غبار جو بلند ہوتا ہے وہ بھی زرد بلند ہوتا ہے ہر طرف سرسون کا تختہ کھلا ہوا ہے گویا
زمانہ بسنت ہے صاحبقران اوس صحراے زرد پوشش کو دیکھکر محو ہوگئے اب آہو کا خیال بھی جاتا رہا صنعت
پروردگار کی تعریف فرماتے ہوئے اوس جنگل کی سیر کرتے ہوئے بہار کا عالم ملاحظہ فرماتے ہوئے چلے جاتے
ہین تھوڑی دور چلے تھے کہ کان مین تسبیح کی آواز آئی کہ جیسے کوئی درویش حقیقت کیش کسی مقام پر بیٹھا ہوا
کچھ پڑھ رہا ہے پس صاحبقران اوس آواز پر چلے چند قدم چلے تھے کہ دیکھا سامنے ایک چھوٹا سا بنگلہ ہے
وہ بھی زرد ہے اوسکے سامنے ایک چٹان سنگ کی پڑی ہے مگر زرد رنگ ہے اوس پر ایک درویش حقیقت کیش
خدا رس بیٹھا ہوا ہے سجدہ کا نشان مثل ستارے کے چمکتا ہوا ضعیف اسقدر کہ پلکین تک سفید ہوگئی ہین ایک
تسبیح ہزار دانہ بڑے بڑے دانون کی ہاتھ مین بیٹھا ہوا کچھ پڑھ رہا ہے اور بار بار سر اوٹھا کر چارون طرف

دیکھتا جاتا ہی کہ جیسے کسیکا کوئی انتظار کرتا ہی اور لباس زرد رنگ یعنے تہمد و کرتہ پہنے ہوئے اسقدر عبادت خدا کی ہی کہ لاغر ہوگیا ہی اوسکے باربار دیکھنے سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا کسیکا انتظار کر رہا ہی کوئی آنیوالا ہی صاحبقران کو اب خیال آیا اوس فقیر کو دیکھکر کہ اس درویش سے چلکر دریافت کرو کہ یہان کوئی آہو تو نہین آیا صاحبقران اودھر کو چلے یہ خیال کرتے ہوئے کہ یہ کوئی بہت خدارسیدہ ہی جب تو اس صحراے پر بہار مین یکہ و تنہا بیٹھا ہوا ہی کہ جہان نہ کوئی انسان ہی نہ حیوان از قسم انسان یہان مردم گیاہ تک نہین ہی معلوم ہوتا ہی کہ بسبب کمال کے یہ صحرا اسکو پسند آیا اور اسنے اسکو زرد پوشش کر دیا ایسے لوگون سے ملاقات کرنا اور انکی خدمت بجالانا باعث فخر و افتخار ہی چلو اسکی خدمت کرو ضرور اسکی خدمت کا صلہ ملیگا اگر یہ تمھارے حق مین دعا کریگا تو تمھارے گناہان گذشتہ عفو ہوجائینگے یہ خیال فرماتے ہوئے اوس فقیر کی طرف چلے اودھر اوسکے کان مین جو پاؤن کی چاپ کی صدا آئی اوسنے سر اوٹھا کر دیکھا جیسے اوسکی نگاہ صاحبقران پر پڑی ایک مرتبہ خوش ہو کر اوٹھ کھڑا ہوا اور پکارا کہ یا حمزہ صاحبقران سلام و علیک اے مجاہد راہ خدا و اے زلزلہ قاف ثانی سلیمان و اے سالک راہ اسلام و اے فاتح طلسم زعفران زار سلیمانی خوش آمدی و صفا آوردی شعر بیا بیا کہ ز تنگ درکنار کشم * بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم * دیگر از آمدنت اگر خبر داشتمی * در رہ گذرت گل و سمن کاشتمی * مین تو آپکا ایک مدت مدید و عرصہ بعید سے منتظر تھا اور انتظار کر رہا تھا مجھکو معلوم تھا کہ آپ براے فتح طلسم تشریف لائے ہین اس طرف سے آہو کے عقب مین تشریف لائیگا لیجیئے یہ آپکا شکار موجود ہی اب جو صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا تو اوس ہرن کو ایک رسی سے بندھا ہوا پایا کہ وہ کھڑا ہی صاحبقران نے خیال فرمایا کہ بڑا کامل ہی کہ اسکو میرے حال سے آگاہی ہوگئی اور اس سے بھی یہ خبردار ہوا کہ مین آہو کے عقب مین آہو کی تلاش مین آیا ہون واہ کیا خوب اسکو کچھ علم غیب مین بھی دخل ضرور ہی یہ ضرور بندہ خاص خداے کریم و مقبول بارگاہ الہی ہی اسکے اوپر سب حال روشن ہوگا کوئی حال اس سے پوشیدہ نہ ہوگا اس کمال اور اس مرتبہ کا فقیر آجتک میری نگاہ سے نہین گذرا جیسا یہ درویش کامل ہی یہ خیال فرماکے صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ علیک السلام اے بندہ خاص خداوند کارساز مین آہو کے تلاش مین تو یہان تک آیا ہون میرے مقدر نے آپکی زیارت سے مشرف فرمایا میری کیا خوش تقدیر ہی اور خوش قسمتی ہی کہ آپکی زیارت سے مشرف ہوا یہ فرماکے اور قدم تیز کرکے اوس فقیر کے

قریب تشریف لائے راوی بیان کرتا ہی کہ اُس صحرا مین آکر صاحبقران ایسے محو ہوئے ہین کہ کسی
امر کا خیال تک نہین رہا اب بھولے سے بھی لشکر کا خیال نہین آتا ہی اس درویش کو تو دیکھکر بالکل بے خود
ہو گئے ہین ادھر سے صاحبقران چلے ادھر سے وہ فقیر چند قدم چلا کہ صاحبقران نے لپک کر اوسکے
قدمونکو بوسہ دینا چاہا کہ اوسنے صاحبقران کا سر ہاتھون پر روک لیا اور کہا کہ اے بابا یہ کیا کیا مین
تمھارے قدمون کو بوسہ دون تو زیبا ہی کیونکہ تم مجاہد دین اسلام ہو تمھارے قدم کی برکت سے تمام
عالم ضلالت کفر سے پاک وصاف ہوا تمنے شمع اسلام کو روشن کیا ورنہ تمام عالم بسبب ظلمت کفر کے
تاریکی مین تھا کوئی خداوند کریم کے نام سے آگاہ نہ تھا تم ہی نے اس اسم پاک سے سبکو آگاہ کیا گم کردگان
راہ ضلالت کو شاہراہ اسلام پر پہونچایا یہ تمھارے قدم کی برکت ہی کہ ہر طرف اب بلا خوف اسم باری تعالے
لیا جاتا ہی تم نے بزور شمشیر کفار کو کلمہ طیبہ تعلیم کیا اور نشان اسلام کو بلند کیا مجکو لائق ولازم ہی کہ مین تمھارے
قدمون کو بوسہ دون اور تمھارے ہاتھون کو آنکھون سے لگاؤن میری سعادت ہی کہ تمھاری خدمت بجالاؤن
اور تمھاری غلامی اختیار کرون مین ایک ادنی سگ ناپاک اوسکے در کا ہون سوائے گوشہ نشینی کے مجھ سے
کیا ہو سکتا ہی میرا بال بال گناہ مین مبتلا ہی کیونکہ مجھ سے دنیا پر آکر کچھ نہ ہو سکا سوائے کھانے اور سونے کے
تم ایسے بندون کے سبب سے دنیا قایم ہی کہ تمنے اگر اس جہان کو آلایش کفر سے پاک کیا اور سبکو راہ راست دکھائی
مین دعا کا امیدوار ہون یہ کہکر صاحبقران کو گلے سے لگایا اور وہ فقیر بہت شفقت سے پیش آیا اپنے
پاس لاکر اوس چٹان پر بٹھایا آپ سامنے بیٹھا صاحبقران بیٹھے ہوئے خیال فرما رہے ہین کہ کیا خلیق
ہی ایسے انسان کہان پیدا ہوتے ہین اوس درویش نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یا صاحبقران
کچھ کلام فرمائیے کیا آپکو میری صحبت اور ملاقات کچھ ناگوار گذری اور خاطر کو یہان قیام فرمانا گران ہی جو کچھ
کلام نہین فرماتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ مین اس امر مین حیران ہون کہ یہ کیا مقام ہی اور یہ اسقدر زرد
کیون ہی کہ جو شے یہان کی ہی زرد ہی اور یہ ہرن کیونکر جناب نے اسیر فرمایا ہی مین اسکے تعقب مین بہت
عرصے سے پریشان تھا اسی کی تلاش مین یہان آیا تھا اور جناب کا اسم مبارک کیا ہی اوس درویش نے
مسکرا کر جواب دیا کہ تم بیکار کو پریشان ہو اس صحرا کو صحرائے بسنت بہار کہتے ہین اور یہ بھی ایک مقام ہی
مقام دنیا سے میرا نام درویش ریاضت کیش ہی مجکو بسبب اپنے علم کے معلوم ہوا تھا کہ تم اسطرف تشریف
لائے ہو تم نے وہ دو درخت [illegible] ایک [illegible] اعظم [illegible] جادو اعظم جادو

مع اپنے اہل لشکر و سرداروں کے تمھاری اطاعت کی اور بادشاہ سابق اور حکیم استقلینوس نے
و دیگر سرداران طلسم تمھارے مطیع ہوئے بیستون جادو کو قتل کرکے کوہ بیستون کو برباد کیا مرنج جادو کو مارکر
راستہ در بند سوسن کا کھولا یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ تمنے لوح کو حاصل کیا اور چشمہ زمزم میں غوطہ دیکر
اوسکی عبارت کو ظاہر کیا زمزم جادو کو قتل کیا اب تم برائے شکار نکلے ہو چونکہ میرے مقدر میں تمھاری
زیارت تھی اس سبب سے تم آہو کے عقب میں اس طرف کو آئے میں یہان بیٹھا ہوا تھا کہ یہ آہو بھاگا
ہوا ادھر کو آیا میں نے اسے پکڑ لیا چونکہ میں واقف تھا کہ تم اسی آہو کے تلاش میں یہان آوگے میں آہو
کو پکڑ کے بہت خوش ہوا کہ یہ ایک خدمت مجھ سے ہوئی جب آہو کو پکڑ چکا تو تمھارا انتظار کرنے لگا
خداوند کریم نے تمھارے قدم دکھائے میری مراد برآئی میں بہت خوش ہوا تمکو دیکھکر اب یہ بیان کرو کہ
مزاج مبارک کیسا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ اوس فقیر نے جسقدر حال تھا بیان کیا بلکہ کل واقعہ بیان کیا
اول سے آخر تک لوح کا نام بھی لیا مگر صاحبقران کو بالکل کسی امر کا خیال نہ ہوا کہ لوح کو دیکھئے بلکہ اوسکے
ان باتون کے بیان کرنے سے صاحبقران کو اوسکا اعتقاد اور زیادہ ہو گیا اوسکی طرف سے اوسنے
کہا کہ یا صاحبقران کوئی اسقدر غصہ فرماتا ہے شکار کے نہ ملنے سے آپکی عقل اور دانائی کے خلاف
ہے یہ تو جنگلی جانور ہین جب آدمی شکار کھیلتا ہے تو ہزارون جانور نکل جاتے ہین اور سیکڑون شکار ہوتے
ہین اسقدر غصہ نہین کرتے ہین کہ آپ بھی ہلکان ہوئے مرکب کو بھی ہلکان کیا باوجودیکہ آپکو یہان تشریف
لائے ہوئے عرصہ ہوا ہے مگر اسوقت تک پسینہ نہین خشک ہوا ہے لیجیے یہ ہرن موجود ہے اسکو ذبح
فرمائیے کباب لگائیے نوش فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے بقصد ہلاکت اسکے عقب
مین مرکب نہین اوٹھایا تھا بلکہ یہ خیال کیا تھا کہ اسکو زندہ اسیر کرلون کہ یہ بہت خوبصورت ہرن
ہے مگر اسنے اسقدر مجکو پریشان کیا اور اسقدر ہلکان کیا کہ مین نے قصد کرلیا کہ اب اسکو تیر سے
شکار کرون یہ کوہ کے قریب پہونچ گیا مین بھی مرکب کو صحرا مین چھوڑکر کوہ پر آیا جب کوہ پر پہونچا
تو اسکو نہ پایا بلکہ یہ گھاٹی نظر آئی خیال مین آیا کہ نیچے چلکر تلاش کرو چنانچہ یہان پہونچا چونکہ آپکی زیارت
میرے مقدر مین مقدر تھی جو یہ امر میرے ذہن مین آیا یہ ہرن مجکو یہان لایا مین اسکا بہت ممنون و مشکور
ہون پس اسکو آپ اپنے ہاتھ سے رہا فرمائیے مین اس سے بہت خوش ہوا کہ اسکی بدولت مین آپ کی
زیارت سے مشرف ہوا مین نے اوسکے صلہ مین اور اس خوشی کے سبب سے اسکو آزاد کیا درویش نے کہا

کہ نہین تم اسکا شکار کرو یہ تو شکاری جانور ہی اگر میرے تمھارے ملاقات مقدر تھی تو ضرور ہوتی کوئی اور
سلسلہ پیدا ہوتا صاحبقران نے فرمایا کہ جی نہین میری خوشی یہ ہی کہ آپ اسکو رہا کر دین یہ جو صاحبقران
نے فرمایا اوس درویش نے کہا کہ اگر تمھاری یہی خوشی ہی تو تم اپنے ہاتھ سے اسکو رہا کر دو یہ کہکر اوس
آہو کو صاحبقران کے سامنے کھڑا کر دیا پس صاحبقران نے اپنے ہاتھ سے اوسکے گلے سے رسی کھولدی
وہ رہا ہو گیا اوس درویش نے کہا کہ اے آہو پاے صاحبقران کو بوسہ دے اور اونکو دعا دے کہ اونکی مہربانی
اور خلق کے سبب سے تیری جان بچی اور اپنی راہ لی یہ جو اوس درویش نے کہا اوس آہو نے اپنا سر قدم صاحبقران پر رکھدیا اسکے بعد صاحبقران
تھوڑی دیر تک اور وہان ٹھہرے اوسکے بعد شاہ صاحب سے کہا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون کیونکہ مجکو
دور جانا ہی شاہ صاحب نے کہا کہ واہ کیا خوب ایک مدت سے تو مین تمھاری زیارت کا مشتاق تھا اب
جو زیارت نصیب ہوئی تو تم اسقدر جلدی کرتے ہو کہ مین رخصت ہوتا ہون اب دن تمام ہو چکا ہی کوئی پہر دن
باقی ہی اسقدر دن اور یہ رات اس فقیر کے مکان پر تشریف رکھو جو ٹکڑے روٹی کے مین مانگ کر لایا ہون
اوسکو نوش کر وکل بوقت سحر تشریف لیجانا فقیرون کی مہمانی کو قبول فرماؤ گو مین جانتا ہون کہ تم سے خشک
نان جو نہ کھائی جائیگی مگر میری خاطر سے نوش کرنا پڑیگی صاحبقران مجبور ہو گئے کیونکہ اہل اسلام
مین رد دعوت نہین کرتے ہین اگر کافر بھی کرے تو اوسکو قبول کرتے ہین نہ کہ ایسا بندہ مقبول دعوت
کرے اور صاحبقران انکار فرمائین درویش کے اصرار سے صاحبقران ناچار ہو گئے فرمایا بہتر جو آپکی
مرضی درویش نے کہا کہ بسم اللہ اوٹھیے اور سیر صحرا فرمائیے دیکھیے کیا کیا صنعت خداوند کریم کی ہی یا صاحبقران
اس صحرا مین ایک بنگلہ ہی یہان سے تھوڑی دور پر اوس بنگلہ مین ایک نازنین رہتی ہی ایک مدت سے
نہایت حسین و خوبصورت ہی مجکو اوس سے کیا غرض ہی کیونکہ مین تو تارک دنیا ہون یہ تو دنیا دارون
کا کام ہی کہ عورت کی طرف رغبت کرین بسبب خواہش نفسانی کے یہان نفس امارہ کو قبل ہی سے مار
چکے ہین دنیا کو طلاق دے چکے ہین پھر دنیا کے کامون سے کیا غرض ہی وہ اکثر اس جنگل مین آیا کرتی ہی
اور سیر کیا کرتی ہی مگر اوسکے چہرہ سے آثار عشق ظاہر ہوتے ہین کہ کسی پر عاشق ہی اور کسی کی طالب ہی مین نے
آجتک اوس سے اس امر کو دریافت تک نہین کیا گو وہ میرے پاس کئی مرتبہ آئی مگر مین اوسکی طرف
ملتفت نہ ہوا وہ بیٹھی رہی آپ ہی اوٹھکر چلی گئی اب آپ اوس طرف بھی سیر کرتے ہوئے تشریف
لے چلیے راوی بیان کرتا ہی کہ اوس درویش نے اسقدر تعریف صاحبقران سے اوس نازنین کی کی کہ

صاحبقران کو اشتیاق ہوا اوسکے دیکھنے کا اور ایک الفت سی دل مین پیدا ہوئی لبقول کسے شعر تنہا عشق از دیدار خیزد * بسا کین دولت از گفتار خیزد * پس صاحبقران نے اوس درویش سے فرمایا کہ کیون شاہ صاحب ہم بھی اوس نازنین کو دیکھ سکتے ہین بھلا وہ کیون ہمکو اپنے کو دکھائے گی درویش نے کہا کہ کیسا میرے بیان سے آپکو اوسکے دیکھنے کا اشتیاق ہوا خیر تشریف لے چلیے سہ پہر کا وقت ہی شاید وہ براے سیر صحرا نکلی ہو اپنے بنگلہ سے تو آپ اوسکو دیکھ لین صاحبقران نے فرمایا کہ پھر تشریف لے چلیے پس وہ درویش حقیقت کیش صاحبقران کو ہمراہ لیکر براے سیر صحرا چلا صاحبقران کی یہ حالت تھی کہ محو ہو گئے ہین جدھر نگاہ اوٹھ جاتی ہی سب زردہی زرد نظر آتا ہی یہ عالم ہی کہ زمین زرد آسمان زرد درخت زرد ہوا زرد درختون کے پتہ تک زرد ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ درخت خزان رسیدہ ہین مگر یہ امر نہین ہی دراصل ہی مین زرد ہین اونکی بہار یہی ہی راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران کو ایک مقام سے دوسرا مقام زیادہ تر پر بہار ملا ہر قدم پر نئی بہار کا سمان تھا وہ طائران خوش الحان کا بزبان بے زبانی حمد الٰہی مین شاخہاے درخت پر بیٹھکر زمزمہ سنجی کرنا طاؤسان خوش خرام کا وہ رقص کرنا کسی طرف قمری کی کوکو کسی سمت نعرۂ حق سرہو بلبلون کا گلون کے اشتیاق مین ادھر سے ادھر کو ادھر جانا نسیم و صبا کے جھونکون کا چلنا دل کو باغ باغ کیے دیتا تھا وہ سبزۂ خوابیدہ کا بار بار ہر قدم پر براے تعظیم صاحبقران اوٹھنا واقعی وہ صحرا عجب مقام پر بہار تھا ہر طرف سے بوے خوش چلی آتی تھی دماغ کو معطر کر جاتی تھی جب ہوا آتی یہ معلوم ہوا کہ کسی نے قرابے کے قرابے عطر کے کھولدیے صاحبقران خوش ہو ہو کر ہر طرف ملاحظہ فرماتے تھے اور اوس درویش سے فرماتے تھے کہ واقعی کیا پر بہار صحرا ہی مین نے پردۂ قاف کی بھی سیر کی مگر ایسا پر بہار صحرا وہان بھی نہین دیکھا یہان آکر دل باغ باغ ہو گیا ہر رنج و غم سے فراغ ہو گیا شان پروردگار صنعت کریم کارساز کی تعریف فرماتے ہوئے یہ کہتے ہوئے کہ اگر ہر موے تن زبان ہو جائے جب بھی تعریف خلاق جہان ادا نہ ہو سکے بقول شاعر شعر اگر ہر موے تن گردد زبانے * بیارم شکر تو ہرگز بیانے * واقعی عجب مقام پر فضا ہی آپ نے خوب مقام پسند فرمایا مین جانتا ہون کہ دنیا پر یہی ایک مقام ہی جسکی تعریف شاعر نے کی ہی شعر اگر فردوس بر روے زمین است * ہمین است و ہمین است و ہمین است * اس مقام کی نسبت کہا جائے تو زیبا ہی یہ صحرا نمونہ باغ رضوان کا اور نقشہ ہی باغ عدن کا کیون نہ ہو کہ جہان آپ ایسا بندۂ خاص کریم کارساز مقیم ہو

وہ جگہ کیونکر نہ ایسی پر فضا ہو اوس فقیر نے کہا کہ یہ امر نہین ہی آپ کے تشریف لانے کی وجہ سے یہ صحرا
پر بہار ہی اور آپکے قدم کی برکت سے یہ مقام پر فضا ہی اگر آپ تشریف نہ لاتے کبھی یہ صحرا ایسا شاداب
و خوشگوار نہ ہوتا آپکے آنے کی برکت سے یہ سمان اس جنگل مین پیدا ہوا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ
آپکے قیام فرمانے کے سبب سے اسکی یہ بہار ہی نہ آپ یہان قیام فرماتے نہ یہ بہار اس مقام پر پیدا ہوتی
پس اس طور سے دونون باہم تقریر کرتے ہوئے صاحبقران اور وہ درویش سیر صحرا کرتے ہوئے ایک مقام پر
پہونچے صاحبقران نے اوس مقام کو سب مقام سے زیادہ پر بہار پایا جیسے صاحبقران وہان پر پہونچے
ہر طرف سے طائران خوش الحان کی زمزمہ سنجی کی صدا آنے لگی طاؤسان صحرا رقص کرنے لگے درخت
میوہ دار مست ہو کر جھومنے لگے صاحبقران کیا اوس مقام پر تشریف لائے گویا بہار تازہ اوس صحرا مین
آئی صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ اوسی صحرا کے بیچوں بیچ مین ایک بنگلہ زعفرانی بصد کامرانی بنا ہوا ہی
اسقدر چمکتا ہی کہ اوسپر نظر کام نہین کرتی ہی خیرگی کرتی ہی اوسکا کلس طلائی ہی وہ بنگلہ پکھراج کا معلوم ہوتا ہی
چمک اوسمین ہیرے کی سی ہی عجیب خوشنما اور طرحدار بنگلہ ہی یہ ثابت ہوتا ہی کہ کسی نازک ادا گل اندام
کے رہنے کا یہ مقام ہی اوس بنگلہ سے اوسکے مکین کی نزاکت و رعنائی و عشوہ گری ثابت ہوتی ہی وہ بنگلا مید
ہر خاص و عام معلوم ہوتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ آفتاب زمین سے طلوع ہو رہا ہی گو کوئی ابھی باہر نہین آیا ہی
مگر بنگلہ کا انداز اور طریقہ کہتا ہی کہ کوئی معشوق طناز طرحدار قتال عالم اسمین جلوہ فرما ہی اس برج زعفرانی
مین کوئی بلقیس ثانی رونق افروز ہی صاحبقران کی جو اوس بنگلہ پر نگاہ پڑی بہت تعریف فرمائی درویش
سے فرمایا کہ واقعی کیا خوشنما بنگلہ ہی اس بنگلہ سے ہی اسکے مکین کی نزاکت اور حسن و خوبصورتی کا
ثبوت ہی جس نازنین کے رہنے کا مکان اور مقام ایسا پر بہار اور خوشنما انداز قطعدار ہی وہ کیسی ہوگی اگر
اوسکو زلیخا ے مصر لوگ تصور کرین تو زیبا ہی مجکو تو اوسکے دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا دیکھیے اوسکا
جلوہ نظر آتا ہی یا نہین مین اوسکے روے انور کی زیارت سے بہرہ مند ہوتا ہون یا نہین شاید میرا
مقدر یاوری کرے اور نصیبا رہبری کرے کہ اوس حور خصال پری تمثال کی زیارت نصیب ہو جسکا یہ
بنگلہ ہی گو مین نے اوسکو دیکھا نہین ہی مگر آپکے تعریف فرمانے اور اس بنگلہ کی رعنائی سے اوسکے
دیکھنے کا اشتیاق ہوا لیکن جلد ہی اوس آفتاب آسمان حسن کی صورت نظر آئے دل مشتاق کی
آرزو برآئے درویش نے کہا کہ یا صاحبقران اب تو عزت سنکے اور اس بنگلہ کو دیکھکر ایسے اوس

اوس نازنین کے مشتاق ہوگئے کہ عنان صبر دست اختیار سے چھوٹی جاتی ہی اسقدر بیقرار نہ ہوجیئے دلکو
قابو مین رکھیئے یہ آپکے طریقہ کے خلاف ہی اگر وہ نازنین کسیکا ناموس ہو تو کیسی قباحت ہی آپکے دین
و مذہب مین پرائے ناموس کو بخیال بد دیکھنا گناہ ہی یہ کیسی آپکی حالت ہوئی جاتی ہی صاحبقران نے
جو یہ سُنا سر جھکا لیا اور دل سے کہا کہ تو کیون اسقدر بیقرار ہوتا ہی یہ کون سی حرکت نازیبا ہی ایسے مرد
بزرگ کے روبرو یہ دل مین کہتا ہوگا کہ حمزہ عجب مہمل شخص ہی اور بیہودہ صاحبقران یہ خیال فرمارہے
تھے اور دل سے باتین کر رہے تھے کہ یکایک اوس بنگلہ کا پردہ جو در پر پڑا ہوا تھا زربفت کا وہ بلند ہوا
کیونکہ صاحبقران کی اوسطرف نگاہ تھی در دلیش پہلو مین کھڑا ہوا تھا صاحبقران محو مثل آئینہ حیران
بنگلہ کی طرف نگران تھے جیسے ہی پردہ اولٹا ایک برق سی کوندھ گئی یہ عالم ہوا کہ اگر صاحبقران اپنے کو
نہ سنبھالین تو مثل حضرت موسیٰ کے غش آجاتا جیسے حضرت موسیٰ کو کوہ طور پر غش آیا تھا آنکھوں مین
صاحبقران کے چکا چوندسی ہوگئی آپ نے آنکھین ملکر جو دیکھا تو ایک آفتاب عالمتاب کو اوس
رخ زعفرانی سے طلوع ہوتے پایا صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک نازنین بوٹا سا اوسکا
قد جوانی کا سینہ پر اوبھار گردن صراحی دار آنکھین دونون جوانی کے نشہ سے لال لال اونمین سرخ
سرخ ڈورے پڑے اونکا یہ عالم ہی کہ گویا کوٹ کوٹ کر موتی بھر دیئے ہین پیشانی نورانی مثل بدر کے
روشن رخسار مانند گل کے نازک لب دونون دو گلاب کی پنکھڑی دانت ہیرے کی کنیان زلفین رخ
روشن پر پڑی ہوئین یہ معلوم ہوتا ہی کہ جب زلف مشکین ہوا کے سبب سے رخ پر آگئی ہی کہ دونو
وقت مل رہے ہین یا ابر کا لکہ آفتاب پر آگیا جب وہ ہٹ گئین یہ معلوم ہوا کہ ابر تیرہ آفتاب پر
سے ہٹ گیا از سرتا پا دریائے جواہر مین غوطہ مارے ہوئے زعفرانی جوڑا پہنے ہوئے مگر لگیجا اوس سے
بھی ایک سادہ پن ظاہر اوس میلے پن بھی ہزار ہزار بناوٹ تھے بقول شاعر نظم تھا یہ اوس گل کا جامہ
زیب بدن ؛ سادی پوشاک پر تھے سو جوبن ؛ سبز نخل گل جوانی تھا ؛ حسن یوسف فقط
کہانی تھا ؛ ناک مین نیم کا فقط تنکا ؛ شوخی چالاکی مقتضا سن کا ؛ صاحبقران نے ملاحظہ
فرمایا کہ ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین قتال عالم آفت جان سردار حسینان جہان اوس بنگلہ سے
نکلی سامنے آکر کھڑی ہوئی صاحبقران نے جو اوسکو ملاحظہ فرمایا تو اوسکے چہرہ سے آثار عشق
پیدا تھے معلوم ہوتا تھا کہ کسی پہ یہ دلدادہ ہی اور کسی کی فریفتہ ہی مدفون رخسار اوسکے زرد تھے

آنکھوں مین حلقہ پڑے ہوئے تھے ہونٹ دونون خشک معلوم ہوتا تھا کہ یہ کسی پر مرتی ہی کسی کی
شیدا ہی آثار عشق رخ سے ہویدا ہین چہرہ ارغوانی اوسکا کہتا ہی کہ یہ عاشق ہی اور کسی کی شیدا ہی
صاحبقران نے جو اوسکی صورت زیبا اور شکل رعنا دیکھی محو نظارہ ہو گئے اوڈ ہر اوس نازنین
نے بنگلہ سے نکل کر چارون طرف دیکھا اوسکی نگاہ صاحبقران پر پڑی ایک مرتبہ خوش ہو کر
یون پکاری کہ یہ کون گل رعنا اور خوش لقا آیا ہی کہ تمام صحرا بہار سے مملو ہی ہر شجر جوش بہار سے جھوم رہا ہی
ہر طرف نسیم بہار کے جھونکے چل رہے ہین بلبلین خوش ہو رہی ہین یہ کون شاید گلزار مین آیا ہی کہ صحرا
کا یہ عالم ہی کہ کثرت بہار سے اپنے جامہ مین نہین سماتا ہی اور یہ ایک مطلع شیخ تصدق حسین داستان گو
کا پڑھا مولف مطلع نسیم صبح دم بھر باغ مین جا کر پکار آئی ؛ مبارک بلبلون تمکو کہ پھر فصل بہار آئی ؛
دیگر مطلع کسی شاعر کا مطلع عجب انداز سے کچھ صحن گلشن مین بہار آئی ؛ بکر و فر سمند ناز کے اوپر سوار
آئی ؛ یہ مطلع پڑھکر صاحبقران کی طرف دیکھکر سر جھکا لیا مگر صاحبقران نے ملاحظہ جو فرمایا تو اوسکے
چہرہ پر آثار خوشی و خرمی ہویدا پائے صاحبقران نے یہ دیکھکر درویش سے فرمایا کہ اگر اجازت ملے
تو مین اس نازنین سے کچھ کلام کرون درویش نے کہا کہ آپکو اختیار ہی مین سچ کہتا ہون آپکو اختیار
ہی اگر وہ آپ سے کلام کرین تو شوق سے ہمکلام ہو جیئے صاحبقران نے جب یہ اجازت پائی صاحبقران
اوس نازنین کی طرف چلے وہ بھی چند قدم بڑہی مگر یہ عالم تھا کہ بشاش و فرحناک تھی یہ معلوم ہوتا تھا
کہ گویا اپنے جامہ مین نہین سماتی تھی پھولون نہ سماتی تھی مارے فرط خوشی کے جب صاحبقران اوسکے
قریب پہونچے اوسکی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے نازنین مہ جبین تو ماہ کس آسمان کی اور پھول
کس باغ حسن کی ہی بیان کر اور تیرا نام نامی و اسم گرامی کیا ہی شعر اگر شاہی ترا آخر چہ نام است ؛ وگر
ماہی ترا منزل کدام است ؛ اوس نازنین نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ ایک نازنین اور زرد پوش اوس
بنگلہ سے باہر آئی مگر خوش وضع طرحدار شوخ و شنگ جوانی کی امنگ برابر اوس نازنین کے آکر
کھڑی ہو گئی اور صاحبقران کی طرف دیکھکر کہا کہ آپ ہماری ملک سے کیا دریافت فرماتے ہین
پہلے آپ اپنے نام نامی و اسم گرامی سے آگاہ فرمائیے کیا آپ ہی طلسم کشا ہین آپ ہی کا اسم مبارک
حمزہ صاحبقران ہی صاحبقران نے فرمایا کہ جی ہان اسی خاکسار سراپا انکسار کو حمزہ صاحبقران
سب کہتے ہین یہ ہی حقیر پر تقصیر طلسم کشا کے لقب سے مشہور ہی اوس نازنین نے کہا کہ واہ

کیا خوب آپ نے تو بعض لوگون کو مار مار ڈالا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ وہ کون لوگ ہین کہ جنکو
مار مار ڈالا ہی اونکا نام بتاؤ اوس نازنین نے کہا کہ کیا بیان کرون یہان تشریف لائیے تو بیان کرون
یہ بھی کوئی طریقہ ہی کہ آپ بھی کھڑے ہون اور مین بھی چلیئے مسند پر جلوہ فرمائیے یہ واقعہ سماعت
فرمائیے اپنے مشتاقون کو اپنے جمال جہان آرا سے شاد فرمائیے آپ نے تو بہت انتظار
کرایا آج آرزو پوری ہوئی امید بر آئی کہ آپکے قدم آئے کسی کی جان مین جان آئی تن مردہ
مین روح نے عود کیا اگر ایک دن اور نہ آتے تو کوئی نیم جان ہلاک ہو جاتا لبون پر دم تھا
آپکی آمد سنکے تو آج بستر بیماری سے اوٹھا اور باہر آیا آپ کیا آئے گویا دواے دفع مرض عشق
لائے کوئی بیمار اچھا ہو گیا یا تو اوس سے اوٹھا نہ جاتا تھا یہ خبر پاکر کہ حمزہ صاحبقران تشریف لائے
ہین بیقرار ہو کر اوٹھ بیٹھا اور باہر بنگلہ کے آپکے اشتیاق مین آیا اوس نازنین نے پہلی نازنین کی
طرف اشارہ کیا کہ یہ آپکی شیدا اور فریفتہ ہین آپ پر جان دیتی ہین راوی کہتا ہی کہ یہ جو صاحبقران
نے سنا دل خوش ہو گیا چہرہ پر رونق آگئی پس اوس نازنین کے ہمراہ مع درویش کے اوس بنگلہ
مین تشریف لائے اوس نازنین نے صاحبقران کو لاکر مسند پر بٹھایا ملکہ کو برابر صاحبقران
کے بٹھایا اور خود سامنے بیٹھی وہ درویش بھی سامنے بیٹھا اب صاحبقران نے فرمایا کہ حال بیان
کرو کہ تم کون لوگ ہو اور یہ نازنین کس باغ حسن و خوبی کی گل ہی اور کس آسمان حسن و جمال کی
خورشید ہی اوس نے کہا کہ یا صاحبقران سماعت فرمائیے یہ نازنین جو کہ آپکے پہلو مین جلوہ فرما ہی
اسکا نام ملکہ زعفران زار سحر ساز ہی یہ دختر حاکم شہر زعفران زار کی ہی صحرا اسکو پسند آیا یہان آکر
یہ بنگلہ بنایا مین اسکی وزیرزادی ہون یہ آپکی تصویر دیکھکر آپ پر عاشق ہوئی اوس دن سے
آپکے آتش فراق مین جلا کرتی تھین اور رات دن صدمہ جدائی اوٹھایا کرتی تھین انکو آپکے
وصل سے ناامیدی تھی کہ مین نے بذریعہ سحر کے دریافت کیا معلوم ہوا کہ آپکا وصل ملکہ کو نصیب
ہوگا آپ صحراے بہشت افزا مین تشریف لائینگے پس اوس دن سے ملکہ نے یہان اپنا رہنا
اختیار کیا اور آپکا انتظار فرمانے لگین ہر روز مجھسے فرمایا کرتی تھین کہ کیون وزیرزادی
وہ کون سا دن ہوگا جو مین وصل سے صاحب تصویر کے شادکام ہونگی یہ تو دریافت کرو
کہ یہ تصویر کس آفت جان و خانمان برباد کی ہی مین نے سحر سے جو دریافت کیا تو آپکا نام

ظاہر ہوا پس مین سنے ملکہ کو مژدہ دیا کہ یہ تصویر جس شخص کی ہی اوسکا نام حمزہ صاحبقران ہی وہ فلان تاریخ و فلان زمانہ مین ایک ہرن کے تعاقب مین یہان تشریف لائے گا پس اس امید پر انکی زندگی تھی اور اسی آس پر آجتک یہ زندہ رہین آج صبح کو مین نے انکو خبر دی تھی کہ لو مبارک ہو تمھارا معشوق آج آئیگا آج وہی دن اور وہی تاریخ ہی ملکہ یہ سنکے خوش ہو گئین یقین کہ جب آپ اس طرف کو شاہ صاحب کے ہمراہ چلے تھے مین نے ملکہ کو آگاہ کیا تھا کہ صاحبقران اس طرف تشریف لاتے ہین آپکے اشتیاق مین باہر جاکر کھڑی ہوئین اب آپ نے سماعت فرمایا سارا واقعہ خلاصہ یہ ہی جو کہ مین نے خدمت عالی مین عرض کیا یہ آپکی عاشق و شیدا ہین انپر رحم فرمائیے راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران کا خود دل آچکا تھا اور مبتلاے زلف ہو چکے تھے یہ جو اوس وزیرزادی نے کہا آپ نے جواب دیا کہ جو کچھ تم نے بیان کیا مین نے سنا اور سماعت کیا مگر ایک خرابی ہی کہ ہم لوگ ساحرہ سے عقد و نکاح نہین کرتے ہین جب تک وہ سحر سے توبہ نہین کرتی ہی پس اگر تمھاری ملکہ سحر سے توبہ کرین تو کیا مضایقہ ہی اوسنے مسکراکر جواب دیا کہ یا صاحبقران ملکہ اور مین قبل سے مطیع اسلام ہو چکی ہون خواب مین ایک مرد بزرگ نے آکر ہم دونون کو مطیع اسلام کیا اسی غرض سے تو اس صحرا مین مسکن کیا تاکہ کوئی ہمارے حال سے آگاہ نہو یہان ان درویش کو ہم نے مسکن گزین پایا دل مین کہا کہ یہ بھی خداپرست اور مرد بزرگ ہی خوب یہان بسر ہوگی پس ہم یہان رہنے لگے آپ شوق سے ملکہ سے کلام فرمائیے کس طرح کا خیال نہ فرمائیے یہ کہکر چند طریقہ قواعد دین اسلام کے اوسنے بیان کیے اب صاحبقران کو یقین کلی ہو گیا کہ جو کچھ اسنے کہا ہی سب سچ اور درست ہی صاحبقران کا خود دل اس امر کا خواستگار تھا کہ اس نازنین سے عقد کرون اور اس نازنین کو اپنے تصرف مین لاؤن صاحبقران از حد بیقرار ہو رہے تھے اوس نازنین زعفران پوش کی طرف متوجہ ہوئے صاحبقران نے اوس میلے لباس مین بھی اوسکو اس طور سے پایا کہ جیسے آفتاب ابر تنک مین چمکتا ہی وہ لباس میلا ہزار ہزار بناؤ دکھارہا تھا یہ ثابت ہوتا تھا کہ کسی کے اشتیاق اور صدمہ فراق کی وجہ سے اس نازنین نے تبدیل لباس نہین کیا ہی پس صاحبقران نے اوسکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے ملکہ کچھ کلام کرو اپنے مشتاق سے ملکہ نے مسکراکر اپنی وزیرزادی کی طرف دیکھا اوسنے عرض کیا کہ ملکہ فرماتی ہین کہ بارہ دری مین

تشریف لے چلیے وہان بزم عشرت آراستہ ہو دور شراب چلے ارمان دلی پورے ہون
برسون کے فراق زدہ و رنج کشیدہ باہم ملین صاحبقران نے فرمایا کہ بارہ دری کہان ہی سوا
اس بنگلہ کے اوسنے عرض کیا کہ آپ تشریف تو لے چلیئے صاحبقران نے فرمایا کہ چلو مجکو کب
انکار ہی پس وہ دونون نازنین اور صاحبقران دور وش طرف بارہ دری کے چلے اوس بنگلہ
سے نکلکر صاحبقران ایسے اوسکے عشق مین مبہوت ہوگئے ہین اور ایسے خود رفتہ ہوگئے ہین کہ کچھ خیال
نہین ہی چند قدم چلے تھے کہ سامنے سے ایک خانہ باغ نمودار ہوا وہ نازنین صاحبقران کو لیکر مع
دروےش کے باغ مین آئی اب جو صاحبقران نے باغ کو ملاحظہ فرمایا تو اوس باغ کو خوب لالہ و گل
سے مملو پایا ہر طرف اشجار میوہ دار کثرت اثمار سے زمین کے بوسہ لے رہے تھے نہرین سلسبیل
اسا جاری تھین طائران خوش الحان کے قفس شاخہاے درخت مین آویزان تھے وہ باغ نمونہ
جنت تھا اس باغ مین پہونچکر زیادہ تر محو اور خود رفتہ ہوئے دین و دنیا کی خبر نرہی کہ مین کہان ہون اور
یہ کیا مقام ہی پس صاحبقران اوس نازنین کے ہمراہ طرف بارہ دری کے باغ کی سیر کرتے ہوئے
چلے جاتے ہین یہان تک کہ داخل بارہ دری ہوئے اب جو صاحبقران بارہ دری مین تشریف
لائے آواز آئی کہ یا حمزہ صاحبقران سلام علیک صاحبقران حیران ہوئے کہ یہ صدا کہان سے
آئی کون میرا جاننے والا ہی اب جو صاحبقران نے ادہر اودہر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ چارون طرف جو
دیکھا تو قد آدم آئینہ لگے ہین اونمین تصویرین ہین اب جو صاحبقران نے اون تصویرون کی طرف
دیکھا تو وہ تصویرین شاہان ماسلف مثل جمشید جم و ضحاک ماران و فریدون و منوچہر
و کیکاوس و کیقباد وغیرہ کی تھین ایک تصویر سکندر و دارا کی تھی اور ایک طرف نوشیروان
بزرجمہر و ملکہ مہر نگار و فرخ شہسوار قلندر روشیر و بیو غیرہ کی تھین جب صاحبقران نے
اون تصویرون کو دیکھا اوسوقت تصویر جمشید جم کی یون گویا ہوئی کہ یا صاحبقران زمان یہ دنیا مقام
عبرت ہی اور سراے فانی ہی خیال فرمائیے کہ مین بادشاہ ہفت اقلیم تھا جن و دیو و پری میرے تابع
حکم تھے ایک مرتبہ زمانے نے جو گردش کی اور یہ فلک سفلہ پرور جو درپے جور و ستم ہوا تو ضحاک ماران
نے مجکو قتل کیا مین کیسا کیسا خراب و برباد ہوا اور کیا کیا مجکو پریشان کیا ہی آخر کو مجکو قتل کرایا پس
اس دنیا کا اعتبار نہین ہی اسپر بھروسہ کرنا بیکار ہی یا صاحبقران اس دنیا کو ترک کرکے گوشہ نشین ہونا

بہتر ہی صاحبقران خاموش کھڑے سنا کیئے اسی طور سے تصویر ضحاک گویا ہوئی اوسنے بھی مذمت دنیاء بے ثباتی دنیا کو بیان کیا بعد تصویر ضحاک کے تصویر فریدون و منوچہر و نوذر و کیقباد و کیکاوس و کیخسرو و لہراسپ وغیرہ نے بے ثباتی دنیا کی بابت کہا اور یہان ان تصویرون کے بیان کرنے سے صاحبقران کا یہ عالم ہوا کہ بے ثباتی دنیا آنکھون مین پھر گئی ٹپ ٹپ آنکھون سے آنسو گرنے لگے اور یہ خیال دل مین پیدا ہوا کہ واقعی دنیا ہیچ ہے اور بیکار ہی اس دنیا کے لیئے اور دولت کے خیال کے لیئے مین نے ہزارون کو قتل کیا اور خون ناحق اپنے سر پر لیا اے حمزہ تونے یہ کام سب اپنے دل کی خوشنودی اور طبع کی خواہش فرد کرنے کے لیئے کیا کیا فایدہ ہوا اس نفس امارہ نے مجکو بہکا رکھا تھا دنیا ہیچ ہے اور سارا دنیا سب ہیچ ہی پس اس نازنین کے عشق سے دست بردار ہوا اور دنیا کو ترک کرو اور فقیری اختیار کرو صاحبقران یہ خیال کر رہے تھے کہ تصویر دارا گویا ہوئی کہ یا حمزہ صاحبقران دنیا مقام عبرت اور بے ثبات ہی مجھ ایسا بادشاہ ہفت کشور تھا اور یہ سکندر جو کہ میرے برابر کھڑا ہی اسکا باپ باجگذار میرا تھا اسنے جب تخت حکومت پر قدم رکھا باج دنیا موقوف کیا مین نے نامہ تحریر کیا کہ خراج روانہ کرو اسنے انکار کیا مین نے لشکرکشی کی اس فلک سفلہ پرور نے میرے ساتھ سلوک کیا کہ مجکو سکندر کے ہاتھ سے شکست ہوئی اے صاحبقران میرے اوپر کیا منحصر ہی اس دنیائے دون نے کیسے ساتھ دغا کی ہی بڑے بڑے بادشاہان بزرگ و پہلوانان زبردست کو خاک مین ملا دیا اونکی قبرون کے نشان تک نہین باقی ہین یہ بھی نہین ہوتا ہی کہ کوئی فاتحہ پڑھے یا دو پھول چڑھائے کوئی اونکا نام تک نہین لیتا ہی ایسے بے نشان ہوئے یہ کہکر یہ چند شعر کسی شاعر کے بے ثباتی دنیا مین پڑھے نظم

جای عبرت سرای فانی ہی ۞ مورد مرگ ناگہانی ہی ۞ اونچے اونچے مکان تھے جنکے بڑے ۞ آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے ۞ کل جو رکھتے تھے سر پہ فخر سے تاج ۞ آج وہ فاتحہ کو ہین محتاج ۞ تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر ۞ ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسہ سر ۞ کل جہان پر شگوفہ و گل تھے ۞ آج دیکھا تو خار بالکل تھے ۞ کل تھا جس جا پہ بلبلونکا ہجوم ۞ آج اوس جا ہی آشیانہ بوم ۞ عزت و حور وش جبین نہ رہے ۞ ہی مکان تو مکین نہ رہے ۞ کوئی لیتا نہین ہی قیس کا نام ۞ کون سے گور مین گیا بہرام ۞ ہی نہ شیرین نہ کوہکن کا پتہ ۞ نہ کسی جا ہی نل دمن کا پتہ ۞ اب نہ رستم نہ سام باقی ہی ۞ اک فقط نام ہی نام باقی ہی ۞ عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے ۞ نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے ۞ گردش چرخ سے ہلاک ہوئے ۞ استخوان تک بھی اونکے خاک ہوئے

صبح دم طائران خوش الحان ❊ پڑھتے ہین کل من علیہا فان ❊ یا صاحبقران یہ رنگ دنیا ہے اس دنیا سے محبت کرنا بے سود اور بیکار ہے نہایت درجہ اسکا محنت کرنے والا ذلیل و خوار ہے اس دنیا نے کسی سے وفا کی ہے نہ کریگی اسپر بھروسہ کرنا اس سے محبت کرنا نہایت درجہ بیکار ہے یہی بہتر اور انسب ہے کہ تارک دنیا ہو جائے اور گوشہ عافیت مین بیٹھکر اپنی زندگی بسر کرے دنیا پر لعنت کرے جب اسطور سے تصویر دارا نے بیان کیا صاحبقران کا یہ عالم ہوا کہ زار و قطار رونے لگے بالکل دل دنیا کی طرف سے پھر گیا اور خیال کر لیا کہ یہ سب سچ کہتے ہین تو نے اپنی عمر بیکار اس دنیا کے طلب مین برباد کی پس اب بھی کچھ نہین گیا ہے فقیری اختیار کر فقیرون کا بڑا مرتبہ ہوتا ہے ہر ایک اونکی خاطر کرتا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران نے قصد فرمایا تھا کہ لباس کو جسم سے دور کر دن یہ خیال کرکے گلے سے لوح طلسم اور وہ لوح جو کہ قتل شنگال کے لیئے تھی اور اکثر جسکے سبب سے سحر اثر نہین کرتا تھا تمام اسلحہ اوسمین وہ تیغہ بھی تھا کہ جس سے شنگال قتل ہوگا اور سب اثاثہ صاحبقران نے اوتار کر رکھدیا اور اوس درویش کے طرف متوجہ ہوئے تھے کہ ایک تصویر سکندر گویا ہوئی کہ یا صاحبقران جب مین نے بعد اپنے باپ کے مرنے کے تخت حکومت پر قدم رکھا اور بادشاہ ہوا تو مین نے زنگیون سے مقابلہ کیا اونکو شکست دی کہ دارا نے میرے اوپر لشکر کشی کی مقابلہ ہوا میری فتح ہوئی خلاصہ یہ کہ مین نے بزور شمشیر ہفت اقلیم پر قبضہ کیا سفر دریا کیا پردۂ ظلمات تک برائے تلاش آبحیات گیا میرے مقدر مین آبحیات نہ تھا میرے پاس بڑے بڑے حکیم اور ندیم تھے مین نے آئینہ بنایا سد سکندری بنائی بیس برس تک حکومت کی ہر قسم کا سامان عیش میرے لیئے مہیا تھا مگر جب مرا تو سوائے دو گز کفن کے اور کچھ مجکو اوس مال و دنیا سے حاصل نہ ہوا بموجب شاعر جیسا کہ اوسنے میری نسبت یہ پانچ مصرعہ نظم کیے ہین مخمس گئے کل سوئے گورستان جو ہم با خستہ حالی تھے ❊ مقابر جسقدر تھے سب وہ خشتی پائمالی تھے ❊ لکھے اونپر یہ دو مصرعہ بمضمون خیالی تھے ❊ مہیا گرچہ سب سامان ملکی اور مالی تھے ❊ سکندر جب گیا دنیا سے دونون ہاتھ خالی تھے واقعی اوسنے یہ سب درست کہا مین نے جب اس دار فنا سے طرف عالم بقا کے رحلت کی تو سوائے دو گز کفن اور تھوڑی سی زمین کے میرے مصرف مین کوئی شئے نہ تھی اور نہ ہی باوجودیکہ مین نے تمام عالم پر قبضہ کیا تھا اور دولت بیشمار پر میرا قبضہ تھا نہ وہ ملک میرے کام آیا اور وہ دولت

کام آئی مین سنے ہزارون کو قتل کر گے اور لاکھون کا خون اپنے سر پر مول لیا اور یہ ملک و دولت حاصل کی وہ دوسرون کی ہو گئی میرا ساتھ کسی سنے ندیا اوسپر دوسرون کا قبضہ ہو گیا مین نے تو اپنی جان لڑائی ہزارون خون کرکے حاصل کیا تھا خون جگر کھایا تھا سب محنت و مشقت تو مین سنے کی بعد میرے اورون کا اوسپر قبضہ ہوا یہ حال ہے اس دنیا کا اور مال و دولت کا پس یہ کسی کے ساتھ وفا نہین کرتی ہے اسکا یہ عالم ہے کہ جب اس سے تارک ہو تو ایسی باتین کرتی ہے کہ اس سے محبت کی جائے اور جب اسکا کوئی طالب ہوا تو یہ اوس سے فرار کرتی ہے پس یہ عجب ایک فاحشہ عورت کا طریقہ رکھتی ہے کہ جب اوس سے محبت کی تو وہ فرار کرنے لگی جب نفرت کی تو وہ رغبت دلانے لگی وہی اسکا طریقہ ہے جب اس سے بھاگے تو یہ پیچھا کرتی ہے جب طالب ہو تو یہ بھاگتی ہے پس یہی بہتر ہے کہ اسکو ترک کرے اسکے حاصل کرنے مین کوئی نفع نہین ہے بلکہ نقصان ہے اور ترک کرنے مین ہر طرح کا نفع ہے کہ خدا ملتا ہے مرتبہ اعلیٰ کو پہونچتا ہے سکندر کی اس تقریر سے صاحبقران کا یہ حال ہوا کہ چیخین مار مار کر رونے لگے مثل ابر بہار کے دیدہ نرگسی سے آنسو جاری ہوگئے دنیا و اہل دنیا کی طرف سے بالکل دل پھر گیا اوس درویش کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اے شاہ صاحب مجکو اب طریقہ درویشی تعلیم فرمائیے اور دلق گدائی مرحمت فرمائیے مین سنے اس دنیا کو ترک کیا کسی گوشہ مین بیٹھکر اپنی زندگی بسر کرونگا کیونکہ بقول ان لوگون کے یہ دنیا نہایت فریب باز اور مکار ہے مین سنے بہت بڑے گناہ کیئے ہین کسی گوشہ مین بیٹھکر اونکے عفو ہونے کی دعا کرون اس دنیا کے حاصل کرنے کے لیئے مین سنے ہزارون بندگان خدا کو بے گناہ قتل کیا اون سبکا خون میرے سر پر ہے یہ تقریر صاحبقران کرتے جاتے ہین اور لباس جسم سے اوتارتے جاتے ہین خلاصہ یہ کہ ایک کرتہ اور زیر جامہ تو رہنے دیا جسم مین باقی سب لباس دور کیا مع اسلحہ و لوح تابناک ہائے صاحبقران کے اب جو اون تصویرون کی طرف دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ سبکی آنکھون سے مثل باران کے آنسو جاری ہین صاحبقران سنے درویش سے فرمایا کہ مجکو ایک کرتہ اور ایک تہمت مرحمت فرمائیے اور ایک بوریا کہ مین کسی گوشہ مین اوسکو بچھا کے بیٹھ رہون اور اپنا پیالہ مجکو پلائیے مین آپکا چیلہ ہوتا ہون اور دنیا کو ترک کرتا ہون واقعی نہ زر و مال کام آئیگا نہ اولاد مین اس مال دنیا اور زر و جواہر سے سوائے کفن اور تھوڑی سی

بہت

زمین کے اور کیا لیجاؤنگا نہ اولاد ساتھ دیگی نہ مال تب بعد میرے باہم حصہ بانٹ کر لینگے
یہ بھی تو نہ ہوگا کہ کوئی میری قبر پر قرآن خوان نوکر رکھے یا آٹھوین دن فاتحہ پڑھے گوائے یا
دو پھول چڑھا جائے یا ایک شمع روشن کر جائے سب دوسری فکرین ہونگے کوئی خبر نہ لیگا
اس سے کیا فائدہ کہ مین اورون کے لیئے اسقدر زحمت گوارا کرون اے شاہ صاحب سوائے
اپنے اعمال کے کوئی قبر مین ساتھ نہ دیگا وہ فکر کیون نہ کرون کہ اعمال درست ہون اور وہ چیز کیون
نہ حاصل کرون کہ جو میرا ساتھ دے یہ جو صاحبقران نے فرمایا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ یا
صاحبقران ابھی آپکا زمانہ نہین ہے آپ سے فقیری نہ ہوسکے گی آپ جہاد کیجیئے اپنے لشکر
مین تشریف لے جائیے وہان سب کو آپکا انتظار ہے اور سب آپکے مشتاق ہین یا صاحبقران آپ
نازنین کے عشق مین مبتلا تھے اور یہ آپکی عاشق وشیدا ہے آپ اس سے عقد فرمائیے عیش
و راحت بسر فرمائیے آپ سے درویشی نہ ہوسکے گی آپ کیون اسقدر بیقرار ہوتے ہین ملاحظہ
تو فرمائیے کہ آپکی محبت مین ایک شخص ہلاک ہوتا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے عشق وعاشقی
سے ہاتھ اوٹھایا ہے مین کیا جانون کہ عاشق کسے کہتے ہین اور معشوق کسے کہتے ہین مین نہ عقد کرونگا
نہ نکاح مین سب چیزون سے دست بردار ہوا ہون دنیا کو مین نے ترک کیا دنیا پر لعنت کی دنیا کو طلاق
دیا مین نہ مانونگا ضرور درویشی اختیار کرونگا درویش نے کہا کہ یہ نازنین جو ہلاک ہو جائیگی
صاحبقران نے فرمایا کہ مر جائے کیا یہ قبر مین میرا ساتھ دیگی یہ بھی تو نہ ہوگا کہ جب مین مر جاؤن
تو میرے سوگ مین قبر پر بیٹھے یہی ہوگا کہ میرے مرنے کے دوسرے دن اسکی فکر ہوگی کہ کہین اور
عقد کرون پھر مین کیا کرون عقد کرکے اپنی عقبی کیون نہ درست کرون مین ضرور درویشی
اختیار کرونگا آپ مجکو طریقہ درویشی تعلیم فرمائیے میرا دل بالکل دنیا کی طرف سے پھر گیا ہے مین
فقیر ہوکر کسی گوشہ مین بیٹھونگا درویش نے کہا کہ یا صاحبقران یہ کیا خیال اپنے دل مین آپنے
جمایا ہے اسکو نکالیے درویشی بہت سخت چیز ہے یہ نہین آپ سے ہوگی اسمین نفس کشی کرنا پڑتی
ہے آپ سے نفس کشی نہ ہوگی صاحبقران نے فرمایا کہ اب تو مین نے قصد کر لیا ہے اور دنیا کو ترک
کیا ہے یہ کہکر اوس نازنین کی طرف دیکھکر کہا کہ بی بی تمکو اختیار ہے جو چاہے وہ کرو مین تم سے دست بردار
ہون بلکہ میری محبت سے باز آؤ اور میری طرف دل نہ لگاؤ مین نے ترک دنیا کیا اور دنیا پر لعنت کی

مین تارک جہان ہوا فقیری مین نے اختیار کی یہ سُنکے وہ نازنین رونے لگی ادہر صاحبقران نے
کرتہ بھی جسم سے دور کیا اور کہا کہ ای درویش ایک تہمت مرحمت کر مین فقیر ہوگیا مین نے دنیا کو ترک
کیا اور گوشہ عزلت کو اختیار کیا اور دنیا کی طرف سے مین نے منہ پھیرا اور دنیا و اہل دنیا پر لعنت کی راوی
کہتا ہی کہ جب یہ کلمہ صاحبقران نے فرمائے تو وہ نازنین رونے لگی بلکہ وہ درویش بھی صاحبقران
کی تو یہ حالت تھی کہ روتے جاتے ہین ہر طرف دیکھتے جاتے ہین یکایک ایک طرف سے آواز آئی اگر
حمزۂ صاحبقران ذرا ادھر بھی دیکھو اون سبکی تقریر سنکے خوش ہوچکے مجھ سے بھی دو باتین کر لو اور
مجھ سے کچھ کلام کرو پھر تمکو اختیار ہی چاہے فقیری اختیار کرنا چاہے دنیا کو ترک کرنا صاحبقران نے
پلٹ کر دیکھا تو ملاحظہ فرمایا کہ یہ صدا تصویر بزرجمہر سے پیدا ہوئی جب صاحبقران نے ادہر کو دیکھا
آواز آئی کہ ای مجاہد راہ خدا ای رہبر راہ اسلام سلام علیک صاحبقران نے جواب سلام دیا اب بزرجمہر
نے فرمایا کہ کیون حمزہ صاحبقران کیا قصد ہی یہ کس سبب تم نے ترک لباس کیا اور کس لیئے تم فقیر ہوتے ہو
کیا فقیری راہ خدا مین جہاد کرنے سے بہتر اور انسب ہی یہ وہ کام ہی کہ جس سے خدا خوش ہوتا ہی تم نے اوس
کام سے منہ پھیرا ہی کہ جو خوشنودی خدا کا کام ہی اوسکو ترک کرتے ہو ایسا نہو کہ خدا تمھاری اس حرکت سے
ناخوش ہو اور پھر کسی قسم کا عذاب نازل کرے کیا تم بھول گئے اوس واقعہ کو کہ جبکہ ملکہ مہر نگار و قباد
شہریار نے قضا کی تم اونکی قبر پر فقیر بنکر بیٹھے تھے اور تمنے ان دونون کے غم والم مین دنیا کو ترک کیا تھا
اور راہ خدا مین جو جہاد کرتے تھے اوسکو ترک کیا اور کفار کشی سے منہ موڑا کہ اوسکی تمکو سزا ملی تم عقابین
پر کھینچے گئے کیا کیا زحمتین تمکو ہوئین کیا کیا تکلیفین تم نے پائین تمھارے دانت باندھے گئے بھینسے کی
کھال جسم پر چڑھائی گئی جب تک تمنے توبہ نہ کی اور اسکا اقرار نہ کیا کہ اب مجھ سے ایسی حرکت نہ ہوگی مین
راہ خدا مین جہاد کرونگا کسی وقت اس کام سے منہ نہ پھیرونگا جب تمکو اوس سزا سے نجات ملی
اور وہ تکلیفین برطرف ہوئین یہ اوسی امر کی سزا تھی جو کہ تم نے حرکت کی تھی ای حمزہ جہاد فقیری سے
بہتر ہی اب پھر تم اوسی امر کے مرتکب ہوتے ہو پھر کہین اوسی عذاب مین نہ مبتلا ہو اور اوسی قسم
کی سزا نہ ملی ای حمزہ ان تصویرون کے کہنے پر نہ جاؤ یہ سب تصویرین کاغذ کی ہین سوا میرے
کہ مین اصلی ہون یہ سب تمکو دھوکا دیتی ہین دیکھو اس حرکت سے باز آؤ اور اپنے کام مین مصروف
ہو اور جہاد کو ترک نہ کرو دیکھو بُرا کرتے ہو اول تو کسی کے دلکو دکھانا اچھا نہین ہوتا ہی اگر تم تارک دنیا

ہوگئے تو یہ نازنین ہلاک ہو جائیگی کیونکہ یہ تمھارے اوپر عاشق ہی یہ امر خدا کو ناگوار ہوگا کہ حمزہ
نے میری ایک بندی کی جان لی اسکا خون ناحق تمھارے سر پر ہوگا یہان سے جاؤ یہان نہ ٹھہرو یہ
مقام طلسم ہی اسکا نام مرقعہ عجائب و دفتر تصویر گویان ہی تم اس خیال کو جو کہ تم نے اپنے دل مین تجویز کیا ہی
دل سے برطرف کرو اور اس نازنین کے ساتھ عقد کرو اسکو اپنے وصل سے شادکام کرو اور اپنے
دلکو خوش کرو اور اسکے دل کو جاؤ بارہ دری مین بزم عشرت آراستہ کرو عیش و عشرت کے ساتھ
شب بسر کیا کرو دن کو راہ خدا مین جہاد کیا کرو دیکھو میرے کہنے پر عمل کرو اور اس حرکت سے
باز آؤ جب تصویر بزرچمہر نے اس طور سے صاحبقران سے بیان کیا صاحبقران کا یہ عالم ہوا کہ وہ
خیال برطرف ہوا اور وہ جو اثر تقریر تصویر سکندر وغیرہ سے پیدا ہوا تھا جاتا رہا اور تقریر بزرچمہر سے
ایسا دل پر اثر ہوا کہ صاحبقران نے لباس پہن لیا اور کہا کہ آپ سب درست فرماتے ہین واقعی مجھے
خیال نہ تھا کہ مین یہ کیا حرکت کرتا ہون ان تصویرون نے جو یہ تقریر کی میرے دل پر انکی تقریر نے
اثر کیا دنیا سے نفرت ہوگئی تھی مگر آپ نے بڑی مہربانی فرمائی کہ مجھکو اس حرکت سے باز رکھا اور مجھکو
سمجھایا جہان آپ نے اسقدر مہربانی فرمائی ہی اور اسقدر مہربانی فرمائیے کہ میرا عقد اس نازنین
کے ہمراہ پڑھ دیجیے آپکو تکلیف تو ٹھیک ہوگی بزرچمہر نے جواب دیا کہ تم جاکر بارہ دری مین بزم عشرت
آراستہ کرو مین شبکو آکر تمھارا عقد پڑھ دونگا تم اس نازنین کے وصل سے شادکام ہونا صاحبقران
نے فرمایا کہ بہت خوب یہ کہکر اوس نازنین سے کہا کہ چلو بارہ دری مین بزم عشرت برپا کرین اب
مین یہان ٹھہرونگا ایسا نہ ہو کہ پھر تصویرین کچھ بیہودہ تقریر کرین کہ جسکے سبب سے مین ایسے
امر کا مرتکب ہون کہ جو کہ خدا کی خوشنودی کے خلاف ہو جسکے سبب سے مین مورد عذاب ہون
خداوند کریم خواجہ بزرچمہر کا بھلا کرے کہ جنھون نے مجھکو اس حرکت بیجا اور امر نازیبا سے باز رکھا
مین بہت ممنون اور مشکور ہوا بارہ دری مین چلو بزم عشرت آراستہ کرو شبکو خواجہ سلامت
تشریف لائینگے اور عقد پڑھین گے اوس نازنین نے کہا کہ بہت خوب مگر صاحبقران ایسے
کو ہین کہ نہ تو بانہ ہارے صاحبقرانی وانانہ صاحبقرانی کا خیال ہی نہ لوحونکا خیال ہی نہ تیغہ کا
اب ایسے خوش ہوئے ہین کہ لباس تو پہن لیا مگر ان چیزون کا کچھ خیال نہ کیا پس وہ نازنین
صاحبقران کو لیکر دوسری بارہ دری مین آئی صاحبقران کو لاکر مسند پر بٹھا دیا اور حکم دیا

کہ بزم عشرت آراستہ کی جائے پس فوراً بزم عشرت آراستہ کی گئی چراغان کیا گیا شراب
و کباب کی کشتی لاکر سامنے رکھی گئی اوس نازنین نے تبدیل لباس کیا مثل عروس شب اول
کے آراستہ ہو کر پاس صاحبقران کے آئی اور پہلو مین آکر صاحبقران کے بیٹھی صاحبقران نے
کشتی کھینچ کے جام لبریز کیا اور بھر کر اوس نازنین کو دیا اوس نازنین نے وہ جام لیکر ہاتھ
سے صاحبقران کے پی لیا اوس نازنین نے دوسرا جام لبریز کر کے صاحبقران کو دیا صاحبقران
ایسے محو تھے کہ جام شراب اوسکے ہاتھ سے لیکر لاجرعہ کر کے پی گئے اب دور شراب چلنے لگا
جام گردش مین آیا صاحبقران انتظار فرما رہے ہین کہ خواجہ بزرجمہر تشریف لائین اور عقد پڑھین
بعد عقد کے مین اس سے ہم بستر ہون اسکے وصل سے اپنے دل کو شاد کرون صاحبقران
کی نگاہ صحن باغ کی طرف لگی ہوئی تھی کہ صاحبقران نے دیکھا کہ خواجہ بزرجمہر جامہ پہنے
ہوئے عمامہ سبز سر پر جریب ہاتھ مین تسبیح ہزار دانہ لیئے ہوئے تشریف لاتے ہین جیسے صاحبقران
نے بزرجمہر کو آتے ہوئے دیکھا برائے تعظیم اوٹھ کھڑے ہوئے استقبال کر کے لائے بارہ دری
مین مسند پر لاکر بٹھا دیا اور آپ سامنے بیٹھے وہ درویش بھی بیٹھا ہوا تھا پھر بزرجمہر نے
صاحبقران سے وہی کلام کیئے صاحبقران نے بزرجمہر کی تقریر سنکے فرمایا کہ مین نے آپکے
کہنے پر عمل کیا اب آپ میرا عقد پڑھیئے بزرجمہر نے صاحبقران کا عقد اوس نازنین کے
ہمراہ پڑھا جب عقد سے فراغت ہوئی بزرجمہر نے فرمایا کہ مین رخصت ہوتا ہون صاحبقران
نے فرمایا کہ دل تو نہین چاہتا ہے کہ مین یہ کہون کہ آپ تشریف لے جایئن مگر تکلیف کے خیال
سے عرض نہین کر سکتا ہون کیونکہ رات قریب پہر پہر کے آچکی ہے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ بزرجمہر
صاحبقران سے رخصت ہو کر بارہ دری سے چلے گئے جب خواجہ بزرجمہر چلے گئے پھر دور
شراب چلنے لگا اب صحبت تخلیہ برپا ہوئی وہ درویش بھی صاحبقران سے رخصت ہو کر
ایک کمرہ مین جاکر آرام پذیر ہوئے جب سب لوگ چلے گئے بارہ دری مین ایک مسہری طلائی
لگی ہوئی تھی پس صاحبقران اوس نازنین کا ہاتھ پکڑ کے مسہری پر تشریف لائے اب اوس سے
مختلط ہوئے بعدہ جب صاحبقران دوسرے قصد سے اوٹھے صاحبقران کی جو نظر اوس
نازنین پر پڑی دیکھا کہ وہ بیہوش پڑی ہے اور چہرہ اوسکا زرد ہو رہا ہے پسینہ جاری ہے صاحبقران

حرکت جو اوسکو دی تو اوسکو بےحس پایا صاحبقران نے دیکھا کہ وہ نازنین پانی ہوکر بہ گئی صاحبقران
حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہے اب جو صاحبقران نے دیکھا تو وہ نازنین تو پانی ہوکر بہ گئی زیر سہری
پانی کا چھتر بھرا ہوا ہے یہ واقعہ دیکھا اب صاحبقران کو خیال آیا کہ اے حمزہ یہ کارخانہ طلسم کا ہے
لوح کو تو دیکھو کہ یہ کیا واقعہ ہے وہ کیا خبر دیتی ہے اب جو صاحبقران نے لوح کو دیکھا تو لوح کو
نہ پایا اپنے پاس اثاثہ صاحبقرانی سے کوئی شے نہ پائی نہ وہ لوح پائی نہ وہ تیغہ کہ جس سے شنکال
قتل ہوگا نہ وہ آلہ ہے کہ جسکے سبب سے سحر اثر نہین کرتا ہے یہ جو واقعہ صاحبقران نے دیکھا اپنے پاس
تبرکات سے کوئی شے نہ پائی سوائے لباس کے اب صاحبقران کو خیال ہوا کہ تمنے دھوکا کھایا یہ کارخانہ
سحر کا ہے یہ نازنین اصلی نہ تھی سحر کی تھی وہ تصویرین بھی بسبب سحر کے گویا ہوئین تھین ورنہ کہین تصویرین
بھی کلام کرتی ہین مجھکو فریب دیا اور سب اشیا جو جو دافع سحر تھین ہم سے دھوکا دیکر لے لین
اب کیا کرون خیر اگر وہ سب اشیا قبضہ سے نکل گئے ہین تو اسم اعظم تمکو یاد ہوگا اوسکو پڑھکر اپنے
اوپر دم کر لو اب جو خیال کرتے ہین تو اسم اعظم بھی فراموش ہے اب صاحبقران حیران ہوئے
کہ اب کیا کیا جائے اسم اعظم بھی فراموش ہے بڑی غلطی کی تمنے اب تم مبتلائے بلا ہوئے خیر جو مرضی
خدا تقدیر سے کیا زور ہے یہ ہی مقدر مین تھا کہ اس طلسم مین آکر مبتلائے بلا ہون اور سب اپنے
عزیزون یگانون سے جدا ہوکر اس دنیا سے طرف دار البقا کے جائین کافرون مین مرین اور
کفر کی بستی مین دنیا سے سفر کرین کہ جہان مردہ بھی خراب ہو جو خدا کی مشیت بندہ ہر طرح مجبور و
ناچار ہے یہ کہکر صاحبقران نے طرف سقف کے دیکھا اوسکو متحرک پایا اپنے کو اوس مقام
پر تنہا دیکھا اپنی تنہائی اور بیکسی پر صاحبقران کو رونا آگیا خیال کیا کہ کیون حمزہ یہ اوس حرکت کی
ہمکو سزا ملی جو کہ تم سے اوسوقت واقعہ ہوئی تھی اون تصویرون کے کہنے سے تو نے ترک دنیا
کا قصد کیا تھا بزرجمہر کے کہنے سے تو باز آیا ورنہ تو تو ترک کر چکا تھا یہ اوسکی سزا ملی افسوس
کوئی خبر لینے والا بھی نہ ہوگا کہ ہمپر کیا گذری جب مرجاوینگے کسی غار مین پھینکدیے جاوینگے
نہ نماز کوئی پڑھیگا نہ کوئی غسل دیگا نہ کفن نصیب ہوگا کوئی سورہ فاتحہ نہ پڑھیگا نشان قبر تک
نہ ہوگا کوئی افسوس کرنے والا بھی نہ ہوگا کوئی میت پر رونے والا بھی نہ ہوگا لاش کو چرند و
پرند و جانوران صحرائی کھا جاوینگے استخوان تک کا پتہ نہ ہوگا ایسے ایسے خیال کرکے صاحبقران

خاموش ہو رہے اپنی تنہائی اور بیکسی پر افسوس کرنے لگے یکایک صاحبقران کی نگاہ زمین پر جو پڑی دیکھا صاحبقران نے پانی چاروں طرف مسہری کے ہے اور بڑھتا جاتا ہے اور پھیلتا جاتا ہے صاحبقران نے خیال فرمایا کہ جب تک تم اس مسہری پر بیٹھے رہو گے یہ پانی اسی طرح سے طغیانی کریگا بہتر یہ ہے کہ کود کر مسہری پر سے الگ ہو جاؤ اگر مسہری پر بیٹھے رہو گے تو یہ ہوگا کہ یہ پانی طغیانی کر کے تمکو ڈبو دیگا یہ خیال دل مین کر کے اب صاحبقران مسہری پر کھڑے ہوئے اور جست کر کے اس قصد سے کودے کہ اس پانی کو پھاند جاؤن اور بارہ دری سے باہر نکلون جیسے ہی صاحبقران نے جست کی اس خیال سے کہ فرش پر کودون پس صاحبقران فرش پر تو نہین گرے اوس پانی مین گرے گرتے ہی غرق ہو گئے نہ وہان زمین تھی نہ فرش تھا دریاے ذخار تھا صاحبقران اوسمین غرق ہو گئے صاحبقران کو پانی سے تھاہ پانی دشوار تھی اب جو صاحبقران غوطہ کھا کر اوبھرے آنکھ کھول کر جو دیکھا تو نہ وہ بارہ دری ہے نہ وہ باغ ہے نہ وہ صحراے زعفران زار ہے مین ایک دریا مین پڑا ہوا ہون ہاتھ پاؤن پانی مین مارنے لگے پھر غوطہ کھانے لگے صاحبقران حیران ہوئے کہ کیونکر اس دریا سے نکلون جدھر آنکھ اوٹھا کر دیکھا سواے پانی کے کوئی شئے نظر نہ آئی اوس دریا کا کنارہ عدم سے ملا ہوا تھا صاحبقران اوس دریاے ذخار ناپیدا کنار کو دیکھکر اور اپنے کو اوسمین غوطہ کھاتے ہوئے دیکھکر بہت حیران ہوئے اور چارون طرف نگاہ اوٹھا کر دیکھنے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران کو اوس پانی سے پناہ پانی دشوار ہوئی صاحبقران شناوری کرنے لگے مگر یہ عالم تھا کہ غوطے کھانے لگے ہر مرتبہ غوطہ کھاتے ہین اور اوبھرتے ہین اب صاحبقران نے جو نگاہ اوٹھا کر دیکھا تو اوس درویش کو کنارے اوس دریا کے کھڑا ہوا پایا دیکھا کہ وہ کھڑا ہوا ہنس رہا ہے اور پکار کر کہہ رہا ہے کہ کیون او طلسم کشا تو نے طلسم کشائی کی سزا پائی بہت خوش تھا در بند سوسن و اعظم کو فتح کر کے اور لوح پا کے دیکھو نہ لوح تیرے پاس موجود ہے اور نہ سب اثاثہ صاحبقرانی ذرا اسم اعظم یاد تو کر کہ یاد ہے اے طلسم کشا آگاہ ہو منم ضمیر جادو حاکم در بند مہتر یہ و در بند تصویر گویان و مرقع عجائب میرے ہاتھ سے اب بچکر کہان جائیگا تیری قضا اس مقام پر تھی موت تجکو گھیر کر یہان لائی تھی بہت ہوشیار تھا کیسا دھوکا کھایا دیکھو یون لیتے ہین یون دھوکا دیتے ہین یون اسیر کرتے ہین اب بھی طلسم کشائی سے باز آ اور دین اسلام کو ترک کر

اور شنگال کی اطاعت کر تو تیری زندگی ہے ورنہ اسی دریا مین غوطے دیکر ملا ڈالونگا صاحبقران
نے اوسکی تقریر سنکے فرمایا کہ او نابکار کیا کرون کہ مجبور ہون ورنہ اس تقریر کی تجکو ضرور سزا دیتا
ایک ضرب شمشیر مین تیرا کام تمام کرتا کیا کرون کہ ناچار ہون یہ تو کبھی نہ ہوگا کہ مین ترک اسلام
کرون اگر ہزار مرتبہ مرون اور پھر زندہ ہون مگر مین اس امر سے باز نہ آؤن اس طلسم کو ضرور فتح
کرون اگر میرا خدا برحق ہے اور مین اس طلسم کا فاتح ہون تو ضرور زندہ بچونگا اگر میری قضا ہی تو
مین مجبور ہون یہ جو صاحبقران نے فرمایا منیر جادو نے جواب دیا کہ اب تیری رہائی غیر ممکن ہے
اب تو اس دریاے فنا سے رہائی نہ پائیگا اسی مین ڈوب کر مر جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ
تیری کیا لیاقت ہے جو تو مجکو قتل کر سکے یا یہ دریا بدون حکم خدا کے غرق کر سکے تو نے نہین
سنا ہے کہ بدون حکم خدا کے پتہ تک حرکت نہین کرتا ہے بدون اوسکے حکم کے کوئی نہین قتل کر سکتا ہے
اگر میری قضا اوسکی طرف سے نہین ہے تو تیری کیا لیاقت ہے جو تو مجھے قتل کر سکے تو میرے جسم
کا ایک بال تک نہین کم کر سکتا ہے اگر اوسکا حکم نہین ہے تو تو کیا قتل کریگا بقول شاعر شعر اگر تیغ
عالم بجنبد ز جاے * نہ برد رگے تا نخواہد خداے * اگر تمام عالم ایک ہو جائے اور میرے قتل
کی فکر کرے تو بھی بدون اوسکے حکم کے مجکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہے اگر میری قضا ہے تو تمام عالم
ایک ہو کر اس امر کی کوشش کرے کہ مین نہ مرون تو مین زندہ نہین رہ سکتا ہون جو تیرا جی چاہے
وہ کر مین موجود ہون یہ جو صاحبقران نے فرمایا منیر جادو نے کہا کہ مین یون تجکو کیون قتل
کرون کہ تو ڈوب کر مرے کسی قسم کی اذیت تجکو نہ پہونچے یون کیون نہ قتل کرون کہ تیرے حال
پر مرغان ہوا و ماہیان دریا کو ترس آئے اور مجکو رحم نہ آئے تیرے گوشت کے کباب لگا کر
کھاؤنگا اور سب ساکنان دربار کو کھلاؤنگا بادشاہ طلسم شنگال و نیز ساکنان طلسم مجھ سے خوش
ہو جائینگے اون پر میرا احسان ہوگا مجکو بہت کچھ انعام ملیگا صاحبقران نے دیکھا کہ یہ کہکر اوسنے
کہا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا وہ صاحبقران کی کمر مین پڑا اور صاحبقران کو اوس پانی سے نکال کر
باہر لایا منیر جادو کے پاس لاکر صاحبقران کو زمین پر رکھدیا اوسنے سحر کیا کہ تمام جسم پر
صاحبقران کے قید سحر قایم ہوئی تمام جسم صاحبقران مین اژدرہم لپٹ گئے اسنے تخت
سحر تیار کیا اوسپر صاحبقران کو ڈالکر اور سحر کرکے صاحبقران کو بیکطرف دربار کے روانہ ہوا

یہان اسکا بھائی بے نظیر جادو حکومت کر رہا تھا یہان آکر پہونچا سب اسکو دیکھکر خوش ہوگئے اسنے کہا کہ تم سبکو مبارک ہو کہ مین نے طلسم کشا کو اسیر کر لیا یہ کہکر سبکو دکھایا کہ دیکھو طلسم کشا موجود ہے صاحبقران کو اون سبکو دکھایا سب صاحبقران کو دیکھکر خوش ہوئے منیر جادو کی تعریف کرنے لگے اور عرض کیا کہ آپ نے کیونکر طلسم کشا کو اسیر کیا منیر جادو نے بیان کیا کہ تم سب آگاہ ہو کہ مین جو تم سے رخصت ہو کر گیا تو ایک صحرا مین قریب گنبد تصویر گویان دمرقوعہ عجائب کے پہونچا وہان ٹھہر کر مین نے دریافت کیا کہ اسوقت طلسم کشا کہان ہے اور کس شغل مین ہے سحر سے معلوم ہوا کہ طلسم کشا یکہ و تنہا برائے شکار فلان جنگل مین آیا ہوا ہے مین نے اسوقت اپنے شاگرد غلمہ جادو کو ہرن بناکر اوس جنگل کی طرف روانہ کیا اور اوسنے کہدیا کہ تو طلسم کشا کو لگاکر یہان لے آوے اودھر کو روانہ ہوا یہان مین نے سحر کرکے اوس صحرا کو زعفران زار بنایا جو شخص کہ وہ زرد تھی چنانچہ مین نے ایک بنگلہ چھوٹا سا اوس صحرا مین بنایا اور ایک بنگلہ اوس بنگلہ سے فاصلہ پر سحر سے بنایا اوسمین دو پتلیان سحر کی مثل نازنینان جہان کے بناکر رکھین اونکو تعلیم کردیا کہ جب صاحبقران اس طرف آئین تو تم مین سے ایک نکل کر صاحبقران کو دیکھکر یہ شعر پڑھے اور یہ کہے کہ مین عاشق ہون ایک کو ملکہ بنایا اوسکا نام ملکہ زعفران زار سحر ساز رکھا اور ایک کو وزیر زادی مقرر کیا اوسکو تعلیم کیا کہ یہ تقریر کرنا مین حمزہ کو لگاکر یہان لاؤنگا منیر جادو نے وہ سب تقریر اون سبکے روبرو بیان کی جو کہ اوس پتلی سحر نے صاحبقران سے کی تھی اور اون سے کہدیا تھا کہ تم حمزہ کو لگاکر گنبد تصویر گویان مین لے جانا پس مین فقیر بنکر بیٹھا یہان تک کہ غلمہ جادو حمزہ کو لگاکر وہان لایا مین نے حمزہ سے یہ تقریر کی حمزہ معتقد میرا ہو گیا مین نے حمزہ کو وہ ہرن دکھایا کہ جسکے تعاقب مین آپ یہان آئے ہین یہ ہرن موجود ہے حمزہ کو اوسکے حال پر رحم آیا اوسکو حمزہ نے رہا کر دیا مین نے غلمہ جادو سے کہدیا تھا کہ تم اونکو جاکر خبر کر دینا کہ مین حمزہ کو لیکر آیا ہون وہ رہا ہو کر گیا اور اوسنے جاکر خبر کر دی میری اور حمزہ کی یہان باتین ہونے لگین منیر جادو نے سب تقریر اپنی اور صاحبقران کی جو کہ صاحبقران سے کی تھی اون سبکے روبرو بیان کی اور کہا کہ مین حمزہ کو لگاکر وہان لیگیا بموجب میری فہمایش کے اون دونون نازنینون نے نکل کر یہ تقریر حمزہ سے کی حمزہ سے اور جو اون نازنینون سے تقریر ہوئی تھی جو کہ

یر کے سحر کی تھین سب بیان کی اور کہا کہ خلاصہ یہ کہ دہ نازنین حمزہ کو لگاکر اوس گنبد مین لائین کہ جہان تصویرین سحر سے گویا ہوتی ہین جب حمزہ وہان پہونچا اون تصویرون نے حمزہ سے ایسی تقریرین ثباتی کی کہ حمزہ کو بھی اس امر کی رغبت پیدا ہوئی کہ مین ترک دنیا کرون پس یہ تجویز کرکے طلسم کشا نے سب کپڑے اوتارے اور مین نے سحر سے لوحین اور اثاثہ صاحبقرانی اور تبرکات جو حمزہ کے پاس موجود تھے جنکے سبب سے حمزہ پر سحر نہ اثر کرتا تھا وہ غائب کردیا اور سحر کرکے اسم اعظم حمزہ کا فراموش کردیا اسم اعظم تو اوسیوقت حمزہ کو فراموش ہوگیا تھا جب اوسنے اوس صحرا مین قدم رکھا تھا اور محو ہوگیا تھا طلسم کشا ایسا محو ہوا تھا کہ اوسکو اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا آخر تصویر بزرجمہر نے تقریر کرکے حمزہ کو اس امر سے باز رکھا کہ وہ تارک دنیا نہو اوسنے بزرجمہر کے کہنے پر عمل کیا لباس سب پہن لیا لوح وغیرہ کا خیال بھی نہ کیا مین نے ایک بارہ دری سحر سے بنائی تھین وہ پتلیان حمزہ کو اوس بارہ دری مین لائین مین نے سحر سے ایک پتلا بشکل بزرجمہر بنایا اوسنے اگر حمزہ کا عقد اوس سحر کی پتلی کے ساتھ پڑھا کیونکہ حمزہ نے تصویر بزرجمہر سے عقد پڑھنے کا اقرار کیا تھا جب عقد ہوچکا حمزہ اوس پتلی سحر کو دوسرے قصد سے لیکر مسہری پر پہونچا مین نے سحر سے یہ طریقہ مقرر کیا تھا کہ جب حمزہ اوس پتلی سے ہم بستر ہونے کا قصد کرے پس وہ پتلی پانی ہوکر بہ جائے اور پانی گرد مسہری کے ہو جب یہ ہوگا تو حمزہ کود کر بھاگنے کا قصد کریگا جب وہ بھاگنے کا قصد کریگا اوس پانی مین گرپڑیگا وہ نہ بارہ دری نہ وہ زمین اصلی تھی سب سحر کی تھی پس ایسا ہوا کہ حمزہ اوس پانی مین گرا غوطے کھانے لگا نہ سب اشیا جو کہ سحر کی تھین سب نیست و نابود ہوگئین مین نے حمزہ کو اسیر کرلیا کیونکہ لوح وغیرہ پر تو پہلے ہی قبضہ کرچکا تھا اب اسیر کرکے یہان لایا ہون کیونکہ مین نے خیال کیا تھا کہ حمزہ یون نہ اسیر ہوگا جب تک اسکے ساتھ عیاری نہ کیجائے گی پس مین نے عیاری کرکے اور دھوکا دیکر طلسم کشا کو اسیر کیا کیون کیسا کام کیا اون سب نے کہا کہ آپ نے وہ کام کیا کہ سب ساکنان طلسم کی جان بچائی اور سبکو دوبارہ زندہ کیا آپکا احسان سب پر ہے اب بتائیے کہ کیونکر طلسم کشا کو قتل فرمائیگا کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کتابون مین کہ جس مقام پر خدا ایسے ستون کا خون کریگا اوس زمین پر دانہ نہ روئیدہ ہوگا دوسرا یہ طریقہ سنا ہے کہ قیدی طلسم کی میعاد چالیس دن کی ہے بعد چالیس دن کے قتل کیا جائے پس یہ طلسم کشا ہے یہ بھی بعد چالیس دن کے قتل کیا جائیگا لیکن ایسا نہو کہ

کہ اسکے خیرخواہون کو خبر ہو جائے اور وہ آکر اسکو رہا کر لیجائین منیر جادو نے جوابدیا کہ تم لوگ بیکار فکر کرتے ہو مین کب تک اس امر کا انتظار کرون مین اسکو بیرون طلسم لیجا کے دربند کے باہر قتل کرونگا ایک نامہ شنگال جادو کو تحریر کرتا ہون اوسکا مضمون یہ ہوگا کہ مین نے طلسم کشا کو اسیر کرلیا ہی اور میرے پاس قید ہی اوسکی نسبت کیا حکم ہوتا ہی لوح وغیرہ میرے پاس موجود ہی اگر ارشاد ہو تو مین طلسم کشا کو لیکر طلسم مین چلا آؤن آپ خود قتل کرین یا اگر آپکا حکم ہو تو مین اسی مقام پر بیرون دربند قتل کردون اب اسکا زندہ رکھنا اچھا نہین ہی جیسا آپکا حکم ہو اوسپر عمل کیا جائے اون سب نے کہا کہ یہ راے آپکی بہت ٹھیک ہی پس اوسیوقت منیر جادو نے اسی مضمون کا نامہ بنام شنگال بادشاہ طلسم کے تحریر کیا اور طائر سحر کے ذریعہ سے روانہ کیا اور ایک قفس منگا کر صاحبقران کو اوسمین قید کیا اور ایک کمرہ مین لیجا کے رکھا اوس کمرہ پر سحر کیا کہ وہ معدوم ہو گیا یہ بندوبست کرکے پھر اپنے مکان مین آیا براحت و آرام بسر کرنے لگا اسنے تمام دربند مین منادی کرادی کہ کل ہم بیرون دربند طلسم کشا کو قتل کرینگے سب طلسم کشا کے قتل کا چلکر تماشا دیکھین یہ جو منادی ہوگئی ہر طرف یہی چرچا ہونے لگا

راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو قتل صاحبقران کا سامان ہو رہا ہی اودہر وہ طائر نامہ لیکر اوڑا تو داخل طلسم ہوا شنگال دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب سردار حاضر دربار تھے طلسم کشا کا ذکر ہو رہا تھا کہ نہ معلوم اب طلسم کشا کہان ہی کہ یہ طائر پہونچا اسنے نامہ ہاتھ مین شنگال کے دیا شنگال نے وہ نامہ کھولکر پڑھا جیسے ہی نامہ کے مضمون پر نگاہ پڑی اوچھل پڑا فرط خوشی سے چہرہ اوس حرامزادے کا لال ہوگیا پیراہن تنگ ہوگیا پھولون نہ سماتا تھا ایک مرتبہ پکار اوٹھا کہ اے اہل دربار مبارک ہو منیر جادو نے طلسم کشا کو اسیر کرلیا مجکو لکھا ہی کہ اگر حکم ہو تو مین طلسم کشا کی قید لیکر حاضر خدمت ہون آپ خود قتل کرین ورنہ مجکو حکم فرمایے کہ مین بیرون دربند اوسکو قتل کردون اوسکا قید رکھنا اچھا نہین ہی ایسا نہ ہو کہ اوسکے خیرخواہ اس حال سے آگاہ ہو جائین تو پھر بڑی خرابی ہو پس مین اوسکو لکھے بھیجتا ہون کہ یہان لانے کی کوئی ضرورت نہین ہی تم خود اوسکو بیرون دربند لیجا کر قتل کرو بعدہ اوسکا سر اور لوح لیکر یہان آؤ مین لوح کو پوشیدہ کردون اور جشن خوشی کرون کیون بھائیون منیر جادو نے بڑا کام کیا تم سبکی جان بچائی اوسنے ہم سب پر احسان کیا اون سب نے جوابدیا کہ واقعی وہ کام کیا ہی کہ جسکا شکریہ ادا نہین ہو سکتا ہی اور ہم سب تمام عمر اوسکے بار احسان سے سبکدوش

نہ ہونگے یہ رائے آپکی بہت ٹھیک ہی پس یہی مضمون شنگال نے جواب مین تحریر کیا جو کہ مرقوم
کر چکا ہون اور تحریر کرکے اوس طائر کو دیا کہ وہ طائر جواب لیکر اور پرواز کرکے روانہ ہوا اور یہان
پہونچکر منیر کو دیا منیر جواب پڑھکر بہت خوش ہوا اب کچھ حال لشکر صاحبقران کا تحریر ہوتا ہی کہ
بعد جانے صاحبقران کے سپاہ سے بلند آوازنے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام
پر آئے اور مصروف راحت و آرام ہوئے دن بھر تو کسیکو کچھ خیال ہی نہ ہوا مگر خواجہ کو فکر تھی کہ حمزہ
شکار کو گیا ہی دیکھئے کیا ہوتا ہی کیونکہ یہ تو حمزہ صاحبقران کے عاشق ہین اور حمزہ صاحبقران انکے
عاشق ہین خواجہ نے خیال کیا تھا دل مین کہ اگر حمزہ شام کو نہ آئیگا تو مین اوسکے پاس صبحکو شکارگاہ
مین جاؤنگا اور وہان جاکر اوس سے ملاقات کرونگا کیونکہ بدون اوسکے مجکو چین نہ آئیگا
خواجہ کا یہ عالم ہی کہ جو جو دن تمام ہوتا ہی وہ وہ بار بار خیمہ سے نکلکر صحرا کی طرف دیکھتے ہین یہی
حال سپاہ بلند آوازو اعظم جادو و سوسن جادو و نسیم جادو و اسقیلنوس و شیاطین کا ہی
کہ اب ہر ایک کو فکر ہی کہ شام قریب آگئی دن تمام ہو گیا ابھی تک صاحبقران نہین تشریف لائے اسکا
کیا سبب ہی کہ دن تمام ہوا رات ہو گئی وہان خیمہ ناموس مین بلکہ برجیس آفتاب منظر بیقرار ہوئی
جب رات ہو گئی اور صاحبقران تشریف نہین لائے تو سب سردار ایک خیمہ مین جمع ہوئے خواجہ
کو بلایا خواجہ تشریف لائے سب نے خواجہ کی تعظیم کی خواجہ سے سردارون نے کہا کہ یا خواجہ
سلامت صاحبقران اقرار فرما گئے تھے کہ تین دن بھر شکارگاہ مین رہونگا شام کو ضرور چلا آؤنگا
دن تمام ہو گیا رات ہو گئی اسوقت تک صاحبقران تشریف نہین لائے کیا کیا جائے ہم سب
فکر مین بیٹھے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ تم لوگ فکر نہ کرنا مین شام کو ضرور چلا آؤنگا فکر و تشویش اس
سبب سے ہی کہ صاحبقران کا زمانہ بھر دشمن ہی ہر شخص دشمنی رکھتا ہی ایسا تو نہین ہوا کہ کسی آفت مین
مبتلا ہو گئے خواجہ نے یہ تقریر اون سب کی سنکے جواب دیا کہ تم لوگون پر کیا منحصر ہی مین خود پریشان
ہون چونکہ رات ہو گئی ہی اسوقت کہان تلاش مین جاؤن اگر رات کو حمزہ نہ آئیگا تو ضرور بوقت سحر
تلاش کو نکلونگا اون سب نے عرض کیا کہ ہم بھی ہمراہ چلینگے خواجہ نے فرمایا کہ اچھا پس
جب یہ رائے ہو چکی ہر ایک اپنے اپنے مقام پر آیا مگر کسیکو بسبب فکر و تشویش کے شب بھر نیند
آئی نہ خواجہ نے آرام فرمایا وہ رات سب نے جاگ کر بسر کی جیسے سحر ہوئی سب نماز وغیرہ سے

فراغنت کرکے اپنے اپنے خیمون سے نکلے خواجہ اپنے خیمہ سے برآمد ہوئے سردارون نے کہا کہ خواجہ فرمایئے کیا قصد ہی خواجہ نے فرمایا کہ مین برائے تلاش جاتا ہون اون سب نے عرض کیا کہ ہم بھی چلتے ہین یہ سُنکے خواجہ نے کہا کہ بسم اللہ تشریف لے چلیئے خواجہ پلے شاطرے مارتے ہوئے طرف اوس صحرا کے چلے کہ جدھر صاحبقران برائے شکار تشریف لے گئے تھے یہ سبب اوسدن برائے تلاش صاحبقران چلے ہین کہ جسدن صاحبقران کو مہر جادو نے لیجا کر قید کیا ہی اور نامہ شنگال کو تحریر کیا ہی اور سامان قتل کے درست ہونے کا حکم دیا ہی صاحبقران تو وہان قید ہین اور ادھر خواجہ و سردار برائے تلاش نکلے ہین خلاصہ یہ کہ وہ سردار اور خواجہ اوس مقام پر آئے کہ جہان صاحبقران نے آکر قیام فرمایا تھا اور ایک چھوٹا سا خیمہ وہان برپا تھا اونمین چند شاگرد پیشہ مقیم تھے اونکا حال ملاحظہ فرمایئے کہ جب صاحبقران اوس ہرن کے عقب مین مرکب کو مہمیز کرکے روانہ ہوئے تھوڑی دور تک تو یہ لوگ عقب مین گئے جب نہ چل سکے تو رہ گئے اور انتظار کرنے لگے کہ صاحبقران اوس ہرن کو قتل کرکے اور شکار کرکے واپس آئینگے وہ لوگ شام تک انتظار کرتے رہے صاحبقران واپس نہ آئے انھون نے بڑے عرصہ تک اوس جنگل مین تلاش کیا مگر پتہ نہین چلا جب صاحبقران نہ ملے تو وہ لوگ اوس مقام پر واپس چلے آئے اور فکر کرنے لگے کہ اب کیا تدبیر کرین اور کہان صاحبقران کو تلاش کرین صاحبقران کدھر اوس ہرن کے تعاقب مین تشریف لے گئے ہین یہ لوگ اسی فکر مین رات بھر مبتلا رہے جب صبح ہوئی تو پھر تلاش کو نکلے تمام صحرا چھان مارا لیکن صاحبقران کا پتہ نہ ملا آخر کو تھک کر وہ لوگ آکر بیٹھ رہے یہ خیال کر رہے تھے کہ جاکر لشکر مین خبر کرین تاکہ اور سردار و خواجہ برائے تلاش کسی طرف روانہ ہون یہ فکر کر رہے تھے کہ خواجہ و کل سردار جو لشکر سے چلے تھے یہان آکر پہونچے اور خواجہ نے یہان آکر اون لوگون سے دریافت کیا کہ صاحبقران کہان ہین اونھون نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ہم کیا بیان کرین کہ صاحبقران کہان ہین خواجہ نے کہا کہ کچھ تو بیان کرو تب اونھون نے عرض کیا کہ کل بعد شکار پرندون کے صاحبقران مصروف شکار چرند ہوئے ایک مقام پر بہت سے ہرن تھے اونپر مرکب کو مہمیز کیا اونمین ایک بہت بڑا ہرن سیاہ رنگ تھا صاحبقران نے اوسکے عقب مین مرکب کو مہمیز کیا وہ جست و خیز کرتا ہوا بھاگا جہان تک ہم سے ساتھ دیا گیا

ہم نے ساتھ دیا جب ہم سے نہ چلا گیا ہم تھک کر رہ گئے صاحبقران اوسکے عقب مین مع مرکب کے تشریف لیگئے ہم شام تک اوسی مقام پر کھڑے انتظار کیا کیے جب صاحبقران نہ تشریف لائے تو ہم بہت پریشان ہوئے خلاصہ یہ کہ دوپہر رات تک ہم نے صاحبقران کو تلاش کیا جب پتہ نہ ملا تو ہم وہان سے واپس آئے رات بھر فکر و تشویش مین بسر کی جب سحر ہوئی پھر تلاش کو نکلے اسوقت تک تلاش کیا لیکن کہین پتہ نہ ملا یہ واقعہ خواجہ نے سنکے سردارون کی طرف دیکھا اور کہا کہ آپ نے سنا کہ ان لوگون نے کیا بیان کیا اب بتائیے کہ کیا کیا جائے کدھر تلاش کیا جائے صاحبقران نہ معلوم کس طرف تشریف لے گئے کسی دشمن نے تنہا پاکر اسیر کر لیا یا کسی پر عاشق ہو گئے کیونکہ یہ لوگ جہان جاتے ہین ان پر عورتین عاشق ہو جاتی ہین یا یہ خود فریفتہ ہوتے ہین اب بتاؤ کیا کیا جائے اون سردارون نے خواجہ سے عرض کیا کہ ہم اسی سبب سے منع کرتے تھے کہ اکیلے شکار کو نہ تشریف لے جائیے اونھون نے نہ سُنا ہم زیادہ اصرار نہ کر سکے خاموش ہو رہے جب اونھون نے آپکے کہنے پر عمل نہ فرمایا اور آپکو ہمراہ نہ لیا تو ہم کیا چیز تھے یہ سنکے خواجہ نے کہا کہ حمزہ نے ہمکو بہت پریشان کیا ہی برائے صید گئے ہین خیر برائے تلاش جاتا ہون اون لوگون سے کہا کہ حمزہ اوس ہرن کے عقب مین کس طرف کو گیا ہی اونھون نے اوسطرف کا نشان دیا خواجہ اوس طرف کو چلے اون سردارون نے کہا کہ ہم بھی چلتے ہین خواجہ عمرو نے کہا کہ چلو پس وہ سردار جو کہ اونمین ساحر تھے وہ بالائے ہوا چلے جو کہ غیر ساحر تھے وہ ہمراہ خواجہ کے چلے مگر خواجہ کا ساتھ کون دیسکتا ہی یہ دوندہ سیلے درنگ مشہور ہین یہ دس ہزار کوس کو تھوڑے عرصہ مین طے کر جاتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ تھوڑی دور تک خواجہ کا ساتھ اون لوگون نے دیا بعدہٗ وہ سب کے سب رہ گئے خواجہ پائے شاطری مارتے ہوئے نشان سم مرکب دیکھتے ہوئے چلے جاتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ قریب سہ پہر کے خواجہ اوس صحرا مین پہونچے کہ جہان وہ کوہ تھا کہ جس کوہ پر صاحبقران اشقر دیوزاد کو چھوڑ کر خود بالائے کوہ تشریف لے گئے تھے اور اشقر دیوزاد کو زیر کوہ چھوڑ دیا تھا اشقر دیوزاد یہان چر رہا تھا اس انتظار مین کہ صاحبقران تشریف لاتے ہونگے اشقر اوسی صحرا مین چرا مین مصروف رہا یہان تک کہ وہ رات اشقر نے اوسی مقام پر بسر کی اور وہ دن کہ سہ پہر کو جو خواجہ اوس

جنگل مین پہونچے تو وہان نشان سم مرکب نہ پائے اب خواجہ نے خیال کیا کہ یہان تک صاحبقران
تشریف لائے ہین کیونکہ اس مقام تک نشان سم مرکب پائے جاتے ہین اب خواجہ صاحبقران
کو اوس جنگل مین تلاش کرنے لگے تلاش کرتے کرتے اوس مقام پر پہونچے کہ جہان وہ کوہ تھا کہ
جسپر صاحبقران تشریف لے گئے تھے جب خواجہ اوس مقام پر پہونچے تو خواجہ نے اشقر کو چرتے
ہوئے پایا اب خواجہ کے حواس درست ہوئے اور خیال کیا کہ صاحبقران اس صحرا مین تشریف
رکھتے ہین کیونکہ اشقر چر رہا ہے سوائے خواجہ کے کوئی دوسرا سردار نہین پہونچا تھا یہ پہونچ گئے تھے
کہ خواجہ قریب اشقر آئے اور اوس سے بزبان جنی پوچھا کہ اے اشقر دیوزاد تیرا راکب کہان ہے اشقر
نے سر اوٹھا کر دیکھا خواجہ کو پایا زبان جنی مین کہا کہ کل صاحبقران اسوقت ایک ہرن کے عقب
مین یہان آئے تھے وہ ہرن جست کرکے کوہ کے اوس پار چلا گیا پہلے صاحبقران نے قصد فرمایا
کہ مجکو مہمیز کرین مین جست کرکے مع صاحبقران اوس پار جاؤن پھر کچھ خیال آیا میری پشت
پر سے اوترے اور مجھ سے فرمایا کہ تو یہان ٹھہر مین آہو کو شکار کرکے لاتا ہون پھر تیری پشت پر سوار
ہو کر لشکر کو چلون گا چنانچہ صاحبقران بالاے کوہ تشریف لے گئے مین یہان چرنے لگا اوسوقت
سے مین یہان صاحبقران کا انتظار کر رہا ہون یہ وقت آگیا صاحبقران نہین تشریف لائے
چونکہ آقا کا حکم تھا کہ تو یہان ٹھہرا رہنا مین اگر تجھپر سوار ہونگا اس سبب سے مین یہان ٹھہرا ہوا ہون
یہ جو اشقر نے بیان کیا خواجہ نے سنکے اشقر سے کہا کہ تو نے کیون اپنے آقا کا ساتھ چھوڑا
اگر حمزہ صاحبقران وہان کسی آفت مین مبتلا ہو گئے ہون تو کون تیری پشت پر آکر سوار ہوگا
یا جب صاحبقران نہ آئے تھے تو تو نے ہم لوگون کو کیون نہ خبر کی اشقر نے اوسی زبان مین
جواب دیا کہ مین کیونکر ہمراہ جاتا اونکا حکم نہ تھا کیا عدول حکمی کرتا اور کیونکر اب لوگون کو اس حال
سے آگاہ کرتا کیونکہ یہ خیال تھا کہ شاید آقا آجائین اور مجکو نہ پائین تو راہ کی تکلیف اوٹھائین پیدل
چلین جب وہ مجھ سے یہ سوال کرین کہ مین تجکو چھوڑ گیا تھا اور کہہ گیا تھا کہ تو کہین جانا نہین تو پھر
تو کیون بدون میرے حکم کے چلا گیا کہ مجکو پیدل چلنے کی تکلیف اوٹھانا پڑی پھر مین کیا جواب
دونگا ایسے ایسے خیال کرکے مین اسی مقام پر ٹھہرا رہا خواجہ نے کہا کہ اگر صاحبقران کسی
آفت مین مبتلا ہو گئے ہونگے اور کوئی چشم زخم اونکے دشمنون کو پہونچا ہوگا دیکھنا کہ مین تجکو

کیسی سزا دیتا ہون تونے اکیلا صاحبقران کو جانے کیون دیا کیونکہ تو آگاہ ہی کہ اونکا زمانہ بھر دشمن ہی ایک ایک ذرہ خون کا پیاسا ہی جو جو خواجہ نے کہا اشقر نے جوابدیا کہ مجھسے خطا تو ضرور ہوئی مگر مین بسبب عدول حکمی کے خیال سے ہمراہ نہ جاسکا نہ اونسے کچھ عرض کرسکا ان باتون اور تقریر مین شام ہو گئی اتنے عرصہ مین وہ سردار بھی آ گئے جو کہ بالاے ہوا پر پرواز پیدا کر کے چلے تھے اونھون نے دیکھا کہ خواجہ اور اشقر سے باتین ہو رہی ہین وہ سبکے سب زمین پر آئے خواجہ سے کہا کہ کہین پتہ صاحبقران کا ملا یہ مرکب تو صاحبقران کا ہی آقا کہان ہین خواجہ نے جوابدیا کہ مین نے جو اس سے دریافت کیا تو وہ بیان کرتا ہی کہ کل سہ پہر کو صاحبقران اس مقام پر پہونچے تھے مجکو یہان ٹھہرنے کا حکم دیکر خود بالاے کوہ تشریف لے گئے تھے اوسوقت سے تشریف نہین لائے ہین اونکے انتظار مین یہان کھڑا ہون پس اسقدر پتہ چلا ہی چونکہ رات ہو گئی ہی اس سبب سے مین مجبور ہون ورنہ اسیوقت بالاے کوہ جاتا اور تلاش کرتا کہ کیا اس پہاڑ پر کوئی مکان ہی کسی نازنین کا کہ اوسنے صاحبقران کو اپنا مہمان کیا یا کوئی ساحر رہتا ہی کہ اوسنے اسیر کرلیا خواجہ نے یہ جو کہا اون سردارون نے عرض کیا کہ ہم کیا عرض کرین اس پہاڑ سے سرحد دربند منیریہ کی شروع ہی خاص دربند منیریہ کی تو ہی نہین مگر اس پہاڑ سے وہ جنگل اور وہ مقام شروع ہین جو کہ دربند منیریہ سے تعلق رکھتے ہین ہمارے خیال مین تو یہ آتا ہی کہ کوئی نہ کوئی بلا صاحبقران پر نازل ہوئی صاحبقران اوس پار کو چلے گئے ہین ساحرون کے دلون پر تصویر صاحبقران کھینچی ہوئی ہی اوس ساحر نے جو کہ یہان رہتا ہی پہچان لیا ہی اور دعو کا دیکر لوح وغیرہ لے لی ہی اور صاحبقران کو اسیر کرلیا ہی اگر کسی نازنین کے صاحبقران مہمان ہوتے تو اسوقت تک نہ قیام فرماتے ضرور تشریف لاتے اگر یہ نہ ہوتا تو اشقر کو ضرور طلب فرماتے ضرور کسی بلا مین مبتلا ہوئے ہین خواجہ سلامت اس دربند مین ایک مقام بہت سخت ہی اوسکا نام مرقعہ عجائب ہی اوسکو دربند و گنبد تصویر گویان بھی کہتے ہین وہان تمام شاہان ماسلف مثل جمشید و ضحاک و فریدون وغیرہ کے تصویرین بنی ہوئی ہین یہان تک کہ جسقدر لوگ خدا پرست وغیر خدا پرست اس دنیا کو چھوڑکر طرف عدم کے گئے ہین سب کی تصویرین ہین آدم سے اس دم تک کی اور وہ تصویرین کلام کرتی ہین اون تصویرون کو دیکھکر انسان محو

ہوجاتاہی اور اپنے سے خود رفتہ ہوتاہی اوسکو اپنے تن بدن کا ہوش نہین رہتاہی ایسا خود رفتہ
ہوتاہی کہ جو چاہے کہ وہ اوسکو خبر تک نہین ہوتی چاہے اوسکو اسیر کرلو چاہے اوسکے کپڑے اوتارلو
وہ بالکل بیخبر ہوگا ہمکو یہ خوف ہوتاہی کہ ایسا تو نہین ہوا کہ صاحبقران اوس مقام پر پہونچ گئے اور
اوس گنبد کی سیر مین مصروف ہوئے کسی نے اونکو بیخود پاکر اسیر کرلیا ہمارے قیاس مین آتاہی کہ وہ
ہرن اصلی نہ تھا بلکہ کوئی ساحر تھا وہ لگاکر صاحبقران کو لے گیا اور کسی ساحر کا بھیجا ہوا تھا خواجہ نے
کہا کہ انکو جو کچھ ہو مین کیا کرون اسوقت تو میرے بنائے سے کچھ نبتا نہین ہی تمھارے کہنے سے
مجھکو بھی خوف پیدا ہوا ایسا نہو کہ مین اسوقت جاؤن یہان کے حالات سے آگاہ نہین ہون مین بھی
کسی بلا مین مبتلا ہوجاؤن تو وہ مثل ہی کہ ایک نشد دو شد پھر کون آنے کی ہیرے اور حمزہ کی فکر کریگا
اس سے بہتر یہ ہی کہ یہ رات تو جس طور سے ہو یہان بسر کیجائے صبح کو مین برائے تلاش کوہ پر جاؤنگا
جب تک پتہ ونشان نہ ملیگا اوسوقت تک واپس نہ آؤنگا آپ لوگ یہان مقیم رہیئے گا اگر
صاحبقران رہا ہوگئے تو خیر ورنہ وہ جس آفت مین مبتلا ہونگے اونکے رہائی کی فکر کرونگا
اگر مقابلہ ہوا تو میرے پاس ایک سفید مہرہ ہی اوسکو بجاؤنگا اوس مہرہ مین یہ صدا دیگا کہ بہت
جلد آؤ اور کمک کرو یہان صاحبقران سے مقابلہ ہورہاہی تم فوراً آنا اوس مہرہ کی صدا چونسٹھ
کوس جاتی ہی اونھون نے کہا کہ اچھا پس یہ صلاح ہوچکی اون ساحرون نے سحر کیا کہ ایک
مختصر سا خیمہ اوس مقام پر برپا ہوگیا وہ سب کے سب اوس خیمے مین اوترے کہ اتنے عرصہ مین وہ
سردار بھی آگئے جو کہ پیدل چلے تھے اونھون نے بھی آکر سب حال سنا خواجہ نے اون سے بھی
سب حال واقعہ بیان کیا اور کہا کہ تدبیر یہ کرنا کہ میرے مہرہ کی صدا سنکے تم مین سے دو چار تو لشکر
کی طرف جائین اور وہ لشکر کو ہمراہ لیکر یہان پہونچین اور کوہ کے اوس پار پہونچ کر مع لشکر
کے مدد کرین راوی بیان کرتاہی اوسدن خواجہ ایسے پریشان ہوئے تھے صاحبقران کے گم
ہوجانے سے کہ اپنی اصلی صورت پر چلے تھے راوی بیان کرتاہی کہ وہ شب اون سردارون نے
اور خواجہ نے اوسی مقام پر زیر کوہ بسر کی یہان تک کہ سحر ہوئی پس خواجہ نے اپنی صورت تبدیل
کی ایک ساحر کی صورت بنکر اور سب سردارون سے رخصت ہوکر اوس کوہ کی طرف چلے اور سب
سردارون کو خوب سا تعلیم کردیا وہ سردار اوسی مقام پر انتظار آواز مہرہ مین بیٹھے ہوئے تھے کہ

ادھر آواز مہرہ آئی اودھر تم برائے کمک روانہ ہونا باہم صلاح ہو گئی تھی کہ جسقدر سردار اونمین سے جو کہ
ساحر ہین سب کے سب طرف لشکر کے جائین اور جو کہ غیر ساحر ہین وہ کوہ کے باہر برائے کمک روانہ ہون
اون سب نے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ غیر ساحر کوہ پر جائین کیونکہ ایسا نہ ہو کہ کسی مقام دور پر مقابلہ ہو تا ہو
ہم جب تک وہان پہونچین پہونچین گے وہان خاتمہ ہو جائیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ سب سردار غیر ساحر
چلے جائین چار یہان رہ جائین وہ تخت سحر تیار کر کے اوسپر ہم سبکو بٹھا کے روانہ ہون برائے کمک
راے پسند آئی پس وہ سردار جو لشکر کو جانے والے تھے وہ اس قصد سے بیٹھے ہوئے ہین کہ ادھر
صدا آئے اودھر ہم طرف لشکر کے روانہ ہون اور جو کہ برائے کمک جانے والے تھے وہ مستعد ہو کر
بیٹھے کہ ادھر صدا آئے اودھر ہم ان سردارون کو لیکر روانہ ہون انکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی کچھ حال
خواجہ کا تحریر ہوتا ہی کہ خواجہ جو بالاے کوہ گئے تمام کوہ کو دیکھا اور صاحبقران کو تلاش کیا
سواے سطح کے کچھ نہ پایا نہ اوس کوہ پر کوئی باغ تھا نہ کوئی مکان تھا خواجہ حیران ہوئے کہ یہان
تو نہ کوئی باغ ہی نہ مکان ہی صاف میدان ہی پھر صاحبقران کہان ہین کدھر گئے کوہ پر آکر خواجہ صاحبقران
کو تلاش کر رہے تھے کہ خواجہ نے دیکھا کہ ایک گھاٹی بنی ہوئی ہی خواجہ نے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی
صاحبقران اس راہ سے زیر کوہ چلے گئے ہین پس خواجہ بھی بہ تلاش صاحبقران زیر کوہ اوسی
راہ سے اب جو خواجہ زیر کوہ آئے خواجہ نے ایک میدان وسیع دیکھا کہ کوسون تک سبزہ لگا ہوا ہی
سبزہ زار پر بہار ہی عجب گلزار صحرا ہی ہر طرف گلہاے خودرو لگے ہوئے ہین اونکی مہک پھیلی
ہوئی ہی کہین لالہ داغدار ہی کہین بیلا پر بہار ہی کہین صنوبر ہی کہین شمشاد آزاد کہین پر سرو ایک
پاؤن سے کھڑا ہوا یاد پروردگار کر رہا ہی نرگس و نسترن سمین و یاسمن خلاصہ یہ کہ ہر رنگ کے گل
کھلے ہوئے ہین سبزہ لہک رہا ہی آبپاشی نسیم سے کوسون تک سبزہ زار زمردگون بنا ہوا ہی پستی و بلندی
سے ہموار ہر طرف اظہار حقیقت رب کارساز ہی بلبلین چہک رہی ہین قمریان قلندر مشرب
شمشاد پر بیٹھی ہوئی حق سرہ حق سرہ کا دم بھر رہی ہین فاختہ سرو پر کوکو کر رہی ہی حاصل کلام یہ کہ ہر طرف
ہر جانور یاد الٰہی مین مصروف تھا چونکہ صبح کا وقت تھا عجب سمان و عجب رنگ تھا چرخ
اخضری پر وہ آفتاب عالمتاب کا طلوع ہونا وہ اوسکی شعاعون کا پھیلنا اپنے نور رخ
سے تمام عالم کو روشن کرنا عکس آفتاب جو پانی مین پڑتا تھا ہر لہر طلائی معلوم ہوتی تھی خواجہ نے

ہوئے سمان دیکھا وجد کرنے لگے یاد الٰہی کا دم بھرنے لگے اوس جنگل کو بہت پسند کیا دل مین کہا
کہ واقعی کیا بہار افزا و راحت فزا و دلکشا یہ جنگل ہے جسکو دیکھکر روح کو راحت دلکو فرحت
حاصل ہوتی ہے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ عمرو اوس صحرا کی سیر کرتے ہوئے صنعت پروردگار کی یاد
کرتے ہوئے پائے شاطری لگاتے ہوئے بہ تلاش حمزہ صاحبقران چلے جاتے تھے یہ دلمین
خیال تھا کہ وہ میرا گل رعنا و دل آرا اسی گلزار بیخزان مین کہین نہ کہین ضرور ہوگا تجکو لازم ہے کہ تو اپنے
پھول کی مثل بلبل کے یہان تلاش کر اور ڈھونڈھو یہ دل مین خیال تھا پس خواجہ صاحبقران
کو تلاش کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ ایک اور جنگل خواجہ کو نظر پڑا وہ اوس جنگل سے بھی زیادہ
پر بہار و سبزہ زار تھا اسمین درخت میوہ دار بھی لگے ہوئے تھے کثرت اثمار سے شاخین زمین کی سے
لے رہی تھین گو خواجہ گرسنہ تھے مگر اس خیال سے خواجہ نے اون درختون کے پھلون کو
توڑ کر نہ کھایا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ درخت سحر کے ہون مین پھل توڑون بسبب سحر کے کوئی
نقصان مجکو پہونچے یا مین درخت مین خود بخود لٹک جاؤن یا کوئی مجکو پکڑ لے تو خرابی ہے
ایسے ایسے خیالات کرتے ہوئے اور اپنے کو اون درختون کے سایہ سے بچاتے ہوئے چلے جاتے
تھے کہ اوس صحرائے پر بہار کو طے کرکے خواجہ ایک دوسرے سبزہ زار مین پہونچے کہ وہان سوائے
سبزہ کے اور کوئی شئے نہ تھی خواجہ اوسکے کنارے پہونچے اور یہ جنگل تمام ہوا تو خواجہ کو خیال ہوا
کہ ایسا نہو کہ یہ صحرا سحر بند ہو کیونکہ یہان سوائے سبزہ کے کوئی اور شئے قسم میوہ و گل کے نہین ہے اس
قسم کا کوئی درخت نہین ہے جہان تک نگاہ کام کرتی ہے وہان تک سبزہ نظر آتا ہے بدون دریافت
کے یہان قدم رکھنا خلاف دانائی اور عقلمندی ہے یہ سوچکر خواجہ نے زنبیل سے ایک زنگی کو
نکالا صرف اوس جنگل کی آزمائش کے لیئے اوس زنگی سے کہا کہ تو اوس مقام تک کہ جہان پر وہ
چشمہ پانی کا ہے چل تو مین تجکو گڑ دونگا وہ زنگی گڑ کے لالچ سے بہت جلد ایک غرقی باندھے ہوئے
دوڑتا ہوا چلا گیا خواجہ نے یہ خیال کیا تھا کہ اگر یہ صحرا سحر بند ہوگا تو زنگی اسیر ہو جائے گا تمکو معلوم
ہو جائیگا پھر تم اطمینان سے جانا اور قدم رکھنا اس سبزہ پر اگر یہ اسیر ہو جائے تو کوئی اور تدبیر
کرنا اور اوس ساحر کو قتل کرنا کہ جسنے یہ سحر کیا ہے اور اس جنگل کو سحر بند کیا ہے یہ تجویز کرکے خواجہ نے جو اوس
زنگی سے کہا پس وہ زنگی جلد ہی جلدی اوس سبزہ پر قدم رکھکے اوس چشمۂ آب کے قریب آیا اور

وہان سے پلٹ کر خواجہ کے پاس آیا خواجہ نے ملاحظہ کیا کہ یہ زنگی بلا خوف گیا اور اسی طور سے واپس آیا کسی قسم کا اوسکو ضرر نہین پہونچا پس خواجہ نے زنبیل سے ایک ڈلی قند سیاہ کی نکال کر اوس زنگی کو دی وہ زنگی وہ ڈلی لیکر بہت خوش ہوا خواجہ نے پھر اوسکو نذر زنبیل کر لیا اب بہ اطمینان تمام خواجہ اوس صحرا مین روانہ ہوئے چلے جاتے تھے کہ خواجہ نے دیکھا کہ ایک طرف سے چند گھسیارے چلے آتے ہین اور کچھ لوگ اونکے عقب مین ہین وہ ایک سمت کو جلد جلد چلے جاتے ہین وہ گھسیارے اوسی صحرا مین آکر پہونچے اور گھاس چھیلنے لگے خواجہ نے جو دیکھا کہ ایک مجمع کثیر ایک طرف کو چلا جاتا ہی خواجہ اون گھسیارون کے پاس آئے اور کھڑے ہوگئے اون گھسیارون نے خواجہ کو اپنے پاس کھڑے دیکھا جب اونہون نے دیکھا کہ ایک ساحر ہمارے پاس کھڑا ہوا ہی جھولی دوش پہ پڑی ہوئی ہی اون گھسیارون نے خواجہ کو دیکھکر کہا کہ آپ کہان کے رہنے والے ہین اور کدہر سے تشریف لائے ہین اور کدھر کا قصد ہی خواجہ نے جواب دیا کہ مین ساحر ہون دربند سوسن کی طرف سے آتا ہون وہ دربند تباہ و برباد ہوگیا ہم سب ساحر وہان سے بھاگے ہین ادھر نکل آیا یہ کون مقام ہی اون گھسیارون نے جواب دیا کہ یہ مقام دربند منیرہ سے تعلق رکھتا ہی یہ صحرا اوسی دربند کی سرحد ہی اور ہم گھسیارے ہین دربند کے اندر سے با اجازت حاکم دربند یہان گھاس لینے کو آئے ہین کیونکہ ہم سب جاکر دربند کے ملازم ہین مرکبان سرکار کے لیئے گھاس لینے کو آئے ہین یہ جو تم نے کہا کہ ہم دربند سوسن کے رہنے والے ہین وہ دربند تباہ ہوگیا مین تباہی کا مارا آوارہ ہوکر ادھر نکل آیا ہون وہ دربند کیونکر تباہ ہوا اور کس نے تباہ کیا خواجہ نے جواب دیا کہ ای بھائیون کسی طرف سے طلسم کشا مع لشکر کے وہان پہونچا سوسن نے اطاعت کی طلسم کشا نے دربند فتح کیا ہم سب اوس طلسم کشا کے ہاتھ سے پریشان ہوکر بھاگے ہین گھسیارون نے کہا کہ اب وہ طلسم کشا کہان ہی جواب دیا کہ اپنے لشکر مین ہوگا مین تو لشکر مین چھوڑ کر آیا ہون اون گھاس والون نے کہا کہ تم کب وہان سے چلے تھے جواب دیا کہ مین پرسون چلا تھا جب تک تو طلسم کشا اپنے لشکر مین تھا اون گھسیارون نے کہا کہ ای بھائی تمکو بھی مبارک ہو اور تم بھی آگاہ ہو کہ حاکم دربند منیرہ جادو نے کل دھوکا دیکر طلسم کشا کو اسیر کر لیا ہی وہ ادھر آیا تھا آخر اوسکے قتل کا دن ہی حاکم دربند اوسکو لیکر بیرون دربند آیا ہی اور وہ فلان مقام پہ اوسکو قتل کریگا کیونکہ سنا گیا ہی کہ جہان طلسم کشا کا خون گریگا وہان ایک دانہ نہ پیدا ہوگا

پس اسی غرض سے مینر جادو طلسم کشا کو لیکر براے قتل بیرون دربند آیا ہی تمام شہر مین منادی کرادی
ہی کہ جسکو طلسم کشا کے قتل ہونے کا تماشہ دیکھنا ہو وہ بیرون دربند آے سبکو اجازت دیجاتی ہی
چنانچہ جہان طلسم کشا قتل کیا جائیگا وہان لاکھون آدمیون کا مجمع ہوگا یہ سنکے اوس ساحر نے
جواب دیا کہ بھائیون یہ تو تم نے ایسی خبر سنائی کہ میری جان مین جان آئی مین خداوند سامری
و جمشید سے یہ دعا کرتا چلا آتا تھا اونھون نے میری دعا سن لی یہ بتاؤ کہ وہ صحرا کدہر ہی کہ جہان
طلسم کشا قتل ہوگا کیونکہ مین بھی جاکر اوسکے قتل کا تماشہ دیکھون اور خوش ہون اوسکو قتل
ہوتے ہوئے دیکھکر بلکہ اگر موقع ملے تو مین بھی کچھ اپنے دل کی بھڑاس نکالون ایک آدھ ضرب
مین بھی لگاؤن یہ جو ساحر نے کہا کہ ہمکو اوس مقام کا پتہ دو تمھارا ہمپر بڑا احسان ہوگا اون گھاس
والون نے جواب دیا کہ وہ مقام کوئی پوشیدہ ہی یہان سے تھوڑی دور پرہی جدہر یہ لوگ چلے
جاتے ہین تم بھی اوسی طرف کو جاؤ جسطرف یہ لوگ جاتے ہین اوس مقام پر پہونچ جاؤگے یہ سنکے
خواجہ اوسی طرف کو روانہ ہوے جب تھوڑی دور چلے آئے اور اون گھسیارون کا سامنا جاتا رہا
خواجہ ایک مقام پر بیٹھ گئے اور فکر کرنے لگے گلشن عیاری کی سیر کرنے لگے آئینۂ زانو پر سر کو
جھکا کر دریاے فکر مین غوطہ زن ہوے در مطلب کی غواصی کرنے لگے گوہر مراد ہاتھ آنے کی فکر
مین غور کرنے لگے یہان تک کہ گوہر مراد ہاتھ لگا سر زانوے فکر سے اوٹھایا اور ایک صورت پر
تیار ہوکر اوسی سمت کو روانہ ہوے کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا اب شمہ حال پھر مینر جادو و حمزہ صاحبقران
و قتل حمزہ صاحبقران کا قلمبند کرتا ہون ناظرین ملاحظہ فرمائین راوی بیان کرتا ہی کہ جب جواب
نامہ شنکال کے پاس سے مینر کے پاس آیا اوسمین یہ تحریر تھا کہ اوسی مقام پر قتل کرکے سر طلسم کشا
کا لیکر یہان آؤ مع لوح طلسم کے تاکہ مین اوسکا بند و بست کرون اور ایسے مقام پر لوح طلسم کو رکھون
کہ پھر کوئی نہ پاسکے جب یہ جواب اوسکو ملا تو اوسنے صاحبقران کو ایک قفس مین بند کرکے
قید کردیا تھا اور اوس پنجرہ کو نظر مردم سے معدوم کردیا تھا اور منادی کی تھی کہ کل ہم طلسم کشا
کو بیرون دربند فلان صحرا مین قتل کرینگے سب اہل شہر قتل طلسم کشا کا تماشہ اوس صحرا مین جاکر
دیکھین عام اجازت ہی اسنے یہ تدبیر کی ایک صندوق مین لوح اور تیغہ قتل شنکال و راثانہ صاحبقران
رکھا اوسمین قفل دیا راوی بیان کرتا ہی کہ جب سے یہ منادی مینر جادو نے کرادی تھی اوسوقت سے

اہل شہر مین ہر طرف چرچا ہونے لگا اور وسیوقت سے سب سامان جلسے کا کرنے لگے یہانتک کہ جب صبح ہوئی اودھر منیر جادو بیدار ہوا اور اہل دربند تین بجے رات سے طرف اوس صحرا کے بیرون دربند چلے اور اوسی مقام پر آکر جمع ہوئے وہ صحرا تمام اہل دربند و تماشیون سے بھر گیا یہ عالم تھا کہ اگر تھالی پھینکو تو سرہی سر تھے اونمین ساحر وغیر ساحر سب تھے پس یہان تو یہ مجمع ہو رہا تھا ہزارون آدمی بلندی پر کھڑے ہوئے تھے ہزارون درختون پر بیٹھے ہوئے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ان درختون مین بجاے ثمر کے بت لگے ہوئے ہین خلاصہ یہ کہ ہر طرف مجمع کثیر تھا چارون طرف مجمع تھا یہان اندرون دربند منیر جادو بیقرار ہوکر باہر محل کے آیا اپنے بھائی بے نظیر جادو سے کہا تم یہان ٹھہرو اور کل لشکر کو تیار رکھو اگر شاید کوئی طلسم کشا کا مددگار آجائے اور اوس سے مقابلہ ہونے لگے تو اوسوقت تم آکر مدد کرنا بے نظیر جادو نے جواب دیا کہ بہت خوب منیر جادو نے وہ صندوق تخت پر رکھا اور اوس کمرہ سے قفس صاحبقران کا نکالکر اوسی تخت پر رکھا اپنے بھائی سے کہا کہ جب مین طلسم کشا کو قتل کر چکونگا تو اوسکے سر کو لیکر مع صندوق اوسیوقت طرف طلسم کے روانہ ہونگا اور بادشاہ طلسم کے یہ سب اشیا سپرد کر کے چلا آؤنگا تم پریشان نہ ہونا اوسنے کہا کہ مین پریشان کیون ہونے لگا آپ میری طرف سے اطمینان رکھیئے یہ سنکے منیر جادو اوس تخت کو سحر سے اوڑا کر طرف اوس جنگل کے جو کہ براے قتل طلسم کشا مقرر کیا تھا روانہ ہوا منیر جادو نے جلادون کو و چشم کنون و تسمہ کشون وغیرہ کو حکم دیا تھا کہ تم فلان صحرا مین جا کر سامان قتل مہیا کرو جلادون وغیرہ نے وہان پہونچکر ریت کا چبوترہ بنایا اوسپر فلاکت کا بوریہ بچھایا دار استادہ کی گئی یہان سب سامان قتل مہیا کر دیا گیا اب منیر جادو کے آنے کا انتظار ہے پس منیر جادو اپنے بھائی کو فہمایش کر کے وہان سے روانہ ہوا تھا خلاصہ یہ کہ راہ طے کر کے وہان پہونچا سبکو اسکا انتظار تھا کہ یہ جب پہونچا ایک برق کوندھی چمک ہوئی کہ سبکی آنکھین جھپک گئین اور چکا چوندسی ہوئی اب جو دیکھا سب نے بعد اوس چمک کے تو کیا نظر پڑا کہ منیر جادو تخت پر سوار سامنے قفس رکھا ہوا اوسمین طلسم کشا دوہری سلسل قید مین یعنے قید آہن و قید سحر مین اور ایک طرف ایک صندوق رکھا ہوا چلا آتا ہے کہ وہ تخت اوس مقام پر پہونچکر طرف زمین کے مائل ہوا یہان ایک غل مچ گیا کہ بادشاہ آگیا بادشاہ آگیا سب اہل مجمع اوس طرف متوجہ ہوئے کہ منیر جادو نے زمین پر پہونچکر سحر کیا کہ ایک مختصر سا خیمہ برپا ہو گیا منیر جادو کے آتے ہی کوتوال دربند جلادون کو لیئے

آکر پہونچا اور انتظام کرنے لگا جو مجمع قریب خیمہ منیر کے تھا اوسکو ہٹایا اور جو چبوترے کے قریب تھا اوسکو
بھی دور کیا پیادون کو مقرر کیا کہ یہان کا بندوبست کرو کوئی آنے نپائے اس چبوترے کے قریب اور
نہ خیمہ کے قریب یہ بندوبست کرکے کوتوال نے آکر منیر جادو کو سلام کیا پس منیر جادو نے اوسکا
سلام لیکر اپنے قریب بلایا اپنا سحر قفس سے اوتار لیا کوتوال سے کہا کہ قیدی کو قفس سے نکالو کوتوال نے
سر زنجیر کا پکڑ کر صاحبقران کو باہر قفس کے نکالا صاحبقران جب بیرون قفس آئے اس زور اور اکڑ
سے اوٹھے کہ خانہ زنجیر مین غل ہوا منیر جادو نے جانا کہ قیدی نے قید کو توڑ ڈالا بلکہ کوتوال نے کہا کہ
ای بادشاہ شاید قید کو شکست کر ڈالا منیر جادو پہلے تو متحیر ہوا پھر خیال آیا کہ اگر قید آہن کو شکست
کر ڈالا تو کیا پرواہی قید سحر تو جسم پر اوسکے موجود ہی اوسکو کیونکر شکست کریگا اودھر صاحبقران نے
انگڑائی لیکر کہا کہ سلام میرا اوس شخص پر جو کہ خدا کو وحدہٗ لاشریک جانتا ہو اور اوسکو بوحدانیت مانتا ہو
اور اوسکے بھیجے ہوئے پیغمبرون کو اوسکا مرسل اور پیام بر خیال کرتا ہو اور اونکے فرمانے پر عمل
کرتا ہو اور لعنت ہی سامری و جمشید وغیرہ پر یہ جو صاحبقران نے فرمایا جواب سلام کون دیتا اول تو
وہان تھا کون سوائے کوتوال اور منیر جادو کے وہ دونون کافر تھے یہ کلمات صاحبقران کی زبان
سے سنکے ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر پار گذر گیا آتش غیض و غضب کا نون سینہ منیر جادو
مین مشتعل ہوئی چہرہ فرط غیض سے مثل بیربہٹی کے لال ہوگیا ڈاڑھی موچھون کے بال مثل تکلے کے کھڑے
ہوگئے دونون آنکھین سرخ ہوگئین مثل انگارے کے بحالت غیض پکارا کہ اوطلسم کشا تو برابر زبان
معلوم ہوتا ہی میرے سامنے بندھا ہوا کھڑا ہی بجس و بے قابو ہو رہا ہی اوسپر یہ حال ہی کہ میرے خداوندون
کو میرے روبرو بُرا کہتا ہی وہ مثل ہی کہ رسی جل گئی اوسکا بل ابھی تک نہین جلا کیون اپنی قضا بلاتا ہی
پس خیریت اسی مین ہی کہ طلسم کشائی سے توبہ کر اور دین اسلام کو ترک کر اور بادشاہ طلسم شنگال کی اطاعت
کر اس حالت مین تیری زندگی ہوگی ورنہ مین تجکو اسیوقت قتل کرونگا دیکھو وہ سامان قتل تیار ہی
صرف میرے حکم دینے کی دیر ہی تو اپنے مقام پر خیال کر کہ کس دھوکے سے اور کس تدبیر سے مین نے
تجکو اسیر کیا ہی یون عیاری کرتے ہین اسوقت تو مین نے تیرے ساتھ عیاری خواجہ عمرو کے مانند کی اگر
وہ اس مقام پر موجود ہوتا میری غلامی کرتا یہ تقریر منیر کی سنکے صاحبقران نے برہم ہوکر کہا کہ او منیر جادو
کیا بیہودہ بکتا ہی اپنی زبان بند کر مجکو مرنے سے ڈراتا ہی مین موت سے بالکل خوف نہین کرتا ہون

مرنا ایک دن پر ضرور ہی اگر میری موت اس مقام پر ہی تو مجکو کوئی پروا نہین ہی کیونکہ اگر قضا آئی ہی
تو کوئی دفع نہین کر سکتا ہی اگر تمام عالم ایک ہو جائے اور قضا نہین آئی ہی تو میرا کوئی ایک موے جسم بھی
نہین کم کر سکتا ہی بدون موت کے کوئی مجکو مار نہین سکتا ہی اور نہ کوئی جبکہ میری قضا آئی ہی زندہ رکھ سکتا ہی
بقول شاعر شعر روزیکہ قضا باشد درو زنے کہ قضا نیست ٭ روز یکہ قضا نیست درو مرگ
روا نیست دیگر اگر تیغ عالم بجنبد زجاے ٭ نبرد رگے تا نخواہد خداے ٭ پس تیری کیا اصل ہی جو تو
مجکو قتل کر سکے بدون اوسکے حکم کے اگرچہ میری موت ہی آگئی ہی تو جو اوسکی مرضی بقول شاعر شعر
سرنی بچیم ز تشنہ حبیب ٭ ہر چہ آید بسر من یا نصیب ٭ اگر میری قضا نہین ہی تو مین بالکل بیخوف
ہون وہ میرا نگہبان و محافظ ہی اور میرا مددگار ہی میرے بچانے کی کوئی نہ کوئی صورت ضرور نکالیگا
اور بچالیگا مجکو بالکل ہراس نہین ہی بقول کسے شعر مشکلے نیست کہ آسان نشود ٭ مرد باید کہ ہراسان
نشود ٭ کوئی مشکل ایسی نہین ہی کہ جو آسان نہو اور کوئی امر ایسا نہین ہی کہ جو حل نہو وہ حلال
مشکلات ہی وہ اپنے بندون کی وقت مشکل مین ہمیشہ مدد کرتا ہی پس مین اس امر سے کیون
ہراس کرون یہ جو تو نے کہا کہ تیری زندگی کی یہ صورت ہی کہ تو طلسم کشائی سے باز آ اور دین
اسلام کو ترک کر شنگال کی اطاعت کر اور نادان مین جان کے خوف سے اپنے دین کو ترک کرون
اور ایک کافر کی اطاعت کرون یہ تو مجھ سے ہرگز ہرگز نہ ہوگا کیا کہون کہ مین مجبور ہون ورنہ تجکو
اس تیری تقریر کا جواب زبان تیغ سے دیتا یہ جو تو نے کہا کہ مین نے کیا خوب عیاری کی ہی واقعی کیا
کہنا تجھ ایسا نامرد و بزدل کوئی نہ ہوگا تو نے یہ خیال کیا کہ مین حمزہ سے لڑ نہین سکتا ہون اگر سحر کرونگا
تو حمزہ اوسکو بھی دفع کر دیگا بذریعہ لوح طلسم کے اگر سر بکھ مقابلہ کرونگا تو سر بر نہ ہونگا اس سے بہتر
یہ ہی کہ مکاری کرون اور نالائق یہ تو کیا دعوی کرتا ہی کہ اگر عمرو عیارہ ہوتے تو میری غلامی اختیار کرتے
اگر وہ میرا بھائی ہوتا تو تیری یہ بھی مجال تھی کہ تو دھوکا مجکو دیسکتا وہ ایک ہی فقرہ مین تیرا کام تمام
کرتے اور مجکو رہا کر کے لیجاتے تو مجھ سے ایسی تقریر کر سکتا وہ ایسا ایک خنجر مارتے کہ تیرا کام تمام ہوتا
یا ایسی عیاری کرتے کہ تو عمر بھر یاد کرتا کیا کہون کہ وہ یہان موجود نہین ہین وہ ہوتے تو تجکو معلوم ہوتا
اس تقریر فضول کا کرنا بس اپنی زبان بند کر بس بیہودہ نہ بک وہ تیری کیا غلامی کرتے تجکو اپنا غلام زر خرید
بناتے اور تو اطاعت کرتا یا مین رہا ہوتا تو تجکو اس تقریر کا مزا چکھاتا اور سزا دیتا کیا کرون کہ مجبور ہون

پس تجکو جو حکم دینا ہو دے اور جو تجکو کرنا ہو کر بیکار کی تقریر نہ کر یہ سُنکے منیر جادو نے کہا کہ بلاؤ جلاد
کو یہ خدا پرست یون نہ مانے گا بدون قتل ہوئے یہ حکم دینا تھا کہ جلاد صاحب بیداد حاضر کیتا
ہوا سامنے آیا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہے منیر جادو نے کہا کہ طلسم کشا کو لیجا اور قتل کر یہ حکم پاتا تھا
کہ اوس جلاد نے سرا زنجیر کا پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور کہا کہ او طلسم کشا چل تیرا پیمانہ عمر لبریز ہو گیا اب
تو قتل کیا جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ کیا فضول بکتا ہے کسکو قتل ہونے سے خوف دلاتا ہے مین تو
پہلے سے سر بکف بیٹھا ہوا ہون بقول شاعر شعر سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب ٭ ہر چہ آید بر سر من یا نصیب
مین آمادہ بیٹھا ہون موجود ہون کوئی مقام خوف و تردد نہین ہے جلاد نے کہا کہ پھر بیٹھا کیون ہے تو نے
ہزارون اور لاکھون کو قتل کیا ہے بہت ظلم و بدعت کی ہے ہزارون بندگان خداوند سامری و جمشید
کو لاکھون کا خون تیرے سر پر ہوا ہے اب اوسکا معاوضہ ہو گا اون سبکی روحین خوش ہونگی صاحبقران
نے فرمایا کہ اس گفتگو سے کیا حاصل ہے تو اپنا کام کر جلاد نے یہ سُنکے سرا زنجیر کا تھام لیکر چلا صاحبقران
اوسکے ہمراہ بیرون خیمہ آئے خیمے کے پردے اوٹھے ہوئے تھے سامنے چبوترہ بنا ہوا تھا ریت کا
اوسپر سولی استادہ تھی صاحبقران کا خیمہ سے نکلنا تھا کہ غل و شور ہوا کہ وہ قیدی آیا ہر ایک کی
نگاہ اوس طرف لڑ گئی اور ہر ایک اوسی طرف دیکھنے لگا اونگلیان اوٹھ گئین وہ طلسم کشا ہے اسی نے
ہزارون ساکنان طلسم کو قتل کیا ہے یہ ہی طلسم فتح کرنے کو یہان آیا ہے اسی کو دھوکا دیکر ہمارے آقا
و سردار منیر جادو نے اسیر کیا دیکھو کیا رعب و داب چہرہ پر ہے اس حسن و جمال کا انسان آجتک
نہین دیکھا شان ہے خداوند سامری و جمشید کی اور قدرت ہے اونکی کہ اونھون نے ایسے
انسان خلق فرمائے ہین جو کہ سخت قلب تھے وہ یہ کہتے تھے کہ خوب ہوا کہ جو یہ مفسد گرفتار ہو کر
آیا ایسے کا قتل ہونا ہی بہتر ہے اسنے ہزارون کا خون کیا اور ہزارون کو بیگناہ قتل کیا ذرا اوسکو
رحم نہ آیا اور جو کہ رحم دل تھے وہ کف افسوس مل رہے تھے کہ افسوس ایسا جوان رعنا ایسا
شکیل و حسین یون قتل ہوتا ہے مقام تاسف ہے یہ وہ شخص ہے کہ جسکے تابع لاکھون کا لشکر تھا یون
بیبسی و بیکسی سے قتل کیا جاتا ہے یہ زمانہ ساتھ کسی کے بھلائی نہین کرتا ہے سوا بُرائی و بدسلوکی
کے یہ فلک سفلہ پرور ہمیشہ صاحبان عزت و آبرو کے درپے آزار رہتا ہے اور اسی فکر مین رہتا ہے
کہ ایسی فکر کرون کہ جو کہ صاحبان عزت ہین اونکو ذلیل کرون خیال کرنے کا مقام ہے کہ جو کہ لاکھون پر

حالم ہو وہ یون بیبسی سے قتل ہو سوائے دشمنون کے کوئی دوست نظر نہ آئے اہل دل اس طور کی تقریر باہم کر رہے تھے اور ظالم خوش ہو رہے تھے کوئی صاحبقران کے حسن و جمال کی تعریف کر رہا تھا کوئی جوانی صاحبقران پر کف افسوس ملتا جاتا تھا اور آنکھ سے آنسو روان تھے اہل مجمع کا تو یہ عالم تھا وہان جلاد نے حمزہ صاحبقران کو لا کر زیر دار بٹھا دیا اور خود سنگگین لگانے لگا کان و ناک کے گلے مین ہار پڑے ہوئے ایک رومال کندھے پر پڑا ہوا کہ جس سے خون کی بو آتی تھی جا بجا اوسمین خون کے دھبے لگے ہوئے پنجابی جوتا پاؤن مین مارکین کا پاجامہ انگرکھا پہنے ہوئے چوڑا سا تیغہ کمر سے لگا ہوا سیاہ رنگت بد ہیئت شیطان خصلت شنگگین لگاتا پھرتا ہی کہ میر جلاد نے پہلا حکم دیا اسنے قریب صاحبقران کے آکے کہا کہ او طلسم کشا جو کھانا ہو کھا لے جو پینا ہو پی لے جو وصیت کرنا ہو وصیت کر لے جو جس سے کہنا ہو کہہ دے کہ اب تیرا پیمانہ عمر لبریز ہو چکا ہی رشتہ حیات قطع ہوا چاہتا ہی ایک حکم مل چکا ہی دو حکمون کی دیر ہی صاحبقران نے فرمایا کہ مجکو خواہش طعام ہو نہ آب ہی مین بجائے طعام کے لخت جگر کھاتا ہون اور بجائے پانی کے خون دل پیتا ہون وصیت کے بارے مین جو تو نے کہا اسکا یہ جواب ہی کہ یہان کون دوست ہی کہ جس سے وصیت کرون اور مجکو وصیت ہی کیا کرنا ہی اور جو کچھ مجکو کہنا ہی مین اپنے خدا سے کہدیتا ہون دوسرے تم سب بھی سن لو کہ اگر میرا بھائی عمرو عیار اس طرف میری تلاش مین آ جائے تو اوسکو میرے مقام قتل سے آگاہ کرنا اور یہ کہدینا کہ اس مقام پر ہم نے حمزہ کو قتل کیا تھا یہان پر اوسکا خون گرا تھا اور جہان پر میری لاش کو پھینکنا اوسکا اوسکو پتہ دینا تاکہ وہ سورہ فاتحہ سے میری روح کو پڑھکر شاد کرے اور کہدینا کہ تمھارا بھائی حمزہ تم سے یہ خواہش رکھتا ہی کہ کبھی کبھی ای بھائی میرے مزار پر جو کہ یہان بنا ہی فاتحہ پڑھ جایا کرنا گو یہ یقین مجکو ضرور ہی کہ مزار کہان ممکن ہوگا میرا تن طعمہ زاغ و زغن ہوگا خیر وہی مقام بجائے مزار کے تصور کیا جائیگا کہ جہان پر لاش پھینکدی جائیگی اوسی مقام پر فاتحہ پڑھ دیا کرین جب ادھر آئین یہی اونسے کہنا کہ ای خواجہ مین اس مقام پر بیگناہ و بیبس ہو کر قتل ہوا ہون عالم تنہائی اور مقام غربت تھا کہ ہمدم تھا نہ ہم مشرب تھا مجکو نہ کفن ملا نہ غسل نصیب ہوا ای بھائی ہم تو جانتے تھے کہ ہم تم سب ملک سفر عدم کرینگے راہ مین خوب راحت سے بسر کرینگے مگر منشی تقدیر نے بروز ازل یہی ہماری

تقدیر مین تحریر یہ کیا تھا کہ اوس مقام پر قتل کیے جائین کہ جہان نہ کوئی دوست ہو نہ ہمدم ہو نہ ہم مشرب
ہو سواے تشنگان خون اور خواستگاران جان کے نہ کوئی رونے والا ہو نہ پیٹنے والا ہو عالم
غربت ہو اور بیکسی ہو جسکے اسقدر سردار اور عزیز ہون وہ یون قتل ہو کہ کوئی وقت مرگ بالین پر
نہ ہو کوئی پانی کا قطرہ دینے والا عالم نزع مین سر زانو پر رکھنے والا بھی نہ ہو ہم یہ خیال کرتے تھے
کہ جب ہم اس دار دنیا سے طرف دار البقا کے سفر کرینگے تو اول منزل تک ہمکو ہمارے دوست
واشنا پہونچا آئینگے دوش بدوش اولاد ہماری سر برہنہ میت کے ہمراہ ہوگی یہ خبر نہ تھی کہ یون
تن طعمہ زاغ و زغن ہوگا اس فلک ناہنجار کے ہاتھون بڑے بڑے شاہان جلیل ایسے ذلیل
ہو کر قتل کیے گئے کہ جنکے نام اسوقت تک صفحہ روزگار پر باقی ہین مگر اس آسیاے فلک نے اونکو
مثل دانہ گندم کے ایسا پیسا اور ایسا برباد کیا کہ اونکے نشان لحد تک نہین معلوم ہوتے ہین ای
بھائی مین کیا ہون اور کیا حقیقت رکھتا ہون جب مرسلین وہی اس فلک تفرقہ پرداز کے
ہاتھون مبتلاے بلا رہے تو مین کیا چیز ہون اونھون نے کیسے کیسے ظلم و ستم اعداے دین کے
گوارا کیے مگر سواے صبر و شکر کے دوسرا کلمہ زبان پر نہ لائے پس تم سب بھی شکر کرنا اور عنان
صبر و رضا کو ہاتھ سے نہ دینا یہ خیال کر لینا کہ ایک عبد ذلیل رب جلیل تھا وہ ہم سب سے جدا
ہو گیا زیادہ گریہ و زاری و بیقراری سے کچھ فائدہ نہ ہوگا صابرون کا بڑا مرتبہ ہے خداوند کریم صبر
کرنے والون سے بہت خوش ہوتا ہے مین کیا تھا ایک تم سب کا خدمتی تھا خیر جدا ہو گیا کبھی بھولے
سے بھی یاد کر لیا کرنا مگر اتنا خیال رہے کہ ان کافران دین و مذہب سے میرے خون ناحق کا معاوضہ
ضرور کرنا اگر کچھ بھی تمہارا بس چلے آئندہ تمکو اختیار ہے بندہ ہر طرح مجبور و ناچار ہے میرے دل مین جو کچھ
خیال اور امنگ تھے وہ سب خاک مین مل گئے اور اوسکے خلاف ظہور مین آیا واقعی یہ امر ہے کہ جو
انسان چاہتا ہے وہ کبھی نہین ہوتا ہے جو فلک چاہتا ہے وہ ہوتا ہے یا جو مقدر مین لکھا ہوتا ہے وہ ہوتا ہے
اسی مضمون کو کسی شاعر نے ایک شعر مین ادا کیا ہے شعر من در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال ؛ کارے
کہ خدا کند فلک را چہ مجال ؛ یہ شعر صاحبقران نے پڑھکر سر اوٹھایا ایک مرتبہ چارون طرف دیکھکر
فلک کی طرف دیکھا اوس مقام پر کسیکو اپنا خون کا پیاسا پایا یہ ملاحظہ فرما کے دل کی طرف خطاب
کر کے فرمایا کہ کیون اے دل تو یہ کس سے تقریر کر رہا ہے کون سننے والا ہے کون تیری وصیت پر عمل کرنیوالا ہے

کون تیرے دوست صادق محب واثق برادر بجان برابر خواجہ عمرو کو تیرا پیام دینے والا ہی
سب یہان خون کے پیاسے ہین یہ تیری کیا حرکت تھی تو نے جو سامان قتل موجود دیکھا تو
مجکو بدحواس کردیا پس اسقدر خوف زیبا نہین ہی اپنے آپ مین آ اب ایسی تقریر زبان پر
نہ آئے یہ فرماکے فرمایا کہ ای صبا تو یہ سب پیام میرا خواجہ عمرو کو پہونچا دینا کہ ای بھائی وقت مرگ
حمزہ کو تمھارا انتظار تھا اور آنکھین ڈھونڈھ رہی تھین یہ خیال تھا کہ افسوس اسوقت کوئی نہین ہی
کہ جو یہ سب حال خواجہ سے بیان کرے اور جاکر میرے مرنے اور قتل ہونے کی خبر دے تاکہ
وہ آکر مجکو غسل و کفن تو دین اس امر سے تو محروم نہ رہون ای بھائی مین مرنے سے تو ڈرتا نہین
ہون نہ اسوقت مین مجکو کسی قسم کا خوف ہی موت سے بلکہ مین موت کو حیات ابدی اور حیات
کو موت خیال کرتا ہون کیونکہ اس سے کسیکو چارہ نہین ہی یہ ضرور ایک نہ ایک دن آئیگی جو پیدا ہوا ہی
وہ نابود ضرور ہوگا اس سے ڈرنا کیسا جو ہزار برس زندہ رہیگا وہ بھی ایک دن نہ رہیگا جو تا بقیامت
آبحیات پیکر زندہ رہیگا وہ بھی بروز قیامت ذائقۂ موت سے آشنا ہوگا پس جب یہ امر ہی
تو موت سے کیا ڈر ہی مثل مشہور ہی کہ جسقدر چراغ مین روغن ہوتا ہی اوسیقدر جلتا ہی جب روغن
ہی نہ ہوگا تو کیونکر جلیگا ہان خیال اس امر کا ہی کہ ایسے مقام پر موت آئے کہ جہان سوا ے دشمن
جان و ایمان کے کوئی دوسرا نہین ہی کہ جو کلمہ پڑھائے عقائد دین سے اگر بھکون تو آگاہ کرے غسل
و کفن دے پس اسکو تم کیا کرو اور مین کیا کرون جو تقدیر مین تھا وہ پیش آیا مین اسوقت مین بھی
تمکو نہین بھولا تمکو چارون طرف تلاش کرتا تھا اور آنکھین ڈھونڈھ رہی تھین تم بھی بھائی مجکو
نہ بھولنا ای صبا یہ تو میرا پیام دینا کہ ای بھائی تمھارے دیدار کی حسرت تھی کہ مین یقین کرتا ہون کہ بعد
مرگ بھی میری آنکھین کھلی رہینگی میری یہ آرزو و خواہش اون لوگون سے ہی کہ جب مجکو دفن
کرین تو ایک روزن قبر مین رہنے دین تاکہ جب تم قبر پر آؤ تو مین تمکو دیکھ لون ایک شعر بموجب
اس مضمون کے مجکو یاد آیا کسی شاعر کا شعر ہی قبر مین روزن میری رکھنا ضرور ٭ مرگیا ہون حسرت
دیدار مین ٭ یہ شعر پڑھکر صاحبقران نے صبا کی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ تو ہی میری پیامبر ہی
اور میرا پیام تو پہونچادے کیونکہ تیرا گذر ہر مقام پر ہی تو ہر جگہ جاتی ہی نظم ای باد صبا سوے دلارام
لیجا تو یہ غمزدون کا پیغام ٭ تجھ سے جب سے ہوئی جدائی ٭ ٭ دیوانے پہ تیرے آفت آئی ٭٭

آوارہ ہی تیری جستجو مین ٭ سر گشتہ ہی تیری آرزو مین ٭ تو یہ پیام پہونچا دینا راوی بیان کرتا ہی
کہ یہ کلمات صاحبقران نے بسبب خوف باؤر کے زبان پر نہین جاری فرمائے بلکہ بطور
نکالنے اس دل کے نکالنے کے بیان فرمائے صاحبقران پر کیا منحصر ہی بڑے بڑے نبی اور پیغمبران
نے ہنگام نزول بلا ایسے کلمہ فرمائے ہین نہ یہ کہ موت سے خوف کرکے فرمائے ہون یہ امر تھا
جب صاحبقران یہ کلمہ فرما چکے تو ایک جلاد نے حمزہ سے فرمایا کہ ای حمزہ یہ تو کس سے
کہہ رہا ہی کہ یہ پیام دینا یہان کون ایسا تیرا دوست ہی جو یہ تیرا پیام عمرو کو دیگا بلکہ عمرو بھی
اگر یہان آئیگا تو وہ بھی قتل کیا جائیگا ہم سب اوسکے ہی خون کے پیاسے ہین اور اوسکے تم سے
زیادہ قاتل ہین تم سے تو اسقدر تقریر بھی کی اگر اوسکو دیکھ پائین تو فوراً ٹکڑے ٹکڑے
کر ڈالین یہ پیام دینا کیسا اوسکو اسقدر بھی تو مہلت نہ دین کہ وہ یہان کی خاک اوٹھا کر سونگھ
سکے یا سانس لے سکے وہ کیا فاتحہ پڑھیگا اور کیا تمھاری قبر کا نشان بنائے گا ہم تو یہ آرزو
رکھتے ہین اور امید کہ کسی طرح سے تو عمرو یہان آجائے کہ ہم اوسکو بھی قتل کر ڈالین تم بیکار ایسے
کلمہ بیان کرتے ہو یہان کوئی رحم تمھارے حال پر نہ کھائیگا تمکو بھی کسیوقت مین رحم آیا یا تمنے
کبھی رحم کھایا جو یہان کوئی رحم کھائے یہ تقریر اوسکی سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ خاک
تیرے منہ پر تو یہ کلمہ خواجہ کی نسبت کہتا ہی اونکو کون قتل کر سکتا ہی ہان اگر مثل میرے انکی
بھی قضا اس مقام پر اور تم لوگون کے ہاتھون سے ہی تو کیا چارہ ہی ورنہ وہ جسوقت یہ خبر پائینگے
کہ حمزہ فلان مقام پر بیگناہ قتل کیا گیا فوراً مثل تیر کے یا آہ مظلومان کے یہان آکر پہونچینگے
اور تم سبکو میرے خون ناحق کے معاوضہ مین قتل کرینگے دیکھ لینا کہ اس مقام کو ویران اور تباہ
کر دین اور ایک ایک کو چن چن کے نہ قتل کرین تو اپنا نام عمرو نہ رکھین جلاد نے جوابدیا کہ جب
اونکو اسکی مہلت بھی ملے تب وہ ایسا کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ او نالائق بیکار کی بک بک
کرکے دماغ نہ پریشان کر اپنے کام مین مصروف ہوا جلاد کچھ جوابدیا چاہتا تھا کہ دوسرا حکم پہونچا
اب اسنے قصد کیا کہ آنکھو پر پٹی باندھون کہ صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی پٹی باندھنے کی ضرورت
نہین ہی جو نامرد ہوتے ہین اونکی آنکھون پر پٹی باندھی جاتی ہی مرد کبھی اپنی آنکھون پر پٹی نہین
باندھتے ہین تو مجھے اسی طور سے قتل کر یہ جو صاحبقران نے فرمایا اور بہ نگاہ تیز اوسکی طرف دیکھا

ڈر گیا اور پیچھے ہٹ گیا باوصفیکہ صاحبقران مقید تھے اوسپر اوسکو یہ خوف ہوا کہ ایسا
نہ ہو کہ حمزہ مجکو ہلاک کرے اور کہا کہ او قیدی تو مجھے نہین باندھنے دیتا ہے نہ باندھنے دے میرا
کیا نقصان ہے یہ کہکر ہٹا تھا کہ تیسرا حکم پہونچا کہ او جلاد جلد قتل کر اس مفسد کو یہ حکم پہونچا تھا کہ
جلاد نے کونے کا خط گردن پر دیا تیغہ چوڑا سا نیام سے لیا اب پینترے بدلنے لگا اور آوازین لگانے
لگا کہ تیغہ بار ہو دار رکھتا ہون بازو پر قوت ایک ضرب مین سر تن سے جدا کرتا ہون مار ڈالنا میرا
کام ہے زندہ کرنا خداوند دین کا کام ہے ذرا سمجھ بوجھ کر حکم دیجیگا کیونکہ یہ مرد جلیل القدر ہے اسکے خون
کے دعویدار بہت ہونگے پھر اگر اوسوقت فرمائیگا کہ زندہ کرو تو میرے زندہ کرنے سے زندہ
نہ ہوگا شعر سلطنت سلطان کند پس طعنہ بر جلاد چیست ؛ مرغ را دانہ بلا شد طعنہ بر صیاد چیست
ذرا سمجھ لیجیے پھر حکم دیجیے کہ منیر جادو نے چلا کر کہا کہ تو کون ہے جو ہمکو نصیحت کرتا ہے جو ہم حکم
دیتے ہین اوسپر عمل کر جسقدر ہم جلدی کرتے ہین اوسی قدر تو بیکار کی تقریر کر کے دیر کرتا ہے جا
قتل کر اگر دعویدار خون کے بہت ہین تو ہوا کرین جسکو دعوی ہو وہ ہم سے آکر خون کا دعوی
کریگا ہم اوسکو جواب دے لین گے تجھسے کیا غرض تو تو ہمارے حکم سے قتل کرتا ہے یہ جو منیر جادو
نے کہا جلاد نے پینترا بدلکر تیغہ چمکا کر طرف صاحبقران کے دیکھا جب صاحبقران نے ملاحظہ
فرمایا کہ اب وقت مرگ قریب پہونچ گیا دل کو طرف خداوند کریم کے رجوع کیا اور بصد خشوع
و خضوع بدرگاہ باریتعالے یہ مین یون دعا فرمانے لگے اے رب کارساز و اے خالق بے نیاز تو
مسبب الاسباب ہے تو اپنی قدرت کاملہ سے کوئی ایسی صورت پیدا کر کہ مین بچ جاؤن اگر میری
موت نہ آئی ہو اگر موت آئی ہو تو پھر شوق سے مین قتل ہونے پر راضی ہون تیرے حکم کے
خلاف نہین کر سکتا ہون تو میرا مالک ہے اور مختار ہے یہ بھی مین نے صرف اس سبب سے
تیری درگاہ مین عرض کیا کہ نہ یہان کوئی میرا دوست ہے نہ ہمدم ہے جو میری وقت نزع غمکساری کریگا
گو تجھسا ایسا مددگار اور معین موجود ہے مگر یہ عالم اسباب ہے ہر ایک کو اس امر کی خواہش ہوتی ہے کہ
ہمارے عزیز وقت مرگ ہمارے قریب ہون لاش پر گریہ و زاری کرین ہم اونکو دیکھ لین اور
وہ ہمکو دیکھ لین پھر کہان اون سے ملاقات ہوگی سواے روز قیامت کے وہان ایک کو دوسرا
نہ پہچانے گا یہ سبب ہے جو مین تجھسے ایسی دعا کرتا ہون دوسرے یہ سبب ہے کہ اگر یہان

قتل ہوا تو نہ کوئی غسل دیگا نہ کفن نہ لحد نصیب ہوگی اونکے سبب لاش کو جھنگرین سے
یہ تن اور نہ ہاتھ جو تیری راہ مین جہاد کرتے تھے اور کافرون کو قتل کرتے تھے طعمہ زاغ و زغن
ہونگے تیسرے ابھی تو ہزارون کافر باقی ہین اونکو تلقین بدین اسلام کرتا ہو اور مین تو تیرے
دین و مذہب اور تیری طرف ان سبکو رجوع کرنے کی غرض سے اور تعلیم کرنے کے مطلب سے
دین اسلام کی رواج دینے کی ضرورت سے ادھر آیا تھا کون سا ایسا قصور و گناہ اس عبد پرگناہ
ور و سیاہ سے سرزد ہوا جو یہ میری حالت ہوئی اور مین اس ثواب عظیم و اجر جزیل سے محروم کیا
جاتا ہون ای کریم تو نے ہر ایک کی وقت سخت مین کمک فرمائی حضرت یونس کو بطن ماہی سے امان
دی حضرت خلیل کو کہ جنکے خاندان سے ہون آتش نمرودی سے پناہ عنایت فرمائی اور آگ کو اونکے
اوپر گلزار فرمایا ہر نبی کی آپنے مدد کی نوح کو طوفان سے نجات دی اسی طور سے اگر تیری مشیت
مین ہو اور میری زندگی ہو مجکو بھی نجات دے یہ فرما کے یون دعا کرنے لگے کہ تو ایسا کریم ہے
کہ تیرے سامنے دوست و دشمن سب برابر ہین سبکو رزق مرحمت فرماتا ہے اور سبکی حفاظت
کرتا ہے رباعی ای کریمی کہ از خزانہ غیب * گبر و ترسا وظیفہ خور داری * دوستان را کجا کنی محروم *
تو کہ با دشمنان نظر داری * اوسکے بعد صاحبقران یون دعا کرنے لگے ؎ سگرو سنسار لکایت
من جبریل کو اپنے تمھین بتایو * مین سو برس نبی جی سے پہلے ناہر ہیے سلمان کو چھڑایو * جب بیر پڑی اور کھیر
کی عنتر بار سین چلایو * ای سنگ الہ من منتی کرون میری بار کیون دیر لگایو * بر داب بلا افتادہ ام
یا مصطفی ادستے * یہ بحر غم گرفتارم علی مرتضی دستے * ز حالات شب معراج دانستم بہ الہی * چرا دستم
نگیری یا علی بہر خدا دستی * یہ رباعی ورد زبان فرما کے دعا جو کی چونکہ وقت اجابت دعا قریب
پہونچ چکا تھا صاحبقران پر شدائد بھی سب ہو چکے تھے اور صاحبقران نے اوسی عالم دعا
مین اس امر سے توبہ بھی کی کہ اب کبھی ایسی خطا نہ ہوگی کہ مین ترک جہاد کرون اور فقیری کا
خیال کرون اگر اس خطا کے عوض مین یہ سزا ملتی ہے تو وہ مجھسے عالم بدحواسی مین سرزد ہوئی
تھی کہ مین نے ایسا قصد کیا ورنہ مین کبھی نہ کرتا اون تصویرون نے کچھ ایسا اپنی طرف محو کر لیا
اور کچھ ایسی مہمل تقریر کی کہ میرے دل مین ایسا خیال پیدا ہوا مین اوسکی سزا پا چکا اب رحم کر
چونکہ صاحبقران نے توبہ بھی فرمائی اور رسمان دام لیتے وقت اجابت دعا پہونچ چکا تھا تیر

دعا ہدف اجابت پر پہونچا اور نشانہ لگا ہوا تھا ادھر تو صاحبقران نے دعا فرمائی اودھر جلاد نے قصد کیا کہ تیغہ مارون کہ سرتن سے جدا ہو جائے کہ یکایک آواز مہیب وہیبتناک آئی کہ او جلاد نے بنیاد دستم ایجاد غضب کرتا ہی دست خود را نگہدار ابھی حمزہ کو قتل نہ کرنا جب تک مین نہ آلون اگر تم نے قتل کر ڈالا تو یاد رکھو کہ اسوقت تم سب پر خداوند سامری وجمشید اپنا عذاب نازل کرینگے ایسی مہیب صدا آئی کہ تمام صحرا کانپ گیا اور سب اہل مجمع بھی ورگئے سب اوسطرف دیکھنے لگے کہ جدھر سے وہ صدا آئی تھی جلاد کا تو یہ حال ہوا کہ وہ تو کانپ کر گر پڑا تیغہ اوسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑا تمام اہل مجمع مین تہلکہ پڑ گیا ابتر ہو گیا کہ بھاگو بھاگو یہ کیسی صدا آئی کہ جسکے سنتے ہی دل ہل گئے کلیجے کانپ گئے منیر نے جو یہ سنا اور اہل مجمع مین تہلکہ دیکھا اور جلاد کی یہ حالت دیکھی پوچھا کہ یہ کیا ہوا کوتوال نے بڑھکر عرض کیا کہ جب جلاد تیغہ لیکر بر سر طلسم کشا پہونچا اور قصد کیا کہ ہاتھ لگائے کہ ایک طرف سے صدا آئی کہ تمام صحرا لرز گیا ہر ایک انسان کا بند بند کانپنے لگا جلاد کی یہ حالت ہوئی منیر جادو نے کہا کہ وہ صدا کیسی تھی اور کس کی تھی اور کدھر سے آئی تھی کوتوال نے عرض کیا کہ صحرا سے آئی تھی سب اوسی طرف دیکھ رہے ہین جدھر سے صدا آئی تھی یہ سنکے منیر نے جو دیکھا تو سب اہل مجمع ایک طرف کو دیکھ رہے ہین یہ بھی اوسی طرف دیکھنے لگا اودھر صاحبقران نے جو وہ صدا سنی اور جلاد کی یہ حالت دیکھی حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہوا کیا میرا بھائی خواجہ عمرو میری خبر پا کر آگیا جو جلاد یون گرا اونسے اگر کوئی تدبیر کی صاحبقران ادھر اودھر دیکھنے لگے کہ یکایک سب اہل مجمع اور صاحبقران و منیر جادو وغیرہ کی نگاہ پڑی دیکھا کہ ایک شخص کہ جسکے پانچ سر ہین چار سر تو چھوٹے چھوٹے ہین ادھر اودھر اور ایک بہت بڑا اوسکے روبرو ہی اور بہت بڑا قد ہی ہزارون مینڈھا ہر سر مین ہین چار آنکھین ہین اور دو ناکین بڑے بڑے دانت منہ سے باہر نکلے ہوئے سیاہ رنگ مثل قیر کے آنکھون سے اور ہر بن مو سے شعلہ نکلتے ہوئے کچھ عجب رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے ہی کہ گھڑی بہ گھڑی وہ رنگ بدل رہی ہی بالائے مین ہوا سے زمین پر چلا آتا ہی اور یہی کہتا ہوا چلا آتا ہی کہ او منیر جادو خبردار ابھی حمزہ کو قتل نہ کرنا جب تک نہ آلون اگر بدون میرے آئے ہوئے قتل کریگا تو یاد رکھو کہ خداوند اسوقت ایسا عذاب نازل کرینگے کہ تم سب کے سب ابھی خاک سیاہ ہو جاؤگے اس طبقہ کو غرق کر دینگے مین فرستادہ خداوند

ساہری و جمشید ہون فرشتۂ قدرت ہون فرشتۂ عذاب میرا نام ہی مین کچھ پیام لیکر آیا ہون پہلے مردم
کا پیام سُن لی پھر حکم قتل دینا راوی بیان کرتا ہی کہ وہ شکل مہیب و صورت عجیب جو اون سب نے دیکھی
اور یہ تقریر سنی سبکے دم نکل گئے اور حواس جاتے رہے کہ یہ کون ہی خداوند سامری و جمشید بچائین آجتک
ہم نے اس شکل کا انسان نہین دیکھا گو لاکھون آدمی جمع تھے مگر سب تتر بتر ہو گئے اور ہر ایک فرط
خوف سے پوشیدہ ہونے لگا کہ ایسا نہو کہ ہم سبکو ہلاک کرے کیونکہ یہ بھی کہا تھا کہ اگر نہ مانو گے تو مین
تم سبکو ابھی کھا جاؤنگا ایک کو زندہ نچھوڑونگا کیونکہ خداوندون کا حکم ہی کہ اگر تمھارے کہنے پر عمل نکرین
تو تم اوسیوقت جسقدر وہان مجمع ہو سبکو کھا جانا عدول حکمی کی سزا دینا یہ خوف طاری ہوا تو سبکے
سب مقام امن تلاش کرنے لگے کوئی درخت کے پتون مین پوشیدہ ہو گیا کوئی غار مین پوشیدہ
ہو گیا کوئی جاکر دامن صحرا مین پنہان ہوا ہزارون گر پڑے اور پامال ہوئے گو چلے گئے مگر کسیکا منہ
ٹوٹ گیا کسیکا سر زخمی ہوا کسیکا ہاتھ اوکھڑ گیا کسیکا پاؤن ٹوٹ گیا یہ عالم ہوا ایسی اوس عجیب شکل
انسان کو دیکھکر ہلچل پڑی کہ تمام مجمع تہ و بالا ہو گیا کسیکو کسی کی خبر نہ تھی پامال کیے ڈالتے تھے
بہت سے لوگ اپنی جان بچا کر یہ کہتے ہوئے طرف دربند کے بھاگے کہ کون یہان ٹھہرے اور
اپنی جان دے ہم ایسے تماشے سے باز آئے اگر ہم یہ جانتے کہ یہ آفت برپا ہو گی تو ہم کبھی یہان نہ
آتے جیسے آئے ویسی سزا پائی خیر بھاگ چلو یہ باہم تقریر کرتے ہوئے بھاگے ہزارون تباہ و آوارہ ہو گئے
بدحواسی مین راستہ بھول گئے جنگل مین سرگردان پھرنے لگے گرگ و شیر کے لقمہ ہو گئے راوی بیان
کرتا ہی کہ اہل مجمع کا تو یہ حال ہوا سہنر جادو باوجودیکہ ساحر زبردست اور حاکم دربند تھا وہ بھی اُس
مہیب شکل کو دیکھکر کانپ گیا دانتون کے نیچے لونگی دبائی کوتوال سے کہا کہ یہ کون بزرگوار
ہین تم نے دیکھا اوسنے کہا کہ میرے رونگٹے کھڑے ہوئے جاتے ہین کلیجہ ہاتھون اوچھل رہا
ہی حواس جاتے رہے ہین دیکھئے خداوند سامری کیا رنگ دکھاتے ہین اور کیا پیش آتا ہی سہنر نے کوتوال
سے کہا کہ تم نے سنا کہ وہ کیا فرماتے ہوئے آتے ہین اور کیا کہتے ہوئے آتے ہین کہ طلسم کشا کو
ابھی قتل نکرنا جبتک مین آؤن سہنر جادو کو کچھ پیام خداوندون نے دیا ہی پہلے وہ سن لی تب قتل کرے مین
فرستادہ خداوند ہون معلوم ہوتا ہی کہ کسی فرشتہ کو خداوندون نے میرے پاس کس ہیبت سے
روانہ فرمایا ہی کچھ پیام بھیجا ہے میرا اعزاز مرتبہ ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ خداوند مجھ سے بہت خوش ہین

کوتوال سے عرض کیا کہ کیا بیان کرون میری تو عقل کچھ کام نہین کرتی دیکھیے کیا ظاہر ہوتا ہی یہان تو یہ خبر یہ ہو رہی تھی کہ وہ فرشتۂ عذاب قریب چبوترے کے کہ جسپر صاحبقران کو برائے قتل بٹھایا تھا اور سب سامان سیاست و قتل موجود تھا ہوا پر سے زمین پر آیا حمزہ صاحبقران کی طرف دیکھکر کہا کہ او حمزہ مزاج تو اچھا ہی تو اپنے کو کس حالت مین پاتا ہی یہ اوسکی سزا ہی کہ جو تو خداوند سامری و جمشید کو برا کہتا ہی خداوندون نے تو تجکو بپر قوت و صاحب زور و طاقت و صاحب لیاقت خلق فرمایا اور ایسی شجاعت و طاقت مرحمت فرمائی اپنی قدرت سے کہ تو کسی سے زیر نہ ہو سکے سب پر غلبہ حاصل کرے اور سب پر غالب ہو رہے اور اسقدر حشمت و شوکت مرحمت فرمائی کہ شاہان جلیل کو کبھی نہ نصیب تھی اوسپر تو خداوندون سے منحرف ہو گیا اونکو برا بھلا کہنے لگا اور اونکے بندون کو قتل کرنے لگا اوسپر بھی خداوند کو غصہ نہ آیا اگر اور با تون کی شکایت بھی کی تو فرمایا کہ تم کیا جانو مین نے انکو یہ قوت پیدا کیا ہی اور جسقدر اسکے خاندان مین ہونگے سب صاحب قوت ہونگے چونکہ مین نے ان لوگون کی عمرین طویل بنائین ہین ہرین سبب مین انکو ہلاک نہین کرسکتا ہون یہ منحرف ہو گئے خدائے نادیدہ کی بندگی کرنے لگے ہمکو فراموش کر گئے خیر کیا ہوتا ہی کبھی تو خیال ہوگا اگر نہ ہوگا تو ایک مرتبہ سبکو ہلاک کرونگا مین اون اپنے بندونکو ان لوگونکے ہاتھ سے ہلاک کراتا ہون جو کہ کسی زمانہ مین مجھ سے منحرف ہو جائینگے اور دوسرون کی بندگی کرنے لگین گے اس سے بہتر یہ جانتا ہون کہ یہ ہلاک ہو جائین یہ کہکر اونکو ٹال دیا اور کسی قسم کا تم سے اور تمھاری اولاد سے مواخذہ نہین کیا اور اوسی طور سے شان و شوکت کی ترقی فرماتے رہے اور ابھی تک خداوندون کو تمھارا اوسی طرح سے خیال ہی اور وہی اونکی عنایت و مہربانی کا حال ہی جو سابق مین تھا اور تم ایسے منحرف ہوئے ہو کہ اونکو برا کہتے ہو اور گالیان دیتے ہو اور اونکے خاص بندونکو قتل کرتے ہو پس اپنی اس حرکت سے باز آؤ اور خداوندونکو مانو ورنہ یاد رکھو کہ جب خداوندون کو غصہ آجائیگا تو تم سبکو خاک سیاہ کر دینگے ایک کو زندہ نچھوڑینگے اور تم سب پر اپنا عذاب سخت نازل کرینگے بہتر یہ ہوگا کہ اونکی اطاعت کرو اور بندگی آیندہ تمکو اختیار ہی سمجھا دینا ہمارا کام ہی یہ جو صاحبقران سے کہا صاحبقران نے برہم ہوکر فرمایا کہ او نالائق بچہ شیطان کیا بکتا ہی کیا کہون کہ قید ہون نہین تو تجکو اسکا مزہ بتاتا اور سزا دیتا او نالائق تو کیا گدھا ہی اور وہ

سامری و جمشید کیا گیدی ہین وہ بھی بچہ شیطان علیہ اللعن تھے کہ اونھون نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا تھا اور ابھی تک اونکے سحر کی یہ تاثیر ہی کہ لوگ گمراہ ہین وہ ساحر تھے تو بھی کوئی ساحر ہی مجھکو بہکانے کو آیا ہی مین کب تیرے فریب مین آتا ہون اور کب بہکتا ہون تو کسی اور کو جا کر بہکا جو تیرے بہکانے مین آجاے او لطعۃ ابلیس دور ہو میرے سامنے سے یہ جو صاحبقران نے فرمایا اور اوسکو ڈانٹا وہ فرشتہ قدرت یہ کہکر کہ معلوم ہوا کہ تیری قضا ہی آئی ہی جو تو ایسی تقریر کرتا ہی خیر مین جاتا ہون منیر جادو کے پاس صاحبقران سے یہ کہکر جلاد سے کہا کہ جب تک مین حکم نہ دون اوسوقت تک قتل نہ کرنا مین اسکو اپنے ہمراہ اسی حالت سے خداوندون کے پاس لے جاؤنگا کیونکہ اونھون نے طلب فرمایا ہی اونکا یہ حکم ہی کہ مین ان لوگون کی روح پر عذاب نہین نازل کرونگا بلکہ انکے جسمون پر عذاب نازل کرونگا اور دوزخ مین داخل کرونگا تاکہ انکے جسم دنیا پر باقی نرہین کہ اونکے سبب سے میرا عذاب زمین پر نازل ہو ہان اگر یہ لوگ میری بندگی کرین تو خیر کیا مضایقہ ہی مین زندہ رہنے دون اوس جلاد نے ہاتھ جوڑ کر اور کانپ کر کہا کہ بہت خوب جو حکم فرمایا ہی اسکے خلاف ہرگز ہرگز نہوگا میری کیا مجال جو مین خلاف حکم کر سکون اور میری کیا طاقت یہ سنکے وہ فرشتہ قدرت طرف منیر جادو کے متوجہ ہوا کہ اوسکے پاس جا کر کلام کرون راوی بیان کرتا ہی کہ جب یہ فرشتہ قدرت زمین پر آیا تھا اور منیر جادو نے دیکھا تھا کہ حمزہ سے باتین کر رہا ہی منیر جادو بھی اپنے مقام سے اوٹھکر بقصد استقبال چلا تھا کوتوال کو ہمراہ لیکر یہ کہکر کہ جا کر ان مرد بزرگ کو لاؤن عزت و آبرو سے بٹھاؤن سنون کہ کیا بیان فرماتے ہین اور کیا پیام لائے ہین یہ کہتا ہوا چلا تھا او وہ اہل مجمع بھی سنکے سب تھم گئے تھے اب وہ غدر و تہلکہ نہ تھا جو کہ قبل مین انکی صورت دیکھکر پیدا ہوا تھا جو لوگ بھاگ گئے وہ بھاگ گئے جو پوشیدہ ہوگئے وہ پوشیدہ ہوگئے جو اوس تلاطم مین کچل کر مر گئے وہ مر گئے اب جو اونھون نے دیکھا کہ وہ شخص حمزہ سے باتین کر رہا ہی اور جلاد سے اور اوسنے کسیکو اذیت نہین دی نہ کسی سے بولا بلکہ منیر جادو اوسکی طرف جاتا ہی سبکو اطمینان ہوا اب سب کھڑے ہوگئے اور دیکھنے لگے کہ دیکھین یہ کیا واقعہ ہی اور کیا سانحہ ہی اور یہ کون شخص ہی یہ تماشہ بھی لائق دید ہی اب جو وہ تلاطم بر طرف ہوا

اور وہ مہلکہ موقوف ہوا اب سبکے حواس درست ہوئے اور سب نے دیکھا کہ ہزارون آدمی مرے ہوئے پڑے ہین یہ جو دیکھا سب کے سب حیران ہوئے کہ انکو کن لوگون نے قتل کیا اور یہ کیونکر ہلاک ہوئے باہم باتین ہونے لگین کہ یہ لوگ معلوم ہوتا ہی کہ پایمال ہو گئے انمین جسکا عزیز تھا وہ اوسکی لاش کو لیکر روتا پیٹتا طرف شہر کے روانہ ہوا کیونکہ ہر ایک کو اس امر کا یقین ہو گیا کہ جب وہ ہلڑ ہوا تھا اور سب بھاگے تھے اوسوقت یہ لوگ پایمال ہوئے اور کچل کر مر گئے اگر کسی نے جان کر ہلاک کیا ہو تو دعوی کیا جائے یہ تو اچانک ایک امر وقوع ہوا ہی اسمین کیا دعوی وغیرہ کیا جائے پس وہ لوگ تو اپنے عزیزون و بیگانون کی لاشین لیکر طرف شہر کے چلے گئے مہیر جادو کو بھی اس امر کی خبر ہوئی اوسنے یہ خبر سنکے کہا کہ جو امر کہ اتفاقیہ واقع ہوا ہو اوسکا کیا تدارک کیا جائے ان لوگون کی اسی طور سے آئی تھی ادھر جب فرشتہ قدرت حمزہ دجلاد سے کلام کرکے مہیر جادو کی طرف متوجہ ہوئے تھے تو دیکھا مہیر جادو میری طرف چند ساحرون سے چلا آتا ہی یہ چند قدم اوسکی طرف چلے تھے کہ مہیر جادو قریب پہونچ گیا بہت جھک کر سلام کیا ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ تشریف لے چلیئے اپنے نور قدم سے میرے کاشانہ کو منور فرمائیے اوُنھون نے جواب دیا کہ مین خود تمھارے پاس بھیجا ہوا خداوندون کا آیا ہون یہ کہکر مہیر جادو کے ہمراہ اوس خیمہ مین آئے کہ جہان مہیر جادو بیٹھا ہوا تھا مہیر جادو نے بڑی عزت وآبرو سے مسند پر بٹھایا آپ سامنے ہاتھ جوڑ کے بیٹھا کوتوال بھی مودب کھڑا ہوا اب مہیر جادو نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ آپ کون صاحب ہین اور کہان سے تشریف لائے ہین اور کس غرض سے اوُنھون نے بہ نگاہ قہر مہیر کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم نے آتے ہی ہم سبکو آگاہ کر دیا تھا کہ ہم خداوندون کے پاس سے آئے ہین اور فرشتہ قدرت نام ہی خداوندون نے تمھارے پاس ہمکو روانہ کیا ہی یہ سنتا تھا کہ مہیر جادو نے اوٹھکر قدمون کو بوسہ دیا ہاتھ چومے آنکھون سے لگایا اور کہا کہ زہے نصیب میرے زہے مقدر میرے کہ آپ نے مجھ ایسے ناچیز وحقیر کو بحکم خداوند سرفراز فرمایا مجکو از حد خوشی ہوئی کہ خداوندون کو میرا اسقدر خیال ہی اور اسقدر پاس ہی کہ آپکو میرے پاس روانہ فرمایا میری یہ خوش قسمتی ہی کہ خداوندون میرا خیال رکھین اور یون پاس کرین گیا مین خوش نصیب ہون یہ فرمائیے کہ خداوندون کا مزاج کیسا ہی جواب دیا کہ بہت اچھا مزاج ہی ہمہ وقت عیش وعشرت مین

بسر ہوتی ہے گو بالاے آسمان تشریف فرما ہین مگر اپنے بندون کا از حد خیال ہے اور ہر وقت
دنیا کے حالات کی خبر دریافت کرتے رہتے ہین جو واقعات یہان گذرے ہین اونکی خبر اونکو
ہو جاتی ہے وہ کسی امر سے غافل نہین ہین ہر وقت خیال رہتا ہے خصوصاً جو بندگان خاص ہین اونکا
تو اسقدر خیال ہے کہ کچھ بیان نہین کیا جاتا ہے لون بندگان خاص مین تم بھی ہو۔ اسوقت خداوند
سامری و جمشید دونون بہشت مین بیٹھے ہوئے تھے کہ بی دم تحیتہ خداوند صندوق معلق
خداوند فرعون و خداوند زہرجد شاہ لات اعلیٰ منات علی سب موجود تھے باہم دھماچوکڑی
ہو رہے تھے ہر ایک خوش ہو رہا تھا مین بھی حاضر تھا کہ خداوند لات اعلیٰ نے خداوند سامری
سے فرمایا کہ کیون خداوندا اسوقت اہل دنیا کا کیا حال ہے اور دنیا پر کیا ہو رہا ہے خداوند سامری
نے فرمایا کہ تم خود دریافت کرلو اونھون نے جوابدیا کہ آپکی موجودگی مین میری یہ لیاقت ہے
کہ دنیا کی حالت دریافت کرون آپ دریافت فرمائین وہ بھی دریافت فرمائیگا کہ انکے
بندے کیا کر رہے ہین اور جو اونکے دشمن ہین وہ کہان ہین اور انکے بندون سے اور اونکے
دشمنون سے کیا برتاؤ ہو رہا ہے کسی مقام پر جنگ و پیکار تو نہین ہو رہی ہے یہ کلام سنکے سامری
نے فرمایا کہ اگر یہی مرضی ہے مین ابھی دریافت کرتا ہون یہ کہکر سر کو جھکا لیا تھوڑے عرصہ تک
خاموش بیٹھے رہے پھر یکایک سر اوٹھا کر فرمایا کہ آگاہ ہو کہ اور سب مقام پر تو امن و امان ہے مگر
آجکل لشکر حمزہ کا جو کہ بندگان مابدولت کا دشمن ہے طلسم زعفران زار سلیمانی پر ہے کہ جہان کا
بادشاہ شنکال بندۂ خاص ہے حمزہ اس طلسم کو بھی فتح کرنے کو گیا ہے لشکر بیرون طلسم اوترا ہوا
ہے بادشاہ لشکر سعد بن قباد کل لشکر کو لیئے ہوئے مع کل سردارون کے زیر کوہ بلور فروکش ہین
اخلاق فزاق سے مقابلہ ہوا تھا بہت برا معرکہ پڑا انجام اوسکا یہ ہوا کہ اخلاق فزاق نے طاعت
کی اور اوسکے مددگارون نے بھی پس لشکر تو بیرون طلسم ہے اور حمزہ اور اوسکا فرزند علمشاہ
لشکر مین نہین ہے نہ عمرو عیار ہے حمزہ تو براے فتح طلسم گیا ہے اور اوسکا فرزند بھی اسی فکر مین نکلا تھا
اور عمرو تلاش جہانگیر مین چلا تھا کہ اوسکو ایک ساحرہ جو کہ بھانجی ہے شنکال کی اوسنے اوسے
اسیر کرلیا تھا اور اسیر کرکے طرف شنکال کے روانہ کیا تھا حمزہ کوہ بیستون پر پہونچا تھا حلیم اسقلنوس
نے جو کہ ایک رکن طلسم اور حکیم طلسم ہے حمزہ کی اطاعت کی اور حمزہ کو اپنا مہمان کیا اور حمزہ کو سب

حالات طلسم سے اگاہ کیا اور کہا کہ کوہ بیستون کو برباد کرکے بادشاہ سابق کو رہا فرمائیے اور بیستون کو قتل فرمائیے تب آپکو کل حالات معلوم ہونگے اور اوسکی کوشش سے طلسم بھی فتح ہوگا لوح کی بھی حالت معلوم ہوگی مگر میرا ایک شاگرد ہے شیاطین نام اوسکی بھی شراکت پر ضرور ہے وہ کیونکر شریک ہو کیونکہ وہ کافر ہے بھلا وہ کیونکر شراکت کریگا اتفاق سے وہ ساحرہ جوکہ بحکم ملکہ لعلان حور پیکر عمرو کو اسیر کیے ہوئے ششنکال کے پاس لیئے جاتی تھی حمزہ کی نگاہ اوسپر پڑ گئی حمزہ نے اوس ساحرہ کو قتل کرکے عمرو کو رہا کیا اسقلینوس نے حمزہ سے کہا کہ عمرو اگر کوشش کریں تو شیاطین شریک ہو حمزہ نے عمرو سے کہا عمرو نے اقرار کیا ادھر حاکم شیاطین کو ان حالات کی خبر ہو گئی اوسنے اثرم جادو کو روانہ کیا کہ عمرو کو پکڑ لاؤ چنانچہ اثرم اوسوقت پہونچا کہ جسوقت عمرو برائے رفع حاجت باغ مین بارہ دری سے آیا تھا کہ اثرم کی نگاہ پڑ گئی پس اثرم نے عمرو کو پکڑ لیا اور لیکر چلا عمرو نے اثرم کے ساتھ عیاری کی اثرم کو قتل کیا اور اثرم کی صورت بنکر شیاطین کے پاس پہونچا شیاطین کو بھی عیاری کرکے اسیر کیا حمزہ کے پاس لایا حمزہ نے اوس سے دین اسلام کے قبول کرنے کو کہا جو کہ حمزہ کا مذہب ہے شیاطین نے ایک شرط کی کہ اگر آپ خداوند کوہ نشین کی خبر لائین اور وہان کی حالت بیان کرین تو مین آپکی شراکت کرون پس حمزہ نے عمرو عیار کو برائے خبر خداوند گنبد و کوہ نشین روانہ کیا عمرو نے جاکر اوسپر عیاری کی اور اوسکو اسیر کیا وہ میرا ایک بندہ تھا اسلم اوسکا نام تھا وہ مجھسے منحرف ہو گیا تھا خود خدائی کرنے لگا تھا پس مین نے اوسکو عمرو کے ہاتھ سے ذلیل اور اسیر کرا دیا پس حمزہ کے پاس لیکر چلا راہ مین خیال آیا کہ تو جہانگیر کو بحکم حمزہ تلاش کرنے نکلا تھا کہ راہ مین یہ واقعہ گذرا اب تو تم چلے ہو جہانگیر کو بھی تلاش کرو چنانچہ عمرو کو معلوم تھا کہ جہانگیر طلسم مین ششنکال کے پاس قید ہے پس عمرو عیاری کرکے طلسم مین گیا اور ششنکال کو دھوکا دیکر جہانگیر کو رہا کیا اسی عرصہ مین نامہ رموز جادو برادر غنطاق کج کلاہ کا ششنکال کے پاس پہونچا اوسمین رموز نے لکھا تھا کہ مین نے اور بھائی صاحب نے پسر حمزہ علمشاہ رومی کو اسیر کر لیا ہے اوسکی بابت کیا حکم ہوتا ہے عمرو وہان موجود تھا عیاری کرکے غنطاقیہ مین پہونچا خلاصہ یہ کہ علمشاہ کو رہا کیا سب بادشاہون کو جوکہ غنطاق کی ملک کو

آئے اپنا مطیع کیا اور سب نے پسر حمزہ کی اطاعت کی پس حمزہ اون سبکو لیکر طرف کوہ البرز کے روانہ ہوا برائے مقابلہ البرز کج کلاہ اور عمرو جہانگیر کو لیکر طرف لشا اسلام کے اون عسکو لیکر اور لشکر مین ہونچاکر حمزہ کے پاس آیا حمزہ نے اسلم کو قتل کیا شیاطین نے اطاعت کی پس حمزہ نے جاکر بیستون کو قتل کیا اور بادشاہ ساہان کو رہا کیا کوہ بیستون برباد ہوا خلاصہ یہ کہ حمزہ نے دربند سوسن و دربند اعظم کو فتح کیا سوسن جادو نے حمزہ کی شاگردی کی اور بہت سے ساکنان طلسم و مشیران طلسم و ملازمان شنکال بھی شریک ہوئے اور سیماب بلند آواز بادشاہ طلسم نے اپنا لشکر طلب کیا لشکر کثیر حمزہ کے ہمراہ ہوگیا ادھر علمشاہ پسر حمزہ طرف کوہ البرز کے چلا جاتا تھا شنکال نے منیر جادو حاکم دربند منیریہ کو لکھا کہ طلسم کشا نے دربند سوسن و دربند اعظم کو فتح کرلیا اب تمھاری طرف آتا ہی لہذا بہت ہوشیار رہنا چنانچہ منیر جادو نے چند نامہ لکھے اور مددگارون کو طلب کیا اس عرصہ مین منیر جادو نے عیاری و مکاری کر کے حمزہ کو اسیر کرلیا ہی حمزہ اوسکے پاس قید ہی منیر جادو نے بڑا احسان کیا سب ساکنان طلسم اور ہمارے و تمھارے بندون پر پس وہ اسوقت حمزہ کو قتل کر رہا ہی پیر دار کھڑا یا ہی اوس سے پہلے بہت تقریر کی اور بہت سمجھایا جب اوسنے نمانا قتل کے لیئے زیر دار بٹھایا اب قتل ہونے کو ہی میرے بندہ خاص منیر جادو نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہی مین اوس سے بہت خوش ہون اور بہت اوسکا شکر گذار ہون بلکہ ایسا مین اوس سے خوش ہوا ہون اس کام سے کہ مین نے اوسکی عمر زیادہ کردی بلکہ جب وہ یہان آئیگا تو اوسکو ایک قصر بہشت مین دونگا اور ہزار غلمان دو دو ہزار حورین اوسکی خدمت کے لیئے مقرر کرونگا اوسکا بہت بڑا مرتبہ کردونگا کہ سبکو رشک ہوگا اور دنیا پر بھی بڑی شان و شوکت عطا کرونگا کہ اہل دنیا کو بھی رشک ہوگا مگر اسوقت مجکو حمزہ پر رحم آیا ہی ای فرشتہ قدرت تم اسوقت دنیا پر جاؤ اور منیر جادو کو ہماری طرف سے دعا کہنا اور یہ خوشخبری دینا کہ مین تم سے بہت خوش ہون اور مین نے تمھاری عمر زیادہ کردی ہی ہزار برس تمھاری عمر بڑھادی ہی اور بہت بڑا مرتبہ تمکو دونگا اسکام کے معاوضہ مین اور عوض مین کہ جو تم نے حمزہ کو اسیر کیا ہی اور یہ کہنا کہ ای منیر جادو آگاہ ہو کہ جس مقام پر یہ خدا پرست اور بندہ منحرف قتل ہوئنگے اور جہان انکا خون گریگا وہ مقام کبھی نہ آباد ہوگا

اور کبھی نہ اوس زمین پر دانہ اوگے گا اس سے بہتر اور انسب یہ ہی کہ مین اپنے فرشتہ قدرت کو روانہ کرتا ہون یہ پہلے حمزہ کو پند و نصیحت کریگا اگر حمزہ نے مان لیا اور مجکو سجدہ کیا تو خیر ورنہ تم حمزہ کو یہان بھیجدو مین اوسکے جسم پر عذاب کرونگا اوسکو اسی طور سے جہنم مین ڈالدونگا اگر وہ میرے کہنے پر عمل نہ کریگا روح پر ان لوگون کے عذاب نہ کرونگا بلکہ جسم پر عذاب کرونگا اس سبب سے کہ انکا خون دنیا کی زمین نہ گرے اور انکے جسم ناپاک سپرد زمین نہ ہون اور زمین انکے جسمون سے پاک رہے پس مین بحکم خداوند سامری آیا ہون لہذا حمزہ کو میرے حوالہ کرو مین لیجاؤن وہان سب خداوند جمع ہین پس خداوند پہلے حمزہ کو پند و نصیحت کرین گے اوسکے بعد اگر حمزہ نے مان لیا تو خیر ورنہ اوسکو اسی طور سے جہنم مین ڈالدینگے تاکہ جسم پر بھی عذاب ہو اور آگ مین جلے منیر جادو نے یہ سنکے ہاتھ جوڑ کے عرض کیا کہ حمزہ موجود ہی آپ لے جائین شوق سے بھلا مین انکار کرسکتا ہون یہ بھی میری طاقت ہی کہ حمزہ کو خداوند طلب فرمائین اور مین انکار کرون میری کیا مجال اور کیا لیاقت ہی اگر مین انکار کرون اور خداوند ناخوش ہوکر مجھپر عذاب نازل کرین تو مین کیا کرون مین خداوند کے غضب سے ڈرتا ہون آپ دیر نکرین ابھی لے جائین اگر آپ فرمائین تو یہان طلب کرلون جواب دیا کہ نہین ابھی حمزہ کو اوسی مقام پر رہنے دو مین جب جاونگا لیتا جاؤنگا اور دوسرا امر یہ بھی خداوند نے ارشاد فرمایا تھا کہ منیر جادو نے لوح طلسم اور وہ لوح کہ جسکے ذریعہ سے ششنکال قتل ہوگا اور وہ تیغہ جو کہ ششنکال کے قتل کا ہی اور اثاثہ صاحبقران جو کہ تمنے حمزہ کو مرحمت کیے ہین اور حمزہ کے پاس تھے منیر جادو نے حمزہ سے سب لے لیئے ہین وہ بھی لیتے آنا کہ مین اون سب اشیا کو یہان جنت مین رکھدون تاکہ کوئی اوسکو نہ پاسکے اور طلسم فتح ہونے سے بچے منیر جادو نے جواب دیا کہ بسم اللہ یہ سب اشیا موجود ہین شوق سے لے جائیے مجکو اونکے دینے مین بھی انکار نہین ہی یہ تدبیر خداوند نے بہت خوب تجویز کی ہی واقعی یہ امر ہی کہ جب لوح دنیا پر ہوگی نہین تو کوئی طلسم کیونکر فتح کریگا مین اور ششنکال دونون ملکر جو جو مقام طلسم کے برباد ہوگئے ہین اون سبکو درست کرلین گے اور میری طرف سے خدمت خداوند مین عرض کیجیے گا کہ ای خداوندان خدا پرستون نے بہت پریشان کیا ہی اور بہت عاجز لہذا ابتو ان سب پر عذاب اپنا نازل فرمائیے جسکا انکو

زیادہ تر پاس تھا اوسکو تو آپ نے طلب کر لیا اب ان لوگون کو نہ باقی رہنے دیجیے اور اون
لوگونکو بھی جو کہ اس طلسم کے باشندے تھے حمزہ کے بہکانے سے منحرف ہو گئے اور حمزہ کے
شریک ہو گئے ہین کیونکہ اب وہ لوگ ہماری شراکت نکرینگے اگر شراکت بھی کرینگے تو ضرور
عداوت رکھکر اور کینہ دل مین رکھکر شراکت کرینگے کبھی نہ کبھی اس کینہ کو نکالین گے اس سے
بہتر یہ ہو گا کہ ان سبکو بھی غارت فرمائیے جوابدیا کہ تم اطمینان رکھو مین تمھاری طرف سے
کہدونگا بلکہ سفارش بھی کرونگا تمھاری نیر جادو نے کہا کہ آپکا بڑا احسان ہو گا جوابدیا کہ احسان
کی کیا بات ہی یہ کوئی تمھارا کام نہین ہی سب بندگان خداوندون پر احسان ہی کہ یہ سب ان
دشمنان سخت سے محفوظ رہینگے بلکہ مین یہ خیال کرتا ہون کہ صرف تمھارا کہنا کافی ہو گا جبکہ
مین تمھاری طرف سے خداوند کو پیام دونگا تو وہ اوسی پر عمل فرمائینگے میرے کہنے کی کوئی ضرورت
نہ ہوگی کیونکہ خداوند تم سے اس امر پر بہت خوش ہین کہ تمنے حمزہ کو اسیر کر لیا ہی جو کچھ تم نے
کہا ہی مین کہدونگا یہ کہکر کہا کہ اے نیر جادو کچھ شراب منگاؤ کیونکہ مجھکو شراب کی بہت عادت ہی
نیر جادو نے تعجب سے پوچھا کہ بہشت مین بھی شرابخواری ہوتی ہی کہا کہ ہان وہان بھی ہوتی
ہی سب خداوند نوش فرماتے ہین وہان کی شراب یہان کی شراب سے زیادہ بہتر ہوتی ہم اہل دنیا
نہین پی سکتے ہین ایک شیشی میرے پاس ہی اگر تم شراب منگا کر شرابخواری کرو تو مین بھی اوس
شراب کو نکالکر شرابخواری کرون کیونکہ یہ شغل اکیلے خوب نہین ہوتا ہی اور اچھا نہین معلوم
ہوتا ہی نیر جادو نے کہا کہ کیا آپکے پاس وہ شراب ہی کہا کہ ہان ہی مین جب چلا تھا ایک شیشی
لیتا چلا تھا اس خیال سے کہ مجھکو یہان کے شراب کی عادت ہی دنیا کی شراب مجکو نشہ نہین کریگی
یہ سوچ کر ہمراہ لایا ہون نیر جادو اور جسقدر وہان ساحر تھے اون سب نے کہا کہ اے فرشتہ قدرت
ہم بہت مشتاق ہین شراب بہشت کے دیکھنے کے اگر آپکی عنایت ہوگی تو اوسکے ذائقہ سے
بھی زبان آشنا ہوگی اور نعمت بہشت سے بھی مشرف ہونگے جوابدیا کہ بہت بہتر ہی تم اوسکی
برداشت نکر سکوگے نیر نے کہا کہ جو کچھ ہو انشاء ہم سے یہ نہوگا کہ ہم نعمت بہشت سے محروم رہین
اور نعمات بہشت کا نصیب ہونا تو محال یعنی تقدیر کہان ہی کہ نعمات بہشت ممکن ہون خیر اور
نعمت نہ سہی شراب بہشت سے تو نہ محروم رہون یہ بھی تو ایک نعمت ہی اسی نعمت سے آپکی

بدولت سرفراز ہون اور اوسکے ذائقہ سے آشنا ہون اور بطور تبرک کے اوسکو آنکھون سے
لگائین چومین اور اس خیال سے اوسکو پیئین کہ شاید اسکی برکت سے جو کچھ ہمارے گناہ ہون
وہ عفو ہو جائین جوابدیا کہ اے منیر جادو تم لوگ اوس شراب کی برداشت نہ لاسکوگے ایسا
نہ ہو کہ اوسکو تم لوگ پیکر بیہوش ہو جاؤ تمکو گرمی نہ کرے اوس گرمی کے سبب سے تمہارے
ہواس نہ جاتے رہین منیر جادو نے جوابدیا کہ ہم یہ تدبیر کرینگے کہ جو شراب ہم اپنے پینے کے
لیے منگاتے ہین اوسمین تھوڑی سی یہ شراب بھی ملا لینگے اور پی جائینگے جوابدیا کہ یہ تدبیر تمنے
خوب نکالی شوق سے شراب منگاؤ مین بھی نکالتا ہون یہ سنکے منیر جادو نے حکم دیا ایک
چوبدار کو کہ تم بہت جلد اسوقت شہر کو جاؤ اور چند شیشے شراب ناب کے اور چند گلاس
بلوری الماس نگار و چند کشتیان کبابون کی لے آؤ مگر بہت جلد عرصہ نہ ہو چوبدار یہ حکم پاکر
فوراً طرف شہر کے روانہ ہوا برائے لانے شراب و کباب کے جب چوبدار چلا گیا اوسوقت
منیر جادو نے فرشتہ قدرت سے عرض کیا کہ جبتک شراب آئے آپ اوس شیشے کو نکالیے
تاکہ ہم لوگ اوسکو دیکھین اور چومین اور بوسہ دین آنکھون سے لگائین سر پر رکھین راوی بیان
کرتا ہے کہ جب منیر جادو نے کہا کہ ہم شراب کو دیکھین پس انھون نے اوسوقت کہا کہ اگر تمہاری
یہ خواہش ہے تو مین نکالتا ہون اور تم سبکو دکھاتا ہون مین نے قصد کیا تھا کہ جب وہ شراب
آئیگی تو مین نکالونگا تم فرمایش کرتے ہو بموجب تمہاری فرمایش کے قبل سے نکالتا ہون
یہ کہکر اوسوقت بغل مین سے ایک شیشہ نکالا کہ جسکے اندر شراب بہشت بھری ہوئی تھی وہ
شیشہ سرخ ہو رہا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ اسمین خون کبوتر بھرا ہوا ہے کہا کہ لو یہ شراب بہشت ہے
اور یہ ایسی شراب ہے کہ اگر دو قطرے اسکے ایک من شراب مین ڈالدیے جائین اوس کل شراب
کا یہی رنگ ہو جائے اور یہی اثر ہو جو اسکا اثر ہے منیر جادو نے کہا کہ مجکو یہ شیشہ مرحمت ہو
اوس فرشتہ نے وہ شیشہ منیر کے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ اوسکو سونگھنا نہین کیونکہ یہ شراب
بہت تیز ہے ہم لوگون کے پینے کی ہے ایسا نہ ہو کہ اسکی بو سے کوئی خرابی پیدا ہو منیر جادو نے
جوابدیا کہ آپ اطمینان رکھین یہ کہکر وہ شیشہ ہاتھ سے لیا پہلے آنکھون سے لگایا سر پر
رکھا بوسہ دیا اسی طور سے جسقدر ساحر اوس مقام پر تھے سب نے اسی طور سے تبرک جانکر

ہر ایک نے سر پر رکھا اور چوما آنکھون سے لگایا بعد اوسکے پھر دیدیا فرشتۂ قدرت نے لیکر سامنے رکھا اب منیر جادو نے کہا کہ کچھ حال بہشت کا بیان فرمائیے راوی بیان کرتا ہی کہ فرشتۂ قدرت نے بیان کرنا شروع کیا کہ یون قصر بنے ہوئے ہین تمام درخت میوہ کے لگے ہوئے ہین طایران خوش الحان ہمہ وقت زمزمہ سرائی کرتے ہین نہرین جاری ہین حوران جنت و غلمان جنت عمدہ عمدہ لباس مغرق پہنے ہوئے ہین جواہر و زر کا انبار ہی ہر زمانہ مین بہار کا سمان رہتا ہی وہان خزان کا دخل نہین ہی راوی بیان کرتا ہی کہ بہت کچھ بیان کیا کہ منیر جادو و دیگر ساحرون کو اشتیاق پیدا ہوا اور کہا کہ جی چاہتا ہی کہ اس مقام کو دیکھین جوابدیا کہ یہ مقام بدون مرے ہوئے دیکھنا اہل دنیا کو نصیب نہین ہوتا ہی ان سب نے کہا کہ اچھا ہم جب مرینگے تو یہ سب سامان دیکھین گے جوابدیا کہ اچھا ابتو تم سبکی عمر خداوند نے زاید کر دی ہی جب وہ زمانہ ختم ہوگا اور وہ زمانہ آئیگا تو دیکھا جائیگا راوی بیان کرتا ہی کہ فرشتۂ قدرت نے اول سے آخر تک کل واقعات روبرو منیر جادو کے اول سے آخر تک بیان کردیئے جو جو واقعات اور معرکہ جب سے حمزہ صاحبقران طلسم مین تشریف لائے تھے اور جو جو عیاریان خواجہ عمرو نے کی تھین اور جو معرکہ علمشاہ سے و عنطاق سے ہوئے تھے سب بیان کر دیے کوئی امر پوشیدہ نہ رکھا ابتدا سے انتہا تک سب کہہ سنایا کوئی واقعہ نہین باقی رہا جو کہ نہ بیان کیا ہو راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو خیمہ مین بیٹھے فرشتۂ قدرت منیر جادو سے باتین کر رہے ہین یہ انتظار ہی کہ چوبدار شراب لیکر آجاے تو شرابخواری کی جاے اور صاحبقران زیر دار بیٹھے ہوئے ہین جلاد کھڑا ہوا ہی کہ حکم ملے تو قتل کردن اہل مجمع بھی جو کہ باقی رہ گئے ہین وہ دیکھ رہے ہین کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ کون ہی کہ جس سے منیر جادو کلام کر رہے ہین اور وہ خیمہ مین بیٹھے ہوئے ہین یہان تو یہ حال ہی اب دربند کا حال سماعت فرمایئے کہ منیر جادو نے اپنے بھائی بنظیر جادو کو حاکم دربند مقرر کرایا تھا اور تمام لشکر کو اوسکے حوالہ کرایا تھا بنظیر دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب سردار حاضر دربار تھے بنظیر جادو اون سے کہہ رہا تھا کہ معلوم بھائی صاحب نے حمزہ صاحبقران کو قتل کیا یا نہین اور طلسم کو روانہ ہوئے حمزہ کا سر و لوح لیکر یا نہین سردارون نے جوابدیا کہ کتاب سامری مین ملاحظہ فرمائیے کہ کیا واقعہ گذرا یہ جو سردارون نے بیان کیا بنظیر جادو کو بھی خیال آیا کہ یہ لوگ

سچ کہتے ہین کتاب سامری مین دیکھنا چاہیئے بس یہ سوچکر اور سردارون کے کہنے سے بنظیر جادو
نے کتاب اوٹھاکر کھولی اور دیکھا اوسمین یہ خبر اوسکو ملی کہ ای بنظیر آگاہ ہوکہ ابھی تک حمزہ قتل
نہین ہوا ہی تیرا بھائی تین حکم دیچکا تھا جلاد نے بتوہ علم کیا تھا کہ یکایک عمرو عیار ایک مہیب
شکل بنکر آیا اور اپنے کو فرشتہ قدرت بیان کیا سب اسکو دیکھکر ڈر گئے اور اسقدر ہلچل
ہوئی کہ ہزارون آدمی دب کر مر گئے ہزارون بھاگ گئے اور کوہ و صحرا مین پوشیدہ ہوگئے ہزارون
شہر کو بھاگ کر چلے آئے ہزارون اوس مقام پر رہ گئے ہین جلد جاکر خبر لے عمرو عیار فرشتہ
قدرت بنا ہوا منیر جادو کے پاس بیٹھا ہوا باتین بنا رہا ہی یہان تک کہ اوسنے منیر جادو سے
اقرار لیلیا ہی کہ تم حمزہ کو میرے سپرد کرو اور لوح وغیرہ میرے حوالے کرو کیونکہ خداوند سامری نے
طلب کیا ہی اب وہ حمزہ کو لیئے جاتا ہی کیونکہ حمزہ کے عقب مین یہ بھی چلا تھا یہان آکر اسکو
معلوم ہوا کہ حمزہ اسیر ہوگیا اوسنے سب حال لوحون وغیرہ کا دریافت کرلیا پس اوسنے یہ عیاری
کی اب وہ شراب پلاکر سبکو بیہوش کیا چاہتا ہی جلد جاکر خبر لے یہ جو کتاب سامری سے ظاہر
ہوا بنظیر نے زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ افسوس بڑا غضب ہوا کہ عمرو عیار پہونچگیا وہ سبکو بیہوش
کیا چاہتا ہی اور حمزہ کو رہا کرکے لیجانے کا قصد رکھتا ہی مین جاتا ہون تم سب بھی لشکر لیکر آؤ ایسا نہو
کہ جب تک مین پہونچون پہونچون عمر حمزہ کو رہا کرلے اور بھائی کو قتل کرڈالے تو مین مقابلہ کرونگا اگر
ایسا ہوا کہ بھائی صاحب کو قتل کرڈالا اور حمزہ کو رہا کرلیا ایسی حالت مین مین زندہ ان دونون
کو نہ جانے دونگا سردارون نے کہا کہ آپ تشریف لے چلین اور وہان جاکر وہان کا رنگ ملاحظہ
فرمائین ہم سب بھی حاضر ہوتے ہین لشکر لیکر آپ جاکر وہان ملاحظہ تو کرین کہ خدانخواستہ حمزہ
رہا تو نہین ہوگیا اگر رہا نہو اور ابھی عمرو عیار کلام کر رہا ہو تو آپ جاکر اسیر کرلین راوی نازک
خیال خدمت ناظرین مین عرض کرتا ہی کہ جب یہ سردارون نے کہا پس بنظیر جادو نے سحر کیا کہ دو پر
پیدا ہوئے یہ اوڑکر طرف اوس صحرا کے چلا کہ جہان حمزہ صاحبقران کے قتل کا سامان تھا خواجہ عمرو
نے آکر اوس سامان کو برطرف کیا تھا اور حمزہ کو قتل ہونے سے بچایا تھا خود عمرو عیار منیر جادو سے
فرشتہ قدرت بنے ہوئے بیٹھے تھے اور باتین کر رہے تھے منیر جادو نے وہ صندوق وغیرہ کھول کر
لوح وغیرہ سب سامنے رکھدی تھی کہ یہ موجود ہی بسم اللہ شوق سے لیجائیے سب اثاثہ صاحبقرانی

اور دو نون لوصین اور تنبیہ قتل منکال و چارون تلواریں اور کل تبر کانت جو کہ حمزہ صاحبقران کے
پاس تھا سب سامنے رکھا ہوا تھا راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ عمرو کو حال قتل صاحبقران
سے آگاہی ہوئی اور گھسیارہ دن سے مقام قتل دریافت کرکے اور کل حال سے بیستون وغیرہ کے
آگاہ ہو کر چلے تھے تو یہ تدبیر کی تھی کہ راہ مین بیٹھکر ایک عیاری تجویز کی پس مقوے کے پانچ
سر بنائے اور ایک بہت بڑا پتلہ کاغذ کا تیار کیا وہ دوسرا دھڑ ادو ھر قائم کیے ایک سر اوپر وہ جیساکہ
مضمون مندرجہ بالا مین تحریر کر چکا اوس صورت پر تیار ہو کر چلے تھے اور جب وہان پہونچے تھے
اپنا آواز دی تھی وہ بھی تحریر کر چکا ہون اور جو کچھ واقعہ گدزادہ بھی عرض کر چکا ہون جب خواجہ عمرو
نیر جادو کے پاس آئے تو یہان آکر آمسی لقزیر مین خیال کیا کہ اسے شراب پلاکر بیہوش کردن
اور قتل کردن یہ سب مال و اسباب لوٹ لون اگر بن پڑے تو لوحون کا بندوبست کردن اور اوپر
قبضہ کرون یہ تجویز کرکے شرابخواری کا ڈول ڈالا تھا پس خواجہ فرشتہ قدرت بنے ہوئے
بیٹھے ہین نیر جادو سے باتین کر رہے ہین لوحین وغیرہ سامنے رکھی ہوئی ہین چوبدار کا انتظار
ہے کہ وہ چوبدار وہان شہر مین پہونچا اور داروغہ میخانہ سے کہا کہ نیر جادو نے شیشۂ شراب
و جام و کشتیان کباب کی بہت جلد طلب کی ہین لہذا بہت جلد بھیجو داروغہ میخانہ یہ حکم پاکر اوسیوقت
سب سامان درست کرکے اوس چوبدار کے ہمراہ ہو لیا ادھر سے چوبدار سب سامان شرابخواری
لیکر چلا ادھر نبطیر جادو سحر کرتا ہو البصد چالاکی اور تیزی اوڑتا ہوا اوس مقام پر پہونچا کہ جہان
یہ سب سامان تھا یعنے قتل صاحبقران کا اور خیمہ مین نیر جادو بیٹھا ہوا تھا کہ نبطیر جادو پہونچا ادھر
خواجہ یعنی فرشتہ نقلی نے نیر جادو سے کہا کہ جب تک شراب وغیرہ شہر سے آئے مین جاکر حمزہ
کو بخدمت خداوند روانہ کردون اون فرشتون کے ہمراہ جو کہ میرے ہمراہ آئے ہین بہشت سے اور
ہم لوگون کو نہین دکھائی دیتے ہین نیر جادو نے کہا کہ بہت اچھا آپکو اختیار ہے یہ سنکے فرشتہ نقلی
اپنے مقام سے اوٹھے اور طرف چبوترہ کے چلے خیمہ سے باہر آئے تھے کہ ایک برق چمکی اور آواز آئی
کہ بھائی صاحب خبردار ہو جائیے اور آگاہ ہو جیئے کہ یہ کیا غضب کرتے ہین آپ یہ خواجہ عمرو عیار
ہے جب حمزہ اپنے مقام سے چلا تھا تو یہ عیار بھی چلا تھا حمزہ کو تو آپ نے اسیر کر لیا بعد حمزہ
کے یہ بھی آکر پہونچا اوسنے سب حال دریافت کر لیا اوس طرف کو اسصورت پر تیار ہو کر آیا یہان آکر

یہ عیاری کی تمکو قتل حمزہ سے باز رکھتا ہوشیار ہو جاؤ اور پکڑ لو سنے چاہا تھا کہ حمزہ کو رہا کر لون اور
اسباب حمزہ پر قبضہ کرون اس سبب سے قصد کیا ہی کہ شرابخواری ہو شراب مین بیہوشی ملا کر
سبکو دون اور بیہوش کر دن قتل و قمع کر کے چلتا ہون مین سنے جو بیٹھے بیٹھے خیال کیا اور دل نے کہا
کہ ذرا دیکھون بھائی صاحب نے حمزہ کو قتل کیا کتاب سامری جو اوٹھا کر دیکھی تو یہ واقعہ تحریر پایا
وہان سے روانہ ہوا جلد اوٹھکر اسکو پکڑ لیجیئے یہ جاتا کہان ہی جلنے نہ پائے یہ کہکر آواز دی کہ او
ساربان زادے حرامزادے تونے بڑا دھوکا دیا اب تیری بھی قضا آگئی یہ کہکر نبطیر جادو طرف
زمین کے متوجہ ہوا اوڑا نتا ہوا جب برق چمکی تھی تو خواجہ نے پلٹ کر دیکھا تھا اور منیر جادو و
دیگر ساحرون نے بھی نبطیر کو منیر نے پہچانا کہ یہ میرا بھائی ہی جب اوسکی ساری تقریر سن لی تو پکار کر
کہا کہ ای نبطیر یہ فرشتۂ قدرت ہین حمزہ کو لینے آئے ہین بحکم خداوند سامری و جمشید یہ عمرو نہین
ہی تمکو دھوکا ہوا ہی کہین ایسا غضب نکرنا کہ سحر کرنا ابھی عتاب نازل ہوگا خداوندون نے حمزہ
کو بہشت مین طلب کیا ہی کہ ہم خود پند و نصیحت کرینگے اگر حمزہ مان لیگا تو خیر ورنہ جہنم مین ڈالدینگے
تم فرشتۂ قدرت کو عمرو کہتے ہو تم میرے پاس آؤ مین تم سے سب حال بیان کرون اسوقت
جو کچھ کتاب سامری سے ظاہر ہوا ہی وہ سب غلط ہی نبطیر نے کہا کہ بھائی صاحب یہ امر نہین ہی یہ
عمرو عیار ہی اسکو پکڑ لو منیر جادو نے کہا کہ یہ عمرو عیار نہین ہی وہ یہان کہان اوسکو خبر بھی نہ ہو گی
کہ حمزہ کہان ہی اور حمزہ پر کیا گذری کیونکہ حمزہ اکیلا برائے شکار صحرا مین آیا تھا میرا شاگرد علمہ جادو
آہو بکر اوسکو لگا لایا مین نے قریب دیگر گرفتار کر لیا عمرو لشکر مین ہوگا اوسکو کیا خبر صرف تمھارا
گمان ہی گمان ہی نبطیر نے اوسی حالت پرواز مین جواب دیا کہ مین نہ مانونگا یہ ساربان زادہ
ہی میرے ہاتھ سے جاتا کہان ہی معلوم ہوا کہ آپ اسکے فریب مین آگئے یہ کہکر جب تک
منیر جادو اسکے قریب آئے اسنے سحر کیا اودھر خواجہ بھی یہ تقریر سنکے کھڑے ہوئے
تھے کہ یہ کون ہی جو یہ کہتا ہوا چلا آتا ہی کہ عمرو عیار ہی اس حرامزادے کو کیونکر معلوم ہو گیا
جلد کوئی تدبیر کر دا اپنے کو بچاؤ اور حمزہ کو بھی افسوس مین خیمہ سے کیون باہر آیا
اوسی مقام پر بیٹھا رہتا جیسے یہ آنا اور یہ اس طور سے کہ جس طور سے اسوقت منیر
کو آگاہ کر رہا ہی آگاہ کرتا سب اثاثہ صاحبقرانی دلوحین دنیغہ وغیرہ سامنے

رکھے ہوئے ہین حال الماسی مار کر سبکو نذر زنبیل کر لیتا ان سب پر تو قبضہ کرتا پھر
حمزہ کی تدبیر کرتا کیا خبر تھی کہ یہ واقعہ پیش آئیگا خیر اب تو جو ہونا تھا وہ ہوا چلکر حمزہ کو تو جال مار کر
نذر زنبیل کر اب اسکو نہ چھوڑ یہ خیال دل مین کرکے یا تو کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے
جب انکی نگاہ بنظیر پر پڑی انھون نے اوسکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا پس خواجہ
یہ کہتے ہوئے چلے کہ او بے ادب کدھر آتا ہی پس اوسی مقام پہ کھڑا رہ مین فرشتۂ قدرت
ہون تو میرے حال سے آگاہ نہین ہی مین بحکم خداوند حمزہ کے لیئے آیا ہون دیکھ وہ کام نہ کر کہ
جس سے خداوند تجھ سے ناخوش ہو جایئن ابھی تو خوش ہین ناراض ہو کر کوئی
عذاب نازل کرین تو بڑی خرابی ہو تو اپنے ساتھ اورون کو بھی مبتلائے عذاب
کیا چاہتا ہی فرشتگان خداوند کو عمرو بتاتا ہی دیکھ ہوشیار ہو تیرے اوپر عذاب نازل
ہوتا ہی بنظیر نے جواب دیا کہ یہ دھوکا کسی اور کو دینا تیری بلا سے خداوند میرے اوپر
عذاب نازل کرین گے تو کون ہی تم لوگون پہ عذاب نازل ہوگا مین نہ مانون گا تو ضرور
عمرو عیار ہی رہ تو جا میرے ہاتھ سے جاتا کہان ہی - لیکر بنظیر جادو نے سحر کیا اور کہا
اودھر افراد سے ساربان زادے حمزہ کی طرف کہان جاتا ہی صاحبقران بھی بیٹھے ہوئے
اوسی حالت مین دیکھ رہے تھے کہ وہ فرشتہ عجیب الخلقت ہو کہ مجکو بہکانے آیا
تھا گو اپنے کو فرشتہ کہتا ہی کوئی بچہ شیطان علیہ اللعن منیر جادو کے پاس گیا اوس نے
کچھ کہا خیمہ سے نکل کر پھر میری طرف چلا تھا کہ بنظیر جادو اور منیر جادو آیا
اوسنے اکر شتاب اوسکے اور اوس بچہ شیطان کے گفتگو ہو رہی ہی یقین ہی
کہ یہ کوئی ساحر ہی یا کوئی مکار ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اسقدر فاصلہ ہی کہ جو گفتگو ہوئی
تھی وہ صاحبقران نے نہ سنی یہ ضرور دیکھا کہ کچھ باتین تو ہو رہی ہین صاحبقران اسی
طرف ملاحظہ فرما رہے تھے کہ صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ جب باہم تقریر ہو چکی تو وہ
بچہ شیطان اسی طرف چند قدم چلا تھا کہ بنظیر نے کچھ سحر پڑھکر اوسپر دم کیا کہ ایک
شعلہ پیدا ہوا وہ شعلہ اوسپر آکر گرا اوس شعلہ نے اوس فرشتہ نقلی کو جلا دیا راوی بیان
کرتا ہی کہ اوس شعلہ نے سب رنگ و روغن عیاری کو جلا دیا وہ سر چہ مقوے

کے تھے وہ بھی جل گئے خواجہ کی اصلی صورت نظر آئی اب جو صاحبقران نے
ملاحظہ فرمایا اور سب ساحرون وغیر ساحرون نے خواجہ کو پہچان لیا بینظیر جادو نے بھی پہچانا
صاحبقران نے جو خواجہ کو دیکھا ایک آہ کی اور دل مین کہا کہ افسوس کیسے ہم بدنصیب
ہین کہ خواجہ سلامت ہماری رہائی کی فکر مین آئے تھے اور عیاری بھی کی تھی مگر تقدیر نے ایسی
کمی کی کہ کام پورے طور سے نہ ہوسکا صاحبقران نے اوسی حالت گرفتاری مین پکار کر کہا
کہ ای خواجہ سلام علیک تم کیون مجھ بدنصیب کی رہائی کی فکر مین آئے کہ یہان اگر تم بھی اسیر
ہوگئے اور پہچانے گئے کیا کہنا واقعی کیا خوب عیاری کی تھی مگر تم کیا کرو یہ ہماری تقدیر تم تو اپنی
اسی کر گذرے یہ جو صاحبقران نے پکار کر کہا خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا اودھر تو وہ شعلہ خواجہ پر
گرا اور رنگ و روغن عیاری جاتا رہا اصلی صورت نظر آئی اور سب نے پہچانا بینظیر نے پکار کر کہا کہ
کیون تو فرشتۂ قدرت تھا تجکو سامری نے حمزہ کے لیے کس بلا روانہ کیا تھا کہ جا کر حمزہ کو پردہ
دنیا سے لی آئین اوسے جہنم مین ڈالدونگا اور حمزہ کو طلب کیا تھا تو نے بھائی صاحب کو آکر
دھوکا دیا تھا اور اونکو اس امر پر راضی کیا تھا مجکو دھوکا دینا تھا اور جھوٹا ٹھہراتا تھا یہ کیا
ہوا اب بتا کہ تو کون ہی خواجہ نے جواب دیا کہ تو کیا کرون نے دھوکا نہ کھایا یہ حمزہ کی تقدیر ہی نے
تو رہا کر لیا تھا اور لوح وغیرہ پر بھی قبضہ کر لیا مگر تو میرے دھوکے مین نہ آیا تو برا سیانا نکلا نہ
معلوم تجکو کیونکر خبر ہوگئی مگر یہ کہے دیتا ہون کہ تیری قضا تجکو یہان کھینچ لائی ہی تو میرے
ہاتھ سے ضرور مارا جائیگا اس سے تو خوش نہ ہونا کہ تو نے مجکو پہچان لیا نہ اس امر پر ناز کرنا کہ مین نے
عمرو عیار کو پہچان کر رنگ و روغن عیاری کو برطرف کیا اب مین اسیر کر لونگا یہ بالکل غیر ممکن
ہی مین تیرے ہاتھ نہ آؤنگا نہ میری زندگی مین تو حمزہ کو قتل کر سکتا ہی جب تک مین زندہ ہون
تجکو صاف قتل کرکے نکلا ہوا چلا جاؤنگا مین یہ جانتا ہون کہ تم سب کی قضا آئی ہی جو حمزہ کو
تمنے اسیر کیا حمزہ نہین اسیر ہوا ہی تم سب پنجۂ اجل مین اسیر ہوئے ہو موت تم سبکا دامن پکڑے
ہوئے ہی یہ کہکر آپ نے اس خیال سے گلیم پر ہاتھ ڈالا کہ جیسے یہ سحر کرے ویسے مین گلیم
اوڑھ کر غائب ہو جاؤن بے نظیر جادو نے یہ تقریر خواجہ کی سنکے جواب دیا کہ نہ معلوم کسکی
قضا آئی ہی اگر ہم سبکی قضا آئی ہوتی تو میرے دل مین یہ بات نہ پیدا ہوتی کہ کتاب سامری مین

دیکھتا اور یہ میرے اوپر ظاہر ہوتا کہ عمرو عیار منیر جادو کو فقرہ دیکر رہا کر کے لیئے جاتا ہی پس یہ مین کتاب مین دیکھکر وہان سے چلا اس خیال سے کہ جاکر اگر ابھی عمرو گیا ہو اور حمزہ رہا ہوا ہو تو عمرو کو اسیر کرلون چونکہ عمری اور حمزہ کی قضا تھی تو اپنا کام پورے طور سے نہ کرنے پایا تھا کہ مین آپہونچا اب تو کہان جائیگا بی نظیر نے تو یہ کہا اودھر منیر جادو نے جو عمرو عیار کو دیکھا اور خیال کیا کہ تو نے بڑا دھوکا کھایا تھا اور بہت بڑی عیاری کی تھی خوب وقت پر بی نظیر آکر پہونچا گو اوسنے مجکو اس خیال سے آگاہ بھی کیا مگر مجکو یقین نہ آتا تھا آخر کو اوسنے سحر کر کے اوسکو ظاہر کیا بڑا کام کیا ورنہ عمرو تو حمزہ کو لی چلا تھا اسکو بھی اسیر کرنا چاہیئے یہ دل مین خیال کر کے کوتوال کو حکم دیا کہ اس ساربان زادے حرامزادے عمرو کو اسیر کرلو جانے نہ پائے راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ عمرو کی تصویر ہر ایک ساحر کے صفحۂ دل پر کھینچی ہوئی ہی جو دیکھیگا اصلی صورت وہ پہچان لیگا کوئی شناخت کرنے کی ضرورت نہین ہی پس منیر جادو کا حکم دینا تھا کہ کوتوال چند ساحرون و پیادون کو لیکر فرار ہی بہ اقصد گرفتاری خواجہ عمرو چلا لینا لینا کہتا ہوا خواجہ نے جو اون سبکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا پنجہ کمر سے لیا ادھر بی نظیر جادو نے پکار کر کہا کہ تم لوگ بیکار آتے ہو مین اسکو پکڑے لیتا ہون اون لوگون نے کہا کہ آپ بیکار تکلیف فرماتے ہین ہم سب غلام آپکے اسیر کیے لیتے ہین بی نظیر نے کہا کہ نہین جب تک تم آؤگے مین اسیر کرلونگا یہ کہکر آواز دی کہ بگیر اے زمین خواجہ عمرو را ادھر تو اسنے صدائے گیر دی اودھر خواجہ نے جیسے اوسکے لبون کو حرکت مین پایا جب تک وہ پوری گیر کی صدا کو ختم کرے خواجہ نے گلیم اوڑھ لی اور اوس مقام سے الگ ہٹ کر کھڑے ہوگئے اودھر بی نظیر نے آواز گیر دیکر اون لوگون سے کہا کہ مین نے سحر کردیا ہی اوسکے پاؤن زمین نے پکڑ لیے ہین جاکر مشکین باندھ لو جب تم مشکین باندھ لوگے اوسوقت مین سحر اوتار لونگا مین بھائی صاحب کے پاس جاتا ہون یہ کہکر بی نظیر اوس خیمہ مین آیا کہ جہان منیر جادو بیٹھا ہوا تھا آکر بھائی کو سلام کیا اودھر کوتوال وغیرہ نے جو دیکھا تو خواجہ کو اوس مقام پر نہ پایا حیران ہوکر ادھر اودھر دیکھا کسی طرف پتہ نہ تھا آپ وہان سے ٹل گئے تھے اوس خیمہ مین یہ خیال کر کے آئے کہ وہان پہونچکر اپنے کو ظاہر کر کے جال الیاسی مار کر لوح

وغیرہ کو نذر زنبیل کرلون وہان سے پھر کر حمزہ کے گلے مین ڈالدون یہ تو گلیم اوڑھے ہوئے یہان آئے اودھر جب اون ساحرون نے خواجہ کو اوس مقام پر نہ پایا تو حیران ہو کر پلٹے اور کہا بی نظیر کے پاس آکر کہ وہان پر تو عمرو نہین ہی آپ کسکی گرفتاری کا حکم دے آئے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ بی نظیر جادو خیمہ مین جب آیا تھا بھائی کو سلام کرکے برابر بیٹھ گیا تھا اور کہہ رہا تھا کہ آپ نے بڑا دھوکا کھایا تھا خیر یہ ہوئی کہ مین نے کتاب مین دیکھ لیا اور یہان عین وقت پر پہونچا بارے بڑی خیریت ہوئی کہ وہ حمزہ کو رہا نہ کرنے پایا نہ آپ لوگونکو بیہوش کرنے پایا یہ لوح وغیرہ کیون آپ نے صندوق سے نکالی تھی منیر جادو نے کہا کہ اسکے نسبت خواجہ عمرو نے کہا تھا کہ خداوند نے لوح طلسم و دیگر اثاثہ صاحبقرانی طلب فرمایا ہی اور یہ فرمایا ہی کہ مین ان سب اشیا کو بہشت مین رکھونگا تاکہ کوئی دوسرا نہ پاسکے اس سبب سے کہ جب کوئی نہ پائیگا پھر طلسم کو کیونکر فتح ہوگا چنانچہ مین نے دینے کی غرض سے نکالا تھا سب اسباب کو یہ تا عیار یہ کہکر کہ جب تک شراب وغیرہ آئے مین حمزہ کو روانہ کردون لعون دشتہ لیے ہاتھ جوکہ میرے ہمراہ آئے ہین مین نے کہا کہ بہت بہتر آپکو اختیار ہی وہ یہان سے اوٹھکر چلا ہی تھا کہ تم آگر پہونچے اور تم نے سحر کرکے اوسکو ظاہر کیا ورنہ وہ اپنا کام کر چکا تھا تھوڑی دیر تم اور نہ آتے تو وہ حمزہ کو رہا کر لیتا مین یہ خیال کرتا ہون کہ شراب اوسنے اس غرض سے منگائی تھی کہ اوسمین بیہوشی ملا کر ہم سبکو پلاتا جب ہم سب بیہوش ہو جاتے وہ ہم سبکو قتل کرتا اور بلا خوف و خطر حمزہ کو رہا کیے ہوئے صحیح سلامت بلا ملامت چلا جاتا کوئی روکنے والا نتھا وہ تو تم آگئے بی نظیر نے جواب دیا کہ خیر وہ تو جو کچھ ہوا سو ہوا اب آپ ان چیزون کو اوٹھا کر صندوق مین رکھیے اور حمزہ کے قتل کا حکم دیجیے مین نے اوسے اسیر کرلیا ہی گو تو ال وغیرہ جاکر مشکین باندھ لین تو مین اپنا سحر اوتار لون جب وہ اسیر ہو جائے تو یہ حکم دیجیے گا کہ اسکو یہان لاؤ اوسی طرف سے لیجاؤ جہان حمزہ مقید بیٹھا ہی پہلے حمزہ کو قتل کرنا پھر اسکو تاکہ یہ حمزہ کو قتل ہوتے ہوئے دیکھے اور اسکو صدمہ ہو مگر کچھ بنا نہ سکے یہ بہت شیرین زبان و لسان ہی ایسا نہو کہ مجکو اور آپکو باتون مین لگائے اور کوئی تازہ فقرہ دے اور رہا ہو جائے تو بڑی خرابی ہو پس جب یہ دونون قتل ہو جائین ان دونون کے سر لیکر آپ خدمت شدکال مین تشریف لیجائیے گا اور نذر کیجیے گا

بہت بڑا خوف اسی عیار کا تھا کہ جب یہ حمزہ کے قتل کی خبر پائیگا ضرور یہان آئیگا نہ معلوم آکر کیا
آفت برپا کرے خیر خداوند نے اپنا فضل کیا جو کہ تمکو خوف تھا اوسکو یون برطرف کیا اور آپکے اقبال
نے یاوری کی کہ یون آتنا بڑا دشمن ہاتھ آگیا منیر جادو نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو یہ باتین ہو رہی تھین کہ کوتوال نے
وہین آکر بیان کی کہ آپ جسکی گرفتاری کا حکم دے آئے تھے وہ تو وہان پر نہین ہی ہم نے بہت تلاش کیا
پتہ نہ ملا نہ معلوم کدھر چلا گیا منظیر نے یہ سنکے جوابدیا کہ تم لوگ بکتے کیا ہو تمھارے حواس بھی درست ہین ایسے
بدحواس ہوئے ہو ایک عیار کے آنے سے باوجودیکہ وہ مبتلائے سحر ہی زمین اوسکے پاؤن پکڑے ہوئے
ہی اور تم کہتے ہو کہ وہ اوس مقام پر نہین ہی یہ کیونکر عقل گوارا کرے کہ جسکے پاؤن زمین نے پکڑ لیے ہون وہ
کیونکر کہین جا سکتا ہی اونھون نے جوابدیا کہ ہم آپ سے سچ عرض کرتے ہین کہ وہ اوس مقام پر نہین ہی
منظیر نے کہا کہ تم دیوانے ہو گئے ہو شاید تمھاری آنکھون کی بصارت بھی جاتی رہی ہی کوتوال نے ہاتھ
جوڑکر عرض کیا کہ جو کچھ حضور ارشاد فرمائین وہ بجا ہی آپ خود ملاحظہ فرمالین میرے جھوٹ و سچ کا حال
ظاہر ہو جائیگا منظیر نے ہنسکے اوس طرف کو دیکھا خواجہ کو اوس مقام پر نہ پایا دور بین سحر اوٹھا کر آنکھون
پر لگا کر دیکھا جب بھی خواجہ نظر نہ آئے اب تو یہ بھی حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی جب مین نے
صدائے گیر دی تھی وہ اوسوقت تک سامنے کھڑا ہوا تھا یہ ممکن نہین ہی کہ وہ چلا گیا ہو کیا میرے سحر
نے خطا کی جب خواجہ کو منظیر نے اوس مقام پر نہ دیکھا متعجب ہو کر منیر جادو اپنے بھائی سے
کہا کہ اسوقت مین سخت حیران ہون کہ مین عمرو عیار کو اسیر کرکے یہان آیا تھا مین نے سحر کیا تھا
زمین نے اوسکے پاؤن پکڑ لیئے تھے مین نے کوتوال سے حکم دیا تھا کہ تم جاکر اسیر کر لو اوسنے آکر کہا
کہ خواجہ اوس مقام پر نہین ہین مین اسکو اسیر کرون مجھے اوسکے کہنے کا یقین نہ آیا مین نے خود دیکھا
جب یون نہ نظر آیا تو دوربین سے دیکھا اوس مقام پر نہ پایا یہ کیا امر ہی یہ نا عیار کہان چلا گیا
منیر جادو نے کہا کہ یہ امر میرے بھی قیاس مین نہین آتا ہی کہ یہ کیا واقعہ ہی مین خود حیران ہون کہ
کیا بتاؤن مین خود اوسکو مبتلائے سحر کرکے آیا تھا کیونکر مین کہون کہ وہ رہا ہو گیا منظیر نے کہا کہ مین
ابھی دریافت کیے لیتا ہون سحر سے راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ اوس مقام پر کھڑے ہوئے یہ
سب تقریر سن رہے تھے جب خواجہ نے دیکھا منظیر جادو سحر سے دریافت کرتا ہی فورا وہان
سے چل کھڑے ہوئے یہ خیال کرکے کہ چلو حمزہ کو نذر زنبیل کر لو رہا کرکے بس خواجہ وہان

سے صاحبقران کے پاس آئے اور کہا کہ اے حمزہ اوٹھو اور میرے ساتھ چل مین تمکو نذر زنبیل کر کے یہان سے لیچلون لشکر مین بہت سے ساحر ہین کوئی نہ کوئی اس قید سحر کو جو کہ تیرے جسم پر ہی سحر کر کے برطرف کر دیگا تم رہا ہو جاؤ گے تمکو پہونچا کر پھر اکر لوح کی فکر کرون گا صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ یہ تو کبھی نہ ہوگا کہ مین یون تمھارے ہمراہ چلون اگر میرے مقدر مین رہا ہونا ہی تو کوئی اور صورت پیدا ہوگی اگر میری قضا ہی تو تم لاکھ بچاؤ گے نہ بچونگا اور مین یون تو نہین جاؤنگا عمرو نے کہا کہ اے حمزہ میرے کہنے پر عمل کر اور میرے ہمراہ چل صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ تم بیکار تقریر و حجت کرتے ہو مین جب تک رہا نہ ہو لونگا اوسوقت تک یہان سے نہ جاؤن گا اور جب تک اس دربند کو فتح نہ کر لونگا ہرگز ہرگز یہان سے قدم نہ بڑھاؤنگا بدون ہنیر جادو و منطیر جادو کو قتل کیے ہوئے یہان سے جانا میرا امکان سے باہر ہی خواجہ تم میری طبیعت اور عادت اور خصلت سے بخوبی واقف ہو جب مین عقابین پر کھینچا گیا تھا اور ہزارون قسم کی تکلیفین اور زحمتین تھین اوسوقت بھی تم نے مجھ سے کہا تھا کہ مین زنبیل مین ڈال لون اور یہان سے لیجا کر رہا کر دون مین نے جب اس امر کو گوارا نہین کیا تو اب کیون گوارا کرنے لگا یہ سختی اور تکلیف تو اوسکی برابر نہین ہی اوسکا ایک حصہ بھی نہین ہی پھر مین کیون گوارا کرون کہ تم مجکو نذر زنبیل کر کے لیجاؤ تم ٹھہر جاؤ خدا کوئی نہ کوئی اور رہائی کی تدبیر پیدا کریگا خواجہ نے کہا کہ اچھا مین سوچ ہی میں عیاری سے تمھاری قید سحر کاٹے دیتا ہون تم رہا ہو جاؤ گے صاحبقران نے فرمایا کہ قید آہن تو سوہن سے کاٹ دوگے اور قید سحر کیونکر دفع ہوگی پس تم مجکو رہنے دو جب میرا خدا مجکو رہا کریگا مین اوسوقت رہا ہو لونگا تم اپنی جان بچا کر یہان سے چلے جاؤ ایسا نہ ہو کہ کوئی ساحر تمکو اسیر کرے تم جو رہا رہو گے تو کوئی نہ کوئی تدبیر کر کے ان لوگون کو قتل کروگے یا لشکر مین جا کر اہل لشکر کو اس حال سے آگاہ کروگے وہ لوگ یہان آکر کوئی فکر کرینگے خواجہ نے کہا کہ جب تک وہ لوگ یہان آئینگے اور مین اونکو خبر کرنے جاؤنگا جب تک یہان تمھارا کام تمام ہو جائیگا وہ لوگ یہان آکر کیا کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ اونکے یہان آنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ وہ یہ تو کرینگے کہ مجکو دفن کر دینگے قبر بنائینگے غسل دینگے اور کفن نماز جنازہ ہوگی سب ملکر فاتحہ پڑھین گے تمھارے زندہ رہنے سے اور رہا رہنے سے یہ ہوگا کہ تم کبھی کبھی ہمکو یاد تو کروگے تمھارے سبب سے لشکر نہ تباہ ہوگا تم

ادسکی خبر لیا کرو گے دوسرے جو میرا عزیز و یگانہ وسردار آئیگا اوسکو نشان قبر بتا دوگے نہ فاتحہ پڑھیگا خواجہ نے کہا کہ بس معلوم ہوا کہ تمکو بھی عورتون کیطرح باتین بنانا آتی ہین اسی سبب سے منع کرتا تھا کہ زیادہ عورتون کی صحبت مین نہ بیٹھو اور اسقدر نکاح نکرو یہ مستورات کی صحبت کا اثر ہی جو تم ایسی باتین کرتے ہو خیر معلوم ہوا کہ تمھاری رہائی کا ابھی زمانہ نہین ہی جو تم میرے کہنے پر عمل نہین کرتے ہو خیر مین جاتا ہون کیا کرون بن پڑتا ہی تو جا کر اہل لشکر کو خبر کرتا ہون یہ کہکر خواجہ وہان سے چلے تھوڑی دور چلے تھے کہ ادہر نبطیر نے جو سحر کرکے دیکھا تو معلوم ہوا کہ جب صداے گیر دی تھی تو خواجہ گلیم اوڑھکر وہان سے مل کر منیر جادو کے پاس چلے آئے تھے اب گلیم اوڑھے ہوئے حمزہ سے باتین کر رہے ہین یہ جو ظاہر ہوا نبطیر نے حکم دیا کوتوال کو کہ عمرو حمزہ سے باتین کر رہا ہی اوسکو جا کر پکڑ لاؤ کوتوال اون ساحرونکو لیکر چلا یہ باہم باتین کرتے جاتے تھے کہ چارون طرف سے چل کر گھیر لو اور ایک مرتبہ جا پڑو تا کہ وہ خبردار نہ ہونے پائے خواجہ جو ادہر سے چلے تھے جب ان سبکو اوس طرف آتے ہوئے دیکھا تو یہ بھی اونکی طرف چلے جب اونکے قریب پہونچے تو اونکی تقریر سنی معلوم ہوا کہ یہ میری گرفتاری کو چلے ہین نبطیر جادو و منیر جادو نے روانہ کیا ہی کیونکہ اوسنے سحر سے دریافت کیا ہوگا اوسکو معلوم ہوا ہوگا کہ مین فلان مقام پر ہون پس اوسنے انکو روانہ کیا خیر اگر یہ اس قصد سے آتے ہین تو انکو اسطرف آنے کا مزا چکھا دون یہ بھی تو جانین کہ ہم کیسکی گرفتاری کو اپنے مالکون کے حکم سے گئے تھے یہ سوچکر اور تجویز کرکے اونکے درمیان مین آکر گلیم سر سے اوتاری نعرہ کیا منم خواجہ عمرو بن امیہ ضمری عیار حمزہ صاحبقران یہ نعرہ کرکے اور نیمچہ لیکر کمر سے اونپر جا پڑے اونکو سحر کرنے کی مہلت ندی لب ہلانے کی فرصت ندی اب جو حملہ کیا ایک ہی حملہ مین پانچ ساحرونکا کام تمام کیا کسی کے پاؤن قلم کردیئے کسیکا سر کسی کے ہاتھ اسی طور سے دو چار کو زخمی کیا پانچ چھ کو ہلاک کیا یہ طریقہ تھا کہ لوٹ لگا کر پاؤن قلم کر ڈالے وہ جیسے گرنے لگا اب جست کرکے دوسرے کی پشت پر تھے جاتے جاتے اوسکے ہاتھ رسید کر دیا کہ وہ پاؤن کے قلم ہونے سے گرا تھا کہ ادھر سے جو ہاتھ پڑا سر اوڑ گیا جسکی پشت پر پہونچے تھے اوسکو للکار کر کہا کہ ہوشیار ہو جا تیری اجل تیرے اوپر آ پہونچی ہی وہ جب تک ہٹے ہٹے کہ ہاتھ رسید کیا کہ اوسکا سر اوڑ گیا کہ وہ مر کر گرا یہ جست کرکے تیسرے کے دوش پر تھا اوسنے جو گرانباری دوش پر پائی خیال کیا کہ یہ کون بلا میرے دوش پر ہی یہ قصد کیا کہ اسکے پاؤن ہاتھ سے پکڑ لون اوسنے اس قصد سے اٹھا

بڑھایا اور خواجہ نے تیغچہ اوسکی گردن پر رسید کیا کہ اسکا سر اوڑ گیا وہ گرنے لگا یہ جست کرکے زمین پر آئے
ایک اور ساحر کھڑا ہوا تھا حیران حیران ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ یہ عمرو کے نعرہ کی صدا کہان سے آئی
انھون نے آتے ہی اوسکے قریب آواز دی کہ ہوشیار ہو جا یہ کہکر اب جو تیغچہ مارا اشکم چاک ہو گیا پھر ہوا
ساحرون کے مرنے کی علامت بلند ہوئی لوٹ مار کر دو چار کے پاؤن اور ہاتھ کاٹے خواجہ اوسوقت
چمک چمک کر اونکو قتل کر رہے تھے تیغچہ مثل برق کے کوند رہا تھا چھلاوا سے نظر آتے تھے جسپر
جا پڑے اوسکو ہلاک کیا کبھی اسکو مارا کبھی اوسکو قتل کیا جب خواجہ نے اس طور سے دس پانچ کو
مجروح کیا دو پانچ چھ کو ہلاک کیا تو وہ تھے بھی معدودے چند اس طرح کے مقابلہ سے اوٹھ کے
جو اس جا سے رہے شور مچ گیا کہ لینا پکڑنا یہ عیار قتل کیے ڈالتا ہے کوتوال دور سے کھڑا ہوا کہہ رہا
ہے کہ پکڑ لو پکڑ لو جانے نہ دو وہ جواب دیتے ہین کہ کسکو پکڑ لین وہ ہاتھ تو آتا ہی نہین ہے چھلاوا ہے
یا برق جہندہ ہے ہاتھ آئے تو پکڑین ذرا آپ ہی آکر پکڑ لیجیے یہ شور و غل جو ہوا اہل تماشہ نے بھی
سُنا کہ یہ کیا واقعہ ہے کیونکہ سب صاحبقران کی طرف دیکھ رہے تھے یہ شور و غل کو سنکے اوس
طرف جو دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ ایک دبلا پتلا آدمی قد آور چند ساحرون سے لڑ رہا ہے جھپٹ جھپٹ کر
اور جست و خیز کرکے اور وہ اوسکا کچھ نہین بنا سکتے ہین اب تو وہ سبکے سب اس طرف کو متوجہ
ہو گئے اور اس لڑائی کا تماشہ دیکھنے لگے خواجہ لڑ رہے تھے جب کوتوال نے دیکھا کہ ان لوگونکا
قابو نہین چلتا ہے سب قتل ہوئے جاتے ہین یہ عیار ہاتھ نہین آتا ہے پس کوتوال بھاگ کھڑا
ہوا اور سبکو لیکر یہ کہتا ہوا کہ کون ایسی بلا سے لڑے اور پکڑنے کو جائے اگر ہم یہ جانتے تو کبھی اس
امر کا قصد نکرتے آپ تو چین سے بیٹھے ہوئے ہین ہمکو بلا کے منہ مین بھیجدیا کہ جاؤ اسیر کر لاؤ ادھر
کوتوال گیا ہے پکڑ کے لاتا ہوگا کہ ایک مرتبہ شور و غل کی جو آواز آئی کہ لینا پکڑنا جانے نہ دینا یہ تو بلاے
بیدرمان آفت جان ہے ہاتھ نہین آتا ہے کیونکر اسیر کرین ہم باز آئے ایسی ملازمت سے ہمکو اپنی جان
دوبھر نہین ہے کہ ہم بیکار کو برباد کرین یہ جو صدا آئی نمیر جادو و بےنظیر جادو نے نگاہ اوٹھا کر دیکھا یہ اونکو
سانحہ نظر آیا کہ کوتوال آگے آگے عقب مین اوسکے ہمراہی اوسمین کوئی لنگڑاتا ہوا کسیکا سر شگافتہ
کسیکا شانہ خون مین بہتا ہوا چلا آتا ہے اونکے عقب مین عمرو عیار بلاے روزگار للکارتا ہوا کہ کہان
جاتے ہو مین آپہونچا کیون اتنا گھبرائے ہو ہمسے اسیر کرنے کے قصد سے جانے کی نمیر جادو و بےنظیر جادو

جو یہ واقعہ دیکھا ایک مرتبہ نظیر نے اپنے بھائی سے کہا کہ مین جا کر اس عیار کو اسیر کیے لاتا ہون اسنے تو آفت برپا کر رکھی ہی دیکھیے کتنون کو مجروح کیا ہی کوتوال باوجودیکہ ساحر ہی مگر بھاگ کھڑا ہوا ہی ایک عیار سے منیر جادو نے جواب دیا کہ ای برادر نیکنام برابر تم اسی مقام پر قیام کرو بلکہ بہتر یہ ہوگا کہ یہ لوحین واشیا صاحبقرانی تم لیکر در خیمہ کو چلے جاؤ مین ان سے سمجھ لونگا نظیر نے کہا کہ بھائی صاحب مین اسوقت تو یہان سے نہ جاؤنگا مین خود جا کر اسکو اسیر کرونگا منیر نے جواب دیا کہ تم یہان ٹھہرو اچھا در خیمہ کو نہ جاؤ مگر لوح وغیرہ سے ہوشیار رہنا نظیر نے کہا کہ آپ یہان قیام کرین مین جاتا ہون یہ باہم تکرار ہو رہی تھی کہ کوتوال بدحواس مبتلاے ہراس آکر پہونچا اوسکے عقب مین اوسکے ہمراہی تھے خواجہ بھی آکر پہونچے کوتوال نے پکار کر کہا کہ ای نظیر جادو و منیر جادو جلد مجکو اس عیار مکار سے بچائیے یہ تو بلاے بے درمان آفت جان ہی جب تک ہم سحر کرین کرین تب تک اوسنے ہم سبکو ہلاک کر ڈالا سونہہ تک ہلانے کی مہلت نہ دی آخر کو ہم اپنی جان لیکر بھاگے وہ بھی عقب مین مثل اژدر وہان سے چلا آتا ہی منیر جادو و نظیر جادو نے برہم ہو کر کہا کہ تف ہی تم لوگون پر کہ ایک عیار سے ساحر ہو کر بھاگتے ہو باوجودیکہ تم ساحر ہو اور وہ غیر ساحر ہی اور اکیلا ہی اور تم قریب پچاس کے ہو تمہارا ہی قول ہی کہ اوسنے لب ہلانے کی مہلت نہ دی اور دس پانچ کو ہلاک کر ڈالا بس تم لوگ ہٹ جاؤ مین اسیر کیے لیتا ہون کوتوال نے عرض کیا کہ خداوندا وہ برق جہندہ کا طریقہ رکھتا ہی کہ گری اور کام تمام کیا اور پوشیدہ ہوا کی منیر جادو نے جواب دیا کہ وہ تمہارے خیال مین برق جہندہ کا طریقہ رکھتا ہی بھلا ہمارے روبرو کیا اس طریقہ سے مقابلہ کریگا آنکھ ملتے ہی مار لونگا کوتوال نے عرض کیا کہ بہت خوب یہ عرض کرکے قصد کیا تھا کہ سامنے سے ہٹون کہ خواجہ تو عقب مین چلے آتے ہی تھے جو لوگ کہ کوتوال کی پشت پر تھے خواجہ اون لوگون پر اگر مثل بلاے مبرم و برق کے گرے کسیکا سر قلم کر ڈالا اور کسیکا پاؤن اور کسیکا شکم چاک قصہ پاک کیا پھر تلاطم مچا کہ دو بلا آگئی کہان بچ کر جائین منیر جادو و نظیر جادو نے جو یہ طریقہ خواجہ کے لڑنے کا دیکھا حیران ہو کر رہ گئے مثل تصویر کے کھڑے ہو کر تماشہ دیکھنے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ ان دونون کو ایسی حیرت ہوئی کہ سحر وغیرہ کرنا بھول گئے سکتہ کیے ہوئے دیکھ رہے ہین ہاتھ تک نہین ہلاتے ہین راوی کہتا ہی کہ اسوقت خواجہ عمرو بھی جان پر کھیلے ہوئے لڑ رہے تھے صرف اسی خیال سے کہ حمزہ قید ہی مین سے عیاری کی تھی الخ

اوسکے رہائی کی فکر کی تھی مگر وہ عیاری نہ تھی میرا راز افشا ہو گیا حمزہ سے جاکر مین نے کہا بھی مین تمکو یہان سے زنبیل مین رکھکر لیچلون حمزہ نے نہ مانا میرے کہنے کو قبول نہین کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حمزہ کی قضا آئی ہے جو وہ کسی امر کو قبول نہین کرتا ہے اگر مین یہان اوسکو چھوڑ کر جاتا ہون اور جاکر اہل لشکر کو خبر کرتا ہون تو اسنے عرصہ مین یہان حمزہ قتل ہو جائیگا اہل لشکر یہان آکر کیا بنائینگے پس بہتر یہ ہے کہ تو بھی اپنی جان دے بعد حمزہ تیری زندگی بیکار ہے پس میری خداوند کریم سے یہ دعا ہے کہ قبل حمزہ کے میرا کام تمام ہو گو مین بری چیز کا نام نہین لیتا ہون اوسکا خیال بھی نہین کرتا ہون اگر حمزہ کی قضا آئی ہو تو قبل اوسکے میری قضا آجائے اس شرط کے ساتھ مین بری شی کی خواستگاری کرتا ہون پس یہ خیال کرکے خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا تھا اور کوتوال کے پیادون سے لڑنے لگے تھے اسی سبب سے خواجہ لڑتے ہوئے اوس مقام تک آئے تھے کہ جہان منیر و بےنظیر کھڑے ہوئے تھے یہان پر بھی آکر خواجہ نے دو چار کو زخمی کیا اور تین چار کو جان سے مارا اوس عالم بدحواسی و ناامیدی مین خواجہ کو یہ امر یاد نہ رہا کہ تم سردارون کو زیر کوہ بٹھا آئے ہو اور اونسے کہہ آئے ہو کہ اگر حمزہ پر وقت سخت ہوگا تو مین تمکو آواز دونگا تم فوراً آکر کمک کرنا اوسوقت ایسے کچھ خواجہ بدحواس تھے کہ اس امر کا بالکل خیال نہ رہا آمدم بر سر مطلب اب جو خواجہ نے اس مقام پر آکر دو چار کو زخمی و قتل کیا وہ سب بھاگ کھڑے ہوئے خواجہ نیمچہ تول کر کوتوال پر جا پڑے جب تک وہ سنبھلے سنبھلے اور تحرک کرے خواجہ نے ایک ہاتھ رسید کیا کہ نیمچہ اوسکی شکم مین در آیا شکم چاک قصہ پاک ہوا کوتوال صرکر گرا اوسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی سنگ باری و برف باری ہونے لگی تاریکی ہوگئی آواز آئی کشتی مرا کہ نام من شحنہ جادو بود افسوس مردیم جان دادیم بمطلب خود نرسیدیم خواجہ کوتوال کو قتل کرکے آگے بڑھے یہ چالاکی جو خواجہ کی منیر جادو و بےالنظیر جادو نے دیکھی بہت حیران ہوئے اور دل مین کہنے لگے کہ یہ عیار کاہیکو ہے بلا ہے کوتوال کو آخر قتل کیا یہ کہکر اپنے ال مین بےنظیر سے کہا کہ بھائی لوح وغیرہ سے خبردار رہنا مین اس سے لڑتا ہون، و اسیر سحر کرتا ہون اوسنے کہا کہ بھائی صاحب مین لوح وغیرہ لیکر جاتا ہون ورنہ بعد کو جب آپ ان لوگون کے مقابلہ سے فرصت پائیگا اور انکو قتل کر چکیے گا تو یہ سب اشیا وہان آکر بیجانیگا اپنے ہمراہ بخدمت شکال منیر جادو نے کہا کہ مین نے تو تم سے پہلے ہی کہا تھا اتبک تو تم ہو پہنچ گئے ہوتے

اوسنے کہا کہ اب مین سیئے جاتا ہون خواجہ یہ سب باتین کھڑے سُن رہے تھے اب جو تاریکی
بر طرف ہوئی خواجہ نے دیکھا کہ سب اثاثہ صاحبقرانی مع لباس وغیرہ کے اور لوحون کے اوسی
مقام پر رکھا ہوا ہی ایک طرف منیر جادو کھڑا ہی اور ایک طرف بی نظیر جادو پہلے خواجہ نے
خیال کیا کہ جست کرکے اسپر جال الیاسی مارو اور سبکو اوٹھا کر نذر زنبیل کرلو اوسوقت خیال
مین آیا کہ یہ دونون ساحر ہین ایسا نہ ہو کہ سحر کرکے بگڑ لین تو بڑی خرابی ہو گلیم اوڑھ کر یہ سب مال
کو اوٹھا لو مگر دل نے گوارا نہ کیا اس سبب سے کہ یہ تو بالکل نامردی ہی اور عیاری کے یہ معنی ہین
کہ انکو قتل کرکے اس مال پر قبضہ کرو پوشیدہ ہو کر لیا تو کیا لیا اس حرامزادے بی نظیر کو اوٹھالے
دو جب یہ لوحین اوٹھا لیگا اسکو سحر فراموش ہو گا پس اوسوقت اسپر حملہ کرنا اور اسکو قتل کرکے
مال پر قبضہ کرنا مگر بہتر یہ ہی کہ کسی تدبیر سے منیر کو علیحدہ کرو خواجہ یہ تجویز کر رہے تھے کہ منیر کی نگاہ خواجہ
پر پڑی پس منیر جادو نے جیسے خواجہ کو دیکھا او دنا عیار کہکر خواجہ کی طرف سحر کرتا ہوا چلا خواجہ
اوسکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھکر بھاگے وہ چلا اور اُسنے کہا کہ کہان جاتا ہی کیا تو نے مجکو بھی
شحنہ جادو سمجھا ہی یا بی نظیر یہ سمجھا کہ اوسنے سحر کیا تو غائب ہو گیا تو میرے ہاتھ سے بھاگ کر
کہان جائیگا اگر بالاے آسمان جائیگا تو مین وہان بھی تیرے عقب مین پہونچونگا اگر زیر زمین
جائیگا تو مین زمین مین بھی تیرے عقب مین پہونچون گا تو میرے ہاتھ سے نہین بچ سکتا ہی
تو خواجہ نے کہا کہ تو مجکو کیا پائیگا کیون میرے عقب مین آتا ہی دیکھ پچھتائیگا منیر جادو نے کہا
کہ دیکھتا ہون اب کہان جائیگا یہ کہکر چلا لیکن عقلمند ایسا تھا کہ چلا تو جاتا تھا مگر آواز گیر نہین دیتا
تھا خواجہ جو بھاگے تو انھون نے پلٹ کر بھی نہ دیکھا کہ عقب مین کون آتا ہی اب منیر جادو کو خیال
آیا کہ آواز گیر دیگا اسکو دار و گیر کرو مگر اس خیال سے آواز گیر نہین دیتا ہی کہ یہ کسی مقام پر
چند منٹ کے لیے ٹھہرے تو گیر کی صدا دون راوی بیان کرتا ہی کہ جدھر خواجہ بھاگے جاتے تھے
اوس طرف کو ایک درخت تھا خواجہ اوس درخت کے قریب پہونچکر ٹھہرے اوس مقام پر پہونچے
تھے کہ منیر نے کہا کہ او سلربان زادے رہ جا مین آ پہونچا اب کہان جائیگا راوی کہتا ہی کہ اوسوقت
خواجہ کے ذہن مین ایک تدبیر آگئی فوراً خواجہ درخت کی آڑ مین ہو گئے اور گلیم اوڑھ کر کھڑے
ہوئے منیر نے جو دیکھا کہ یہ درخت کی پشت پر کھڑا ہوا ہی اب یہ جا نہین سکتا ہی آواز گیر دو

تاکہ زمین اسکے پاؤن پکڑ لی خواجہ گلیم اوڑھ کر وہان سے چل کھڑے ہوئے یہ سوچکر کہ اس مقام پر چلو کہ جہان لوحین
وغیرہ رکھی ہوئی ہین بےنظیر کو کسی تدبیر سے قتل کرو اور اون سب پر قبضہ کرو کیونکہ یہ تمھاری تلاش مین
ادھر آیا ہی اب وہ وہان اکیلا ہی یہ خیال کرلو کہ وہ دھوکا نہ کھائیگا ظاہر ہوکر اوسکو قتل کرو خواجہ وہان
سے طرف بےنظیر کے گلیم اوڑھے ہوئے چلے یہان منیر جادو نے قریب درخت پہونچکر آواز دی کہ ای
زمین عمرو عیار کے پاؤن پکڑ لی خواجہ وہان سے چل چکے تھے زمین پاؤن کسکے پکڑتی منیر جادو جو پشت پر درخت
کے آیا اب جو دیکھا تو خواجہ کو اوس مقام پر نہین پایا یہ حیران ہوا کہ یہ مکار کہان چلا گیا میرے سامنے
اس درخت کی پشت پر آیا تھا یہ چلا کہان گیا اسنے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ آگے چلا گیا کہان
جائیگا میرے ہاتھ سے پس اسنے سحر سے بھی نہ دریافت کیا کہ عمرو عیار کدھر گیا یہ آگے کو چل
کھڑا ہوا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ منیر جادو کو اوس مجمع کے قریب لگا کر نہین لائے تھے دوسری
طرف لگا کر لی چلے تھے جدھر مجمع نہ تھا جو کوئی خواجہ کی یہ تدبیر دیکھتا یہ تو ادھر خواجہ کی تلاش
مین چلا ادھر خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے بےنظیر جادو کے قریب پہونچے وہان بےنظیر نے لوحین
وغیرہ اوٹھا کر چلنے کا قصد کیا تھا کہ خواجہ قریب پہونچ گئے خواجہ نے جو اوسکے پاس لوحین
وغیرہ دیکھین اتنے بےخوف ہوکر گلیم سر سے اوتار ڈالی گلیم اوتار کر آواز دی کہ بےنظیر ہوشیار
ہو جاؤ مین تیری جان کا ملک الموت آپہونچا ہون تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائے گا
تونے تو آکر میری عیاری کو خراب کیا مین تو تیرے خون کا پیاسا اور جان کا دشمن ہون
یہ سنکر بےنظیر نے جو خواجہ کو اپنے برابر پایا کہا او ساربان زادے تو میرا کیا بنا لیگا کھڑا تو رہ
بھاگتا نہین یہ کہکر آواز دی کہ ای بھائی صاحب آپ کہان جاتے ہین وہ عیار تو یہان موجود
ہی مجھ سے لڑنے کو آیا ہی آپ اوسکی تلاش مین ادھر کہان جاتے ہین واپس آئیے
وہ آپکو دھوکا دیکر ادھر چلا آیا دیکھیے مین پکڑے لیتا ہون منیر جادو نے جو بھائی کی صدا
سنی اور یہ آواز اوسکے کان تک پہونچی اوسنے پلٹ کر دیکھا تو خواجہ کو بےنظیر کے
سامنے کھڑا ہوا پایا یہ دیکھکر پلٹا یہ کہتا ہوا کہ او بےنظیر اسکو جانے نہ دینا مین آتا ہون یہ کہکر
چلا اور اہل مجمع سے کہا کہ تم لوگ کیا کھڑے ہوئے تماشہ دیکھ رہے ہو سب ایک مرتبہ
گھیر کر پکڑ لو جانے نہ دو یہ سنتا تھا کہ سب اہل مجمع یہ تقریر منیر جادو اپنے بادشاہ کی

سنکے لینا لینا کہتے ہوئے چلے اور پکڑنا اسس عیار مکار کو اور جانے نہ پائے خواجہ نے جو ادھر یہ واقعہ دیکھا کہ بے نظیر جادو نے پکار کر منیر جادو کو آگاہ کیا وہ پلٹ کر ادھر کو آتا ہے اور اپنے ساتھ اور مجمع کو میری گرفتاری کے قصد سے لاتا ہے ایسا نہو کہ یہ سب یہان پہونچ جائین اور سب سا سحر کرنے لگین تو بڑی خرابی ہو پھر ان سے بچنا محال ہوگا ایسی حالت مین بچنا دشوار ہوگا یہ موقع پا کر نکل جائیگا لوحین وغیرہ بھی ہاتھ سے نکل جائینگی جب تک یہ لوگ آئین آئین اسکو مار لو یہ سوچکر خواجہ نے بے نظیر سے کہا کہ کیا کھڑا ہوا دیکھ رہا ہے اور اپنے حمایتون کو بلا رہا ہے کیا اونکے بھروسہ پر یہان آیا تھا تو بڑا نامرد ہے معلوم ہوا کہ تجھ ایسا نامرد بھی کوئی نہ ہوگا اسس طور سے جو بے نظیر کو خواجہ نے طعنہ دیا اوسکو غصہ آگیا بولا کہ تجھ ایسے عیار سے مین خوف کرونگا ساحر ہو کر مگر شرط یہ ہے کہ تو بھی سامنے سے نہ بھاگنا خواجہ نے کہا کہ مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ اب کبھی نہ بھاگونگا بدون تجھکو قتل کیے ہوئے نہ جاؤنگا او نالائق کیا کھڑا ہوا ہے حربہ کر اس طور سے جو خواجہ نے کہا اوسکو غیرت آگئی اسکا سبب یہ تھا کہ خواجہ کو بخوبی معلوم تھا کہ یہ سحر نہین کر سکتا ہے لوح جو اسکے پاس ہے اسکو سحر فراموش ہوگا اسی سبب سے تو بے خوف سامنے کھڑے ہوئے تھے اور دانت دانت کر حربہ کرنے کو کہہ رہے تھے جب اوسنے دیکھا کہ یہ سامنے کھڑا ہوا ہے اور مجھکو لعنت و ملامت کر رہا ہے کسقدر بے خوف ہے معلوم ہوا کہ اسکی قضا میرے سامنے لائی ہے پس اسنے جھولی سے گولا نکالا اور اب جو اسم سحر کو یاد کرتا ہے تو بالکل فراموش ہے حیران ہوا کہ یہ کیا امر ہے کہ سحر فراموش ہے یہ فکر کرنے لگا خواجہ نے اوسکی طرف دیکھکر کہا کہ کیا کھڑا ہوا دیکھتا ہے گولہ مار مین تیرے سحر کو دیکھون کہ تو کیسا ساحر ہے وہ اسس فکر مین تھا کہ یہ کیا سبب ہے کہ مجھکو سحر فراموش ہے یہ اسی تردد مین تھا کہ اسکو خیال آیا کہ تیرے پاس لوح طلسم جو ہے اس سبب سے سحر مجھکو فراموش ہے یہ سوچکر اسنے قصد کیا کہ لوح وغیرہ کو رکھ دون پھر سحر کرون تاکہ سحر تو یاد آئے یہ تجویز کرکے لوح کے رکھنے کے قصد سے جھکا ادھر خواجہ نے خیال کیا کہ اگر اسنے لوحین وغیرہ رکھدین تو پھر بڑا غضب ہوگا اسکو سحر یاد آجائیگا اسوقت اسکے ہاتھ سے بچنا دشوار ہوگا یہی موقع ہے اسکے مار لینے کا یہ سوچکر

جبسے وہ لوح مین رکھنے کو جسکا خواجہ نے چماک کر نیمچہ رسیدہ کیا اور آواز دی کہ ہوشیار ہو جا قضا تیری تیرے سر پر آپہونچی وہ جھکا ہوا تو تھا ہی جب تک وہ یہ صدا سنکے سنبھلے سنبھلے کہ ادھر سے نیمچہ پڑا یا علی مدد کہکر خواجہ نے جو نیمچہ مارا نیمچہ بیاض گردن پر پڑا کیونکہ اوسکا سر خم تھا مثل خیار تر کے نیمچہ نے اوسکے سر کو قلم کیا سر اوسکا دور جا کر گرا اودھر سر گرا ادھر اوسکا جسم زمین پر گرا خواجہ نے جست کرکے لوح کو گلے مین ڈالا اور جسقدر اثاثہ اور اسباب و اسلحہ صاحبقران کا اوس مقام پر تھا سبکو جال مار کر نذر زنبیل کر لیا مع اوس صندوق کے ادھر تو ان سب اشیا پر خواجہ نے قبضہ کیا اودھر ذی نظیر کے مرنے کی علامت بلند ہوئی آواز گیر و دار آنے لگی شیر غل مچانے لگے تاریکی ہوگئی زمین کو زلزلہ ہوا جا بجا سے زمین شق ہونے لگی سیاہ آندھی اوٹھی برف باری سنگ باری ہونے لگی تمام جہان تاریک ہوگیا ایک تلاطم مچ گیا آفت برپا ہوگئی نیر جادو جو ادھر سے اہل مجمع کو صدا دیکر چلا تھا اور وہ سب لوگ لینا لینا کہکر اور حربہ ہائے سحر ہاتھون مین لیکر چلے تھے اونھون نے جو یہ آفت اور تلاطم برپا دیکھا آگ برستے ہوئے دیکھی شعلہ نکلتے ہوئے حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہے کون ساحر مارا گیا کہ جسکے مرنے کی یہ علامت پیدا ہوئی نیر جادو نے جو یہ سانحہ دیکھا اسکا کلیجہ دھکسے ہوگیا اور اسکو صاف یقین ہوگیا کہ ذی نظیر جادو کو عمرو نے قتل کر ڈالا دھوکا دیکر یہ ہائے بھائی کہکر چلا جب یہ وہان پر آکر پہونچا وہ سب تاریکی وغیرہ اور تلاطم برطرف ہوگیا آواز آئی کشتی مرا نام من ذی نظیر جادو بود یہ صدا جو آئی اتبو نیر جادو کی کمر ٹوٹ گئی ہائے برادر بجان برابر کہکر کمر پکڑ لی اور بہ آواز بلند رونے لگا اور اوسی مقام پر ٹھہرا ہو کر یہ بین کرنے لگا کہ ای ذی نظیر تم ہمکو مار گئے ہماری کمر توڑ گئے ای بھائی کدھر آؤن کچھ دیکھائی نہین دیتا ہی بالکل بصارت جاتی رہی تم تو میرے قوت بازو و زینت پہلو تھے تمھارے سبب سے میری کمر مضبوط تھی مین نے تمکو مثل فرزندون سمجھکے پرورش کیا تھا مجکو تم سے بڑا سہارا تھا مین جانتا تھا کہ تم بعد میرے میری لاش کو اوٹھاکے پھیرا کریہ کرم کروگے مین تمھارے سامنے مرونگا میرا مردہ روشن ہوگا میری لاش کے ہمراہ سر کھولے ہوئے روتے ہوئے ہائے بھائی وای بھائی کہتے ہوئے چلوگے کیونکہ میرے کوئی اولاد نہین ہی مین تمکو اپنا فرزند جانتا تھا اسی سبب سے تمکو پرورش کیا تھا فن سحر مین طاق

شہرہ آفاق کیا پوری جوانی نہ ہونے پائی تھی کہ دام اجل کے اسیر ہو گئے صیاد اجل نے تمھارے
طائر روح کو قفس جسم سے نکال کر پر کھول کر چھوڑ دیا یہ تم کیا غضب کیے جاتے ہو کہ مجھکو
اکیلا چھوڑے جاتے ہو رہ جاؤ مین بھی آتا ہون ابھی آگے قدم نہ بڑہانا نیر جادو تو یہ بین
کر رہا تھا وہ جو لوگ اوس مقام پر برائے تماشا آئے تھے اور نیر جادو کے کہنے سے
خواجہ کی طرف لینا لینا کہکر چلے تھے اونھون نے جو بی لطیر جادو کے مرنے کی صدا سنی اور
نیر جادو کو بین کرتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ سامنے بی نظیر کے لاش پڑی ہوئی ہی سر
الگ ہی اور تن الگ عمرو عیار برابر اوسکے کھڑا ہوا ہی جو جواہرات وہ پہنے ہوے تھا اوسکو
اوتار رہا ہی وہ سب کے سب قریب نیر جادو کے پہونچکر کھڑے ہوکر نیر جادو کو سمجھانے
لگے نیر جادو جو زیادہ بیقرار ہوا پس اسنے قصد کیا کہ اپنے کو ہلاک کرون کہ اون لوگون نے
ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ خداوند یہ کیا آپکے دل مین آیا ہی پہلے اپنے بھائی کے قاتل کو قتل
تو کر لیجیے پھر جو آپکے دل مین آئے وہ کیجیے گا آپ کیا غضب کرتے ہین دشمن خوش ہونگے
اونکی مراد پوری ہوگی پھر جب آپ نہ ہونگے وہ باطمینان تمام طلسم کو اور اس دربار کو درہم
و برہم کر دینگے اپنے بھائی کے خون کے عیوض مین حمزہ کو قتل فرمایئے وہ آپ کے پاس قید
ہی زیر دار بیٹھا ہوا ہی جلاد کو حکم فرمایئے کہ وہ سر کاٹ لے اور آپ عمرو عیار کو پکڑ لیجیے وہ سامنے
کھڑا ہی بی نظیر جادو کا جواہرات اوتار رہا ہی ہم بھی سحر کرتے ہین اور آپ بھی سحر کرکے اسیر کر لیجیے
یہ جو سب نے کہا اور سمجھایا نیر جادو کو خیال آیا کہ سچ کہتے ہین پس نیر جادو نے رقت کو
ضبط کر کے اور آنسو پاک کر کے کہا کہ ای بھائی بی نظیر مین نے تمکو خداوند سامری کے سپرد
کیا خیر تم جاؤ ہم بھی آتے ہین اب ہم بعد تمھارے زندہ نہ رہین گے مگر تمھارے قاتلون کو قتل کر کے
اور تمہارے خون کا عیوض لیکے اپنی جان دینگے راوی بیان کرتا ہی کہ یہ نیر جادو نے
کہکر رومال سے آنسو پاک کیے اور اون لوگون سے کہا کہ چلو اس نا عیار کو اسیر کرو
جانے نہ پائے یہ حکم دینا تھا کہ سب اہل مجمع ایک مرتبہ ترنج و نارنج و ناریل و گولہ
فولادی دستہ لیکر حملہ ور ہوئے خواجہ نے اودھر سب جواہرات اوتار لیا اب خواجہ
پلٹے کہ چل کر یہ لوحین وغیرہ صاحبقران کے گلے مین ڈالدون خواجہ جو پلٹے تو

اونھون نے دیکھا کہ ایک مجمع کثیر جم غفیر ترنج و نارنج ہاتھون مین لیئے ہوئے سحر کرتے ہوئے
چلے آتے ہین آگے آگے ہنیر جادو ہے یہ دیکھکر خواجہ نے بھی تیغچہ سنبھالا اور پیرہ بدل کر
کھڑے ہوئے اور پکارے کہ اے کفاران بد دغا اے ساحران بے حیا ادھر آنا تو ذرا سمجھ بوجھ کر
آنا یہان اژدہائے دہان منہ کھولے ہوئے بیٹھا ہے نہنگ اجل منہ کھولے ہوئے ہے اگر
یہان آؤ گے سب کے سب لقمۂ گرگ اجل ہو گے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ اس سبب سے
اور بے خوف ہو کر مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوئے تھے کہ اونکو یقین ہو گیا تھا کہ میرے پاس لوح
موجود ہے سحر اوسپر اثر نہ کریگا بلا خوف ہو کر مقابلہ کرو یہ تمھارا کیا نبالین گے اسی طور سے
لڑتے بھڑتے قریب صاحبقران کے پہونچ اور رہا کرو راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ اسی
خیال سے پیرہ بدلے ہوئے کھڑے تھے مقابلہ پر آمادہ صاحبقران زیر دار بیٹھے ہوئے
تھے جلاد کھڑا ہوا تھا حکم کا منتظر تھا صاحبقران بیٹھے ہوئے ملاحظہ فرما رہے تھے اور
خواجہ کی سب کارروائیان دیکھکر آنکی تعریف فرما رہے تھے اور شکریہ ادا کر رہے
تھے خداوند کریم کا اور خیال فرما رہے تھے کہ ضرور کوئی نہ کوئی صورت رہائی کی ہوگی اسقدر
تو ہوا کہ اتنے عرصہ تک تو جان بچی اگر خواجہ نہ آجاتے تو اتبک خاتمہ ہو جاتا اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ ابھی زندگی ہے ورنہ ہنیر جادو تو جلاد کو حکم قتل دے چکا تھا وہ تیغہ تول کر اور
پیرہ بدل کر چلا تھا کہ خواجہ نے آکر [illegible] اور مجکو قتل سے بچایا یہ سب فضل خدا تھا
اگر خدائے کریم کو میرا قتل منظور ہوتا تو خواجہ کا کیا مقدور تھا کہ وہ یہان تک پہونچ سکتے
اور عیاری کر سکتے یہ سب اوسکی مہربانی اور پرورش ہے وہ اپنے بندہ کا ہر وقت محافظ
اور نگہبان ہے صاحبقران تو حمد الٰہی ورد زبان فرما رہے تھے اودھر ایک مرتبہ ہنیر جادو
لینا لینا کہکر خواجہ عمرو پر حملہ آور ہوا اور خواجہ پر ہر طرف سے ترنج و نارنج وغیرہ کی بوچھار
ہونے لگی جو نارنج یا ترنج یا شعلۂ سحر خواجہ کے قریب آتا تھا وہ برطرف ہو جاتا تھا خواجہ
پر بالکل اثر نہ کرتا تھا خواجہ پر جو چارون طرف سے سب نے حملہ کیا پس خواجہ نے
بھی یا یزدان پاک کہکر اور تیغچہ کو علم کرکے اونپر حملہ کیا اتبو تلوار چلنے لگی خواجہ کی یہ
حالت تھی کہ کسی کی پشت پر پہونچے تیغچہ مارا کام تمام کیا جب وہ گرنے لگا جست کرکے

الگ ہو گئے دوسرے کے لپٹ کر خنجر مارا اوسکا شکم چاک قصہ پاک کیا سبکا سر قلم کیا
کسیکا شانہ اوڑا دیا اسی طور سے خواجہ لڑتے ہوئے اور قتل کرتے ہوئے چلے جاتے
تھے منیر جادو پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ ای ساکنان دربند منیر یہ جلد اس عیار کو اسیر
کر لو گو تم لوگ فن جنگ سے ماہر نہین ہو مگر ایک شخص کا اسیر کرنا کوئی امر مشکل نہین
ہر چہار ون طرف سے گھیر کر پکڑ لو جانے مدد مین بھی سحر کرتا ہون گو ذنطیر کے مرنے
کے سبب سے میرے حواس درست نہین ہین مگر دشمن کو اوسکے اسیر کرنا ضرور ہی
راوی بیان کرتا ہی کہ جسقدر مجمع تھا سب سمٹ کر اس مقام پر آگیا تھا اور خواجہ پر سحر کر رہا
تھا خواجہ اونکو قتل کر رہے تھے میدان خونی مین سوائے حمزہ صاحبقران و جلاد کے
دوسرا شخص نہ تھا کئی مرتبہ صاحبقران نے قصد فرمایا کہ قید کو توڑ کر عمرو کی کمک کرون مگر
جسم مین قوت نہ باقی رہ گئی کیونکہ منیر جادو نے سحر کر کے صاحبقران کو بالکل بیحس
و حرکت کر دیا تھا ہاتھ پاؤن مین طاقت نہ تھی یہان خواجہ مجمع مین گھرے ہوئے
لڑ رہے تھے اور قتل کر رہے تھے خواجہ پر چار ون طرف سے سحر ہو رہے تھے سوئیون
کے گچھے رائی و سرسون کے دانے مار رہے تھے کوئی بدمعاش ماش کے دانون کی
بوچھار کر رہا تھا کوئی آگ برسا رہا تھا کوئی سنگ دل پتھر گرا رہا تھا مگر جو سحر اور جو اشیائے
سحر خواجہ کے قریب پہونچتا تھا برطرف ہو جاتا تھا بسبب برکت لوح کے خواجہ برابر قتل
کر رہے تھے ہر مرتبہ نعرہ کرتے تھے کہ شاہزادہ ولایت اول یون لڑتے ہین حمزہ دیکھو یون
مقابلہ کرتے ہین اور یون اکیلے لڑتے ہین ہزارون مین گھر کر یون جنگ کرتے ہین یہ نعرہ
کرتے جاتے تھے اور لڑتے جاتے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ وہ لوگ لڑنا کیا جانین یہ لوگ
ناواقف تھے انپر یہ نئی آفت پڑی تھی کہ لڑنا پڑا تھا یہ لوگ تو تماشہ دیکھنے کو آئے تھے صاحبقران
کے قتل ہونے کا یہان آکر اس آفت مین مبتلا ہوئے اگر منیر جادو کا حکم نہ مانتے تھے تو خرابی
ہوتی مانا تو جان پر بنی لقول شخصے کہ حکم حاکم مرگ مفاجات لڑ رہے تھے سحر کر رہے تھے
کہ یکایک دربند کی طرف سے ایک سیاہ ابر اوٹھا اوس ابر سے نقارہ کی صدا آرہی تھی وہ ابر اس
مقام پر آکر شق ہوا منیر جادو اور سب اہل دربند و صاحبقران و خواجہ نے دیکھا کہ ایک ساحر

زبردست ایک اژدر آتش فشان پر سوار عقب مین اوسکے لشکر بیشمار چلا آتا ہی برقین چمکاتے ہوئے ابر سحر سے پانی برساتے ہوئے باہم شعبدہ بازی دکھاتے ہوئے چلے آتے ہین کوئی ہانس پر سوار کوئی بط سحر پر کوئی قرقرے پر کوئی باز پر کوئی اژدرہ سحر پر کوئی طاؤس سحر پر سوار کوئی تخت سحر اوڑاتا ہوا شعلہ چمکاتا ہوا آگ برساتا ہوا نشان لشکر بھی جوکے برابر شعبدہ بازی کرتے ہوئے چلے آتے ہین گلون مین مار و عقرب لپیٹے ہوئے جھولیان کاندھون پر پڑی ہوئین قشقہ کھینچے ہوئے صنور چندن لگائے ہوئے بھبوت ملے ہوئے تہمتین باندھے ہوئے خواجہ نے دیکھا کہ تخت پر جو کہ آگے آگے تھا قد اوسکا یہ علوم ہوتا تھا کہ قالب انسان مین دیو ہی سینہ اوسکا چبوترہ تھا اوسکے برگد کے ڈالے سر اوسکا پچی کڑھی کا برج رنگ سیاہ مثل قیر کے آنکھون سے کانون سے شعلہ نکلتے ہوئے راوی بیان کرتا ہی کہ یہ ساحر زبردست سپہ سالار تھا منیر جادو کا جبکہ بی نظیر جادو کتاب سامری مین دیکھکر چلا تھا اور حکم دیا تھا سپہ سالار کو کہ لشکر لیکر آنا بموجب حکم منیر جادو سے کل لشکر لیکر جو کہ قریب پچاس ہزار ساحران غدار کے تھے چلا تھا اسوقت آکر پہونچا اوس ساحر نے یہان پہونچ کر جولنگاہ کی تو دیکھا کہ ایک دبلا پتلا آدمی چمک چمک کر لڑ رہا ہی اور برابر اون لوگون کو قتل کر رہا ہی جو کہ اوسپر سحر کرتے ہین منیر جادو ہمارا بادشاہ ایک سمت کھڑا ہوا ہی اور اوسکے برابر لاش بی نظیر جادو کی پڑی ہوئی ہی سر تن پر نہین ہی چبوترہ پر ریگ کے زیر دار حمزہ صاحبقران قید سلاسل مین مسلسل و مطوق بیٹھے ہوئے ہین جلاد تیغہ ہاتھ مین لیئے ہوئے کھڑا ہی یہ سانحہ دیکھ کر وہ ساحر یعنی سپہ سالار اپنے لشکر کو ہوا پر قیام کرنے کا حکم دیکر خود زمین پر آیا مگر حیران کہ یہ کیا واقعہ ہی بی نظیر جادو کو کس نے قتل کیا اور یہ کون لڑ رہا ہی اور طلسم کشا اسوقت تک کیون نہین قتل کیا گیا یہ جلاد کیون تیغہ لیے ہوئے کھڑا ہوا ہی اور ساکنان دربند ایک ایک کر کے اوس دبلے پتلے شخص پر جو کہ عجیب الخلقت انسان ہی سحر کر رہے ہین مگر اوس پر اثر نہین کرتا ہی وہ جب جست کرتا ہی دو ایک کو ہلاک کر کے صاف نکلا ہوا چلا جاتا ہی اوسطرف کہ جدھر طلسم کشا زیر دار بیٹھا ہوا ہی اسقدر حیران ہوا تھا کہ اسنے خواجہ کو نہ پہچانا کہ یہ عمر عیار ہی کیونکہ مین اکثر مقام پر لکھ چکا ہون کہ ساحرون کے صفحہ دل پر خواجہ کی تصویر کھنچی ہوئی ہی اگر سوتے مین بھی دیکھین تو پہچان لین نہ کہ ایسی

حالت مین جبکہ خواجہ اصلی صورت پہ ہون اور لڑ رہے ہون اوسکو نہ پہچاننے کا سبب یہ تھا
کہ بد حواس ہو گیا تھا حواس بجا نہ تھے یہ سانحہ دیکھکر آخرکار منیر جادو کے پاس آیا نگاہ
جو کی تو منیر جادو کو بھی بدحواس پایا چہرہ اوسکا زرد تھا بہت پریشان حال چہرہ پر گرد ملال
منتشر اسکے حواس اوداس گھبرایا ہوا ہی ادھر اودھر دیکھ رہا ہی یہ رنگ دیکھکر اسنے پہلے کچھ نہ
دریافت کیا جھک کر سلام کیا راوی بیان کرتا ہی کہ منیر جادو ایسا پریشان تھا کہ اسنے
نہ پہچانا اسنے جو سلام کیا اب منیر جادو نے بغور دیکھا یہ خیال کرکے کہ یہ کون ہی جو ایسی
حالت مین سلام کرتا ہی اب جو غور کرکے دیکھا تو پہچانا کہ میرا سپہ سالار ہی جواب سلام
دیا اس ساحر نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ مزاج مبارک کیسا ہی یہ کیا حال ہی کس سے مجادلہ ہو رہا ہی
ابھی تک آپ نے طلسم کشا کو کس غرض سے نہین قتل فرمایا ہی آپکے سامنے بے نظیر کو کسنے
قتل کیا یہ دبلا پتلا جو کہ لڑ رہا ہی اوسپر سحر اثر نہین کرتا ہی یہ کون ہی منیر جادو نے آہ سرد
دل پر درد سے بھرکر کہا کہ ای بھائی کیا بیان کرون کہ کس آفت مین مبتلا ہون مین طلسم کشا کو اسیر
کرکے نئی آفت مین مبتلا ہوا کاش مین اسیر نہ کرتا اگر اسیر کیا تھا تو شنکال کے پاس
روانہ کرتا قتل کا بندوبست نہ کرتا اگر مین یہ جانتا کہ اس آفت و بلا مین پھنسونگا اور یہ بلا
مجھپر نازل ہوگی کہ میرا بھائی مجھسے جدا ہوگا اور یون میری آنکھون کے سامنے پڑا
ہوا ہوگا اور مین دیکھ رہا ہونگا میرے سامنے ایک غیر ساحر میری رعایا کو قتل کریگا
اور مین اوسکا کچھ نہ بنا سکونگا اگر مین یہ سب واقعہ جانتا تو کبھی قتل کرنے کا قصد نہ کرتا ای
بھائی نہ تو اوسکو قتل کر سکا نہ اپنے بھائی کو بچا سکا نئی آفت مین گرفتار ہوا ہون کہ کیا
کرون کیا نہ کرون اوسنے کہا کہ صاف طور سے بیان فرمائیے مین بھی تو کچھ سمجھون اور
آگاہ ہون تب منیر جادو نے صاحبقران کو یہان لیکر آنا اور سب اہل دربند کا برای
تماشہ آنا اپنا حکم قتل دینا جلاد کا تیسرا حکم پاکر تیغہ لیکر چاہتا تھا کہ ایک ہاتھ لگائے کہ سر
اوڑ جائے کہ ایک اواز مہیب آئی منیر جادو نے خواجہ کا آنا اور اپنے کو فرشتہ قدرت ظاہر
کرنا اور حمزہ وغیرہ کو سمجھا کے خیمہ مین آنا اور گفتگو کرنا اپنا اوس سے اقرار کرنا شراب خواری
کے لیے کہنا اپنا اوسکے کہنے پر عمل کرنا چوبدار کو واسطے لینے شراب کے طرف دربند کے

روانہ کرتا اس عرصہ مین بی نظیر جادو کا آنا اور ظاہر کرنا کہ یہ عمرو عیار ہی فرشتہ قدرت نہین
ہی انکو اسنے دھوکا دیا ہی اور یہ فریب کرتا ہی صرف حمزہ کو رہا کرنے آیا ہی جلد اسکو اسیر کر لیجیے
خلاصہ یہ کہ منیر جادو نے کل حال بیان کیا مع حال قتل بی نظیر جادو اور اپنا عاجز ہو کر اہل دربند
کو حکم دینا کہ اس عیار کو پکڑ لو اور قتل کرو جانے ندو میرے بموجب حکم سب اہل دربند
اوس عیار پر سحر کرنے لگے اور اس قصد سے اوسکو آکر گھیر لیا کہ پکڑ لین مگر نہ تو اوسپر
سحر اثر کرتا ہی نہ وہ کسی کے ہاتھ آتا ہی بلکہ اہل دربند کو برابر قتل کر رہا ہی اوسکے ہاتھ سے
کسیکو مفر نہین ملتا ہی عجب آفت کا پرکالہ ہی جدھر جا پڑا اوسی طرف ستھراؤ کر دیا ای بھائی
وہی عیار لڑ رہا ہی یہ دبلا پتلا وہی عیار ہی کیا تم بھول گئے تم نے پہچانا نہین ای بھائی نہ مین
حمزہ کو قتل کر سکتا ہون نہ اس عیار کو پکڑ سکتا ہون کیا کرون اوسنے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ غلام
کو حکم ہو یہ غلام اوسکو چارون طرف سے گھیر کر پکڑ لے کیونکہ میرے ہمراہ لشکر آیا ہی
جب آپکے بھائی صاحب ادھر آنے لگے تھے تو مجکو اور سب سردارون کو حکم دیکر آئے
تھے کہ لشکر لیکر آنا کیونکہ مجکو سحر سے ظاہر ہوتا ہی کہ اوس مقام پر بہت کشت و خون ہوگا
اور لشکر سے مقابلہ ہوگا پس اس غرض سے تم سب کا آنا بھی مناسب ہی مین بموجب انکے
حکم کے پچاس ہزار ساحرون کو لیکر چلا تھا اور چند سردارون کو یہان آکر جو پہونچا یہ معرکہ
دیکھا اس معرکہ کو دیکھکر میرے حواس جاتے رہے مین نے خیال کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی
ذرا چلکر دریافت کرون آپکے لشکر کو اوسی مقام پر ٹھہرا کر آپکی خدمت مین حاضر
ہوا مجکو کیا حکم ہوتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ جب منیر جادو نے کل حال بیان کیا اور اوسکے
سپہسالار نے سنکے اپنے آنے کا حال بیان کیا اب منیر جادو نے جواب دیا کہ جب
مین نے دیکھا کہ یہ مجکو قتل کر سکے طلسم کشا کو رہا کر لیگا مین نے اہل دربند کو حکم دیا
کہ پکڑ لو پس وہ بیچارے لڑ رہے ہین میرے حکم کے سبب سے اپنی جانین دے رہی
ہین لہذا تم جا کر لشکر کو حکم دو کہ اہل لشکر گھیر کر پکڑ لین اون سے کہنا کہ تمھارے بادشاہ
کا حکم ہی کہ اس عیار کو پکڑ لو اور اہل دربند سے پکار کر کہدو کہ اب تم لوگ کنارے ہو جاؤ ہم
اسکو پکڑ لین گے تم اسکو اسیر کر لو تو پھر مین حمزہ کو قتل کرون اور حکم قتل دون جب تک

نہ قتل ہوگا یا اسیر نہ ہوگا اوسوقت تک حمزہ کا قتل ہونا دشوار اور محال ہی اوسنے عرض کیا کہ
آپ اطمینان رکھیئے مین اسکو پکڑے لیتا ہون اوس ادنی عیار کا پکڑنا کیا دشوار ہی جبکہ یہ
غیر ساحر ہی منیر جادو نے کہا کہ اچھا جاؤ اسیر کرکے لاؤ جب تک تم اسیر کرکے لاؤ مین اپنے
حواس درست کرتا ہون سپہ سالار نے عرض کیا کہ بہت خوب بس وہ سلام کرکے اور
اپنے تخت کو اوڑا کر لشکر مین آیا سرداروں سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ بادشاہ کا
یہ حکم ہی اونھون نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہین اونکے حکم کے بجا لانے کیلیئے یہ سنکے
سپہ سالار نے سردارون کو اور اہل لشکر کو حکم دیا کہ زمین پہ چلو اور خواجہ عمرو کو اسیر
کرلو یا سحر کرکے پکڑ لو یہ حکم دینا تھا کہ وہ کل لشکر بموجب اپنے سردارون کے حکم کے
زمین پر آیا اور اون سب نے چارون طرف سے خواجہ کو گھیر لیا اور اون لوگون سے کہا
جو کہ لڑ رہے تھے یعنی ساکنان دربند سے کہ تم ہٹ جاؤ ہم اسیر کیئے لیتے ہین تم بیکار اپنے کو
ہلاک نکرو یہ جو پکار کر کہا سب ساحران دربند نے اس امر کو ستکر غنیمت جانا اور اپنی اپنی
جان بچاکر بھاگے خواجہ خاموش کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہین کہ وہ جو لشکر آیا تھا اوسنے
چارون طرف سے مجکو گھیر لیا ہی اور وہ لوگ جو کہ لڑ رہے تھے وہ سب بھاگے جاتے ہین
خواجہ نے دل مین کہا کہ انھون نے اگر چارون طرف سے گھیر لیا ہی تو کیا پروا ہی یہ میرا
کیا بنا لین گے سحر میرے اوپر لبسبب لوح کے اثر نکرے گا رہا یہ امر کہ کمندین ملکر یا باہم ملکر
اسیر کرلین تو اسکی بھی تدبیر میرے پاس ہی کہ مین گلیم اوڑھ لون گا سب کی نگاہون
سے غائب ہو جاؤن گا ایسے ایسے خیالات دل مین پیدا کرکے اوسی طور سے اپنے مقام پر کھڑے
رہے راوی بیان کرتا ہی کہ جب سب اہل دربند الگ ہوگئے اور ایک مقام پر اوسی صحرا مین جاکر
کھڑے ہوئے برائے تماشہ اور اس خیال سے کہ دیکھین کیونکر یہ لوگ عمرو عیار کو اسیر کرتے ہین یہ
تجویز کرکے سب کھڑے ہوئے اور اسی طرف دیکھنے لگے اودھر جب سب اہل لشکر نے دیکھا کہ
اہل دربند جو کہ لڑ رہے تھے اور عمرو عیار پر سحر کر رہے تھے وہ بموجب ہمارے کہنے کے الگ جاکر
کھڑے ہوئے اب اکیلا عمرو کھڑا ہوا ہی مگر ذرا بھی میل اوسکی پیشانی پر نہین ہی نہ کچھ خوف ہی بس سب
اہل لشکر نے بموجب اشارہ اپنے سردارون کے خواجہ پر چارون طرف سے سحر کیا خواجہ پر ہر

طرف سے سحر کی بوچھار ہونے لگی ترنج و نارنج پھیرنے لگے گولہ فولاد کے سوئیون کے گچھے شعلہ آگ کے بھڑک کر خواجہ کے قریب آنے لگے مگر برکت اسمائے آلہی سے جو کہ لوح پر کندہ تھے کوئی سحر خواجہ پر اثر نہ کرتا تھا جو سحر قریب آتا تھا برطرف ہو جاتا تھا وہ کل اہل لشکر سحر کرکے تھک گئے جب خواجہ کے اوپر کسیکے سحر نے اثر نہ کیا اور خواجہ اوسی طور سے سلامت اپنے مقام پر موجود رہے اتو یہ حیران ہوئے اپنے سردار سے بیان کیا کہ ہم سحر کرکے پریشان ہو گئے مگر اوسکے اوپر سحر اثر نہین کرتا ہی کیسے کیسے ہم نے اپنے کمال کے سحر کیئے ہین مگر ایک نے بھی اثر نہ کیا سب عمرو کے قریب پہونچکر برطرف ہو گئے اور ہٹ گئے اب کیا حکم ہوتا ہی سپہ سالار و دیگر سردارون نے کہا کہ اگر سحر اثر نہین کرتا ہی تو نہ کرے تم پچاس ہزار ہو وہ ایک شخص ہی اگر مٹھی مٹھی بھر خاک بھی اوٹھا کر ڈالو گے تو تپ جائیگا سب ایک مرتبہ ملکر اور یورش کرکے پکڑ لو کمندین مار کر یہ جو حکم دیا پس وہ کل اہل لشکر ایک بار لینا لینا کہکر یہ کہتے ہوئے کہ یہ عیار جانے نہ پائے پکڑ لو طرف عمرو کے چلے راوی بیان کرتا ہی کہ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ خواجہ نے یہ تدبیر کیون نکی کہ گلیم اوڑھ کر اون سبکی نگاہون سے اپنے کو پوشیدہ کرکے قریب صاحبقران کے پہونچ جاتے اور لوح وغیرہ حوالہ صاحبقران کے کر دیتے صاحبقران رہا ہو کر ان سب سے مقابلہ کرتے اور لڑتے اور سبکو قتل کرتے اور ان سب سے اپنے کو اور خواجہ کو بچاتے یہ امر ضرور تھا مگر خواجہ نے دل مین خیال کیا تھا کہ اول تو حمزہ اس امر کو گوارا نہ کریگا کہ مین اوسکو پوشیدہ طور سے رہا کرون دوسرے خواجہ کا خود دل اس امر کو گوارا نہ کرتا تھا کہ مین انسے پوشیدہ ہو کر حمزہ کے قریب جاؤن جبکہ لوح میرے پاس موجود ہی جو کہ دافع سحر ہی تیسرے یہ خیال خواجہ کے دل مین پیدا ہوا تھا کہ ان لوگون کو اور نیز حمزہ کو اپنی شجاعت کی اور طاقت کی حالت دکھلا دون اور آج اس صورت سے لڑون تاکہ حمزہ وغیرہ ان سب پر میرے ہنر جنگ ظاہر ہون اور یہ نہ خیال کیا جاوے کہ مین صرف عیار ہون بلکہ یہ بھی ظاہر ہو کہ مین فنون جنگ سے بھی ماہر ہون ایسے ایسے خیالات دل مین پیدا کرکے خواجہ مقابلہ پر آمادہ ہوئے تھے پس جب وہ سب کے سب لینا لینا کہکر اور کمندین و تلوارین و خنجر لیکر خواجہ

حملہ اور ہوئے چارون طرف سے خواجہ نیمچہ لیے ہوئے پہلے سے بقصد مقابلہ کھڑے ہوئے تھے اون سکو جو آتے ہوئے دیکھا پس خواجہ بھی نیمچہ لیکر اور جست کرکے اونپر آپڑے اور لڑنے لگے جسکے ہاتھ رسید کیا اوسکا کام تمام کیا کسیکا سر اوڑ گیا کسیکا شانہ نشانہ ہوا کسیکا شکم چاک قصہ پاک کوئی مثل بسمل کے ادھر تڑپنے لگا کوئی اودھر ایک ہی مرتبہ مین پچاس ساحرون کو خواجہ نے مجروح و قتل کیا خواجہ کی یہ حالت تھی کہ جست کی کسی کے سر پر پہونچے اوسنے قصد کیا کہ پاؤن پکڑلون اوسنے ہاتھ بڑھایا کہ پاؤن پکڑون یہ خنجر مارکر اوسکو فی النار کرکے دوسرے کے کندھے پر تھے وہ حیران ہوکر ادھر اودھر دیکھنے لگا کہ یہ بار کیسا میری پشت پر ہے وہ تو یہ دیکھ رہا تھا کہ دوسرے نے پکارکر کہا کہ اے بھائی تمھاری پشت پر عمرو سوار ہے پکڑلو وہ جو آگاہ ہوا اوسنے قصد پکڑنے کا کیا خواجہ نے نیمچہ مارکر اوسکا ہاتھ ملک الموت کے ہاتھ مین دیا اور یہ کہدیا کہ یہ نابینا ہے اور راہ جہنم سے آگاہ نہین ہے ذرا اسکو دوزخ مین پہونچادو اوسکو قتل کرکے تیسرے کو زمین پر آتے آتے ہلاک کیا کبھی لوٹ لگائی اوسمین دس دس پانچ پانچ کے پاؤن قلم کردیے وہ لوٹنے لگے اور تڑپنے لگے پس خواجہ اسی طور سے لڑتے ہوئے اور قتل کرتے ہوئے اپنے کو بچاتے ہوئے اوسی طرف چلے جاتے ہین کہ جدھر صاحبقران زیر دار بیٹھے ہوئے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ جست کرکے بلند ہوتے ہین صاحبقران سے چار آنکھین کرکے کہتے ہین کہ اے حمزہ دیکھو یون اکیلے لڑتے ہین اور یون کفار کو قتل کرتے ہین آج تو نے شاہزادہ ولایت اول کی جنگ و پیکار کی حالت دیکھی تو ہمیشہ خیال کرتا ہوگا کہ یہ صرف عیاری جانتا ہے فنون جنگ سے ماہر نہین ہے آج میری حالت تیرے اوپر ظاہر ہوئی ہوگی دیکھو بہادر تنہا ہزارون سے اس طور سے لڑتے ہین اور اپنی بات کرجاتے ہین صفت یہ ہے کہ سحر بھی اثر نہین کرتا ہے اور دیکھو کس استقلال کے ساتھ لڑ رہا ہون میرے چہرہ پر ذرا بھی گرد ملال نہین ہے مجکو بالکل ہراس نہین ہے تم دیکھ لینا کہ ان سبکو قتل کرونگا ایک کو زندہ نچھوڑونگا یہ سب میرے صید ہین اور میرا شکار ہین جانے کہان ہین خوب غور سے دیکھو شاہزادہ ولایت اول کی جنگ و پیکار کی حالت کو آجتک کوئی اس جوانمردی اور بہادری سے نہ لڑا ہوگا جسطور سے مین لڑ رہا ہون راوی بیان کرتا ہے کہ یہ خواجہ کہتے تھے اور زمین پر آکر حملہ کرتے تھے اور اون سبکو قتل کرتے تھے جب خواجہ زمین پر آئے تھے ہزارون کمندین خواجہ پر پڑتی تھین خواجہ اون

کمندون کے حلقون سے یون نکل جاتے تھے جیسے سنگ سے شرارہ اور عینک سے نگاہ صاف نکلجاتے تھے کئی مرتبہ حلقونکو قلم کرکے نکلگئے ایسے طور سے کہ وہ سب کے سب حیران ہوکر رہجاتے تھے پس خواجہ اسی طور سے قتل کرتے اور لڑتے جست و خیز کرتے چلے جاتے تھے خلاصہ یہ کہ خواجہ بہت قریب اوس چبوترے کے پہونچگئے کہ جسپر حمزہ صاحبقران مقید بیٹھے ہوئے تھے زیر دار ہزارون ساحر لڑ رہے تھے اور گرفتاری کی فکر مین تھے ہزارون خواجہ پر سحر کر رہے تھے جب منیر جادو نے دیکھا کہ خواجہ قریب حمزہ پہونچ گئے اسنے ساحرون سے کہا کہ ایسا سحر کرو کہ دیوار حائل ہو جائے خواجہ حمزہ کے قریب نہ پہونچ سکین ساحرون نے سحر کیا کہ ایک دیوار حائل ہوئی درمیان خواجہ و صاحبقران کے خواجہ نے لوح کا عکس اوسپر ڈالا وہ دیوار برطرف ہوگئی صاحبقران نے خواجہ کو دیکھا خواجہ نے صاحبقران کو جو ساحر خواجہ پر سحر کرتے تھے وہ خواجہ کے قریب آکر دفع ہو جاتا تھا منیر جادو سے سپہ سالار نے کہا کہ جلاد کو حکم فرمائیے کہ وہ قریب حمزہ کھڑا ہوا ہی ایک ہاتھ تیغہ کا رسید کردے کہ سر اوڑ جائے کام تمام ہو جائے یہ قصہ ہی پاک ہو پھر عمرو کسکے لیے لڑیگا اور کسکے لیے مقابلہ کریگا جب حمزہ ہی نہ ہوگا تو پھر کیا کریگا لڑکے یہ جو سپہ سالار نے رائے دی منیر جادو کے بھی خیال مین آگیا اوسنے اوسی وقت پکار کر کہا کہ او جلاد کیا کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی ایک ہاتھ تیغ رسید کرتا کہ حمزہ کا کام تمام ہو جائے دیکھو عمرو قریب آگیا ہی کیا تو یہ چاہتا ہی کہ وہ آکر رہا کرلے یہ جو منیر جادو نے پکار کر کہا جلاد نے جواب دیا کہ مین بدون حکم کے کس طور سے قتل کرتا اب حکم ملا ہی قتل کرتا ہون یہ کہکر پیترہ بدل کر چلا تیغہ تولتا ہوا خواجہ نے بھی یہ صدا منیر کی سنی اور جلاد کی اب جو دیکھا تو جلاد کو دیکھا کہ پیترہ بدلتا ہوا تیغہ کے ہاتھ نکالتا ہوا صاحبقران کی طرف جاتا ہی پس خواجہ بیقرار ہوگئے اور تڑپ گئے جلدی سے جست کی اوس مقام پر اوترے کہ جہان پر مجمع کم تھا اور جلدی سے گوپن عیاری نکالی اوسمین سوا پانچ سیر کا پتھر رکھا اور چرخ دیکر تاک کر جلاد کے جو مارا وہ پتھر اوسکے سینہ پر پڑا کہ وہ جلاد پشت کے بل گرا اوسکا کام تمام ہوا غل ہوا کہ جلاد کو عمرو نے قتل کیا پتھر مار کر جدھر خواجہ تھے پھر اوس طرف وہ ساحر آپڑے اور خواجہ کی گرفتاری کی فکر کرنے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران بیٹھے ہوئے زیر دار عمرو کے فتح و ظفر کی دعا فرما رہے تھے اور دعا کر رہے تھے کہ ای خالق جن و بشر و ای مالک بحر و بر و ای حاکم برگ و ثمر تو سبکا

خالق ہے اور مالک ہے اور سبکا پیدا کرنیوالا ہے تیرا نام یا فتاح بھی ہے تیرے قبضۂ قدرت مین فتح
و شکست ہے تو خواجہ کو ان سب پر ظفر دے یہ میرے لیے اپنی جان لڑائے ہوئے لڑ رہے ہین یہ میرے
لیئے اسقدر کوشش کر رہے ہین تو انکو ظفر دے کافرون پر تیری راہ مین یہ جہاد کر رہے ہین یہ صاحبقران
دعا کر رہے تھے کہ جلاد تیغہ لیکر چلا تھا اوسوقت صاحبقران نے جو جلاد کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا
دل مین کہا کہ اب موت قریب آگئی اتنی دیر کے لیئے زندگی تھی دنیا کی ہوا کھانا مقدر مین تھا کہانی اب
یہ جلاد آتے ہی ہاتھ تیغہ کا ماردیگا سر اوڑ جائیگا جو مشیت اوسکی کیا چارہ ہے اوسکی مصلحت مین بندہ
ہر طرح سے مجبور و ناچار ہے میری زندگی اسقدر تھی صاحبقران یہ دل سے باتین کر رہے تھے کہ جلاد
مر کر گرا صاحبقران نے جو اوسکو مردہ پایا شکر خدا بجالائے پلٹ کر جو دیکھا تو خواجہ پر نرغہ
کفار کا پایا مگر یہ دیکھا کہ خواجہ قریب تر پہونچ گئے ہین صاحبقران کو یقین تو اوسیوقت ہو گیا
تھا کہ اس جلاد کو خواجہ نے قتل کیا ہے یہ اونھین کی کارروائی ہے کہ اونھون نے پتھر مار کر قتل
کیا صاحبقران کا چہرہ فرط خوشی سے سرخ ہو گیا گو اسیر تھے مگر خواجہ کی اس پھرتی و چالاکی
سے ایسے خوش ہوئے اور ایسی مسرت حاصل ہوئی کہ اسیری کی تکلیف بھول گئے اور دل
مین کہا کہ ای خداوند کریم تو خواجہ کو ہر آفت و ہر بلا سے محفوظ رکھنا صاحبقران تو ادھر دعا
کر رہے تھے ادھر خواجہ لڑ رہے تھے ہیبر جادو نے جب جلاد کو کشتہ پایا اور اسکو معلوم ہوا
بلکہ اسنے خود دیکھا کہ خواجہ نے جلاد کو پتھر مار کر ہلاک کیا اسنے پکار کر کہا کہ اے اہل لشکر یا بدولت
تم یہ تدبیر کرو کہ کچھ تو عمرو پر سحر کرو اور کچھ عمرو سے لڑو اسکو ادھر پھنساؤ اور کچھ سحر کر کے حمزہ کو
قتل کرو سوائے اس تدبیر کے حمزہ قتل نہ ہوگا راوی بیان کرتا ہے کہ یہ جو حکم ہیبر نے دیا بہت سے
ساحر تو خواجہ پر سحر کرنے لگے اور بہت سے سنان و تیر و تلوار لیکر خواجہ پہ حملہ آور ہوئے
اور بہت سے ساحر علیحدہ ہو گئے اس قصد سے کہ صاحبقران پہ سحر کر کے صاحبقران کو ہلاک کرین
خواجہ نے ہیبر جادو کا یہ کہنا سن لیا تھا پس یہ طریقہ جو خواجہ نے دیکھا دل مین کہا کہ ای عمرو یہ اس
حرامزادے نے بڑی تدبیر اہل لشکر کو بتائی ہے اگر ان سب نے اوسکے کہنے پر عمل کیا ادھر مجکو ساحرون
نے گھیر لیا اونکی طرف متوجہ ہوا دوسرون نے حمزہ پر سحر کیا حمزہ تو بالکل بے قابو و بے بس ہے
اول تو قید ہے دوسرے اوسکے پاس کوئی ایسی شے نہین ہے جو دافع سحر ہو ضرور اوس پر سحر اثر کریگا اور وہ ہلاک ہو جائیگا

محنت تیری بیکار ہو گی اس سے بہتر یہ ہی اور صلاح وقت یہ ہی کہ جسطور سے ہوا ہے یہ تو حمزہ تک پہونچا دو اور یہ لوح وغیرہ اُسکے گلے مین ڈالو اب عرصہ کرنے کا وقت نہین ہی یہ دل مین خیال کرکے خواجہ نے مصمم قصد کر لیا اب جو ہیچہ پکڑے اُنپر حملہ کیا ایک ہی حملہ مین چار پانچ کو گرا کے جست کرکے اُس مجمع کے باہر آئے اور جست کرکے چلے ساحر انکی طرف چلے یہ پھر ہیچہ پکڑے گرے پھر دو چار کو ہلاک کیا پھر جست کی اسیطور سے جست وخیز کرتے ہوئے قریب صاحبقران پہونچ گئے وہ جو ساحر صاحبقران پر سحر کرنے کے قصد سے الگ ہوئے تھے حربہ ہاے سحر سنبھال چلے تھے قصد تھا کہ اسم سحر پڑھکر حمزہ پر دم کرین اور یہ نارنج وترنج حمزہ پر مارین کہ جس سے حمزہ ہلاک ہو بس اُنھون نے جو یہ حالت اور یہ چالاکی خواجہ کی دیکھی سب حیران ہو کر رہ گئے سحر بھی کرنا فراموش کر گئے سب حیران حیران ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ کس غضب کا یہ انسان ہی اتنے میں بڑے مجمع کو درہم وبرہم کرکے نکل گیا اور حمزہ کے قریب پہونچ گیا اُدھر منیر جادو نے جو خواجہ کو قریب حمزہ صاحبقران دیکھا حواس جاتے رہے اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ کیا کھڑے ہوئے تماشہ دیکھ رہے ہو جلدی حمزہ پر سحر کرو اتنا جلدی سحر کرو کہ عمرو حمزہ کے گلے مین لوح نہ ڈالنے پائے کہ تمھارا سحر ہو جائے اور حمزہ ہلاک ہو جائے اگر حمزہ کے پاس لوح پہونچ گئی تو پھر اُسپر سحر اثر نہ کرے گا دوسرے پھر حمزہ کے ہاتھ سے ایک بھی زندہ نہ بچے گا مین بھی سحر کرتا ہون اور اپنے سپہ سالار سے کہا کہ تم بھی سحر کرو راوی بیان کرتا ہی یہ حکم دینا تھا منیر جادو کا کہ تمام لشکر نے ایک مرتبہ صاحبقران پر سحر کیا خود منیر جادو و اُسکے کل سرداروں نے مع سپہ سالار کے جو ساحر کہ خواجہ پر سحر کر رہے تھے اور خواجہ کی گرفتاری کی فکر مین تھے وہ بھی یہ حکم سُنکے خواجہ کی طرف سے روگردان ہوئے صاحبقران پر سحر کرنے کو آمادہ ہوئے چونکہ اب زمانہ صاحبقران کی رہائی کا آگیا اور منیر جادو کی مع لشکر کے قضا آگئی تھی اس ہر رند کا بھی اسلام آباد ہونا کاتب ازل لکھ چکا تھا کیونکر ایسا نہ ہوتا سب ساحر جو صاحبقران کی طرف متوجہ ہوئے اور سب نے ایک مرتبہ سحر جو کرنے کا قصد کیا خواجہ نے جو اسقدر مہلت پائی اب جو جست کرتے ہین صاحبقران کے پاس پہونچ گئے اُدھر ساحرون نے سحر کیا سب کا سحر ایک مرتبہ صاحبقران کی طرف چلا کسی ساحر نے نارنج اسم سحر دم کرکے صاحبقران پر مارا کسی نے ترنج کسی نے ناریل کسی نے سوئیون کا گچھا کسی نے کانٹے تل کسی نے سرسون کسی نے رائی کسی نے فولادی گولہ کسی نے پھولون کا گلدستہ

کسی نے آگ برسائی کسی نے پتھر برسائے کسی نے دریا پیدا کیا کسی نے اژدر کسی نے شیر ببر کسی نے پلنگ کسی نے عقرب کسی نے مار سیاہ کسی نے برق چمکا کر گرائی کسی نے تلواروں کا مینھ برسایا کسی نے تیرون کا کسی نے خنجرون کا مینہ جادو نے ایک گنبد آتشین سحر سے بنا کر صاحبقران پر گرایا اسی طور سے ہر ساحر نے جدا جدا سحر اپنے طریقہ کا کیا یہ سحر کا مجمع جو صاحبقران کی طرف چلا خواجہ نے جو دیکھا کہ سب نے ایک مرتبہ صاحبقران پر سحر کیا خواجہ نے خیال کیا کہ جب تک ان ساحرون کا سحر قریب آئے تم جلدی سے لوح حمزہ کے گلے مین ڈالدو بس خواجہ نے جلدی سے اپنے گلے سے اُتار کر پہنے تو اُسکا عکس اُن ساحرون کے سحر پر ڈالدیا جو اشیاے سحر قریب پہونچ گئین تھین وہ عکس لوح کے سبب سے دفع ہوگئین بس خواجہ نے جلدی سے وہ لوح صاحبقران کے گلے مین ڈالدی لوح کا گلے مین آنا تھا کہ جو قید سحر صاحبقران کے جسم پر تھی سب دفع ہوگئی جسم مین طاقت آگئی ہاتھ پاؤن کھل گئے وہ بے حس وحرکتی جاتی رہی سب قابو مین آگئے سواے قید اصلی کے دوسرے قید جسم پر باقی نہ رہی خواجہ نے لوح گلے مین ڈالکر کہا کہ یا صاحبقران جلد اُٹھیے اور عکس لوح کا ان ساحرون کے سحر پر ڈالیے تاکہ اُنکا سحر برطرف ہو دیکھیے وہ نارنج و ترنج و گولہ فولادی سحر کے چلے آتے ہین اور آگ بحر کی چلی آتی ہے دیکھیے وہ منہیر جادو نے سحر کیا ہے وہ اُسکے سحر کا گولہ چلا آتا ہے اب مین نہین جانتا ہون اپنی حفاظت فرمایئے دیکھیے ساحرون کا نرغہ آپ پر ہوتا ہے اب مین تو جاتا ہون اہل لشکر کو خبر کرنے آپ اُنکے حملون کو روکیے مین نے اپنی جان پر کھیل کر اور اپنے کو ہزارون بلاؤن مین مبتلا کرکے یہ لوح مین اور آغانہ صاحبقرانی حاصل کیا ہے اب نہ جانے پائے ذرا ہوشیاری کے ساتھ کام کیجیے گا اب آپ جانیے اور آپ کا کام بندہ پر جو فرض تھا اُسکو ادا کیا اب آپ کو اپنے فعل کا اختیار ہے مین آگاہ کیے دیتا ہون صاحبقران نے جو یہ سُنا اور اپنے گلے مین لوح کو پایا اور قید سحر کو جسم سے دور پایا بس خانہ زور مین آکر جو زور کیا سب قید کو مثل تار عنکبوت کے توڑ کر پھینک دیا اور ایک مرتبہ کھڑے ہوگئے یہ جو ساحرون نے واقعہ دیکھا شور وغل ہوا کہ قیدی نے قید کو توڑ ڈالا اور اپنے کو رہا کر لیا اُسکا عیار بھی اُسکے پاس پہونچ گیا اُسنے لوح اُسکے گلے مین ڈالدی ہے جب صاحبقران نے قید کو اپنے جسم پر سے برطرف کیا خواجہ نے جلدی جلدی نکالکر سب اثاثہ صاحبقرانی مع اسلحہ وغیرہ کے صاحبقران کو دیا صاحبقران نے

اُسی مقام پر جلدی جلدی اپنے کو آلات حرب و ضرب سے آراستہ کیا چونکہ یہ سب ساحر دور سے سحر کر رہے تھے خواجہ و صاحبقران اس امر سے بالکل بے خوف تھے کہ سحر اثر کرے گا کیونکہ صاحبقران کے پاس لوح آگئی تھی بس باطمینان تمام اپنے کو صاحبقران نے آراستہ و پیراستہ کیا اور لوح کا عکس جو ڈالا جسقدر ساحرون نے سحر کیا تھا سب دفع ہوگیا راوی بیان کرتا ہو کہ چونکہ منیر جادو زندہ ہو اس سبب سے ابھی صاحبقران کو اسم اعظم تو فراموش ہی باقی اب کوئی اثر سحر کا صاحبقران پر باقی نہین ہو نہ اب صاحبقران پر بہ سبب لوحون کے سحر اثر کرے گا اِدھر تو صاحبقران آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ ہوئے اُدھر ساحرون نے جو یہ واقعہ دیکھا اور منیر جادو نے کہ خواجہ نے حمزہ کو رہا کر لیا اور لوحین گلے مین ڈالدین اور سب آلات حرب و ضرب سے حمزہ آراستہ ہوگیا اب اُسکا قصد ہی کہ ہم پر حملہ کرے منیر جادو نے پکار کر کہا کہ اہل لشکر کو ہم سب کی غفلت اور نادانی سے عمرو نے اپنے آقا کو رہا کر لیا اور سب اسباب ہم کو دھوکا دے کر لیجا کے حمزہ کے حوالے کر دیا چونکہ ہم نے عیاری کرکے حاصل کیا تھا خیر یہ تو جو کچھ ہوا سو ہوا اب حمزہ اور یہ عیار یہان سے زندہ نہ جانے پائے ہین . عرض کرتا ہون اور روکتا ہون اس امر سے بیخوف رہو حمزہ کو اسم اعظم فراموش ہی جب تک حمزہ کو اسم اعظم یاد نہ آئے گا اُسوقت تک حمزہ بیکار ہی بس سب ملکر مار لو یہ حکم جو سنا وہ پچاس ہزار ساحر مع سردارون کے ایک مرتبہ سحر کرتے ہوئے طرف صاحبقران کے چلے ایک طرف سے منیر جادو سحر کرنے لگا بس صاحبقران نے بھی لوح کا عکس ڈالنا شروع کیا اور عقوب سلیمانی کو علم کرکے ساحرون پر حملہ کیا اور قتل کرنا شروع کیا ایک تلاطم مچ گیا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ برابر صاحبقران کے ساتھ نیمچہ کھینچے ہوئے جو ساحر پشت پر صاحبقران کے آتا تھا اُسکو نیمچہ سے قتل کرتے تھے صاحبقران نے تہلکہ ڈالدیا تھا ایک برہمی پڑ گئی ہر طرف سے اسم ہائے سحر کی صدا آرہی تھی کوئی لکالی کلکتہ والی کو پکار رہا تھا کوئی لونا چماری کو کوئی یا سامری یا جمشید کہکر سحر کرتا کوئی فلفل کے دانہ مار رہا تھا کوئی سرسون کے دانہ کوئی رائی کے دانہ کوئی کالے ماش مگر کوئی سحر صاحبقران پر اثر نہ کرتا تھا صاحبقران برابر شمشیر زنی کر رہے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ جب خواجہ نے صاحبقران کو رہا کیا اور صاحبقران جنگ مین مصروف ہوئے اب خواجہ کو اطمینان ہوا خواجہ اس درست ہوئے اب جو خواجہ نے دیکھا تو صاحبقران کو چارون طرف سے گھرا ہوا پایا اب خواجہ نے خیال .

کہا کہ صاحبقران تو رہا ہو گئے ہین لشکر کو چل کر خبر کرنا چاہیے تاکہ وہ لوگ اگر صاحبقران کی کمک کرین اکیلے صاحبقران کہان تک مقابلہ کرینگے کیونکہ کفار ہزارون ہین اور صاحبقران اکیلے ہین اب کوئی مقام خوف نہین ہی حمزہ پر کوئی اب قابض نہین ہو سکتا ہی نہ کسی کا سحر اثر کرے گا جب تک لوح موجود ہی بس مین جاکر اہل لشکر کو اس حال سے آگاہ کرون پھر خیال مین آیا کہ ایسا نہ ہو کوئی حمزہ کو فریب دے کر لوح وغیرہ پھر چھین لے تو بڑی خرابی ہو جانا مناسب نہین ہی پھر کیونکر اہل لشکر کو آگاہ کرون یہ دل سے باتین کر کے خواجہ فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون کیونکر اہل لشکر کو آگاہ کرون کہ اُسی حالت مین خواجہ کو خیال آیا کہ خواجہ تم اسوقت ایسے بدحواس ہو گئے ہو کہ تم کو بالکل یاد نہین ہی اور نہ یاد تھا تم اُن سردارون سے وعدہ کر کے آئے تھے جو کہ تمھارے ہمراہ صاحبقران کی تلاش مین نکلے تھے اور اُنکو نہ برکوہ بٹھا آئے ہو یہ کہکر کہ مین صاحبقران کی تلاش مین جاتا ہون اگر مجکو صاحبقران مل گئے اور براحت و آرام ہوئے تو خیر ورنہ اگر کسی آفت مین مبتلا پاؤنگا تو مین مہرے مین پکار کر کہونگا کہ اے مددگاران حمزہ جلد آؤ حمزہ کی کمک کرو اور حمزہ کو اس آفت سے بچاؤ وہ لوگ سب بیٹھے ہوئے ہونگے اُنکو خبر کرو تم ایسے بھولے کہ اتنی محنت گوارا کی اتنے عرصہ تک کفارون سے لڑائی کی اُنکو خبر نہ کی اگر اُنکو خبر کرتے تو وہ آکر کمک کرتے اتنی دقت نہ ہوتی اب تک تو لڑائی کا خاتمہ ہو جاتا وہ لوگ آکر لڑائی کو روکتے اور خوب ساحرون سے مقابلہ ہوتا خوب شعبدہ بازی اور سحر سازی ہوتی تم ایسے بدحواس ہوئے کہ بھول گئے کچھ خیال نہ رہا اب یاد آیا خیر بہت جلد یاد آیا اب بذریعہ مہرہ کے اُنکو خبر کرو اور طلب کرو یہ سوچ کر خواجہ یا تو صاحبقران کے ہمراہ لڑ رہے تھے یا ایک مرتبہ جست کر کے ساحرون کو قتل کرتے ہوئے چلے اور اُس مجمع سے باہر آئے اور میدان مین آکر مہرہ زنبیل سے نکالا اُسکو مُنھ سے لگاکر آواز دی کہ اے سرداران دیندار و اے مجاہدان تہور شعار بیائید اینجا کہ از حمزہ و اہل کفار جنگ عظیم واقع است بسیار زود خود را باینجا رسانید این وہنگام کمک است و این ساعت امداد آقاے شما در مجمع اہل دغا گرفتار است یہ جو خواجہ نے مہرہ مین کہا راوی بیان کرتا ہی کہ اُس مہرہ کی صدا چونسٹھ کوس تک جاتی ہی سردار کوئی دو تین کوس پر بیٹھے ہوئے تھے گوش برآواز تھے جیسے ہی یہ صدا اُن سب کے کان مین پہونچی اور اُنھون نے سُنی اور وہی سب الفاظ سُنے جو کہ خواجہ نے کہے تھے یہ معلوم ہوا کہ کوئی کان مین کہہ رہا ہی کہ سردارون کمک کو چلو صاحبقران کی یہان صاحبقران نرغہ کفار مین مبتلا ہین

یہ سننا تھا اُن سرداروں کا کہ ایک نے دوسرے سے کہا کہ بھائیون کچھ تم نے سُنا خواجہ نے جو کہا تھا وہی کیا معلوم ہوتا ہے کہ کسی مقام پر حمزہ صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہے اور کفار سے لڑ رہے ہین چلو کمک کرو یہ وقت مدد ہے یہ جو سرداروں نے کہا بس اُسیوقت سب مستعد ہو گئے اور آمادہ چلنے پر ہوئے بس جو ساحر تھے اُنھوں نے تخت تیار کیے اور غیر ساحرون کو تخت پر بٹھا کے اُس مہرہ کی صدا پر چلے کیونکہ انھون نے خوب غور کر کے خیال کر لیا تھا کہ یہ صدا کدھر سے آئی ہے معلوم ہو گیا تھا اُسی طرف کو چلے انکو راہ مین رکھا جاتا ہے وہان صاحبقران ساحرون سے لڑ رہے ہین منیر جادو و اُسکے اہل لشکر صاحبقران پر سحر کر رہے ہین صاحبقران بذریعہ لوح کے سحر کو دفع کرتے ہین اور کافرون کو قتل کرتے جاتے ہین خواجہ عمرو نے ایک مرتبہ مہرہ مین پکار کر جو کہا تمام صحرا گونج گیا جنگل ہل گیا طائر آواز صور سرافیل خیال کر کے آشیانون سے اُڑ کر بھاگے ساحران منیر جادو کے حواس جاتے رہے کہ یہ صدا کہاں سے آئی ایسی مہیب صدا تھی کہ سب کانپ اُٹھے حیران ہو ہو کر ادھر اُدھر دیکھنے لگے بعض تو سحر فراموش کر گئے کہ پھر خواجہ نے اُسی طور سے مہرہ مین پکار کر کہا اور سردارون کو برائے کمک طلب کیا تین مرتبہ جب خواجہ سردارون کو برائے کمک طلب کر چکے تو خواجہ کو یقین ہو گیا کہ سردارونکو خبر ہو گئی ہو گی بس وہان سے خواجہ پھر اُسی مقام پر آئے کہ جہان صاحبقران عالیشان کافرون سے مقابلہ کر رہے تھے اور ساحرون سے لڑ رہے تھے خواجہ گلیم اوڑھ صاحبقران کی پشت پر آ کر پہونچے یہان آ کر گلیم اُتاری اور لڑنے لگے راوی یہان صاحبقران کو مصروف جنگ و پیکار کفار نابکار مین چھوڑتا ہے اور کچھ حال اُن سردارونکا تحریر کیا جاتا ہے جو کہ بعد جانے خواجہ کے لشکر کو لینے گئے تھے اس خیال سے کہ لشکر کو لا کر اس مقام پر مقیم کرتے جب خواجہ کی صدا آئی تو مع لشکر کے روانہ ہون بس یہ سردار راہ طے کر کے لشکر مین آ کر پہونچے اہل لشکر اور اُن سردارون نے دریافت کیا جو کہ یہان رہ گئے تھے کہ صاحبقران کا پتہ چلا اور معلوم ہوا کہ کیون نہین شکار پر سے لشکر مین تشریف لائے کیا سبب ہوا اُن سردارون نے بیان کیا کہ کیا بیان کرین کہ صاحبقران کہان ہین ہم کو پتہ نہین ملا خواجہ عمرو تلاش کو گئے ہین اور ہم سے کہہ گئے ہین بس ہم خبر کرنے آئے ہین جب یہ واقعہ حکیم اسقلینوس و حکیم شیاطین و وزیر بے ستون و اعظم جادو و ہوشن جادو وغیرہ سے بلند آواز نے سُنا اُسیوقت سب نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ لشکر تیار ہو اور بر کوہ چلکر قیام کرے جہان اور سردار مقیم ہین ایسا نہو کہ اس عرصہ مین خواجہ کو صاحبقران کا نشان مل جائے اور خواجہ برائے کمک طلب کرین تو پھر کیونکر وہان پہونچین سے اور کیونکر

لمک کرینگے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ اُسی مقام پر چل کر قیام کرین یہ جو باہم صلاح ہوئی اور لشکر کو تیاری کا حکم دیا اُسیوقت لشکر تیار ہونے لگا غیر ساحرون مین کمر بندی ہونے لگی ساحر اپنا سب سامان درست کرنے لگے خیمے بار ہونے لگے خلاصہ یہ کہ تھوڑے عرصہ مین سب لشکر ساحرون و غیر ساحرون کا تیار ہوگیا جو کہ قریب سات آٹھ لاکھ کے تھا ساحر تخت ہاے سحر و طائران سحر و اژدر سحر پر سوار ہوئے سیماے بلند آواز تخت پر سوار ہوا سردار گرد تخت کے ہوئے کوس سفری پر چوب پڑی کرناے سحر کو دم ملا آواز رحیل بلند ہوئی نشان لشکر کھل گئے ہوا سے پھریرے اُڑنے لگے باجے بجنے لگے آگے آگے تخت پر بادشاہ سوار عقب مین لشکر بیشمار سب سردار نے کر روانہ ہوئے اس کوہ کی طرف یہ لشکر راہ مین تھا کہ ایک صدا آئی کہ اے مددگاران حمزہ بہت جلد براے کمک آؤ حمزہ سے اور کفار سے مقابلہ ہو رہا ہے حمزہ یکہ و تنہا ہین اُن سردارون نے جنکو خواجہ نے اس صدا سے آگاہ کیا تھا اور کہا تھا کہ مین اسی طور سے تم کو پکارونگا بس تم براے کمک آنا لشکر لے کر اُن سردارون نے جو سُنا سیماے بلند آواز سے عرض کیا کہ اب اُس کوہ کی طرف نہ چلیے بلکہ جدھر ہم چلین اُسی طرف چلیے کیونکہ خواجہ طلب فرما رہے ہین اس سمت سے صدا آرہی ہے کہ براے کمک آؤ حمزہ سے مقابلہ ہو رہا ہے ہم نے صدا کو پہچان لیا بادشاہ نے کہا کہ کس طرف سے صدا آتی ہے کہا کہ شمال کی طرف سے سیماے بلند آواز نے کہا کہ یہ سمت تو دربند منیریہ کے ہے اُنھون نے عرض کیا کہ پھر اسی طرف تشریف لے چلیے راوی بیان کرتا ہے کہ سیماے بلند آواز نے کوہ کی طرف کا راستہ ترک کیا اور دربند منیریہ کی طرف چلے سردارون سے کہا کہ تم لشکر کو لے کر آؤ مین جاتا ہون یہ کہکر پر پرواز پیدا کر کے اُڑ کر چلا اس کے جانے کے بعد اسکا فرزند خورشید شیر سوار و زوجہ و دختر یکے بعد دیگرے پر پرواز پیدا کر کے سردارون کو لشکر کے ہمراہ آئے گا حکم دے کے روانہ ہوئے اسی طور سے اعظم جادو و سوسن جادو بھی اپنے اپنے سردارون کو تاکید کر کے روانہ ہوئے ان سب کو راہ مین رکھا جاتا ہے ناظرین سے عرض کیا جاتا ہے کہ دیکھیے یہ لوگ کب پہونچتے ہین اور کیا کام کرتے ہین اب مین وہان کا حال تحریر کرتا ہون کہ جہان مقابلہ ہو رہا ہے اور صاحبقران یکہ و تنہا مع خواجہ عمرو کے کفار سے لڑ رہے ہین راوی نازک

خیال خدمت ناظرین والا تمکین مین عرض کرتا ہی کہ یہان کفار نابکار صاحبقران پہ سحر کر رہے ہین صاحبقران اونکا سحر رفع فرماتے جاتے ہین اور لڑتے بھی جاتے ہین اور قتل کرتے جاتے ہین مصروف جنگ ہین منیر جادو دور سے کھڑا ہوا لشکر کو ترغیب دے رہا ہی کہ یہ دو شخص ہین اور تم ہزارون ہو اور گرفتار نہین کر سکتے ہو وہ تم سبکو قتل کر رہے ہین ارے بھائیون نرغہ کر کے پکڑ لو جانے نہ دو یا اسیر کر لو یا قتل کرو راوی کہتا ہی کہ جب منیر جادو یہ کہتا تھا اہل لشکر بھی خیال کرتے تھے کہ بادشاہ سچ تو کہتا ہی ہم ساحر بھی ہین اور پچاس ہزار ہین یہ دو ہین اور غیر ساحر ہین ہم اسکو اسیر نہین کر سکتے ہین واقعی بڑی بدنامی کی بات ہی جو سنے گا کیا کہے گا ہر ایک ملعون ہوگا اگر طلسم کشا اور اوسکا عیار یہان سے زندہ و سلامت تم سبکو قتل کر کے نکل گیا پس چالین لڑادو دو آدمیون کا اسیر کرنا کتنی بڑی بات ہی یہ باہم باتین کر کے پھر سحر کرنے لگے اور بعض خنجر و تلوار و سنان و نیزہ لیکر چلے کہ گھیر کر مارلین پھر اون سب نے صاحبقران پر حملہ کیا ایک سمت سے ساحرون نے سحر کیا ایک سمت سے غیر ساحرون نے نیزہ و شمشیر سے حملہ کیا صاحبقران سحر کو بھی دفع فرماتے تھے اور انکے حربون کو بھی رد کرتے تھے اور اونکو قتل کرتے تھے یہان تلاطم مچا ہوا تھا کہ صحرا کی طرف سے گرد بلند ہوئی اور دامن گرد اسی مقام پر آکر شگافتہ ہوا ایسی گرد بلند ہوئی تھی کہ جسنے سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا تھا روی آفتاب دامن گرد مین پوشیدہ ہو گیا تھا راوی بیان کرتا ہی کہ وہ تتق گرد اس جنگل مین آکر شق ہوا اوس دامن گرد سے سو نشان کہ جسکے پھریرے سیاہ رنگ سے تھے ایک لاکھ لشکر کی علامت پیدا ہوئی کہ جس سے یہ ثابت ہوا کہ ایک لاکھ سپاہ ہی ہر ایک نشان کے پھریرے پر تعریف سامری و جمشید و خداوند عجائب نگار تحریر تھی منیر جادو نے کہا کہ لشکرون سے اور نشانہائے لشکر سے ثابت ہوا کہ یہ لشکر کفار ہی یعنی ہم لوگونکا لشکر ہی طائران سحر کی طرف اشارہ کیا کہ جا کر خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کدھر سے آیا ہی اور انکا افسر کون ہی اور کسکی کمک کو آیا ہی طائران سحر یہ اشارہ پاکر طرف اوس لشکر کے روانہ ہوئے راوی بیان کرتا ہی کہ جب منیر جادو کا لشکر آیا تھا تو سب سامان سواری و جلوس سواری بھی ہمراہ لشکر تھا تخت بھی ہمراہ تھا پس منیر جادو تخت پر سوار ہوا تھا سردار اوسکو گھیرے ہوئے تھے سب سامان شان و شوکت مہیا ہو گیا تھا کیونکہ یہ تو صرف ایک کوتوال کو لیکر آیا تھا اس قصد سے کہ حمزہ کو قتل کر کے حمزہ کا لشکر

طرف طلسم کے چلا جاؤنگا سامان سواری کی کیا ضرورت ہے یہان یہ واقعہ گذرا پس کی سامان گیا
اب یہ بادشاہ بنا ہوا ایک سمت کو سردارون کے جھرمٹ مین کھڑا ہے اور اہل لشکر کو صاحبقران
و خواجہ کی گرفتاری یا قتل کرنے کی تاکید کر رہا ہے خود نہین مقابلہ کو جاتا ہے اگر جانے کا قصد بھی
کرتا ہے تو سردار مانع ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ آپ کیون تکلیف کرین اہل لشکر اسیر کرینگے
سپہ سالار بھی اسکا ایک سمت کو اژدر سحر پر سوار کھڑا ہے یہان کا تو یہ رنگ ہے اودھر وہ طایر
براے خبر چلے ہین کہ وہ لشکر جو آکر پہونچا علمداران لشکر نے جو اس مقام پر جنگل مین سحر
ہوتے ہوئے دیکھے اور لشکر کو جمع دیکھا ایک طرف تھم گئے اس خیال سے کہ معلوم ہو جائے
کہ یہ لشکر کیسا ہے اور کس سے مقابلہ ہو رہا ہے اودھر دور سے جو افسر لشکر و مالک سپاہ نے اپنے
لشکر کے نشانون کو ایک طرف صحرا مین بلند پایا اور جنگل مین آگ کے شعلہ بلند ہوتے ہوئے دیکھے
ہرکارون سے کہا کہ خبر لاؤ کہ یہ شعلہ کیسے بلند ہو رہے ہین کیا کسی لشکر سے مقابلہ ہو رہا ہے
اور کیا یہ لشکر ساحرون کا ہے اور کسکا لشکر ہے اور کس سے جنگ ہو رہی ہے ہرکارے فوراً یہ حکم
پاکر روانہ ہوئے اور یہان آکر خبر دریافت کرکے اپنے لشکر کی طرف واپس گئے اودھر
طایران سحر اس لشکر کا حال دریافت کرکے منیر جادو کی خدمت مین آئے اور عرض کیا
کہ یہ لشکر آپکی کمک کو آیا ہے آپکے طلب کے موافق آپکا نامہ جو اسفندیار صحرا نشین کو پہونچا
وہ فوراً مضمون نامہ سے آگاہ ہوکر ایک لاکھ سپاہ اپنے ہمراہ لیکر ادھر کو روانہ ہوا اس وقت
آکر پہونچا یہ اوسکا لشکر ہے یہ خبر سنکے منیر جادو کا چہرہ فرط خوشی سے گلنار ہوگیا سردارون
سے کہنے لگا کہ اب خوب مقابلہ ہوگا کیونکہ یہ لوگ جو کہ میری کمک کو آئے ہین غیر ساحر ہین
فنون جنگ سے ماہر ہین ان سے خوب مقابلہ ہوگا کوئی نہ کوئی حمزہ کو پکڑ لیگا ہم لوگ
ساحر ہین ہم ساحرون سے مقابلہ کر سکتے ہین کیونکہ فنون جنگ سے ماہر نہین ہین اس
سبب سے قتل بھی ہوتے ہین اور کسی طرح دسترس دشمن پر نہین ہوتا ہے اب کوئی مقام خوف نہین
ہے یہ لوگ چارون طرف سے گھیر کر پکڑ لین گے کیونکہ یہ دو شخص ہین اور یہ ایک لاکھ کا لشکر
ہے یہان منیر جادو سردارون سے یہ باتین کر رہا تھا اودھر ہرکارون نے جاکر اسفندیار
کو خبر دی کہ یہ جو شعلہ بلند ہو رہے ہین صحرا مین لشکر منیر جادو حاکم دربند منیریہ سے

اور حمزہ صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہی حمزہ صاحبقران کو منیر جادو نے فریب دیکر
پکڑ لیا تھا یہان قتل کرنے کو لایا اہل شہر برای تماشہ آئے تھے حمزہ کے عیار کو خبر ہوگئی
اوسنے آکر عیاری کی منیر جادو کے بھائی کو سحر سے معلوم ہوا کہ عمرو نے آکر عیاری کی ہی وہ
لشکر کو اس مقام پر آنے کا حکم دیکر خود یہان آیا اور منیر جادو کو عمرو کے حال سے آگاہ کیا
خلاصہ یہ کہ عمرو ظاہر ہوا عمرو نے بے نظیر جادو کو قتل کیا اور کل اسباب پر جو کہ منیر جادو نے
حمزہ کے قبضہ سے لیا تھا قبضہ کر لیا اور خود لڑنے لگا چنانچہ لشکر اوسوقت تک نہین آیا تھا
بدین سبب منیر جادو نے اہل دربند کو عمرو کے گرفتار کرنے کا حکم دیا ساکنان دربند نے
ہزار ہزار کوشش کی مگر عمرو کو اسیر نہ کر سکے بلکہ اہل دربند بھی ہلاک ہوئے کہ اتنے عرصہ مین سپہ سالار
منیر جادو لشکر لیکر آگیا ساکنان دربند کی جان بچی وہ ہلاک ہونے سے محفوظ ہوئے اہل لشکر کوشش
کرنے لگے الحاصل عمرو نے اون سب سے اپنے کو بچا کر حمزہ تک پہونچایا اور حمزہ کو رہا کیا
اب عمرو و حمزہ دونون لڑ رہے ہین اون دونون سے اور لشکر منیر جادو سے مقابلہ ہو رہا ہی
وہ دونون خادم و مخدوم لڑ رہے ہین اہل لشکر سحر کر رہے ہین یہ اہل لشکر کے شعلہ ہین وہ دیکھیے
سامنے تخت پر منیر جادو سوار ہی اور لشکر کو جنگ پیکار کی ترغیب دے رہا ہی اور لشکر
اوسکے حکم کی پابندی کر رہا ہی اور حمزہ و عمرو سے لڑ رہا ہی مگر سنا جاتا ہی کہ اون دونون پر سحر
اثر نہین کرتا ہی چونکہ لشکر منیر سحر سے واقف ہی فنون جنگ سے واقف نہین ہی جو اوس
طور سے لڑے اور مقابلہ کرے پس قتل ہو رہے ہین اگر ساحرون سے مقابلہ ہو تو یہ لوگ
لڑین وہ انپر سحر کرین یہ اونپر سحر کرین انھون نے سحر کیا حمزہ پر سحر نے اثر نہ کیا اوسنے تلوار
کا ہاتھ رسید کیا کہ اوسکا کام تمام ہوگیا یہ سحر کرتے رہے وہان خاتمہ ہوگیا یہ جو اسفندیار
نے ہرکارون کے زبانی سنا اپنے اہل لشکر سے کہا کہ جلد چلو اور صف آرا ہو مین پاس
منیر جادو کے جاتا ہون اور اوس سے کہتا ہون کہ آپ اپنے لشکر کو حکم دیجیے کہ وہ الگ ہو جائے
مین حمزہ اور عمرو کو پکڑے لیتا ہون آپ اطمینان رکھیے اہل لشکر نے عرض کیا کہ جو آپکی
مرضی ہم تو آپکے تابع حکم ہین یہ سنکے اسفندیار صحرا نشین مرکب کو مہمیز کرکے سردارون کو
ہمراہ لیکر چلا صاحبقران و خواجہ نے ملاحظہ فرمایا کہ گرد بلند ہوئی صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا

کہ خواجہ خبر تو لاؤ کہ یہ گرد کیسی بلند ہوئی خواجہ یہ سنتے ہی اسیوقت گلیم اوڑھ کر اوس لشکر سے نکلے مگر صاحبقران سے کہنے لگے کہ ہوشیاری سے مقابلہ کیجیئے گا مین ابھی خبر لیکر آتا ہون خواجہ تو یہ کہکر طرف گرد کے چلے تھے کہ وہ گرد شق ہوئی خواجہ و منیر جادو نے دیکھا کہ آگے آگے ایک پہلوان زبردست کرگدن مست پر سوار گرد سرداران نامدار عقب مین لشکر بیشمار چلا آتا ہی عقب لشکر اتالہ بارگاہ وغیرہ ہی منیر جادو نے تو پہچان لیا کہ یہ اسفندیار صحرانشین ہی مگر خواجہ نے نہین پہچانا خواجہ لشکر مین گئے اور سب حال دریافت کر کے واپس آئے خدمت صاحبقران مین اور عرض کیا کہ یہ اسفندیار صحرانشین ہی ایک لاکھ سپاہ سے برائے کمک منیر جادو بموجب طلب منیر جادو آیا ہی یہ آگے کرگدن پر وہی سوار ہی منیر جادو نے جو پہچانا اپنے سرداروں سے کہا کہ جاؤ ہماری طرف سے اسفندیار کو سلام کہنا اور کہنا کہ تمکو منیر جادو نے طلب فرمایا ہی اپنے پاس سردار ادھر سے چلے اودھر اسفندیار نے اپنے لشکر کو صف آرا ہونے کا حکم دیکر خود بخدمت منیر جادو چلا راہ مین سرداروں سے ملا سرداروں نے منیر جادو کا پیام اسفندیار کو دیا اسفندیار اون سرداروں کے ہمراہ خدمت منیر جادو مین آیا بعد صاحب سلامت و مزاج پرسی کی اسفندیار نے منیر جادو سے کہا آپکا کیا حکم ہی آپ نے مجکو کس مطلب سے طلب کیا ہی آپ نے میرے آنے کی راہ بھی نہ دیکھی اور جنگ آغاز کر دی منیر جادو نے سب واقعہ بیان کیا اوسوقت اسفندیار نے کہا کہ آپ اپنے لشکر کو منع فرمائیے کہ وہ مقابلہ نکرے کیونکہ آپ لوگ فنون جنگ سے ماہر نہین ہین جو اوس طور سے مقابلہ کرین اگر ساحرون سے مقابلہ ہوتا تو یہ لشکر خوب لڑتا لہذا بیکار قتل کرانے سے کیا حاصل مین تو آگیا ہون حمزہ سے سمجھ لونگا اب آپ لوگ میرے جنگ و پیکار کا تماشہ ملاحظہ فرمائین دیکھیے مین کیونکر حمزہ کو اسیر کر لیتا ہون منیر جادو نے جواب دیا کہ کیا ضرورت ہی میرے ہی اہل لشکر گرفتار کر لین گے تم کیون زحمت کرو حمزہ اکیلا تو ہی ہان اگر اوسکا لشکر ہوتا تو اوسوقت مین مین تم سے کہتا اور تمکو زحمت دیتا ایک شخص کے لیئے کیا زحمت دون مین نے جو تمکو طلب کیا تھا تو یہ غرض تھی کہ حمزہ جو ادھر آئیگا تو مع لشکر کے آئیگا تو ہم اور تم ملکر حمزہ سے مقابلہ کرینگے چنانچہ اتفاق سے حمزہ اکیلا آیا خیر میرے اہل لشکر کافی ہین اسفندیار نے جواب دیا کہ مین نے اس خیال سے یہ امر نہین عرض کیا

کہ آپ لڑ نہیں سکتے ہیں بلکہ اس خیال سے عرض کیا کہ آپ فنون سحر سے آگاہ ہیں فنون جنگ سے واقف نہیں ہیں میں فنون جنگ سے آگاہ ہوں پس حمزہ جو چوٹ کھائیگا اور خواہ قتیل ہوگا خواہ اسیر تو فن جنگ میں آپکا سحر سے ہرگز ہرگز نہ خوف کھائیگا جب یہ اسفندیار نے کہا منیر جادو کا دل ہی یہ قصد تھا صرف دنیاداری کرتا تھا جوابدیا کہ اگر یہی تمھاری مرضی ہی تو خیر میں اپنے لشکر کو منع کرتا ہوں کہ حمزہ سے مقابلہ کرو اسفندیار نے کہا کہ میں لشکر کو جاتا ہوں اور حمزہ کو برائے مقابلہ طلب کرتا ہوں آپ مع لشکر کے ایک طرف کو صف آرا ہوں اور تماشہ ملاحظہ فرمائیں کہ کیونکر مقابلہ ہوتا ہی منیر نے یہ کلام اسفندیار کا سنکے قصد کیا تھا کہ لشکر کو منع کرے اور اسفندیار نے کیا تھا کہ اپنے لشکر کو روانہ ہو کہ لیکایک پھر صحرا سے تق گرد بلند ہوا جس نے سپہر دوار کو مکدر کردیا اور زمانہ تیرہ و تار ہو گیا اور وہ گرد بہت تیز آرہی تھی خلاصہ یہ کہ دامن گرد ہی صحرا میں آکر شگافتہ ہوا اول گرد سے سو نشان ایک لاکھ لشکر کی علامت کے پیدا ہوئے جنکے پھریروں پر تعریف عجائب نگار تحریر تھی اور سیاہ رنگ کے تھے ادھر سے طائران سحر برائے دریافت روانہ ہوئے ادھر سے ہرکارے ادھر کو روانہ ہوئے خواجہ بھی بموجب حکم صاحبقران روانہ ہو گئے لشکر اسفندیار سے بھی ہرکارے گئے صاحبقران و خواجہ و منیر جادو و اسفندیار نے دیکھا کہ وہ نشان لشکر ایک طرف آکر قایم ہوئے اونکے بعد جلوس سواری آیا بعد جلوس سواری کے پشت گینڈے پر ایک پہلوان قوی تن سوار پہلوؤں میں سرداران نامدار پس پشت لشکر بیشمار اسفندیار و منیر جادو نے پہچانا کہ یہ لاجورد دریا شگاف ہی اسفندیار نے منیر جادو سے کہا کہ کیا آپ نے لاجورد دریا شگاف کو بھی برائے کمک طلب کیا تھا منیر جادو نے کہا کہ ہاں طلب کیا تھا اسی خیال سے کہ حمزہ کے ہمراہ لشکر کثیر ہوگا لشکر ساحران سے ہم لوگ مقابلہ کرینگے اور غیر ساحروں کے لشکر سے تم لوگ اسفندیار نے جوابدیا کہ اب معلوم ہوا کہ یہ بھی آپکے طلب کیے ہوئے آئے ہیں منیر جادو نے کہا کہ انپر کیا منحصر ہی میں نے لاہور نیزہ باز و البرز کج کلاہ کو بھی طلب کیا ہی یقین ہی کہ وہ دونوں بھی مع لشکر کے آتے ہونگے ادھر خواجہ نے جا کر سب حال دریافت کیا اور خدمت صاحبقران میں آکر عرض کیا لاجورد دریا شگاف ایک لاکھ سپاہ سے برائے کمک منیر جادو آیا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ آیا ہی تو آنے دو ہمارا خدا مالک ہی خواجہ نے جوابدیا کہ یا صاحبقران آپ اکیلے کس قبل

مقابلہ فرمائیے گا صاحبقران نے فرمایا کہ پھر کیا کیا جائے یہ امر غیر ممکن ہی کہ مین ان لوگونکے سامنے
سے چلا جاؤن اتنے جو مرضی خدا کی جو اوسکو منظور ہوگا اوسکی ذات پر تکیہ کرو اور دیکھو کہ پردۂ غیب
سے کیا ظاہر ہوتا ہی اور خداوند کریم کیا دکھاتا ہی الممنیان رکھو راوی بیان کرتا ہی کہ اودھر لاجورد کے ہرکارون
نے لاجورد کو خبر کی کہ میدان مین لشکر منیر جادو سے اور حمزہ سے مقابلہ ہو رہا ہی اور اسفندیار مع لشکر
کے براے کمک آیا ہی یہ اوسکا لشکر شمال کی طرف صف آرا ہی اور وہ خود منیر کے پاس گیا ہی ملاقات کے
لیے اور اجازت لینے کے لیے لاجورد نے بھی اوس مقام پر پہونچکر ایک سمت اپنے لشکر کو صف آرائی کا
حکم دیا اور خود طرف منیر جادو کے چلا اودھر طاران سحر نے لاجورد کے آنے کی خبر منیر جادو
کو دی منیر جادو لاجورد کو دیکھ چکا تھا اوسی طور سے سردارونکو بھیجکر لاجورد کا بھی استقبال
کرایا لاجورد نے بھی آکر منیر جادو کو سلام کیا مزاج پرسی کی طلب کرنے کا سبب دریافت
کیا اوسنے سب حال کہا اور کہا کہ ابتو اسفندیار نے اقرار کیا ہی کہ مین حمزہ کو اسیر کرتا ہون آپ
اپنے لشکر کو منع فرمائیے کہ وہ حمزہ سے نہ لڑے لاجورد نے کہا کہ ای بھائی اسفندیار ہم اور تم شریک
ہوکر حمزہ سے مقابلہ کرین اسفندیار نے جوابدیا کہ حمزہ اکیلا ہی اکیلے سے مین اور تم شریک ہوکر مقابلہ کرون
اگر حمزہ کے ساتھ لشکر ہوتا تو کیا مضائقہ تھا لاجورد نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا اچھا یہ تو ہونا ضرور ہی
کہ دونون لشکر ایک ہو جائین اسفندیار نے کہا کہ کیا نقصان ہی یہ باتین کرکے لاجورد و اسفندیار
نے قصد کیا تھا کہ اپنے اپنے لشکر مین جائین اور لشکر مین پہونچکر ایک ہو جائین ایک ہی مقام پر خیمہ
وغیرہ برپا کرین کہ مشرق کی طرف سے گرد بلند ہوئی اور لاہور نیزہ باز مع ایک لاکھ پچیس ہزار سپاہ
کے آکر پہونچا سب نے اوسکو پہچانا خواجہ نے حال دریافت کرکے صاحبقران سے بیان کیا
لاہور نے اپنے لشکر کو صف آرائی کا حکم دیا خود منیر جادو کے پاس آیا خلاصہ یہ کہ اسنے بھی اوسی
طور سے تقریر کی اور منیر جادو سے ملاقات کرکے یہ تینون سردار اپنے اپنے لشکر مین آئے
خلاصہ یہ کہ یہ تینون لشکر ایک ہو گئے خیمہ وغیرہ برپا ہونے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ جب ان لشکرون
کی آمد شروع ہوئی تھی تو اہل لشکر منیر سحر کرنے اور لڑنے سے باز رہے تھے اور ایک طرف سمٹ کر
ہو گئے تھے اور اون لشکرون کی آمد کا تماشہ دیکھ رہے تھے اسی سبب سے جنگ و پیکار موقوف تھی
صاحبقران بھی شمشیر بکف بہت ہوشیار کھڑے ہوئے تھے آمد لشکر ملاحظہ فرما رہے تھے راوی بیان کرتا ہی

کہ جب یہ تینون سردار منیر جادو سے ملاقات کرکے اپنے اپنے لشکر کو چلے گئے اور ایک ہو گئے یعنی یہ سب لشکر ایک مقام پر اوترے ایک سمت صف آرا ہوئے اوسوقت منیر جادو نے اپنے اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ اب تم لوگ حمزہ سے نہ مقابلہ کرو چلے آؤ یہ لشکر جو آئے ہین مقابلہ کرینگے اور لڑینگے تم اطمینان رکھو یہ لوگ تم لوگون کے گرفتار سبب سے گرفتار نہ ہونگے کیونکہ تم ساحر ہو اور سحر انپر اثر نہین کرتا ہی تم فنون جنگ سے ماہر نہین ہو قتل ہوتے ہو تم ایک طرف کو صف آرا ہو جاؤ اور ان لوگون کی جنگ وپیکار کا تماشہ ملاحظہ کرو یہ حکم دینا تھا کہ اہل لشکر منیر جنگ وپیکار سے عاجز تھے اوس سبب سے کہ وہ جانین لڑا لڑا کر سحر کرتے تھے اور لڑتے تھے مگر اونکے بنائے سے کچھ نہ بنتا تھا قتل ہوتے تھے بادشاہ کے حکم سے ناچار تھے جنگ سے انحراف نکر سکتے تھے جانین برباد کر رہے تھے اور لڑ رہے تھے یہ حکم پاکر اونکی جان مین جان آئی اور ایک مرتبہ یہ سب صاحبقران کے سامنے سے ہٹ گئے اور عقب منیر جادو آکر صف آرا ہوئے صفین باندھ لین صاحبقران کو بھی مہلت ملی صاحبقران نے بھی اپنے کو آراستہ کیا مگر یہ امر ہی کہ صاحبقران پیدل ہین اور پیدل مقابلہ کر رہے ہین ساحرون سے ذرا بھی خوف نہ تھا نہ ان لشکرون کے آنے سے ہراس ہوا اوسی طور سے با حواس ہین خواجہ برابر کھڑے ہوئے ہین جب لشکر منیر جادو میدان جنگ ترک کرکے اور مقابلہ صاحبقران سے علیحدہ ہو کر پس پشت منیر جادو صف آرا ہو چکا اوسوقت منیر جادو نے ایک ساحر سے کہا کہ تم جاکر اسفندیار سے کہو کہ بادشاہ نے کہا ہی کہ ہم نے تمہاری خواہش کے بموجب اپنے لشکر کو جنگ وپیکار سے روک لیا اب تم حمزہ سے مقابلہ کرو اور حمزہ کو اسیر کرکے ہمارے حوالے کرو وہ ساحر اسفندیار کے پاس آیا یہان لشکر اسفندیار ولاجورد ولاہور کی صف بندی ہو چکی تھی اور اسفندیار نے قصد کیا تھا کہ اپنے لشکر سے کسی سردار کو براے مقابلہ صاحبقران روانہ کرون کہ اوس ساحر نے منیر جادو کا پیام دیا اسفندیار نے جواب دیا کہ کہدینا آپکے فرمانے کی ضرورت نہین ہی مین خود سردارونکو حکم دیچکا ہون کہ حمزہ کو اسیر کر لو چنانچہ وہ سردار براے گرفتاری حمزہ میرے حکم کے بموجب روانہ ہو چلے تھے کہ انکا پیام پہونچا ہین مین نے جواب سے اقرار کیا ہی اوسکے خلاف کبھی نہ ہوگا وہ ساحر یہ جواب پاکر منیر جادو کے پاس آیا اور اسفندیار نے جو پیام دیا تھا وہ بیان کیا منیر جادو جواب سنکے خاموش ہو رہا اودھر اسفندیار نے ایک سردار سے کہا کہ تو جاکر حمزہ کو پکڑ لا یا قتل کر دہ

سردار یہ حکم پاکر فوراً مرکب کو مہمیز کر کے میدان مین آیا اور آواز دی کہ ای حمزہ تو نے بہت سر اوٹھایا ہی
کیا ساحرون سے لڑرہا تھا اور اونکو قتل کر رہا تھا جو کہ سوائے سحر کے فن جنگ سے آگاہ نہ تھے اونکو تو قتل
کر رہا تھا اگر بہادر ہی تو مردان عالم سے آکر مقابلہ کرتا کہ کچھ ہنر جنگ تیرے ظاہر ہون اور مزا مقابلہ کا
حاصل ہو یہ جواوس نے پکار کر کہا تو صاحبقران تلوار علم کیئے ہوئے اوسکے سامنے تشریف لائے فرمایا
کہ کیا لاف وگذاف بکتا ہی تیری بہادری اور شجاعت و جوانمردی ولیاقت اسی امر سے ظاہر ہی کہ تو مرکب
پر سوار ہی اور مجکو برائے مقابلہ طلب کرتا ہی تجکو شرم نہین آتی ہی کہ مین کیا مقابلہ کرون میرا حریف پیدل ہی
پس اگر دعوی شجاعت ہی تو مرکب پر سے اوتر کر مجھ سے مقابلہ کر یہ جو صاحبقران نے فرمایا اوسکو غصہ آگیا
اور غیرت نے گوارا نہ کیا کہ مین مرکب پر سوار رہون جلدی سے مرکب پر سے کود پڑا صاحبقران کے
رو برو آکر کہا کہ ای حمزہ وار کر صاحبقران نے فرمایا کہ اپنا یہ طریقہ نہین ہی پہلے تو وار کر پھر مین بھی وار
کرونگا اگر خداوند کریم تیری ضرب سے مجکو بچائیگا اوسنے کہا کہ معلوم ہوا تیری قضا آئی ہی یہ کہکر
اوسنے نیزہ کا وار کیا صاحبقران نے سنان نیزہ سے اپنے کو بچا کر ڈانڈ پر ہاتھ ڈالدیا اور نیزہ اوسکے
ہاتھ سے چھین لیا اور مثل نیشکر کے توڑ کر پھینکدیا اوسنے برہم ہو کر تلوار میان سے لیکر وار کیا صاحبقران
نے بازو بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار بھی چھین لی اور کمر زنجیر پکڑ کر اوسکو اوٹھا لیا اور سر سے بلند
کر کے فرمایا کہ شناخت پروردگار مین کیا کہتا ہی اوسنے کلمہ سخت کہا پس صاحبقران نے اوسے زمین
پر دے مارا کہ وہ لقش زمین ہو گیا استخوان اوسکے سرمہ سا ہو گئے یہ حال دیکھکر اوسکا بھائی لشکر
اسفندیار سے اجازت لیکر آیا اوسکو بھی صاحبقران نے قتل کیا اسی طور سے پندرہ پہلوانون
کو دم بھر مین صاحبقران نے واصل جہنم فرمایا یہ رنگ دیکھکر اسفندیار کے حواس جاتے رہے
اور لاچار دولہا ہو رہے باہم صلاح کی کہ اگر حمزہ سے فرداً فرداً مقابلہ کیا جائیگا تو ہمارا کل لشکر کام
آئیگا اور حمزہ سے کوئی عہدہ برا نہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ حمزہ کو چارون طرف سے گھیر کر پکڑلو
تین لاکھ کا لشکر ہی اگر ایکمرتبہ چارون طرف سے حملہ کریگا تو حمزہ عاجز ہو جائیگا اور گرفتار ہو جائیگا
حمزہ کس کس کو اکیلا جواب دیگا آخر کو عاجز ہو کر اسیر ہو جائیگا یہ جو رائے ہوئی سب نے اس رائی
کو پسند کیا پس ہر ایک نے اپنے لشکر کے لوگون مین کہا کہ حمزہ کو چارون طرف سے گھیر لو کسی
کیطرف جانے نہ دینا اسیر کر لینا یہ حکم دیا تھا کہ تینون لشکرون کے اہل لشکر پیدل وسوار لینا لینا

لیکر چارون طرف سے صاحبقران پر حملہ آور ہوئے یہ تینون سردار بھی تھے یعنی لاہور و لاجورد
واسفندیار جبکہ خود افسر سپاہ چلے تو سردارون کی کب یہ طاقت تھی کہ وہ حملہ نہ کرتے راوی بیان
کرتا ہی کہ اس طور سے صاحبقران و خواجہ تلوارون و نیزون مین گھر گئے تھے کہ جیسے شیر نیستان کے
جنگل مین گھر جاتا ہی جدھر یہ دونون بزرگوار نگاہ اوٹھا کے دیکھتے تھے سوائے تلوارون و نیزون کے
دوسری شی نظر نہ آتی تھی ڈھالون کی سیاہ بدلی چھائی ہوئی تھی تلوارون کی برق کوند رہی تھی پہلوان
رعد آسا گرج رہے تھے مرکبون کے ٹاپون کی صدا سے جنگل لرز رہا تھا خاک اوڑ رہی تھی غبار
بلند تھا زمین معرکہ ہل رہی تھی سنیسر جادو ستا اپنے لشکر کے یہ تماشا دیکھ رہا تھا راوی بیان کرتا ہی
کہ ان کافرون نے جو اس طور سے چارون طرف سے صاحبقران پر حملہ کیا چونکہ صاحبقران
نے ان پہلوانون کو جو قتل کیا تھا انکے مرکبون مین سے جو مرکب عمدہ تھا اوسکو اپنی سواری کے
لیے پسند فرمایا تھا اوسپر سوار ہو کے مقابلہ فرما رہے تھے یہ نرغہ کفار کا جو دیکھا اور ملاحظہ فرمایا کہ
سب نے ملکر ایک مرتبہ میرے اوپر حملہ کیا ہی جنگ مغلوبہ کا سامان نظر آتا ہی یا یزدان پاک کہکر قوت
سلیمانی عمل کر کے مرکب کو مہمیز کیا اور کفارون پر جا پڑے اور لڑنے لگے شمشیر زنی کرنے لگے خواجہ
بھی برابر لڑ رہے تھے میدان جنگ میں ایک شور قیامت خیز برپا ہی صاحبقران نے ایک تلاطم لشکر کفار
مین ڈالدیا ہی خون کا ہر طرف مینہ برس رہا ہی سر مثل اولون کے گر رہے ہین بازار مرگ گرم ہی یہ
شمشیر صاحبقران کا رنگ ہی کہ مثل برق کے چمک چمک کر سرون پر گرتی تھی کشت حیات کفار کو
مسمار کر رہی تھی آب تیغ سے ہر طرف طوفان برپا تھا شعلہ ہائے تلوار صاحبقران سے ناری
جل رہے تھے ہر سمت آگ لگی ہوئی تھی شعلہ بلند ہو رہے تھے ایک تیز نے آفت برپا کی تھی جس طرف
صاحبقران مرکب کو ڈپٹ کر جا پڑتے ہین کفار مثل روباہ کے بھاگ کھڑے ہوتے ہین صاحبقران
مثل غضنفر ان کے جھپٹ جھپٹ کر لڑ رہے ہین اس طور سے کہ جیسے شیر غضبناک مجمع روباہ میں گھس جاتا
ہی اور حملہ کرتا ہی اور روباہ اوسکے حملے سے بھاگتے ہین صاحبقران تو اس طور سے لڑ رہے ہین اسفندیار
وغیرہ لشکر والون کو ترغیب دلا رہے ہین کہ گھیر کر لیا ہی اگر وہ چار سو ہلاک ہو جاؤ گے بہادرو لہذا
یہی کام ہی تم لاکھون ہو اگر ہلاک بھی ہو گئے تو کیا کمی ہوگی وہ دو ہین اگر یہی شخص پھر قالب ڈالو گے
تو بھی ان کا کام تمام ہو گا ہمت کو ہار دو مار لو اگر یہ سب ملکر حملہ کرو اور پکڑ لو جانے نہ دو اس طور سے

افسردون نے کہا سب اہل لشکر پھر حملہ آور ہوئے اور تیر سنان و نیزہ لگانے لگے پھر طوفان آب تیغ بلند ہوا کشتی حیات گرداب بلا مین مبتلا ہوئی صاحبقران نے پھر تلاطم ڈالا یا قتل کرنا شروع کیا دو ہی ایک حملہ مین لشکر کے حواس جاتے رہے اور پانون اوٹھ گئے یہ حال جو اسفندیار و لاجورد لاہوری نے لشکر ونکا دیکھا باہم صلاح کی کہ لشکر کے لوگ حمزہ کے حملہ کی تاب نہین لاسکتے ہین اگرچہ حمزہ اکیلا ہی مگر جب حملہ کرتا ہی لشکر کے پاؤن اوٹھ جاتے ہین پس صلاح یہ ہی کہ ہم اور تم ملکر حمزہ کو گھیر کر پکڑ لو لشکر کے لوگون سے نہ پکڑا جائیگا حمزہ واقعی بڑا بہادر و جری ہی اس سے کوئی نہین لڑسکتا ہی سواے ہم لوگون کے اون دونون نے کہا کہ چلو جس طور سے ہو حمزہ کو اسیر کرلیں تینون باہم صلاح کرکے اور مرکب اوٹھاکے چلے للکارتے ہوئے کہ آؤ حمزہ کہان ہین روبہ کے پیادون سے مقابلہ کر رہا ہی اور کیا قتل کر رہا ہی مردان عالم سے مقابلہ کرو اور حملہ ہمارا روک تو جانین یہ تو ادھر سے چلے اودھر صاحبقران بھی اہل لشکر کو قتل فرماتے ہوئے انکی طرف چلے ابھی سامنا نہین ہوا تھا کہ ایک مرتبہ آسمان پر سیاہ ابر نمودار ہوا وہ ابر اس مقام پر آکر قایم ہوا اوس ابر سے پانچ تخت پیدا ہوئے اب جو صاحبقران و خواجہ نے دیکھا تو اون تختون پر سرداران اسلام کو سوار دیکھا اودھر میر جادو نے بھی دیکھا کہ حمزہ کے مددگار آگئے کیونکہ اسکو خبر ہوگئی تھی کہ فلان فلان ساحرون نے حمزہ کی شراکت کی تھی یہ دیکھکر اپنے سپہ سالار سے کہا کہ اب بڑی خرابی ہوئی کہ حمزہ کے مددگار اور سردار آگئے معلوم ہوتا ہی کہ ان لوگونکو اس معرکہ کی خبر ہوگئی اب کشت و خون حد درجہ کا واقع ہوگا اب سحر و ساحری کا مزا اوٹھے گا اب ہمکو لازم ہی کہ ہم بھی اپنے مددگارون کی کمک کرین سپہ سالار نے جواب دیا کہ ضرور میر جادو نے اپنے لشکر سے پکار کر کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ ادھر آؤ جنگ و پیکار ہو کیونکہ اب ساحرون سے مقابلہ ہوگا اپنے اپنے حربہاے سحر سنبھالو اور یہ جو ساحر براے کمک حمزہ آئے ہین انکو گھیر لو اور مددگارون کے آنے تک ان سبکو مار لو یہ جانے نہ پائین اگر حمزہ کا لشکر آگیا تو پھر بڑی خرابی ہوگی اور معرکہ عظیم سے سامنا ہوگا اودھر وہ سردار جو کہ مہرہ کی آواز سنکے تختہاے سحر پر سوار ہوکر چلے تھے وہ جو یہان آکر پہونچے اونھون نے جو بلندی پر سے خیال کیا تو صاحبقران اور خواجہ کو لاکھون سے لڑتے ہوئے دیکھا بالاے ہوا سے جو سحر کیا جسقدر لوگ قریب حمزہ صاحبقران تھے اور صاحبقران پر حملہ کر رہے تھے سب کے ہاتھ پاؤن بیکار ہوگئے اور ہیبت سے ہلاک ہوکر گرے سر اونکے اوڑ گئے یہ بھی یہ دیکھکر اور یہ خیال کرکے کہ انکو کس نے ہلاک کیا ضرور یہ کسی ساحر کا کام ہی کہ اوسنے سحر کیا ایک مرتبہ اسقدر لوگ ہلاک ہوگئے سر

ادھر صاحبقران نے طرف آسمان کے دیکھا تھا اپنے سردارونکو تختہائے سحر پر سوار پایا خواجہ سے
فرمایا کہ ای خواجہ ان سردارونکو کیونکر اس معرکہ کی خبر ہوئی جو یہ لوگ یہان آکر یہ اونھون نے برا کیا کہ بدون
میری اجازت کے کفار پر سحر کیا میرے طریقہ مین فرق آیا کیونکہ یہ امر خلاف شجاعت ہے کہ غیر ساحرون سے
ساحر لڑین اور اون پر حملہ کرین اگر ہم ایسا کرین تو تم مین اور کفار مین کس امر کا فرق رہے اور کیونکر اسلام و
کفر سمجھا جائے انکو منع کرو کہ جب تک ساحر لشکر کفار کے نہ لڑین اوسوقت تک یہ لوگ بھی سحر نہ کرین ورنہ
ہمارے خلاف ہوگا ہم ناخوش ہونگے خواجہ نے جواب دیا کہ انکو کیونکر منع کیا جائے وہ تو بالائے ہوا مین
راوی بیان کرتا ہے کہ ان ساحرون نے آتے ہی جو سحر کیا اور یہ کفار ہلاک ہوئے اب اوس مقام پر کوئی
نہین ہے صرف صاحبقران و خواجہ ہین جو یہ باتین ہو رہی تھین کہ وہ سردار آکر پہونچے صاحبقران
کو سلام کیا صاحبقران نے اونکی طرف ملاحظہ فرما کے فرمایا کہ تم لوگون نے بہت بیجا حرکت کی کہ جوان
لوگونکو سحر کرکے ہلاک کیا یہ امر بالکل ہماری مرضی کے خلاف ہوا ہان اگر ساحر ہوتے اور وہ سحر کرتے ہوتے
تو کیا مضائقہ تھا تم بھی سحر کرتے غیر ساحرون پر سحر کرنا زیبا نہ تھا اب ایسی حرکت نہ کرنا ہان تم مین جو ساحر
ہو وہ لڑے اوسکو لڑنے کی اجازت ہے جسوقت اوس طرف سے ساحر حملہ کرین اوسوقت تم بھی حملہ کرنا
اوس حالت مین کوئی مضائقہ نہین ہے اون سب نے عرض کیا کہ بہت خوب ہمارے قصور کو معاف
فرمائیے راوی بیان کرتا ہے کہ یہ سردار جو آئے ہین یہ قریب ایسے سردارون کے ہین انمین چالیس ساحر ہین
اور چالیس غیر ساحر جو کہ ساحر تھے وہ تو ایک طرف صف باندھ کر کھڑے ہوگئے کیونکہ انھون نے سحر کرکے
کفار کو ہٹا دیا تھا اور ایک سمت کو بالکل کفارون سے صاف و پاک کر لیا تھا اس غرض سے کہ شاید لشکر
آئے تو اسی طرف کو صف آرا ہو ساحران لشکر اسلام تو صف باندھ کر کھڑے ہوئے اور غیر ساحر جو تھے وہ
تلوارین علم کرکے گرد صاحبقران مستعد کارزار ہوئے اودھر اسفندیار وغیرہ نے جو دیکھا کہ حمزہ کے
مددگار آگئے اور اونکے آتے ہی ہمارے لشکر کے لوگ ایسے کچھ خائف ہوئے کہ حمزہ کے گرد سے ہٹ
گئے اور لڑنے سے دست بردار ہوئے ہاتھ روک لیئے حملہ کرنے سے عاجز ہوئے تو اون نے آکر حملہ
کیا نہ لڑے صرف یہ کیا کہ ایک طرف اپنی صف بندی کی اور ایک سمت کو اپنا قبضہ کر لیا لاجورد سے کہا
کہ یہ لوگ بڑے ہوشیار ہین کہ آتے ہی کیسا بندوبست کیا کہ لشکر لے اوترے اور خیمہ
وغیرہ برپا ہونے کا بندوبست کر لیا اور ہمارے لشکر کے لوگ ایسے بزدل اور بودے تھے کہ ابھی گھبرا گئے

اتنے ہی بھاگ کھڑے ہوئے اور راہ انکو جگہ دیدی خیر اسکو جو ہوا سو ہوا وزرا ان سبکو پھر ترغیب دلائی
جائے تاکہ یہ اونکو گھیر کر مار لین ابھی کوئی ایسا نقصان نہین ہوا ہی خدا پرست تھوڑے سے ہین اگر
اسی طور سے کمک آگئی تو پھر بڑی خرابی ہوگی اس معرکہ کو طول ہوگا گو فتح ہماری ہی ہوگی مگر لاکھون کا
کھیت ہوگا یہ سنکے آجورد وغیرہ نے اپنے اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ تم لوگ کیسے بیچ دلے ہو اور کیسے
مرد ہو کہ حمزہ کی کمک جو آئی تو سب کے سب ہٹ آئے یہ نکیا کہ اونکو حمزہ تک نہ آنے دیتے اوسی
مقام پر روک لین پس بہتر یہ ہی کہ ان سبکو مار لو یہ کہنا تھا کہ پھر لشکر صاحبقران پر حملہ کیا اب
کیا ہوتا ہی یہ چالیسون سردار ہمراہ صاحبقران کے لڑنے لگے برابر سے چالیس تلوارین برسنے لگین
سر اڑنے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ یہ لوگ لڑ رہے تھے اودھر منیر جادو کو بھی جوش آگیا اپنا لشکر
ہمراہ لیکر سحر کرتا ہوا چلا سرداران اسلام نے جو کہ ساحر تھے اور صاحبقران کے حکم سے الگ
کھڑے ہوئے تھے یہ معرکہ جو دیکھا کہ اب منیر جادو اپنے لشکر کو لیکر چلا اور اوسکا قصد ہی کہ سحر
کرے ان پر ساحر بھی ترنج و نارنج لیکر طرف لشکر منیر کے چلے آپسمین سحر ہونے لگے ساحران ملازم اسلام
نے لشکر منیر جادو کو روکا باہم ترنج و نارنج چلنے لگے سحر کی بوچھار ہونے لگی ایکطرف ساحرون سے
مقابلہ ہو رہا ہی ایک طرف غیر ساحرون سے بازار مرگ گرم ہی کاسہ سر مثل کاسہ گلی کے ٹھوکرین
کھا رہے ہین لاشون کا انبار سرون کا ڈھیر ہر طرف لگا ہوا ہی لاشون سے میدان جنگ بھرا ہوا ہی
سر و گردن کے ہر سمت انبار ہین لاشون کے پشتے بندھے ہوئے ہین بڑے غضب کی تلوار چل رہی ہی سحر باری
ہو رہی ہی گو اہل اسلام بہت قلیل تھے یعنی چالیس غیر ساحر ہین اور چالیس ساحر ہین مگر انھون نے
دونون لشکرون مین تلاطم ڈالدیا ہی ساحرون نے لشکر ساحران مین اور غیر ساحرون نے لشکر غیر ساحران
مین صاحبقران بھی لڑ رہے ہین یہان تہلکہ مچا ہوا تھا کفار نرغہ کرکے اہل اسلام پر جاتے تھے مگر
پسپا ہوتے تھے اسفندیار وغیرہ نعرہ کرکے اہل لشکر کے دل بڑھا رہے تھے اودھر منیر جادو خود بھی
سحر کرتا ہی اور اوسکے سردار بھی اور لشکر کو بھی لڑنے کی اور سحر کرنے کی ترغیب دے رہا ہی اوس صحرا مین
قیامت خیز آفت انگیز معرکہ پڑا ہوا ہی ہر طرف سامان رستخیز کے آثار ہین گرد بلند ہو رہی ہی برق شمشیر
چمک چمک کر خرمن حیات پر گر رہی ہی اور سمار کر رہی ہی سر تن اون سے برس رہے ہین خون کا دریا
بہ رہا ہی عجب ہنگامہ قیامت برپا ہی لشکرون مین تلاطم ہی کوئی صورت مفر کی نظر نہین آتی ہرگز

کہان تک اہل اسلام انکے حملون کو روکین ہم دہ لاکھون اور یہ قلیل قریب تھا کہ اہل اسلام کے پاؤن اوٹھ جائین کہ آسمان پر باجون کی صدا آئی اور ابر گلنار رنگ و سوسنی رنگ کے پیدا ہونے لگے وہ ابر آکر اوسی صحرا مین قائم ہونے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ وہ لشکری جو کہ بموجب اپنے سردارون و افسرون کے حکم کے براے کمک چلا تھا سیماے بلند آواز و سوسن جادو و واعظم جادو و دختر سیماے بلند آواز تو جلدی مین راہ بھول گئے اور بھٹک کر اور کسی طرف نکل گئے سرداران لشکر کو حکم دیے گئے تھے کہ مع لشکر کے بہت جلد دربند شہریہ مین اپنے کو پہونچاؤ کیونکہ وہان حمزہ صاحبقران سے اور کفار سے مقابلہ ہو رہا ہی وہان پہونچکر جلد کمک کرو حمزہ صاحبقران کی ہم تم سے قبل پہونچے جاتے ہین اور جاکر لڑائی کو روکتے ہین بہت جلد آنا وہ سب سردار تو چلے تھے بسبب جلدی اور تیزی کے راہ فراموش کیے اور طرف نکل گئے وہ لشکر جو چلا بموجب حکم کے مع خیمہ و خرگاہ کے اونکے سامنے چل کھڑا ہوا تھا وہی لشکر اب آکر پہونچا یہ لشکر سات لاکھ کا ہی اسمین ساحر و غیر ساحر بھی ہین جو کہ غیر ساحر ہین اونکو ساحر تختون پر سوار کیے ہوے اور سخت سحر سے اوڑاتے ہونے لیے چلے آتے تھے اشقر دیوزاد بھی ان سردارون کے ہمراہ تھا ہزارون تخت ایسے تھے کہ جسپر مرکب اہل لشکر کے تھے اشقر ایک تخت سحر پر تھا اوسکا جانا بھی تھا کیونکہ خواجہ نے اشقر دیوزاد سے زبان جنی مین کہا تھا کہ تم لشکر کو جاؤ مین تمھارے آقا کی تلاش مین جاتا ہون جب صاحبقران ملجائینگے تو مین ان سردارون کو مع لشکر کے طلب کرونگا یہ تمکو بھی اپنے ہمراہ لیتے آئینگے پس اشقر دیوزاد خواجہ کے کہنے سے اون سردارون کے ہمراہ لشکر مین آیا تھا اگر خواجہ یہ نہ کہتے تو کسی کی بھی مجال تھی کہ اشقر کو اوس مقام سے لیجاتا بدون صاحبقران کے تشریف لائے اس سبب سے اشقر دیوزاد خواجہ کے کہنے سے اون سردارون کے ہمراہ تھا پس وہ ابر بہان آکر شق ہوا اور اوس ابر سے لشکر پیدا ہونے لگا اہل لشکر اسلام نے جو دیکھا کہ صاحبقران سے اور کفار سے مقابلہ ہو رہا ہی ایک طرف ساحرون سے ساحر لڑ رہے ہین اور ایک سمت غیر ساحرون سے معرکہ پڑا ہوا ہی مگر سب اہل اسلام کھڑے ہوئے ہین ان سب سرداران اسلام و اہل لشکر نے بالاے ہوا سے آواز دی کہ اے کافران بد غالب کہان جاتے ہو ہم آپہونچے تمنے برا فریب کیا تھا کہ ہمارے آقا کو فریب دیکر پکڑ لیا تھا خداوند کریم خواجہ سلامت کا بھلا کرے

کراونھون نے ڈھونڈھ کر نکالا اور ہمکو بھی آگاہ کیا ورنہ تم تو اپنا کام کر چکے تھے اب کیا ہوتا ہے کیسے
بودے ہو کہ غضب کرتے ہو یہ بھی کوئی طریقہ ہی پس معلوم ہوا کہ تم سب نامرد ہو خیال تو کرو کہ دو
آدمیونکو اسقدر ساحرون وغیر ساحرون نے گھیرا ہی شرم بھی نہین آتی ہی اب ہم آپہونچے ہین
اب دیکھتے ہین کہ تم لوگ کیونکر یہان ٹھہرتے ہو یہ جوان سب نے تعریف کی اور جلدی جلدی
تخت ہوا پر سے اوتارنے لگے اور زمین پر آئے صاحبقران و خواجہ لڑ رہے تھے اجازت کس سے
لیتے لشکرون پر جا پڑے ساحر لشکر ساحران پر اور غیر ساحر لشکر غیر ساحران سے لڑنے لگے اب تو
ہر طرف تلوار و خنجر چلنے لگا بازار مرگ گرم ہو گیا ملک الموت روحین قبض کرنے لگے خون برسنے
لگا انبو مینہ جادو بھی لڑنے لگا اور سحر کرنے لگا اب ہر طرف بازار رستخیز گرم تھا بارش خدنگ
و نیزہ کی رہی تھی صداے ہلکشل و ہزن ہر طرف بلند تھی پہلوانان رعد آواز گرج رہے تھے
برق شمشیر کوندہ کوندہ کر خرمن حیات کو تباہ کر رہی تھی سم ہاے مرکبان سے خاک اڑ رہی
تھی راوی بیان کرتا ہی کہ لشکر اسلام جو آیا تھا وہ مسلح و مکمل تھا پس زمین پر اترتے ہی گھوڑون پر سوار
ہو ہو کر لڑنے لگے ایک ساحر نے جلدی سے اشقر دیوزاد صاحبقران کے پاس پہونچا دیا اور
لشکر کے آنے سے آگاہ کیا اب صاحبقران اشقر پر سوار ہو کر لڑنے لگے جب خواجہ کو یہ معلوم
ہوا کہ کل لشکر آگیا اب خواجہ کو اطمینان ہوا اور اب خواجہ اور فکر مین مصروف ہوئے خواجہ نے
دل مین کہا کہ ای عمرو اب وہ فکر کر کہ جسمین کوڑی دو کوڑی کا نفع ہو اب لشکر اسلام آگیا ہی
کہ اب کوئی مقام خوف نہین ہی دوسرے کچھ سردار حمزہ کے قریب بھی آگئے اب حمزہ پر
کوئی ہاتھ نہین اوٹھا سکتا ہی تم کچھ اپنے معاش کی فکر کرو عرصہ ہوا ہی کہ تم نے کچھ پیدا نہین کیا ہی
یہ خیال کر کے خواجہ دل مین ایک طرف کو چل کھڑے ہوئے راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے یہ
تدبیر کی تھی کہ سو سو پچاس پچاس کافرون کی لاشون کو ایک جا کیا پہلے اونکی کمر ٹٹول کر جو
کچھ ملا نکال لیا اوسکے بعد اوسپر ایک جھنڈی لگادی کہ ان مال خواجہ عمرو جسکی کمر سے کچھ نہ نکلا
ایک ٹھوکر ماری اور کہا کہ تجکو مرنا کیا ضرور تھا جو تیرے پاس کچھ نہ تھا تو برادنی ہی کہ تیرے باپ سے
کچھ نہین نکلا تیرا نہ یہان ٹھکانا ہی نہ وہان تو بیکار مرا بلکہ لوسکا کمربند کھول کر تھوک دیا اور چل کھڑے
ہوئے اب خواجہ تو اس فکر مین مصروف ہوئے اور لوٹ مار کرنے لگے اب لشکر اسلام سے اور کفار

مقابلہ ہونے لگا ہر طرف بازار مرگ گرم ہے خون برس رہا ہے دریاے خون روان ہے اب ہر طرف تلوار چل رہی ہے کسی مقام پر خنجرون کی چقاچاق بلند ہے کسی جگہ گرزون سے مقابلہ ہو رہا ہے صداے تراق تراق سے گوش گردون کر ہوئے جاتے ہین اب یہ جو اسفندیار ولاجورد ولاہور اور انکے افسران لشکر نے دیکھا کہ حمزہ کی کمک آگئی اور کل لشکر حمزہ کا اس معرکہ کی خبر پا کر آگیا اور ہمارے لشکر سے لڑ رہا ہے بس انھون نے بھی تلوارین علم کین اور لڑنے لگے ادھر میر جادو سے اور اوسکے اہل لشکر سے اور ساحران اسلام سے سحر بازی و شعبدہ بازی نیرنگ سازی ہونے لگی شعلہاے سحر بلند ہونے لگے ہر طرف آگ برسنے لگی ابر سحر آ آ کے قایم ہونے لگے اون سے عقرب و مار برسنے لگے برقہاے سحر چمک چمک کر گرنے لگین نارے جل جل کر فی النار ہونے لگے خون کے دریا جاری ہوے سر اوسمین مثل حبابون بہتے نظر آنے لگے ہر طرف شور و غل مچانے لگے ساحرون کے مرنے کی علامت بلند تھی کبھی تاریکی ہوگئی کبھی روشنی یہ آوازین آرہی تھین کہ کشتی میرا نام ہے فلان جادو بود سیاہ آندھیان اوٹھ رہی تھین زمین ہل رہی تھی صحرا کو زلزلہ تھا ایک حشر برپا تھا وہ میدان جنگ نمونہ میدان حشر کا تھا ہر ایک کو اپنی جان کی پڑی تھی جو بہادر و منچلے تھے وہ بڑھ بڑھ کر لڑ رہے تھے جو نامرد و بودے تھے وہ راہ فرار تلاش کر رہے تھے بہادرون کے جسمون پر گلہاے زخم کھلے ہوئے تھے مرغ اوڑ اوڑ کے طایر جان کا شکار کر رہے تھے سب صیاد اجل کے پھندے مین آگئے تھے اسیر دام اجل ہو رہے تھے شہباز اجل کے شکار تھے بہادران عالم کس جوانمردی و بہادری سے لڑ رہے تھے زاغ کمان چلا رہے تھے ہر طرف زخمون کے گل کھلے ہوئے تھے زخمون سے وہ صحرا نمونہ لالہ زار ہو رہا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ لالہ کا کھیت ہے جدھر نگاہ اوٹھ جاتی تھی سواے تیر و تبر کے دوسری شے نظر آتی تھی نشان لشکر بلند تھے پھریرے اونکے کھلے ہوئے تھے ہوا سے اوڑ رہے تھے بیرقین لہرا لہرا اوڑتی تھین صداے بزن و بگش بلند تھی لہو کی ندیان بہ رہی تھین بازار مرگ گرم تھا ملک الموت بیکار کہان تک روحین قبض کرین ایک کی روح قبض کی سینکڑون مر کر گرے اونکی روح قبض نہ کرنے پائے تھے کہ اور دو سو بسمل نظر آئے مجروحون کے کراہنے کی صدا آرہی تھی کوئی پڑا ہوا خاک پر ایڑیان رگڑ رہا تھا کوئی مانند مرغ بسمل کے تڑپ رہا تھا کسیکا وقت جان کندنی تھا کسیکا ہنگام نزع تھا کوئی تڑپتا تھا کوئی خاک پر پڑا تھا کوئی سسک رہا تھا کوئی دم توڑ رہا تھا

کسی کے پاؤن نذارد تھے کسی کے پہونچے سے ہاتھ قلم تھے کسی بہادر کا سر تن پر نہ تھا دھڑ خاک پر پڑا تھا کسی غازی کا نشانہ نشان نہ تھا کوئی عروس مرگ سے ہمکنار تھا کوئی اجل کا فتراک پر پڑا خواستگار تھا کسی کو اپنے ہلاک ہونے کا صدمہ تھا پڑا دم سرد بھر رہا تھا کسی کی فرط عطش سے زبان نکل آئی تھی وہان پر کوئی نہ تھا کہ جس سے پانی طلب کرتے خلاصہ یہ کہ اوس جنگل مین عجب طرح کا معرکہ پڑا تھا بھائی کو بھائی کی خبر نہ تھی بیٹا باپ کا دشمن ہو رہا تھا باپ فرزند کا قاتل تھا کوئی پکار رہا تھا کہ مارون ادھر آؤ مجھ نیم جان کی خبر لو کون سنتا ہی جو خبر لے عجب عالم ہراس و یاس تھا ہر ایک بدحواس تھا لشکر اسلام جو کہ آیا تھا آتے ہی جنگ و پیکار مین مصروف ہو گیا نہ یہ اہل لشکر نے خیال کیا نہ سردارون نے کہ ہمارے افسر اعلے و بادشاہ جو ہم سے قبل چل کھڑے ہوئے تھے وہ بھی آکر پہونچے یا نہین اگر آئے تو کس طرف لڑ کر رہے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ حکیم اقلیموس بھی ایک طرف کو شمشیر زنی کر رہے تھے یہ صرف حکیم ہی نہ تھے بلکہ فنون جنگ سے بھی خوب ماہر تھے کفار کشی مین مصروف تھے جب یہ لشکر آگیا اور صاحبقران کو معلوم ہو گیا کہ کل لشکر ساحران و غیر ساحران اس مقام پر پہونچ گیا ہی اس معرکہ کی خبر پا کر تو صاحبقران جنگ رستمانہ و دلیرانہ فرما رہے تھے یا اب تھم گئے اور صرف ایک ہاتھ سے لڑنا شروع کیا پہلے دو دستی شمشیر زنی فرما رہے تھے اب یہ حالت ہی کہ جوان پر وار کرتا ہی اوسکو ہلاک کرتے ہین یا جس سردار یا اہل لشکر پر کفار کا مجمع ہو جاتا ہی اور وہ گھر جاتا ہی اوسکی کمک فرماتے ہین اوسکو اونکے پھندے سے بچاتے ہین منیر جادو ساحران اسلام سے بھی لڑتا جاتا ہی اور غیر ساحرون پر لشکر اسلام کے بھی سحر کرتا جاتا ہی صاحبقران کا یہ طریقہ ہی کہ لشکر کفار کے اہل لشکر کو بھی قتل فرماتے ہین اور اہل لشکر کو بھی ساحرون کے سحر سے بچاتے ہین جب دیکھا کہ سحر نے اثر کیا ہی اوسپر عکس لوح ڈالدیا کہ وہ سحر برطرف ہو گیا اسی طور سے ساحران اسلام بھی لڑتے جاتے ہین اور اپنے لشکر کے غیر ساحرون کو سحر کفار سے بچاتے ہین خوب قیامت کی جنگ و پیکار ہو رہی ہی اگر اوس جنگ و پیکار کا حال تحریر کیا جائے تو ایک دفتر طویل تیار ہو جائے یہان تو اس معرکہ کی جنگ و پیکار ہو رہی تھی اور تین شبانہ روز اوسی حالت مین سبکو گذرے تھے کہ یکایک صحرا کی طرف سے موج گرد و غبار بلند ہوا جس نے سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا روے آفتاب دامن گرد مین پوشیدہ ہو گیا مگر یہ لشکر اس طور سے مصروف جنگ تھے کہ انکو خبر تک نہ ہوئی کہ یہ کیا معرکہ

گذرا اور یہ کیسا گرد و غبار بلند ہوا ہی اور یہ تاریکی کیسی ہو گئی وہ دامنہ گرد کا یہان آکر شگافتہ ہوا اوس
داہن گرد سے ایک لشکر کثیر و جم غفیر پیدا ہوئے مگر سب کے سب بدحواس اوس لشکر کی حالت
ایسی تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی مقام سے شکست کھا کر بھاگا ہی اور اسکے عقب مین وہ حریف بھی
آتا ہی کہ جو اسکا دشمن ہی کیونکہ ہر ایک کی یہ حالت تھی کہ بار بار پلٹ کر دیکھ ضرور لینا تھا یہان
آکر یہ لشکر جو پہونچا اور اوس لشکر نے جو یہ جنگ مغلوبہ دیکھی اور دیکھا کہ کوسون تک تلوار چل
رہی ہی سحر ہو رہے ہین آگ برس رہی ہی ہزارون بلکہ لاکھون لاشین پڑی ہوئی ہین خون
کے دریا بہہ رہے ہین صدائے بزن و بکش بلند ہی بہیرون کے غل مچانے کی صدا آرہی ہی یہ واقعہ
و سانحہ دیکھکر اوس لشکر کے حواس جاتے رہے یا تو بھاگا ہوا چلا آتا تھا یا اوسی مقام پر تھم گیا
اور سب آ آ کے جمع ہونے لگے بادشاہ لشکر جو مع سردارون کے آکر پہونچا اوسنے جو اپنے لشکر کو
جنگل مین ایک طرف مقیم دیکھا پکار کر اہل لشکر سے کہا کہ کیا تم یہ جانتے ہو کہ حریف آجائے اور
قتل کرنے لگے اس مقام پر کیون تھم گئے جس طور سے بھاگے ہوئے چلے آتے تھے اوسی طور
سے چلے چلو ہمت کو نہ ہارو اب دربند منیر یہ تھوڑی دور رہ گیا ہی وہان پہونچکر دم لینا اگر
حریف بھی اوس مقام پر آجائیگا تو پھر کچھ نہ بنا سکیگا اہل لشکر نے جوابدیا کہ ہم کیا خاک آگے
بڑھین ذرا ملاحظہ تو فرمائیے کس قیامت کی جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی کسی طرف راستہ ہی نہین
جو ہم جائین کیا ہم ابھی جانین دین کیونکہ جانون کے جانے کے خوف سے تو ہم وہان سے بھاگے
پھر اپنے کو اوس آفت مین مبتلا کرین ہان اگر کسی طرف سے نکل جانے کا راستہ ہی ہوتا
تو ہم نکل جانے کو سون سوائے گرز و تبر و تلوار و نیزہ کے کوئی دوسری شئے نظر نہین آتی ہی جدھر
نگاہ اوٹھاکے دیکھیے برق شمشیر کوند رہی ہی ڈھالون کی گھٹا چھائی ہوئی ہی مینہ سر و تن کا
اور خون کا برس رہا ہی بسمل تڑپ رہے ہین عجب بسملون کی بہار ہی زمین خون سے لالہ زار
ہی نہ معلوم کس امر پر یہ جنگ و پیکار شروع ہوئی ہی ہمارے مخاصمت کیا ہی یہ جو اہل لشکر نے
پکار کر کہا اب افسران لشکر و بادشاہ لشکر نے بھی دیکھا تو معرکہ جنگ و پیکار کو گرم
پایا اس جنگ و پیکار کو دیکھکر یہ لوگ بھی تھم گئے اور سب کے حواس جاتے رہے
بدحواس ہو گئے اور باہم کہنے لگے کہ اب کدھر بھاگ کر جائین اگر جدھر سے آئے ہین اوسی طرف

پلٹ کر جاتے ہین تو حریف سے سامنا ہوتا ہی اگر اسی مقام پر قیام کرتے ہین تو بھی خرابی ہی کہ حریف آتا ہی اگر وہ آگیا تو پھر کدھر جائین گے اگر آگے کو جاتا ہون تو اس جنگ و پیکار کے سبب سے راستہ نہین پاتا ہون تم لوگ بتاؤ یہ جو بادشاہ نے افسرون سے کہا اونھون نے جوابدیا کہ ہم کیا بتائین ایک راے ہی ہرکارون کو روانہ فرمایے کہ وہ جاکر دریافت کرین کہ یہ کس بنا پر ہورہی ہی اور یہ کون سا مقام ہی بادشاہ نے کہا کہ یہ راے بہت ٹھیک ہی مگر یہ بتاؤ کہ اس دریافت کرنے سے کیا مطلب ہی اونھون نے جوابدیا کہ مطلب یہ ہی کہ اگر یہ کوئی ہمارا دوست ہو تو ہم اوسکی کمک کرین جب ہم اوسکی کمک کرینگے تو وہ ہی ہماری کمک کریگا جب ہم سے اور ہمارے دشمن سے مقابلہ ہوگا تو اوس حالت مین بادشاہ نے کہا کہ یہ راے بہت ٹھیک ہی ہرکارون کو بلاؤ مین اونکو براے دریافت خبر کے روانہ کرون پس یہ حکم جو دیا اوسوقت ہرکارے حاضر ہوئے راوی بیان کرتا ہی کہ یہ وہ لشکر ہی جو کہ مقابلہ شاہزادہ علمشاہ سے بھاگا تھا یعنی البرز کج کلاہ کا لشکر جبکہ البرز کج کلاہ نے شکست کھائی تھی تو اپنے سپہ سالار کی راے سے اسنے طبل باز بجوا دیا تھا دونون لشکر فرودگاہ پر واپس گئے تھے کو شبکو البرز نے اپنے سپہ سالار کی راے سے لشکر علمشاہ پر شبخون مارا اور جب سب ہوشیار ہوئے تو یہ مع لشکر کے بھاگ کھڑا ہوا تھا اوسکے عقب مین علمشاہ مع لشکر کے چلے تھے چنانچہ یہ وہی لشکر ہی یعنی البرز کج کلاہ کا اس قصد سے بھاگ کھڑا ہوا تھا کہ دربند منیریہ مین پہونچکر منیر جادو سے سب حال بیان کرین گے اگر علمشاہ یہان آئیگا تو اوسکو ہم اور منیر جادو مل کر قتل کرینگے یہان جو آکر پہونچا تو یہ معرکہ دیکھا اور حیران ہوا کہ یہ کس سے جنگ و پیکار ہورہی ہی ایسے سب لوگ بدحواس تھے کہ پہچان نہ سکے کہ منیر جادو سے مقابلہ ہورہا ہی پس ہرکارون سے بلاکر کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ کس سے جنگ و پیکار ہورہی ہی ہرکارے ابھی روانہ ہوئے تھے میدان جنگ کی طرف کہ یکایک البرز کج [illegible] کی نگاہ منیر جادو و اسفندیار صحرانشین و لاجورد و لاہور پر پڑی اب اسنے پہچانا دوسرا سبب یہ ہوا تھا کہ ان لوگون نے یہان قیام جو کیا تو حواس درست ہوئے اب سب نے پہچانا اہل لشکر کو بھی اور افسرون کو بھی منیر جادو کو دیکھکر البرز کج کلاہ نے کہا اپنے افسرون سے کہ ہم جسکے پاس جاتے تھے اور جس نے

ہمکو برائے کمک طلب کیا تھا یہ سرکہ اوس سے پڑا ہی جبکہ وہ خود ایک آفت مین مبتلا ہی تو
وہ ہماری کمک کیا کریگا افسرون نے کہا کہ دریافت تو فرمایئے کہ یہ سرکہ کس سے ہورہا ہی
منیر جادو سے پس جب معلوم ہو جائیگا تو دیکھا جائیگا ایسی حالت مین منیر جادو کی کمک
کرنا پر ضرور ہی اور آپ اپنے مقام سے بموجب منیر جادو کے طلب کی برائے کمک چلے تھے
راہ مین یہ آفت آپ پر نازل ہوئی پس جب آپ منیر جادو کی اسوقت مین کمک فرمایئے گا
اور اوسکے حریف کو لڑکر شکست دیجیئے گا تو وہ آنکے حریف سے بھی لڑیگا اور اوسکو
شکست دیگا البرز کج کلاہ نے افسرون کی اس رائے کو پسند کیا اور ہرکارون سے کہا کہ
جاکر دریافت کرو ہرکارے اوسیوقت میدان جنگ مین آئے اور اونھون نے بہزار دقت
اس امر کو دریافت کیا جب سب حال ظاہر ہو گیا تو وہان سے البرز کج کلاہ کی خدمت مین آئے
اور سب حال جنگ و پیکار کا بیان کیا جو کہ مین تحریر کر چکا ہون اور بیان کیا کہ منیر جادو سے
اور حمزہ صاحبقران سے مقابلہ ہورہا ہی عین گرمی جنگ مین اسفندیار و لاجورد ولاہور
آکر پہونچے اور لڑنے لگے اتنے ہی عرصہ مین لشکر طلسم کشا بھی آگیا اب جنگ و پیکار ہورہی
ہی آج چوتھا دن ہی کہ برابر تلوار چل رہی ہی اور ان لشکرون کو لڑتے ہوئے گذرا ہی راوی بیان کرتا ہی
کہ ہرکارون نے کل حال صاحبقران کے گرفتار ہونے کا اور منیر جادو کی عیاری کا اور
منیر جادو کا صاحبقران کو برائے قتل یہان لانے کا خواجہ کی عیاری کا اور حمزہ صاحبقران
کے رہا ہونے کا ابتدا سے اخیر تک بیان کیا جب البرز کج کلاہ نے سب حال سنا اور معلوم
ہوا کہ لشکر طلسم کشا اور طلسم کشا سے اور منیر جادو سے مقابلہ ہورہا ہی تب البرز کج کلاہ نے
اپنے افسرون سے کہا کہ تم نے سنا جو کہ ہرکارون نے بیان کیا اب تمھاری کیا رائے ہی واضح ہو
کہ طلسم کشا اور منیر جادو سے چار روز سے مقابلہ ہو رہا ہی اور منیر جادو نے طلسم کشا ہی
کے مقابلہ کے لیئے ہمکو طلب بھی کیا تھا اب وہی وقت ہی اگر کمک نہین کرتے ہو تو منیر جادو
تمھاری کمک بھی نہ کریگا یہ امر بہتر ہی کہ تم شریک منیر جادو ہو کر لشکر طلسم کشا سے لڑو اگر
پسر حمزہ آئیگا وہ اپنے باپ کا شریک ہوگا پس ہم اور منیر جادو و اسفندیار و لاجورد
ولاہور سب کے سب ملکر طلسم کشا و پسر طلسم کشا کو اسیر و قتل کرین گے جب ہم پانچ شخص

ایک ہوجاینگے اور پانچ لشکر تو پھر اس لشکر کی کیا اصل ہی ایک دم مین شکست دینگے یہ لوگ
بھاگ کر جاینگے کہان انکو فرار کرنے کی راہ نہ ملے گی چارون طرف سے گھیر کر مار لین گے جانے
نہ دینگے کسی شاعر کا قول ہی شعر دو دل یک شود بشکند کوہ را ؛ پراگندگی آرد انبوہ را ؛ اوسنے
دو دل کے لیئے کہا ہی یہان جب پانچ دل ایک ہوجاینگے تو اونکو توڑ ڈالین گے افسرون
نے جواب دیا کہ یہ آپکی راے بہت ٹھیک ہی ہم نے پہلے ہی اسی غرض سے عرض کیا تھا مگر ہماری
ایک یہ راے تھی کہ پہلے کسی تدبیر سے منیر جادو کو اپنے آنے کی مع لشکر کے خبر کرا دیجیے اور کہلا
بھیجے تاکہ مین مع لشکر کے بموجب آپ کی طلب کے اپنے ملک سے چلا تھا مع لشکر کے چلا
آتا تھا کہ راہ مین پسر حمزہ بھی مع لشکر کے مقیم تھا میرے اوسکے مقابلہ ہوا دو دن تک معرکہ جنگ
و پیکار گرم رہا جب مین نے دیکھا کہ کسی طور سے فیصلہ نہین ہوتا ہی پس مین نے طبل بازگشت بجوایا
جب دونون لشکر فرودگاہ پر واپس گئے پس مین نے خیال کیا کہ اگر مین اسی طور سے مقابلہ
مین اوترا رہونگا اور ہر روز مقابلہ ہوا کریگا تو بڑی خرابی ہوگی آپ مجھ سے آزردہ ہونگے کہ ہمنے
طلب کیا اور یہ نہ آیا دنیا مین سواے دوستی اور ملاقات کے کیا ہی یہی ہی کہ وقت سخت مین
ایک دوسرے کی کمک کرے اور مدد کرے پس مین شبخون مار کر اوسکے لشکر پر بوقت سحر
وہان سے چل کھڑا ہوا یہان آکر جو پہونچا تو یہ معرکہ دیکھا کہ آپ سے اور طلسم کشا سے مقابلہ
ہو رہا ہی لہذا مین آپکو آگاہ کرتا ہون کہ مین بھی آپکا شریک ہو کر لڑتا ہون مگر اسس امر کا
خیال رہے کہ میرے عقب مین لشکر پسر حمزہ آتا ہی اگر وہ اگر میرے لشکر سے مقابلہ کرے تو اوس
حالت مین میری آپ کمک فرمائیے گا البرز کج کلاہ نے افسرون کی راے کو پسند کیا اوسیوقت ہرکارونکو
طلب کرکے کہا کہ تم لشکر منیر جادو مین جاؤ اور جسطور سے ممکن ہو منیر جادو سے ہمارے آنے کی خبر
کرو اگر ہو سکے تو اونکو یہان لی آؤ وہ ہرکارے اوس مقام پر آئے کہ جہان جنگ ہو رہی تھی انھون نے
خیال کیا کہ اگر ہم مقام جنگ پر جاتے ہین اور داخل لشکر ہوتے ہین نہیں لڑائی تو ہو ہی رہی ہے اور
تلوار بھی خوب چل رہی ہی ایسا ہو کہ کسی کی تلوار ہمارے اوپر پڑ جاے اور ہمارا کام تمام ہو جائے
تو کچھ بھی حاصل نہ ہو مفت مین جان برباد ہو اس سے بہتر یہ ہی کہ کسی تدبیر سے ایسے مقام پر کھڑے ہو ۱۹
کہ جہان سے منیر جادو کا سامنا ہو اور جب وہ ہماری طرف دیکھے تو ہم اوسکو اشارہ کرین اور

اپنے قریب بلائین یہ باہم صلاح کرکے وہ ہرکارے ایک ٹیکرے پر آئے اور اوس مقام پر کھڑے
ہوئے کہ جہان سے منیر جادو کا سامنا تھا اوس ٹیکرے پر سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ فلان مقام پہ
کھڑا ہوا منیر جادو لڑ رہا ہی منیر جادو اور اوسکے لشکر و اسفندیار دانکے لشکرون کو بالکل خبر
نہ تھی کہ کون آیا ہی اور کیسی گرد بلند ہوئی تھی اور کسکا لشکر آیا ہی کیونکہ یہ لوگ ہمہ تن مصروف
جنگ و پیکار تھے جان پر کھیلے ہوئے لڑ رہے تھے انکو کیا خبر تھی ایک لڑتے لڑتے منیر جادو
نے سر اوٹھایا اور سحر کیا کہ لشکر اسلام کے ساحرون پر برق چمک کر گری اہل اسلام کے ساحرون
نے اوسکو دفع کیا منیر جادو کو تین دن برابر جنگ و پیکار مین گذرے تھے تھک گیا تھا اوسنے
خیال کیا کہ ذرا یہان سے ہٹ کر کچھ دیر دم لون پھر آکر مقابلہ کرون جبتک اہل لشکر مقابلہ
کرین اور لڑین یہ امر اپنے دل مین تجویز کرکے یہ سحر کر کے بلند ہوا اور پر پرواز پیدا کرکے
میدان جنگ سے نکلا یہ اوسی ٹیکرے کی طرف چلا جسپر ہرکارے لشکر البرز کے موجود
تھے اور اس امر کا انتظار کر رہے تھے کہ منیر جادو ادھر دیکھے تو ہم اشارے سے اوسکو اپنے
پاس بلائین اور اوس سے سب حال کہین یہ اوسی طرف دیکھ رہے تھے کہ انھون نے
دیکھا کہ یا تو منیر جادو لڑ رہا تھا یا پر پرواز پیدا کرکے ادھر کو آیا ہی یہ خوش ہوئے کہ
بدون ہمارے طلب کیے ہوئے خود منیر جادو ادھر آتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ منیر جادو
دم راست کرنے کے خیال سے اس مقام پہ آیا پس میدان جنگ کو ترک کرکے اوس
ٹیکرے پر آکر اوترا اسنے اوس ٹیکرے پر آکر اوترکر ادھر ادھر دیکھا اسکی نگاہ اون ہرکارون
پر پڑی یہ حیران ہوا کہ یہ کون لوگ ہین پھر خیال آیا کہ مثل میرے یہ لوگ بھی اپنے حواس
درست کرنے کو آئے ہین یہ اونکو دیکھ رہا تھا اون ہرکارون نے جو دیکھا کہ منیر جادو
اس ٹیکرے پہ آکر اوترا یہ وہان سے اسکی طرف چلے یہ کھڑا ہوا دیکھا کیا میدان جنگ
کی طرف بھی دیکھتا جاتا ہی اور انکی طرف بھی مگر حیران تھا کہ یہ کون لوگ ہین اور میری طرف
کیون آتے ہین اسکا کیا سبب ہی ہوشیار بھی ہی اس خیال سے کہ شاید یہ لشکر دشمن
کے لوگ ہون مین غافل ہون پس مجکو غافل پاکر اپنا کام کرین یا عمرو صورت تبدیل
کرکے یہان نہ آیا ہو اور عیاری کرے اسی غرض سے نہ آتا ہو کہ چل کر عیاری کرون مجکو تم

لشکر سے جدا ہو کر منیر اس مقام پر آیا ہو راوی بیان کرتا ہو کہ منیر جادو تو اپنے دل مین یہ خیال
کر رہا تھا مگر ہوشیار تھا کہ وہ ہرکارے جب قریب آئے تو اب منیر جادو نے دیکھا کہ نہ تو یہ لوگ
میرے لشکر کے ہین نہ اسفندیار نہ لاجورد نہ لاہور کے لشکر کے ہین نہ حریف کے لشکر کے معلوم ہوتے
ہین یہ تو اور ہی وضع اور طرح کے لوگ ہین انکے طریقہ سے ثابت ہوتا ہو کہ یہ جاسوس ہین کچھ
خبر دریافت کرنے کو آئے ہین بیشک ہمین۔ کچھ نہ کچھ بھید ہو ضرور یہ عمرو عیار ہو عیاری کی فکر مین
آیا ہو تم خاموش کھڑے رہو اور قریب آجانے دو جب یہ اسقدر قریب آجائے کہ بھاگ نہ سکے پھر کیا
خوف ہو پکڑ لینا پہچان تو لیا ہو یہ تو اس فکر مین کھڑا ہوا ہو بلکہ ادھر سے اسنے منہ بھی پھیر لیا ہو طرف
میدان جنگ کے دیکھ رہا ہو کہ ان ہرکارون نے قریب آکر سلام کیا جب انھون نے سلام کیا منیر جادو
نے منہ پھیر کر ادھر دیکھا اور چپکے سے کہا کہ اے زمین ان سبکے پاؤن پکڑ لے یہ کہنا تھا کہ زمین نے
اون سب ہرکارون کے پاؤن پکڑ لیئے جب اسکو معلوم ہوا کہ زمین نے ان سب کے پاؤن پکڑ لیے اب
یہ بھاگ نہین سکتے ہین اسنے پکار کر کہا کہ او نا عیار اتنو بھاگ بہت اپنے کو بچا رہا تھا اور لڑ رہا
تھا خوب عیاری کر کے حمزہ کو رہا کر دیا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جا سکتا ہو مین نے پہلے ہی پہچان
لیا تھا جب مین نے اس مقام پر تجھکو دیکھا تھا مجھکو اسوقت خیال گذرا تھا کہ ہو نہ ہو یہ عمرو عیار ہو
صورت بدلے ہوئے یہان مع چند لوگون کے کھڑا ہو اسی سبب سے تو مین وہان سے چلا تھا
کہ تجھکو چلکر گرفتار کرلون تو میرے پاس خود آیا تیری قضا تیرا دامن پکڑ کے لائی ہو اب تیرا میرے
ہاتھ سے رہا ہونا محال ہو یہ جو منیر جادو نے کہا اور یہ بھی کہا کہ اسی سبب سے مین خاموش
کھڑا رہا پہلے سے مین نے کوئی حرکت نہین کی کہ ایسا نہ ہو بھاگ جائے یہ خیال کرکے کہ پہچان
لیا بلکہ میری طرف سے منہ پھیر لیا تاکہ تو جانے کہ منیر جادو نے تم سبکو دیکھا ہی نہین اور قریب
آجائے اور عیاری کرے خیر جو میرا خیال تھا وہ ٹھیک نکلا جب یہ کہا تو ان ہرکارون نے حیران
ہو کر منیر جادو کی طرف دیکھا اور چاہا کہ آگے بڑھکر منیر جادو کے قدمون کو بوسہ دین اور البرز شیخ
کلاہ کا پیام ادا کرین پاؤن مین طاقت نہ پائی انتو اور زیادہ حیران ہوئے اور دل مین کہا کہ یہ
کیا سبب ہی جو ہمارے پاؤن بحیثیت حرکت ہو گئے ہین اور ہل نہین سکتے ہین ایک نے دوسرے
۲۰ کی طرف دیکھا اور اشارہ مین کہا کہ یہ کیا بات ہو اوسنے اوسی طور سے جواب دیا کہ منیر جادو

نے سحر کیا ہی ہمکو عیار سمجھکر ہمپر سحر کیا ہی کہ ہمارے پاؤن زمین نے پکڑ لیئے ہین بڑی خرابی ہوئی ہی
اب کیونکر اپنے کو اسکے پنجہ سے رہائی ہوگی اوسنے اشارہ کیا کہ ہم دریافت کرتے ہین اور سب حال
کہتے ہین یہ کہکر ایک نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ اے شاہ ساحران داے یادگار سامری وجمشید ہم لوگون
سے کیا قصور ہوا جو آپ نے ہمپر سحر کیا کہ ہمارے پاؤن زمین نے پکڑ لیئے کہ بیحس وحرکت
ہوگئے ہم لوگون سے ایسی خطا سرزد ہوئی ہم تو آپکی خدمت مین بحکم اپنے بادشاہ البرز کجکلاہ
کے حاضر ہوئے تھے کہ آپکو اونکی تشریف آوری کی خبر کرین اور آپکو اس حال سے آگاہ کرین
کہ وہ مع لشکر کے آپکی طلب کے موافق تشریف لائے ہین وہ سامنے اونکا لشکر پڑا ہوا ہی
یہ معرکہ جنگ وپیکار اونھون نے ملاحظہ فرماکے ہمکو حکم دیا کہ تم جاکر منیر جادو کو ہمارے
آنے سے آگاہ کرو اور خبر کردو کہ ہم آئے ہین اگر اجازت ہو تو ہم بھی لشکر حریف سے مقابلہ
کرین اور آپکی کمک کرین یہ جو اون ہرکارون نے کہا منیر جادو نے جوابدیا کہ او نا عیار تو کیون
ہمکو فقرہ دیتا ہی مین اب ہرگز ہرگز تیرے فقرے مین نہ آونگا تو بیکار فقرہ بازی ومکاری کرتا ہی کیسا
البرز کجکلاہ اور کیسا طلب کرنا اگر البرز کج کلاہ آتا تو اوسکو کیا ضرور تھا کہ وہ جنگ مغلوبہ دیکھکر
اپنے لشکر کو روک لیتا اور ہم سے اجازت طلب کرتا کہ اگر اجازت ہو تو ہم آپکے حریف سے مقابلہ
کرین کیا ہمنے اوسکو منہ دیکھنے کے لیئے طلب کیا ہی یہ سب تیرے فقرے ہین ایسے فقرون مین بچہ آئینگے
مین نہ آونگا وہ وقت گذر گیا اور عمرو عیار اب تیرا بچنا محال ہی اون ہرکارون نے جو یہ سنا
عرض کیا کہ اب ہمکو معلوم ہوا کہ آپ نے ہمکو عمرو عیار خیال کرکے ہمپر سحر کیا ہی ہم قسم کھاکر
کہتے ہین جو ہم اس امر سے بھی آگاہ ہون ہم ہرکارے ہین لشکر البرز کجکلاہ کے اگر ہمارے کہنے کا
یقین نہ ہو تو پس پشت اپنی طرف صحرا کے ملاحظہ فرمایئے کہ البرز کجکلاہ مع لشکر کے تشریف فرما ہین
یا نہین اور ہمپر سحر فرمایئے کہ اگر ہم صورت بدلے ہونگے تو رنگ وروغن جو کچھ ہوگا سب دفع
ہو جائیگا اصلی صورت نکل آئیگی اگر ہم عیار ہونگے تو آپ پر ظاہر ہو جائیگا اگر ہم جو عرض کرتے
ہین اور ہرکارے ہین تو ہماری صورت یہی باقی رہیگی اور ہماری سچائی آپ پر ظاہر ہو جائیگی یہ جو
اونھون نے کہا اب کچھ منیر جادو کو خیال آیا اسنے پلٹکر دیکھا تو ایک لشکر کثیر کو جنگل مین
صف آرا پایا اور البرز کجکلاہ کو مع سپہ سالار وافسرون کے مرکب پر سوار آگے لشکر کے استادہ

دیکھا اب منیر جادو کو ان سے کہنے کا یقین ہوا مگر اوسپر بھی بمزید احتیاط اسنے اونپر سحر کیا کہ شاید یہ عیار ہی
ہون چونکہ اون سبکی اصلی صورتین تھین اور وہ سبکے سب ہرکارے تھے سحر نے اونپر اثر نہ کیا وہ لوگ اوسی صورت
پر قایم رہے اب جو اسکو شک تھا وہ بھی دفع ہوگیا گو یہ امر ضرور تھا کہ اگر خواجہ عمرو سے صورت بدل کر آتے
اور عیاری کرتے تو بھی یہ امر نہ ہوتا کہ سحر سے صورت بدل جاتی مگر یہان خواجہ کہان تھے خواجہ وہان لڑ رہے
تھے اور مال کی لوٹ مین مصروف تھے انکو اسکی خبر بھی نہ تھی خلاصہ یہ کہ جب اسکا شک بالکل دفع
ہوگیا اوسوقت اسنے اونپر سے سحر اوتار لیا کہ اونکے پاؤن زنجیر نے چھوڑ دیے اور وہ سب کے سب
رہا ہوئے اونھون نے آگے بڑھکر منیر جادو کے قدمونکو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ ہم سب ہرکارے
ہین لشکر البرز کجکلاہ کے ہمارے بادشاہ نے آپکی خدمت مین عرض کر بھیجا ہی کہ مین حسب الطلب
آپکے مع لشکر کے آتا تھا راہ مین لشکر پسر حمزہ کا پڑا ہوا تھا دوسرے ملک کی طرف مع بادشاہان
عنطاقیہ کے جاتا تھا کیونکہ اوسنے اون سبکو مسلمان کر لیا تھا راہ مین میرے اوسکے مقابلہ ہوا میرے
لشکر کو شکست ہونے لگی یہ رنگ دیکھکر مین نے طبل بازگشت بجوا دیا چنانچہ دونون لشکر فرودگاہ پر
واپس گئے مین نے خیال کیا کہ اگر اس مقام پر اس سے لڑتا ہون تو یہان مجھکو عرصہ ہوگا منیر جادو
خیال کرینگے کہ البرز کجکلاہ ڈر گیا طلسم کشا کی خبر آنے کی سنکے اس سبب سے اوسنے یہ فقرہ کیا کہ مجھ
اور پسر حمزہ سے مقابلہ ہونے لگا آپ ناراض ہونگے پس اس خیال سے مین نے لشکر پسر حمزہ
پر شبخون مارا اور صبح ہوتے ہوتے وہان سے چل کھڑا ہوا وہ بھی میرے عقب مین آتا ہی مین جو یہان
آکر پہونچا تو مین نے یہ جنگ و پیکار یہان ہوتے ہوئے دیکھی پہلے تو مین نے خیال کیا کہ نہ معلوم
کس سے مقابلہ ہو رہا ہی جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آپ سے اور طلسم کشا سے مقابلہ ہو رہا ہی
لہذا مین امیدوار ہون کہ میری کمک فرمایئے مین آپکا شریک ہوکر طلسم کشا سے لڑتا ہون میرے عقب
مین پسر حمزہ آتا ہی وہ جب مجھکو یہان نہ پائیگا تو میرے لشکر سے مقابلہ کریگا پس اوسوقت آپ میری
فرمائیگا ہم اور آپ ملکر ان دونون باپ بیٹون کو مار لینگے پس اسقدر امیدوار ہون کہ میرا لشکر اوسکے
ہاتھ سے تباہ نہ ہونے پائے اور مین تو آپکی شراکت کے لیے اپنے ملک سے چلا تھا یہ تقریر سنکے
منیر نے جواب دیا کہ البرز کجکلاہ سے کہدینا کہ تم شوق سے میری شراکت کرو جب پسر حمزہ مع لشکر کے
آئیگا ہم اوس سے سمجھ لینگے مگر یہ کوشش کرو کہ جب تک وہ آئے آئے اوسوقت تک حمزہ کو

اسیر کرلو اور اوسکے لشکر کو شکست دو تاکہ باطمینان تمام اوس سے مقابلہ کرین ہرکارے یہ سنکے
اودھر کو روانہ ہوئے سنبر جادو یہ کہکر چونکہ دم راست کر چکا تھا سحر کرکے اپنے مقام پر آیا اور پھر
لڑنے لگا ہرکارون نے وہان البرز کی خدمت مین پہونچکر سب حال البرز کجکلاہ سے بیان کیا
اور سنبر جادو کا جواب بھی بیان کیا جواب سنکے البرز کجکلاہ نے اپنے لشکر سے کہا کہ سنبر جادو
کی کمک کرو اور لشکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو کیونکہ سنبر جادو نے ہمکو اسی غرض سے طلب
کیا تھا اور سکار پردازون کو حکم دیا کہ جس مقام پر اور لشکرون کے خیمے وغیرہ برپا ہین اوسی
مقام پر ہمارے خیمے برپا کرو یہ حکم دیکر اور خود تلوار نیام سے لیکر مرکب کو مہمیز کرکے طرف میدان
جنگ کے چلا اسکا چلنا تھا کہ اسکا کل لشکر جو کہ قریب پانچ لاکھ کے تھا اور کل افسر تلوارین و
نیزہ لیکر لشکر اسلام پر حملہ ور ہوئے اسنے آکر لڑائی کو رد کا پھر اوسی طور سے تلوار چلنے لگی کیونکہ یہ
لشکر تازہ دم تھا گو شکست کھاکر بھاگا تھا مگر اوسپر بھی تازہ دم تھا یہ تو نہین کہ راتون کا جاگا
ہو یا ہزارون مجروح ہون اسکے آنے سے لشکر کفار کی قوت زیادہ ہوگئی پھر کفار جم کر لڑنے لگے پھر
تلوار برسنے لگی پھر سر کٹ کٹ کر گرنے لگے پھر سر مثل اولون کے برسنے لگے پھر خون کا
دریا روان ہوا پھر بازار مرگ گرم ہوا پھر آثار رستخیز میدان مین ظاہر ہوئے پھر بہادرون کے
نعرون کی صدا بلند ہوئی پھر برق شمشیر کوندہ کر ابر سیاہ مین گرنے لگی کشت حیات کو جلانے
لگی خون برسنے لگا شعلہ سحر کے بلند ہونے لگے پھر تلاطم برپا ہوگیا پھر آثار قیامت ہر طرف برپا ہوئے
پھر کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگ گئے پھر سر و تن ہے جدائی ہونے لگی پھر طائر روح مثل
طائران پریشان وگم کردہ آشیان کے میدان جنگ مین اوڑنے لگے قیامت کے پھر آثار برپا
ہوئے ہر طرف پھر چقا چاق خنجر بلند ہوئی ہر طرف جنگ وپیکار ہونے لگی آتش جنگ ہر طرف
شعلہ در تھی شمشیر زنی ہو رہی تھی اودھر لشکر ساحران سے سحر کی جنگ ہونے لگی لشکر کفار سے اور لشکر
اسلام سے ایک طرف مقابلہ ہو رہا تھا ساحرون مین سحر سازی و نیرنگ بازی ہو رہی تھی کوئی
اژدر سحر بناتا تھا کوئی ابر سحر قائم کرتا تھا کوئی برقین گراتا تھا کوئی زمین کو سحر کرکے ہلا دیتا تھا کوئی
دریاے سحر مہیا کرتا باہم ترنج ونارنج ناریل وسرسون ورائی وکالادانہ فلفل ہار پھول وسوئیون
کے گچھے وغیرہ باہم چل رہے تھے ساحر لڑ رہے تھے ہر طرف شعلہ سحر برپا تھے ساحرون کے مرنے

کی علامت و آثار ہر طرف بلند تھے بیر غل مچا رہے تھے ساحر مر مر کے گر رہے تھے آندھیان سیاہ بلند ہورہی تھین زمین کو زلزلہ تھا جا بجا سے شق ہوئے جاتے تھے دریاے سحر پیدا ہو ہو کے غرق کر رہے تھے یہ تلاطم و تہلکہ مچا ہوا تھا راوی بیان کرتا ہے کہ ساحران اسلام و بہادران نیکنام و مجاہدان نیک فرجام و صاحبقران عالیمقام کا یہ حال تھا کہ لڑتے لڑتے تمام جسم زخمون سے چور تھا ہزار ہا گل زخم تن نازنین پہ کھلے ہوئے تھے قبضہ تلوارون کی تیغے تھے خون سے پوشاک رنگین ہوگئی تھی تن پر لالہ زار کھلا ہوا تھا طعینون سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے زرہون پر لخطہ خون کے جم گئے تھے مگر ہاتھ برابر چلے جاتے تھے کفار کشتی و مقابلہ مین کسیطرحکی کمی نہ تھی گو یہ لوگ تھکے ہوے تھے جو لشکر تازہ دم سبز جادو کی کمک کو آیا تھا وہ لڑ رہا تھا اوسکے آنے سے ذرا حواس لشکر سبز کے درست ہوئے تھے مگر اوسپر بھی یہ حال تھا کہ جب اہل اسلام حملہ کرتے تھے برہمی ہو جاتی تھی اور صفون مین ابتری پڑ جاتی ہے میدان جنگ لاشون سے پٹا ہوا تھا سواے سر و تن کے خاک پر کوئی شئی نظر نہ آتی تھی سبزہ بھی خون سے لال ہو رہا تھا غبار جو بلند ہوتا تھا وہ خونی رنگ کا بلند ہوتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین غم مین خدا پرستون کے خاک جو اوڑا رہی ہے تو بر نگ سرخ اوڑا رہی ہے بجاے آنسو کے خاک کے اشکون سے رو رہی ہے وہ خاک بھی سرخ رنگ ہے خون جو دریا مین بہہ بہہ کے جا کر ملتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام دریا کا پانی گلابی ہو رہا تھا مردمان آبی گلابی پانی دیکھکر ڈرے جاتے تھے تہ سے اوپر نہ آتے تھے اس خیال سے کہ نہ معلوم کیا واقعہ ہے جو پانی گلابی ہوگیا ہے یہ تو حال تھا جانوران آبی کا جو چرند اور درند اوس صحرا مین رہتے تھے وہ صداے دیران و آواز سم مرکبان و شیہہ ستوران جھنکار تیغ شرر فشان سنکے بھاگ گئے تھے اپنے اپنے مسکن چھوڑ کر کہ نہ معلوم اس صحرا مین کون سی بلا نازل ہوئی ہے جو یہ صدا بلند ہے کیا قیامت آگئی ہے جو یہ شور نشور برپا ہے طائر جو اوس طرف سے اوڑکر جاتا تھا وہ شعلہ ہاے سحر سے جلکر کباب ہو جاتا تھا طایرون نے اودھر سے جانا ترک کیا تھا اگر کوئی گم کردہ راہ آنکلا جبکی قضا گئی اوسکے بال و پر جل گئے بریان ہو کر خاک پر گر پڑا یہ عالم تھا وہ صحراے آتش جنگ سے کرہ نار ہو رہا تھا ہر سمت بازار مرگ گرم تھا کاسہ سر مثل کاسہ گلی کے ٹھوکرین کھاتے پھرتے تھے طوفان جنگ برپا تھا بازار موت آراستہ تھا عروس مرگ سے ہمکنار ہو رہے تھے باجے جنگی ہر طرف بج رہے تھے نقیبان بلند آواز نقابت کر رہے تھے

دلیرون کے دل بڑھا رہے تھے بہادرون کو جوش شجاعت دلا رہے تھے کہ رہے تھے ای
جوانان بکوشید تا جائے زنان نپوشید یہ روز جنگ ہی آج کوشش نام و ننگ کرو شعر بیاد لاؤ
تم عروس موت کو ☆ دو طلاق اس زندگی کی سوت کو ☆ ای بہادرو یہی دن نام کرنے کا ہی
آج وہ تلوار کرو کہ صفحہ عالم پر تمھارا نام باقی رہے اور ہر ایک نیکی کے ساتھ نام لے اور ہر ایک کی
زبان پر یہ کلمہ جاری ہو کہ فلان زمانہ مین فلان بہادر بڑا کام کر گئے خوب جنگ و پیکار کر گئے
اور اپنا نام روشن کر گئے اون بہادرون کے نام لیکر تلوار اوٹھانا چاہیئے کیا بہادر تھے کہ کھیت سے
باہر قدم نرکھا کھیت رہے ایک قدم پیچھے نہ ہٹے خوب اپنے باپ دادا کا نام روشن کیا خوب ثابت
قدمی دکھائی جان شیرین کو عزیز نہ کیا نام کر گئے ای بہادرو اس سے بڑھکر کوئی بات نہین ہی مرنا
ایک دن پر ضرور ہی آج کا مرنا خوب ہی اوس مرنے سے کہ پلنگ پر پڑکے مرے یہ موت بہتر
ہی اس مرنے مین نام ہی اوس طور کے مرنے مین بدنامی جو کہیگا یہی کہیگا کہ فلان بہادر کھیت رہا
اور پلنگ پر پڑ کے مرنے مین بدنامی ہی بس ہر ایک یہی کہیگا کہ کیسا بودا تھا کہ پلنگ پر پڑ کے
مرا بس جبکہ مرنا ہی تو اسی طور سے کیون نہ مرے کہ نیکنامی ہو اور ہر ایک خوش و خورم ہو اور ہر ایک
کی زبان پر نام ساتھ نیکنامی کے جاری ہو نام نیک ہمیشہ برقرار رہتا ہی خیال تو کرو کہ قارون کسقدر
مال و دولت رکھتا تھا مگر بخیل تھا کوئی بھی اوسکا نام لیتا ہی اور نوشیروان نے جو عدالت داد انصاف
کیا اوسکا نام آجتک صفحہ روزگار پر قائم ہی اسی مضمون کو ایک شاعر نے کہا ہی شعر زندہ است
نام فرخ نوشیروان بعدل ☆ گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند ☆ قارون ہلاک شد کہ چہل
خانہ گنج داشت ☆ نوشیروان نمرد کہ نامی نکو گذاشت ☆ خیال کرو کہ رستم و سام و زال و بہرام
و نریمان و اسفندیار و سہراب و بیژن یہ بہادر باقی نرہے مگر انکے نام آجتک صفحہ روزگار پر باقی
ہین اور کس طور سے لیئے جاتے ہین یہ اونکی بہادری و شجاعت و جوانمردی کا نتیجہ تھا بس تم بھی یہی
کام کرو اور اسی طور سے نام کرو بلکہ اوس سے بڑھکر کہ اونکا نام صفحہ روزگار سے مثل حرف غلط
کے مٹ جائے اور تمھارا نام روشن ہو جائے اس طور سے نقیب صفون کے درمیان مین نقابت
کر رہے تھے اور بہادرون کے دل بڑھا رہے تھے اور جوش شجاعت دلا رہے تھے بہادر و دلیر و
جوانمرد جوش مین آآکے لڑ رہے تھے ایک تو نقیبون کی نقابت دوسرے جنگی باجون کی صدا

بہادرون کے خون کو گرم کر رہی تھی وہ جسم جم کر لڑ رہے تھے ہر طرف ہزارون مر مر کے
گر رہے تھے مثل بسملون کے تڑپ رہے تھے وہ صحرا بازار فنا کا نمونہ تھا ہر طرف ہزارون بلکہ
لاکھون ذبح کیے ہوئے پڑے تھے کئی کوس کے گرد مین تلوار چل رہی تھی جھنکار سے تیغون
کے میدان بازار آہنگران معلوم ہوتا تھا ایسی جنگ ہو رہی تھی کہ پیر فلک کمر کو خم ہوئے چشم پر
چشمہ لگائے ہوئے دیکھ رہا تھا باوجود اس پیرانہ سالی کے اوسنے اس طور کی کبھی جنگ آج تک
نہین دیکھی تھی حیران تھا فرشتہ ہائے آسمان طرف زمین کے نگران تھے وہ شب کو جو تارے
نکلتے تھے وہ تارے نہ تھے بلکہ فرشتون نے اس جنگ کے تماشہ کے لیے روزن بنائے تھے
کہ تا کہ تماشہ جنگ کا دیکھین ساکنان فلک کا یہ حال تھا کہ حیران تھے و ساکنان ارض خاک
کا یہ نقشہ تھا کہ ہمہ تن چشم بنے ہوئے تھے اور لرز رہے تھے گاؤ زمین بار بار سینگ بدلتی تھی بسبب
کثرت بار کے کیونکہ مرکبون کی تگا پو د گردش سے زمین کو زلزلہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین کا ہے کو ہے
یہ ہنڈولا ہے ہر طرف غبار گلابی رنگ کا بلند تھا ایسی جنگ زیر فلک ہو رہی تھی کہ فرشتہ پناہ مانگ
رہے تھے خفتگان خاک چونک چونک پڑتے تھے صدائے گرز و شمشیر و سم مرکب سے بہادرون
کے نعرون کی صدا اسقدر بلند تھی کہ کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی کہین پر پیدل باہم خنجر بازی
کر رہے تھے کہین پر سوار لڑ رہے تھے کہین پر بسملون کی بہار تھی کہین پر لاشون کی قطار تھی مرکب
کوتل پھر رہے تھے لاشون کو پائمال کر رہے تھے زین ڈھیلی ہوئے باگین کٹی ہوئین عجب تلاطم تھا
سامان حشر و نشر دکھائی دیتا تھا بھائی کو بھائی کی خبر نہ تھی بیٹے کو باپ کی پروا نہ تھی فرزند پدر
کی ہلاکت کے درپے تھا ہر ایک کو اپنے نام روشن کرنے کی فکر تھی بہادران اسلام و مجاہدان تہور
شعار و غازیان نامدار و دلیران نیک نام داد شجاعت و مردانگی دے رہے تھے دم شمشیر پر گلا
رکھے دیتے تھے کسی طرف تیر فگن صفین باندھے ہوئے تیر اندازی کر رہے تھے کسی سمت
نیزہ باہم چل رہے تھے سنان نیزہ چمک رہین تھین یا کسی سمت کمند اندازی ہو رہی تھی حلقہ
جا بجا خس پوش تھے وہ حلقہ ہائے کمند نہ تھے بلکہ حلقہ اجل تھے کیا تحریر کیا جائے کہ کس طور
کی جنگ ہو رہی تھی یہان تو جنگ ہو رہی تھی راوی بیان کرتا ہے کہ ناظرین والا تمکین کو یاد ہوگا
کہ اس حقیر نے تحریر کیا ہے کہ جب البرز گلکاہ اپنے افسران سپاہ کی رائے سے لشکر شاہزادہ

ملک بارگاہ عالم پناہ علمشاہ نوجوان پر شبخون مار کر بھاگ کھڑا ہوا تھا اور شاہزادہ اوس حال سے
آگاہ ہوا تھا تو شاہزادہ بھی لشکر اپنا بوقت سحر ہمراہ لیکر مع خیمہ و خرگاہ کے اوسکے تعاقب
مین اس قصد سے چلا تھا کہ جہان یہ نابکار ناہنجار روسکار فتنہ پرداز شعبدہ باز ملیگا اوسی
مقام پر قتل کرونگا زندہ نچھوڑونگا یہ میرے ہاتھ سے جاتا کہان ہی اسنے مجکو دھوکا دیا اور
میرے لشکر پہ شبخون مارا بڑا نامرد ہی معلوم ہوا کہ اسکو طریقہ شجاعت سے بہرہ نہین ہی اسنے
میرے بھی لشکر کو ایسا ویسا خیال کیا کہ میرے لشکر پر شبخون کرا اب جب تک اسکو قتل نہین
کرلیتا ہون میرے اوپر کھانا پینا حرام مطلق ہی ہین اوس وقت تک آرام پذیر نہونگا جب تک
ان سب کا کام تمام نہ کرلونگا میرے اوپر نرم بچھونے پر سونا اور گرم طعام کھانا و سرد پانی پینا حرام مطلق
ہی یہ میرے ہاتھ سے بچ کر جاتا کہان ہی بدون اوسکے قتل کیے یا اسیر کیے چین نہ آئیگا مجکو قسم
ہی اوس پیدا کرنے والے کی کہ جسنے مجکو پیدا کیا ہی جاتا کہان ہی یہ جو قسم کھائی اور اوسی وقت مع
لشکر کے اوسکے عقب مین روانہ ہوئے تھے چونکہ یہ آتش خو شعلہ مزاج تھے جو یہ کہتے ہین وہ
کرتے ہین اوسکے خلاف کبھی نہ کرینگے چونکہ قسم کھا چکے تھے شاہزادہ نے راہ مین کسی مقام
پر دم نہین لیا برابر لشکر کو لیئے ہوئے سہ منزلہ دو منزلہ کرتے چلے آتے ہین اگر بھوک وغیرہ
کل لشکر کو معلوم ہوئی تو مرکبون پر جو کچھ نصیب تھا کھا لیا اور طریقہ لشکر کا یہ ہی کہ جب کسی
مہم پہ چلتے ہین تو بوتلون کو پانی سے بھر کر مرکبون کی گردن مین لگا لیتے ہین جب پیاس
لگی پانی پی لیا اوسی بوتل سے نکال کر پس اسی طور سے اس لشکر کے سوار و پیادے بھی اپنے
پاس پانی لیئے ہوئے تھے اور پیتے جاتے تھے اور کھاتے جاتے تھے رات دن برابر راہ طی کرتے
تھے کسی مقام پر دم نہ لیتے تھے مرکبون کی یہ حالت تھی کہ فرط عطش سے زبانین نکل آئین تھین
جب اون بے زبانون کی یہ حالت ہوئی تو اہل لشکر نے عرض کیا کہ مرکبون کی فرط عطش سے
زبانین نکل آئی ہین اگر حکم ہو تو پانی پلالین کہا کہ ضرور بس یہ جو حکم دیا اونھون نے اوسی مقام
پر ٹھہر کر پانی مرکبون کو پلایا کچھ دیر دم لیا پھر چل کھڑے ہوئے پس اسی طور سے ہمراہ شاہزادے کے
رہروی و مرحلہ پیمائی کرتے چلے آتے تھے کسی مقام پر دم نہ لیتے تھے مرکبونکو اوڑاتے ہوے چلے جاتے تھے
راوی بیان کرتا ہی کہ نو لاکھ کا لشکر تھا جس جنگل و صحرا مین پہونچا وہان یہ حالت ہوئی کہ خاک

اوڑنے لگی چونکہ رواروی کی حالت سے آرہے تھے جو شئے راہ مین پڑی وہ پایمال ہوگئی
ہزارون درخت مسمار ہوگئے ہزارون پودے پامال ہوگئے عجب عالم تھا اتنے بڑے لشکر
کو رسد کا پہونچنا بہت مشکل تھا مگر ایسا بندوبست تھا کہ برابر رسد پہونچے جاتی تھی کمی نہ ہوتی تھی
خلاصہ یہ کہ آمدم برسر مطلب علمشاہ مع لشکر کے عقب مین البرز کجکلاہ کے اوسکے آنے کے دوسرے
دن یہان آکر پہونچے یہ ابھی دور تھے کہ انکے کان مین دلیرون کے نعرون کی صدا آئی انھون نے
حیران ہوکر ادھر ادھر دیکھا سواے نعرہ دلیران کی صدا کے کسیکو نہ پایا سمک بلطاقی برابر مرکب کے
رکاب پر ہاتھ رکھے چلا آتا تھا اوس سے فرمایا کہ ذرا جاکر خبر تو لاؤ کہ کس مقام پر جنگ و پیکار ہورہی ہے
اور کون لڑرہا ہے کیونکہ نعرون کی صدا سے تو ثابت ہوتا ہے کہ بہت بڑا معرکہ پڑا ہوا ہو اگر کسی ظالم
نے کسی مظلوم پر زیادتی کی ہو اور وہ مظلوم اوسکے ہاتھ سے عاجز ہو تو ہمکو خداوند کریم نے اسی غرض
سے پیدا کیا ہے کہ ہم بیکسون اور مظلومون کی کمک کرین اور اونکی داد کو پہونچین اور اونکو ظالمون کے
پنجہ سے رہائی دین تاکہ خداوند کریم ہم سے خوش ہو اور ہمارا ہر مقام پر امداد کرے ہم اوسکے دین کی
رواج دینے کے لیئے خلق کیے گئے ہین پس جلد خبر لاؤ تم بڑا ے ضرور لا ہو ہم بھی آتے مین
مع لشکر کے ملکہ عنطاق کجکلاہ وغیرہ سے فرمایا کہ تم لوگ لشکر لیکر آؤ مین آگے بڑھتا ہون اور خبر لیتا ہون
اونھون نے عرض کیا کہ سمک کو پہلے ہو آنے دیجیے پھر تشریف لیجایئے گا شاید کفار باہم
مقابلہ کررہے ہون اور لڑرہے ہون تو آپکو کیا ضرورت ہے اونکے درمیان مین دخل دینے کی وہ
باہم لڑکر اپنا آپ فیصلہ کرلین گے شاہزادہ نے فرمایا کہ اس امر مین یہ مطلب ہے کہ جسکو کمزور پاؤنگا
اوسکی کمک کرونگا اوسکے دشمن کو قتل کرکے اوسکی اور اوسکے اہل لشکر کی جان بچاؤنگا وہ اسکا
احسان مند ہوگا اوسکے معاوضہ مین وہ دین اسلام اختیار کریگا اور قبول کریگا یہ ملک بھی
اسلام آباد ہوگا اور یہ بھی ہم سبکا منشا ہے کہ جس طور سے ہو دین اسلام کی ترقی کرین اور رواج دین
اس سے یہ امر حاصل ہوگا کہ ہزارون بندگان خدا خون ناحق سے محفوظ رہینگے ہزارون کی جانین
برباد ہونے سے بچین گی ہزارون راہ ضلالت سے نکلین گے اور خداوند کریم کو پہچانین گے ہمکو
ثواب عظیم ہوگا عنطاق کجکلاہ نے عرض کیا کہ آپکو اختیار ہے ہم سب تو آپکے تابعدار و غلام
ہین جو حکم عالی ہوگا اوسکو بجا لائینگے آپ تشریف لے چلین ہم بھی عقب مین آتے ہین منادی

بیان کرتا ہی کہ سمک تو پہلے ہی سے حکم پاتے ہی چل کھڑا ہوا تھا پا پیادہ شاطری مارتا ہوا چلا
جاتا تھا کہ درہ کوہ سے جو نکلا تو اوسنے جنگل مین ایک طوفان عظیم برپا دیکھا کہ جس سے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ ہنگامہ حشر برپا ہی جدھر اوسنے نگاہ اوٹھائی نظر کی سوائے تیر و شمشیر او خاک اوڑنے
کے دوسری شی نظر نہ آئی مرکب دوڑاتے ہی ہنگامہ جنگ و پیکار گرم تھا آتش جنگ میدان
مین شعلہ ور تھی اسنے دیکھا کہ ایک طرف ساحرون سے مقابلہ ہو رہا ہی ایک طرف غیر ساحرون
اب یہ اپنے کو بچاتا ہوا اوس مقام پر آیا کہ جہان مقابلہ ہو رہا تھا اور آتش فساد برپا تھی
اسنے غور کرکے دیکھا تو اون لوگون مین اسکو کچھ لوگ آشنا سا معلوم ہوئے اب جو اسنے
دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو لشکری ہین البرز تیغ بکلاہ کے اب اسنے نگاہ دوڑا کر دیکھنا شروع کیا تو
سبکو پہچانتے ہین اسکی نظر البرز تیغ بکلاہ پر پڑی اسنے دیکھا کہ البرز تیغ بکلاہ مع اپنے لشکر کے لڑ رہا ہی اور
مقابلہ ہو رہا ہی اور تین بادشاہون کو دیکھا کہ وہ بھی لڑ رہے ہین اسنے دیکھا کہ ایک ساحر اژدر آتش فشان
پر سوار سحر کر رہا ہی اور بہت سے ساحر اوسکے ہمراہ ہین چونکہ سمک بلطائف لشکر البرز تیغ بکلاہ کو پہچانتا
تھا اور سبکو پہچانتا تھا نہ وہ لوگ اسکو پہچانتے تھے اور لشکر اسلام مین سوائے صاحبقران
و خواجہ عمرو کے اور کسی سے آگاہ نہ تھا کیونکہ جو لشکر صاحبقران کا شریک ہوا اور جو سردار بیرون
طلسم تھے وہ لشکر مین ہین یہان ہمراہ نہین آئے ہین یہ سردار اور یہ لشکر یہان شریک صاحبقران
ہوا ہی اس لشکر اور ان سردارون سے سوائے صاحبقران و عمرو کے کوئی آگاہ نہین ہی سمک
نے یہ تو دیکھا اور نشان لشکر سے اوسکو معلوم ہو گیا کہ کافرون و اہل اسلام مین مقابلہ ہو رہا ہی
کیونکہ امر تو ہر ایک پر ظاہر و ہویدا ہی کہ کافرون کی یہ علامت ہی کہ اونکے لشکر کے علمون کے سیاہ
پھریرے ہوتے ہین اور اہل اسلام کے لشکرون کے سوائے سیاہ رنگ کے ہر رنگ کے پھریرے
ہوتے ہین پس یہی علامت ہی کفر و اسلام کی علم ہائے لشکر سے اسنے شناخت کر لی یہ دیکھکر
اب اسکو فکر ہوئی کہ کیونکر دریافت کرون کہ یہ کن لوگون سے مقابلہ ہی اور کون مقام ہی یہ حقیر
عرض کرتا ہی کہ ناظرین و دیگر لوگ یہ اعتراض نہ کرین اس حقیر پر کہ یہ معرکہ دربند منیر پہ ہو رہا تھا
جب تک دربند فتح نہین ہوتا ہی اوسوقت تک اوسکی راہ نہین کھلتی ہی پس یہ لوگ وہان کیونکر
پہونچ گئے اسکا جواب یہ حقیر ناچیز اسطور سے تقدم بالحفظ کرکے قبل از اعتراض دیتا ہی اس خیال سے

کہ یہ اعتراض میرے اوپر نہ ہو بطور دفع اعتراض کے یہ جواب ہے تاکہ ناظرین اس حال سے بھی آگاہ ہو جائیں وہ جواب یہ ہے کہ یہ معرکہ بیرون دربند تھا کیونکہ مہنیر جادو صاحبقران کو بیرون دربند واسطے قتل کرنے کے لایا تھا اوس مقام پر یہ معرکہ پڑا اسی سبب سے سب لشکر شریک منیر جادو ہوا اور لشکر صاحبقران بھی آکر شریک صاحبقران ہوا ورنہ ساحر تو اندرون دربند جاتے اور غیر ساحر بیرون دربند رہ جاتے دوسرے اگر یہ لشکر جو کہ سنیر جادو کی کمک کو آئے تھے اسکے طلب کیے ہوئے تھے انکی خبر کے لیئے منیر جادو نے طایر سحر مقرر کیئے تھے جب یہ قبل اس معرکہ کے آتے تو طائران سحر منیر جادو کو خبر کرتے اگر اسکو منظور ہوتا تو وہ اندر دربند کے طلب کرتا ورنہ بیرون دربند اونکو اوترنے کی اجازت دیتا کیونکہ بدون اسکی اجازت کے کوئی داخل دربند نہیں ہو سکتا ہے ہان ساحر تو جاسکتا ہے خواہ اجازت ہو خواہ نہ ہو بسبب سحر کے جاننے کے جا سکتا ہے یہ معرکہ اندرون دربند نہ تھا بلکہ بیرون دربند تھا اور معرکہ پڑا ہوا ہے اسکا خیال رہے اور اس امر کا بھی خیال رہے کہ یہ دربند منیر جادو کے نام سے طلسم بند کیا گیا ہے اسکے اباواجداد اس دربند کے حاکم ہوتے چلے آئے ہین اور سب اسی نام سے مشہور تھے جب یہان کا حاکم جو کہ اسکے بزرگ تھے مرنے لگا اوسنے جو اس لایق ہوا کہ حکومت کرے اوسکے نام پر اس دربند کو سحر بند کر دیا اسی طور سے ہوتا چلا آیا چنانچہ جب منیر جادو کا باپ منیر ششم مرنے لگا تو اوسنے اپنے فرزند یعنی منیر ہفتم کو جو کہ اب حاکم ہے اپنے قریب طلب کیا اور اوسکو سب طریقہ تعلیم کے اور جس طریقہ سے ایک حاکم دوسرے کو حال دربند سے آگاہ کرتا تھا اور اپنا سحر برطرف کرتا تھا اور جو حاکم ہونے والا ہوتا تھا اوسکا سحر قائم کراتا تھا اوس طور سے اسنے بھی کیا کہ اپنا سحر برطرف کر لیا اور اپنے فرزند کا سحر قائم کرایا اس سبب سے یہ امر ہے کہ اگر منیر جادو مارا جائیگا تو یہ دربند فتح ہو جائیگا اور ہر ایک اپنے مرنے کے زمانہ کو بذریعہ سحر کے دریافت کر لیتا تھا اس سبب سے یہ بندوبست کرتا تھا یہ جملہ معترضہ تھا آمدم بر سر قصہ پس سمک نے یہ خیال کر کے ادھر اودھر دیکھنا شروع کیا اسکی نگاہ صاحبقران پر نہیں پڑی جو پہچان لی نہ خواجہ پر کیونکہ یہ لوگ تو درمیان لشکر کے لڑ رہے تھے او کنارے لشکر کے کھڑا ہوا ہے اب ادھر اودھر دیکھ رہا ہے کیونکہ صاحبقران و خواجہ کو

دیکھیئے یہ اس خیال سے اودھر اودھر دیکھو رہے تھے کہ کوئی سوار یا پیدل لشکر سے جدا ہو تو اوس سے
دریافت کرون کہ یکایک سمک کی نگاہ خیمون و بارگاہون پر پڑی اوس نے دیکھا کہ ہزارون خیمے
و بارگاہین سلیمن و بے چوبے و قلندریان برپا ہین اور وہان شاگرد پیشہ پھر رہے ہین اور انتظار کر رہے
ہین اسنے خیال کیا کہ ان لوگون سے چلکر دریافت کرون یہ اودھر کو صورت بدل کر چلا تھا کہ اسنے دیکھا
کہ چند سوار و پیدل لشکر سے جدا ہو کر ایک درخت کے سایہ مین کھڑے ہوے اور تلوارون و خنجرون سے
خون پاک کر رہے ہین یہ اب اونکی طرف چلے اوس راہ کو ترک کیا اس خیال سے کہ ان سوارون سے
دریافت کر لو اوتنی دور کیون جاؤ یہ اپنی صورت مسافر کی سی بنائے ہوئے تھے یہ اون سوارون
پیدلون کے قریب آئے بطور اہل کفار سلام کیا اونھون نے جو دیکھا تو ایک مسافر کو مع بار سفر کے اپنے
سامنے کھڑا پایا پوچھا کہ ای بھائی تم ہمارے پاس کس غرض سے آئے ہو اگر اس غرض سے آئے ہو کہ
تمھارے پاس زاد سفر نہین ہے مگر تمنے یہ خیال کیا ہو اپنے دل مین کہ ان لوگون سے کچھ حاصل کرین
تو ہم خود بلا مین مبتلا ہین آج چار شانہ روز سے لڑ رہے ہین اپنے بادشاہ کے ہمراہ اسوقت جو زیادہ
تھک گئے تو اس خیال سے اس درخت کے نیچے آکر کھڑے ہوئے کہ ذرا دم راست کرین بھائی
ہمارے پاس کیا ہے سوائے تلوار و سپر و نیزہ اور مرکب کے ہان اگر اس آفت مین نہ مبتلا ہوتے اور
فرودگاہ پر ہوتے تو کیا مضائقہ تھا جو کچھ ہمکو ممکن ہوتا ہم حاضر کرتے اسوقت ہم مجبور ہین جوابدیا
کہ مین آپ لوگون کے پاس کچھ لینے نہین آیا ہون بلکہ مین ادھر سے جاتا تھا مین نے جو یہ معرکہ
عظیم برپا دیکھا تو خیال پیدا ہوا کہ دریافت کرنا چاہیئے کہ یہ معرکہ کس سے ہو رہا ہے اور یہ کون لوگ
ہین اب لوگونکو تو پہچان لیا کہ آپ سب خداوند عجائب کی بندگی کرنے والے اور اونکے بندے ہین اور
اور جو آپ لوگون کے حریف ہین اونکے طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدائے آسمانی کے بندے
ہین بس یہ دریافت کرنا تھا کہ ان لوگون سے کیون مقابلہ ہو رہا ہے اور کیا وجہ مقابلہ کی ہے اور یہ کیا
مقام ہے ورنہ مجکو کچھ احتیاج خرچ نہین ہے نہ ضرورت ہے آپکے اقبال اور خداوند کے فضل سے میرے
پاس سب کچھ ہے مین اپنی نوکری پر سے اپنے مکان کو رخصت لیکر جاتا تھا مین رہنے والا شہر
عنطاقیہ کا ہون مجکو ایک سال کی مہلت ملی ہے دو ماہ ہوئے مجکو وہان سے نکلے ہوئے اور راہ
طی کرتے ہوئے راہ مین بیمار ہو گیا تھا جہان مین نوکر تھا اوس ملک کا نام کوہ بلور ہے اب عنطاقیہ

کو جاتا ہون کوہ بلور سے آتا ہون یہ معرکہ دیکھکر میرے حواس جاتے رہے اون سوار دن نے کہا کہ بھائی آگاہ ہو کہ یہ سرحد دربند منیر ہے اور شہر منیر ہے یہان کا حاکم منیر جادو ہے طرف سے شنکال جادو بادشاہ طلسم کے جو سامنے اژدر آتش فشان پہ سوار لشکر سے لڑ رہا ہو یہ بھی حاکم ہے ہلوگ اوسکی کمک کو اور ملکون سے آئے ہین اوس سے اور طلسم کشا سے آج چار دن سے لڑائی ہو رہی ہے نہ طلسم کشا کو شکست ہوتی ہے نہ اوسکو برابر تلوار چل رہی ہے پہلے تو حمزہ کو منیر جادو نے فقرہ دیکر اسیر کرلیا تھا سب اسباب اپنے قبضہ مین کرلیا تھا مگر حمزہ کے عیار خواجہ عمرو نے آکر حمزہ کو رہا کیا حمزہ تو اکیلا لڑنے لگا اسی عرصہ مین ہمارا بادشاہ اسفندیار صحرانشین مع لشکر کے آکر پہونچا وہ بھی منیر جادو کا شریک ہوا اور مقابلہ کرنے لگا پھر لاجورد ایک لاکھ سے آیا پھر لاہور یہ سب منیر جادو کے شریک ہو کر لڑنے لگے کہ حمزہ کے مددگار آگئے اونکو بھی خبر ہوگئی اوسکے بعد کل لشکر حمزہ جو کہ حمزہ کے شریک ہوئے اور اسی طلسم کے رہنے والے تھے دوسرے جو جو دربند حمزہ نے درہم و برہم کیے تھے اور اون دربندون کے حاکمون نے اطاعت کی تھی وہ آگئے اور حمزہ کی طرف سے لڑنے لگے اوسی زمانہ مین کل البرز کجکلاہ حاکم کوہ البرز مع پانچ لاکھ سپاہ کے آکر پہونچا اور شریک جنگ ہوا اور لڑنے لگا راوی بیان کرتا ہے کہ البرز کجکلاہ کے مع لشکر کے آنے کی ان لوگون کو خبر نہ تھی ہان جب وہ شریک جنگ ہو کر لڑنے لگا جب سبکو معلوم ہوا ان لوگون پر کیا منحصر ہے لشکر اسلام و صاحبقران بھی اس حال سے آگاہ ہوگئے کہ منیر جادو کی کوہ البرز کیطرف سے کمک آگئی ہے البرز کجکلاہ مع پانچ لاکھ سپاہ کے آیا ہے اور شریک جنگ ہوا ہے مگر کسی مقام پر سے بھاگ کر آیا ہے صاحبقران خواجہ عمرو سے سن چکے تھے کہ علمشاہ مع نو لاکھ سپاہ کے برائے تنبیہ البرز کجکلاہ کوہ البرز کی طرف گئے ہین صاحبقران نے خیال کر لیا تھا کہ ضرور اپنے میرے فرزند کے ہاتھ سے شکست کھائی یقین ہے کہ وہ بھی مع لشکر کے اسکے عقب مین آتا ہو کیونکہ جب خواجہ نے باغ حکیم اسقلینوس سے جہانگیر وغیرہ کے رہا کرنے کی اور اپنی عیاریون کی اور لشکر اسلام کی حالت اور علمشاہ کی کیفیت گرفتار ہونے اپنے رہا کرنے کی عیاری کے بیان کی تھی تو یہ بھی کہدیا تھا کہ علمشاہ طرف کوہ البرز کے برائے گوشمالی البرز کجکلاہ کے گئے ہین ناظرین کو یاد ہوگا یہ سب واقعہ جلد اول مین اس فقیر نے تحریر کیا ہے صرف برائے یاددہی چند سطرے اس مقام پر تحریر کردین تاکہ ناظرین کو خیال آجائے اور معلوم ہو جائے جب

اونھون نے سوارون سے یہ سب حال بیان کیا اور البرز شکوہ کی بھی حالت بیان کی تب وہ مسافر لنقلی نے جو اید یا کہ اب معلوم ہوا کہ منیر جادو اور حمزہ جو کہ لشکر خدا پرستان کا صاحبقران ہے مقابلہ ہو رہا ہے اب مجکو تمھارے کہنے سے یاد آیا کہ حمزہ کا کچھ لشکر زیر کوہ بلور مین پڑا ہے اور حمزہ کے آمد کا انتظار کر رہا ہے حمزہ اون سبکو اوس مقام پر مقیم کرکے خود برائے فتح طلسم چل کھڑا ہوا تھا اب معلوم ہوا کہ یہ وہی حمزہ ہے اور اب بخوبی معلوم ہوا کہ منیر جادو سے اور حمزہ سے مقابلہ ہے خداوند عجائب حمزہ پر منیر جادو کو فتح دیں اون سوارون نے کہا کہ ضرور فتح ہوگی اتب اگر چاہے نہ کہان ہین ان سبکی قضا یہان لائی ہے اے بھائی گو حمزہ کے بھی ہمراہ لشکر کثیر ہے مگر ہم سے یہ لوگ کیا مقابلہ کرینگے یہ کہکر وہ سوار خاموش ہو رہے سمک نے کہا کہ اب مین اپنی منزل کو روانہ ہوتا ہون دل مین خیال کیا کہ چلکر شاہزادہ کو جلد اس امر سے آگاہ کرون اور خبر دون کہ منیر جادو ایک ساحر ہے اور دربند منیریہ کا حاکم ہے اوس سے اور صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہے اور اوسکا حریف بھی اوسی مقام پر موجود ہے اور منیر جادو کا شریک ہوکر صاحبقران سے لڑ رہا ہے جلد چلیئے اور صاحبقران کے شریک ہوکر دشمنون سے اونکے لڑیئے اور مقابلہ فرمایئے اور اپنے حریف کو سر میدان ٹوک کر قتل فرمایئے سمک اپنے دل مین تجویز کرکے اونکے پاس سے چلا تھوڑی دور چلا تھا کہ وہان میدان جنگ مین ایک کافر کو صاحبقران نے قتل فرمایا نعرہ تکبیر بلند کیا مین بارہا عرض کر چکا ہون کہ صاحبقران کے نعرہ کی صدا چونسٹھ کوس تک جاتی ہے اب جو صاحبقران نے نعرہ اللہ اکبر بلند فرمایا تمام صحرا ہل گیا سمک نے جو نعرہ صاحبقران کی صدا سنی اتبو اسکو یقین کلی ہو گیا اور یہ جلد جلد وہان سے چلا کہ ادھر صاحبقران نے جو دیکھا کہ ایک مقام پر میرے لشکر کے چند سردار نرغہ کفار مین گھرے ہوئے ہین آپ اپنی رسم مبارک کا نعرہ کرکے اور عقرب سلیمانی کو علم فرما کے اوس مجمع کفار پر حملہ ور ہوئے نعرہ صاحبقران امیر عرب ضیغم روزگار ٭ بحکم خدا البتہ قمشیر جار ہایکے تیغ قمقام وصمصام تام ٭ یکے تیغ عقرب یکے ذوالحجام ٭ حق کا فران از جہان پاک کرد ٭ سر سرکشان حملہ در خاک کرد ٭ چو تیغ یلی بر کشم از غلاف ٭ تزلزل فتد در میان مصاف ٭ یہ نعرہ کرکے اوس مجمع پر جا پڑے اور قتل کرنے لگے سمک نے اتبو نام مبارک بھی سن لیا ٭ وہان سے قطرہ زن ہوا کہ خبر کرون اودھر سے علمشاہ استبر یالا کہو دفرنگی کو بعا زنفہ تیتان فرنگی کو کاندھے پر

رکھے ہوئے چلے آتے تھے مگر کچھ فاصلہ پہ تھا کہ انکے بھی کان مین صاحبقران کے نعرہ کی صدا
پونہچی پہلے تو صاحبقران کے تکبیر کی صدا انھون نے سنی اوسی صدا پر کان کھڑے کیئے دل مین کہا کہ یہ
تو پدر بزرگوار و نامدار کے نعرہ کی صدا ہی کیا اوکہین سے کسی مقام پر جنگ وپیکار ہو رہی ہی یہ دل مین
خیال کر کے مرکب کو مہمیز کیا اور تیز کر کے چلے کہ صاحبقران کے نعرہ کی آواز آئی اب تو آپکو یقین ہو گیا
کہ کسی مقام پر صاحبقران سے اور کفار سے مقابلہ ہو رہا ہی جلد چلو اور شریک جنگ ہو کہین البرز گجکلاہ
سے تو مقابلہ نہین ہو گیا وہ ادھر کو آتے ہون یہ ادھر سے جاتا ہو راہ مین مقابلہ ہونے لگا ہو شاہزادہ
یہ خیال کرتا ہوا اور مرکب کو تیز کیے چلا آتا تھا کہ یہ تو ادھر سے جاتے ہین ادھر سے پاے شاطری
مارتا ہوا تیز اتیز چلا آتا ہو سمک نے یہ تدبیر کی تھی کہ جب درہ کوہ مین داخل ہوا تھا تو وہ مسافر کی
صورت جو بنا ہوا تھا بدل ڈالی تھی اپنی اصلی صورت پہ چلا تھا ادھر سے یہ داخل درہ ہوا تھا ادھر
سے شاہزادہ بھی شاہزادہ نے جو سمک کو آتے ہوئے دیکھا پکار کر فرمایا کہ کیون سمک کیا خبر لائے
کچھ دریافت ہوا کہ یہ کس سے مقابلہ ہو رہا ہی اور کون لڑ رہا ہی میرے کان مین تو والد بزرگوار امیر حمزہ
نامدار صاحبقران عالی وقار کے نعرون کی صدا آرہی تھی کیا اونسے اور کفار سے مقابلہ ہو رہا ہی
تم نے دریافت کیا تم پر کچھ حال کھلا سمک لپک کر قریب شاہزادہ آیا اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اے آقای نامدار
و اے ہوا لاے قدرشناس فلک اساس اے شاہزادہ بلند مرتبہ اے فلک پناہ اے علمشاہ عالیجاہ آگاہ ہو جیئے
کہ حمزہ صاحبقران عالیشان سے اور منیر جادو حاکم دربند منیریہ سے آج چار دن سے برابر مقابلہ
ہو رہا ہی یہ وہی منیر جادو ہی کہ جسکی کمک کے لیئے البرز گجکلاہ اپنے ملک سے چلا تھا اور آپنے البرز کو
راہ مین گھیرا تھا اور شکست کھا کر اور شبخون مار کر چلا تھا وہی یہان آکر پونہچا اور منیر جادو کا شریک
ہو کر لشکر اسلام سے لڑنے لگا خداوند صاحبقران کیا صاحب اقبال ہین اونھون نے یہان بھی
آکر لاکھون کا لشکر جمع کر لیا بادشاہ سابق نے اطاعت کی اور کئی دربند صاحبقران نے فتح فرمائے
اون دربندون کے حاکم بھی شریک ہو گئے لاکھون ساحر لاکھون غیر ساحر لڑ رہے ہین اور اپنی جانین
دے رہے ہین اور پاے مبارک صاحبقران پہ نثار کر رہے ہین جلد تشریف لیچلیئے شریک ہو کر
جہاد فرمایئے اور کفار کو فی النار فرمایئے اپنے حریف کو سر میدان ٹوک کر قتل فرمایئے آپ نے سماعت
تو فرمایا ہوگا کہ صاحبقران نعرہ پر نعرہ فرما رہے ہین بہت بڑی جنگ عظیم واقع ہو رہی ہی

سحر بازی شعبدہ سازی ہو رہی شعلہ سحر کے بلند ہین اس طور کا معرکہ تو کبھی نظر نہین آیا کیا عرض کرون کہ جس طور سے تلوار چل رہی ہی یہ کہکر کل حال جو اون سوارون کے زبانی سنا تھا سب خدمت شاہزادہ مین اول سے آخر تک عرض کیا اون سوارون نے بھی کل حال اول سے آخر تک سمک سے بیان کیا اور یہ بھی سنا کہ البرز مجلاہ بھی اسی مقام پر مع لشکر کے موجود ہی اور لشکر اسلام سے مقابلہ کر رہا ہی اور لڑ رہا ہی بس انکی آنکھوں مین خون اوتر آیا سمک سے فرمایا کہ تو لشکر کو لیکر بہت جلد آ مین جاتا ہون اور ابھی جاکر اس معرکہ کو سر کرتا ہون اگر فضل خدا شامل حال ہوتا ہی مجکو یہ حال نہ معلوم تھا کہ صاحبقران پر یہان یہ آفت گذری ورنہ مین اب تک کبھی کا پہونچ چکا ہوتا جب مین نے نعرہ کی صدا سنی تو مجکو یہ خیال ہوا کہ معلوم ہوتا ہی صاحبقران کسی مقام سے اس طرف کو تشریف لاتے تھے ادھر سے البرز بھاگا ہوا جاتا تھا راہ مین مقابلہ ہونے لگا اب معلوم ہوا کہ خاص صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہی اب مین کب رکتا ہون اوسی میدان جنگ مین سپہ سالار البرز مجلاہ و خود البرز مجلاہ کو ٹوک کر قتل کرونگا اب یہ لوگ میرے ہاتھ سے جاتے کہان ہین سب شبخون مار کر بھاگے تھے اسی غرض سے معلوم ہوتا ہی ادھر کو بھاگ کر آئے ہین خیر دیکھا جائیگا یہ فرماکر سمک کو تو طرف لشکر کے روانہ فرمایا اور فرمایا کہ عنطاق مجلاہ وغیرہ سے سب حال کہہ اور کہنا کہ بہت جلد لشکر لیکر پونہچو یہ بھی کہدینا کہ علمشاہ نے کہا ہی کہ کوئی تمہاری کمک کی ضرورت نہین ہی نہ مین تمہارے بھروسہ پر ادھر آیا ہون مین اپنے خدا پر تکیہ رکھتا ہون مگر اصل امر یہ ہی مین یہ چاہتا ہون کہ تم بھی ثواب مین داخل ہو اور تمہارا نام بھی مرد غازیان دیندار مین تحریر ہو کیونکہ تم سب لوگ نئے مسلم ہو کچھ تو ثواب حاصل ہو اور ہمارے طریقۂ جنگ سے واقف ہو یہ نہ خیال کرنا کہ علمشاہ ہمارے بھروسہ پر لڑتا ہی تم خیال کرلو کہ مین تمہارے ملک مین یکہ و تنہا آیا تھا اور میرے خدا نے میری کمک کی کہ تم سب نے میری اطاعت کی پس اگر ثواب حاصل کرنا ہی اور عقبی درست کرنا ہی تو آؤ آیندہ تمکو اختیار ہی سمک تو یہ پیام لیکر لشکر کی طرف چلا اور شاہزادہ نے مرکب کو کوڑا کیا جس مرکب پر کبھی چھڑی نہ پڑی ہو اوسپر کوڑا پڑے پھر وہ مرکب رکتا ہی بلبلا کر چلا شاہزادہ کو اسقدر عجلت تھی کہ مرکب کو کوڑا ملہ دیا ورنہ آجتک کبھی کوڑا نہ مارا تھا صرف اشارہ سے کام لیتے تھے

گھوڑے کا پڑنا تھا کہ مرکب ہوا ہو گیا گویا پر نکل آئے ایک چشم زدن مین وہ مرکب درہ کوہ سے باہر
آیا اب جو باہر آکر شاہزادہ نے نگاہ اوٹھا کر دیکھا تو میدان مین ہنگامہ حشر و نشر برپا پایا ہر سمت
تلوار چلتے ہوئی دیکھی جیسے ہی نگاہ شاہزادہ کی البرز مجھ ہ اوسکے سپہ سالار و اہل لشکر پر پڑی
پس اوسی مقام سے تیغہ کہی تان کو علم کرکے نیام سے لیکر یہ نعرہ کر کے کہ او البرز کجکلاہ و او سپہ سالار
بد و غا مین آپہونچا تو میرے ہاتھ سے بھاگ کر یہان آیا تھا مین یہان بھی مثل ملک الموت
کے تیرے سر پر نازل ہوا کہ گدازم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی اگر تو آسمان
پر جاتا تو مین مثل آہ مظلومان کے تیرے عقب مین وہان بھی پہونچتا اور تم دونون مکارون کو
قتل کرتا اب کہان جا سکتے ہو ہوشیار ہو جاؤ منم رستم پیلتن دلیل کن کشندہ قویل ہندی و دلیل
ہندی قاتل کہی تان فرنگی منم رستم شکوہ منم بہرام کلاہ منم علمشاہ رومی شہ فیل زور رکہ بر
تخت مرزوق انگندہ شور و دیگر ارشد اولاد امیر عرب بیت علمشاہ چو رستم لقب یہ نعرہ
کر کے اور مرکب کو اوڑا کر لشکر کفار پر جا پڑے راوی بیان کرتا ہی کہ ایک تو دست زبردست
علمشاہ نامدار دوسرے تیغ آبدار لنگردار جسکے ہاتھ پڑا برابر دو پرکالہ ہوئے اب جو تیغہ
برسنے لگا کفار فی النار ہونے لگے خون ہی برسنے لگا مگر صفت یہ تھی کہ علمشاہ اون لوگون کو
قتل کر رہے تھے جو کہ کافر اکفر تھے اہل اسلام سے گو آگاہ نہ تھے کہ کون اہل اسلام ہی
یہ پہچانتے نہ تھے مگر علامت اسلام جو اونمین پائی جاتی تھی اوس سے شناخت کرتے تھے
کہ یہ خدا پرست ہی اوس عالم جنگ مین بھی یہ حواس تھے سوائے کفار کے دوسرے کو نہ
قتل کیا خوب تلوار چلنے لگی انکے تیغہ نے تو تلاطم ڈالدیا شاہزادہ نے جو نعرہ کیا اور
نعرہ شاہزادہ کی صاحبقران و خواجہ نے صدا سنی صاحبقران نے دل مین کہا کہ میرا فرزند
دلبند جگر پیوند آگیا یہ تو اوسکے نعرہ کی صدا ہی شکر ہی خداوند کریم کا کہ مین نے اپنے فرزند
کی صدا سنی اودھر خواجہ لے جو علمشاہ کے نعرہ کی صدا سنی یا فی لوٹ رہے تھے یا ایک
مرتبہ وہان سے لپک کر پائے شاطری مار کر و ایک کوفی الانار کر کے قریب صاحبقران آئے
اور کہا کہ ای حمزہ تمنے سنا کہ یہ کسنے نعرہ کیا اور کسکی نعرہ کی یہ صدا ہی میرے کان مین تو علمشاہ
کے نعرہ کی صدا آرہی ہی کیا علمشاہ آگیا ہی یہ کیونکر آیا اسکو کیونکر خبر ہوئی جو یہ آکر پہونچا کیون

نعرہ

حمزہ اسوقت تو خوب دل قوی ہو گیا ہو گا کیونکہ قوت بازو دست جگر بجارست چشم
آگیا حمزہ اسوقت تو دل قوی ہو گا صاحبقران نے فرمایا میرے بھی کان مین اوسکی صدا
آئی ہی مگر تمنے تو مجھ سے کہا تھا کہ وہ شہر غنطاقیہ سے مع لشکر کے طرف کوہ البرز کے بر آے
تنبیہ البرز کجکلاہ کے گیا ہی ادہر پہونچکر آیا اور کس طور سے علمشاہ کو اس معرکہ کی خبر ہوئی خواجہ
نے عرض کیا کہ کل مع لشکر کے البرز کجکلاہ بھی تو آیا ہی اور شریک ہوا ہی آپکے لشکر سے لڑتا
ہی اور مقابلہ کر رہا ہی معلوم ہوتا ہی کہ وہان نہین ملا شاہزادہ کو معلوم ہوا کہ فلان مقام پر
مع لشکر کے گیا ہی پس شاہزادہ البرز کی تلاش مین ادہر آیا صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے
سنا ہی کہ البرز کجکلاہ کسی مقام سے بھاگ کر آیا ہی کسی سے مقابلہ ہو رہا تھا کہ یہ اوس مقابلہ سے
بھاگا یہان آکر پہونچا خواجہ نے کہا کہ اس طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ علمشاہ ہی کے مقابلہ سے
بھاگا ہی جب تو البرز کل یہان آکر پہونچا اور آج شاہزادہ آیا یا صاحبقران کو البرز کے
آنے کی خبر تک نہوئی جب وہ شریک ہو کر لڑنے لگا اوسوقت خبر ہوئی صاحبقران نے فرمایا
کہ خبر کیونکر ہونے پاتی کیونکہ برابر تلوار چل رہی ہی نعرے دلیرون کے بلند ہین خاک اوڑ رہی
ہی ہر طرف غبار چھایا ہوا ہی خواجہ نے عرض کیا کہ مین علمشاہ کے پاس جاتا ہون اور
اوسکو آپکے حال سے آگاہ کرتا ہون اور آپکے لشکر کی علامت بتاتا ہون ایسا نہو کہ وہ حریف
خیال کر کے آپکے لشکر کے بھی لوگون کو قتل کرنے لگے تو بیگناہ اہل اسلام قتل ہون کیونکہ وہ اس
لشکر سے آگاہ نہین ہی اوتھون نے ان لوگون کو دیکھا ہی جہالت تو مزاج مین ہی دوسرے جب
وہ مصروف جنگ ہوتے ہین تو اپنے آپ مین نہین ہوتے شیر گرسنہ کی حالت ہوتی ہی کہ پھر کچھ
خیال نہین رہتا ہی کہ سمجھ بوجھ کر حملہ کرین جو سامنے آگیا تلوار کا ہاتھ رسید کر دیا تمھاری اولاد
مین علمشاہ کو سب سے زیادہ غصہ اور جوش شجاعت ہی دمشق کا واقعہ یاد ہو گا کہ لندہور کو مع
ہاتھی کے اوٹھا لیا تھا اور دریا مین پھینکنے چلے تھے کچھ اسکا خیال نہ تھا کہ ہمارے باپ کا
رفیق ہی ہمارا دوست ہی اگر تم نہ آجاتے تو علمشاہ نے لندہور کا کام تمام کیا تھا یا معرکہ قرامز
قارانی عدنی مین کرب کو تلوار ماردی تھی گو وہ غدار کر رہا تھا مگر کچھ خیال نہ کیا یہ حالت اوس
غصہ کی ہی ایسی حالت مین ڈرنا چاہیئے مین تمھارے اس فرزند سے بہت ڈرتا ہون صاحبقران

سنے فرمایا کہ اب وہ ایسا نادان نہین ہی کہ اہل اسلام کو قتل کریگا کفار واہل اسلام مین بہت
فرق ہی تم اطمینان رکھو وہ کافرون کو قتل کریگا کوئی خداپرست اوسکے ہاتھ سے مارا نہین جائیگا
خواجہ نے جواب دیا کہ مین تمھارے حال سے تو آگاہ کردون صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی ضرورت
نہین ہی وہ خود ہی آگاہ ہو جائیگا بلکہ اوسکو معلوم ہو گیا ہوگا تم اپنے کام مین مصروف ہو راوی
بیان کرتا ہی کہ صاحبقران خواجہ سے کلام بھی کرتے جاتے تھے لڑتے بھی جاتے تھے جب اس
طور سے صاحبقران نے خواجہ سے کہا خواجہ خاموش ہو رہے اور پھر اپنے کام مین مصروف
ہوئے مردون کی کمر ٹٹولنے لگے اور لوٹ مارنے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ علمشاہ جو آکر لشکر
کفار پر گرے پہلے ہی حملہ مین ستر اوکر دیا خصوصاً علمشاہ نے لشکر البرز کجکلاہ کا تو ناطقہ بند کر دیا
چن چن کر البرز کے لشکر کے لوگون کو قتل کر رہے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ اہل اسلام بھی
ہر طرف لڑ رہے تھے ہر مقام پر سو سو دو دو سو مقابلہ کر رہے تھے اونھون نے جو دیکھا کہ
ایک جوان رعنا حسین و خوبصورت سر پر خود رکھے ہوئے چہرہ سے رعب و داب پیدا آلات
حرب و ضرب سے درست مرکب پر سوار رخ سے نشان شجاعت و سرداری ہویدا بعینہ
حمزہ صاحبقران کی صورت کفار سے مقابلہ کر رہا ہی جس غول یا جس صف پر جا پڑتا ہی
وہ غول و صف درہم و برہم ہو جاتی ہی نعرہ اللہ اکبر زبان پر جاری اہل اسلام سمجھ گئے کہ یہ
کوئی فرزند صاحبقران ہی صاحبقران کی کمک کو آیا ہی جب علمشاہ نے اپنا نام نعرہ مین ظاہر کیا
تو سبکو معلوم ہوا کہ یہ پسر حمزہ صاحبقران علمشاہ نوجوان ہی جسکا اکثر ذکر زبان صاحبقران
سے سنا ہی اور وہ فرماتے تھے کہ میرا ایک فرزند علمشاہ لشکر سے نکل گیا ہی اوسکی مجکو کچھ خبر نہین
معلوم ہی کہ کدھر گیا ہی اور کہان ہی یہ وہی شاہزادہ ہی کیونکہ وہ مشابہ ہی صاحبقران سے خداوند
کریم نے اس شیر کو بھی یہان پہونچایا اب ہم سبکو دونی قوت ہو گئی راوی کہتا ہی کہ واقعی اہل
اسلام کے دل قوی ہو گئے اور پھر یہ لوگ جم کر لڑنے لگے اہل لشکر البرز کجکلاہ و خود البرز کجکلاہ
و اوسکے سپہ سالار و سرداروں نے جو نام شاہزادہ کا سنا اور نعرہ سنکے دم نکل گئے البرز و اوسکا
سپہ سالار ایک مقام پر لڑ رہا تھا اب جو نعرہ علمشاہ کی صدا سنی اور سر اوٹھا کر دیکھا علمشاہ
لڑتا ہوا پایا جو اس جاتے رہے البرز مع اپنے سپہ سالار کے ایک مقام پر لڑ رہا تھا اب جو نعرہ کی

علمشاہ

علمشاہ کی صدا سنی اور سر اوٹھا کر دیکھا علمشاہ کو لڑتا ہوا پایا حواس جاتے رہے البرز نے اپنے سپہ سالار
سے کہا کہ تم نے سنا اور دیکھا کہ وہ بلائے بے درمان کی طرح یہان بھی آگیا اور میرے لشکر سے لڑ رہا ہی اس
خداپرست نے بیطرح چھپا لیا ہی اب کیا ہوگا سپہ سالار نے جواب دیا کہ آپ پریشان نہون وہ وقت
اوٹھا جوین زیر ہو گیا تھا اب اوسکو لڑک کر سر میدان قتل کرونگا اپنے لشکرون کے سامنے اور
اوسکے باپ کے روبرو اب یہ جاتا کہان ہی آتا ہی تو آنے دیجیئے مجکو خود اس امر کا یقین تھا کہ
کرد تعاقب مین ضرور آئیگا جس امر کا ہمکو خیال تھا وہی ہوا خوب ہوا کہ یہ آگیا اسی طور سے لڑتے ہوئے
ادھر آنے دیجیئے ملاحظہ فرمائیگا کہ کیا ہوتا ہی البرز سحبلاہ نے کہا کہ اچھا تمکو اختیار ہی سپہ سالار نے
ایک سردار سے کہا کہ تم اڑتے ہوئے پاس منیر جادو کے جاؤ اور منیر جادو سے کہا کہ جس پسر حمزہ
کے لشکر کے اوپر تم شبخون مار کر ادھر آئے تھے آپکی کمک کرنے وہ ہمارے عقب مین چلا تھا لشکر
کے آیا ہی اور ہمارے لشکر سے لڑ رہا ہی لہذا اب تمکو ہماری کمک کرنا پر ضرور ہی ہم صرف اسقدر
کمک کے امیدوار ہین خواہ تم خود یا کسی ساحر زبردست کو حکم دو کہ وہ سحر کرکے پسر حمزہ کو بیکار کردے
پھر ہم اوسکو قتل کرلینگے حمزہ پر تو بسبب لوح طلسم کے سحر اثر نہین کرتا ہی اسپر تو سحر بخوبی
اثر کریگا کیونکہ نہ اسکے پاس لوح طلسم ہی نہ کوئی ایسی شئی ہی جو دافع سحر ہو اور اوسکے لشکر پر
بھی سحر کرنا کہ وہ لشکر بھی بیکار ہو جائے کیونکہ اوسکے ہمراہ نو لاکھ کا لشکر ہی ایک تو اسی طور
سے اوسکا لشکر زیادہ ہی دوسرے جب لشکر طلسم کُشا اور لشکر علمشاہ ایک ہو جائیگا
اور مقابلہ کریگا اور جنگ واقع ہوگی تو بڑی خرابی ہوگی کیونکہ دونا لشکر ہو جائیگا ہمارا اور
آپکا لشکر پھر اوس لشکر کے حملہ کی تاب نہ لا سکیگا ہمنے آپکو آگاہ کر دیا اب آپکو اختیار ہی
وہ سردار یہ پیغام لیکر اڑتا ہوا اپنے کو بچاتا ہوا اوس مقام پر پہونچا کہ جہان پر ساحرون سے
مقابلہ ہو رہا تھا اور منیر جادو بھی لڑ رہا تھا ساحران اسلام سے کہ ایک مرتبہ منیر جادو نے
سحر کیا لشکر اسلام کے ساحرون پر سحر کرکے پلٹا یہ سامنے کھڑا ہوا تھا اسنے رومال ہلایا اور اشارہ
سے منیر جادو کو بلایا منیر جادو سب لشکرون کے اہل لشکر اور افسرون کو پہچانتا تھا پہچان
گیا کہ یہ سردار ہی لشکر البرز سحبلاہ کا سحر کرکے اژدر آتش فشان ہوا اور اڑ کر اسکے قریب آیا اور
کہا کہ تم نے کس غرض سے مجکو طلب کیا ہی اوسنے کہا کہ ہمنے اس غرض سے آپکو اسلئے

قریب بلایا ہی کہ آپکو ایک پیام البرز نے بھیجا ہی وہ پیام یہ ہی کہ البرز نے کہا ہی کہ جسکے لشکر پر مین شبخون مار کر ادھر کو آیا تھا وہ بھی میرے عقب مین چلا تھا اب آکر پہونچا ہی میرے لشکر سے لڑ رہا ہی لہذا اب اتنا کیجیے کہ اوسپر اور اوسکے لشکر پر سحر کر دیجیے تاکہ وہ اور اوسکا لشکر بیکار ہو جاے ہم قتل کر لین اگر یہ باپ بیٹے ایک ہو گئے اور دونون لشکر تو پھر بڑی خرابی ہوگی یہ کہکر پیام البرز کھڑا رہا اور اوسکے سپہ سالار کا مینبر جادو سے کہا مینبر جادو نے جوابدیا کہ میری طرف سے کہنا کہ نہ مین اوس سے واقف ہون نہ اوسکے لشکر سے جو مین سحر کرون لہذا آپ اوسکے نام سے اور اوسکے اہل لشکر کے نام سے مجکو آگاہ کیجیے اور اوس سے مقابلہ کیجیے چند ساحر روانہ کرتا ہون کہ وہ سحر کرینگے اوسکے اور اوسکے اہل لشکر کے ہاتھ پاؤن بیکار ہو جائینگے پس آپ مار لیجیے گا بلکہ وہ ساحر یہ تدبیر کرینگے ایک دیوار درمیان لشکر حمزہ اور حمزہ اور لشکر پسر حمزہ و پسر حمزہ کے قائم مقام ہو جائیگی آپ اوس پار دیوار کے پسر حمزہ کو مع اوسکے لشکر کے قتل فرمائیگا حمزہ اوسکی کمک بھی نہین کر سکے گا اگر وہ آتا ہی تو آنے دیجیے اطمینان رکھیے جانا کہان ہی حمزہ سے تو ہم اس سبب سے عاجز ہین اور حمزہ پر اس سبب سے غالب نہین آسکتے ہین کہ اوسکے پاس لوح طلسم ہی اوسپر سحر نہین اثر کرتا ہی پسر حمزہ پاس نہ لوح طلسم ہی نہ کوئی ایسی شی ہی جو دافع سحر ہو ان لوگون کا مار لینا کتنی بڑی بات ہی تم جاؤ مین ساحرونکو بھیجتا ہون اونکو نام بتادینا اوس سردار نے کہا کہ اسقدر مہلت کب ہی جو نام بتائے جائین لہذا مین آپکو سب نام بتائے دیتا ہون آپ اونکو تعلیم کر دیجیے گا اور شناخت بھی بتائے دیتا ہون پسر حمزہ کی وہی آپ ساحرون سے فرما دیجیے گا مینبر جادو نے کہا کہ جلد بتاؤ تب اوس سردار نے کل نام سردارون و بادشاہون کے مینبر جادو کو بتا دیے لشکر علمشاہ کے اور شاہزادہ کا نام بتا دیا اور کہدیا کہ پسر حمزہ بالکل ہمصورت حمزہ کے ہی یہی اوسکی شناخت ہی مینبر جادو نے کہا کہ اچھا اب تم جاؤ مین ساحرون کو حکم دیتا ہون وہ آکر تمھاری کمک کرتے ہین وہ سردار تو اوسی طور سے اڑتا ہوا اپنے کو بچاتا ہوا پاس البرز کھلاڑ کے آیا اور جو کچھ مینبر جادو نے کہا تھا سب بیان کیا اور کہا کہ تم اوس مقام پر جاؤ کہ جہان چند ساحرون کو مقام جنگ سے الگ لے جاکے سب نام تعلیم کیئے مع اسم علمشاہ کے اور علمشاہ کی

شناخت بتائی اور کہا کہ تم اوس مقام پر جاؤ کہ جہان پر لشکر البرز کجکلاہ سے اور سپہ حمزہ علمشاہ سے مقابلہ ہو رہا ہی یہ ساحر بموجب حکم لشکر تیر ساحران کی طرف روانہ ہوئے بالاے ہوا اوڑتے ہوئے یہ تو اودھر کو جاتے ہین کوئی مقام دور تو تھا نہین کہ انکو عرصہ ہوتا اوسی صحرا مین دونون لشکر لڑ رہے تھے ساحر وغیر ساحر اودھر سمٹ نے جاکر عنطاق وغیرہ کو حکم علمشاہ سے آگاہ کیا پس عنطاق اوسیوقت کل لشکر کو لیکر فوراً بہت تیز روانہ ہوا راہ کو طی کر کے یہان آکر پہونچا جنگ وپیکار کو دیکھکر اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ ای بہادران بزیند این کافران رامگر اس امر کا خیال رہے کہ اہل اسلام ہم لوگون کے ہاتھ سے نہ قتل ہون اونکی شناخت سے بخوبی آگاہ ہو بہت بڑی شناخت یہ ہی کہ کل لشکر کافران نیلی پوش ہی یا سیاہ پوش ہی پس جسقدر سیاہ لباس پہنے ہون اور نیلا لباس پہنے ہون اونکو قتل کرنا راوی بیان کرتا ہی کہ اس طلسم وغیر طلسم کے جسقدر باشندے ہین سب سیاہ لباس پہنے ہین اور جو ملک اس طلسم کے جوالی مین ہین اونکے بھی باشندے سیاہ لباس استعمال کرتے ہین چنانچہ جو جو ملک علمشاہ نے فتح کیے اونکے باشندون و بادشاہون کے لباس تبدیل کرائے اور فرمایا کہ یہ علامت کفر ہی اسکو برطرف کرو تاکہ تم مین اور کافرون مین تمیز ہو اسی طور سے صاحبقران نے بھی پس جب سے جو خدا پرست ہین وہ ہر رنگ کا لباس استعمال کرتے ہین سوا سیاہ لباس کے اور یہ ہی علامت اور نشان ہی اہل اسلام و کفار کی پس مطلب اس طور سے عنطاق کجکلاہ وغیرہ نے اہل لشکر سے کہا سب نے جوابدیا کہ بہت خوب اور ایک مرتبہ تیرون کو سیدھا کر کے اور تلوارون کو علم کر کے یا یزدان یا گس کہکر لشکر کفار پر گرے اور قتل کرنے لگے پھر جنگ مغلوبہ واقع ہوئی پھر گویا زمین و آسمان سر ٹکرانے لگے بادو دریا آپسمین ملکر تھپیڑین کھانے لگے لشکر ساحران مین ناریل ناریخ ترنج کی بوچھارین سپرون کی کالی گھٹا نمودار تھی ساحرون مین بجلیان سحر کی و غیر ساحرون مین تلوارین چمک رہی تھین منقلین وہ رہی تھین ہوا تند چل رہی تھی کسی نے کسیکو مار کر گرایا تھا کسی سنگدل نے پتھرون کا مینھ برسایا تھا کہین کٹاری کا وار کہین تیغ و تلوار کی دھار شور نالہ بوق بلند خون مین نہایا ہوا ہر ارجمند اس گھمسان سے سحر کی و تیرون کی بوچھار تھی کہ ترک دہر بھی

سپر کا محتاج تھا فلک ستمگر ابر کے سپئے صاحب احتیاج تھا تیغ غلاف سے کیا نکلی جیسے
بلا نکلی غار سے اژدر نکلا جسکے زہر نے بہادرون کا کام تمام کیا ہنگام جنگ تلوار دن سے
دو جہان چورنگ گرم اجل کا چارہ دن طرف بازار تھا نقد جان سے ہر ایک موت کا خریدار
تھا یہ رنگ تھا کہ ایک سے دو دو کے چار تھے سب زندگی سے بیزار تھے عروس مرگ
کے خواستگار تھے گلستان جنگ مین کیسے کیسے نونہالان حدیقۂ شجاعت و گلہائے گلشن
جلالت و بوستان ارم مین کیسے کیسے درختان گلشن جرأت تیغ ظلم و بدعت سے کٹ گئے
تھے جنگل لاشون سے پٹ گئے تھے اجل صیادی کر رہی تھی طایران روح کے دل مین
جنگ کی بربادی کر رہی تھی، کہین ساحرون مین ہار قلقل کے چل رہے تھے کہین پچھے ہوئے
کی اوچھل رہی تھی سوزن اجل مین رشتۂ جان پرو دیا تھا جامۂ تن مقراض اجل سے
ایسا چاک تھا کہ سیا نہ جاتا تھا اشعار تنون پہ تھا ہر سمت جوش ونگار ٭ اب خم تھے اجل
جو بیار ٭ تماشہ طلب رزم کے تھے یہ ڈھنگ ٭ ہلون پہ تھی جرأت اور آہ بہ جنگ ٭
مبارز لشکر تھے کہ دیو و ملک ٭ دیا کینہ جو تھے زمین و فلک ٭ نہین غیر ممکن تھا جز شور
و شر ٭ ہلا کا تھا در پیش زیر و زبر ٭ دو عالم پہ چھائی تھی یہ برہمی ٭ تزلزل کی ہر سو
تھی صورت بنی ٭ عبیری ہوئی خاک دشت نبرد ٭ ہوا نیز بجز خون نہ اوٹھتی تھی گرد
وہ نیزون کی جنبش وہ دشمن کی ناک ٭ زمین کا دہل کر اوڑانا وہ خاک ٭ تڑپ کر گئی
فوج پر مثل برق ٭ جہان مل گیا غرب سے تا بہ شرق ٭ ڈپٹ کا رہا تھا نہ گھوڑون
مین زور ٭ عرق مین تھے سر تا قدم شور بور ٭ پھر قیامت کی تلوار چلنے لگی یہ لشکر تازہ دم
جو آیا اسنے تو مار سترا و کر دیا سماک بلطاقی کا فرزند کو قتل کرتا ہوا قمقمۂ آتشبازی سے جلاتا
ہوا اپنے آقا کے قریب پہونچگیا اور عرض کیا کہ آپکا لشکر آگیا اور کفار سے مقابلہ کر رہا ہی میدان
برپا کر دی ہی راوی بیان کرتا ہی انتہو یہ رنگ تھا کہ سوائے گوشہ کمان کے کوئی گوشہ مفر کا نظر
نہ آتا تھا سوائے کونچہ زخم کے کوئی کوچہ فرار کرنے کا معلوم نہ ہوتا تھا بیس یا چوبیس کوس
کے مربع مین جنگ ہو رہی تھی لشکر اسلام و لشکر علمشاہ قریب ستر ہ اٹھارہ لاکھ کے
تھا لشکر کفار بھی قریب نو لاکھ کے تھا جس مقام پر اسقدر لشکر ہون اور ان مین جنگ

منظور یہ واقع ہو تو وہان کا کیا حال ہوگا راوی یہ قول ہی کہ جب علمشاہ نے یہ سنا کہ پیر لشکر آگیا اور اوسنے
چارون طرف سے کفار کو گھیر لیا ہی اب علمشاہ نامی نامی سردارون کو قتل کرتے ہوئے صدائے
صاحبقران پر چلے جدھر سے صاحبقران کے نعرہ کی صدا آتی تھی اوسطرف علمشاہ نے اپنا رخ
کیا اور اوسی سمت کو مرکب کو مہمیز کیا ادھر سے صاحبقران اپنے فرزند کے نعرون کی صدا سنکے اوسی
طرف کو چلے یہ خیال فرما کے کہ مین اپنے فرزند ارجمند کو تو دیکھ لون نہ معلوم کیا انجام ہو اوسکے
دیدار سے تو نہ محروم رہون پس صاحبقران ادھر سے قتل کرتے ہوئے اور لڑتے ہوئے جاتے ہین
ادھر سے علمشاہ آتے ہین اب راوی بیان کرتا ہی کہ کل کفار ونکو معلوم ہو گیا کہ طلسم کشا کا فرزند علمشاہ
مع لشکر کے اپنے باپ کی کمک کو آگیا اب کفارون نے بھی جان دیکر لڑنا شروع کیا اسفندیار
ولاجورد ولاہور مین باہم صلاح ہوئی کہ یہ جنگ یون نہ موقوف ہوگی جب تک کہ حمزہ کو اسیر
یا قتل نہ کرینگے اس سے بہتر ہی کہ ہم اور تم ملکر چلتے پھرتے ہوئے اور حمزہ کو ٹوککر سر میدان
قتل یا اسیر کرین لاجورد نے کہا کہ رائے تو بہتر ہو اسفندیار نے کہا کہ یہ رائے ہی کہ ہم اور تم دونون
حمزہ کو ٹوکین اور کہین کہ ہم سے مقابلہ کر جب حمزہ ہماری طرف آئے تم دہنے پہلو سے وار کرنا
مین بائین پہلو سے پس حمزہ گھبرا جائیگا کہ کسکو جواب دون وہ اس خیال مین غرق ہوگا کہ
ہمارا ایک طرف اور تمھارا دوسری طرف سے وار ہوگا دونون کے وار برابر سے پڑین گے
جب تک وہ سپر کی پناہ کریگا اوسوقت تک یہان تلوارین اوسکے سر پر پہونچ جائینگی اوسکا کام
تمام ہو جائیگا رہے لاہور یہ بہتر حمزہ کو ٹوک کر مارین لاہور نے کہا کہ اچھا چونکہ یہ تینون ایک مقام
پر لڑ رہے تھے یہ صلاح باہم کرکے اب لڑتے ہوئے حمزہ صاحبقران کی طرف چلے لاہو علمشاہ
کو تلاش کرتا ہوا چلا راوی بیان کرتا ہی کہ جب علمشاہ نے لشکر کفار پر نعرہ کرکے وار کیا تھا اور
سب نے اس نعرہ کی صدا سنی تھی سب نے اوسی حالت جنگ مین اوٹھا کر دیکھا تھا اور پہچان
لیا تھا کہ پسر حمزہ ہی باپ کی کمک کو آیا ہی پس اوسی شناخت پر لاہور چلا جدھر سے نعرون کی علمشاہ
اور صاحبقران کی صدا آتی تھی اوسی سمت کو یہ تینون مکار چلے ادھر جب البرز کجکلاہ وا اوسکے
سپہ سالار نے مینر جادو کا جواب سنا سردارون سے کہا کہ تم لشکر پسر حمزہ کو روکو ہم جا کر پسر حمزہ
سے مقابلہ کرتے ہین اور اوسکو قتل کرتے ہین یہ دونون مکار بھی اوسی طرف کو چلے تھے لڑتے ہوئے

یہ باہم صلاح کرے کہ ایک طرف سے مین وار کرونگا اور ایک طرف سے تم وار کرنا اب راوی
نازک خیال ناظرین نیک خصال فجستہ مقال کی خدمت مین عرض کرتا ہی کہ یہ مقام غور کے قابل ہی کہ
سنبر جادو نے چند ساحر بھیجے ہین کہ تم جا کر پسر حمزہ پر سحر کرو تاکہ وہ بیکار ہو جائے البرز وغیرہ اوسکو
قتل کرین ایک دشمن تو کم ہو اور ایک دیوار سحر درمیان اوسکے اور لشکر حمزہ و حمزہ کے قائم کرنا
تاکہ حمزہ اوسکی کمک کو نہ پہونچ سکے بعد پسر حمزہ کے بیکار کرنے کے لشکر پسر حمزہ کو بیکار کرنا یہ
ساحر چل چکے تھے فاصلہ ہی کیا تھا جو عرصہ ہوتا یہ بھی آکر ہوا پر قایم ہوئے اودھر خواجہ عمر نے جو اس
قیامت کی جنگ و پیکار دیکھی اور صاحبقران و علمشاہ کے نعرہ متواتر سنے انھون نے خیال
کیا کہ یہ وقت حمزہ سے جدا رہنے کا نہین ہی ایسا نہو کہ حمزہ کو کوئی چشم زخم پہونچے کیونکہ
حمزہ اسوقت نہایت جوش و خروش سے لڑ رہا ہی یہ سب لوٹ مار کو ترک کرکے اور گلیم اوڑھ کر
وہان سے چل کھڑے ہوئے گو دل نہ چاہتا تھا مگر بسبب محبت حمزہ کے انکو تاب نرہی سب ترک
کیا اور صاحبقران کو تلاش کرکے اوسی مقام پر آکر پہونچے کہ جہان پر صاحبقران حملہ کر رہے تھے
خواجہ نے آکر صاحبقران کے رکاب پر ہاتھ رکھا اور گلیم کو اوتارا اور کہا کہ حمزہ گھبراؤ نہین مین تیرا غلام
تیرے پاس موجود ہون بہت ہوشیاری سے لڑنا یقین ہی کہ تھوڑی دیر مین کفار شکست کھا کر بھاگین
اور فتح ہو جائے علمشاہ نے آکر وہ قیامت کا مقابلہ کیا ہی کہ اب رنگ لڑائی کا بدل گیا ہی کفار
منتشر الحواس ہو رہے ہین صاحبقران نے کچھ جواب نہ دیا برابر شمشیر زنی فرماتے ہوئے اشقر
دیوزاد کو مہمیز کرتے ہوئے چلے جاتے ہین یہ تو ادھر سے جلتے تھے علمشاہ کے دیکھنے کے اشتیاق
مین اودھر سے علمشاہ بھی صاحبقران کی قدمبوسی کے اشتیاق مین آتے تھے لڑتے ہوئے
کہ ایک مقام پر ایک مجمع کثیر کفار کا تھا یہ دونون صاحب اوس مقام پر پہونچے اور کرنے
لگے مار کر اوس مجمع کو درہم و برہم کیا اب جو وہ مجمع کم ہوا صاحبقران کی نگاہ علمشاہ پر پڑی
چہرہ صاحبقران کا فرط خوشی سے گلنار ہو گیا اور اب صاحبقران چلے کہ فرزند کے قریب
پہونچ جاؤن کہ یکایک علمشاہ کی بھی نگاہ صاحبقران پر پڑی جیسے علمشاہ نے صاحبقران
کو دیکھا اوسی حالت جنگ و پیکار مین مرکب پر جھک کر مجرا کیا صاحبقران نے دعا دی اودھر
سے صاحبقران چلے اودھر سے علمشاہ چلے مین عرض کر چکا ہون کہ لاہور علمشاہ کی تلاش مین

چلا تھا اور اسفندیار ولاجور دو صاحبقران کی تلاش مین یہ تینون نابکار بھی لڑتے ہوئے
اوس مقام پر آپہونچے جیسے لاہور کی نگاہ علمنشاہ پر پڑی اوسی مقام سے ڈانٹ کر کہا کہ او سیر حمزہ کہا
سوارون و اہل لشکر کو قتل کر رہا ہی اور اوسپر یا تھو صفا کر رہا ہی مردان عالم سے آنکھین چار کر
اور بہادرون سے مقابلہ کر کہ لطف تیغ زنی معلوم ہو پس آگے قدم نہ بڑھا مین تیری گوشمالی کے
لیے آتا ہون اگر تو نے آگے قدم بڑھایا تو مین جانونگا کہ تو ڈر گیا مجھ سے اور اپنے باپ کے دامن
مین پناہ لینے کو جاتا ہی اور یہ خیال کرونگا کہ تو بڑا نامرد ہی یہ اوسکا کہنا تھا اور علمشاہ کا سننا
تھا یہ کلام اوسکے مثل نشتر کے دل مین در آئے اور نہایت ہی غصہ آیا آتش غیض و غضب کا کون
سینہ مین مشتعل ہوئی اس تقریر کو سننا تھا کہ ایک دود غلیظ کا کاخ دماغ کو توڑ کر پار گذر گیا
اب بھلا انکو کب تاب تھی اور یہ کیا ہٹتے ہین یا موہنھ پھیرتے ہین آواز دی کہ او نابکار کیا لاف
و گزاف بکتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ تجھ سے کسی بہادر سے سامنا نہین ہوا ہی ہم وہ ہین کہ اگر آسمان
پھٹ کر گرے تو قدم نہ ہٹے تو کیا ہی جو ہم تیرے خوف دامن پناہ تلاش کرینگے اگر بہادر ہی
تو سامنے آ کر ہم موجود ہین یا دور ہی سے بیہودہ بک رہا ہی مین تیری جان کا ملک الموت موجود
ہون دیکھو دم بھر مین مین تجھکو مالک کے سپرد کرتا ہون آتش دوزخ تیری بہت دیر سے مشتاق
ہی شعلہ لپک لپک کر باہر نکلاتے ہین ارواح کافران جہان تیرے استقبال کے لیے در
دوزخ پہ موجود ہین تو تجھکو عرصہ سے تلاش کر رہا تھا نہ معلوم تو کہان پنہان تھا خیر بارے
تجھکو غیرت تو آئی جو تو میرے مقابل آیا یہ کہکر اوسی مقام پر مرکب روک کر کھڑے ہو گئے وہ ناہنجار
بھی یہ تقریر اپنی تقریر کے جواب مین سنکے مثل مار سر دم بریدہ کے پیچ و تاب کھا کر گردن
کو جھکا کر چلا صاحبقران نے جو ملاحظہ فرمایا کہ ایک پہلوان زبردست میرے فرزند کے
مقابلہ کو آتا ہی اس قصد سے اشقر کو بڑھایا کہ قریب سے چل کر مقابلہ کا تماشہ دیکھون
ایسا نہ ہو کہ درمیان مین لشکری آجائین تو پھر تماشہ مقابلہ کا دیکھنے مین آئیگا یہ خیال کر کے مہمیز
کی تھی کہ پہلوانون سے آواز آئی کہ او طلسم کشا کدھر مرکب بڑھا کر جاتا ہی کیا بیٹے کی کمک کو یہ کون
طریقہ ہوا یہ کس شجاع کا قاعدہ ہی کہ ایک سے دو ملکر مقابلہ کرین پس ٹھہر اے ہم تیرے مقابلہ
آتے ہین تو اہل لشکر کو قتل کر کے بہت تیز ہوا ہی ہم تیری جان کے ملک الموت ہین پیچھے قدم

نہ بڑھانا ورنہ ہم تجکو نامرد خیال کرینگے یہ جو صدا آئی صاحبقران اوسی مقام پر تھم گئے خواجہ نے
جو یہ سنا پلٹ کر جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک طرف سے صاحبقران کی طرف لاجورد تلوار
علم کیے ہوئے تلوار سے خون ٹپکتا ہوا کرگدن پر سوار للکارتا ہوا چلا آتا ہی اور دوسری طرف
سے اسفندیار اسی حالت سے خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یا حضرت صاحبقران
ہوشیار ہو جائیے ایک طرف سے لاجورد دریا شگاف مالک صحراء لاجورد اور ایک سمت
سے اسفندیار صحرا النقین مالک صحرائے اسفندیار یہ آپ سے لڑنے کو آتے ہیں اور آپ پر
حملہ کرنے کو اور لاہور نیزہ باز نے علمشاہ کو آکر ٹوکا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ آنے دو میں موجود ہوں
خدا مالک ہی اور حافظ کیا پرواہی ہر اتکیہ اوسکی ذات پر ہی صاحبقران خواجہ سے یہ کہہ رہے
تھے کہ ادھر لاہور سے اور علمشاہ سے سامنا ہو گیا کیونکہ وہ قریب آچکا تھا آنے سے ساتھی آ
اوسی تیغہ خون آلود کا جس سے لڑ رہا تھا اسے علمشاہ پر خبردار خبردار کہکر وار کیا علمشاہ نے
نہ سپر پر اوسکے وار کو روکا نہ پشت تلوار پر صرف نگاہ لڑا دی راوی بیان کرتا ہی کہ اس مقام
پر جو اہل اسلام و کفار سے تلوار چل رہی تھی یہ معرکہ دیکھکر دونوں فریق تھم گئے اور حلقہ باندھ
کر کھڑے ہو لیئے اس طور سے کہ اوس احاطہ کے درمیان میں علمشاہ سے اور لاہور سے مقابلہ
ہو رہا ہی اور اوس مقام پر صاحبقران بھی ہیں اور اسفندیار و لاجورد بھی چلے آتے ہیں اور
باہر تلوار چل رہی تھی جو کفار و اہل اسلام اسی مقام پر تھے وہ لڑنے سے باز ہیں اور تماشہ جنگ
کا دیکھ رہے ہیں کہ اسفندیار نے لاجورد سے کہا کہ اس مقام پر تھم جاؤ پہلے لاہور اور سپر
حمزہ کے مقابلہ کا تماشہ دیکھو تو پھر حمزہ پر حملہ کرنا ذرا دیکھو تو کہ لاہور نے تلوار کا وار کیا پسر
حمزہ نے سپر تک کو چہرہ کی پناہ نہ کیا یہ کیونکر اسکے وار پر دل رکھا لاجورد نے جواب دیا کہ اچھا پس
یہ دونوں اوسی مقام پر اپنی صفوں کے آگے کرگدنوں کو روک کر کھڑے ہو گئے اور تماشہ مقابلہ
کا دیکھنے لگے علمشاہ نے یہ خیال کر کے اپنے دل میں کہ اس حرامزادے کے وار کو سر پر روکو دانستہ میں
مار کر تلوار اسکی چھین لو اب اوسکو مہلت دوسرے وار کی نہ دو کیونکہ یہاں جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی ایسا
نہ ہو کہ یہ ستم پاکر بھاگ جائے اگر میں فضل خدا سے اسپر غالب آؤں دوسرے غصہ بھی بہت تھا
لیکن اسی سبب سے سپر کو چہرہ کی پناہ نہ کیا تلوار کی باڑھ سے نگاہ لڑا دی جیسے تلوار قریب سر آئی

اور جم سکے داستانہ جو ماما تلوار پٹ پڑی پنجہ ملی دراز کرکے گلابی پر ہاتھ دوڑا دیا قبضہ پر قبضہ
کیا پنجہ مروڑ کر تلوار چھین لی تلوار کو پھینک کر فوراً اوسکی کمر زنجیر پکڑ کر یا یزدان پاک کہکر اب جو زور
کیا پشت گرگدن سے مثل کھلونے کے اوٹھا لیا یہ رنگ دیکھکر اسفندیار زلاجورد کفار کے
حواس جاتے رہے بلکہ اہل اسلام بھی حیران ہوئے اور ہر ایک نے اپنے اپنے دل مین کہا کہ واقعی
خداوند کریم نے ان لوگون کو بڑا صاحب طاقت خلق فرمایا ہی دیکھو تو شاہزادہ نے اس دیو پیکر
کو کیونکر اوٹھا لیا اور سر سے بلند کر لیا یہ لوگ تو حیران ہو رہے تھے اودھر علمشاہ نے لاہور کو گرد
سر چرخ دیکر فرمایا کہ شناخت خداوند کریم مین کیا کہتا ہی اوسنے جواب دیا اوسی حالت مین کہ میری
اگر ہزار جانین ہون تو ہر ایک ناخن پاے خداوند عجائب پر نثار کرون مین کبھی دین اسلام نہ
قبول کرونگا یہ سنکے شاہزادہ کو اور زیادہ غصہ آیا پس اوسکو ہاتھو پر تول کر اب جو سوے آسمان اوچھالا
تو وہ نظرون سے غائب ہو گیا یہ تلوار کو علم کرکے رکابون پر زور دیکر کھڑے ہوئے جیسے وہ قریب
آکر پہونچا ایک ہاتھ دوال کمر پر مارا مثل خیار تر کی دو ٹکڑے ہوئے جب تک وہ ٹکڑے زمین تک
آئین آئین ایک ہاتھ اور رسید کیا کہ دو کے چار ہوئے علمشاہ نے اوسکو چو رنگ ہوائی کما یہ رنگ
جنگ علمشاہ دیکھکر کفار کے حواس جاتے رہے پہلے تو اسی واقعہ سے حیران ہوئے تھے کہ
اتنے بڑے پہلوان کو یون سر سے بلند کر لیا یہ واقعہ دیکھکر اور زیادہ تر حیران ہوئے یہ تو ہو نہ سکا
کہ آگے بڑھکر پنجہ شیر سے رہا کرتے خاموش کھڑے دیکھا کیے وہ مارا گیا راوی بیان کرتا ہی کہ علمشاہ
کا لاہور کو قتل کرنا تھا اونھون نے قتل کرکے اب جو نعرہ اللہ اکبر بلند کیا جو اہل اسلام اس مقام پر موجود
تھے اونھون نے بھی نعرہ تکبیر بلند کیا اور ہر طرف سے صداے تحسین و آفرین آنے لگی بلکہ زمین و
آسمان سے تعریف کی صدا بلند تھی جو سردار و اہل لشکر لاہور اوس مقام پر موجود تھے اپنے بادشاہ
و افسر کو کشتہ دیکھکر ایک مرتبہ یہ خیال کرکے کہ اوسنے ہمارے افسر و آقا کو قتل کیا ہم اسکو مارین تلوارین
علم کرکے حملہ در ہوئے علمشاہ پر راوی بیان کرتا ہی کہ چند افسر اور عنطاق کجکلاہ وغیرہ بھی لڑتے بھڑتے
اوس مقام پر آگئے تھے اونھون نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ ہمارے آقا پر کفار حملہ کرتے ہین وہ بھی حملے
باہم غت پٹ ہو گئے پھر اوسی مقام پر تلوار چلنے لگی پھر خون برسنے لگا پھر سر تن سے کٹ کٹ کر دھم دھم
گرنے لگے علمشاہ بھی نعرہ کرکے ادہر جا پڑے ادھر ان دونون نے جو یہ موقع دیکھا بیٹھا اسفندیار

ولاجورد نے کہ جنگ مغلوبہ ہونے لگی ایک مرتبہ ایک دہنی طرف سے اور دوسرا بائین طرف سے صاحبقران پر تلوارین علم کرکے گر پڑا اور صاحبقران پر وار کیا چونکہ صاحبقران تو ہوشیار تھے کب ایسے فقرون مین آتے ہین جیسے ہی ان دونون نے وار کیے ویسے ہی صاحبقران نے ایک کے وار کو پشت عقرب پر روکا دوسرے کے وار کو خالی دیا کہ پھر ان دونون نے سنبھل کر وار کیے ابکی مرتبہ صاحبقران نے دونون وارون کو خالی دیکر اور اشقر کو بڑھا کر دونون کی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالدیا یعنی دست راست سے اسفندیار کی زنجیر کمر تھامی اور دست چپ سے لاجورد کی اور نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر پہلے ہی زور مین دونون کو سر سے بلند کرلیا اور فرمایا کہ ہے شرط کہ ٹکرا دون کہ دونون کے مغز سر پاش پاش ہو جائین یہ فرما کر لاجورد سے فرمایا کہ شناخت پروردگار عالم مین کیا کہتا ہے اوسنے کہا کہ او حمزہ مین تو کبھی اپنا دین آبائی نہ ترک کرونگا تو بیکار کو مجھسے کہتا ہے کہ دین اسلام قبول کر یہ سننا تھا کہ صاحبقران نے اسفندیار سے کہا کہ تو کیا کہتا ہے اوسنے کہا کہ ای حمزہ تو واقعی جوانمرد ہے اور صاحب اقبال ہے تیرے کہنے کو قبول ہون مگر ایک شرط کے ساتھ کہ اسوقت تو مجھکو قتل کرے مین ایک مشکل رکھتا ہون اگر تو میری اوس مشکل کو حل کر دیگا تو مین ضرور دین اسلام قبول کر دونگا صاحبقران نے فرمایا کہ تمنے ایک حجت معقول پیدا کی ہے خیر مین اس جنگ دیکار سے مہلت پاؤن تو تمھاری بات سنونگا اور کوشش کرونگا یہ فرما کر اسفندیار کو تو حوالہ خواجہ عمر کے کیا خواجہ عمرو نے اوسکو اوسیوقت نذر زنبیل کرلیا ادھر صاحبقران نے لاجورد کو اوٹھا کر گرد سر گردش دیکر اب جو زمین پر مارا لاجورد نقش زمین ہوگیا استخوان تک چورا چورا ہوگئین لاجورد کا نشان تک نہ باقی رہا یہ رنگ جو انکے اہل لشکر نے دیکھا اور افسردن نے کہ ہمارے آقا کو حمزہ نے پکڑ لیا اور لاجورد کے اہل لشکر نے خیال کیا کہ ہمارے بادشاہ کو حمزہ نے پاس کیا جبکہ ہمارے افسر مارے گئے اب ہماری زندگی بیکار ہے مرجانا بہتر ہے پس سب ایک مرتبہ تلوارین علم کرکے صاحبقران پر حملہ آور ہوئے جو اہل اسلام اوس مقام پر موجود تھے وہ لڑنے لگے تلوار چلنے لگی باہم کافر و مومن لپٹ گئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی لشکر دن مین غل مچ گیا کہ حمزہ نے اسفندیار کو اسیر کرلیا اور لاجورد کو قتل کیا پسر حمزہ نے لاہور کو ہلاک کیا یہ خبر نیر جادو کو بھی ہوئی کہ جو بادشاہ تمھاری کمک کو آئے تھے اونمین سے دو مارے گئے اور ایک اسیر ہوگیا

اب صرف البرز کجکلاہ باقی ہے اوسکا لشکر لڑ رہا ہے اور اون تینون بادشاہون کے لشکری لڑ
رہے ہین یہ خبر سنکے منیر جادو کے حواس جاتے رہے چونکہ اسکی قضا آگئی تھی اسنے دل مین
خیال کیا کہ تو چلکر حمزہ کو قتل کر اپنے سپہ سالار و اہل لشکر سے کہا کہ تم لشکر اسلام و ساحران اسلام
سے مقابلہ کرو مین جاکر حمزہ و پسر حمزہ کو قتل کرتا ہون یہ دونون بدون میرے جائے قتل نہ ہوسکینگے
یہ کہکر اژدر سحر کو اوڑا کر طرف صاحبقران کے چلا تلوار چل رہی تھی آتش جنگ و پیکار گرم
تھی سر دھڑ سے کٹ کٹ کر گر رہے ہین تن خاک پر لوٹ رہے ہین یہ عالم ہے کہ کسیکو کسی کی
خبر نہین ہے ایک طرف صاحبقران شمشیر زنی کر رہے ہین اور ایک سمت علمشاہ ان دونون
بزرگوارون کا یہ عالم ہے کہ جب ہاتھ لگایا برابر چار چار کے سر اوڑ گئے شمشیرین مثل برق
کے کوندکر گر رہی ہین شعر ؎ ہر جا کہ شمشیر اوسکار کرد ٭ یکے را دو کرد و دو را چار کرد ٭ دیگر
یکے زخم زد بر تن پہلوان ٭ کز ان زخم لرزید پیر و جوان ٭ صاحبقران و علمشاہ و اہل
اسلام و سرداران اسلام و اہل لشکر علمشاہ و سرداران علمشاہ و مطیعان علمشاہ نے تہلکہ
ڈالدیا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ البرز کجکلاہ داؤ سکا سپہ سالار لڑتا ہوا چلا آتا تھا بہ تلاش
علمشاہ کہ اسکو معلوم ہوا کہ علمشاہ نے لاہور نیزہ باز حاکم صحرائے لاہوریہ کو قتل کیا
اور حمزہ نے لاجورد دریا شگاف کو قتل کیا اور اسفندیار صحرانشین کو اسیر کرلیا ان
تینون کے لشکر بڑے معرکہ سے لڑ رہے ہین اپنے بادشاہون کے غم مین البرز نے اپنے
سپہ سالار سے کہا کہ تم نے سنا کہ یہ تینون بادشاہ ہلاک و اسیر ہوئے اب کیا کرنا چاہیے
اوسنے جواب دیا کہ آپ پریشان نہون مین چلکر ابھی تو قتل کرتا ہون راوی کہتا ہے کہ ابھی
البرز کجکلاہ یہ کہہ رہا تھا کہ وہ ساحر آکر پہونچے کہ جنکو منیر جادو نے سمجھا کر بھیجا تھا وہ
ہوا پر سے البرز کے پاس آئے اور کہا کہ آپ چلکر پسر حمزہ سے مقابلہ کیجیئے ہم بالائے ہوا سے
پہلے اوسپر سحر کرینگے اوسکے بعد اوسکے لشکر پر ہمکو آپکی کمک کے لیئے منیر جادو نے بھیجا ہے یہ
جو اون ساحرون نے کہا ان دونون کے دل قوی ہوئے اتو یہ مثل سیل فنا کے لڑتے
ہوئے چلے ادھر وہ ساحر سحر سے اوڑ کر اوس مقام پر پہونچے کہ جہان پر علمشاہ و صاحبقران
لڑ رہے تھے اب دونون باپ بیٹے لڑتے بھی جاتے ہین صاحبقران و علمشاہ کو سر اوٹھا کر

دیکھ لیتے ہین اور علمشاہ صاحبقران کو کیونکہ سامنا ہی وہ جو مجمع اس مقام پر تھا انکی
شمشیرزنی سے کم ہوا کہ ان ساحرون نے جو بالائے ہوا تھے سحر کیا کہ ایک دیوار آہنی درمیان صاحبقران
و علمشاہ کے قائم ہو گئی اور اسکا پردہ ہو گیا ہے ان ساحرون نے درپردہ دشمنی کی کہ باپ
بیٹے کو نہ دیکھ سکے بیٹا باپ کو اور ایک دوسرے کی کمک نہ کر سکے علمشاہ اپنی طرف جنگ
مین مصروف تھے اور صاحبقران اپنی طرف ادھر صاحبقران نے ایک پہلوان کو قتل جو کیا
تو نعرہ اللہ اکبر بلند کیا علمشاہ کے کان مین جو صدا پہونچی پلٹ کر دیکھا کہ صاحبقران نے
کس پہلوان کو قتل کیا جو تکبیر کہی اب جو دیکھا تو اپنے سامنے ایک دیوار آہنی کو حائل پایا
جو کہ مانع ہوئی صاحبقران کے دیکھنے سے علمشاہ حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہو ابھی تک تو یہ
حجاب اپنے درمیان مین نہ تھا مین صاحبقران کو دیکھ لیتا تھا یہ چشم زدن مین کہان سے حائل
ہو گیا معلوم ہوتا ہو کسی ساحر نے سحر کیا ہو اور سکے سحر کی دیوار ہو خیر جو مرضی خدا اگر وہ حافظ ہو تو
سحر میرا کیا بنا لیگا یہ دل سے کہکر لڑنے لگے انھون نے بھی ایک پہلوان کو جو قتل کیا نعرہ اللہ
اکبر بلند کیا صاحبقران نے جو نعرہ کی صدا سنی یہ خیال کرکے کہ میرے فرزند نے کسی پہلوان
کو قتل کیا جو تکبیر زبان پر جاری کی علمشاہ کی طرف جو دیکھا تو دیوار فولادی کو حائل پایا
دیکھا کہ جو لشکر اس مقام پر لڑ رہے تھے نصف اس پار دیوار کے مقابلہ کر رہے ہین اور
نصف اوس پار ہین گو معلوم نہوتے تھے مگر عقل سے خیال کر لیا اور درمیان مین دیوار آہنی
ہو یہ واقعہ دیکھکر صاحبقران حیران ہوئے کہ ابھی تک تو دیوار نہ تھی یہ کہان سے آگئی خواجہ
سے کہا کہ تم نے کچھ واقعہ دیکھا کہ یہ کیا واقعہ ہو ابھی تک تو دیوار درمیان میرے اور علمشاہ
کے نہ حائل تھی یا دفعتہ پیدا ہو گئی کہین اپنے فرزند کو نہین دیکھ سکتا ہون خواجہ نے عرض
کیا کہ یا صاحبقران یہ مقام حیرت و تعجب نہین ہو نہ جائے تشویش و اندیشہ ہی یہ کافرون
کی کارروائی ہو کہ تمکو اور علمشاہ کو الگ کر دیا اس خیال سے تم اور وہ جو ایک مقام پر
کھڑے ہوئے شمشیرزنی کر رہے ہو تو لشکر کا ستراو ہو رہا ہی اور لشکر مین تلاطم مچا ہوا ہی تہلکہ
پڑا ہوا ہی پس اس خیال سے جدا کیا ہو کہ شاید یہ غدر کم ہو دوسرے اس خیال سے کہ تم علمشاہ
کی کمک نہ کر سکو اگر اوسپر کوئی وقت سخت پڑے نہ وہ تمھاری کمک کر سکے جب تم کسی بلا مین

مبتلا ہو کوئی مقام فکر نہین ہی یہ دیوار سحر ہی اسپر لوح کا عکس ڈالو یہ دیوار آہنی ہر طرف ہو جائیگی یہ جو خواجہ نے کہا صاحبقران نے گلے سے لوح اوتاری کہ دیوار پر عکس ڈالون ادہر علمشاہ لڑ رہے تھے اور کفار کو قتل کر رہے تھے کہ سامنے سے البرز گجلادہ اور اوسکا سپہ سالار لڑتا ہوا نظر آیا جیسے علمشاہ کی نگاہ البرز اور اوسکے سپہ سالار پر پڑی للکار کر کہا کہ او نابکار او غدار کیا پیادون و سوارون کو قتل کرائے ہے ہو مجہ سے اگر مقابلہ کرو معلوم ہوا کہ تم بڑے مکار ہو مین نے تو قسم کھائی ہی کہ بدون تمکو اسیر یا قتل کیے آرام نہ لونگا میرے اوپر کھانا پینا حرام ہی تم میرے لشکر پر شبخون مار کر بھاگ گئے تھے اس خیال سے کہ مین تمکو نہ پاؤنگا مگر مین کب تمکو چھوڑتا ہون تم کہان پوشیدہ تھے جو اب تک نظر نہین آئے مین تو تمکو تلاش کر رہا تھا میرے خدا نے تمہاری صورت دکھائی اب تم کہان جاتے ہو میرے ہاتھ سے البرز اور سپہ سالار نے جو علمشاہ کی صدا سنی پلٹ کر دیکھا کیونکہ یہ دونون علمشاہ کی تلاش مین چلے تھے اپنے مقام سے اب جو علمشاہ کو دیکھا کہ علمشاہ ہمارے اہل لشکر اور دیگر بادشاہون کے اہل لشکر کو قتل کر رہے ہین آواز دی کہ او پسر حمزہ کیا خوب ہم خود بڑے عرصہ سے تجکو تلاش کر رہے ہین کہ تو مل جائے تو تجکو قتل کرین تو خود ہمارے خوف سے ادہر اودہر منہ چھپائے پہرتا ہی اور لڑتا ہی اب جو تو نے دیکھا کہ یہ دونون اسر پر آکر موجود ہوئے اب اگر بھاگون گا تو یہ بھاگنے نہ دینگے اس سبب سے تو نے ہمکو پکارا اور ہم ہی پر یہ الزام رکھا کہ مین تم دونون کو تلاش کر رہا ہون خیر تیرا ہی قول سچ ہی اب ہم آتے ہین بھاگنا نہین علمشاہ نے جواب مین فرمایا کہ جیسے تم بھگوڑے ہو ویسے سبکو جانتے ہو ایسے تو بودے ہو کر لشکر کو جو غافل پایا تو شبخون کرے جب اہل لشکر ہوشیار ہوئے تو بھاگ کھڑے ہوئے تم بھاگنا مین تو بھاگا ہون نہ بھاگونگا مگر تم نے اپنی عادت سابق کو اختیار کرنا یہ کہکر جو سوار و پیدل درمیان مین حائل تھے اونکو قتل کیا اور مرکب کو بڑھا کر اونکی طرف چلے وہ دونون کے دونون ہی مرکبون کو چمکا کر قریب آ گئے پس علمشاہ نے اوس مقام پر لشکر کے درمیان مین مرکب روک لیا کہ یہ دونون قریب پہونچے ادہر تو یہ دونون قریب پہونچے اودہر اون ساحرون نے علمشاہ پر سحر کیا کیونکہ وہ اسی وقت کے منتظر تھے اب جو علمشاہ پر اونھون نے

سحر کیا شاہزادہ اونکے سحر مین مبتلا ہو کر مبہوت ہو گیا نہ پانوؤن مین حرکت ہے نہ ہاتھ مین نہ زبان
مین گویائی نہ آنکھون مین بصارت مثل تصویر بگلی کے ہو کر رہ گیا اور یہی حال مرکب کا ہوا جس طور
سے شاہزادہ کا ہاتھ مع تلوار کے بلند تھا اوسی طرح سے قائم رہ گیا یہ جو واقعہ البرز نے دیکھا اپنے
سپہ سالار سے کہا کہ تم نے دیکھا پسر حمزہ کی کیا حالت ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ اون ساحرون
نے سحر کیا ہے اونکے سحر سے اسکی حالت ہوئی ہے پس جلد چلکر مار لو یہ کہکر البرز چلا تلوار خون
چکان علم کیے دست راست کی طرف سے بقصد قتل شاہزادہ چلا اور دست چپ
کی طرف سے اسکا سپہ سالار مریخ شیر شکار چلا ابھی یہ دونون قریب نہین پہونچے تھے
اسقدر کہ وار کرین اودھر اون ساحرون نے علمشاہ پر سحر کرکے اب جو سرون کے
دانے اسم سحر پڑھکر اور یہ کہکر کہ یا سامری و جمشید جس جس مقام پر لشکر علمشاہ کے
سردار اور بادشاہ و اہل لشکر لڑ رہے ہون وہ سب بے حس و حرکت ہو جائین کسی
مین حس و حرکت لڑنے کی باقی نہ رہے یہ کہکر اون حرامزادون نے وہ دانے سرسون کے اوٹھاکر
زمین پر مارے دانون کا زمین پر گرنا تھا کہ واقعی ایسا ہی ہوا کہ جس جس مقام پر لشکر علمشاہ
اور سرداران علمشاہ عنطاق مجھلاہ وغیرہ لڑ رہے تھے یکایک سب بے حس و حرکت ہو کر
رہ گئے جسکو دیکھا وہ مثل تصویر بگلی کے تھا اون ساحرون نے ان پر سحر کرکے قصد کیا تھا
کہ لشکر صاحبقران پر بھی سحر کرین یہ رائی کے دانے اسم سحر پڑھ رہے تھے کہ اودھر صاحبقران
نے خواجہ کے کہنے سے لوح کا عکس اوس دیوار فولاد پر ڈالا جو کہ سحر سے تیار کی تھی ساحرون نے
جیسے ہی عکس لوح کا دیوار پر پڑا وہ دیوار دھوان ہو کر اوڑ گئی اوس دیوار کا اثر بالکل باقی
نہ رہا وہ دیوار جو بیطرف ہوئی پہلے صاحبقران کی نگاہ علمشاہ پر پڑی صاحبقران نے
دیکھا کہ مثل تصویر بگلی کے علمشاہ مرکب پر سوار ہے اور گرد کفارون کا مجمع ہے ایک ہاتھ
بلند ہے اوسی ہاتھ مین تیغ کینیان فرنگی ہے اوس ہاتھ کو ذرا بھی حرکت نہین ہے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ سحر کا پتلا ہے شاہزادہ سنجا گئے ہوئے کھڑا ہے یہی حال مرکب کا ہے ایک بادشاہ اور ایک
سردار تلوارین علم کیے ہوئے بقصد ہلاکت علمشاہ کی طرف بسرعت چلے آتے ہین یہ
واقعہ وہان کا دیکھکر حیرت افزا جو صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا خواجہ عمر سے فرمایا کہ تم نے

دیکھا علمشاہ کی کیا حالت ہی یہ اسکو کیا ہوا ہی تصویر سی بنا ہوا ہی بالکل بے حس و حرکت
ہی حریف دونون طرف سے چلے آتے ہین قتل کرنے کو یہ ذرا بھی خیال نہین کرتا ہی نہ اونسے
بچنے کی تدبیر کرتا ہی جس طور سے تلوار کا ہاتھ اوٹھا کر رہ گیا ہی اوسی طور سے بلند ہی یہ کیا واقعہ ہی اے
خواجہ کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی دریافت تو کرو خواجہ عمرو نے اوسطرف دیکھکر کہا کہ یا صاحبقران
واقعہ کیا ہی علمشاہ پر سحر ہوا ہی وہ سحر مین مبتلا ہی اوسی سبب سے اوسکی یہ حالت ہی اگر تھوڑی
دیر اور خبر نہ لیجائیگی یہ دونون حرامزادے جو بقصد قتل آتے ہین اسکو قتل کر ڈالین گے اے
صاحبقران جلد خبر لو جاکر علمشاہ پر عکس لوح ڈالو تاکہ وہ اپنے آپ مین آ جاوے اور اپنے
دشمنون سے مقابلہ کرے یہ کہکر خواجہ جو پلٹے اونھون نے دیکھا کہ بہت سے اہل لشکر جو اس
مقام پر لشکر کفار سے لڑ رہے تھے اونکی بھی یہی حالت ہی کفار اونکو قتل کر رہے ہین وہ جواب
تک اوسکی ضرب کا نہین دیتے ہین اور جو اون ساحرون نے رائی پر اسم پڑھکر لب جو وہ
رائی یہ کہکر زمین پر ماری کہ یا سامری و جمشید جسقدر لشکر طلسم کشا کے غیر ساحر افسر و اہل لشکر
ہین سب بے حس و حرکت ہو کر رہ جائین اور زمین اون سبکے پاؤن پکڑ لے اور ذرا بھی حرکت
باقی نہ رہے کہ حریف سے مقابلہ کر سکین یہ جو اون حرامزادون نے کہا اور رائی زمین پر ماری ایسی
ہوا کہ لشکر اسلام کے بھی پاؤن زمین نے پکڑ لیے اور سب بے حس و حرکت ہو کر رہ گئے یہ
جو خواجہ نے واقعہ دیکھا کہ ابھی تو سب لڑ رہے تھے یا خود بخود بے حس و حرکت ہو کر رہ گئے
ہین حریف وار کرتا ہی یہ خاموش کھڑے ہوئے اوسکے وار کو اپنے اوپر آنے دیتے ہین نہ تلوار کا
جواب دیتے ہین نہ ڈھال دیتے ہین نہ حرکت کسی قسم کی کرتے ہین بے گناہ بیکسی سے ہلاک
ہو رہے ہین خواجہ نے یہ واقعہ دیکھکر صاحبقران سے عرض کیا کہ یا صاحبقران علمشاہ کی
کیا حالت کو ملاحظہ فرماتے ہو کل لشکر کا یہی حال ہی کیا تمھارا لشکر کیا علمشاہ کا سب پر سحر ہوا ہی
سب بیکسی سے ہلاک ہو رہے ہین اور مر رہے ہین ان سبکی خبر لینا بہت ضرور ہی جلد فکر فرمائیے
صاحبقران نے فرمایا کہ مین کیا فکر کرون تم ہی کچھ تدبیر بتاؤ خواجہ نے صاحبقران سے عرض
کیا کہ یہ تدبیر ہی کہ پہلے علمشاہ کو رہا کرو سحر سے اور بچاؤ وہ اپنے حریفون سے مقابلہ کرے تم ان
سبکی فکر و تدبیر کرو صاحبقران نے فرمایا کہ بہتر علمشاہ کو رہا کرون کیونکہ مجکو اسم اعظم بھی تو

یاد نہین ہی جو اسم اعظم پڑھکر دم کردن تاکہ وہ رہا ہوان خواجہ نے عرض کیا کہ یا صاحبقران نا
یہ تدبیر ہی کہ لوح کا عکس علمشاہ پر ڈالیے جب عکس لوح علمشاہ پر پڑیگا وہ رہا ہوجائیگی
اونکے ہاتھ پاؤن قابو مین آجائینگے یہی تدبیر اہل لشکر کے ساتھ فرمایے گا صاحبقران نے
فرمایا کہ جب تک یہان کے لوگون کو رہا کرونگا دوسرے مقام کے لوگ ہلاک ہو نگے خواجہ عمر
نے عرض کیا کہ آپ علمشاہ کو تو رہا کیجیے ان سبکی بھی تدبیر ہو جائیگی یہ جو خواجہ نے کہا
پس صاحبقران نے ایک مرتبہ اشقر کو مہمیز کیا اور لوح کو گلے سے اوتار کر ہاتھوں لیکر
چلے راوی بیان کرتا ہی کہ جب کفاروں نے اہل اسلام کا یہ حال دیکھا تھا کہ سب بحیس و
حرکت جڑے ہوئے ہین سب اہل کفر و نفاق اون بیچارون پر حملہ در ہوئے اونکو بیقابو
پاکر وہ مثل ہوئی کہ دھوبی سے بس نہ چلے گدھے کے کان مروڑین صاحبقران پر تو قابو نہ
چلا اون بیچارون پر حملہ کیا جو کہ اپنے آپ مین نہ تھے سب صاحبقران کے گرد سے
ہٹ گئے یہی سبب تھا کہ جو صاحبقران اور خواجہ مین یہ کلام ہوئے وہ ساحر بلا کے ہوا
سحر کرتے مین ایسے معروف ہین اونکو خبر ہی نہ ہوئی کہ کب دیوار سحر جو کہ تمنے سحر سے درمیان حمزہ
اور پسر حمزہ کے قائم کی تھی برطرف ہوئی اور حمزہ نے اپنے لڑکے کی حالت دیکھ لی یہ تو خوش تھے
کہ ہمنے پسر حمزہ اور اوسکے لشکر اور لشکر حمزہ کا خاتمہ کیا اب حمزہ اکیلا ہو جائیگا سب ملکر
اوسکو اسیر یا قتل کرینگے جو لشکر حمزہ کے ساتھ ساحرون کا ہی وہ لشکر منیر جادو سے
مقابلہ کر رہا ہی اون سبکو منیر جادو مار لیگا اب یہ لوگ جاتے کہان ہین وہ تو یہ خوش
ہو رہے تھے کہ اب ان سبکا کام تمام ہوا ادھر صاحبقران جو جھپٹ کر مرکب کو اڑا کر چلے
وہان البرز گجکلاہ داوسکا سپہ سالار قریب علمشاہ پہونچ چکے تھے اور قصد کیا تھا کہ
وار کرین کہ صاحبقران نے ڈانٹا کہ ادنا ہنجاران نابکار و مکاران غدار دست خود را نگہدارید
خبردار ہاتھ نہ لگانا مین آپہونچا ہون دیکھ خبردار وار نہ کرنا یہ فرماتے ہوئے مثل شہباز
کے قریب پہونچ گئے اور جاتے کے ساتھ ہی لوح کا عکس علمشاہ پر ڈالا عکس کا
پڑنا تھا کہ وہ سب حالت برطرف ہوئی آنکھون مین بصارت ہاتھ پاؤن مین طاقت زبان مین
طلاقت کانون مین سماعت پھر عود کر آئی وہ اگلی حالت علمشاہ کی اور مرکب کی برطرف

ہوئی علمشاہ نے جو نگاہ اوٹھا کر دیکھا تو صاحبقران کو اپنے قریب پایا اور البرز گجکلاہ داؤد سکے سپہ سالار کو بھی راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران کا رعب ان دونون پر اسقدر چھایا تھا کہ اونمین دم نہ باقی تھا وہ خود بےحس و حرکت ہوکر رہ گئے تھے ذرا بھی اونمین حرکت نہ تھی یہ حالت ہوئی کہ جہان تک علمشاہ کے قتل کے قصد سے پہونچے تھے اور صاحبقران نے ڈانٹا تھا اوسی مقام پر رہ گئے آگے مرکبون کو مہمیز کر سکے نہ یہ ہوسکا کہ صاحبقران پر حملہ کرتے یا اونکو کچھ جواب دیتے یا اونکو اس امر سے باز رکھتے یا ایک اونسے مقابلہ کرتا ایک جرأت کرے علمشاہ کو قتل کرتا کچھ بھی تو نہو سکا خاموش کھڑے دیکھا کیے جب علمشاہ کے ہوش و حواس درست ہوئے اور ہاتھ پاؤن مین طاقت آئی اور علمشاہ نے صاحبقران کو اپنے قریب پایا سر جھکا کر عرض کیا کہ یا صاحبقران آپ نے کیون تکلیف فرمائی مین انکو قتل کرتا صاحبقران نے علمشاہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اے فرزند ارجمند تمپر کسی ساحر نے سحر کیا تھا کہ تم بالکل بےحس و حرکت تھے اور یہ تمھارے قتل کو چلے تھے ایک دیوار درمیان میرے اور تمھارے حائل تھی اور یہی حال میرے لشکر کا ہی کہ سب بےحس و حرکت ہین اور یہی کیفیت تمھارے اہل لشکر کی ہی کہ سب تصویر گلی بنے ہوئے ہین اور کفار اونکو قتل کر رہے ہین اے فرزند مین نے جو دیوار حائل دیکھی حیران ہوا کہ یہ دیوار کیسی ہی خواجہ میرے برابر تھے اونسے جو مین نے کہا اونھون نے جوابدیا کہ یہ دیوار سحر کی ہی اسکو عکس لوح ڈالکر مٹائیے مین نے ایسا ہی کیا تمھاری یہ حالت دیکھی اور اہل لشکر کی یہ کیفیت تمھاری یہ حالت دیکھکر مجھکو تاب نرہی مین نے اشقر کو مہمیز کر کے تمھارے اوپر عکس لوح ڈالا کہ تمھارے حواس درست ہوئے اور وہ سب کیفیت برطرف ہوئی ورنہ یہ دونون نابکار جو کہ وہ سامنے خاموش کھڑے ہوتے ہین تمکو قتل کر چکے ہوتے کیونکہ قریب پہونچ چکے تھے کہ مین نے ڈانٹا اور نعرہ کیا میرے نعرہ کی صدا سنکر خاموش ہوگئے آگے نبڑھ سکے اور جو کفار تمھارے گرد تھے مین نے اونکو مار کر بھگا دیا وہ سب بھاگ گئے راوی بیان کرتا ہی کہ بہت سے کفار گرد علمشاہ تلوارین خون چکان اس قصد سے لیے ہوئے کھڑے تھے کہ البرز گجکلاہ و مرتیح شیر شکار اگر علمشاہ پہ حملہ کرین اور وار کرین اور مارے تلوارون کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین مگر صاحبقران جو چلے تھے جھپٹ کر صاحبقران نے آتے ہی اس مقام پر اب جو حملہ کیا تھا ایک ہی حملہ مین سب بھاگ کھڑے ہوئے تھے نعرہ صاحبقران سے اندھون مین

رعشہ پڑ گیا تھا اوسپر یہ ہوا کہ حملہ بھی گیا اب کب تاب لاتے سب بھاگ کھڑے ہوئے تھے
میدان صاف ہوگیا تھا دور سب سے جا کر دم لیا تھا ورنہ علمشاہ تلوارون کی چھاؤن مین
تھے بچنا علمشاہ کا غیر ممکن تھا مگر جب تک خدا کی طرف سے نہین آئی ہو اوسوقت تک کوئی کچھ
نہین بنا سکتا ہی بقول شاعر شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جاے ٭ نہ برد رگ تا نخواہد خداے ٭ دیگر
جا کو راکھے سائیان مار نہ سا کے کوے ٭ بال نہ بیکا کر سکے جو دو جگ بیری ہوے ٭ چونکہ علمشاہ
کی زندگی باقی تھی اونکا ایک بال بھی کفار نہ کم کر سکے گو اونھون نے تدبیر تو ایسی ہی کی تھی خداوند
کریم نے ایسی صورت نکالی کہ کوئی کچھ نہ بنا سکا سب حیران ہوکر رہ گئے علمشاہ نے رہائی پائی آمدم
بہ سر مطلب جب علمشاہ سحر سے رہا ہوئے پس صاحبقران نے لوح الماس نکالی جو ابیجاے
بلند آواز نے لا کر دی تھی نہین کے لوگو نکو قتل کر کے اور تعویذ لا کر دیا تھا کہ جس سے شنکال
قتل ہوگا وہ لوح علمشاہ کے گلے مین ڈالدی تا کہ علمشاہ پر سحر اثر نہ کرے کیونکہ اوس لوح کا
بھی یہ خاصہ تھا کہ اوسپر بھی سحر اثر نہ کرتا تھا یا جسکے پاس وہ لوح ہوگی اوسپر بھی سحر اثر نہ کرے گا
صاحبقران نے لوح علمشاہ کے گلے مین ڈالکر یہ فرمایا کہ ای فرزند تم اپنے دشمنون سے مقابلہ کرو
مین اہل لشکر کے رہائی کی فکر کرتا ہون علمشاہ نے عرض کیا کہ بہت خوب خدا چاہتا ہی تو آپکے
اقبال فا فضال خدا سے ان دونون کو بھی ابھی قتل کرتا ہون یہ جانئے کہان ہین مین تو انکی
تلاش مین بہت دور سے چلا آتا ہون میرے اوپر تو آج کے دن سے کھانا پینا حرام ہی کیونکہ
مین نے قسم کھائی ہی کہ بے دن انکو قتل یا اسیر کیے آرام نہ لونگا آپ تشریف لے جائین اور
اہل لشکر کے رہائی کی تدبیر فرمائین راوی بیان کرتا ہی کہ ادھر تو صاحبقران یہ سنکے علمشاہ
سے اشقر کو پھیر کر چلے ادھر اہل لشکر بیچارے آفت کے مارے بے گناہ قتل ہو رہے تھے
خواجہ فکر کر رہے تھے کہ کوئی تدبیر کرین تا کہ ان لوگون کی جان بچے بار بار خواجہ آسمان کی
طرف دیکھتے تھے اور رہ جاتے تھے گو صاحبقران کے ہمراہ تھے صرف اس خیال سے
کہ جو کوئی ساحر سحر کریگا بسبب برکت لوح کے نہ مجھ پر سحر اثر کریگا ٭ حمزہ پر اس خیال سے
خواجہ ایک منٹ کو صاحبقران کی رکاب کو نہین چھوڑتے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ
جب صاحبقران نے دیوار سحر کو منہدم کر کے اور علمشاہ کی حالت کو دیکھکر الہزر کھلا ٭

داوسکے سپہ سالار کو ڈانٹا اور نعرہ کرکے اون کافرون پر حملہ کیا تھا جو کہ علمشاہ کو گھیرے ہوئے
کھڑے تھے صاحبقران کے نعرہ کی صدا اون ساحرون نے بھی سُنی تھی گو مصروف سحر تھے مگر
نعرہ صاحبقران کی صدا سنتے ہی سحر کرنا موقوف کیا اور طرف زمین کے دیکھا تو اپنی بنائی
ہوئی دیوار کو منہدم پایا اور صاحبقران کو علمشاہ کے قریب کھڑا ہوا دیکھا اور علمشاہ کو اپنے
سحر سے رہا پایا صاحبقران سے کلام کرتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ حمزہ یعنی طلسم کشا نے کچھ
اپنے گلے سے اوتار کر علمشاہ کے گلے مین ڈالدیا اودھر تو صاحبقران علمشاہ کو لوح پہنا کر برائے
رہائی اہل لشکر پلٹے تھے اودھر اون ساحرون نے باہم صلاح کی کہ طلسم کشا نے لوح طلسم کہ جسکے
سبب سے سحر اپنا اثر طلسم کشا پر نہ کرتا تھا بسبب الفت فرزندی کے اور محبت پدری کے اپنے فرزند
کے گلے مین ڈالدی اب طلسم کشا پر سحر کرو سحر ضرور اثر کریگا طلسم کشا ہی کو مارلو اور ایسا سحر کرو
کہ جس سے طلسم کشا ہلاک ہو جائے زندہ نہ بچے جب طلسم کشا ہلاک ہو جائیگا تو پھر طلسم
فتح نہ ہوگا یہ ہی امر ہوگا کہ یہ جتنے سب لاش طلسم کشا کی لیکر اپنے مقام کی طرف واپس چلے
جائینگے طلسم فتح ہونے سے محفوظ رہیگا اہل طلسم کی قتل و برباد ہونے سے جان بچے گی ہمارا
تمہارا سب ساکنان طلسم و بادشاہ طلسم پر احسان ہوگا کیونکہ یہ طریقہ ہی کہ جو فاتح طلسم ہوتا ہی
وہی طلسم فتح کرتا ہی دوسرا طلسم کو فتح نہین کرسکتا ہی اگر لوح پر بھی قابض ہو جائے تو بھی کچھ
نہین بنا سکتا ہی لوح اوسکو خبر بھی نہین دیگی اوسکے پاس بیکار ہوگی پس جب طلسم کشا ہلاک
ہو جائیگا تو کون طلسم فتح کریگا اول تو سب شریکان طلسم کشا و مطیعان طلسم کشا کے غم
والم مین مبتلا ہونگے رو پیٹ رہے ہونگے ایسی حالت مین کون فکر فتح طلسم کریگا ہم سب طلسم کشا
کے ظلم وستم سے محفوظ رہینگے یہ جو ایک نے دوسرے سے کہا اوسنے جواب دیا کہ رای تو خوب
نکالی ہی تم بھی سحر کرو مین بھی سحر کرتا ہون لیس وہ سبکے سب ایک رائے ہوکر ہوا پر قائم ہوئے
اور جھولیون سے اسباب سحر ہاتھون مین لیا اور اوس اسباب سحر پر اسم سحر پڑھکر دم کیا
ایک نے نارنج کو اپنے ران کے خون سے حیران ہوکر لال کیا اور صاحبقران پر مارا دوسرے
نے ترنج سحر کو اپنی زبان کے خون سے گلنار کرکے اور اسم سحر دم کرکے مارا تیسرے نے
گولہ فولادی کو سیندور سے رنگین کرکے پھینکا چوتھے نے ہار فلفل کے اور دانے ماش کے

اور روئی کے گالے اور رائی اور ہار وغیرہ صاحبقران پر مارے ان چارون نے جو مثل چار عنصر
کے ایک ہوکر صاحبقران پر سحر کیا ایک کے سحر سے تو ابر قایم ہوا اوس سے مار و کژدم و تیرون پر
تیر برسنے لگے مگر سب قریب صاحبقران پہونچ کے نابود ہوجاتے تھے اور اون تینون کے ترنج و
نارنج دگولا جو قریب صاحبقران پہونچا ایک دندانا ہوا کہ زمین و آسمان ہلگئے یہ معلوم ہوا
کہ ایک مرتبہ کئی ہزار توپین فیر ہوئین اونکا شق ہونا تھا اور صدا کا پیدا ہونا تھا کہ دل اہل زمین
کے مارے ہول کے شق ہوگئے سبکو یہ یقین ہوا کہ سرافیل نے صور قیامت پھونکا مردے زیر زمین
دہل دہل کر خواب مرگ سے چونک اوٹھے چرند و پرند اپنے آشیانے چھوڑ کر بھاگے
دریا کا پانی جوش مارنے لگا جو لوگ اُس مقام پر تھے وہ سب کانپ کر رہ گئے اونکو یہ معلوم ہوا کہ
آسمان پھٹ کر گر پڑا ہر ایک سپر روکنے لگا سر پر اوس بدحواسی مین ایسے حواس باختہ ہوئے تھے
کہ یہ خیال نہوا کہ بھلا سپر کیا روکے گی اگر آسمان پھٹ کر گرے مقابلہ سے ہاتھ روک لیا لڑتے
کس سے اہل اسلام تو بیحس و حرکت تھے ہان یہ ہوا کہ قتل کرنے سے باز رہے وہ بیچارے ہلاک
ہونے سے بچے اہل میدان کا تو یہ حال ہوا مگر صاحبقران کو کچھ بھی نہ معلوم ہوا نہ علمشاہ کو
مگر خواجہ نے جیسے یہ صدا سنی سر اوٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا خواجہ کی نگاہ پڑگئی کہ چار ساحر بروے
ہوا سحر کر رہے ہین یہ اونھین کے سحر کا اثر ہے کہ یہ صدا پیدا ہوئی ہے خواجہ دیکھ رہے تھے کہ
خواجہ نے دیکھا کہ ایک طرف سے تو مار و کژدم و سنگ و تیر و تبر برس رہے ہین مگر صاحبقران
کے قریب نہین آتے ہین اور ایک طرف سے شعلہ آگ کے بلند ہوہوکر گر رہے ہین جو قریب صاحبقران
آتا ہے فرو ہوجاتا ہے ایک سمت سے ایک گنبد آتشین جوش مارتا ہوا چلا آتا ہے طرف صاحبقران
کے ایک سمت سے ایک زنگی اژدر پر سوار تیغہ بارہ دار ہاتھ مین اژدر شعلہ چھوڑتا ہوا چلا آتا ہے
خواجہ کو اطمینان تھا کہ جو سحر قریب صاحبقران کے آئیگا وہ دفع ہوجائیگا اس سبب سے
خواجہ نے صاحبقران کو آگاہ بھی نہ کیا خواجہ نے دیکھا وہ چارون ساحر کچھ پڑھ پڑھکر پھینک رہے ہین
اور سحر کو زور دے رہے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ لون الشیاے سحر نے صاحبقران کو کچھ بھی ضرر نہ پہونچایا
ایک تار بھی جامہ جسم کا میلا ہوا وہ سب سحر قریب صاحبقران آکر فرو ہوگئے یعنی دریاے سحر دھوان
ہوکر غائب ہوگیا گنبد سحر خود بخود منہدم ہوگیا وہ شعلہ برطرف ہوگئے اوس اژدر سوار کے جسم مین آگ

لگ گئی وہ جلکر خاک ہوگیا وہ چارون حرامزادے مثل چار عنصر کے باہم ملے ہوئے سحر کر رہے تھے اور ایسے مدہوش تھے کہ انکو خبر بھی نہ ہوئی کہ ہمارے سحر کیون بیطرف ہو گئے اور کسی سحر نے حمزہ پر اثر نک کیا بلکہ یہ خوش تھے کہ طلسم کشا کا کام تمام ہوگیا ہوگا اور خوش ہو ہوکر سحر کو زور دے رہے تھے خواجہ تو ان چارون کو دیکھ چکے تھے اور تاک لیا تھا جب وہ سب سحر قریب صاحبقران پہونچکر فنا ہو گئے اوسوقت خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یا حمزہ صاحبقران ذرا بالاے سر تو ملاحظہ فرمائیے کہ یہ کیا تماشہ ہی صاحبقران نے جو سر اوٹھا کر دیکھا تو چار ساحرون کو مثل آب و آتش و باد و ہوا کے ملا ہوا اور سحر کرتے ہوئے دیکھا صاحبقران نے اونکو ملاحظہ فرما کر خواجہ سے کہا کہ چار ساحر سحر کر رہے ہین خواجہ نے جوابدیا کہ چارون نے آپ پر سحر کیا تھا وہ سحر بیطرف ہوگیا میرے قیاس مین تو یہ امر ہی کہ یہ اہل لشکر انہین کے سحر مین مبتلا ہین پس دو کو تو مین خنجر سے ہلاک کرتا ہون اور دو کو آپ تیر سے شکار فرمائین تاکہ یہ اپنے کردار کی سزا پائین اور اہل لشکر انکے ظلم و بدعت سے نجات پاکر اپنے حریفون کو قتل کرین یہ جو خواجہ نے کہا صاحبقران نے جوابدیا کہ اچھا پس صاحبقران نے دوش پر سے کمان ترکش سے تیر بازدہ مشتی رنگ خدنگ سفتہ سوفار عقاب پر الماس پیکان لیا اور چلہ کمان مین جوڑا اور شست کو درست کر کے اب جو کھینچا سیسر کی زاغ کمان نے چلاکر کہا کہ بچو کوئی گوشہ امان کا تلاش کرو ورنہ نشانہ خدنگ اجل ہوگے صاحبقران نے کمان کو درست کر کے اور نشانہ کو تاک کے اسطور سے کہ ایک تیر مین دونون کا کام تمام ہو آواز دی کہ او نابکاران غدار و ساحران مکار مین تمہارے حال سے آگاہ ہو گیا خبردار ہوجاؤ تمہاری اجل تمہارے سر کے برابر پہونچ گئی ہی پکارو سامری و جمشید کو کہ وہ آکر تمہاری کمک کرین ادہر خواجہ نے بھی سوا پانچ سیر کا پتھر گوپھن عیاری مین رکھا تھا اور تاک لیا تھا اسطور سے کہ ایک ہی پتھر مین کام اون دونون کا تمام ہو جائے اور آمادہ تھے کہ صاحبقران تیر کو رہا کرین اونکا تیر چلے میرا پتھر پس صاحبقران نے جو پکار کر کہا اون ساحرون کے کان مین صدا پہونچی اونھون نے جو گھبرا کر اس صدا کو سنکے دیکھا تو طلسم کشا کو مع تیر و کمان کے لیس پایا اور اپنے کو نشانہ انکے طائر حواس خمسہ قفس دماغ سے پرواز کر گئے فکر کرنے لگے کہ اب کیونکر اپنے کو بچائین اور کیونکر اس بلا سے نجات پائین ہماری عقل نے خطا کی کہ جو طلسم کشا پر سحر کیا معلوم ہوتا ہی کہ طلسم کشا پر ہمارے سحر نے اثر نہین کیا بلکہ وہ سحر بیطرف ہوگیا اب کیا کرین ملک الموت سر پر موجود ہی یہ تو فکر کر رہے ہین کہ ادہر صاحبقران نے صدا دی

خبردار دیگر اب جو تیر کو چٹکی سے رہا کیا عقاب تیر اپنے صید پر ٹھوکر چلا ادھر تو صاحبقران نے
تیر کو رہا کیا ادھر خواجہ نے گوپن کو چرخ دیکر پتھر چھوڑا پتھر سن سن کرتا ہوا چلا اون ساحرون نے
یہ قصد کیا تھا کہ سحر کرکے اپنے کو روئین تن کرلین مگر زبان ہلانے . اور سحر کرنے کی مہلت تک نہ ملی
کہ تیر اور پتھر پیام اجل لیکر اونکے سرون پر پہونچ گئے چونکہ انکی موت آ پہونچی تھی اور چارون کے ایک
مرتبہ تیر اس طریقہ سے پڑا کہ ایک کی پشت و سینہ کو توڑ کے دوسرے کے سینہ پر پڑا کہ تا سوفار غرق ہو گیا
اور وہ دونون ہلاک ہوئے بھلا یہ تیر خطا کر سکتا تھا صاحبقران نے لگایا تھا اگر چار ہوتے
یا چار سو ہوتے تو بھی نہ بچتے یہ تو دو تھے ادھر خواجہ کے پتھر نے بھی یہی کام کیا کہ ایک کے سر پر پڑا
کہ اوسکا سر شق ہو گیا مغز سر نکل آیا دوسرے کے سینہ پر پڑا کہ وہ سانس بھی نہ لے سکا ان چارون
ساحرون کو ان خادم و مخدوم نے یون ہلاک کیا انکا ہلاک ہونا تھا کہ آثار قیامت برپا ہوئے
آندھی سیاہ چلنے لگی آگ برسنے لگی برف باری سنگ باری ہونے لگی بیر غل مچانے لگے زمین ہلنے
لگی شعلہ بلند ہونے لگے خاک برسنے لگی اور اوڑنے لگی تمام زمانہ تیرہ و تار ہو گیا ایک تلاطم عظیم برپا
ہوا صدائین آنے لگین کہ کشتی نام من فلان ساحر بود و فلان و فلان ساحران آوازون کے آنے
کے بعد وہ تاریکی برطرف ہو گئی سب آفتین دفع ہوئین مطلع صاف ہوا ادھر تو یہ چارون ساحر مرے
اودھر سب اہل اسلام و لشکر علمشاہ نے انکے سحر سے رہائی پائی سب اپنی حالت اصلی پر آئے اب لشکر
علمشاہ و اہل اسلام نے دیکھا کہ ہم چارون طرف سے نرغہ کفار مین گھرے ہوئے ہین اور کفار گھیرے
ہوئے ہین بس ایک مرتبہ سب نے سنبھل کر جو حملہ کیا وار چلنے لگے خون کے دریا بہنے لگے یہان تو
سپہ لشکر اسلام سے اور کفار سے اوسی طور سے مقابلہ ہونے لگا دریاے خون ہر طرف جاری ہوا سر
مثل حبابون کے نظر آنے لگے بازو مثل ماہیان خوبرو کے اوس دریاے خون مین شناوری کرتے
ہوئے دکھائی دیتے تھے سپر مثل سنگ پشت کے تلوارین مثل ناگنون کے معلوم ہوتی تھین خون
روان تھا اور سبزہ پر جاری تھا کشتی حیات گرداب بلا مین پھنسی تھی زورق زندگی دریا مین غرق
ہو رہی تھی خشکی مین ہر طرف طوفان مرگ خیز برپا تھا سپرون کی سیاہ گھٹا چھائی ہوئی تھی
برق شمشیر کوندہ کوندہ کر گر رہی تھی خرمن حیات کو تباہ کر رہی تھی مینہ سرون کا و خون کا برس
رہا تھا تن بہادرون کے خاک پر تڑپ رہے تھے مثل مرغ بسمل کے جھنکار سے تلوارون کی کچھ

سنائی نہین دیتا تھا یہ عالم تھا کہ قیامت کا نمونہ تھا ہر سمت دار و گیر کی صدا بلند تھی خوب زور شور سے تلوار چل رہی تھی ندی خون کی بہہ رہی تھی زمین و آسمان سے صداے بزن و بکش آرہی تھی اہل اسلام غث پٹ تھے پہلے تو خوب گھمسان سے تلوار چلی بعد و سکے باہم خنجر بازی ہو رہی تھی ادہر صاحبقران نے اون ساحرون کو قتل کرکے جب اونکے مرنے کی علامت برطرف ہولی تو صاحبقران نے تلوار صاعقہ بار کھینچکر کفار پر جا پڑے لڑنے لگے خواجہ ہمراہ تھے راوی بیان کرتا ہے کہ ناظرین آگاہ ہون کہ اسقدر جو صاحبقران کو مہلت ملی کہ اونھون نے خواجہ سے کلام بھی کیئے اور خواجہ و صاحبقران نے اون ساحرون کو قتل بھی کیا کوئی کفار یا لشکری صاحبقران کے قریب نہ آسکا کیا سبب ہے راوی کہتا ہے کہ یہ بیان کر چکا ہون کہ جب کفارون نے دیکھا کہ سب اہل اسلام بے حس و حرکت ہین پس سب صاحبقران کے مقابلہ سے دست بردار ہوئے اور لشکر کے قتل پر تیار ہو گئے صاحبقران اکیلے میدان مین رہ گئے کوئی کفار سے صاحبقران کے گرد نہ تھا دوسرے بسبب رعب و داب کے کوئی لڑنے کا قصد نہ کرتا تھا سب بیکار صاحبقران کے مقابلہ کو تصور کرتے تھے اس سبب سے کہ اونکے دلون مین خوف صاحبقران پیدا ہو گیا تھا ہر ایک اپنے مقام پر خیال کرتا تھا کہ حمزہ صاحبقران سے مقابلہ کرنا اور لڑنا بیکار ہے اون سے کوئی عہدہ بر نہ ہوگا اگر ایک لاکھ بھی باہم ہو کر مقابلہ کرینگے تو بھی غالب نہونگے اس سے بیکار اپنی جانون کا تلف و برباد کرتا ہے اور دن سے کیون نہ لڑین جو ایسے اژدر دہان کے منہ مین خود بخود گر کر اپنی جان دین ایسے ایسے خیالات پیدا کرکے کفار مقابلہ صاحبقران سے ہٹ گئے تھے یہ سبب تھا جو اسقدر مہلت ملی راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران تو ادہر لشکر سے لڑنے لگے ادہر علمشاہ نے جب سحر سے مہلت پائی اور جسم مین توانائی و طاقت آئی پس ادہر صاحبقران لوٹ گئے مین ڈالکر مصروف کارزار و آمادہ پیکار ہوئے علمشاہ نے ایک مرتبہ سنبھلکر آواز دی کہ او البرز کچکلاہ و او مریخ شمشیر شکار کیا کھڑے ہوئے دور سے میرا منہ دیکھ رہے ہو اگر کچھ دعوی رکھتے ہو تو آکر مجھ سے مقابلہ کر دیا جبکہ مین سحر مین مبتلا تھا او سوقت میرے قتل کے اوپر شیر تھے آمادہ ستیز تھے اب اگر کوئی وار کرو او سوقت مین بڑے جوش و خروش سے آئے تھے بڑے نامرد ہو وہ اسی حیرت مین مبتلا تھے اور ایسا اونپر رعب صاحبقرانی غالب ہوا تھا کہ کچھ جواب نہین دیتے تھے

یہان تک کہ تین مرتبہ علمشاہ نے اونکو للکارا جب وہ اپنے مقام سے نہ ہلے اور اہل لشکر نے
دیکھا سب اہل اسلام سحر سے رہا ہو گئے اور ساحرون کے مرنے کی علامت ہر طرف ہوئی پس تلوار علم کر کے
علمشاہ پر آپڑے تلوار چلنے لگی ادہر تو تلوار چلنے لگی اودہر اون دونون کے حواس صدائے بکش و بزن
سے درست ہوئے ہوشیار ہوئے البرز کجکلاہ نے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ ہم اور تم کس قصد سے چلے
تھے اور قریب پسر حمزہ پہونچ چکے تھے مگر کچھ ایسا حمزہ نے ڈانٹ کر ہمکو للکارا کہ ہمارے حواس
جاتے رہے ہم اپنے آپ مین نرہے نہ معلوم پسر حمزہ پر کیا گذری جو اہل لشکر اونکے قریب تھے
اونھون نے عرض کیا کہ حمزہ نے اپنے فرزند کو ساحرون کے سحر سے رہا کیا اون ساحرون کو
قتل کیا اور رہا کر کے خود بھی لڑنے لگا لشکر سے جب پسر حمزہ رہا ہوا تو اوسنے آپ دونون صاحبونکو
للکارا جب آپ نے جواب ندیا اور وہ آپکو للکار کر اب ادہر اودہر دیکھنے لگا اور اوسنے قصد
کیا کہ آپ پر حملہ کرے کہ ہم سب نے جو یہ واقعہ دیکھا تاب نرہی تلوارین پکڑ پکڑ کر اوسپر
جا پڑے اور وون سے لڑنا ترک کیا دیکھئے وہ کیا جنگ ہو رہی ہی ہم آپکو ہٹا کر اس مقام پر
لی آئے راوی کہتا ہی کہ البرز وغیرہ کے اہل لشکر نے یہ بھی حرکت کی تھی کہ جب دیکھا ان سب نے کہ
ہمارے دونون افسر مبہوت کھڑے ہین اور جواب نہین دیتے ہین تو اور سب تو تلوارین پکڑ کر
علمشاہ سے لڑنے لگے اور چند سرداران دونون کو الگ لیکر چلے گئے تھے وہان جاکر اونکے حواس
درست ہوئے اور ہوشیار ہوئے سردارون نے جو یہ بیان کیا کہ تلوار چل رہی ہی اور علمشاہ رہا ہو گیا
البرز کجکلاہ نے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ تم نے سنا کہ علمشاہ رہا ہوا حمزہ نے اون ساحرونکو قتل
کیا افسوس ہم ایسے کچھ رعب حمزہ مین آگئے کہ حمزہ کا کچھ نہ بنا سکے حمزہ اپنے فرزند کو رہا کر کے چلا گیا
تمنے بھی نہ روکا اوسنے جوابدیا کہ کیا عرض کرون کہ جو میری حالت ہو گئی تھی ایک سال بھر سے مجکو عجب
طرح کا مرض پیدا ہوا ہی کہ جو مجکو بیخود کر دیتا ہی جبکہ دورا اوسکا اٹھتا ہی اپنے آپ مین نہین رہتا ہون وہی دورا اسوقت
بھی اوٹھا تھا کہ مین بیخود ہو کر رہ گیا تھا مجکو نہین خبر رہی کہ کب حمزہ آیا اور کب رہا کیا ان سردارون کے
زبانی معلوم ہوا کہ یہ واقعہ گذرا پرواہ کیا ہی ابھی جا کر قتل کرتا ہون یہ کہکر مرکب اوٹھا کر چلا جو اہل لشکر علمشاہ
سے لڑ رہے تھے اور قتل ہو رہے تھے اونسے پکار کر کہا کہ تم سب ہٹ جاؤ مین اس پسر حمزہ کو ابھی اسیر
کیئے لیتا ہون یا قتل یہ اپنے دل مین سمجھا کیا ہی یہ جو مریخ شمشیر شکار نے کہا پکار کر سب لشکری علمشاہ ۸

کے گرد سے ہٹ گئے غنیمت جانکر یہ مرکب کو چمکا کر سامنے علمشاہ کے آیا آتے ہی پکارا کہ او پسر
حمزہ رہ جا تو بہت مغرور ہوا ہی جاتا کہان ہی میرے ہاتھ سے مین تیرا بل نکالنے کو آیا ہون یہ جو
اوسنے کہا شاہزادہ نے اوسکی طرف دیکھکر اور مسکرا کر جواب دیا کہ او نابکار تھوڑا عرصہ ہوا کہ مین تجکو
مقابلہ کے لیئے پکار رہا تھا اور طلب کر رہا تھا نہ تو نے کچھ جواب دیا نہ تو آیا اور اب یہ لاف و
گزاف بکتا ہوا آتا ہی مین تو تیرے سامنے موجود ہون کہین چلا نہین گیا ہون یہ جو علمشاہ
نے فرمایا وہ مرکب کو ڈپٹ کر قریب علمشاہ آیا آتے ہی تیغہ خون چکان کا وار کیا وار کا کرنا تھا
کہ علمشاہ نے تیغہ کو نگاہ مین رکھا جیسے ہی سر پر آیا داستانہ مارا کہ تیغہ پٹ پڑا ہاتھ بڑھا کر کلائی پر
ڈالدیا اور دوسرے ہاتھ سے کمر زنجیر پکڑ کر اب جو زور کیا مرکب سے اوٹھا لیا ادھر کلائی مروڑ
کر تیغہ چھین لیا پہلے ہی زور مین سر سے بلند کر لیا یہ وہی پہلوان ہی کہ جسکو تین دن یا چار دن
کی کشتی مین زبر کیا تھا یا آج تھوڑے عرصہ مین سر سے بلند کر لیا اور گرد سر چرخ دیا کہ
داستانین کہین موزے کہین رانگے کہین خود سر کہین سپر پشت پر سے الگ جا گری ترکش کا
منہ کھل گیا سب تیر زمین پر گرے پیکان کے پھل زمین مین گر گئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین سے
پر نکل آئے ہین مثل طاوس آتشبازی کے اوسنے چرخ کھایا نہین جسم نے کھائے دوران
سر ہونے لگا جب گرد سر چرخ دے چکے کہا کہ شناخت پروردگار عالم مین کیا کہتا ہوا ادھر اوسنے
خیال کیا کہ واقعی یہ لوگ صاحب اقبال و شجاع ہین انکی شجاعت و بہادری کی قسم کھاتے اور انکا
نام لیکر تلوار اوٹھائے واقعی انکی اطاعت مین عزت و آبرو ہی اور انکا خدا برحق ہی اور یہ سب باطل
ہین میری اسوقت مین کسی نے مدد نہ کی اوس مرتبہ تو اس جوان یعنی پسر حمزہ نے مجکو کئی
دنون کے بعد فن کشتی مین زبر کیا تھا آج تو کچھ عرصہ بھی نہین ہوا پہلے ہی زور مین سر سے بلند
کر لیا اور مین کچھ نہ کر سکا پس انکی اطاعت و بندگی اور خداے نادیدہ کی بندگی اور پرستش مین بڑا
لطف ہی تو کیون اپنی جان دے اس جوان کی اطاعت کیون نکرنا کہ مرتبہ اعلے ملے یہ دل مین
سوچکر جب یہ علمشاہ نے فرمایا کہ یہ امر تو اوسی وقت قبول ہوگا کہ جب تو دین اسلام بھی قبول کریگا
جواب دیا کہ بسر و چشم مین اوس سے کب انکار کرتا ہون آپ مجکو امان دین شاہزادہ نے
اوسکو آہستہ سے زمین پر رکھدیا وہ فوراً اوٹھ کھڑا ہوا اور دوڑ کر اوسنے علمشاہ کی رکاب کو

بوسہ دیا اور قدمونپر رکھدیا اور عرض کیا کہ جو آپکے دین و مذہب کو اختیار کرے وہ کیا کیے علمشاہ نے
یہ سنکے اوسکو اسیوقت اوسی مقام پر کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا اور مثل پروانہ
کے اوس شمع شبستان صاحبقرانی کے گرد پھرا اور عرض کیا کہ یہ غلام بھی جان نثاری کو موجود ہی اجازت
ملے تو مین ابھی جاکر البرز کجکلاہ کو پکڑ لاؤن شاہزادہ نے فرمایا کہ کوئی ضرورت نہین ہی مین اوسکو خود
اسیر کرونگا اوسنے عرض کیا کہ مقابلہ کی اجازت مرحمت ہو تاکہ جہاد کرون اس نعمت عظمے سے محروم نہون
اور میری عقبی درست ہوجائے شاہزادہ نے فرمایا کہ جہاد کی اجازت ہی کافرون سے مقابلہ و مجادلہ کرو
اور لڑو مین کب منع کرتا ہون مگر اس امر کا خیال رہے اور پاس کہ جو امان طلب کرے اوسکو امان
دینا مگر اس شرط سے کہ اگر وہ دین اسلام قبول کرے یا جو فرار کرے اوسکا تعاقب نکرنا یا جب طبل
امان بجے تو ہاتھ روک لینا اگر تلوار لگا چکے ہو یا جسقدر تلوار نے کاٹا ہو اور طبل امان کی صدا کان
مین پہونچے فوراً ہاتھ کو روکنا تاکہ اور زیادہ نہ کاٹے اگر حریف کے سینہ پر سوار ہونا طبل امان کی صدا کو
سنکے اوسکو چھوڑ دینا پھر اوس سے مزاحمت نکرنا اوسکا وار روک کر اپنا وار کرنا یہ ہم لوگون کے
طریقہ ہین اور قاعدہ اوسنے عرض کیا بہت خوب کبھی اسکے خلاف نہوگا یہ عرض کرکے مرکب پر
سوار ہوا ادھر البرز کجکلاہ نے جب یہ دیکھا تھا کہ میرا سپہ سالار علمشاہ کے مقابلہ کو جاتا ہی تو
خود آگے بڑھ آیا تھا اور جو لوگ اوس مقام پر لڑ رہے تھے اونکو حکم دیا تھا کہ یہان سے ہٹکر لڑو وہ
ہٹ گئے تھے اور جو مشتاق تھے اس جنگ و پیکار کے کہ دیکھین کیا ہوتا ہی وہ عقب البرز صف باندہ
کر کھڑے ہوگئے تھے جب البرز نے دیکھا کہ علمشاہ نے میرے سپہ سالار کو زیر کرلیا اور اوسنے اطاعت
کی پہلے تو یہ خیال کیا کہ شاید اسنے مکر کیا اپنی جان بچانے کے لیئے مگر مریخ شیر شکار علمشاہ سے
اجازت جنگ و پیکار لیکر اور مرکب پر سوار ہوکر لڑنے پر آمادہ ہوا اور لشکر البرز کجکلاہ کے لوگون پر
تلوار لیکر جھپٹا اور اونکو قتل کرنے لگا اور لڑنے لگا تب البرز کو یقین ہوگیا کہ اسنے پسر حمزہ کی اطاعت
صدق دل سے کی پس اسکو غصہ آگیا اور برہم ہوکر پکارا اپنے اہل لشکر کو کہ پہلے اس نمکحرام کو مارکو پھر
لشکر اسلام سے لڑنا اور مین خود پسر حمزہ سے مقابلہ کرتا ہون یہ تو یہ کہکر اور مرکب چمکاکر طرف علمشاہ
کے چلا اودھر اہل لشکر ہوکر اسکے عقب مین کھڑے ہوئے تھے وہ مریخ شیر شکار پر ٹوٹ پڑے یہ اونسے
لڑنے لگا تلوار چلنے لگی خون کے دریا بہنے لگے ادھر البرز نے للکارا کہ اے پسر حمزہ مجھ سے مقابلہ کر

مرتیخ خنجر اِم نے تیری اطاعت کی تو ہیرا کیا بگڑ گیا مین تیری سرکوبی کو موجود ہون تو مرتیخ کو زیر کر کے مغرور ہو نا علمشاہ نے یہ سنکے فرمایا کہ مین موجود ہون آ مجھ سے مقابلہ کر مین تو تیرے انتظار مین کب سے کھڑا ہون جسطور سے لاہور کو فی النار کیا ہی اوسی طور سے تجکو بھی فی النار کرونگا البرز نے کہا کہ یہ خیال دل سے دور کر مین مثل لاہور کے کمزور نہین ہون نہ مثل مرتیخ کے فرمایا کہ پھر آ اپنی طاقت کا امتحان کرے یہ سنتا تھا کہ البرز کجکلاہ قریب آپہونچا البرز کے ہاتھوں مین گرز گران سر تھا یہ اوسی گرز سے لڑ رہا تھا اور مقابلہ کر رہا تھا وہی گرز سر علمشاہ پر بہ طاقت تمام لگایا علمشاہ نے اپنے ہاتھ کو دراز کر کے کلہ گھمو دپر ہاتھ ڈالدیا اور جھٹکا دیکر گرز کو چھین لیا اور اٹھاکر خاک پر پھینکدیا اوسنے گرز کو جو چھینا ہوا پایا بہت خفیف ہوا مگر تلوار کمر سے لی تلوار کا وار کیا علمشاہ نے فوراً بار ڈھنتو بچاکر ہاتھ ڈالدیا کہ تلوار اوسکے قبضہ پر قبضہ ہوا پنجہ کو فشردہ کیا کہ تلوار ہاتھ سے چھوٹ پڑی اور جب تلوار بھی اوسکے ہاتھ سے نکل گئی اوسکا ہاتھ چھوڑ دیا اور کہا کہ جو حربہ رکھتا ہو وہ بھی کر تا کہ تیرے دل مین ہوس نہ باقی رہے کہ مین نے فلان حربہ نہین کیا یہ سنکے البرز کجکلاہ نے خنجر ہاتھ مین لیا اس خیال سے کہ لپٹ کر خنجر مارے کہ شکم چاک ہو جائے قصہ پاک ہو جائے یہ تو اس قصد سے چلا جیسے قریب پہلو کے پہونچ کر خنجر کا وار کیا علمشاہ نے ہتھیلی جو دی اوسکا ہاتھ بہکا انھون نے کلائی پکڑ لی اور خنجر بھی چھین لیا اور ایک مرتبہ کمر زنجیر تھام کر مرکب پر سے اوٹھا لیا سر سے بلند کر لیا فرمایا کہ شناخت پروردگار عالم مین کیا کہتا ہے اوسنے کہا مین ہرگز دین اسلام قبول نہ کرونگا مین مثل مرتیخ کے نہین ہون کہ خوف جان سے اپنا دین آبائی ترک کرون خود صاحب اختیار ہو کر تیری اطاعت کرون تیرا تابع ہون یہ تو ہرگز نہ ہوگا یہ جواوسنے کہا علمشاہ کو نہایت غصہ آیا پس اوسکو گردش دیکر زمین پر جو پٹکا تو نقش زمین ہو گیا ایک لختہ گوشت ہو گیا خون کا سیل پھیلا تھا کوئی عضو اوسکا سالم نہ رہا یہ بھی نہ ثابت ہوتا تھا کہ یہ انسان تھا پس خون کا لختہ معلوم ہوتا تھا وہ جو سردار اور اہل لشکر دیکھ رہے تھے اونھون نے جو اپنے بادشاہ کو کشتہ پایا ایکبار سب علمشاہ پر حملہ آور ہوئے علمشاہ بھی البرز کج کلاہ کو قتل کر کے تیغ کپتان فرنگی کو پکڑ کر لشکر کفار پر جا پڑے تلوار چلنے لگی خون کے دریا بہنے لگے ادھر سے علمشاہ لڑتے ہوئے جاتے ہین اودھر صاحبقران لڑ رہے ہین اب سوائے میر جادو کے کوئی افسر نہین باقی ہے نہ کوئی بادشاہ ہے گو افسر سردار ہین مگر وہ بھی کمیدان رسالدار جمعدار تمندار ہین اور

کوئی نہین ہی یا اہل لشکر مین راوی بیان کرتا ہی کہ منیر جادو اپنے اہل لشکر کو اہل اسلام سے لڑنے کا
حکم دیکر ادہر کو روانہ ہوا تھا کہ مین جاکر حمزہ صاحبقران کو قتل کرونگا یہ کہکر چلا تھا کہ راہ مین تھا کہ
یکایک تاریکی ہوئی اندھیرا ہوگیا برف باری و سنگ باری جو ہوئی یہ گھبرایا کہ یکایک اسکے کان مین صدا
آئی تھی کہ کشتی نام من فلان ساحر بود و فلان ساحر بودیہ جو سُنا تو منیر جادو گھبرایا حیران ہوا پہلے
تو اسنے خیال کیا تھا کہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ لشکر جو کہ اہل اسلام سے لڑرہا تھا اوسمین سے کوئی ساحر مارا
گیا ہی یہ اوسکے مرنے کے آثار ہین جب منیر جادو نے اون ساحرون کے مرنے کی صدا سنی جنکو علمشاہ
اور اہل لشکر کے قتل کرنے اور سحر مین مبتلا کرنے کے لیئے روانہ کیا تھا اب معلوم ہوا کہ یہ وہ ساحر مارے
گئے اب اسنے خیال کیا کہ ان ساحرون کو کس نے قتل کیا اور انکا کون قاتل ہی اوسی حالت مین
اسنے سحر کرکے دریافت کیا کہ ان ساحرون کو کس نے قتل کیا معلوم ہوا کہ ان ساحرون کو خواجہ عمرو
و حمزہ صاحبقران نے قتل کیا اونکے ہاتھ سے مارے گئے یہ سننا تھا کہ اسکو غصہ آیا اور اسنے
کہا کہ اب بدون قتل کیئے حمزہ کے ہرگز ہرگز نہ پھرونگا یہ کہکر اژدر آتش فشان کو چمکا کر وہ اژدر
شعلہ چھوڑتا ہوا قلابہ آتشین منہ سے نکالتا ہوا چلا اوس مقام پر آیا کہ جہان پر صاحبقران
لڑرہے تھے یہان آکر جو پہونچا دیکھا کہ صاحبقران لڑرہے ہین کافرون کو قتل کررہے ہین یہ
دیکھکر اسکی آنکھون مین خون اوتر آیا اور اسنے یہ بھی سُنا کہ پسر حمزہ نے مریخ شیر شکار کو زیر
کرکے اپنا مطیع کیا اور البرز زرین کلاہ کو قتل کیا لاہور و لاجورد مارے گئے و اسفندیار کو حمزہ
نے اسیر کرلیا اب ان سبکے اہل لشکر لڑ رہے ہین یہ جو خبرین معلوم ہوئین اب اسنے خیال کیا کہ جس
طور سے ہوسکے حمزہ کو قتل کرو یہ سوچ کر یہ اژدر کو اوڑا کر زمین کی طرف چلا آواز دی کہ اے
اہل لشکر اسفندیار وغیرہ تم سب کے سب ہٹ جاؤ اور ٹھہر جاؤ مین حمزہ کو قتل کرتا ہون
یہ میرے ہاتھ سے اب زندہ نہ بچیگا اور آواز دی کہ او حمزہ تو بہت مغرور ہی اور تو نے بہت سر
اوٹھایا ہی ہوشیار ہوجا مین تجکو سزا دیتا ہون یہ کہکر سامنے صاحبقران کے آیا جو کفار گرد
صاحبقران کے تھے وہ کہنے سے منیر جادو کے ہٹ گئے اور اہل اسلام سے لڑنے لگے ادھر تلوار
چلنے لگی ادھر صاحبقران سے اور منیر جادو سے سامنا ہوا منیر جادو نے صاحبقران پر سحر
کیا کہ ایک گنبد آتشین پیدا ہوا اور وہ طرف صاحبقران کے چلا جیسے قریب پہونچا وہ گنبد ہر طرف

ہوگیا نام تک باقی نرہا مغیر جادو نے سحر کیا کہ ایک دریاے ذخار پیدا ہوا اور موجین مارتا
ہوا طرف صاحبقران کے چلا ہزارون اہل اسلام غرق ہونے لگے تلاطم پج گیا غل ہونے
لگا کہ یا صاحبقران یہ دریاے ذخار ہمکو ڈبوئے دیتا ہی جلد خبر لیجیئے یہ صاحبقران نے
سُنا اور دیکھا کہ اہل اسلام اوس دریاے ناپیدا کنار مین جو کہ سحر منیر جادو سے پیدا
ہوا ہی اوسمین غرق ہورہے ہین منیر جادو سے کہا کہ یہ کیا حرکت نالائق ہی کہ تو مجھ سے لڑرہا ہی
مجھ پر سحر کر اہل لشکر نے تیری کیا خطا کی ہی جو اونکو غرق کرتا ہی منیر جادو نے جواب دیا
کہ جب ہی جانون کہ اس دریا کو مٹادو اور اپنے کو بچاؤ اور اپنے اہل لشکر کو بھی یہ جو منیر جادو
نے کہا صاحبقران کو غصہ آگیا فوراً لوح کا عکس اوس دریا پر ڈالا وہ دریا دھوان ہوکر
اوڑگیا اوس دریا کا مٹنا تھا کہ منیر جادو نے سحر کیا اثر سحر پیدا ہوا کہ اوس سے بارش سنگ
ہونے لگی صاحبقران نے عکس لوح کا اوس ابر پر ڈالا وہ ابر بھی پھٹ گیا اب
منیر جادو نے سحر کیا کہ صحرا کی طرف سے ایک زنگی پیدا ہوا کہ اوسکے ہاتھ مین ایک گرز تھا
آتے ہی اوسنے گرز صاحبقران پر مارا صاحبقران نے لوح کا عکس اوس زنگی پر بھی
ڈالا ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ زنگی جلنے لگا اور تھوڑی دیر مین جلکر خاکستر ہوگیا جب منیر جادو
نے دیکھا کہ حمزہ نے زنگی کو بھی قتل کیا اب اسنے اسم سحر پڑھکر اژدر کو جو اشارہ کیا وہ
نفس کشی کرتا ہوا اور شعلہ چھوڑتا ہوا طرف صاحبقران کے چلا صاحبقران نے اوس
اژدر پر بھی لوح کا عکس ڈالا کہ شعلہ نکلا وہ اژدر جلنے لگا منیر جادو اوسپر سے کود کر بھاگا
وہ اژدر جلکر راکھ ہوگیا پس جب اژدر جل چکا منیر جادو نے برہم ہوکر ایک دوہتر زمین پر
مارا اور کہا کہ او زمین حمزہ کو نگل جا زمین کو زلزلہ پیدا ہوا اور زمین شق ہوئی اور زلزلہ
پیدا ہوا صاحبقران نے فوراً عکس لوح زمین پر ڈالا وہ زلزلہ موقوف ہوگیا اب
منیر جادو نے برہم ہوکر جھولی سے ایک فولادی گولہ نکالا اوسپر سحر کرکے صاحبقران پر
مارا وہ گولہ قہقہہ کرتا ہوا چلا جیسے قریب صاحبقران پہونچا شق ہوا اوس سے آگ پیدا
ہوئی چادر آتشین صاحبقران پر گری چادر آتشین کا گرنا تھا کہ صاحبقران نے لوح
کو چمکایا وہ آگ بھی برطرف ہوگئی جب منیر جادو نے دیکھا کہ جو سحر کرتا ہون حمزہ پر

وہ برطرف ہو جاتا ہی پس وہ حیران ہوا کہ اب کیا کرون کیا نہ کرون فوراً وہ زمین پر
گرا اور سحر کیا شیر زبان بنکر طرف صاحبقران کے چلا صاحبقران نے عکس لوح ڈالا
عکس کا پڑنا تھا کہ وہ اوسکی صورت برطرف ہوگئی صاحبقران نے دیکھا لتے کی چال
چلا جاتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ او سینر جادو یہ کون سی چال ہی اور کون حرکت ہی کہ تو
شل کتے کے چلا آتا ہی اوسنے جو دیکھا کہ وہ شیر کی حالت جو تھی برطرف ہوگئی اسنے
دیکھا کہ جو سحر کرتا ہون وہ برطرف ہو جاتا ہی کیا کرون اپنی حالت جو ایسی پائی خیال کیا کہ
معلوم ہوتا ہی کہ حمزہ کے ہاتھ سے جان نہ بچے گی مین سحر کرتے کرتے عاجز ہوگیا اور
کسی سحر نے اثر نہ کیا حمزہ کے سامنے سے بھاگ اپنی جان بچا بیکار جان دینے سے
کیا فائدہ جو خیال کیا اب تجویز کرنے لگا کیونکر حمزہ کے سامنے سے بھاگون اگر یون
بھاگتا ہون تو یہ تعاقب کرے گا یہ پیچھا نہ چھوڑیگا پھر خیال کیا کہ غرق زمین ہو کر بھاگ جاؤن
خیال ہوا کہ اس طور سے بھاگنا کہ غرق زمین ہو کر بالکل خلاف ہی پر پرواز پیدا کرکے چلو
سامنے سے حمزہ کے بھاگو پس اسنے خاک زمین سے اوٹھا کر دونون شانون پر ملی کہ پر پیدا
ہوئے اور اوڑکر چلا آواز دی کہ او حمزہ تو یون نہ ماننے گا مین جاتا ہون شنگال کے پاس
اور وہان سے تیرے قتل کی تدبیر تجویز کرکے آتا ہون اب تو تو میری خاک تک نہ پائے گا
یہ کہکر جو اوڑا اور بلند ہوا صاحبقران نے جو اسقدر مہلت پائی لوح کو دیکھا اوسمین تحریر
پایا کہ اے طلسم کشا اگر سینر جادو تیرے سامنے سے پر پرواز پیدا کرکے بھاگے تو پیکان
تیر پر یہ اسم جو حاشیہ لوح پر تحریر ہی دم کرکے مارنا جب تیر مارے گا تو وہ قتل ہوگا
راوی بیان کرتا ہی کہ پہلے ہی صاحبقران نے لوح کو دیکھا تھا اوسمین تحریر پایا تھا
کہ جب سینر جادو سے اور تم سے سامنا ہو تو اوسکے قتل کی تدبیر بتائی جائے گی اوس وقت
لوح کو دیکھا صاحبقران اس کشاکش اور حالت جنگ و پیکار مین فراموش کر گئے
لوح کا دیکھنا جب وہ اوڑکر چلا جب یاد آیا تو لوح کو دیکھا یہ تحریر پایا فوراً دوش پر
سے کمان ترکش سے تیر لیا پیکان تیر پر اسم حاشیہ لوح کو پڑھکر دم کیا اور سینر جادو
کو تاکا وہ اوڑا ہوا چلا جاتا تھا اور صاحبقران نے سینر کو تاک لیا تھا کمان کو کھینچا تھا

قصد تھا کہ ہنبر کو سر کرون یہ تو اوڑا ہوا ادھر سے جاتا تھا ادھر سے اعظم جادو اور
سوسن جادو و سیماے بلند آواز یہ سب کے سب لشکر سے چلے تھے تو راہ بھول گئے تھے
اب یہ لوگ اس مقام پر جمع ہین اب معلوم ہوا کہ اس مقام پر صاحبقران سے مقابلہ ہوا
ہی ہنبر جادو کے اہل لشکر کو پہچانا پس یہ سبکے سب ساحر بھی طرف میدان جنگ کے
چلے آگئے سیماے بلند آواز تھا جو یہ طرف زمین کے مائل ہوا اسکی نگاہ ہنبر جادو پر پڑگئی
اسنے پہچان لیا کہ یہ ہنبر جادو ہی پر پرواز پیدا کئے ہوئے بھاگنے کے قصد سے لشکر کو چھوڑکر
چلا ہی پس سیماے بلند آواز نے ہنبر جادو کو دیکھکر آواز دی کہ او ہنبر نمکحرام کہان بھاگ کر
جاتا ہی ہمین آ پہونچا خوب وقت پر پہونچا او نمکحرام بدانجام مجکو اس دن کی خبر نہ تھی کہ تو شنکال
سے ملگیا یہ جو للکار کر سیماے بلند آواز نے کہا راوی بیان کرتا ہی کہ ہنبر نے قصد کیا تھا کہ شنکال
کے پاس جاؤن اور قلعہ طلسمی کا رخ کیا تھا یہ جو صدا آئی پلٹ کر جو دیکھا تو سیماے بلند آواز
کو دیکھا کہ تخت پر سوار تاج سر پر رکھے ہوئے قباے قلمکار بر مین چتر سحر سر پر گردش
کرتا ہوا موتیون کے مالے گلے مین ابر سحر سر پر سایہ فگن اوس سے بارش گوہر آبدار ہوتی
ہوئی بڑی شان و شوکت سے چلا آتا ہی اسباب سحر سامنے تخت پر رکھا ہوا ہی عقب
مین طاؤس زرین ! ل پر اعظم جادو و سوسن جادو اور دیگر سردار نامدار ہین یہ دیکھنا
تھا کہ ہنبر جادو کا دم نکل گیا دل مین کہا کہ تو طلسم کشا کے تو سامنے سے اڑکر بھاگا اب
انسے کیونکر جان کو بچائیگا تیری عقل نے کمی اور کوتاہی کی جو تو اوڑکر چلا تجکو مناسب
تھا کہ غرق زمین ہوکر بھاگتا تو نہ ان لوگون سے سامنا ہوتا راوی بیان کرتا ہی کہ یہ تو یہ
سوچ رہا تھا اور سیماے بلند آواز تخت کو اوڑاے اسکی طرف چلا آتا تھا ان کو تو اس مین
رکھا جاتا ہی اور صاحبقران و علمشاہ نوجوان و کل لشکر اسلام ساحر و غیر ساحر کو لشکر کفار سے
مقابلہ مین چھوڑا جاتا ہی کچھ حال ملکہ لعلان حورپیکر کا تحریر ہوتا ہی جو کہ بھانجی تھی شنکال کی خواجہ
پر فریفتہ ہو چکی تھی اونکے گانے کے سبب سے اور اونکی آواز پر یہ حال جلد اول مین تحریر ہوا ہی مع
اوسکے عشق کے اب اوسکا بقیہ حال تحریر کرتا ہون کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ لعلان حورپیکر کا حال جلد
اول مین یہانتک تحریر ہوا ہی کہ اسنے خواجہ کو اسیر کیا تھا اور اسیر کرکے طرف شنکال کے روانہ

کیا تھا چنانچہ صاحبقران نے اوس ساحرہ کو قتل کرکے خواجہ کو رہا کیا تھا جو کہ خواجہ کو لیئے جاتی تھی خواجہ رہا ہوکر صاحبقران کے ہمراہ ہوئے اور عیاریان کین لبعلان کا حال یہ ہوا تھا کہ بعد روانہ کرنے کے اوسکو خیال ہوا تھا اور کچھ دل کو خواجہ سے وابستہ پایا تھا چنانچہ اسنے ساحر روانہ کیئے تھے خواجہ کی رہائی کی خبر پاکر اور خود بھی جاکر مکان حکیم اسقلینوس پر صاحبقران سے مقابلہ کیا تھا مگر غالب نہ ہوئی وہان سے اپنے مکان پر واپس آتی تھی اوس دن سے اسنے قصد کرلیا تھا کہ اب کبھی طلسم کشا سے مقابلہ نہ کرونگی اور اگر ہاسون جان طلب بھی کرینگے تو علالت کا بہانہ کردونگی اور نہ جاؤنگی اپنی وزیرزادی سے اپنے دل کی حالت بیان کی تھی اور کہا تھا کہ میرا دل عمرو پر آگیا ہے اوسکے گانے پر جب مین نے اوسکو روانہ کیا اوسکے بعد میرا دل بیقرار ہوا مین نے قصد کیا تھا کہ جاکر کسی تدبیر سے رہا کرون اور اپنے ساتھ لاؤن چنانچہ جانے کا قصد کیا تھا کہ مجکو معلوم ہوا اوسکو طلسم کشا نے رہا کرلیا مین خود اسی قصد سے گئی کہ جاکر رہا کرکے لاؤن مگر نہ پایا نہ حمزہ پر قابو چلا اب میرا دل بہت بیقرار ہے فراق خواجہ مین مین نے قصد کیا ہے کہ اب اگر ہاسون جان بھی طلب کرینگے تو اونکی کمک کو نہ جاؤنگی علالت کا بہانہ کردونگی اگر طلسم کشا غالب آئیگا اور طلسم فتح ہوجائیگا تو جاکر شریک طلسم کشا ہونگی اور اوسکا دین قبول کرونگی صرف اسی غرض سے کہ عمرو کو اسیر کرینگے تو مین جاکر عمرو کو رہا کرلاؤنگی اور یہان سے چل کھڑی ہونگی کیونکہ میرا دل اوسیر آیا ہے وزیرزادی نے جواب دیا تھا کہ جو آپکی راے ہے وہ بہت خوب ہے ہم سب آپکے ہمراہ ہین چنانچہ اوسی زمانہ مین بستون جادو کا نامہ آیا تھا اوسنے براے کمک طلب کیا تھا اسنے علالت کا بہانہ کردیا تھا یہ سب حال مرقوم ہوچکا ہے اب تحریر ہوتا ہے کہ یہ فراق خواجہ مین بیقرار تھی راتین اسیر بڑی مشکلون سے کٹتی تھین دن بیقراری و رات اختر شماری مین لبسر ہوتا تھا چنانچہ اسی طور سے ایک مدت گذری جب آتش فراق زیادہ تر شعلہ زن ہوئی تو اسنے خیال کیا کہ ذرا سحر سے دریافت کرنا چاہیئے کہ طلسم کشا مع لشکر کے اور خواجہ عمرو کے کہان ہے اب مجھپر فراق عمرو شاق ہے اس مرجانے سے تو بہتر

بہتر یہ ہوگا کہ چل یہان سے اور شریک طلسم کشا ہو کو بدنامی اور ناموسی کا گمان تک خیال کر لڑکی
بڑے بڑے بادشاہون اور شہریارون کی لڑکیان عاشق ہوکر معشوقون کے ہمراہ نکل گئی ہین اور اہل
خداپرستون کا حصہ ہوگئی ہین تو مین کیا ہون افراسیاب بادشاہ طلسم ہوش ربا کی لڑکی نے
اہل اسلام سے عشق کیا ملکہ مہ جبین نے عاشق ہوکر طلسم ہوش ربا فتح کرایا ہی ملکہ بران شمشیر زن دختر
کوکب بادشاہ طلسم نورافشان نبیرہ حمزہ پر عاشق ہوئین جو کہ لقا خدا می باختر تھا اور اٹھارہ
ہزار ملک باختر کا مالک تھا اور سب ملکون کے باشندے اوسکو سجدہ کرتے تھے وہ خدائی
کرتا تھا اوسکی لڑکیان ان مسلمان کے حصہ مین آئین اور عاشق ہو ہو کر نکل گئین تو مین کیا ہون
یہ عشق ایسی ہی شی ہی کہ یہ کسی طرف کا نہین رکھتا ہی اس دل کے ہاتھون سے سب بیبس
و بے اختیار ہوگئے ہین اسپر کسیکا اختیار نہین ہوتا ہی عشق مین عزت و ابرو کا کچھ
پاس و لحاظ نہین رہتا ہی اور جو عزت و آبرو کا پاس و لحاظ کرتا ہی وہ عاشق نہین ہی بلکہ
اوسکا دعوی جھوٹ ہی ان حضرت نے بڑے بڑے خاندان تباہ کیئے ہین قیس و فرہاد
کے حال کو ملاحظہ کیا جائے اونسے کوہ و صحرا کو لیلی کے عشق مین اختیار کیا فرہاد تیشہ
مار کر مر گیا یہ عشق ہی اور اسکا نام عاشقی ہی اگر ایسا عشق ہونا جیسا مجکو ہی تو یہ حرکت
وہ کیون کرتا پس معنی عاشقی اور عشق کے یہ ہین جو فرہاد و قیس نے کیا تیرا عشق بالکل بیکار
ہی تو عاشق نہین ہی جو تو عزت و آبرو کا پاس و لحاظ کرتی ہی اگر عاشق صادق ہوتی تو
کبھی ایسا خیال نہ کرتی اب تک معشوق کے پاس پہونچ بھی گئی ہوتی عاشقون کو
نہ ننگ و ناموس کا خیال ہوتا ہی نہ دین و مذہب کا بقول شاعر شعر عشق از من بسیار کرد
است وکند چہ سبحہ را زنار کرد است وکند چہ تو کیسی عاشق ہی خواجہ عمرو کی کہ ننگ ناموس
کا خیال کرتی ہی پس اگر عشق رکھتی ہی خواجہ سے تو چل اور شراکت طلسم کشا کر کہ جہان
معشوق کی صورت نظر آئے اور اگر یہ امر نہین ہی تو آج سے نام عشق نہ لینا تو عاشقون
کی بدنام کرنے والی ہی راوی بیان کرتا ہی کہ جب اس طور سے اسکے دل نے اسکو تعلیم کیا اور
یہ بیقرار ہوئی پس اسنے قصد کیا مصمم کہ جہان لشکر طلسم کشا ہو اور طلسم کشا ہو چلکر
شراکت کر دیدار معشوق سے بہرہ اندوز ہو اور اوسکا ناموس یہ تصور کر کے اب جو

دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ طلسم کشا نے کوہ ہشتون کو برباد کیا ہشتون جادو مارا گیا
وہان سے طلسم کشا نے مع لشکر کے کوچ کیا بادشاہ سابق کو رہا کیا اوسنے بھی شراکت کی
خلاصہ یہ کہ سوسن جادو و اعظم جادو نے طلسم کشا کی شراکت کی یہ دونون در بند فتح ہوئے اب
طلسم کشا در بند ہنیر پر ہی اور ہنیر جادو سے مقابلہ ہو رہا ہی آج پانچ روز سے لاہور دلاجورد والبرز
وغیرہ مارے گئے اسفندیار اسیر ہوگیا ان چارون کے لشکر لڑ رہے ہین اور ہنیر جادو کا لشکر لڑ رہا ہی
ہنیر جادو نے طلسم کشا سے مقابلہ کیا تھا وہ غالب نہ آیا آخر کو مقابلہ سے بھاگا تھا کہ سپاہی بلند آواز
نے آکر رد کیا اسکا حال آئینہ ہوگیا اب جو لسنے یہ سب واقعہ کتاب سحر مین دیکھا اپنی وزیر زادی اور
کل خواصون اور مصاحبون کو طلب کیا اوسنے کل حال بیان کیا اور کہا کہ یہ خدا پرست بڑے
صاحب اقبال ہین یہ طلسم کو بدون فتح و برباد کیئے ہوئے نچھوڑین گے اور شنگال جادو ضرور مارا جائیگا
اور طلسم فتح ہو جائیگا جو طلسم کشا کی اطاعت کریگا وہ عزت پائیگا اور اوسکا بڑا مرتبہ ہوگا اور جو
شراکت نکریگا وہ مثل ہشتون و مرتیخ و دیگر ساحرون کے ذلت و خواری سے مارا جائیگا
میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ طلسم کشا کی شراکت کرو کیونکہ اب طلسم مین کچھ نہین باقی رہا
ہی صرف دو مرحلہ ہین جب اونے یہ سب مرحلہ فتح کر لیئے تو اوسکا فتح کرنا کتنی بڑی بات ہی مجکو
کتاب سامری سے ظاہر ہوا ہی کہ ہنیر جادو قتل ہوگا اور مرحلہ ہنیر یہ بھی فتح ہوگا اور شنگال و دیگر
ساحر جو کہ طلسم کشا کی اطاعت نہ کرینگے طعمہ تیغ طلسم کشا ہونگے یہ طلسم ضرور فتح ہوگا اور جو اطاعت
کرینگے وہ مثل اعظم وغیرہ کے عزت پائین گے پس مناسب یہ ہی کہ چاہے بدنامی ہو چاہے
نیکنامی چاہے سب ناخوش ہون اور سب سے شرمندگی ہو جان مقدم ہی اگر ہم نہ ہونگے تو نیکنامی
کو لیکر جائینگے مقدم زندگی ہی پس کیون بیکار کو اپنی جوانی برباد کرین جبکہ یہ امر ثابت
ہی کہ طلسم کشا کو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی اور طلسم ضرور فتح ہوگا شنگال مارا جائیگا پھر کیا ضرور
ہی کہ ہم شنگال کی شراکت کرکے اپنی جان و جوانی کو برباد کرین جبکہ شنگال نہوگا تو پھر شرمندگی
کس سے ہوگی طلسم کشا کی چلکر شراکت کرین تاکہ اوسکے دل مین بھی ہماری طرف سے جگہ ہو
اور وہ ہماری بھی عزت کرے مثل اور سبکے اس امر مین تم سبکی کیا رائے ہی سب نے جواب دیا
کہ جو آپکی رائے ہی بہت ٹھیک اور عمدہ ہی ہم بھی اسکو پسند کرتے ہین اصل امر یہ ہی کہ

جان ہی تو جہان ہی شمشکال نے آج تک آپ کے ساتھ کیا بزرگی ادا کی جواب کرے گا کبھی یہ بھی تو نہ کیا کہ بھانجی کو بلا کر دیکھتے اور سرپرستی کرتے کیونکہ بہن مر چکی تھی کبھی برسون تو یاد نہین کرتے ہین تو ایسون کے ساتھ نیکی کرنا نہایت خلاف عقل ہی ہم لوگ آپکی اس رائے کو پسند کرتے ہین ضرور تشریف لے چلیئے ہم سب آپ کے ہمراہ ہین جدھر آپ تشریف لے چلیئے گا ادھر ہم چلین گے ملکہ نے جواب دیا کہ پھر سامان سفر درست کرو مین تمکو ایک خبر اور سناتی ہون کہ بہن برجیس آفتاب منظر نے بھی طلسم کشا کی شراکت کی مع اپنی خواصون کے اور ماموں کی شراکت نہ کی اونکا شمشکال نے کیا کر لیا جو میرا کر لیگا ان سب نے جواب دیا کہ پھر آپ کو کون مانع ہی ملکہ نے کہا کہ پھر بہت جلد سامان درست کرو یہی وقت ہی مدد طلسم کشا کا کہ لشکر شیر جادو سے مقابلہ ہو رہا ہی اسوقت ہین چلکر اگر کمک کرو گی تو طلسم کشا کے دل مین گھر ہوگا اور طلسم کشا کو خیال ہوگا کہ انھون نے ایسے وقت سخت مین ہماری شرکت کی ہی اور ہمارے مخالفون سے جنگ و پیکار کر کے اونکو ہلاک کیا ہی ہماری امداد و اعانت مین برابر سرگرم رہی ہی ہمکو بھی اسکی مدد کرنا لازم ہی اگرچہ طلسم کشا کو کچھ ہماری امداد و اعانت کی احتیاج نہین ہی وہ خود تائید یافتہ درگاہ آلہی ہی بڑے بڑے ساحرون کو اسنے قتل کر کے جہنم واصل کیا ہی بڑے بڑے طلسم توڑے ہین تمام سرکشان عالم کو مسخر کیا ہی دیوؤن و پریون تک کو زبر کر کے زلزلہ قاف ثانی سلیمان لقب پایا ہی ہم اوسکی کیا مدد کر سکتے ہین مگر تاہم جان نثاری کر کے اونکی شراکت کرین گے تو اونکو ضرور ہمارا خیال مدنظر ہوگا اسوجہ سے جلد چلنا چاہیئے سب نے عرض کیا بہت خوب پس اوسی وقت سب نے سامان سفر درست کیا اور سب اسباب وغیرہ اژدرون پر بار کیا سب خواصین اور مصاحبین وغیرہ اژدرون و طاؤسون وغیرہ پر سوار ہوئین ملکہ اور اوسکی وزیرزادی تخت سحر پر سوار ہوئی ملکہ قریب چار سو جادوگرنیون کو اپنے ہمراہ لیکر طرف دربند منیر یہ کے روانہ ہوئی برابر قطع منازل و طی مراحل کرتی ہوئی چلی جاتی تھی اوسنے اوس دس یوم کی راہ کو دو پہر مین سحر سے تمام کیا اور قریب دربند منیر یہ

سکے پہونچی یہ تو یہان آکر پہونچی ابھی اوس مقام پر نہین آئی تھی کہ جہان جنگ وپیکار ہو رہی تھی اوس مقام سے دور تھی یہان سیماے بلند آواز قریب شیر جادو کے پہونچ گیا شیر جادو نے جو دیکھا کہ بادشاہ قریب آگیا وہ اپنے اوپر نفرین کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تو غرق زمین ہو کر کیون نہ بھاگا جو یہ پرواز پیدا کر کے چلا تھا جو اس آفت و بلا مین مبتلا ہوا اب کیا تدبیر کرون اور کیونکر بچون یہ فکر اپنے بچنے کی کر رہا تھا کہ سیماے بلند آواز قریب پہونچ گیا شیر جادو نے جو بادشاہ کو قریب اپنے پایا اب تو بالکل دم نکل گیا اور اسنے خیال کیا کہ اب بدون مقابلہ کیے ہوئے جان بچتی نہین ہی جو کچھ ہو مقابلہ کرو وہ بھی ساحر ہی تو بھی ساحر ہی جسکا وار چل جائے گا وہ غالب ہو جائیگا تو کیون خوف کرتا ہی مقابلہ کر جو دو ہاتھ یا دن تیرے ہین وہی اون کے ہین پھر کیا اسکا خوف ہی یہ دل مین تجویز کر کے اور دل کو قوی کر کے پکارا کہ اے سیماے بلند آواز تو کیا بک رہا ہی اور اگر کچھ دعواے سحر سازی اور نیرنگ بازی ہی تو آ یہی گوے بھی میدان ہی میرے تیرے سحر آزمائی ہو جائے دیکھون تو کیسا ساحر ہی اور کسقدر مہارت علم سحر مین رکھتا ہی اوستاد نے کیسا تجکو تعلیم کیا ہی مین بھی تو ذرا تیرے علم کی قوت دیکھون کہ تو کیونکر میرے سامنے اپنے علم سحر کی بلند پروازی کرتا ہی ایسے ویسے ساحرون کو زیر کر کے بہت تجکو دعواے سحر سازی کا ہو گیا ہی اور اپنے تئین سامری و جمشید وقت جانتا ہی تو بھلا مجھ سے سحر مین کیا سر بر ہو سکتا ہی تیری کیا حقیقت ہی اگر آیا ہی تو آئین کیا تجھ سے ڈرتا ہون جو تیرے مقابلے سے بھاگون تو وہی ہی کہ تجکو ہم سب نے ملکر اسیر کر لیا تھا اور قید کیا تھا دعائین دے کہ طلسم کشا نے آکر رہا کیا کیونکہ حالت قید مین قضا نہ تھی اس سبب سے بچ گیا ہی اب تیری قضا آئی ہی اب تیرا بچنا محال ہی اگر کچھ جرأت رکھتا ہی

رکھتا ہی اور سحر سے آگاہ ہی تو میرا سامنا کر ان باتون سے کیا فائدہ ہی یہی گو ہی یہی میدان ہی مین اور تو سمجھ لین جسکو خداوند سامری و جمشید و خداوند عجائب فتح دین یہ جو منیر جادو نے کہا سیماے بلند آواز نے جواب دیا کہ واقعی تو ایسا ہی بہادر و جری ہی مین نہ جرأت رکھتا ہون نہ سحر سے آگاہ ہون نہ ایسا بہادر و ساحر ہون کہ سامنے سے نیر ساحر کے بھاگون مثل تجھ ایسے بہادر کے وہ سامری کیا گیدی ہی اور جمشید کیا خرناشخص ہی و عجائب کیا چیز ہی سامنے خداوند کریم کے یہ سب شیطان تھے اور ہین انکو اپنی پشت کی تو خبر ہوتی نہ تھی یہ تیری کیا کمک کرینگے اور تجھکو کیا فتح دینگے بس مین بھی اپنے خدا کو طلب کرتا ہون برائے کمک اور تو بھی اپنے خداوندون کو بلا دیکھین کس کے خدا آکر امداد کرتے ہین اور کمک کرتے ہین بس زیادہ نہ بک جو سحر کرتا ہو کر مین تیرے سامنے موجود ہون منیر جادو نے جواب دیا کہ او نابکار میرا سحر غضب ہی سامری و جمشید کا تو میرے سحر کو رد نہ کر سکے گا میرے ہاتھ سے مارا جائے گا تو پہلے اپنا حوصلہ نکال لے کیونکہ یہ کہنے کو نہ ہو کہ ہم یہ سحر کرتے تو منیر جادو پر غالب آتے اُسنے سحر نہ کرنے دیا ہم کو سحر کرنے کی مہلت نہ دی سیماے بلند آواز نے جواب دیا کہ او منیر جادو یہ میرا طریقہ نہین ہی کہ مین حریف پر پیش دستی کرون کیونکہ جب سے مین نے اطاعت طلسم کشا کی ہی جب سے مین نے اُن لوگونکا طریقہ اختیار کیا ہی طریقہ اسلام مین حریف پہ پیش قدمی کرنا زیبا نہین ہی جب خداوند کریم تیرے حربہ سے مجھکو بچائے گا تو مین بھی حربہ کرونگا گو ایک مدت تک قید رہا ہون مگر اُسپر بھی تیری قتل کے لیے کافی ہون فضل خداوند کریم سے تو اپنا حوصلہ نکال لے یہ سُنکے منیر جادو نے جواب دیا کہ معلوم ہوا تیری قضا آئی ہی یہ کہکر اب جو منیر جادو نے سحر کیا تو ایک طاؤس زرین بال پیدا ہوا یہ اُس طاؤس پر سوار ہوا اور سامنے سیماے بلند آواز کے آیا اور کہا کہ ای سیماے بلند آواز ہوشیار و خبردار ہو جاؤ مین سحر کرتا ہون بادشاہ نے کہا کہ مین ہوشیار ہون تو سحر کر اور اعظم جادو و سوسن جادو وغیرہ سے سیماے بلند آواز نے کہا کہ بھائیون تم جاکر طلسم کشا کو میرے آنے سے اور اپنے حاضری سے اور منیر کے مقابلہ سے آگاہ کرو اور لڑو مین اسکو قتل کرکے آتا ہون سر اسکا لاکر قدم صاحبقران پر ڈالتا ہون اُن سب نے کہا کہ بہت خوب کیا مضایقہ ہی ہم موجود ہین یہ کہکر وہ سب کے سب ساحر ہوا پر سے زمین پر آئے یہان صاحبقران کمان درست کر چکے تھے قصد کیا تھا کہ تیر کو سر کرین کہ اُن ساحرون نے آکر سلام کیا اور عرض کیا کہ سیماے بلند آواز بھی تشریف لائے ہین

وہ آتے تھے اور ہم سب بھی کہ ادھر سے منیر جادو بھاگا ہوا جاتا تھا اُنکی نگاہ منیر جادو پر پڑ گئی اُنھون نے منیر کو ڈانٹا وہ رُکا اُنسے اور منیر سے بالاے ہوا مقابلہ ہو رہا ہی اور وہ تیر سے لڑ رہے ہین اور ہم جاکر لشکر منیر سے مقابلہ کرتے ہین اور لڑتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ اور فوراً کمان کو دوش پر جگہ دی اور تیر کو ترکش مین رکھ لیا اور خود وہان سے پلٹ کر کفار سے لڑنے لگے اُودھر بالاے ہوا منیر سے اور سیماے بلند آواز سے سحر بازی ہونے لگی سحر آزمائی شروع ہوئی ترنج و نارنج چلنے لگے اُدھر اعظم وغیرہ نے جاکر لشکر مین تلاطم ڈالدیا راوی بیان کرتا ہی کہ اُسی گرمی جنگ و پیکار مین ملکہ لعلان حور پیکر بھانجی شندکال کی جو کہ اپنے کوہ پر سے مع خواصون وغیرہ کے چلی تھی آکر پہونچی معرکہ جنگ و پیکار کو گرم پایا کیونکہ یہ وہان سے صاحبقران کی شراکت کے قصد سے چلی تھی یہان آکر شریک لشکر اسلام ہو کر لشکر کفار سے لڑنے لگی آتے کے ساتھ ہی اس غضب کا سحر کیا کہ تمام لشکر کفار مین تلاطم مچ گیا لعلان حور پیکر نے ساحر و غیر ساحر پر سب پر سحر کیا کیونکہ یہ طریقہ اہل اسلام سے آگاہ نہ تھی ایک سحر مین اسنے سب کو دیوانہ بنادیا اُدھر اعظم وغیرہ نے ساحرون کا ناطقہ بند کردیا یہان تو اسطور سے بازار کارزار گرم تھا اُدھر منیر نے بادشاہ پر سحر کیا کہ ابر سحر آکر قائم ہوا اُس سے برق چمک کر گری سیماے بلند آواز نے اشارہ کیا وہ برق برطرف ہوگئی پھر اسنے سحر کیا کہ ایک اژدہا آتش فشان ہوا پر پیدا ہوا وہ شعلہاے آتشین چھوڑتا ہوا طرف سیماے بلند آواز کے چلا جیسے ہی وہ قریب پہونچا سیماے بلند آواز نے ہاتھ بڑھا کر اُسکے کلہ مین ہاتھ ڈالا اور ہاتھون سے اُسکے کلہ کو چیر کر پھینکدیا ایک شعلہ پیدا ہوا اُسنے اُس اژدر کو جلادیا راکھ ہو کر رہ گیا پھر منیر جادو نے سحر کیا کہ ایک مرتبہ ہوا چلی ایسی سرد کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کلیجہ کے پار ہو رہی ہی برمائے دیتی ہی دل و جگر کو سیماے بلند آواز نے کچھ اسم پڑھکر دم کیا کہ وہ ہوا برطرف ہوگئی گرم ہوا چلنے لگی اور ایسی گرم چلی کہ تھوڑے ہی عرصہ مین منیر کی یہ حالت ہوئی کہ منھ مین کانٹے پڑ گئے زبان خشک ہو گئی تالو بالکل خشک ہو کر رہ گیا پسینہ ہر بن مو سے جاری ہوا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کرۂ نار مین کھڑا ہوا ہون اسنے بھی رد سحر کیا مگر اسکی وہ حالت تو برطرف ہوگئی مگر ہوا کی گرمی نہ کم ہوئی اسنے اپنے حواس درست کرکے سیماے بلند آواز پر جو سحر کیا کہ ایک زنگی سیاہ فام تیغہ ہاتھ مین لیے ہوئے ہوا پر اڑتا ہوا آیا اور آتے ہی تلوار کا وار سیماے بلند آواز پر کیا کہ منیر جادو

سمجھ گیا کہ سیماے بلند آواز کا کام تمام ہو گیا اُدھر سیماے بلند آواز نے سحر کیا کہ ایک سپر پیدا ہوئی وہ تیغہ
اُس سپر پر پڑا کہ آری ہو گیا اُسنے پھر وار کیا اب کی مرتبہ سیماے بلند آواز نے اشارہ کیا کہ برق کوندکر گری
اُس زنگی کے دو پر کالے ہوئے اور جلکر خاک ہو گیا ایک شعلہ اُسکے جسم سے پیدا ہوا خود بخود اُسنے اُسکو جلا
دیا جب منیر جادو نے دیکھا کہ سیماے بلند آواز نے زنگی کو قتل کیا اسنے سحر کیا کہ ایک شیر برز ظاہر
ہوا آتے ہی اُسنے طپانچہ مارا سیماے بلند آواز نے اُسکی کلائی پکڑ لی اور ایک طپانچہ رسید کیا کہ
اُسیکا سر چنبر گردن سے اُڑ گیا وہ شیر زیان بھی اُسی ہوا پر تمام ہو کر جل گیا اور خاک ہو گیا اب کی مرتبہ
منیر جادو نے جھولی سے نارنج نکالا اور اُسکو اپنی زبان کے خون سے رنگین کیا اور چند ٹیکے سیندور
کے دیے اب نارنج کو اُٹھا کر سیماے بلند آواز پر مارا وہ نارنج چلا جیسے قریب پہونچا سیماے بلند آواز
نے اشارہ کیا کہ نارنج کے دو ٹکڑے ہوئے اُس میں سے ایک برق چمک کر طرف آسمان کے گئی اور
وہان سے کوندکر چلی سیماے بلند آواز کی طرف سیماے بلند آواز نے اُف جو کیا وہ برق بال ہو کر سامنے
گری وبال ہو گئی منیر جادو نے فوراً ترنج سحر نکالا اور اُسکو بادشاہ پر مارا بادشاہ نے اُسکو ہاتھ پر لیا
اور اُسکو اپنے قبضہ مین کر کے اور اُس پر سحر کر کے وہی ترنج منیر پر مارا یہ کہکر کہ تو نے کئی سحر مجھ پر کیے مین
نے سب رد کیے اب تو سحر کر چکا مین حملہ کرتا ہون جب مین جانون کہ تو رد کرے سیماے بلند آواز نے
جو یہ کہا منیر نے جواب دیا کہ تو شوق سے سحر کر مین موجود ہون یہ جو منیر نے کہا بادشاہ نے وہ ترنج اُٹھا کر
جو کہ اُسنے مارا تھا منیر پر مارا اُس ترنج کا مارنا تھا کہ ایک مرتبہ وہ ترنج قہقہہ کرتا ہوا چلا جیسے قریب
پہونچا اسنے اشارہ کیا وہ ترنج ایک مرتبہ شق ہوا اُسکا شق ہونا تھا کہ ایک برق کوندکر منیر جادو کے
سر پر چلی اُسنے سپر سحر کو سر پر قائم کیا اُس برق نے سپر کو بھی جلا دیا اب جو منیر جادو نے خیال کیا اور
دیکھا تو ثابت ہوا کہ اس برق سے جان بڑی مشکل ہی بس فوراً منیر جادو نے اپنی ہم شبیہہ کو قتل
کرایا خود بچا اور پشت پر آکر صدا دی کہ او سیماے بلند آواز ہوشیار ہو جا بادشاہ پلٹا کہ اسنے
تیغہ کا وار کیا وہ تیغہ اوچھا سا سر پر سیماے بلند آواز کے پڑا ہلکا سا زخم سر پر سیماے بلند آواز
کے آیا سیماے بلند آواز نے فوراً سحر کیا کہ تیغہ سر سے نکل گیا اب اسکی یہ حالت ہوئی کہ جیسے
شیر زخم کھا کر بپھرتا ہے اب یہ برہم ہو گیا تلوار لے کر چلا منیر جادو نے جان پر کھیل کر سحر کیا کہ
ایک گنبد سیماے بلند آواز کے سر پر گرا سیماے بلند آواز اُس گنبد مین بند ہو گیا بس سیماے بلند آواز

نے جو سحر کیا اُس گنبد کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے اور دھوان ہو کر اُڑ گیا یہ اس گنبد کو درہم و برہم کر کے اُسی حالت زخمداری مین اسنے قصد کیا کہ سحر کرون کہ منیر جادو کا کام تمام ہو بادشاہ جب تک سحر کرے کرے کہ منیر نے سحر کیا کہ ایک دیوار آہنی درمیان مین قائم ہو گئی سیماے بلند آواز نے جو اُس دیوار سحر کو حائل دیکھا فوراً اشارہ کیا کہ وہ دیوار منہدم ہو گئی اور گری اتنے عرصہ مین اسنے سحر تیار کر لیا تھا جیسے دیوار گری بس جیسے سامنا ہوا سیماے بلند آواز سے ویسے ہی منیر جادو نے وہ سحر جو کہ تیار کیا تھا سیماے بلند آواز پر کیا کہ ایک آسمان زیر آسمان تیار ہو گیا اُس آسمان پر ایک آفتاب نمایان ہوا اُسکا عکس جو سیماے بلند آواز پر پڑا سیماے بلند آواز کی یہ حالت ہوئی کہ از سر تا پا عرق عرق ہو گیا فوراً سیماے بلند آواز نے سحر کیا کہ وہ آسمان لخت لخت ہو کر مثل روئی کے گالون کے اُڑ گیا وہ آفتاب بھی برطرف ہو گیا وہ گرمی اور وہ حالت جاتی رہی یہ سحر بھی اُسکا رد ہوا منیر جادو نے سحر کیا ایک پتلی پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین ایک کشتی تھی اُس کشتی مین ایک گلدستہ تھا آتے ہی اُس پتلی نے اُس گلدستہ کو سامنے سیماے بلند آواز کے کیا اُسکی خوشبو دماغ مین سیماے بلند آواز کے پہونچی اُس خوشبو کا پہونچنا تھا کہ سیماے بلند آواز مست ہو کر جھومنے لگا جب منیر نے دیکھا کہ اس سحر نے بادشاہ کو مست کر دیا اب یہ بے خود ہے تلوار لے کر چلا کہ سر کاٹ لون یہ تو اس قصد سے چلا قریب نہ پہونچا تھا کہ ایک پتلہ پہلو سے سیماے بلند آواز کے پیدا ہوا اُسکے ہاتھ مین ایک پچکاری تھی اُسنے آتے ہی وہ پچکاری مُنھ پر بادشاہ کے ماری اور کہا کہ ہوشیار ہو جیے حریف آپکے قتل کی فکر مین ہے یہ جو کہا اور پچکاری ماری فوراً بادشاہ کو ہوش آیا ہوش کا آنا تھا کہ سیماے بلند آواز نے اپنے سحر کے پتلہ کو دیکھا اور منیر جادو کو اپنے قریب شمشیر بکف پایا آواز دی کہ منیر تو نے یہ سحر کیا تھا اپنے سحرون مین مگر تو دیکھ لے کہ مین نے کیونکر رد کیا اور کیونکر تیرے سحر سے بچا اب مین سحر کرتا ہون جب جانون کہ تو رد کر مقام خیال کرنے کا ہے کہ تیرے ہی سحر کا ترنج مین نے تیرے اوپر مارا تھا تو اُسکو رد نہ کر سکے گا تو نے اپنے عیوض مین اپنے ہم شبیہ کو قتل کرایا اور خود بچا جب تو اپنے سحر کو رد نہ کر سکا تو میرے سحر کو کیا رد کرے گا اب میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائے گا اُدھر منیر جادو نے خیال کیا کہ بادشاہ سچ کہتا ہے واقعی مین اسکا سحر رد نہ کر سکونگا ضرور اسکے ہاتھ سے مارا جاؤنگا اور مین نے جسقدر سحر کیے سب اسنے رد کر دیے ایک بھی اُسپر کارگر نہ ہوا سب رد ہو گئے بس بہتر یہ ہے کہ اپنی جان بچانے کی فکر کرو

اسکے سامنے سے بھاگو مگر اس سے تو بھاگنا غیر ممکن ہی کیا تدارک کیا جائے اگر زمین پر جاتا ہون تو طلسم کشا کے
ہاتھ سے اگر یہان ٹھہرتا ہون تو اسکے ہاتھ سے قتل ہوتا ہون اگر بھاگتا ہون تو یہ پیچھا نہ چھوڑے گا عجب
کش مکش مین میری جان پڑی ہی بقول خواجہ آتش شعر غم صیاد و فکر باغبان ہی + دو عملہ مین ہمارا آشیان ہی + مگر
ع کیا کہون کا سے کہون کوئی نہ بتائے + گونگے کا سپنا ہوا سمجھو سمجھ پچتائیے + ای منیر جادو خود کردہ را
درمان نیست تونے اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤن مین کلھاڑی ماری اپنے کو آپ دام مین اجل کے اسیر
کیا اور تو خود اپنی عقل سے بلا مین مبتلا ہوا اب کیا ہوتا ہی قضا آکر برابر پہونچی ہی خیر ایک سحر اور کر اسکے بعد
تو جو مقدر مین ہوگا وہ پیش آئے گا یہ دل مین تجویز کرکے منیر جادو نے اپنے سر کا بال توڑا کہ وہ اسکو بلل
تھا اُسپر سحر کیا کہ وہ بال طولانی ہوگیا اور اُسنے ایک ناگن کی ایسی صورت پیدا کی اسنے اشارہ کیا کہ
وہ ناگن بل کھاتی ہوئی لہراتی ہوئی طرف سیماے بلند آواز کے چلی سیماے بلند آواز کے گلے
مین ایک ریشمی رومال بہت نادر کار بندھا ہوا تھا بادشاہ نے فوراً اُس رومال کو گلے سے کھولا اور
اُسکے دونون سرے پکڑ کر گردش دی کہ ایک سیاہ آندھی مشرق کی طرف سے اُٹھی کہ جسکے سبب سے
تمام عالم تیرہ و تار ہوگیا اور تاریکی ہوگئی ایسی تاریکی ہوئی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا تھا بلکہ اپنے
کو اپنا ہاتھ نہ معلوم ہوتا تھا ہوا مین شدت و گرمی پیدا ہوئی خاک اُڑنے لگی اُسی تاریکی مین ایک امر یہ ہوا
کہ ایک سقف آہنی خود بخود تیار ہوگئی اور اُسی سقف سے ایک آفتاب نمایان ہوا ادھر بادشاہ نے
اُس رومال کے دونون سرون کو دونون ہاتھون سے پکڑ کے اب جو جھٹکا دیا وہ رومال دو ہوگیا ایک ٹکڑا
آپ نے دہنی طرف پھینکا اور ایک بائین طرف ادھر تو رومال دو ہوا اُدھر وہ ناگن جو کہ سحر کی تھی دو ہو کر
غائب ہوگئی منیر نے جو وہ تاریکی دیکھی خیال کیا کہ یہ موقع بہت اچھا ہی تو اپنے کو بچا کر یہانسے نکل چل
اگر روشنی ہوگی تو بڑی خرابی ہوگی اُدھر سیماے بلند آواز کو سحر نے خبر دی تھی کہ منیر جادو تمھارے
ہاتھ سے قتل نہ ہوگا جب تک کہ اسکو طلسم کشا نہ قتل کرے کیونکہ اسکی قضا طلسم کشا کے ہاتھ سے
ہی وہی اسکا قاتل ہی اور کوئی دوسرا قاتل نہین ہی اسکو کسی تدبیر سے طلسم کشا کے سامنے پہونچا دے
اسی سبب سے سیماے بلند آواز نے یہ تدبیر کی تھی کہ سقف آہنی قائم کی تھی بس منیر جادو نے یہ
تجویز کرکے کہ اس تاریکی مین یہان سے نکل چلو سحر کیا کہ پر پیدا ہوئے اُڑ کر چلا ایسی ایک ٹکر کھائی کہ
سر پریشان ہوگیا اُسنے خیال کیا کہ سیماے بلند آواز نے اُڑ کر جانے کا راستہ بند کیا ہی یہ

نہ شرق کی طرف چلا اُدھر کا راستہ بھی بند پایا مغرب کی طرف چلا وہ بھی راستہ بند تھا اسی طور سے جنوب و شمال کا بھی راستہ بند پایا اب اسنے تجویز کیا کہ زمین پر پہونچکر اسی تاریکی مین غرق زمین ہوکر اپنی جان بچاکر نکل چلو یہ تجویز کرکے یہ اُسی حالت سے زمین کیطرف مائل ہونے لگا تون جون نیچے آتا تھا وہ وہ روشنی نظر آتی تھی تاریکی دفع ہوتی جاتی تھی ادھر سے یہ چلا اسکے عقب مین سیماے بلند آواز بھی چلا راوی بیان کرتا ہے کہ وہ تاریکی صرف اُسی مقام پر تھی کہ جہان پر منیر جادو تھا دوسرے مقام پر نہ تھی پہونچے روشنی تھی مقابلہ ہورہا تھا راوی کہتا ہے کہ سیماے بلند آواز سے اور منیر جادو سے جسقدر مقابلہ ہوئے سب یہ بالاے ہوا ہوئے اور یہان اتنے عرصہ مین زمین پر جہان لشکر اسلام سے اور کفار سے مقابلہ ہورہا تھا اہل اسلام و علمشاہ و صاحبقران نے ہزارون کافرون کو قتل کرکے ڈالدیا اور اسی طور سے ساحران اسلام و اعظم جادو وغیرہ نے ساحران نافرجام و کافران بدانجام کا حال کیا چارون سمت سے کسی مرا کہ نام من فلان جادو بود کی صدا بلند تھی ساحرون کے مرنے کی علامت بلند تھی شعلہ آگ کے بلند ہورہے تھے صاحبقران لڑرہے تھے کہ صاحبقران نے اُسی حالت مین دیکھا کہ منیر جادو خود بخود میرے سامنے آکر کھڑا ہوگیا صاحبقران نے خیال فرمایا کہ یہ اطاعت کرنے کو آیا ہے ہاتھ روک کر اُسکی طرف دیکھا راوی بیان کرتا ہے کہ سیماے بلند آواز نے ایسا سحر کیا تھا کہ یہ زمین پر جو پہونچے تو کسی دوسرے مقام پر نہ پہونچے اُسی مقام پر پہونچے کہ جہان صاحبقران مقابلہ فرمارہے ہون اور سحر کرکے اُس مقام کی زمین کو بھی سخت کردیا تھا اس خیال سے کہ شائد یہ جب کوئی صورت مفر کی نپائے تو غرق زمین ہوکر بھاگے تو بڑی خرابی ہوگی بس منیر جادو کو اجل نے ہاتھ پکڑکر سامنے صاحبقران کے پہونچادیا صاحبقران نے جو اُسکو اپنے سامنے پایا ہاتھ روک کر حیران ہوئے اور یہی خیال کیا کہ یہ اطاعت کے لیے آیا ہے اسی سبب سے ہاتھ روک کر اُسکی طرف دیکھا اُدھر منیر جادو نے جو اپنے سامنے صاحبقران کو پایا دم نکل گیا اور خیال کیا کہ تو خود بخود مُنھ مین اجل کے اپنے پاؤن سے چلا آیا یہی تدبیر ہے کہ جب تک طلسم کشا تیرے اوپر حربہ کرے کرے اُسیوقت تو غرق زمین ہوکر بھاگ چل یہ خیال کرکے اس قصد سے سحر کیا کہ غرق زمین ہوکر نکل چلون اور پاؤن زمین پر مارے زمین کو سنگ لاخ پایا یہ حیران ہوا کہ یہ زمین کیونکر اسقدر سخت ہوئی اسکا سبب کیا ہے فوراً اسکے ذہن مین آیا کہ سیماے بلند آواز نے سحر کرکے زمین کو سخت کردیا ہے اب تو بڑی بُری آفت مین پھنسا ہے اچھا تو اپنا حربہ کرلے یہ بھی کیا نہ یاد

کرے مرتے مرتے دو چار کو تو مارے تیرے دل کی حسرت تو نکل جائے اب تیرا بچنا محال ہی یہ خیال کر کے
منیر جادو نے جلدی سے جھولی مین سے ایک گولہ فولادی نکالا اُسپر سحر کر کے جلدی سے آسمان پر اُچھال
دیا وہ گولہ آسمان پر جا کر شق ہوا اِدھر اسنے دل مین کہا کہ یا سامری و یا جمشید جسقدر اہل اسلام بجز ساحر
ہین سب کے سر کٹ جائین اور سب مبتلائے سحر ہون اور حمزہ پر ایسی برق چمک کر گرے کہ حمزہ کا بھی
سر دھڑ پر سے اُڑ جائے دل مین اسنے یہ کہا کہ وہ گولہ آسمان پر شق ہوا جسکو خدا بچاتا ہی تو اُسکے بچنے کی
ہزارون تدبیرین ہو جاتی ہین یہ گولہ اُسی مقام پر شق ہوا کہ جہان پر سیماے بلند آواز اپنے تخت کو روکے
ہوا پر کھڑے ہوئے تھے اس خیال سے کہ اگر منیر جادو پھر سامنے سے صاحبقران کے پر پرواز پیدا
کر کے بھاگے تو روکون جانتے نہ دون یہ گولہ اُسی مقام پر جا کر شق ہوا جب برق چمکی سیما سے بلند آواز
نے برق کی چمک کو دیکھکر فوراً جدھر چمک ہوئی تھی اُسطرف کو دیکھا دیکھا کہ ایک گولہ فولادی آسمان پر آکر
شق ہوا اُس سے ہزارون تلوارین پیدا ہوئین اور ایک بہت بڑی تلوار چمک کر طرف صاحبقران کے
اور باقی تلوارین چمک چمک کر طرف زمین کے چلین اسنے یہ دیکھکر فوراً پھوا اسم سحر پڑھکر پشت دست کو
دیکھا اُسپر تحریر پایا کہ یہ گولہ سحر منیر جادو کا تھا منیر جادو نے یہ سحر کیا ہی کہ یہ گولہ جو شق ہوا ہی جسقدر
تلوارین اس سے پیدا ہوئی ہین اُسی قدر اہل اسلام کے سر تن پر سے اُڑ جائینگے اور یہ تلوارین گر گر کر
تمام اہل اسلام کا خاتمہ کر دینگی کیونکہ اُسنے یہ سحر کمال کا کیا ہی اور یہ تیغہ جو اس گولہ سے پیدا ہوا ہی
یہ جا کر صاحبقران پر گرتا اور صاحبقران کو ضرر پہونچاتا مگر بسبب لوح کے بالکل ضرر نہ پہونچائیگا
مگر ہان اہل لشکر پر ضرور اثر کرے گا اگر اسکی تدبیر نہ کی جائے گی تو لشکر تباہ ہو جائے گا سب ایک
پل مین ہلاک ہو جائینگے یہ جو سیماے بلند آواز نے پشت دست پر تحریر پایا اسنے فوراً سحر کیا کہ
ایک سقف فولادی کُل میدان جنگ پر بالاے ہوا قائم ہو گئی جسقدر مقام پر غیر ساحر لشکر اسلام
کے لڑ رہے تھے وہ سب تلوارین اُسی آسمان فولادی پر گرین اور اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئین وہ تیغہ
قریب صاحبقران آکر خود بخود دو ہو کر گرا زمین پر جب منیر جادو نے دیکھا کہ میرے اس
سحر نے بھی طلسم کشا پر کچھ اثر نہ کیا جان پر کھیل کر تلوار پکڑ کر صاحبقران پر جا پڑا تلوار کا ہاتھ لگایا
صاحبقران اس خیال سے ہاتھ روکے ہوئے کھڑے تھے کہ یہ اطاعت کرنے آیا ہی اور وہ نسے
بھی نہین لڑ رہے تھے نہ صاحبقران کے کوئی گرز تھا کہ جس سے لڑتے یہ جو صاحبقران سے

ملاحظہ فرمایا کہ منیر جادو نے میرے اوپر تلوار کا وار کیا فوراً خیال پیدا ہوا کہ اسکو اجل گھیر کر لائی یہ تھارا
قیاس غلط تھا کہ یہ اطاعت کرنے کو آیا ہی یہ اُسی طور سے دشمن ہوا اب جاتا کہان ہی کیونکہ موت نے
تو اسکو پکڑ کر سامنے پہونچا دیا بھاگ کر نہ جا سکا قضا اسکا دامن پکڑے ہوئے ہی بس صاحبقران نے
اصلی تلوار کے وار کو سپر پر روکا وہ برس پڑا متواتر ہاتھ لگانے لگا صاحبقران اُسکے وار کو روکنے لگے
جب اُسکا ہاتھ تھک گیا اب رہ رہ کے اور تھم تھم کے ہاتھ چلنے لگا صاحبقران لوح مین دیکھ
چکے تھے کہ اگر یہ اُڑ کر جائے تو یہ اسم جو حاشیہ لوح پر تحریر ہی پیکان تیر پر دم کر کے تیر لگانا اگر تلوار سے
قتل کرنا تو یہی اسم تلوار پر دم کر لینا اسی سبب سے جب یہ اُڑ کر جانے لگا تھا تو صاحبقران نے وہ
اسم پیکان تیر پر دم کر کے کمان کو پیس کیا تھا مگر اعظم جادو وغیرہ نے آکر خبر دی کہ سپاہ بلند آواز سے
اور بادشاہ سے مقابلہ ہونے لگا ہی بس یہ اُسکے کمان کو دوش پر لٹکا لیا تھا تیر کو ترکش مین رکھ لیا تھا
بس اہل کفار سے لڑنے لگے تھے اب جو منیر جادو سامنے آکر پہونچا اُسنے متواتر تلوار کے وار کیے
جب اُسکا ہاتھ سست ہو گیا بس اُسکا وار روک کر صاحبقران نے عقرب سلیمانی کو علم
کر کے اُسپر اسم حاشیہ لوح تو دم ہی کر چکے تھے آواز دی کہ او منیر جادو سنبھل اور خبردار ہو اور ہوشیار
ہو اب مین وار کرتا ہون تیرا سحر بھی مین نے رد کیا اور میرے خدا نے تیرے سحر سے مجکو بچایا تو نے
تلوار مین بھی لگا کر اپنے دل کی حسرت نکال لی مین نے تیرے سب وار رد کیے اب ایک وار
مین کرتا ہون تو بھی روک شعر تو ضرب زدی ضرب من نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن
منیر جادو نے کہا کہ او طلسم کشا تو شوق سے وار کر مین تیرا وار رد کرونگا یہ کہکر منیر جادو نے سحر کیا
کہ تمام جسم اُسکا فولادی ہو گیا اُسنے اپنے کو روئین تن بنایا جب سحر سے وہ اپنے کو روئین تن
بنا چکا اور تیغہ صاحبقران اُسکے سر پر چمکا اُسنے دوسرا سحر کیا کہ کئی سپر مین اُسکے سر پر قائم ہوئین
مگر تیغہ جو چمک کر گرتا ہی سپرون کو کاٹتا ہوا سر پر آیا کاسئہ سر کو تراشتا ہوا اُترا جی گردن مین
اُترتا ہوا سینہ کے کواڑ کھولتا ہوا شکم ناپاک کی خبر لیتا ہوا دونون ٹانگون کی راہ سے نکلا اور
زمین مین دسما یا راوی بیان کرتا ہی کہ یا تو تیغہ قبضہ سپر پر چمکا تھا یا اندر زمین کے جا کر خاک آلود ہوا
صاحبقران نے نعرہ تکبیر کہکر ہاتھ کو بلند کیا راوی بیان کرتا ہی کہ منیر جادو کا دو ہونا تھا اور
زمین پر گرنا تھا کہ ایک شور دار و گیر بلند ہوا سیاہ آندھی اُٹھی تاریکی ہو گئی زلزلہ زمین کو آیا

خاک اڑی سنگ باری ہونے لگی بیر تدبیر بھولکر غل مچانے لگے سر پر خاک اڑانے لگے شعلہ ہاے آتشین بلند ہونے لگے ہر طرف شور وغل کی صدا بلند ہوئی ایک تلاطم مچ گیا تہلکہ پڑ گیا دریا کا پانی جوش مارنے لگا پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہواے تند و تیز چلنے لگی زمانہ تیرہ و تار ہو گیا راوی بیان کرتا ہے کہ ادھر تو یہ آثار و علامات پیدا ہوئے اُدھر جو مکانات و باغات و دیگر اشیاے سحر اندرون دربند تھے سب نیست و نابود ہو گئے اُدھر جو مکانات و باغات تھے وہ سب منہدم ہو گئے اور کرچے کرچے ہو کر اُڑ گئے سب ساکنان دربند اور رعایا شہر یہ واقعہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ یہ کیا سانحہ گذرا جو حد سحر اور حصار سحر گرد دربند تھا وہ سب برطرف ہو گیا دربند منیر یہ فتح ہو گیا ناموس منیر جادو مین ایک تلاطم مچ گیا سب لوگ حیران تھے ساحر وغیر ساحر راوی بیان کرتا ہے کہ وہ لوگ جو کہ واسطے تماشہ کے آئے تھے اور یہ واقعہ دیکھ کر اندرون باغ دربند چلے تھے اُنھون نے ساکنان دربند و باشندگان دربند سے سب حال بیان کیا تھا اور داروغہ میخانہ جو شراب وغیرہ لے کر آیا تھا اور یہان جو پہونچا تھا تو اُسنے یہ واقعہ دیکھا تھا کہ جنگ و پیکار ہو رہی ہے وہ بھی واپس گیا تھا اُسنے بھی جا کر سب حال بیان کیا تھا یہ خبر محل وغیرہ مین بھی پہونچ گئی تھی سب کو تشویش تھی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ تاریکی ہو گئی اور آندھیان سیاہ اُٹھنے لگین شور وغل ہونے لگا جو کچھ سحر تھا سب برطرف ہو گیا سب مٹ گیا کیونکہ یہ دربند منیر جادو کے پارے نام تھا وہی اسکا مالک و مختار تھا اور دوسرا کوئی نہ تھا اسکے مرنے سے دربند فتح ہو گیا سحر مٹ گیا ذرا سا بھی اثر سحر کا باقی نہ رہا وہ کوہ اور وہ صحرا کہ جنکو صاحبقران و خواجہ طے کر کے آئے تھے سب سحر کا تھا برباد ہو گیا یہ حالت ہوئی کہ جسطور سے دربند سوسن و دربند اعظم فتح ہونے کے بعد صرف شہر سوسن و شہر اعظم باقی رہ گئے تھے بلفظ چند کوس کا فاصلہ رہ گیا تھا ایک دوسرے کے مقابل تھا اور جو عمارات بلند تھین اُن پر سے نظر آتا تھا اسی طور سے شہر منیر یہ بھی فتح ہو گیا کہ اب چند کوس کا فاصلہ تھا شہر سوسن و منیر یہ مین وہ حصار سحر وغیرہ کہ جسکے سبب سے ایک دربند سے دوسرے دربند مین مہینون کا راستہ تھا اور منزلون کا فاصلہ تھا وہ جاتا رہا راوی بیان کرتا ہے کہ سب ساکنان دربند و ناموس منیر جادو حیران تھے کہ یہ تاریکی کیسی ہے اور یہ شور وغل کیسا ہے اور یہ عمارات و باغات وغیرہ کیون برباد ہو گئے ہین اسکا کیا سبب ہے یہ ابھی حیران تھے اور برائے خبر جانے کو تھے کہ وہ تاریکی برطرف ہوئی ادھر

وہ تاریکی برطرف ہوئی ادھر آواز آئی کہ کشتی نام من منیر جادو بود افسوس مردیم وجان دادیم بہ مطلب خود نرسیدیم یہ جو آواز آئی اور سب نے سُنی اب سب کو معلوم ہوا کہ ہمارا بادشاہ منیر جادو حاکم دربند قتل ہوا طلسم کشا نے دربند منیر یہ کو فتح کیا اور منیر جادو کو قتل کر ڈالا یہ سُنکے ناموس ہین تو کہرام مچ گیا ہر ایک عورت سر ٹکرانے لگی اور اپنے کو ہلاک کرنے لگی ایک تلاطم عظیم و کہرام برپا تھا ہر ایک ساکن محل رو رہا تھا ادنیٰ و اعلیٰ کا یہ حال تھا کہ دیکھنے والون کے کلیجہ مُنھ کو آتے تھے وہ منیر جادو کی زوجہ و مان و دختر و دیگر عزیزون کے دلخراش بین وہ اُنکی بیقراری و آہ و زاری دلونکو بے چین کیے دیتی تھی مگر کیا ہوتا ہے اہل محل و ساکنان محل کا تو یہ حال تھا و اہل شہر و ساکنان دربند کا یہ حال تھا کہ سب کے سب ایک مقام پر جمع ہوئے اور باہم راے کرنے لگے کہ اب کیا تدبیر کی جائے طلسم کشا اب اس طرف مع لشکر کے آئے گا کیونکہ اب راستہ کھل گیا ہے اہل شہر کو قتل کرے گا ایک تلاطم مچائے گا کیونکہ اب کون ہے جو روکے گا جبکہ منیر جادو ایسا ساحر زبردست نہ روک سکا اُسکے ہاتھ سے مارا گیا اُس پر کیا منحصر ہے اور بہت سے ساحر مارے گئے اُسکا لشکر آگیا جو سردار و بادشاہ اُسکی کمک کو آئے تھے یعنے منیر جادو کی وہ بھی مارے گئے اور اسیر ہوئے جب ان لوگون کے بنائے سے کچھ نہ ہو سکا تو ہم کیا چیز ہین اور ہم ہین یہ جرأت و طاقت نہین ہے کہ ہم طلسم کشا سے مقابلہ یا مجادلہ کرین یا لڑین کیونکہ ہم لوگ بالکل بے دست و پا ہین اور بالکل بیکار ہین وہ صاحب لوح بھی ہے اُسپر سحر اثر نہ کرے گا خلاصہ یہ کہ ہم اُسکا کچھ نہین کر سکتے ہین نہ کچھ بنا سکتے ہین لہذا اسمین کیا تدبیر کیجائے اور کیونکر اپنی جان بچائی جائے اور کیونکر ان لوگون کے ہاتھ سے مفر ہو سب نے یہ سُنکے جواب دیا کہ کیا تدبیر بتائی جائے اور کیا تدبیر کیجائے جو سب کی راے ہو وہ کرو جو کہ کم مرتبہ اور کم عزت لوگ تھے اُنھون نے جواب دیا کہ ہم کیا اور ہماری راے کیا اور ہماری وقعت کیا جو آپ لوگون کی راے ہو وہ کیجیے کیونکہ آپ لوگ رئیس ہین اور آپکی راے اور عقل ہم سب سے زیادہ و عمدہ ہے راوی بیان کرتا ہے کہ یہ جو اُن سب نے کہا اُن سب نے جواب دیا کہ جبکہ یہ امر معلوم ہو گیا کہ ہم طلسم کشا سے مقابلہ نہین کر سکتے ہین نہ ہم لڑ سکتے ہین اور یہ امر بخوبی ظاہر ہے تو پھر سواے اس تدبیر کے دوسری تدبیر نہین ہے کہ سب کے سب ملکر اور رومال سے ہاتھ باندھکر طلسم کشا کی خدمت مین حاضر ہون اور اُسکی خدمت کرین

اور اُسکے شریک ہوں دین اسلام قبول کریں سوا اس تدبیر کے کوئی دوسری تدبیر جان بچنے کی نظر نہین آتی ہو آیندہ جو تم سب کی راے ہو اُن سب نے کہا کہ اگر آپ کی یہ راے ہی تو ہم نے بھی پسند کی بہت خوب ہی ہم سب کو مرغوب ہی ہذا اب عرصہ نہ فرمایئے تشریف لیجلیے چنانچہ جسقدر رئیس و امیر و صاحب مرتبہ و اہل عزت لوگ تھے وہ سب کے سب کل اہل شہر کے مردون کو اپنے ہمراہ لیکر اور رومال سے ہاتھ باندھکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے راوی بیان کرتا ہو کہ سامنے شہر پناہ کے جو میدان تھا اُسمین یہ مقابلہ ہو رہا تھا اور سب لڑ رہے تھے یہ لوگ تو ادھر سے دست بستہ رومال سے ہاتھ باندھے ہوئے چلے اُدھر کا حال سماعت ہو کہ جب وہ تاریکی برطرف ہوئی اور آواز آئی کہ کشتی نام من منیر جادو بود اور مطلع صاف ہوا سب نے دیکھا کہ میدان جنگ مین لاش منیر جادو کی پڑی ہوئی ہو اُدھر اہل لشکر گھبرا گئے اِدھر علمشاہ نے و مریخ نے لڑکر علمہاے لشکر گرا دیئے جسقدر سردار تھے وہ مارے گئے باقی اسیر ہو گئے اب کوئی افسر باقی نہ رہا صرف منیر جادو کے بھروسہ پر لڑ رہے تھے جب اُسکو بھی کشتہ پایا مرجان جادو واسکا وزیر مقابلہ اور مجادلہ کی خبر پاکر کل لشکر ساحران کو اپنے ہمراہ لیکر میدان جنگ مین آیا تھا جبکہ مقابلہ ہو رہا تھا کیونکہ سپہ سالار تو کل پچاس ہزار ساحر لیکر بہ حکم بے نظیر جادو کے وہان پہونچا تھا جب منیر کے وزیر کو معلوم ہوا تھا کہ بادشاہ سے و طلسم کشا سے مقابلہ ہو رہا ہی تو وہ کل لشکر جو کہ قریب تین لاکھ کے تھا لیکر میدان جنگ مین پہونچ گیا تھا اور شریک جنگ ہوا تھا بڑے شد و مد سے لڑ رہا تھا منیر جادو کی لاش کو جو اسنے دیکھا اُسکے بھی حواس جاتے رہے اُدھر ساحران لشکر اسلام نے اب جو دباؤ ڈالا لشکر کفار ہٹنے لگا جب سیماے بلند آواز نے دیکھا کہ منیر جادو مارا گیا وہ بھی بالاے ہوا سے زمین پر آیا اور لشکر کفار سے مقابلہ کرنے لگا اور لڑنے لگا اسنے جو سحر کیا ایک ہی سحر مین کل لشکر کا اسنے دم بند کر دیا سب کے حواس جاتے رہے اِدھر علمشاہ و صاحبقران نے مارے تلوارون کے لشکر غیر ساحران کا ستھراؤ کر دیا اب جو لشکر کفار نے اپنے افسران و سرداروں کو کشتہ پایا اور اسیر سب کے ایک مرتبہ پاؤن اُٹھ گئے اِدھر غیر ساحرون کے پاؤن اُٹھے اُدھر ساحرون کے کیونکہ مثل مشہور ہی تکیہ بے فقیر ترکش بے تیر لشکر بے میر بیکار ہی اب جو سپاہ نے جھرمٹ کھایا ایک مرتبہ سب کے پاؤن اُٹھ گئے

قرار پر قرار لیا کوہ صحرا کی طرف بھاگنے لگے اب جو لشکر نے فرار پر کمر کسی اور ادھر ادھر سے بھاگنے لگے جدھر راستہ ملا اور جدھر جائے پناہ ملی یہ رنگ جوان سردارون نے دیکھا جو دو ایک باقی رہ گئے تھے اور وزیر منیر جادو نے پہلے تو بہت بہت پکارے اور اہل لشکر کو آمادہ کیا کہ مقابلہ کرین مگر اب کون سنتا ہے اور کون سماعت کرتا ہے سب کے پاؤن اٹھ گئے ہین سب بھاگ کھڑے ہوئے ہین اب کون کسی کی سنتا ہے اور کون ٹھہرتا ہے سب بھاگے جاتے ہین یہ جو وزیر نے رنگ دیکھا بہت ٹھہرایا بہت حیران و پریشان ہو اول مین کہنے لگا کہ کیا تدبیر کرون جو افسر قتل و اسیر ہونے سے باقی رہے تھے وہ بولے کہ جو آپ فرمایئے وہ کیا جائے وزیر نے کہا کہ لشکر تو سب بھاگ کھڑا ہوا اب ہم تم اگر لڑینگے تو مفت مین جانین برباد ہونگی مثل منیر جادو وغیرہ کے ہم بھی اسیر یا قتل ہو جائینگے جب منیر جادو کچھ نہ بنا سکے جو کہ مالک ور بنہ تھے تو ہم کیا بنا لین گے اس سے بہتر اور مناسب یہ ہے کہ چلکر طلسم کشا کی اطاعت کرو اور اسکے دین و مذہب کو قبول کرو کیونکہ ثابت ہو گیا کہ یہ بڑا صاحب اقبال و نصیبہ ور ہے اور یہ طلسم ضرور فتح ہو گا اس طلسم کا فاتح یہ ہے جو جو مقام سخت و صعب تھے ان سب کو فتح کر لیا اب دو یا تین دربند اور باقی ہین اور شندکال سے مقابلہ ہوتا ہے انکو بھی فتح کرے گا اور جنگ کو بھی سر کرے گا اس سے کیا فائدہ جو بیکار کو اپنی جان دین یہ جو وزیر نے کہا سب نے جواب دیا کہ چہ عرصہ کیون فرمایئے کیا یہ مرضی ہے کہ جسقدر لشکر باقی ہے وہ بھی قتل ہو جائے اور فرار کر جائے جب امان طلب فرمایئے گا وزیر نے کہا کہ نہین یہ کہکر اپنے رومال ہاتھ سے باندھے اور ایک برگ کاہ منھ مین دبائی اور پکار کر اہل لشکر سے کہا کہ اب نہ فرار اختیار کرو ہم طلسم کشا سے امان طلب کرتے ہین وہ ضرور امان دے گا یہ کہکر اسی حالت سے سبکے سب طرف صاحبقران کے چلے ادھر اہل لشکر یعنے ساحرون نے جو یہ سنا کہ سب سردار امان طلب کرتے ہین اور طلسم کشا کی خدمت مین جاتے ہین باہم کہا کہ جب تک یہ خدمت مین طلسم کشا کے جائینگے اور امان طلب کرینگے اسوقت تک یہان خاتمہ ہو جائے گا ہم کو کیا فائدہ جو ہم بیکار کو اپنی جانین برباد کرین جب امان مل جائے گی ہم سب چلے آئینگے ادھر لشکر اسفندیار و لشکر لاجورد و لشکر البرز کج کلاہ کے اہل لشکر اور جو سردار باقی تھے انھون نے دیکھا کہ ہمارے افسر و بادشاہ قتل ہوئے اور لاکھون اہل لشکر

مارے گئے اور کچھ فائدہ نہ ہوا بلکہ اُنھین لوگون کا لشکر ہم پر غالب آیا ہمارا لشکر فرار کرنے لگا باہم صلاح کی سوائے اطاعت کے دوسرا امر نہین ہی کہ جان بچے اور مفت مرے اس سے کیا حاصل کہ ہم جانین برباد کرین امان کیون نہ طلب کر لین اور اطاعت کیون نہ کرین جبکہ ہمارے افسر مارے گئے اور اسیر ہوئے لشکر البرز کے اہل لشکر نے باہم کہا کہ گو بادشاہ ہمارا قتل ہوا مگر ہمارے سپہ سالار نے تو پسر طلسم کشا کی اطاعت کی اور اُسکے دین و مذہب کو اختیار کیا ہم کیون نہ ایسا کرین جبکہ بادشاہ قتل ہو چکا ہی بس ان چارون لشکرون کے اہل لشکر اور سردار برگ گاہ دانتون مین دبا کر پکارے کہ الامان یا صاحبقران ہم اپنے کردار سے باز آئے ہم کو امان مرحمت ہو ادھر سے یہ لوگ پکارنے اُدھر سے ساحران لشکر منیر جادو نے امان کی صدا بلند کی چارون سمت سے صدائے امان امان آنے لگی اہل اسلام پکارے کہ امان بشرط ایمان ملے گی اُن سب نے کہا کہ ایمان بھی لاتے ہین ہم کو امان مرحمت ہو یہ جو کہا بس صاحبقران نے و علمشاہ نے ہاتھ روک لیا نقیبون نے پکار کر کہا کہ اب کوئی قتل نہ کرے صاحبقران نے ان سب کو امان مرحمت فرمائی یہ جو پکار کر کہا اُس وقت اہل لشکر نے ہاتھ روک لیا اُدھر ساحران اسلام نے سحر کرنا موقوف کیا سب طرف لڑائی موقوف ہوئی ہر طرف امن و امان ہو گئی صاحبقران ہاتھ روک کر تلوار کو نیام مین کر کے کھڑے ہو گئے پہلے سردار لشکر اسفندیار کے آئے اُنھون نے ہاتھ جوڑ کر خدمت صاحبقران مین عرض کیا کہ ہماری خطا و قصور کو معاف فرمایئے ہم کو امان مرحمت فرمایئے یہ کہکر قدم صاحبقران پر سر جھکایا صاحبقران نے سبکو تشفی و دلاسا مرحمت فرمایا اور الگ ہوئے تھے کہ لاہور کے اہل لشکر و سردار آکر قدمبوس ہوئے اُنکے اوپر بھی صاحبقران نے شفقت فرمائی اور ان کو اور لشکر اسفندیار کے اہل لشکر کو حکم دیا کہ تم لوگ ایک طرف صف آرا ہو اور ٹھہرو ہم فرودگاہ پر پہونچکر تم سب کو کلمہ تعلیم کرینگے یہ فرماکر قصد کیا تھا کہ لشکر کو حکم دین کہ اب فرودگاہ پر چلو کہ لشکر لاجورد کے لوگ حاضر خدمت ہوئے آداب و قدمبوسی بجالائے اُنکے بھی حال پر صاحبقران نے مہربانی فرمائی اُنکو بھی ایک سمت ٹھہرنے کا حکم دیا اُدھر لشکر البرز کج کلاہ کے سردار و اہل لشکر خدمت علمشاہ مین حاضر ہوئے مریخ شیر شکار علمشاہ کے پاس کھڑا ہوا تھا اُسنے جو اہل لشکر و دیگر سردارون کو آتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ سب رومال سے ہاتھ باندھے ہوئے

ہین اور منھ مین گھاس کی پتیان دبائے ہوئے ہین مریخ نے علمشاہ کی خدمت مین عرض کیا کہ ملاحظہ
فرمایئے کہ سب اہل لشکر حاضر خدمت ہوئے ہین کیونکہ امان طلب کی ہے اور امان کے خواستگار
ہوئے ہین علمشاہ نے فرمایا کہ آنے دو ان سب کو لے جاکر صاحبقران کی خدمت مین خطا
معاف کراؤنگا راوی بیان کرتا ہے کہ علمشاہ یہ قصد فرما رہے تھے کہ سب اپنے لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر
اور بادشاہون کو کہ جنکو مین نے اپنا مطیع کیا ہے اُنکو قدم صاحبقران پر گراؤن اور مشرف خدمت
کی سعادت سے کراؤن کہ یہ اہل لشکر آکر خدمت علمشاہ مین پہونچے اور مریخ سے کہا کہ ہماری
سفارش فرمایئے آقا کی خدمت مین ہم اسی سبب سے آپ کے پاس آئے ہین کہ اب آپکی
اطاعت کر چکے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ مریخ شیر شکار نے سب اہل لشکر کو لا کر قدم پر علمشاہ
کے گرایا علمشاہ نے سب کے حال پر شفقت فرمائی بس علمشاہ اپنے اہل لشکر کے معزز
سردارون اور کل بادشاہون و مریخ کو و دیگر اہل لشکر کو اپنے ہمراہ لے کر خدمت صاحبقران مین
حاضر ہوئے پہلے خود قدم پر گرے سر جھکایا صاحبقران نے علمشاہ کے سر کو سینہ سے لگایا اور
اب علمشاہ نے سب کے نامون سے صاحبقران کو آگاہ کیا ہر ایک کو قدم پر گرایا اب جب یہ
سب حاضر ہو چکے اُدھر علمشاہ اپنے اہل لشکر و اہلکاران لشکر و محاسبان لشکر کو حکم دے کر آئے
تھے کہ خیمے برپا کرو اور ہمارے لشکر کے کشتون کو شمار کرو اور جو کفار ہم نے اسیر کیے ہین اُنکو داخل
قیدخانہ کرو اور جو اہل لشکر ہمارے لشکر کے مجروح ہوئے ہین اُنکو شفاخانہ مین داخل کرو اور
بارگاہین برپا کرو سب اہل لشکر پڑاؤ پر کمر کھولین اور لشکر البرز کج کلاہ کے بھی لشکر کو جگہ دو
اور اُس لشکر کے بھی زخمیون کا شمار کرو اور جو اُنمین زخمی ہون اُنکو بھی شفاخانہ مین بھیجدو ہم خدمت
صاحبقران مین جاتے ہین وہان سے آکر ان سب کو کلمہ تعلیم کرینگے اور جو اُنمین سے اسیر ہوئے
ہین اُنکو داخل زندان کرو ہم اُنکا دربار سمجھین کے یہ کہکر خدمت صاحبقران مین روانہ ہوئے
تھے یہان سب نے بموجب حکم علمشاہ سب سامان درست کیا خیمے وغیرہ برپا کیے لشکر
اُترا ایک طرف لشکر البرز کج کلاہ اُترا اُدھر اہلکاران لشکر کے لیے بارگاہین وغیرہ برپا ہو گئین بازارین
آراستہ ہو گئین اسیرون کو داخل زندان کیا اُنمین لشکر البرز کے لوگ تھے اور دوسرے لشکر
کے بھی لوگ تھے ان سب کو شمار کر کے زندان مین داخل کیا زخمیون کو شفاخانہ مین بھیجا اُنکے تماشے

دیے گئے مرہم کی پٹیان چڑھائی گئین علاج ہونے لگا اُدھر محاسبان لشکر نے جو شمار کیا تو لشکر اسلام کے کشتے علحدہ کیے اور اپنے لشکر کے الگ اور کفار کے لشکر کے الگ سب شمار کر کے اپنے اپنے مقام پر چلے آئے اور کمرین کھولین راوی بیان کرتا ہی کہ علمشاہ کے آنے پر بھی تین شبانہ روز جنگ و پیکار ہوا کی بازار مرگ گرم رہا اُنکا لشکر تو تین دن لڑا اور اہل اسلام سات شبانہ روز تک لڑ لیے اور مقابلہ کیا کیے لشکر آسودہ ہوا اُدھر علمشاہ خدمت صاحبقران مین پہونچے تھے اور مشرف سعادت قدمبوس ہوئے تھے کہ مرجان جادو وزیر منیر جادو مع لشکر کے حاضر ہوا اور قدمبوسی بجا لایا اتنے عرصہ مین کُل لشکر ساحران و کل لشکر اسلام آکر جمع ہو گیا ایک طرف لشکر غیر ساحران عقب صاحبقران مین صف بستہ کھڑا تھا اور دوسری طرف لشکر ساحران سب سردارون نے و اہل لشکر نے قواعد شاہی بجا لاکر عرض کیا کہ فرودگاہ پر تشریف لے چلیے اور بارگاہ وغیرہ مین قیام فرمایئے صاحبقران نے فرمایا کہ بارگاہین وغیرہ کہان ہین جو مین بارگاہون مین چلون اور فرودگاہ کس مقام پر ہی مین تو یہان اکیلا آیا تھا اہل لشکر اور آپ لوگ جو تشریف لائے تو شریک جنگ ہوگئے پھر خیمے وغیرہ کیونکر برپا ہوئے تھے کہ مین وہان چلون حکیم اسقلینوس وغیرہ نے عرض کیا کہ جب ہم یہان آکر پہونچے تھے تو اہلکاران لشکر کو حکم دیا تھا کہ تم خیمے وغیرہ برپا کرو اور بازارین آراستہ کرو جب جنگ و پیکار سے فرصت ملے گی تو صاحبقران یہان فروکش ہونگے اور کہان تشریف رکھین گے تھکے ہوئے ہونگے بس یہ ہوا کہ آتے کے ساتھ ہی بارگاہ مین اترین بس بموجب حکم کے سب سامان درست ہوگا آپ تشریف لے چلین یکایک سیماے بلند آواز مع اعظم جادو وغیرہ کے خدمت مین آیا اور قدمبوسی حاصل کی اب صاحبقران نے جانے کا قصد کیا تھا کہ اہل شہر فریاد کرتے ہوئے آئے آکر سب نے خدمت مین قدمبوسی حاصل کی اور عرض کیا کہ حضور شہر مین تشریف لے چلین شہر کو اپنے قدوم میمنت لزوم کے نور سے منور فرمایئے ہم سب کو شرف زیارت حاصل ہو کہ وزیر منیر جادو نے بھی یہی عرض کیا صاحبقران نے اپنے سردارون کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ تم سب کی کیا راے ہی سب نے عرض کیا کہ جو مرضی مبارک فرمایا کہ کیا نقصان ہی جو یہ لوگ کہتے ہین انکے کہنے پر عمل کرنا چاہیے تاکہ یہ ناخوش نہ ہون اہل لشکر کو حکم دو کہ وہ پڑاو پر اترین کمرین کھولین اور سب اہل لشکر

اُترین کشتون کا شمار کرین جو کہ اہل اسلام کے کشتے ہون اُنپر نمازہ پڑھکر دفن کرین اور جو کفار کے
ہون اُنکو اُٹھا کر کسی غار مین ڈالدین اسیرون کو داخل زندان کرین کل صبح کو لے کر حاضر ہون
تا کہ اُنکا دربار سمجھا جائے اور مجروحون کو شفاخانہ مین داخل کرین تا کہ اُنکا علاج ہو سب لشکرون
کے زخمیون کا کیونکہ ان لوگون نے بھی تو ہماری اطاعت کی ہے یہ حکم دیکر صاحبقران نے اہل شہر و
وزیر سے فرمایا کہ چلو بس تخت پر سیمائے بلند آواز کو سوار کیا اور سب سردار ساحر وغیرہ
ساحر گرد تخت ہوئے کل لشکرون کو اُسی مقام پر چھوڑا خواجہ نے سب مال و اسباب وغیرہ
لوٹ لیا خلاصہ یہ کہ مرجان جادو و صاحبقران و سیمائے بلند آواز کو لے کر داخل شہر
منیر یہ ہوا لاکر عمارات شاہی مین اُمارا راوی بیان کرتا ہے کہ سب اہل محل فرار کر گئے تھے غیر
قتل منیر جادو وسنکے صرف زوجہ منیر جادو و اُسکی دختر و چند خواصین رہ گئین تھین اس خیال سے
کہ جو ہمارا وارث تھا وہ مارا گیا اب دربدر پھرنے سے کیا حاصل ہے اس سے طلسم کشا کی اطاعت
کیون نہ کرین کہ جسکے سبب سے ہر طرح کی راحت و آرام ملے صاحبقران جب یہان داخل
دربار ہوئے سب سردارون کو مکانات وزیر نے دیئے وہ سب آراستہ تھے سردار اُن
مکانات مین اُترے ایک محل مین صاحبقران فروکش ہوئے خواجہ نے جاتے کے ساتھ
ہی خزانہ پر اپنا قبضہ کیا سب مال و اسباب لوٹ کر داخل زنبیل کیا گلیم اوڑھکر خزانہ مین
گئے تھے بالکل خزانہ خالی کر کے چلے جب یہان سب اُتر چکے اُسوقت علمشاہ نے
صاحبقران سے عرض کیا کہ مین اپنے لشکر کو جاتا ہون اپنے لشکر کو فروکش کراؤن تو حاضر
ہون بس اپنے سب سردارون کو لے کر علمشاہ اپنے لشکر مین آئے بارگاہ مین بیٹھے کہ اُکر
اُن سب نے عرض کیا کہ جنکو حکم دے گئے تھے کہ سب بندوبست کر رکھنا اور سب
سامان اور جنھون نے کشتون کا شمار کیا تھا عرض کیا کہ آپ کے لشکر سے دس ہزار اہل
لشکر درجۂ شہادت پر فایز ہوئے ہم نے اُن سب کی لاشون کو جمع کر کے نماز میت پڑھکر
دفن کر دیا اور لشکر البرز کے بیس ہزار لوگ کام آئے اُن سب کو صحرا مین ایک غار تھا اسمین ڈالدیا
اور پانچ ہزار اہل اسلام بھی آپ کے لشکر کے مجروح ہوئے ہین اور آٹھ ہزار لشکر البرز
کے اُن سب کو شفاخانہ مین بموجب حکم بھیجدیا ہے اُنکا علاج ہو رہا ہے اور دس ہزار اسیر

ہوئے ہین وہ سب داخل زندان ہین یہ سُنکے علمشاہ نے فرمایا کہ ان سب کا دربار کل سمجھا جائے گا یہ فرما کر مقام آرام پر آئے کچھ نوش فرما کر آرام کیا اسی طور سے سب بندوبست لشکر صاحبقران مین بھی ہوا علمشاہ نے اپنا لشکر الگ لشکر صاحبقران سے اُتارا تھا مگر کچھ فاصلہ پر راوی بیان کرتا ہی کہ لشکر منیر جادو تو ہمراہ صاحبقران کے داخل شہر ہوا تھا مگر لشکر اسفندیار وغیرہ شامل لشکر صاحبقران اُترا تھا ایک سمت لشکر ساحران فروکش ہوا اور ایک سمت لشکر غیر ساحران خیمے وغیرہ و بارگاہین قبل سے برپا تھین بازارین آراستہ تھین بہ موجب حکم صاحبقران لشکر ساحران کے کارپردازون نے سب بندوبست لشکر ساحران کا کیا جسطور سے صاحبقران نے حکم فرمایا تھا اُسی طور سے اور لشکر غیر ساحران کے اہلکارون نے بہ موجب ارشاد صاحبقران کے بندوبست کیا اور سب راحت آرام سے اُترے اور رات بسر کی بوقت سحر وہان اندرون شہر صاحبقران نے بیدار ہو کر وضو وغیرہ سے فراغت فرما کے دربار مین تشریف لائے سب حاضر دربار ہوئے دہنی طرف لشکر صاحبقران کے سردار تھے اور بائین طرف لشکر منیر جادو و اسفندیار وغیرہ کے لشکر کے سردار بھی تخت پر سیماے بلند آواز نے جلوہ فرمایا اور دنگل شوکت پر صاحبقران نے خواجہ سامنے صاحبقران کے ایک کرسی پر بیٹھے جب دربار آراستہ ہو چکا صاحبقران نے وزیر منیر جادو سے فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ کوئی لڑکا ہی منیر جادو کا وزیر نے عرض کیا کہ یا صاحبقران لڑکا تو کوئی نہین ہی ایک لڑکی ہی کہ بہت حسین و خوبصورت ہی اُسکا نام ملکہ زلزلہ سحر افگن ہی فرزند کی بہت بڑی آرزو تھی منیر جادو کو صاحبقران نے فرمایا کہ وہ لڑکی کہان ہی اُسنے عرض کیا کہ محل مین ہی گو اور سب اہل محل تو بھاگ گئے مگر زوجہ منیر و دختر منیر نہین بھاگین وہ آپ کی زیارت کی بہت مشتاق ہین قدمبوسی کی خواستگار ہین صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا دیکھا جائے گا اُنکو ہماری طرف سے دعا کہدینا اور بہت اطمینان دینا وزیر یہ عرض کر رہا تھا کہ ایک چوبدار نے لاکر ایک عریضہ ہاتھ مین وزیر کے دیا وزیر نے اُس عریضہ کو دیکھا اُس پر تحریر تھا کہ یہ عریضہ خدمت صاحبقران مین پیش کرنا اور اُس پر زوجہ منیر جادو کی مہر تھی بس وزیر نے وہ عریضہ پیش کیا اور عرض کیا کہ یہ عریضہ زوجہ منیر جادو کا ہی اُسنے آپ کی خدمت مین تحریر کیا ہی صاحبقران نے وہ عریضہ وزیر کے ہاتھ سے لے لیا اور اُسکو خود ملاحظہ

فرمایا اس خیال سے کہ معلوم اُسنے کیا تحریر کیا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ منیر جادو کی زوجہ نے تحریر کیا تھا
کہ یا صاحبقران یہ کنیز سراپا سے تمیز آپ کی زیارت کی بہت مشتاق ہے لہذا اپنے قدوم میمنت
لزوم سے میرے کاشانہ کو منور فرمایئے تاکہ میری امید بر آئے اور مین آپ کی زیارت سے
مشرف ہون میرے شوہر نے میری یہ حالت کرکے اپنی جان دی جو اُسکے مقدر مین تھا وہ ہوا
یہ کنیز آپ کے کرم و بخشش کی امیدوار ہے مجھ بیوہ پر نظر عنایت رہے اور کنیز زادی کا آپ کو اختیار
ہے یہ جو عریضہ صاحبقران نے پڑھا تو اُسکی پشت پر یہ تحریر فرمایا کہ اطمینان رکھو اور کسی قسم کا
خوف و اندیشہ اپنے دل مین نہ لاؤ ہم تم سے بہت خوش ہین با طمینان تمام تم محل مین رہو ہم آپ ملینگے
یہ تحریر فرمائے وزیر کو دیا کہ یہ اُسی شخص کو دے دو جو کہ لایا تھا ہم نے جواب تحریر کر دیا ہے وزیر نے
لے کر چوبدار کو دیا چوبدار وہ عریضہ لے کر محل کے دروازے پر آیا محلدار کو دیا محلدار نے ملکہ کو جا کر
دیا ملکہ جواب باصواب پا کر بہت خوش ہوئی ادھر کا حال سماعت فرمایئے کہ یہان دربار آراستہ
ہے بس صاحبقران نے اُسیوقت اُن لوگون کو جو کہ دربار مین ان سب لشکرون کے موجود تھے
کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا سب کے سب کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئے جو کہ ساحر تھے اُنھون نے
اطاعت اسلام اختیار کی وزیر کو حکم دیا کہ سب اہل لشکر و اہل شہر کو جمع کرکے اُنکو بھی اطاعت
اسلام کے اختیار کرنے کا حکم دو چنانچہ وزیر نے اُسیوقت منادی کرائی سب اہل شہر اور اہل لشکر
حاضر ہوئے در دولت پر بس سب نے حاضر ہو کر وزیر نے حکم صاحبقران سے سب کو آگاہ
کیا اُسوقت جو کہ ساحر نہ تھے اُنھون نے کلمہ پڑھا جو کہ ساحر تھے وہ مطیع اسلام ہوئے بت خانہ
منہدم کیے گئے مساجد کی بنا ڈالی گئی گرز و سکہ بنام سعد بن قباد کے بموجب حکم صاحبقران
جاری کیا گیا چنانچہ شہر منیر یہ تمام و کمال اسلام آباد ہوا مثل شہر سوسن و شہر اعظم و کوہ
بے ستون کے جب ان سب امرون سے صاحبقران فارغ ہوئے اب صاحبقران نے
سرداران لاہور و لاجور و وغیرہ سے کہا کہ تم لوگ یہ تدبیر کرو کہ یا تو خود جاؤ یا بذریعہ نامون کے
اہل شہر کو خبر دو کہ وہ دین اسلام قبول کرین اور سب بتکدہ منہدم کرا کے مسجدون کی بنائین ڈالین
اُن سب نے عرض کیا بہت خوب بس اُسیوقت دبیر کو طلب کرکے نامے تحریر کرائے
اُنکا یہ مضمون تھا کہ تمھارے بادشاہون نے شکست کھائی صاحبقران کے ہاتھ سے

مارے گئے ہم نے جب دیکھا کہ کسی صورت سے جان نہیں بچتی ہے جب بادشاہ نہ کچھ کرسکے تو ہم
کیا بنا لینگے اطاعت کرنا مناسب ہے لہذا ہم نے اطاعت کی تم کو بھی تحریر کیا جاتا ہے کہ جو
کلمہ اس نامون مین تحریر ہے اسکو سب اہل شہر و رعایائے شہر کو تعلیم کرو اور بتکدہ وغیرہ منہدم کراؤ
مساجد کی بناڈالو جو قاعدہ تحریر ہین اُنپر عمل کرو گزو سکہ بنام بادشاہ اسلام جاری کرو اگر اسکے
خلاف کروگے تو صاحبقران کو اُسی مقام پر مع لشکر کے موجود پاؤگے آیندہ تم کو اختیار ہے یہ تحریر
کراکے سانڈنی سواروں کے ذریعہ سے روانہ کیے سانڈنی سوار وہان پہونچے داخل شہر ہوئے
اور اُن شہرون کے وزیرون کو اور بادشاہون کو جو کہ لاہور و لاجور وغیرہ کی طرف سے حکومت
کررہے تھے اُنکو نامے دیے اُنھون نے نامے پڑھکر اہل شہر کو جمع کیا اور نامہ پڑھکر سُنایا چنانچہ
سب نے کہا کہ پھر کیا چارا ہے جب بادشاہ کچھ نہ کرسکے تو ہم کیا کرسکتے ہین بیکار جان دینے سے
کیا فائدہ ہے اطاعت کرو بس بہ موجب تحریر کے سب نے کلمہ پڑھا اور دین اسلام قبول کیا
بتکدہ منہدم کرو دیے گئے مسجدین تیار ہونے لگین دین اسلام کا ڈنکا شہر لاجور و شہر لاہور
مین بجنے لگا گزو سکہ بنام سعد بن قباد کے جاری ہوا شہر لاجور و شہر لاہور کے باشندے
مسلمان ہوئے جب یہ سب بندوبست ہو چکا ان شہرون کے وزیرون نے لکھکر عریضہ روانہ
کیے کہ ہم نے بہ موجب تحریر صاحبقران اطاعت کی اور دین اسلام قبول کیا صاحبقران
نے اُنھین وزیرون کو وہان کا حاکم کیا تھا یہ تحریر کردیا تھا کہ اگر لاجور و لاہور کی اولاد ہو اور
قابل حکومت ہو تو اُسکو تخت پر بٹھانا اور اگر اس قابل نہ ہو تو تم لوگ اُسکی طرف سے بہ نیابت
حکومت کرنا جب وہ اس قابل ہونگے اُسوقت اُنکو اُنکی حکومت دینا اور تم وزارت کرنا
اگر اولاد نہ ہو تو تم حکومت کرنا ہم نے تم کو حاکم کیا چنانچہ ان دونون کے اولاد نہ تھی وزیر یہان
کے حاکم ہوئے یہ اقبال صاحبقرانی تھا کہ صرف نامون پر ان ملکون کے باشندے خدا پرست
ہوئے کسی نے عذر تک نہ کیا یہان کا تو یہ حال گذرا جو کہ تحریر ہوا اب دربار صاحبقرانی کا
حال تحریر ہوتا ہے کہ جب نامے وغیرہ روانہ ہو چکے اُسوقت صاحبقران نے خواجہ سے
فرمایا کہ اے خواجہ اسفندیار کو زنبیل سے نکالو تاکہ مین اُسکو بھی مشرف باسلام کرون اور
اُسکی شرط سنون خواجہ نے اسفندیار کو نکالا ستون سے باندھکر ہوشیار کیا اُسنے ہوشیار

ہو کر صاحبقران کو سلام کیا اور کہا کہ مجکو رہا کر دیجیے مین نے آپ کی اطاعت کی جو بہادر ہوتے ہین اُنکے ایک زبان ہوتی ہے مین کبھی اپنے کہنے سے منحرف نہ ہونگا صاحبقران نے حکم فرمایا کہ رہا کر دو چنانچہ رہا کر دیا گیا کرسی مرحمت ہوئی وہ مجرا بجا لا کر کرسی پر بیٹھا اب صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے تم اپنی شرط بیان کرو کہ کیا شرط رکھتے ہو ہم پہلے اُسکو پورا کرین پھر تم سے دین اسلام کے قبول کرنے کو کہین گے اسفندیار نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون اگر گستاخی معاف ہو تو عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ شوق سے عرض کرو اسفندیار نے عرض کیا کہ مین ایک مدت سے دختر منیر جادو پر عاشق ہون تصویر دیکھکر فریفتہ ہوا تھا مگر بسبب ساحر ہونے کے اُس سے کہہ نہ سکتا تھا کیونکہ وہ ساحر تھا مین غیر ساحر ہون یہ خوف ہوا کہ اگر مین اسکی درخواست کرون منیر جادو ناخوش ہو اور سحر کرکے مجکو قتل کر ڈالے تو مین کیا کرون بس اُسیدن سے اُسکی آتش فراق مین جلا کرتا ہون اگر میری معشوقہ کو مجکو دلا دیجیے تو مین دین اسلام کو قبول کرتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ تم اس امر سے اطمینان رکھو تمھاری معشوقہ تم کو مل جائے گی اب اُسکی طرف کوئی نہین دیکھ سکتا ہے بعد فتح طلسم کے تمھارا عقد اُسکے ساتھ کر دیا جائے گا اسفندیار نے جواب دیا کہ اب مجکو کلمہ تعلیم فرمایئے بس صاحبقران نے کلمہ تعلیم فرمایا اسفندیار کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا اُسکو بھی جگہ ملی دست راست کی طرف اب اُسنے بھی نامہ اپنے ملک کی طرف اپنے وزیر کو روانہ کیا جسکا مضمون یہ تھا کہ مین نے صاحبقران کی اطاعت کی تم بھی سب اہل شہر کو مسلمان کرو سب طریقہ دین اسلام کے تحریر کر دیئے نامہ بر نامہ لے گیا وزیر اسفندیار نے بموجب اپنے بادشاہ کی تحریر کے سبکو مسلمان کیا سب شہر اسلام آباد ہوا گزو سکہ بنام قباد شہریار جاری ہوا مسجدون کی بنا ڈالی گئی بتکدہ ڈھوا دیے گئے شہر اسفندیار یہ بھی اسلام آباد ہوا یہان کے بھی اہل شہر مسلمان ہوئے وزیر نے لکھ بھیجا کہ بموجب تحریر آپ کے ہم کاربند ہوئے نامہ بر جواب نامہ لے کر واپس چلا راوی بیان کرتا ہے کہ جب اسفندیار بھی مسلمان ہو چکا اب صاحبقران نے قصد کیا تھا کہ خواجہ کو لشکر مین روانہ کرون اور قیدیون کو طلب کرون کہ ایک برق چمکی اب سب نے دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین سراپا ناز داداؤن سے بھری ہوئی غمزہ و کرشمہ اُسکی کنیزین مع چند خواصون اور وزیر زادی کے حاضر ہوئی صاحبقران کو بہت

ادب سے مجرا کیا قواعد شاہی بجالائی سب اہل دربار نے پہچان لیا کیونکہ سب واقف تھے خواجہ نے جو اُس نازنین کو دیکھا پہچانا اور اُسکے حسن وجمال کو بہت پسند فرمایا راوی بیان کرتا ہی کہ یہ وہی نازنین ہی کہ جسکو خواجہ نے کوہ لعلان پر دیکھا تھا خواجہ نے اپنے دل مین کہا کہ اسنے مجکو پکڑکے شندکال کی خدمت مین روانہ کیا تھا خداوند کریم خیر کرے نہ معلوم یہ یہان کیون آئی ہی اسوقت میرے دل کی دوسری حالت ہی کچھ دل اسپر آیا ہوا معلوم ہوتا ہی یہ کیا واقعہ ہی خواجہ تو دل سے یہ باتین کررہے تھے ادہروہ نازنین قریب صاحبقران پہونچی پاے صاحبقران کو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ یہ کنیز سراپا بے تمیز آپ کی بڑی خطاوار ہی اور خواجہ کی خواجہ کو اسیر کرکے شندکال کی خدمت مین روانہ کیا تھا چنانچہ میرے مقدر مین یہ بدنامی نہ تھی آپ نے خواجہ کو رہا کرلیا اور میری کنیز کو قتل کیا اُسیدن سے میرے دل مین تھا کہ مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر آپ کی اطاعت کرون اور مطیع اسلام ہون مگر موقع نہ پاتی تھی چنانچہ اب موقع ملا حاضر خدمت ہوئی اول تو نہ حاضر ہونے کی یہ وجہ تھی کہ مجکو خواجہ یہ کہین گے کہ یہ وہی ہی کہ جسنے ہم کو پکڑکے براے قتل روانہ کیا تھا دوسرے کچھ ننگ وناموس وعزت وآبرو کا پاس تھا کہ سب یہی کہین گے کہ کسی نہ کسی اہل اسلام پر عاشق ہوکر اسنے یہ حرکت کی شندکال کا پاس نہ کیا اور اہل اسلام کا پاس کیا مگر جب مین نے یہ سُنا کہ ملکہ برجیس آفتاب منظر نے حضور کی اطاعت کی اور شمراکیت بس مجکو بھی خیال آیا کہ جو زیادہ تر قرابت شندکال سے رکھتی تھی اور عزیز دار تھی اُسنے تو شندکال کو ترک کیا تو مجکو کیا ضرورت ہی کہ تو نہ شمراکیت کر جبکہ یہ طلسم فتح ہوگا بیکار جان دینے سے کیا حاصل جب کہ برجیس نے ناموس وعزت کا پاس نہ کیا تو مین کیون کرون یہ کہکر دل سے ۔ وہان سے روانہ ہوئی اُسوقت آکر پہونچی کہ جبکہ یہان مقابلہ ہورہا تھا عین وقت پر پہونچی خوب موقع پر میرے مقدر نے پہونچایا کہ آپ کی شریک ہوئی اور کسی قدر تو وہ شرمندگی برطرف ہوئی جب کہ صداے امان بلند ہوئی اور سب لشکرون نے آپ کی اطاعت کی اور آپ اسطرف تشریف لائے مین جنگل کو چلی گئی اُسی صحرا مین رات بسر کی اسوقت حاضر خدمت ہوئی مجکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایئے تاکہ مین دین اسلام سے مشرف ہون یہ جو اُسنے کہا ابھی صاحبقران نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ خواجہ کو تاب نہ رہی ایک مرتبہ آپ بولے پہلے تو یہ بتاؤ کہ تم رہنے والی کہان کی ہو

اور تمھارا نام کیا ہی اور تم سے وشمند کال سے قرابت کیا ہی ملکہ نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی کون ایسا بے تمیز ہی کہ جسنے یہ گستاخی کی کہ صاحبقران پر سبقت کی کیونکہ یہ جب یہان آئی تھی تو اسنے ایک طرف سرداران دربند اعظم و سوسن و کوہ بے ستون و حکیم اسقلینوس وغیرہ کو بیٹھے ہوئے دیکھا تھا اور برابر تخت کے اعظم جادو و سوسن جادو و ملکہ بر جبین آفتاب منظر وغیرہ کو اور تخت پر بادشاہ سابق کو اور صاحبقران کو دنگل پر جلوہ گر پایا تھا اور ایک سمت سرداران منیر جادو کو مع وزیر کے اسنے خواجہ کو نہین دیکھا پلٹ کر جو دیکھا تو خواجہ کو کرسی پر بیٹھے پایا چونکہ یہ فریفتہ ہو چکے تھے خواجہ کو جو اسنے دیکھا بیقرار ہو گئی مگر دل کو روکا اور دل سے کہا کہ یہ طریقہ بات کرنے کا اچھا نکلا پلٹ کر کہا کہ مین نے آپ کو پہچانا آپ بھی میری خطا کو معاف کرین واقعی مجھ سے بہت بڑا قصور ہوا تھا جو مین نے آپ کو اسیر کرکے روانہ کیا تھا مین آپ سے نہایت درجہ شرمندہ ہون مارے شرم کے میری آنکھ نہین چار ہوتی ہی خواجہ نے فرمایا کہ یہ کوئی امر شرمندگی کا نہین ہی جو کوئی اپنے دشمن یا اپنے عزیز کے دشمن کو جہان پاتا ہی اُسکی اسیری اور گرفتاری کی فکر کرتا ہی بلکہ یہ منشا ہوتا ہی کہ جسطور سے ہو اسکو قتل کرین اگر تم نے ایسا کیا تو کیا مضائقہ تھا کوئی خلاف نہین کیا وہ تو زمانہ گذر گیا مین بھی رہا ہو گیا تم نے بھی آکر شراکت کی اب کیا ہوتا ہی ہم سبکے دل سے تمھاری طرف جو کچھ تھا نکل گیا مین بھی صاف ہون بالکل کسی قسم کا خیال نہین ہی اب تم اطمینان رکھو کہ کوئی تم سے عداوت نہین کرے گا اب تم صاف طور سے ظاہر کرو اپنے نام و نشان کو گو مین واقف ہون مگر صاحبقران نے نہین سُنا ہی اور یہ لوگ آگاہ نہین ہین یہ لوگ تو آگاہ ہون گو جو کہ ساکنان طلسم ہین وہ تو تم سے واقف ہین مگر صاحبقران تو نہین واقف ہین تب اسنے کہا کہ یہ کنیز سراپا بے تمیز کیا اپنے نام و نشان کو ظاہر کرے اور کیا بتائے بس یہی کافی ہی کہ گمنام رہون تو بہتر ہی کہ کیون اپنے نام و نشان کو ظاہر کرکے اپنے کو بدنام کرون کیونکہ ننگ خاندان ہون خواجہ نے فرمایا کہ بیان کرو صاحبقران پر ضرور ظاہر کرنا چاہیے تم بیکار کو اپنے نام و نشان کو نہین ظاہر کرتی ہو تم نہ ظاہر کرو گی تو اور لوگ ظاہر کر دینگے اس سے بہتر ہی کہ اپنے کو تم خود اپنی زبان سے ظاہر کرو یہ جو خواجہ نے فرمایا اور کہا کہ تم ہماری سرپرست اور محسن ہو اب ہم تم سے بہت خوش ہین یہ جو خواجہ نے کہا اُسیوقت سلطان نے جواب دیا کہ اس آپ کی

لونڈی کو لعلان حور پیکر کہتے ہین اور رہنے والی ہون کوہ لعلان کی اور بھانجی ہون شنگال کی اتبو
آپ میرے نام و نشان سے آگاہ ہوئے اور سب اہل دربار نے بھی سُنا گو سب واقف تھے اور
واقف ہین اب مین نے بھی ظاہر کر دیا یہ جو لعلان نے کہا اب خواجہ کو معلوم ہوا کہ یہ بھانجی ہی
شنگال کی اور صاحبقران کو بھی راوی بیان کرتا ہی کہ جب یہ تقریر ہو چکی اور حال ظاہر ہو چکا
اُسوقت صاحبقران نے لعلان حور پیکر سے فرمایا کہ ہم کو لازم ہوا کہ ہم تمھاری عزت کرین
لعلان نے عرض کیا کہ میری بھی یہ لیاقت ہی کہ آپ میری عزت کرین پہلے مجھکو کلمہ تعلیم فرمایئے
تاکہ مین دین اسلام قبول کرون اور ضلالت کفر سے نکلون یہ جو لعلان نے کہا خواجہ بولے کہ ای
ملکہ ابھی تم کلمہ نہ پڑھو ورنہ تم کو سحر فراموش ہو جائے گا ابھی تمھارے مامون سے مقابلہ ہونا باقی ہی
لہذا جسطور سے اور سب نے اطاعت اسلام کی ہی اور قواعد اسلام سے آگاہ ہوئے ہین اُسیطور
سے تم بھی مطیع اسلام ہو بس بہ موجب کہنے خواجہ کے لعلان حور پیکر مع اپنی خواصون اور
وزیرزادی کے مطیع اسلام ہوئی اُسکو جائے معقول مرحمت ہوئی اور اُسکی خواصون وغیرہ کو بھی
مرتبہ کے موافق جگہ ملی ایک مکان اُسکے رہنے کے لیے مقرر کیا گیا یہان کا تو یہ واقعہ ہی وہان بیرون
در بند جب صبح ہوئی جو سردار بڑا و پر تھے وہ سب کے سب لباس درباری سے آراستہ و پیراستہ
ہو کر خدمت صاحبقران مین روانہ ہوئے داروغہ زندان قیدیون کو لے کر چلا اور داخل شہر ہو کر
در دولت پر پہونچا سردارون نے اپنے آنے کی خبر کرائی اُنکی طلب ہوئی وہ سب داخل دربار ہوئے
آداب و مجرا بجا لائے اپنے اپنے مقام پر اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے جو سردار لشکر لاہور ولاجورد
کے تھے وہ بھی بیٹھے اُنکو صاحبقران نے کلمہ تعلیم فرمایا وہ مسلمان ہوئے صاحبقران نے اُنکے
روبرو تعریف خداوند کریم و ندمت کفر بیان فرما کر اُنکے دلون پر سے رنگ کفر کو برطرف کیا جب وہ
مسلمان ہو چکے سرداران لشکر اسفندیار نے جو اپنے سردار و بادشاہ کو رہا دیکھا اور سب
سردارون کو عزت سے پایا بہت خوش ہوئے اسفندیار کے اشارہ سے اُنھون نے بھی صدق
دل سے دین اسلام قبول کیا یہ سب بھی مسلمان ہوئے اور خوش ہوئے اِنکو بھی جگہ ملی یہ بھی
بیٹھے کہ داروغہ قیدیون کو لے کر حاضر دربار ہوا وہ سب قیدی قریب پندرہ ہزار کے تھے اُن کو
حاضر کیا اور عرض کیا کہ یہ سب قیدی حاضر ہین انکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہی اُدھر قیدیون نے

دیکھا کہ ہمارے لشکرون کے سردارون نے اطاعت کی اور شریک طلسم کشا ہوئے
ہین لشکر اسفندیار کے قیدیون نے جو اپنے بادشاہ کو بیٹھے ہوئے دیکھا سب کو
یقین ہوگیا کہ بادشاہ نے اطاعت کی بس صاحبقران نے اُن قیدیون کو
دیکھکر فرمایا کہ تمھارے سردارون و بادشاہ نے ہماری اطاعت کی
اور دین اسلام اختیار کیا تم لوگ کیا کہتے ہو یہ فرماکر مذمت کفر و تعریف اسلام بیان
فرمائی سب کے سب یون گویا ہوئے کہ ہم نے آپ کی اطاعت کی دین اسلام قبول کیا
خلاصہ یہ کہ سب نے صدق دل سے دین اسلام قبول کیا اور سب کے دلون پر سے
رنگ کفر برطرف ہوا دل مثل آئینہ کے صاف و شفاف ہوگئے جو کہ انمین سردار تھے اُنکو دربار
مین جگہ ملی جو کہ اہل لشکر تھے اُنکو حکم ہوا کہ پڑاؤ پر جاؤ بس اُن سب نے پڑاؤ پر آکر سب اہل
لشکر سے حال بیان کیا خلاصہ یہ کہ تینون لشکرون کے اہل لشکر مسلمان ہوئے ان لوگون کے
بیان کرنے پر اور سب نے دین اسلام قبول کیا ان سب نے اُنکو کلمہ تعلیم کیا وہ سب کے
سب کلمہ پڑھکر مسلمان ہوگئے راوی بیان کرتا ہی کہ جو شفاخانہ مین تھے وہ بھی کلمہ پڑھکر
مسلمان ہوئے جو کوہ و صحرا مین تھے اور فرار کر گئے وہ بھی سب آ گئے تھے اور شریک ہوگئے تھے
اسیطور سے لشکر منیر جادو کے بھی لوگ و ساحر وغیرہ آ گئے اور اپنے لشکر مین مل گئے تھے اور
البرز بیج کلاہ کے بھی لشکری تھے جو کہ اِدھر اُدھر تباہ و برباد ہوگئے تھے وہ بھی آکر لشکر مین اپنے
پہونچے اور شریک لشکر علمشاہ ہوئے وہان سردارون نے صاحبقران سے آکر عرض کیا کہ
شمار جو کیا تو بیس ہزار ساحر و غیر ساحر ہمارے لشکر کے قتل ہوئے ہم نے اُن سب کو نماز میت
پڑھکر دفن کر دیا اور دس ہزار ساحر و غیر ساحر مجروح ہوئے اُنکو شفاخانہ مین روانہ کر دیا اور
کفار قریب پچاس ہزار کے ساحر و غیر ساحر تینون لشکرون کے یعنی لاہور و لاجورد و اسفندیار
کے مارے گئے اور لشکر منیر جادو کے ساحر قریب بیس ہزار کے کام آئے اُن سب کی
لاشین اُٹھوا کر غار مین ڈلوا دین اور بیس ہزار ساحر و غیر ساحر کفار کے لشکر کے مجروح ہوئے
ہین یہ خبر سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا کیا اُنھون نے عرض کیا کہ سب کا علاج ہو رہا
ہی جب ان باتون سے فراغت ہوئی اب اور تقریر ہونے لگی راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ

ایسے کچھ ملکہ لعلان پر فریفتہ ہوئے ہین کہ جب سے وہ آئی ہو اُسی طرف دیکھے جاتے ہین آخر کو خواجہ کو تاب نہ رہی خواجہ اُٹھکر قریب صاحبقران کے آئے اور اُسی مقام پر عین دربار مین صاحبقران کے کان مین خواجہ نے کہا کہ ای حمزہ مین نے تیرا کہنا مانا ہزار مقام پر گیا اب تو میرا کہنا مانے گا یعنے لعلان حور پیکر پر میرا دل آیا ہو اور وہ بھی مجکو محبت کی نظر سے دیکھتی ہو تو اُسکو میرے ساتھ عقد کرنے پر راضی کردے اگر ایسا تو نہ کریگا تو مین تجھسے ناراض ہونگا صاحبقران نے جواب دیا کہ تم اطمینان رکھو مین اسکا ذکر کرونگا یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی وہان علمشاہ نے دربار فرمایا سب قیدیون کو بُلا کر اُنکا اور بار سمجھا اُنکو مسلمان کیا اور سب اہل لشکر البرز کج کلاہ کو اُسکے سانڈنی سوار روانہ کیے طرف کوہ البرز کے اور رصریح نے وزیر البرز کو نامہ لکھا کہ البرز مارا گیا مین نے مع لشکر کے پسر حمزہ کی اطاعت کی تجکو لازم ہو کہ تو بھی اہل شہر کو مسلمان کر اور خود بھی مسلمان ہو کر و سکہ بنام سعد بن قباد کے جاری کر جب تک پسر البرز جوان ہو اُسوقت تک تو حکومت کرنا اُسکے بعد اُس کو بادشاہ کرنا اگر اسکے خلاف کریگا تو مین آکر تمام شہر کو تاخت و تاراج کرونگا یہ نامہ تحریر کرا کے روانہ کیا بس علمشاہ سب سردارون کو ہمراہ لے کر خدمت صاحبقران مین آئے آداب و تسلیمات بجا لاکر مع اپنے سردارون و عنطاق کج کلاہ وغیرہ کے طرف دست چپ کے بیٹھے اب دربار کا اور رنگ ہو گیا سب حال بیان کیا اول سے آخر تک خواجہ نے اپنی عیاری کا سب حال بیان کیا خواجہ کی بہت تعریف ہوئی صاحبقران نے فرمایا علمشاہ سے کہ اب تم بھی اپنا لشکر ہمارے لشکر مین شامل کرو تاکہ سب لشکر ایک ہو جائین اور اب تم یہان قیام کرو جب تک ہم یہان ہین بعد اُسکے ہمارے ساتھ چلنا علمشاہ نے عرض کیا بہت خوب بس اُسوقت علمشاہ نے اہل لشکر سے کہلا بھیجا راوی بیان کرتا ہو کہ اب سب لشکر ایک ہو گئے کوسون تک خیمے و بارگاہین برپا تھین اور لشکر اُترے ہوئے تھے یہان صاحبقران نے دربار برخاست کیا سب سردار لشکر مین آئے سرداران علمشاہ بھی آئے کیونکہ صاحبقران کا حکم تھا کہ لشکر بیرون شہر اُترے رہین علمشاہ کے لیے بھی ایک محل عالی مقرر ہوا علمشاہ اُس محل مین جاکر فروکش ہوئے صاحبقران دربار برخاست کیا منیر جادو کے محل مین گئے زوجہ منیر کو خبر ہوئی وہ مع دختر کے آکر استقبال کرکے لے گئی لاکر مسند پر بٹھایا چنگیر دان عطردان وغیرہ حاضر کیا سر قدمون پر رکھا صاحبقران نے اُسکا سر سینہ سے لگایا

بہت شفقت فرمائی اُسنے اپنی لڑکی کو قدمون پر گرایا اور عرض کیا کہ اس لونڈی کا آپکو اختیار ہے یہ امر اُسنے اس خیال سے عرض کیا تھا کہ صاحبقران اپنی کنیزی مین قبول کرین صاحبقران نے اُسکو بہت خوبصورت پایا اور جوان اور کم سن کوئی تیرہ چودہ برس کا سن تھا اُس کی پیشانی پر بوسہ دیا جسطرح کوئی اپنے فرزند کی پیشانی پر بوسہ دیتا ہے اور زانو پر بٹھایا دست شفقت پشت پر پھیرا اُسکی مان سے فرمایا کہ اسکا عقد ہم ساتھ اسفندیار صحرانشین کے کرینگے وہی بادشاہ ہے صحراے اسفندیاریہ کا اور مرد معقول صاحب لیاقت و زور و طاقت ہے جوان شکیل بھی ہے اور اسپر ایک مدت سے عاشق ہے ہم اُس سے اقرار کر چکے ہین اسمین تمھاری کیا مرضی ہے ہم اس سے اقرار کر چکے ہین اُسنے کہا کہ مین بھی آپکی کنیز ہون اور یہہ بھی آپ کو اختیار ہے مجکو کیا عذر ہے فرمایا کہ بعد فتح طلسم کے ہم ان سب کامون سے فراغت کرینگے یہ فرماکر اور بہت کچھ دلدہی فرماکر اپنے مقام پر آئے کہ خواجہ آکر موجود ہوئے عرض کیا کہا کہ آپنے میرے کام مین بھی کوشش فرمائی یا نہین صاحبقران نے فرمایا کہ کیا منھ کا نوالہ ہے بنایا اور رکھ لیا موقع محل دیکھکر ذکر کیا جائے گا استمزاج لیا جائے گا تم اتنے دنون تامل کرو کہ مین طلسم کو فتح کر لون پھر اس امر کو طے کر دونگا خواجہ نے منھ بناکر جوابدیا کہ یا صاحبقران اپنی سی حالت جانا کرو دوسرے کی بھی اور خیال کرو جسپر عاشق ہوئے اس امر کی جلدی کی کہ معشوق سے جلد ملادو نہین خواجہ مین اپنے کو ہلاک کرونگا اور مین نے کب کیا کوشش کی نہ جان کا خیال کیا نہ آبرو کا اور تمھارا کام کیا اور تم سے ذراسی میرے لیے زبان نہین ہلائی جاتی ہے بس معلوم ہوا کہ آپ سے اس امر مین کوشش نہ ہوگی صاحبقران نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو مین ضرور کوشش کرونگا مین اور تمھارے کام مین کوشش نہ کرون جسطور سے ہوگا اُسکو راضی کرونگا ابھی جو مین اس امر کو ظاہر نہین کرتا ہون اور تم سے کہتا ہون کہ تامل کرو دو سبب سے اول تو یہ کہ ابھی وہ مطیع اسلام ہوئی ہے ایسا نہ ہو کہ یہ کلام سُنکے ناراض ہو اور برخلاف ہو جائے اور آمادہ فساد ہو گو اُسکے فساد کرنے سے تو خوف نہین ہے وہ کیا چیز ہے مگر یہ خیال ہے کہ ایسا نہ ہو وہ اپنے کو قتل کرادے تو پھر بڑی خرابی ہو دوسرے یہ کہ ابھی اُس کا مامون شندکال زندہ ہے اور مجکو فتح کرنا ہے اور ابھی طلسم باقی ہین اگر اس سے فساد ہونے لگا اور جنگ و پیکار کی ٹھہر گئی تو طلسم کے فتح ہونے مین عرصہ ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ تا فتح

طلسم تم صبر کرو مین بعد فتح طلسم کے اس امر کی کوشش کرینگے عقد کرا دونگا یہ تمھاری ہو چکی ہے جب شنگال قتل ہو جائیگا یا اطاعت کریگا اسوقت اسکا بھی زور کم ہو جائیگا پھر کسی امر کا خیال نہین ہے خواجہ نے کہا بہت خوب مگر اسقدر آپ مجھکو اجازت مرحمت فرمایئے کہ مین اُسکے پاس گھڑی دو گھڑی جا کر ہو آیا کرون اُسکو دیکھکر اپنے دلکو تسکین دے لیا کرون اُسکے دیدار سے مشرف ہوا کرون فرمایا کیا مضائقہ ہے بس اُسدن سے یہ طریقہ خواجہ نے مقرر کیا کہ بوقت شب پہر بھر کے لیے ہر روز لعلان کے پاس جاتے تھے خواجہ کچھ گاتے تھے وہ خواجہ پر خود فریفتہ تھی خواجہ کی محبت ہی وہ غنیمت جانتی تھی خواجہ کے مرتبہ سے وہ آگاہ ہو چکی ہے وہ سانڈنی سوار بھی واپس ہو کر آئے سب حال شہر لاجورد و لاہورد و اسفندیاریہ کا بیان کیا صاحبقران سُنکے خوش ہوئے اُدھر نامہ بر نے مریخ کے البرز کوہ مین پہونچکر مریخ کا نامہ وزیر کو دیا وزیر نے بموجب تحریر عمل کیا تھا تب پسر البرز یخ کلاہ حکومت کرنے لگا سب شہر کو اسلام آباد کیا بلکہ جسقدر ملک اور اس ملک سے تعلق رکھتے تھے اُنکو بھی اسلام آباد کیا اور تحریر کر دیا جواب مین کہ ہم نے بموجب تحریر کے عمل کیا راوی بیان کرتا ہے کہ جسقدر سوسوا سو ملک طلسم زعفران زار سلیمانی کے حوالی مین تھے سب اسلام آباد ہوئے سوائے طلسم کے اُس نامہ بر نے بھی آکر کوہ البرز کے باشندون کے مسلمان ہونے کی خبر علمشاد کو سُنائی علمشاد بھی بہت خوش ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ یہان دوسرے دن صاحبقران نے دختر منیر جادو کو شہر منیریہ کا بادشاہ کیا سب سے نذرین دلوائین سب اہل شہر خوش ہوئے اُسنے مع صاحبقران کے کل لشکر کی دعوت کی بڑی دھوم سے اس جلسہ مین خواجہ خوب خوب گائے بہت کچھ انعام پایا معدن جادو جو کہ اُس دربند مین تحفہ جات کا محافظ تھا جو کہ طلسم کشا کے لیے رکھے تھے بانیان طلسم نے سب کی فرد لے کر حاضر ہوا صاحبقران سے ملاقات کی شہرت زیارت سے مشرف ہوا قواعد شاہی بجالایا فرد پیش کی صاحبقران نے ملاحظہ فرماکے دستخط فرمائے فرمایا کہ جب ہم طلسم کو فتح کرکے فرصت پائینگے اُسوقت تم یہ سب مال و اسباب لے کر قلعہ مین حاضر ہونا وہ رخصت ہو کر چلا گیا جو جلسہ دختر منیر جادو نے کیا تھا وہ آٹھ روز تک برپا رہا نوین دن برخاست ہوا ایک دن صاحبقران نے استراحت فرمائی دسوین دن جو دربار فرمایا سب حاضر دربار ہوئے

اسقلینوس وسیمائے بلند آواز و اعظم جادو و سوسن جادو و ملکہ لعلان حور پیکر برجیس آفتاب منظر
و دیگر سرداروں کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ اب مجکو کیا کرنا چاہیے سب نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ
لوح کو ملاحظہ فرمایئے جیسا حکم لوح دے اُس پر عمل فرمایئے راوی بیان کرتا ہے کہ منیر جادو کے مرنے
کے بعد اسم اعظم بھی صاحبقران کو یاد آگیا علمشاہ نے وہ لوح بھی صاحبقران کو دیدی تھی جو کہ
صاحبقران نے علمشاہ کے گلے مین ڈالدی تھی چنانچہ دونون لوحین اور کل تبرکات اب
صاحبقران کے پاس موجود ہین یہ جو سردارون نے کہا صاحبقران نے اُسوقت پانی منگا کر وضو
کیا لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم کے تحریر فرمایا اے طلسم کشا جب تم دربند
منیر یہ کو فتح کر چکو اور اہل دربند تمھاری اطاعت کریں اور یہان کے کام سے تم کو فراغت ہو جائے
بس تم کو لازم ہے کہ تم بوقت صبح بیرون دربند یکہ و تنہا جانا اور ایک تیر بر پروہ اسم دم کرکے جو حاشیہ
لوح پر تحریر ہے تیر کو سر کرنا جہان پر تیر جا کر گرے اُس مقام کی زمین کو کھودنا جب تم زمین کھودو گے
تو ایک سنگ گران تم کو دکھائی دے گا تم اُسکو بقوت صاحبقرانی زمین سے اُٹھا لینا ایک
دروازہ نمایان ہوگا اُسمین قفل لگا ہوگا اُس قفل کو توڑنا اور داخل ہونا اندر دروازے کے جیسے ہی
قدم رکھو گے ایک دیو آکر تم سے سامنا کرے گا اُسکو تم عقرب سلیمانی سے قتل کرنا جب وہ مر کر
گرے اُسکا سینہ چاک کرکے اُسکا دل و جگر نکال لینا اُسکی لاش کو اُسی مقام پر چھوڑ دینا اور وہ
دل و جگر لے کر ایک سمت کو روانہ ہونا ایک جنگل مین پہونچو گے وہان جا کر آواز دینا کہ اے گاؤ
طلائی بہت جلد حاضر ہو مین تیرا لقمہ لے کر آیا ہون تیرے دشمن کو قتل کرکے یہ جو تم پکار کر
کہو گے تو تمھارے سامنے ایک گاؤ طلائی آکر موجود ہوگی کہ تمام جسم اُسکا سونے کا ہوگا پاؤن
چارون چاندی کے سر ہیرے کا کان زمرد کے دانت موتیون کے ہونٹھ یاقوت کے ناک پکھراج
کی پیشانی نیلم کی آنکھین سیاہ ہیرے کی سینگ زبرجد کے ہونگے اُس پر چار جامہ مرصع کار آراستہ
آراستہ ہوگا جب وہ سامنے آئے تم یہ دل و جگر اُسکے سامنے رکھدینا وہ یہ دل و جگر دیکھ کر
فوراً سر جھکا لے گی اور کھانے لگے گی تم جست کرکے اُسکی پشت پر سوار ہو جانا جب وہ کھا
چکے گی وہ فوراً ایک سمت تم کو لے کر بھاگے گی تم خوب چست بیٹھے رہنا وہ تم کو ایک دریا کے
کنارے لے جائیگی اور قصد کریگی کہ مع تمھارے دریا مین کود پڑے تم فوراً جست کرکے اُسکی پشت پر ۸

سے خشکی مین اُتر پڑنا وہ تو دریا مین کود کر غرق ہو جائے گی ایک شور و غل ہو گا تم بالکل خوف نہ کرنا کنارے دریا کے کھڑے رہنا دریا مین جوش پیدا ہو گا طوفان عظیم برپا ہو گا مگر اور سوس وغیرہ سر نکالینگے اور تمھارے نگل جانے کا قصد کرینگے مگر وہ تم پر بہ برکت لوح غالب نہ ہونگے اسقدر پانی بلند ہو گا کہ آسمان سے لگ جائے گا مگر تم کو ذرا بھی کچھ ضرر نہ پہونچے گا وہ جوش و خروش دریا کا اور شور و غل خود بخود موقوف ہو جائے گا بعد تھوڑی دیر کے ایک طرف سے ایک طلائی بجرہ دریا مین نمایان ہو گا اُسکے کلس الماس کے ہونگے اُسمین ایک کمرہ زمرد کا ہو گا پٹ اُسکے یاقوت کے ہونگے اندر بہت منغرق فرش کیا ہو گا کرسیان مرصع کار آراستہ ہونگی وہ ملاح اُسکو کھینچتے ہوئے سونے کے بانسون سے چلے آتے ہونگے اُسکے اندر ایک کرسی پر ایک نازنین مہر تمکین سراپا ناز خوش انداز بصد کرشمہ و ناز بیٹھی ہو گی گلنار جوڑا پہنے ہوئے جب تمھارے سامنے وہ بجرہ آکر پہونچے گا اور تمھاری اُسکی چار نگاہ ہو گی وہ تم کو دیکھ کر اشارہ سے بُلائیگی اُس نازنین کا نام ملکہ ماہی جادو ہے بس جب تم کو ماہی جادو طلب کرے تم کہنا کہ بجرہ قریب لاؤ تو مین آؤن مین خود تمھارے ولولہ عشق مین یہان تک آیا ہون ورنہ میرا کام کیا تھا یہان آنے سے مین تم کو خواب مین دیکھ کر عاشق ہوا تھا پہلے صبر کیا جب صبر نہ ہو سکا تو مین تمھارا طالب بنا یہان تک پہونچا وہ یہ سُنکے ملاحون کو اشارہ کرے گی کہ بجرہ لے چلو بس وہ ملاح بجرہ اور قریب لائینگے مگر کنارے سے دور ہو گا وہ پھر تم کو طلب کرے گی تم پھر وہی تقریر کرنا وہ پھر اشارہ کرے گی ملاح پھر بجرہ اور قریب لائینگے اُسی طور سے پھر طلب کرے گی پھر وہی کلمہ کہنا اب کی مرتبہ یہ بھی کہنا کہ کشتی کو کنارے سے لگاؤ تو مین اس کو پھاندھ کر اپنی جان دیدون جب تم یہ کہوگے تب وہ پھر اشارہ کرے گی ملاحون کو بس وہ کشتی کنارے کے قریب لائینگے تم بس جست کرنا اور اپنے کو کشتی مین پہونچانا جاتے ہی اُس نازنین کا ہاتھ پکڑ لینا وہ لاکھ کہے کہ یہ کیا یہ کیا تم ایک نہ سُننا اُسکو اُٹھا کر دریا مین ڈالدینا یہ بہت بڑی مکارہ ہے اور عیارہ جب اُسکو دریا مین ڈالوگے پھر تلاطم برپا ہو گا طوفان آئے گا اُسی حالت طوفان مین کشتی وہان سے روانہ ہو گی تم خاموش اُس کشتی پر بیٹھے رہنا وہ کشتی وسط دریا مین پہونچکر اور چرخ کھا کر غوطہ مار جائیگی اور غرق ہو جائے گی جب کشتی غرق ہونے لگے تم آنکھین بند کر لینا جب کشتی زمین پہ پہونچے تو آنکھین کھولنا جب کہ تم کو محسوس ہو

کہ یہ زمین پر پہونچ گئی اُسکے بعد تم کو ایک جنگل نظر آئے گا نہ دریا ہوگا نہ کشتی والسلام اُس جنگل مین پہونچکر
پھر لوح دیکھنا جو لوح ہدایت کرے اُس پر عمل کرنا یہ راستہ ہی دربند دخانیہ کا اُس دربند کا حال کسی کو
نہین معلوم تھا نہ معلوم ہی نہ کوئی اس دربند سے آگاہ ہی اس دربند کا حاکم دخان لال قبا ہی اس
دربند کے بعد دربند زعفران زار ہی اُسکے بعد قلعہ ہی اور قلعہ کے پہلو مین دربند سماوات ہی جہان کا
حاکم سماوات جادو ہی جسکے پاس علمشاہ قید ہوکر گئے تھے اصلی راستہ طلسم کا وہی ہی چونکہ تم
طلسم کشا تھے اس سبب سے تمھارا داخلہ دوسری راہ سے ہوا ورنہ اُسی راہ سے ہوتا راوی
بیان کرتا ہی کہ جب یہ تحریر پایا صاحبقران نے تو فوراً سماے بلند آواز وغیرہ سے فرمایا کہ کل
ہم یہان سے کوچ کرینگے براے فتح دربند دخانیہ جسکی خبر لوح نے دی ہی جس دربند سے کوئی آگاہ
نہین ہی نہ واقف ہی بالکل سب ناواقف ہین تم پر کیا منحصر ہی کل آرائین طلسم اُسکے حال سے
آگاہ نہ تھے نہین ہان بانیان طلسم اس دربند سے آگاہ تھے کیونکہ اُنھون نے یہ دربند تیار کیا
تھا اس سبب سے اُنھون نے اُسکے فتح ہونے کی تدبیر لوح مین تحریر کردی ہی اب مین یکہ وتنہا
کل اُس طرف کو روانہ ہونگا کیونکہ لوح کا اسی طور سے حکم ہی علمشاہ وخواجہ و دیگر سردارون نے
کہا کہ ہم بھی ہمراہ چلین گے صاحبقران نے علمشاہ وخواجہ سے فرمایا کہ تم لوگ آگاہ ہوکر اور
عقلمند ہوکر نادانی کی باتین کرتے ہو واقف ہو کہ جو فاتح طلسم ہوتا ہی وہی جاتا ہی اُسکو حکم اکیلے
جانے کا ہوتا ہی اگر کوئی ہمراہ بھی ہوتا ہی تو راہ مین کسی نہ کسی طور سے اُس سے جدائی ہوجاتی ہی اور
ساتھ چھوٹ جاتا ہی پھر ایسے کلام کرتے ہو مین خلاف حکم لوح نہ کرونگا اکیلا جاؤنگا یہ جو صاحبقران
نے فرمایا سب خاموش ہورہے اب صاحبقران نے سب اہل دربار کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا
کہ اے اہل دربار آگاہ ہو کہ کل بوقت سحر مین براے فتح طلسم روانہ ہونگا لہذا مین اپنی طرف سے
علمشاہ اپنے فرزند کو تم سب پر حاکم کرتا ہون اور اپنا جانشین کرتا ہون تم سب انکی اطاعت
کرنا جو یہ حکم دین اُسپر عمل کرنا انکے حکم کے خلاف ہرگز ہرگز نہ کرنا انکا حکم گویا میرا حکم ہی یہ جو
صاحبقران نے فرمایا سب نے جواب دیا کہ جو آپ نے ارشاد فرمایا ہم نے بسر و چشم قبول
کیا آپکے ارشاد فرمانے کی بھی کوئی ضرورت نہ تھی اور نہ ہی کیونکہ یہ ہمارے ولی نعمت و آقا
ہین ہم بھلا آپکے حکم سے سرتابی کرسکتے ہین جب سب نے یہ بیان کیا تب صاحبقران

نے علمشاہ سے فرمایا کہ ای فرزند تم اس مقام پر قیام کرو مع لشکر کے جب ہم در بند فتح کر لینگے اور جو سحر کہ گرد در بند بطور حصار کے ہی وہ برطرف ہوگا اُسوقت تم لشکر لے کر ہمارے پاس آنا ہم تم سے مل جائینگے علمشاہ نے عرض کیا کہ بہت خوب بس یہ بندوبست فرما کر صاحبقران نے دربار برخاست کیا وہ رات براحت و آرام بسر ہوئی جب سحر ہوئی صاحبقران نے نماز وغیرہ سے فراغت کرکے لباس تبدیل فرمایا ہتھیار لگائے تمام اسلحہ بدن پر آراستہ کیے تبرکات انبیا جب آراستہ و پیراستہ ہو چکے قصد چلنے کا کیا کہ خواجہ آکر موجود ہوئے عرض کیا کہ ای حمزہ مجکو ہمراہ لیتا چل ایسا نہ ہو کہ مثل یہان کے وہان بھی دھو کا کھائے میرا ہمراہ ہونا پر ضرور ہی صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم کیا دیوانہ ہوئے ہو جو تم یہ کہتے ہوین کیونکہ خلاف حکم لوح کر سکتا ہون بس نظر خدا پر رکھو وہ حافظ و نگہبان ہی جو اُسکو منظور ہوگا وہی ہوگا وہ ہم سب کا مالک و مختار ہی اُسکے قبضہ قدرت مین ہماری جان ہی اور تمھاری اور کل عالم کی کوئی خوف نہ کرو خدائے کریم کے حوالے کرو یہ سُنکے خواجہ خاموش ہو گئے اتنے عرصہ مین سب سردار نمازون سے فراغت کرکے مع حکیم استقلینوس و حکیم شیاطین واعظم جادو و سوسن جادو و سیمائے بلند آواز و دیگر سردار جان باز آکر حاضر ہوئے کہ تا بہ حد در بند ہمراہ صاحبقران چلین علمشاہ بھی مع اپنے سردارون کے آئے کہ اتنے عرصہ مین صاحبقران مسلح و مکمل محل سے برآمد ہوئے پہلے علمشاہ و سیمائے بلند آواز کا مجرا ہوا اُسکے بعد اور سردارون کا صاحبقران سب کا مجرا لیتے ہوئے قریب اشقر دیوزاد تشریف لائے خواجہ نے رکاب تھامی صاحبقران اشقر پر سوار ہوئے سب سردار بھی سوار ہوئے صاحبقران نے مرکب کو مہمیز کیا اور چلے کہ علمشاہ وغیرہ بھی ہمراہ ہوئے کہ صاحبقران نے منع فرمایا علمشاہ نے عرض کیا کہ تا حد در بند رکاب سعادت انتساب کے ہمراہ آئینگے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ نہین کہہ سکتا ہون کہ حد در بند کہان سے شروع ہوتی ہی مجکو لوح سے یہ حکم ملا ہی بس ایسی حالت مین مین کیونکر تم سب کو ہمراہ لے چلون تب علمشاہ نے عرض کیا کہ اچھا بیرون در بند تک ہمراہ رہینگے جب آپ اُدھر کو تشریف لے جائینگے ہم لوگ ادھر واپس آئینگے راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران اُن سب کو ہمراہ لیکر چلے کیونکہ یہی سردارون نے اور سیمائے بلند آواز نے بھی جواب دیا تھا تمام شہر مین یہ خبر مشتہر ہو گئی تھی کہ طلسم کشا برائے فتح طلسم تشریف لیے

جاتا ہو ہر ایک مقام پر مجمع تھا اہل شہر کا برائے دید تجمل سواری سب نے سواری صاحبقران کی دیکھی اور بہت خوش ہوئے جبکہ صاحبقران بیرون شہر تشریف لائے ایک مقام پر مرکب پر سے اُترے سب سردار بھی اُترے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگ واپس جایئن اب مین جاتا ہون اُنھون نے عرض کیا کہ جب آپ تشریف لے جایئنگے تو ہم بھی واپس جایئنگے یہ سُن کے صاحبقران نے اشقر دیوزاد سے بزبان جنی فرمایا کہ تو لشکر کو واپس جا کیونکہ مجکو حکم پیدل جانے کا ہی جب لشکر میرا میرے پاس پہونچے گا تو بھی پہونچ جائے گا مرکب اصیل تھا اسکو کیا عذر ہوتا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اشقر کو لیتے جاؤ یہ فرما کر کمان دوش سے لی اور ترکش سے تیر لیا اُسپر اسم حاشیہ لوح دم کر کے تیر کو سر کیا بس عقاب تیر پر کھولکر ایک سمت کو روانہ ہوا بس صاحبقران بھی سب سردارون کو رخصت کر کے اور سب کو علمشاہ کی اطاعت کا حکم دے کر پیدل اُسی سمت کو روانہ ہوئے جدھر کو تیر چلا تھا اُسی کے سایہ مین صاحبقران اُدھر کو راہی ہوئے علمشاہ و خواجہ سب کو ہمراہ لے کر واپس آئے اُسدن دربار نہ کیا سبکو صدمہ تھا ہر ایک اپنے مقام پر آکر لیٹ رہا یہ لوگ تو رنج و صدمہ مین مبتلا ہین اور اس امر کا انتظار ہی کہ صاحبقران دربند کو فتح کرین ہم مع لشکر کے اُنکی خدمت مین جایئن کل لشکر ساحر و غیر ساحر کو یہ حکم ہی کہ ہمہ وقت سامان سفر سے تیار رہنا بلکہ کمرین کسے ہوئے بستر پر موجود رہنا یہان تو یہ بندوبست ہی راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ جو واپس آئے اشقر کو اُسکے مقام پر باندھ دیا خود اپنے مقام پر آکر مُنھ لپیٹ کر پڑ رہے کیونکہ اُنکو بدون صاحبقران کے ایک پل آرام نہین ہی نہ صاحبقران کو اُنکے بغیر چین ہوتا ہی یہ عالم ہی کہ ایک روح دو قالب ہین یہ محبت والفت عاشق و معشوق مین بھی نہ ہوگی جو صاحبقران و عمرو مین ہی خواجہ جو بستر پر لیٹے آنکھ لگ گئی خواجہ نے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ درویش وضع میرے پاس تشریف لائے ہین خواجہ نے اُسی عالم خواب مین اُٹھ کر اُنکے قدمونکو بوسہ دیا ہاتھ جوڑے اُنھون نے خواجہ کو گلے سے لگایا فرمایا کہ کیون خواجہ تم مغموم کیون ہوا اسکا کیا سبب ہی خواجہ نے عرض کیا کہ کیا عرض کرون حمزہ صاحبقران بہ حکم لوح یکہ و تنہا طرف دربند خانہ کے تشریف لے گئے ہین یہ دربند ایسا ہی کہ اس دربند کے حال سے سوائے بانیان طلسم کے کوئی آگاہ نہین ہی یہانتک کہ

کہ جو رئیس طلسم ہین اور بادشاہ طلسم ہی وہ بھی نہین آگاہ ہی نہ معلوم کیا واقعے وہان گذرے کیونکہ حمزہ تو ایک مرد بامروت ہی مین یہ خیال کرتا ہون کہ کسی آفت مین نہ مبتلا ہو جاے ابھی تو ایک آفت سے مین نے اُسکو رہا کیا ہی اگر مین نہ آجاتا اور عیاری نہ کرتا تو قتل ہو جاتا خداوند کریم نے مجھکو تو بچا دیا مین نے بہت بہت کہا مگر حمزہ نے نہ مانا اکیلے چلے گئے بس یہ فکر اور اندیشہ ہی کہ خدانخواستہ کسی بلا مین نہ مبتلا ہو جائین مین اُس دربند کی حد اور راہ سے بھی نہین آگاہ ہون کہ جو جا کر کوئی فکر کرون گا میرے اوپر کیا منحصر ہی کوئی نہین واقف ہی کہ اُس سے دریافت کر کے جاؤن اسی امر کا صدمہ ہی اور یہی رنج ہی کہ خداوند کریم جامع المتفرقین مجھکو اور سب سردارون کو صاحبقران سے بہت جلد ملائے اور مین حمزہ کے دیدار فرحت آثار سے مشرف ہون اور حمزہ سے ملون صحیح و سالم دیکھون اُن مرد بزرگ نے مسکرا کر فرمایا کہ تم کو اسکا اندیشہ ہی اور یہ صدمہ ہی تم اطمینان رکھو کہ حمزہ اس طلسم کو فتح کرے گا اور کسی زحمت مین ایسے نہ گرفتار ہو گا کہ جسمین جان کا خوف ہو گو یہ امر ضرور ہی کہ اب کی مرتبہ مصیبت سخت مین حمزہ مبتلا ہو گا مگر سب آسان ہونگی جان کا بالکل خوف نہین ہی ہر طرح سے مقام خوشی ہی اگر تم کو یہ صدمہ ہی کہ مین سرحد طلسم و دربند سے آگاہ نہین ہون ورنہ جا کر حال حمزہ کا ضرور دریافت کرتا تو تم صدمہ نہ کرو گو یہ امر ضرور ہی کہ طلسم کشا کو اکیلا براے فتح طلسم جانا چاہیے تم اس حال سے بخوبی آگاہ ہو اور جانتی ہو تم پر خود گذر چکی ہی کہ جب اہل تنجیم نے صاحبقران کو خبر دی تھی کہ اسد غازی براے فتح طلسم ہوشربا جائین اور پانچ عیار تم سب ملکر چلے تھے مگر راہ مین ایک دوسرے سے جدا ہو گیا پھر وہان جا کر کس مدت کے بعد ایک ہوئے اور ملے ایسی حالتین کیونکر صاحبقران تم کو ہمراہ لے جاتے تم صدمہ نہ کرو اگر صاحبقران براے فتح دربند گئے ہین تو تم بھی جاؤ مین تم کو نشان سرحد دربند بتاتا ہون مگر یہ امر ضرور ہی کہ آج کے تیسرے دن جانا تمھارا بھی وہان جانا پر ضرور ہی گو نوح نے صاحبقران کو خبر نہین دی ہی مگر مین تم کو خوشخبری سُناتا ہون اور آگاہ کرتا ہون کہ تمھاری بھی وہان ضرورت ہی تم آج کے تیسرے دن یہان سے طرف شمال کے روانہ ہونا تم قریب شام ایک مقام پر پہونچو گے اُس جنگل مین چارون طرف ایک حصار دخان کا دیکھو گے بس وہی سرحد ہی دربند دخانیہ کی تم کو لازم ہی کہ تم قریب سرحد پہونچکر کوئی تدبیر اندر جانے کی کرو کیونکہ یہ امر ہی کہ کوئی بدون اجازت حاکم دربند داخل دربند نہین ہو سکتا ہی

کس لیے کہ جب سے اُسکو یہ حال معلوم ہوا کہ طلسم کشا داخل طلسم ہوا ہی اُسنے کئی دربند فتح کیے ہین جب سے اُسنے یہ بندوبست کیا ہی کہ کوئی بدون میری اجازت کے داخل دربند نہو خواہ وہ ساکن دربند ہو خواہ نہ ہو بس تم وہان پہونچکر اپنی رائے سے کوئی تدبیر کرنا خواجہ نے اُسی عالم خواب مین اُن کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ اب کوئی تدبیر بھی اندر دربند کے جانے کی اپنی زبان سے ارشاد فرمایئے اور اپنے نام نامی و اسم گرامی سے آگاہ فرمایئے اُنھون نے مُسکراکر جواب دیا کہ ای خواجہ آگاہ ہو کہ میرا نام اصف بن برخیا ہی مین وزیر ہون حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ طلسم میری رائے سے تیار ہوا ہی اور اسکا بانی مین ہون بس مین نے تم کو آکر اجازت دی کہ تم بھی اس دربند مین جاؤ اگر مین اجازت نہ دیتا تو تم کبھی اس دربند کے حال سے آگاہ نہ ہوتے بس یہی کارخانہ دنیا کا ہی مین اُسکی رائے نہین بتا سکتا ہون اور نہ تدبیر کہ تم اس تدبیر سے جاؤ تم خود عاقل ہو اور عیار پیشہ ہو کوئی تدبیر پیدا کرنا یہ بھی کیے دیتا ہون جب تم وہان پہونچوگے قدرت خدا سے تمھارے جانے کا سلسلہ پیدا ہو جائیگا اور بلا زحمت و مشقت تم داخل دربند ہوگے اب یہ تمھاری کارپردازی ہی کہ تم کوئی تدبیر ایسی کرو کہ جو سلسلہ پیدا ہو اُسی سلسلہ سے پہونچ جاؤ اب صدمہ و رنج نہ کرو مجکو حضرت سلیمان کا حکم ہوا ہی کہ تم جاکر خواجہ کو سرحد دربند دخانیہ سے آگاہ کر آؤ اس دربند کے حال سے واقعی کوئی نہین آگاہ ہی یہ دربند پوشیدہ طور سے تیار کیا گیا تھا اور اس سے کسی کو آگاہ نہین کیا تھا بلکہ جس مقام پر یہ دربند بنایا گیا ہی اور اسکی سرحد کو بھی چشم ساکنان طلسم و غیر ساکنان طلسم سے پوشیدہ کر دیا تھا اور ایسا اس پر بندوبست کیا گیا تھا کہ کوئی ساحر بھی اسکے حال سے نہ آگاہ ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا چونکہ اسکی عمر تمام ہوئی اس سبب سے اسکی سرحد بھی ظاہر ہوئی اور یہی علامت رکھی گئی تھی کہ جس زمانہ مین سرحد دربند دخانیہ ظاہر ہوگی اُسی زمانہ مین یہ طلسم فتح ہوگا فاتح طلسم داخل طلسم ہوگا وہی یہ زمانہ ہی مگر اسکا خیال رہے کہ اس خواب کا حال کسی سے نہ بیان کرنا اور پرسون تم یہان سے روانہ ہونا یہ کہکر کہ مین صاحبقران کی تلاش مین جاتا ہون بدون اُنکے مجکو آرام نہین ہی مگر کسی کو اپنے ہمراہ نہ لینا اکیلے جانا جس راہ سے تم جاؤگے اُس راہ سے حمزہ نہین گئے ہین وہ دوسری راہ سے گئے ہین اور تم دوسری راہ سے جاؤگے یہ طلسم کا طریقہ ہی کہ ساکنان طلسم و غیر ساکنان

طلسم کے آنے جانے کی اور راہ ہوتی ہے اور طلسم کشا کے جانے کی طلسم مین اور راہ ہوتی ہے جیسا کہ ابھی گذرا ہے کہ علمشاہ اور راہ سے طلسم مین پہونچے اور صاحبقران اور راہ سے یہ فرما کر وہ مرد بزرگ اور تیسرے دن جانے کی تاکید کرکے نظرون سے خواجہ کی غائب ہوگئے خواجہ کی آنکھ کھُل گئی اپنے لباس کو خوشبو سے معطر پایا اپنے خواب کے صادق ہونے کا یقین ہوا خواجہ نے خواب کا حال کسی سے نہ بیان کیا مگر خواجہ اُسدن کا انتظار کرنے لگے کہ جسدن کے لیے آصف بن برخیا فرما گئے تھے کہ تم فلان دن یہان سے روانہ ہونا خواجہ کو تو انتظار مین چھوڑا جاتا ہے اب کچھ حال صاحبقران کا تحریر ہوتا ہے کہ صاحبقران برابر چلے جاتے تھے تیر کے سایہ مین کہ وہ تیر ایک مقام پر گرا صاحبقران نے اُس مقام کو کھودا سنگ نکلا اُسکو بہ قوت صاحبقرانی اُٹھا کر دور پھینکا دروازہ نمودار ہوا اُسکے قفل کو توڑا اندر داخل ہوئے دیو سے مقابلہ کیا اُسکو ہوشیار کرکے عقرب سے قتل کیا اُسکا دل وجگر لے کر صحرا مین پہونچے گاؤ کو طلب کیا وہ آئی جیسی گاؤ لوح نے بتائی تھی ویسی ہی تھی اُسکے آگے دل وجگر دیو کا رکھا وہ کھانے لگی صاحبقران اُسکی پشت پر سوار ہوئے وہ لے کر بھاگی صاحبقران جمے ہوئے بیٹھے رہے وہ کنارے دریا کے پہونچی صاحبقران نے ایک دریاے زخار ناپیدا کنار کو موجزن دیکھا کہ آسمان اُس دریا مین ایک حباب معلوم ہوتا تھا موجین اُسکی یہ معلوم ہوتی تھین کہ تلوارین ہین ہر مرتبہ طوفان آتا تھا پانی فلک تک پہونچ جاتا تھا مردمان آبی وجانوران آبی منھ نکالے ہوئے بیٹھے تھے صاحبقران اُس دریا کو دیکھ کر بہت پریشان ہوئے پناہ کے اپنے خدا سے خواستگار ہوئے دل مین کہا کہ اس پانی سے پناہ پانی بہت دشوار ہے ہر مقام پر گرداب پڑ رہی تھی موجہ اُٹھ رہی تھی مینڈھے اچھل رہے تھے دریا کاہے کو تھا دریاے قہر الٰہی تھا صاحبقران اُس دریا کو دیکھ کر اپنے کریم سے پناہ پانے کی دعا کر رہے تھے کہ اُس گاؤ نے قصد کیا کہ مع صاحبقران کے دریا مین کھاند پڑون جیسے کنارے پر پہونچی صاحبقران جست کرکے کود پڑے وہ گاؤ تو دریا مین کود کر غرق ہوگئی ایک تلاطم پانی مین برپا ہوا اور جوش وخروش بھی خشکی مین مگر صاحبقران خاموش کھڑے رہے جیسا کہ لوح سے معلوم ہوا تھا بعد برطرف ہونے تلاطم وجوش وخروش کے کشتی نمودار ہوئی جیسی بجرہ کے آنے کی

خبر لوح نے دی تھی ویسا ہی بجرہ تھا اور اُسی طور سے آراستہ تھا اور اُسی حسن و جمال کی نازنین بجرہ
مین بیٹھی ہوئی تھی اور اُسی طور سے دو ملاح تھے خلاصہ یہ کہ اُس نازنین نے صاحبقران کو طلب
کیا صاحبقران نے وہی کلمہ کہے تین مرتبہ وہ کشتی کنارے پر پہونچی صاحبقران نامدار
جست کر کے کشتی مین سوار ہوئے اُس نازنین کو موافق ہدایت لوح اُٹھا کر دریا مین ڈال دیا
تلاطم برپا ہوا وہ کشتی وسط دریا مین پہونچکر غرق ہو گئی یعنے بجرہ غرق ہو گیا صاحبقران نے
آنکھین بند کر لین تھین جب یہ معلوم ہوا صاحبقران کو کہ تہ پر پہونچ گیا آنکھین کھولین اب
جو آنکھین کھولین تو نہ وہ دریا تھا نہ بجرہ تھا نہ وہ کنارا تھا نہ وہ ملاح تھے ایک صحراے
لق و دق کہ جہان انسان کا نام و نشان نہ تھا بوے امرانات تک اُس جنگل مین نہ تھی جہان
تک نگاہ کام کرتی تھی سواے جنگل کے یا سبزہ کے یا اشجار کے دوسری شے نظر نہ آتی تھی وہ
صحرا بہت پر بہار تھا اشجار میوہ دار سے اور گلہاے خوشبو دار سے اُس جنگل مین گلہاے
خودرو کی عجب بہار تھی اشجار بار اثمار سے زمین کے بوسے لے رہے تھے شاخین سر بسجود
تھین اس صحراے پُربہار کو دیکھکر صاحبقران کا دل خوش ہو گیا اور مسرور ہوا صاحبقران
لوح کا دیکھنا اُس صحرا کو دیکھکر فراموش کر گئے بالکل نہ یاد رہا بس اُس جنگل کے سیر و تماشے
مین مصروف ہوئے ہر طرف پھرنے لگے کچھ میوہ وغیرہ درختون سے توڑ کر کھایا جا بجا چشمے تھے
اُنسے پانی پیا صاحبقران نے خیال کیا کہ چلو تلاش کرو کہ اگر کوئی مقام رات کے بسر کرنے کے
لیے مل جائے تو بہتر ہے یہ خیال فرما کے صاحبقران ایک طرف کو قدم اُٹھا کر چلے راہ طے کرتے
ہوئے سیر جنگل کرتے ہوئے چلے جاتے ہین سواے جنگل کے کوئی مقام نہین نظر آتا ہے نہ کوئی
قصبہ نہ گاؤن نہ سرا نہ باغ نہ مکان دن بھر صاحبقران پھرا کیے اِنکو کوئی مقام قیام کرنے کا نہ ملا
جب شام اُسی جنگل مین ہو گئی تو صاحبقران نے وضو کیا نماز مغرب ادا فرمائی ایک درخت
سایہ دار کے نیچے آرام کیا ذرا بھی خوف نہ کیا اُس شیر نیستان شجاعت نے وہ رات اُسی جنگل
مین درخت کے سایہ مین بسر کی جب صبح ہوئی نماز صبح پڑھکر پھر ایک طرف روانہ ہوئے امید طلوع
سے تین دن تک اُسی جنگل کی سیر کیا کیے چوتھے دن جو بوقت سحر چلے تو وہ جنگل تمام ہوا
ایک صحراے ریگستان مین پہونچے کہ جہان سواے ریگ و خار مغیلان کے کوئی دوسری شے

نہ تھی مگر اُس صحرا کو اس خیال سے طی کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ شاید اسکے بعد کوئی صحراے پُر بہار مل جائے جو جو دن چڑھتا جاتا ہی وہ وہ تمازت آفتاب بڑھتی جاتی ہی اور دھوپ مین شدت اور تیزی و گرمی پیدا ہوتی جاتی ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اب صاحبقران کی پاؤن کی یہ حالت ہوگی ہی کہ پیدل چلتے چلتے اماس کر آئے ہین قدم اُٹھایا نہین جاتا ہی آبلہ پڑ گئے ہین خار مغیلان نے تلوؤن کو فگار کر دیا ہی خون بہ رہا ہی مگر راہ چلنا ترک نہین فرماتے ہین یہ عالم ہی کہ کسی ریت مین کمر تک دھنس گئے کبھی گھٹنون تک کبھی پنڈلیون تک اب اسقدر ذرہ زمین کے گرم ہو گئے ہین کہ جب ہوا چلتی ہی اور اُڑ کر جسم پر پڑتے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے کسی نے چنگاری رکھدی ہتھیار سب جلنے لگے ہوا اسقدر گرم چل رہی ہی کہ جب جھونکا آتا ہی یہ معلوم ہو رہا ہی کہ کسی نے پھونک دیا از سرتا پا غرق عرق مین ہی فوارے عرق کے ہر بن مو سے چھوٹ رہے ہین زبان مین کانٹے پڑے ہوئے ہین شدت عطش سے تالو زبان سے چمٹی جاتی ہی عجب حالت ہی وہ صحرا نہ تھا گویا نمونہ تھا صحراے محشر کا اُس جنگل مین نام کو درخت سایہ دار نہ تھا اگر کوئی درخت نظر بھی آیا تو برسون کا خشک جانور تک اُس جنگل مین نہ تھے پانی کی چاہ مین ہر طرف نگاہ صاحبقران دوڑاتے تھے کہ کوئی چاہ نظر آئے تو پانی پی لون کو سون آب نایاب تھا اُس جنگل مین نہ کوئی چشمہ تھا نہ چاہ تھا عجب بے آب و گیاہ صحرا تھا جانوران پرند و چرند کا نام و نشان نہ تھا وہ جنگل جغد و زاغ و زغن کا مسکن تھا یہ جانور بھی عجب شکل رکھتے تھے کہ خشک درختون کی شاخون پر بیٹھے ہوئے مُنھ کھولے ہوئے زبانین نکالے ہوئے ہانپ رہے تھے بال و پر ندارد تھے بجاے پانی کے دریاے ریگ تھا اور بجاے نان قرص آفتاب تھی اسقدر گرمی تھی اُس جنگل مین کہ آنسو تک خشک ہو گئے تھے اگر اتفاق سے کوئی چشمہ نظر بھی آیا دوڑ کر اُسکے قریب پہونچے بھی تو پانی اُسکا خراب پایا اُسمین باران سیاہ و اژدرہاے دہان کو شدت گرمی سے پڑا ہوا پایا کہ وہ اپنا کف اگل رہے ہین زہر پانی مین ملا ہوا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران حیران و پریشان بحالت خراب بصد اضطراب چلے جاتے تھے تھک الگ گئے تھے قدم اُٹھ نہین سکتے تھے ہر گام پر گرے پڑتے تھے عجب کرب و اضطراب مین مبتلا تھے یہان تک کہ وہ پہر دن اسی حالت مین گذرا اب صاحبقران سے راستہ نہین چلا جاتا ہی بہت عاجز ہوئے ہین

ایک درخت خشک تھا اُسکے تھنہ سے لگ کر کھڑے ہو گئے اور فلک کی طرف دیکھکر فرمانے لگے کہ کیون او چرخ بے مدار سفلہ پرور یہ کون سی چال تھی کہ تو نے مجھکو اس مقام پر لاکر تباہ کیا معلوم ہوتا ہی کہ تو کسی کو عیش و راحت سے نہین دیکھ سکتا ہی تیرا یہی طریقہ ہی کہ جہان تو نے دیکھا کہ یہ شخص راحت سے بسر کر رہا ہی تو نے ایک ایسی گردش کی کہ وہ تباہ و خراب ہوا تجھکو اس میری بربادی اور تباہی سے کیا ملا ای گردون دون تو کیون درپی آزار ہوا ہی مین نے تو کوئی ایسا گناہ بھی نہین کیا ہی کہ جسکی مجھکو سزا ملی گو سراسر خاطی ہون اور گنہگار ہون مگر تیرا نہین ہون اپنے خدا کا ہون تو کیون درپی آزار ہی تو نے مجھکو اُس مقام پر پہونچایا ہی کہ جہان نہ کوئی میرا ہمدم ہی نہ مونس ہی نہ عزیز ہی نہ یگانہ ہی نہ بیگانہ دوست کا کیا ذکر دشمن تک نہین ہی اس سے کیا تجھکو ملے گا جو مین یہان مرجاؤنگا میری لاش کو زاغ و زغن کھا جاینگے ای فلک ہم وہی ہین کہ جسکی خدمت مین ہزارون غلامان زرین کمر زرین ترکش حاضر رہتے تھے اور سرداران نامی و فرزندان گرامی گرد و پیش بیٹھتے تھے اور سب خاطرین کرتے تھے آج تیرے ہاتھون اس صحرائے بے آب و گیاہ مین تباہ و برباد ہین مورد بیداد ہین ارے کوئی ستم و جور کی بھی حد ہی مجھکو اس باغ بے خزان سے نکالکر اس صحرا مین تباہ کیا کہ جہان نہ پانی ہی نہ دانہ بجائے پانی کے خون جگر پینے کو اور بجائے کھانے کے لخت دل کھانے کو ہین اُن جوانان حلقہ بگوش کو کہان سے لاؤن اور کہان تلاش کرون کس زمانہ مین مجھکو اُنسے جدا کیا کہ جب اُنکے بہار کے دیکھنے کا زمانہ آیا اُسوقت مین اُنسے جدا ہوا پوری بہار بھی دیکھنے نہ پایا یہ شعر میرے حسب حال ہین شعر ؎ بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون + مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون + ای آہ و نالہ مجھ سے نہ آگے بڑھو کہ مین + بچھڑا ہون کاروان سے مسافر جریدہ ہون + مین کیا کہون کہ کون ہون سودا بقول درد + جو کچھ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون + ای فلک کل تک ہم اُس مقام پر تھے کہ جہان ہمارے عزیز و اقارب سردار و خدمتگار تھے ہم اُنپر حکم کرتے تھے وہ ہمارے حکم کو بجا لاتے تھے یا آج ہم بیکس و مجبور ہوئے ہین کہ کوئی پرسان حال نہین ہی تیرے دور مین کسکو راحت ملی ہی جہان تو نے کسی صاحب عزت و آبرو کو دیکھا اُسکے درپی ہوا تیرا طریقہ یہی ہی نظم

پا پیادہ خار پر مجھکو پھرائے دشت مین | خار کے سر پر کرے دامان گل کا سائبان | ابر گوہر بار کو برسائے دشت یاس پر

خشک کردے مزرعہ امید ہر پیر و جوان
تا کجا کیجیے بیان اس سفلہ دون کا مزاج
آج جو دیکھا نہ پایا کچھ نشان عندلیب
سنتے ہی صحن چمن سے ڈھونڈھ لایا دم کے بعد

ہنس کو موتی چگاتا ہی صدا یہ بے تمیز
اک طریقہ پر نہین گا ہے چنین گا ہے چنان
باغبان بے رحم سے رو روکے یہ مین نے کہا
ڈالیان سوکھی ہوئی کچھ استخوان عندلیب

پوست کھینچے ہی ہما کا دیکے مشت استخوان
بگر گل چمن مین ہر طرف تھا آشیان عندلیب
کچھ پتا گل کا بتا کچھ دے نشان عندلیب

یہ سب شعر میرے حسب حال ہین کل تک کیا سامان تھا آج کیا انجام ہی کہ ہم ہین اور یہ ریگستان پاؤن آماس کر آئے ہین آبلہ پڑ گئے ہین خون بہ رہا ہی خارون نے تلوؤنکو فگار کر دیا ہی شدت عطش سے الگ بیقرار ہین گرمی سے جدا جلے جاتے ہین زمین الگ اذیت دے رہی ہی آسمان بر سر فساد و عناد ہی بربادی کا خواستگار دورپے آزار ہی اول تو بیکار اس فلک تفرقہ پرواز کی شکایت کرتا ہی اسکا طریقہ یہی ہی بس اب زندگی سے ناامید ہو گو مرنے کا تو بالکل خیال نہین ہی کیونکہ مرنا ایک دن تو سب کو ہی یہ موت کسی کو نہ چھوڑے گی افسوس اس امر کا ہی کہ کس بیکسی اور مجبوری سے مرتا ہوا کہ نہ تو کوئی بالین پر ہوگا نہ سیدھا کرنے والا ہوگا نہ غسل ملے گا نہ کفن نہ لحد ملے گی غسل ہمارا آب آفتاب سے ہوگا کہ دھوپ مین لاش پڑی رہے گی کفن خاک بیابان ہوگی لحد شکم چرند و پرند ہوگا نہ کوئی لاش اٹھانے والا ہوگا نہ کاندھا دینے والا افسوس اگر اپنے لشکر مین یا وطن مین مرتے تو بہت سے عزیز و غیر ہمراہ ہوتے فرزند روتے ہوئے لاش کے گرد ہوتے سب ملکر نماز پڑھتے خاک مین دبا دیتے یہان کون ہوگا صاحبقران نے اپنے دل کو اور طرف خطاب کرکے یہ رباعی درد کی پڑھی رباعی اے درد یہ درد جی سے ڈھونا معلوم خون لالہ جگر سے داغ دھونا معلوم + گلزار جہان ہزار پھولے لیکن + اپنے دل کا شگفتہ ہونا معلوم + جو مرضی معبود بندہ ہر طرح مجبور ہی جو مرضی خداوند کریم شاید یہی میرے حق مین بہتر تھا اور یہی مناسب تھا موت سے کیا چارا ہی اسی طور سے موت مقدر مین میری بروز ازل تحریر کردی گئی تھی وہ پیش آئی صاحبقران اُس درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ایسے ایسے خیالات دل مین کر رہے تھے جب تھوڑے عرصہ تک دم لے لیا اُسکے بعد وہا نسے اُٹھے شکایت فلکی کرتے ہوئے ایک طرفکو چلے خلاصہ یہ کہ اب جون جون دن ڈھلتا جاتا تھا اُسیقدر حدت اور گرمی کم ہوتی جاتی تھی یہانتک کہ ایک مقام پر پہونچ گئے کہ جہان

چند درخت سایہ دار تھے انمین کچھ ثمر وغیرہ بھی لگے ہوئے تھے صاحبقران نے توڑ کر کھائے کچھ گرسنگی کم ہوئی چونکہ شام ہو گئی تھی اُٹھین درختون کے سایہ مین بیٹھ رہے ازبسکہ تھکے ہوئے تھے ایک تنہ درخت پر تکیہ کر کے بیٹھ رہے اور بیٹھے بیٹھے نماز مغرب ادا کی چونکہ شب ماہ نہ تھی آخر ماہ تھا قریب تین پہر رات کے گئے چاند طلوع کرتا تھا تمام صحرا مین تاریکی تھی مگر صاحبقران کو بالکل خوف نہ تھا صاحبقران بلا خوف وخطر درخت پر بیٹھے ہوئے تھے کوئی پہر رات آئی ہوگی کہ صحرا مین ایک سمت سے کچھ روشنی نمودار ہوئی صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ کچھ روشنی ادھر کو چلی آتی ہے اب صاحبقران حیران ہوئے کہ جہان انسان کا نام ونشان تک نہین ہے وہان یہ روشنی کہان سے آئی اور یہ روشنی کیسی ہے جب تک وہ روشنی دور رہی اُسوقت تک تو یہ خیال رہا صاحبقران کو یہ کوئی غول صحرائی ہے کہ مجکو خوف دلاتا ہے مگر نگاہ اُسی طرف لڑی ہوئی تھی اُسی سمت دیکھ رہے تھے کہ وہ روشنی قریب ہوتی جاتی تھی یہان تک کہ اب بالکل قریب آگئی صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک درویش حقیقت کیش باریش سفید تسبیح چندوانہ ہاتھ مین جریب پر تکیہ کیے ہوئے گیروا بستر کیے ہوئے زلفین دوش پر پڑی ہوئین نورانی صورت چلا آتا ہے کھڑاون پہنے ہوئے آگے آگے اُسکے ایک اُسکا چیلا مشعل لیے ہوئے اُسی کی روشنی مین وہ چلا آتا ہے اب تو صاحبقران اور حیران ہوئے کہ تمام دن مین اس جنگل مین تباہ رہا مگر کسی مقام پر مین نے اسکا مکان ومسکن نہین دیکھا یہ کہان سے آیا کوئی اسرار تو نہین ہے کوئی دھوکے باز یا جعلساز تو نہین ہے پھر اسنے خیال کیا کہ یہ کسکی طاقت ہے جو مجکو دھوکا دے یا فریب تم کچھ خوف نہ کرو آتا ہے آنے دو گو یہان انسان کا نام تک نہ تھا انسان کی صورت کو ترس گئے تھے انسان کا کیا ذکر ہے حیوان تک کا نام نہ تھا خیر خدا نے اپنا فضل کیا کہ دو ہم جنس کی صورت تو نظر آئی شکر ہے اُسکا کہ رات بہت اچھی طرح بسر ہوگی دو شخص بات کرنے کو تو مل گئے اکثر یہ فقیر لوگ ایسے مقام پر رہتے ہین کہ کوئی انکے مسکن سے آگاہ نہین ہوتا ہے کیونکہ تارک دنیا ہوتے ہین اہل دنیا سے نفرت رکھتے ہین اہل دنیا کو بُرا جانتے ہین اور جنگل وصحرا و پہاڑ کی گھاٹیون مین بود و باش اختیار کرتے ہین خداوند کریم اپنے فضل وکرم سے اُن کو رزق پہونچاتا ہے جبکہ وہ پتھر کے کیڑے کو رزق پہونچاتا ہے تو انکو کیون نہ پہونچاتا ہوگا

ہم لوگون سے انکی اچھی طرح بسر ہوتی ہی مگر یہ انھین لوگو نکا کام ہی جہاد اکبر اسی کا نام ہی کہ نفس امارہ کو اپنے پیر مارتے ہین اور خواہش نفسانی کو ترک کرتے ہین جب یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی اس امر کی جسکو خدا توفیق دے وہی اسکو گوارا کرتا ہی یہ ہر کس و ناکس کا کام نہین ہی ای حمزہ اسکو تیرے یہان موجود ہونے کی کیونکر خبر ہوئی جو یہ ادھر کو آیا پھر خیال کیا دل مین کہ طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ فقیر ہر روز اسی طور سے سیر کو نکلتا ہوگا اور پھرتا ہوگا آج بھی براے تفریح طبع نکلا ہوگا روشنی کے سبب سے مجکو اس مقام پر بیٹھے ہوئے دیکھا ادھر چلا آیا خیر کیا نقصان ہی کچھ کلام ہونگے دل بہلے گا صاحبقران یہ باتین دل سے کر رہے تھے کہ وہ فقیر قریب آیا اور پکارا کہ سلام علیک یا حمزہ صاحبقران یا زلزلہ قاف ثانی سلیمان وای فاتح طلسم زعفران زار سلیمانی ای گل گلشن اسلام وای رونق بارگاہ سلیمانی زینت مسند صاحبقرانی خوش آمدی و صفا آوردی مسزاج مبارک کیسا ہی یہ سگ درگاہ ایزدی قدوم میمنت لزوم کا مدت سے مشتاق تھا ہر روز یہ دعا مانگا کرتا تھا کہ مجکو قدمبوسی صاحبقران کی حاصل ہو اور مین زیارت سے مشرف ہون میری دعا قبول ہوئی کہ آپ تشریف لائے ورنہ میرا یہ حال تھا کہ آنکھین انتظار مین پتھرا گئین تھین ہمہ وقت طرف راستہ کے دیکھا کرتا تھا آج میری امید بر آئی آرزو پوری ہوئی یہ تقریر جو صاحبقران نے اُس درویش سے سُنی اور وہ درویش قریب آکر کھڑا ہو گیا اُسکا چیلا مشعل لیے ہوئے برابر اُسکے کھڑا تھا مشعل دھر دھر جل رہی تھی دھوان اُسکا بلند تھا چارون طرف پھیل رہا تھا جب اُس فقیر نے صاحبقران کا نام لیا اور ساتھ ادب کے اور بہت فصاحت کے ساتھ اتو صاحبقران زیادہ تر حیران ہوئے کہ یہ میرے نام سے کیونکر آگاہ ہوا اور اس امر سے کیونکر واقف ہوا کہ مین فاتح طلسم زعفران زار ہون اور اسنے مجکو پہچانا کیونکر یہ کیا وجہ ہی کوئی نہ کوئی ضرور اسمین بھید اور اسرار ہی یہ تو صاحبقران خیال فرماتے ہین مگر لوح کے دیکھنے کا خیال نہین آتا ہی کہ لوح کو ملاحظہ فرمائین اور دیکھین صرف دل مین ایسے ایسے خیالات پیدا کرتے ہین اور خود ہی اُسکی تردید کر دیتے ہین جب یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ میرے نام سے کیونکر آگاہ ہوا اور کیونکر اسنے مجکو پہچانا فوراً ہی خیال پیدا ہوا کہ یہ فقیر ہین انھون نے جو ترک نفس و جہاد نفس کیا ہی تو انکو مرتبہ اشراق کا حاصل ہو گیا یہ حالات غیب سے ہی آگاہ ہو گئے ہین گو یہ مرتبہ سوائے

بنی کے کسی کو نہین حاصل ہوتا ہی مگر جو فقیر کہ نفس کشی کرکے اور اپنے کو بالکل خاک کر دیتے ہین اور سوائے عجز و انکسار کے دوسرے کام سے غرض نہین رکھتے ہین اُنکو بھی یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی نہ اسقدر کہ جیسا بنی کو ہوتا ہی مگر ہان کسی قدر ضرور حاصل ہوتا ہی ضرور یہ فقیر بہت ہی مقرب ہی اور اسکا بہت بڑا مرتبہ ہی اور یہ علم غیب سے بھی ضرور آگاہ ہی اُسکو اُسی علم کے سبب سے میرا نام بھی معلوم ہوا اور مجھکو اسنے پہچان بھی لیا یہ میرے ہی پاس آیا ہی ایسے درویش صفا کیش کی خدمت کرنا باعث افتخار اور موجب برکت ہی اور سبب خوشنودی خدا ضرور ہی اگر یہ تمھارے حق مین دعا کریگا تو ضرور قبول ہوگی اور تم اس بلا سے نجات پا جاوٴگے یہ ایسا ویسا نہین ہی جیسے کہ اکثر تجھ سے فقیرون سے ملاقات ہوئی ہی جیسے ابھی کل کا ذکر ہی کہ منیر جادو نے فقیر بنکر مجھکو دھوکا دیا تھا اور اسیر بھی کر لیا تھا مگر یہ اُس قسم کا فقیر نہین ہی یہ بہت با خدا اور نیک اساس و حق شناس معلوم ہوتا ہی اسمین دھوکا نہین ہی یہ دل سے باتین کرکے اور جو شک پیدا ہوا تھا اُسکو برطرف کرکے کھڑے ہوگئے اور فرمانے لگے کہ آیئے آیئے تشریف لایئے واقعی آپکو دیکھکر میرا دل خوش ہوگیا اور مین بہت شاد ہوا آج چار دن سے مین یہان پریشان ہون اور حیران نہ کوئی مقام قیام کرنے کا ملا نہ کسی کی صورت دکھائی دی اپنے ہم جنس کی صورت دیکھنے کو ترس گیا مگر اسوقت آپکو دیکھکر وہ جو حالت تھی برطرف ہوئی مین بھی ایک آوارہ و سرگشتہ ہون اس فلک نے مجھکو اس بلا مین مبتلا کیا ہی اور اس آفت مین نہ کوئی ہمدم ہمراہ ہی نہ کچھ سامان ہی نہ میرے پاس مرکب ہی پیادہ پا یہان سرگردان ہون اسی خاک پر قدم رنجہ فرمایئے اپنی زیارت سے مجھکو مشرف فرمایئے تاکہ یہ رات بسر ہو مین آپ کی زیارت سے مشرف ہون یہ جو صاحبقران نے فرمایا وہ درویش یہ کہکر کہ مین بخوبی آگاہ ہون یہ بستر خاک بہتر ہی اور سب سامان سے ہم فقیرون کو سامان دنیا سے کیا غرض اور کیا مطلب ہم بستر خاک کو بہت پسند کرتے ہین بابا اسی خاک مین ملنا ہی اس سے ہم کہان تک نفرت کرین اُسکے در کے کیتے ہین یہ کہکر سامنے صاحبقران کے بیٹھ گیا وہ چیلا مشعل اُسی طور سے لیے ہوئے کھڑا رہا اُسکا دھوان پھیل رہا تھا اُسی مشعل سے تمام جنگل مین روشنی تھی جب وہ بیٹھا صاحبقران بھی بیٹھے اب صاحبقران نے فرمایا کہ آپ کا مسکن کہان ہی اور اسم

سامی

مبارک کیا ہی اور کس طرف سے آنا ہوا اور آپ نے کیونکر مجکو پہچانا اور کیونکر میرے نام سے آگاہ ہوئے اُسنے جوابدیا کہ بابا ہم فقیر لوگ ہین ہمارے مسکن کو کیا دریافت کرتا ہی اسی صحرا مین ٹھیر ہی یہی جنگل اس سگ ناپاک کا مسکن ہی جہان سے سب آئے ہین اُسی مقام سے مین بھی آیا ہون جہان سب جاینگے وہین مین بھی جاؤنگا یا صاحبقران مین ایک مدت سے آپ کا مشتاق تھا اور آپکا انتظار کررہا تھا کہ خداوندکریم نے آپ کو یہان پہونچادیا اور یہ جو آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے مجکو کیونکر پہچانا اور کیونکر میرے نام سے آگاہ ہوئے اسکا سبب یہ ہی کہ میرے مرشد نے مجکو اس حال سے آگاہ کیا تھا اور آپ کا نام و نشان بتایا تھا اور فرمایا تھا کہ ایک زمانہ ایسا آئےگا کہ حمزہ صاحبقران اس سمت کو تشریف لائینگے برائے فتح طلسم زعفران زار وہ چہند وربند کو فتح کرکے اس وربند کو فتح کرنے کو آئینگے جو کہ اس صحرا مین واقع ہی بس تجکو لازم ہی کہ تو اُنسے ملاقات کرنا اور اُنکی زیارت سے مشرف ہونا اور اُنکی خدمت بجالانا کیونکہ اُنکی خدمت بجالانے مین بہت بڑی سعادت حاصل ہوگی اسوجہ سے وہ مقرب بارگاہ خداوندکریم ہین اور وہ صغرسنی سے راہ خدا مین جہاد کررہے ہین اور اسیقدر عمر اُنکی جہاد مین گذری ہی اور کفارکشی مین وہ بہت بڑے مرد نیک اور مرد خدا رسیدہ ہین خدا اُنکی ہر مشکل مین اور ہر امر مین مدد کرتا ہی ایسے ایسے مقام پر اُس نے یعنے خداوندکریم نے حمزہ صاحبقران کی کمک فرمائی ہی اور بلا اُنکے اوپر سے رد فرمائی ہی کہ جسکا مذکور نہین ہی بس تو ضرور اُنسے ملاقات کرنا مین نے عرض کیا تھا کہ کیا آپ اُس زمانہ مین نہ ہونگے کہا کہ ہان مین نہ ہونگا مین نے جواب دیا کہ یہ نام تو آپنے بتادیا مگر مین صورت سے تو آگاہ نہین ہون نہ واقف ہون پھر کیونکر شناخت کرونگا فرمایا کہ جس زمانہ مین وہ اسطرف تشریف لائینگے اور جہان پر قیام کرینگے اُس زمانہ مین اُنکے آنے کے قبل تم ایک خواب دیکھوگے اور عالم خواب مین وہ تم کو نظر آئینگے بس اُسکے تیسرے دن تم بوقت نو بجے شب کے اس درخت کے پاس آنا وہ تم کو بیٹھے ہوئے ملین گے اور وہی حمزہ صاحبقران ہونگے اُنھون نے مجکو اس مقام پر لاکر اس درخت کی شناخت کرادی تھی اور یہی فرمایا تھا کہ وہ اُس زمانہ مین تشریف لائینگے کہ جب تمام طلسم مین غدر مچا ہوا ہوگا اور شنکال بدخصال کی حکومت ہوگی وہ بمسر حکومت ہوگا وہ اول درجہ کا نمک حرام ہی اُسی زمانہ مین طلسم بھی

فتح ہوگا حمزہ صاحبقران یہان آگے در بند برباد کرینگے بہت سے ساکنان طلسم اُنکی اطاعت کرینگے بلکہ بادشاہ سابق بھی حمزہ کا مطیع ہوگا اُسکا نام سیماے بلند آوازہ ہوگا وہ اُس زمانہ مین ظلم و بدعت شندکال کے سبب سے قید ہوگا بلکہ شندکال اُسکا وزیر ہوگا بادشاہ سے منحرف ہوکر خود بادشاہ طلسم بن بیٹھے گا اور بادشاہ کو قید کرلے گا طلسم کشا آکر رہا کرے گا اُس احسان کے عیوض مین وہ طلسم کشا کی اطاعت کرے گا جب طلسم کشا دربند سوسن و دربند اعظم و دربند منیر یہ فتح کرچکے گا تو لوح طلسم اُسکو خبر کردے گی دربند وخشیہ کو جا کر فتح کرو گو اُس دربند کے حال سے کوئی آگاہ نہین ہے مگر لوح کے حکم سے وہ یعنی طلسم کشا ادھر کو آئے گا تین دن تک صحرا الصحرا تباہ و برباد پھرے گا چوتھے روز اس جنگل مین آکر پہونچے گا قریب شام آکر ان درختون کے نیچے بیٹھے گا وہی طلسم کشا ہے سواے طلسم کشا کے اسطرف کوئی آ نہین سکتا ہے کیونکہ وہ تائید یافتہ ہے اُسکو کوئی آسیب و بلا نہین ستا سکتی ہے نہ اُس پر سحر اثر کرسکتا ہے کیونکہ وہ مالک اسم اعظم و صاحب لوح ہوگا اُسی لوح کی ہدایت سے اس طرفکو آئے گا بس اُسکی اطاعت کرنا اور اُسکی زیارت کرنا یہ جو اُنھون نے فرمایا مین بہت خوش ہوا اور اُس مقام کی شناخت کرلی اُسدن سے آپ کی زیارت کا بہت مشتاق تھا چنانچہ مرشد نے چند ماہ کے بعد انتقال کیا مین نے اُنکو دفن کیا اُنکی تربت پر مجاور بنکر بیٹھا اُن کا جانشین ہوا اُنکے انتقال کے دس برس کے بعد اس طلسم مین غدر مچا شندکال نے نمکحرامی کی بادشاہ کو قید کرلیا خود بادشاہ بن بیٹھا شندکال کو کوئی دو برس حکومت کرتے گذرا تھا کہ آپ کی آمد کا شور و غل ہوا آپ نے آکر کوہ بے ستون وغیرہ کو برباد کیا گو مین اس مقام سے ہلا تک نہین مین نے جنبش تک نہین کی مگر مجکو سب حال معلوم ہوجاتا تھا خلاصہ یہ کہ آپ نے دربند سوسن و دربند اعظم کو فتح کیا اُسکی بھی مجکو خبر ہوئی جب آپ کو منیر جادو نے فقیر بنکر دھوکا دیا اور آپ کو اُسنے اسیر کرلیا اور قتل کے لیے بیرون دربند لے گیا اور وہان قتل کا حکم دیا کہ خواجہ عمرو آپ کے عیار نے آکر عیاری کی اور آپ سے مقابلہ ہوا آپ نے منیر جادو وغیرہ کو قتل کرکے دربند منیر یہ کو برباد کیا اسکی بھی مجکو خبر ہوئی جسدن آپ نے لوح ملاحظہ فرمائی اور آپ نے ادھر آنے کا قصد کیا اُسیدن شب کو مین نے خواب مین

اپنے مرشد کو دیکھا اُنھون نے مجھسے خواب مین آکر ارشاد کیا کہ حمزہ صاحبقران نے بہ حکم لوح ادھر کا قصد کیا ہی اور جسقدر مین نے تم سے بیان کیا تھا اُسی قدر سب حالات گذرے یا نہین جسقدر مین نے تم سے کہا ہی اُسیقدر کرنا اُسکے خلاف نہ ہو مین نے اُسی عالم خواب مین مرشد سے عرض کیا کہ کب تک حمزہ ادھر آئینگے اُنھون نے فرمایا کہ پرسون وہ یہان پہونچ جائینگے تم پرسون نو بجے شب کو اُنکی خدمت مین جانا اور اُنکی زیارت سے مشرف ہونا مین نے عرض کیا کہ مین پہچانتا نہین ہون فرمایا کہ میرے ساتھ چل مین اُنکی شناخت کرادون مین نے عرض کیا کہ حاضر ہون بس وہ مجھکو لے کر اس مقام پر آئے آپ اسی طور سے بیٹھے ہوئے تھے جسطور سے اس وقت تشریف فرما ہین مین نے جو آپ کو دیکھا تو آپکی شکل اچھی طرحسے پہچان لی اور خوب شناخت کرلیا اُسی عالم خواب مین مین نے آپ کی صورت زیبا دیکھی تھی اور آپ کی صورت کی شناخت کرلی تھی اسطور سے آپ کی تصویر میرے صفحہ دل پر کھنچ گئی تھی اور مین نے خوب پہچان لیا تھا اسی عالم خواب مین آپ کی شکل مبارک صفحہ دل پر لکھ لی تھی اگر سوتے مین بھی دیکھون تو پہچان لون گو عالم خواب مین دیکھا تھا مگر سونے سے زیادہ تر شناخت کرلی تھی اگر جاگتے مین دیکھتا تو بھی نہ پہچانتا جیسے عالم خواب مین پہچانا تھا بس مرشد تو چلے گئے میری آنکھ کھل گئی اب جو مین نے خیال کیا تو جو کچھ مرشد نے عالم خواب مین بیان کیا تھا اور زندگی مین اُسی کے موافق پایا سر مو فرق نہ پایا بالکل مطابق پایا اور اسی طور سے تصویر آپ کی میرے صفحہ دل پر تحریر ہو گئی تھی کہ جسکا بیان نہین ہی بس اُسی دن سے مین انتظار کرنے لگا اور راہ تکنے لگا رات دن مین اسی مین مبتلا رہتا تھا اور یہی فکر تھی کہ کہین صاحبقران تشریف لائین تو اُنکی زیارت سے مشرف ہون اور ملون اور ملاقات کرون یہان تک کہ وہ دن آیا اور مین نے دن بھر اسی انتظار مین رہا کہ رات ہو تو مین یہان سے خدمت صاحبقران مین چلون اور حمزہ صاحبقران سے ملاقات کرون خدا خدا کرکے دن تمام ہوا رات آئی جب نو بجے وہان سے مین اس چیلے کو لے کر چلا مجھکو اس امر سے بھی آگاہ کرنا تھا کہ آپ لوح کو ملاحظہ فرمائین اور اس جنگل سے رہا ہونے کی تدبیر لوح سے دریافت کرین اور ورنہ دقیانوس کے فتح کرنے کی کیونکہ مرشد نے مجھسے فرمایا تھا کہ جسدن سے صاحبقران یہان تشریف لائے

ہین لوح کو نہین ملاحظہ فرمایا ہی تم اُنکو لوح ملاحظہ فرمانے کے لیے کہنا تاکہ لوح کو ملاحظہ فرماکے طرف
دربند کے روانہ ہون یہ جو صاحبقران نے سُنا فوراً اُس فقیر کے کہنے سے خیال آیا دل مین کہا کہ
واقعی جب سے تم یہان آئے ہو تم نے لوح کو بالکل نہین دیکھا ہی لوح کو ضرور دیکھو شاید کوئی فریب
و دھوکا نہ ہو یہ دل مین کہکر اُس درویش سے فرمایا کہ یہ تو تم نے سچ کہا کہ مین نے آج چار دن سے لوح
کو نہین دیکھا ہی اور ضرور چار دن سے اِن جنگلون مین پریشان ہون اور آج صبح سے ایسی آفت مین مبتلا ہوا
ہون کہ کبھی ایسی آفت مین نہین مبتلا ہوا تھا دن بھر ریگ کے جنگل مین پھرا کیا شدت گرمی و دھوپ سے
مُنھ مین اور زبان مین کانٹے پڑ گئے تھے پسینہ مین غرق تھا اس جنگل مین نہ پانی ممکن ہوا نہ دانہ جیون جیون
آفتاب بلند ہوتا تھا اُسی قدر گرمی زیادہ ہوتی جاتی تھی ہوا اسقدر گرم تھی کہ جب جھونکا چلتا تھا یہ معلوم
ہوتا تھا کہ کسی نے بھون دیا اگر کوئی ذرہ ریگ کا اُڑ کر جسم پر پڑ گیا تو یہ معلوم ہوا کہ انگارا رکھدیا یا کسی
نے جسم پھونک دیا پاؤن ماس کر آئے ہین کانٹے خار مغیلان کے جو پاؤن مین چبھ چبھ گئے تھے اُنکے
سبب سے راستہ نہین چلا جاتا تھا تمام تلوے لہولُہان ہو گئے تھے مرتا ہوا اور اپنی جان سے
عاجز اس مقام پر پہونچا جب یہان آکر پہونچا راستہ نہ چلا گیا تھک کر اِن درختون کے سایہ مین
بیٹھ رہا جو ثمر انمین لگے ہوئے تھے وہ کھائے کچھ گرسنگی مین کمی ہوئی مین نے خیال کیا کہ یہ رات اسی
مقام پر بسر کرو رات بھر مین کسل مٹ جائے گا اور کچھ پاؤن کی سوجن اور تکلیف بھی کم ہو گی جو کہ خارون
کے سبب سے زخم پڑ گئے ہین بس یہ خیال کر کے مین یہان ٹھہر گیا بیٹھا ہوا تھا کہ تم آتے ہوئے نظر
آئے روشنی دکھائی دی مین بہت حیران ہوا کہ یہ روشنی کیسی ہی کیونکہ مین نے یہان انسان کا نام و
نشان تک نہین دیکھا گمان ہوا کہ غول صحرائی ہی جب آپ مع روشنی کے یہان آکر پہونچے تو اور
حیران ہوا کہ انکو تو مین نے کہین نہین دیکھا تھا یہ کہان سے آ گئے فوراً خیال ہوا کہ یہ فقیر اور اللہ
والے لوگ ہین کہین کسی مقام پر پوشیدہ ہونگے کیونکہ یہ لوگ تارک دنیا ہوتے ہین اور اہل دنیا
کی نگاہون سے اپنے کو پوشیدہ کر دیتے ہین اسی طور سے یہ بھی یہان آکر مسکن گزین ہوئے
ہین اسوقت برائے تفریح طبع نکلے ہین اِدھر جو آ نکلے مجھکو دیکھ کر ادھر چلے آئے ہین مگر آپ کے
بیان سے معلوم ہوا کہ آپ کو آپ کے مرشد نے خبر دی تھی میرے آنے کی اور آپ میرے منتظر
تھے اور آپ میرے حال سے اپنے علم کے ذریعہ سے آگاہ تھے گو مین حیران ہوا تھا اس امر سے

زیادہ تر کہ آپ نے میرا نام لے کر سلام علیک فرمائی مگر جب آپ نے بیان کیا تو مجکو معلوم ہوا کہ اس سبب سے آپ آگاہ ہین یہ جو صاحبقران نے درویش سے فرمایا تب درویش نے جواب دیا کہ یہی سبب تھا جو مین آپ کے نام سے آگاہ تھا اور مین نے پہچانا تھا بس ورنہ کیا مجال میری تھی اور کیا طاقت تھی جو نام سے آگاہ ہوتا اور شناخت کر سکتا میرے مرشد نے اپنی زندگی مین آگاہ کیا تھا اور مرنے کے بعد خواب مین تشریف لا کر آپ کی تشریف آوری سے آگاہ کیا اور روانہ کیا اور بالکل آپ کا پتہ اور نشان دیا اور شناخت کرادی اور آگاہ کر دیا بس بموجب اُنکے فرمانے کے مین ادھر کو آیا اور آپ سے ملاقات کی اور زیارت سے مشرف ہوا جو جو اُنھون نے فرمایا تھا وہی سب واقعہ گذرا اور اُنکے فرمانے کے بموجب ہوا اور مین اُنکے حکم کو بجالایا اور آپ کو اس امر سے بھی آگاہ کر دیا کہ لوح کو ملاحظہ فرمایئے یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ واقعی آپ کے فرمانے سے مجکو بھی لوح کا خیال آیا اب لوح ملاحظہ کرتا ہون یہ کہکر قصد کیا تھا کہ لوح کو دیکھین کہ یکایک سر گھومنے لگا اور گردش کرنے لگا اور گرمی معلوم ہونے لگی حد سے زیادہ صاحبقران نے درویش سے فرمایا کہ کچھ سبب نہین معلوم ہوتا ہے کہ گرمی کیون معلوم ہوتی ہے یہ تو رات کا ہنگام اور وقت ہے ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ خنکی تھی کہ یکایک گرمی ہو گئی اور سر گردش کرنے لگا درویش نے جواب دیا کہ یا صاحبقران ہوا بند ہو گئی ہے اس سبب سے گرمی ہو گئی ہے گرمی کی وجہ سے دوران سر ہونے لگا ہے ذرا اُٹھکر دو تین قدم ٹہلیے اور پھریے تو یہ بات دفع ہو جائے صاحبقران کے بھی ذہن مین آگیا کہ یہ درویش سچ کہتے ہین بس فوراً اُٹھ کر ٹہلنے کے قصد سے چلے کہ ایک چھینک آئی اور سر نے گردش کی اب صاحبقران کو یہ گمان ہوا کہ جیسے کوئی بیہوشی دیتا ہے اور اُسی کے سبب سے دوران ہوتا ہے صاحبقران یہ خیال کر رہے تھے کہ بیہوشی کا اثر کیونکر پیدا ہوا مین نے سوائے ان درختون کے ثمر کے کوئی دوسری شے نہین کھائی کیا یہ اُنکا ثمرہ ہے جو مجکو ملا کہ سر گردش کرنے لگا اور گرمی معلوم ہونے لگی صاحبقران یہ خیال فرما رہے تھے کہ یکایک دوسری چھینک آئی اور صاحبقران گردش کھا کر گرنے گرتے کے ساتھ ہی بیہوش ہو گئے صاحبقران کا بیہوش ہونا تھا کہ یکایک اُس درویش نے وہ لباس قلندری پھینکدیا اور نعرہ کیا کہ منم مہتر حجاج نقب زن اسکو عیاری کہتے ہین کیا کام کیا ہے اگر عمرو بھی ہوتا تو وہ بھی میری غلامی کرتا اور

حلقۂ علامی اپنے کان مین ڈالتا گیا معرکہ کی عیاری کی ہے اور کیا دھوکا صاحبقران کو دیا ہے راوی بیان
بیان کرتا ہے کہ صاحبقران اس قصد سے اور بھی اُٹھے تھے کہ قریب روشنی کے جاکر لوح کو بھی دیکھین
مگر وہان تک جانے کی نوبت نہ آئی کہ راہ مین بیہوش ہو کر گر پڑے اور بیہوش ہوگئے راوی بیان
کرتا ہے یہ درویش حقیقت مین فقیر نہ تھا عیار تھا وخان لال قبا کا جو کہ حاکم ہے دربند دخانیہ
کا جب کہ صاحبقران نے کوہ بے ستون تو تباہ کیا یہان دخان لال قبا کو خبر ہوگئی
اسکے پاس ایک آئینہ ہے وہ ہمہ وقت سامنے لگا رہتا ہے اُس آئینہ مین کل حالات طلسم کے
تحریر ہوتے جاتے ہین جو کچھ طلسم مین گذرتے ہین اور یہ اُنکو دیکھتا ہے مگر وہی حالات جو کہ گذر
جاتے ہین تحریر ہو جاتے ہین وہ حالات نہین تحریر ہوتے ہین جو کہ آنے والے ہوتے ہین
وہ نہین تحریر ہوتے ہین بس اسکی یہ حالت تھی کہ جو واقعہ اُس آئینہ مین دیکھتا تھا وہ سب
اہل دربار کے روبرو بیان کر دیتا تھا چنانچہ اسنے کوہ بے ستون و دربند سوسن و دربند
اعظم کی بربادی کا سب حال اول سے آخر تک اہل دربار کے روبرو بیان کیا اور دربند منیر یہ
کی بربادی کا حال اور جنگ و پیکار کا واقعہ سب بیان کیا اور کہا کہ طلسم کشا لوح کو دیکھکر اور
لوح سے خبر پاکر اس طرف کو چلا ہے کوئی ایسا ہے کہ جاکر طلسم کشا کو پکڑ لائے اور اسیر کر لائے یہ سُنکے
اہل دربار نے بیان کیا کہ ہم جاتے ہین اور سحر کرکے پکڑے لاتے ہین دخان لال قبا نے جواب دیا
تھا کہ اُسپر سحر اثر نہین کرتا ہے تم لوگون کا جانا بیکار ہے وہ ساحرون سے زیر نہ ہوگا کیونکہ وہ صاحب
اسم اعظم و مالک لوح طلسم ہے ان دونون وجہون سے اُس پر سحر اثر نہین کرتا ہے بس ساحرون کا جانا
بیکار ہے ہان کوئی عیاری یا مکاری اُسکے ساتھ کی جائے تو شاید وہ اسیر ہو جائے اور گرفتار ہووے
یہ کام عیار کا ہے بدون اسکے طلسم کشا اسیر نہ ہوگا جسطور سے منیر جادو نے دھوکا دے کر
اور فریب کرکے اسیر کر لیا تھا گو مین نے اصل راستہ دربند کا بند کر دیا ہے بدون میری اجازت
کے کوئی داخل دربند نہین ہو سکتا ہے جب تک مین اجازت نہ دون اُسوقت تک کوئی داخل
دربند نہ ہوگا بس اس امر سے تو اطمینان ہے کہ کوئی اُسطرف سے تو نہین آئے گا مگر طلسم کشا
کے آنے کا اور راستہ ہے وہ ضرور اُس راہ سے آئے گا کیونکہ اُسکے پاس لوح ہے بس بہتر یہ ہوگا کہ کوئی
عیار جاکر پکڑ لائے جب یہ دخان لال قبا نے بیان کیا تھا اسوقت عیار اُسکا ضرچاج

نقب زن موجود تھا اُسنے جو سُنا وہ فوراً اپنے مقام پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ اے بادشاہ اگر مین طلسم کشا کو پکڑ لاؤن تو کیا انعام پاؤنگا خان للل قبا نے جواب دیا کہ اُسکے برابر زر سرخ دونگا ایک طرف اُسکو ترازو کے پلہ مین بٹھاؤنگا ایک پلہ مین اشرفیان رکھونگا یہ معاوضہ ہی طلسم کشا کے اسیر کرنے کا یہ سُنکے فرچاچ نے عرض کیا کہ بہت خوب مین جاتا ہون اور اُسی وقت اپنے شاگرد کو ہمراہ لے کر باتمام عیاری سے آراستہ و پیراستہ ہو کر وہان سے قطرہ زن ہوا تھا راہ طے کر کے اُسی صحرا مین پہونچا تھا کہ جہان صاحبقران اول دن پہونچے تھے بس یہ عقب صاحبقران مین پوشیدہ چلا آتا تھا اس سبب سے اسکو صاحبقران کی سرگردانی اور تین روز تباہ ہونے کا حال معلوم تھا جو اُسنے اسطور سے بیان کیا کہ میرے مرشد نے مجکو اس حال سے آگاہ کیا تھا بس جب صاحبقران آکر پہونچے تو اسنے یہ تدبیر کی تھی کہ آپ تو فقیر بنا اور اپنے شاگرد کو چیلا بنایا اور مشعل پر بیہوشی بکثرت ڈالی اور روغن بیہوشی آمیز سے فتیلہ چرب کیا اور قریب نو بجے کے لے کر چلا اور قریب صاحبقران پہونچا اور اُسی مشعل کو روشن رہنے دیا اُسکا دھوان جو دماغ صاحبقران مین پہونچا بیہوشی نے اثر کیا یہ اُسی سبب سے صاحبقران کو گرمی بھی معلوم ہوئی تھی اور سر گروش کرنے لگا تھا جب صاحبقران اُٹھ کر چلے تھے اُس عیار کے کہنے سے اور لوح کے ملاحظہ فرمانے کے قصد سے کہ لوح کو دیکھون اُس مکار و عیار نے جو صاحبقران سے یہ کہا کہ لوح کو ملاحظہ فرمایئے آپ نے تین دن سے لوح نہین دیکھی ہی اور در بند کو فتح کرنے کو جایئے اسکے دو سبب تھے ایک تو اس خیال سے کہا کہ تو خود لوح کو یاد دلا دے ایسا نہ ہو کہ طلسم کشا کو خیال آجائے اور لوح میرے حال سے آگاہ کر دے تو بڑی خرابی ہو اور ساری میری محنت بیکار ہو اس سے تو خود یاد دلا دے تا کہ طلسم کشا کو میری جانب سے شک نہ ہو اور کسی امر کا گمان نہ کرے اور اس امر کا یقین ہو جائے کہ یہ فقیر میرا دوست ہی دشمن نہین ہی دوسرا سبب یہ ہوا تھا اور یہ وجہ تھی کہ جو اسنے لوح کو کہا تھا کہ ملاحظہ فرمایئے کہ اسنے دیکھا کہ اتنا عرصہ ہوا مشعل کو یہان جلتے ہوئے اور دھوئین کو پھیلتے ہوئے اور طلسم کشا کے دماغ مین بیہوشی نے اثر نہ کیا ہا اس سبب سے کچھ تاثیر نہین کی کہ بیٹھے ہوئے ہین یہ اُٹھین اور قریب مشعل جاکر لوح کو دیکھین بس ضرور بیہوشی اثر

کریگی اور یہ بیہوش ہو جائینگے تیرا کام ہو جائے گا اس سبب سے اُسنے لوح کو یاد دلایا تھا ایسا ہی ہوا
صاحبقران جب اُٹھے اور گرے بیہوش ہو کر اُسنے نعرہ کیا اور اپنے کو ظاہر کیا بس اُسنے اسیوقت
صاحبقران کو چادر عیاری مین باندھا اور کمند عیاری سے دونون پاؤن اور دونون ہاتھ باندھے
ایک کپڑے سے گردن باندھی او گولا لاٹھی بنا کر پشت پر ڈیڑھ گرہ عیاری کی لگائی اور شاگرد سے
کہا کہ مشعل اسی جگہہ پھینکدے اُسنے مشعل اُسی مقام پر پھینکدی اور ساتھ ہو لیا اور ان
دونون کے جو بیہوشی سے اثر نہین کیا اسکا یہ سبب تھا کہ ان دونون نے اپنے کان و نتھنون
مین روئی رکھ لی تھی اسی سبب سے بیہوشی نے نہ اثر نہ کیا تھا یہ بیہوش نہ ہوئے اور بچے رہے بس یہ
دونون استاد و شاگرد صاحبقران کو چادر عیاری مین باندھ کر چل کھڑے ہوئے تھے اُسی عالم
شب مین انھون نے کسی مقام پر دم نہ لیا برابر پائے شاطری مارتے ہوئے چلے آئے جب
زرجاج تھک جاتا تھا تو شاگرد کو دیدیتا تھا وہ لے کر چلتا تھا خلاصہ یہ کہ بوقت صبح یہ داخل
شہر دخانیہ ہوا وہان بوقت صبح دخان لال قبا نے دربار آراستہ کیا موافق معمول کے سب
سردار آکر حاضر دربار ہوئے سب سردار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے دخان لال قبا تخت پر متمکن
تھا وزیر خوش لقا عقب پشت مروحہ جنبانی کر رہا تھا دخان لال قبا نے اہل دربار کیطرف
متوجہ ہو کر کہا کہ ابھی تک مہتر زرجاج نقب زن طلسم کشا کو اسیر کر کے نہین لایا آج چار دن
ہو گئے ہین کہ اسوقت تک نہین آیا ہے اہل دربار نے جواب دیا کہ ابھی کام نہ ہوا ہوگا اُسنے اسیر
نہ کیا ہوگا ابھی اُسپر قابو نہ چلا ہوگا اس سبب سے نہین آیا ہے دخان نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے
کہ یہی سبب ہے زرجاج ضرور اسیر کر کے لائے گا یہ بڑا مکار ہے اسکا مکر ضرور کارگر ہوگا اس کی
عیاری خالی نہ جائے گی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ زنگ کی آواز در دولت کی طرف سے آئی سب
اہل دربار نے پلٹ کر دیکھا دخان لال قبا نے بھی دیکھا سب نے دیکھا کہ مہتر زرجاج
نقب زن پشت پر پشتارہ لگائے ہوئے گرد مین آلودہ پسینہ مین غرق سانس پھولی ہوئی
چلا آتا ہے اُسکے عقب مین اُسکا شاگرد ہے سب نے جو زرجاج کو دیکھا ہر ایک نے پکار کر کہا
کہ اے بادشاہ مبارک ہو مہتر زرجاج آگئے اور اپنا کام کر کے آئے گو دخان لال قبا نے
بھی دیکھا تھا اور خوش ہوا تھا اہل دربار کے کہنے سے پھر پلٹ کر دیکھا اور پکار کر کہا کہ

کیون تھتر جی شبیر یا بھیڑ زر حاج نے جواب دیا کہ شیر حضور کے اقبال سے یہ غلام جہان جائیگا اپنا کام کرکے آئے گا کبھی بھی ایسا ہوا ہے کہ غلام گیا ہو اور کام کرکے نہ آیا ہو حضور کا اقبال ہمہ وقت ہمراہ رہتا ہے پھر کیونکر یہ ہوسکتا ہے کہ یہ غلام جائے اور بے نیل مقصود واپس آئے یہ غیر ممکن ہے آپ کے اقبال سے طلسم کشا پر جاکر عیاری کی اور اسیر کیا اور پکڑ لایا یہ کہکر آتے کے ساتھ ہی پشتارہ سامنے رکھدیا واقعی مین نے وہ کام کیا ہے کہ جو کسی سے نہ ہوا ہے نہ ہوگا مین نے یہ کام کیا ہے کہ مین اس امر کا سزاوار ہون کہ برابر طلسم کشا کے جواہر مجکو مرحمت ہو اور خلعت و انعام سے سرفراز ہون کیونکہ مین نے تمام ساکنان طلسم کی جان بھی بچائی اور آبرو بھی کیونکہ کئی دربند اُسنے برباد کیے اور فتح کیے کسی نے نہین اسیر کیا یا حاکم دربند مارا گیا یا طلسم کشا کا شریک ہوا بس یہ کام اسی دربند مین ہوا کہ مین نے آپ کے حکم سے طلسم کشا کو اسیر کرلیا اب انعام مرحمت فرمائیے یہ جو زر حاج نے عرض کیا وخان نے حکم دیا کہ لاؤ ترازو مین اپنے اقرار کے موافق اسکو زر سرخ دون یہ حکم دینا تھا کہ فوراً ترازو حاضر کی گئی وخان نے ایک طرف پشتارہ صاحبقران کا رکھا اور ایک طرف اشرفیان منگاکر رکھدین جب دونون پلہ برابر ہوگئے بلکہ کسی قدر اشرفیون کا پلہ نیچا رہا اور صاحبقران والا پلہ اونچا ہوگیا جب یہ واقعہ ہوا اُسوقت بادشاہ نے عیار کو حکم دیا کہ یہ اشرفیان لے لے بس اُسنے اشرفیان سلام کرکے اُسیوقت لے لین اور اُنکو اُٹھواکر باہر آیا اور اپنے مکان پر اپنے شاگرد کے ہاتھ روانہ کردین اور خود پھر واپس آیا سامنے ہاتھ باندھکر کھڑا ہوگیا اب وخان لال قبا نے اپنے عیار سے کہا کہ اس کو ہوشیار کرو تاکہ مین اس سے کچھ کلام کرون اور یہ اپنی حالت کو دیکھے اور آگاہ ہو اور اسکو بھی معلوم ہو کہ مین اسیر کرلیا گیا ہون اہل دربار و وزیر و عیار نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ بڑا زبان دراز اور بدلگام ہے گو اسیر ہے مگر کسی کی اپنے روبرو حقیقت نہین جانتا ہے نہ اصل سمجھتا ہے بلکہ خداوندون کو برا کہتا ہے بس اگر یہ ہوشیار کیا جائے گا تو یہ خداوندون کو بُرا کہے گا ہم کو سُننا پڑے گا اگر جواب دینگے تو اور زیادہ تر دشنام دے گا بس ہم سب سبب ہونگے خداوندون کے بُرا کہلانے اور دشنام دلوانے کے ہم پر گناہ ہوگا اس سے بہتر یہ ہوگا کہ اسکے قتل کا حکم فرمائیے تاکہ جلاد اسی عالم بیہوشی مین سر جدا کرے تاکہ یہ

قصہ پاک ہو شاید آپ اس غرض سے ہوشیار کراتے ہین کہ یہ دین اسلام کو ترک کرے اور آپ کی اطاعت کرے یہ غیر ممکن ہی اور محال ہی یہ وہ لوگ ہین کہ کسی کے کہنے پر عمل نہین کرتے ہین مرنے سے نہین ڈرتے ہین بلکہ موت کو حیات ابدی خیال کرتے ہین مگر اپنے دین و مذہب سے انحراف نہین کرتے ہین بس کیا ضرور ہی کہ بیکار کو ہوشیار کیا جائے آیندہ جو آپ کی مرضی ہم لوگ تو تابع حکم ہین وخان لال قبا نے جواب دیا کہ تم لوگ سچ کہتے ہو مگر اس امر کو تو قبول کیا اور مان لیا کہ ہوشیار نہ کیا جائے مگر اس امر کو مین کسی طور سے گوارا نہین کرونگا کہ خلاف طریقہ طلسم کے کرون کیونکہ طریقہ اور قاعدہ طلسم کا یہ ہی کہ جب طلسم کشا یا کوئی دوسرا شخص قید ہوکر خاص طلسم مین آئے یا کسی دربند مین تو اُسکو چالیس دن تک قید رکھا جائے اکتالیسوین دن قتل کیا جائے یہ طریقہ نہین ہی کہ جسدن قید ہوکر آئے اُسی دن قتل کیا جائے یا دو چار دن کے بعد یا دس پندرہ دن کے بعد ہان اگر ایک دو دن زیادہ ہو جائین تو مضائقہ نہین ہی مگر کم نہ ہون اور طلسم کشا کے لیے تو قطعی حکم ہی کہ کبھی قبل میعاد مقررہ کے قتل کرنے کا قصد بھی نہ کیا جائے ورنہ رہا ہو جائے گا اور جو قتل کا قصد کرے گا وہ خود قتل ہو گا بس ایسی حالت مین مین کیون اس امر کا مرتکب ہون اور کیون قتل کرنے کا قصد کرون اول تو اُسکی رہائی کا بندوبست کرون دوسرے اپنی جان پر بناؤن یہ تو مجھ سے کبھی نہ ہوگا اور دیکھ لو کہ جن لوگون نے اس امر کی تعجیل کی اُنکا کیا انجام ہوا خود مارے گئے اور طلسم کشا رہا ہو گیا بس مین اسے قید خانہ مین روانہ کرتا ہون اور قید سخت مین مبتلا کرتا ہون اگر سخت جان ہی تو زندہ رہے گا ورنہ اسی عرصہ مین تمام ہو جائے گا اگر زندہ رہا تو بعد چالیس دن کے قتل کرونگا سب نے جواب دیا کہ بہت درست ارشاد ہوا پھر قید فرمایئے مگر ہوشیار نہ کرایئے بادشاہ نے حکم دیا کہ بلاؤ آہن گرون کو یہ حکم دینا تھا کہ فوراً آہنگر مع سامان قید حاضر دربار ہوئے وخان لال قبا نے حکم دیا کہ یہ طلسم کشا قید ہوکر آیا ہی اسپر قید سخت قائم کرو شحنہ جلدو لو توال سامنے کھڑا تھا اُسکو حکم دیا کہ تو اسکے ہتھیار بھی لے لے اور لباس تن اور سب جواہرات بھی اور لو مین بھی یہ ہم نے تجکو دیا اس خدمت کے صلہ مین کہ یہ تیرے سپرد کیا جاتا ہی اسکی بہت ہوشیاری اور پاسبانی کرنا اور دو روٹیان اور سوئے کا ساگ جس مین برابر کا نمک ہو اور ایک آبخورہ گرم پانی کا اسوقت

اور اسی طور کی غذا اور پانی دوسرے وقت دیا جاے گر و اُس مقام کے ہر وقت پہرہ چوکی رہے سواے
تمھارے کوئی اندر نہ جانے پاے بلکہ کبھی مین بھی آؤن اور اندر جانے کا قصد کرون تو نہ جانے دینا
بس تمھارے سوا کوئی نہ جاے ان سب باتون کا خیال رکھنا گو ان لوحون مین لوح طلسم بھی ہر وہ بھی
مین نے تم کو دیدی ہر اس غرض سے کہ تم اسکو اپنے پاس احتیاط سے رکھو گے اور اس در بند سے
کوئی نہین آگاہ ہر جو لوح کی تلاش مین آے گا اور میرے نزدیک تم سے زیادہ تر صاحب دیانت
کوئی نہین ہر تم ہو تم پر مجھکو بہت مند ہین اور بھروسہ ہر کہ تم اپنے امکان بھر میرے لوح کی
حفاظت کرو گے اور اسکو نہ جانے دو گے یہ جو خان لال قبا نے شحنہ جادو سے کہا وہ
بہت خوش ہو گیا اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ خدا حضور کو سلامت رکھے اور اقبال و جاہ کی ترقی ہو مین اس
لایق نہین ہون جیسا کہ ارشاد ہوا یہ سب آپ کی قدردانی اور عزت افزائی ہر جو کہ آپ نے فرمایا
مین ایسی پاسبانی اور نگہبانی کرونگا کہ شاید کوئی کرے آپ تو اپنے کو فرماتے ہین کہ مجھکو بھی جانے
نہ دینا گو آپ میرے مالک ہین اور بادشاہ ہین آپ کا بڑا مرتبہ ہر مین ہوا کو بھی نہ جانے دونگا فرشتہ
و جن کی بھی یہ طاقت نہ ہوگی کہ اندر جا سکے انسان کی کیا لیاقت ہر اور لوح کو بھی اُس مقام پر
رکھونگا کہ فرشتہ بھی نہ پا سکے آپ ان سب امرون سے اطمینان رکھیے مین آپ کا ایک ادنی غلام
ہون اگر آپ یہ مرتبہ نہ عنایت فرماتے تو مین یہ مرتبہ کہان سے پاتا بادشاہ نے جواب دیا کہ
جب مین نے ایسا ہی تم کو پایا تو یہ خدمت تمھارے سپرد کی ورنہ تم سے زیادہ مرتبہ کے لوگ
اسوقت دربار مین موجود تھے اُنکو نہ سپرد کرتا اُن سب پر مین نے تم کو ترجیح دی یہ سُنکے شحنہ جادو
نے سلام کیا اور کہا کہ یہ لوگ قید اسکے اوپر آراستہ کرین تو مین لے جاؤن بادشاہ نے حکم دیا
عیار کو کہ اسکو چادر سے کھولو پس عیار نے چادر سے کھولا اور اپنی کمند بن کھول لین حداد نے قید
جسم پر آراستہ کرنی شروع کی سب لباس اُتارا وہ بھی کوتوال نے اپنے قبضہ مین رکھا اور
ہتھیار بھی اور کل تبرکات اور لوحین اُدھر حداد نے سوا پانسو من کی قید جسم پر صاحبقران
کے آراستہ کی جب قید سلاسل مین صاحبقران مقید ہو چکے اُسوقت بادشاہ نے
کوتوال سے کہا کہ اب لے جاؤ قیدی کو میرے سامنے سے چنانچہ کوتوال قید صاحبقران
کی ارابہ پر ڈال کر لے چلا اور ایک مقام پر لا کر ایک مکان تیرہ و تار مین صاحبقران کو قید کیا

اور کل لباس و ہتھیار و تبرکات کو لاکر ایک دوسرے مکان زمین کھود کر دفن کردیا بہت احتیاط سے اور گرد اُس مکان کے سوارون و پیدلون کا پہرہ مقرر کیا جو کہ قریب دس ہزار کے تھے جس مین صاحبقران قید تھے اور اپنے رہنے کے لیے بھی ایک مقام آراستہ کیا بالکل قریب یہ سب بندوبست کرکے خود براے پاسبانی بیٹھا ون ہی سے صداے حاضر باش و ناظر باش بلند ہونے لگی اور ہوشیار باش و خبردار باش کی ہر طرف سے صدا آنے لگی واقعی کوتوال نے ایسا ہی بندوبست کیا تھا کہ ہوا کا گذر بھی محال تھا اگر ہیک خیال بھی وہان جاتا تو اسیر ہو جاتا ایسا بندوبست تھا جب یہان لاکر صاحبقران کو قید کیا اور در زندان بند کرکے قفل دیدیا اور پہرہ چوکی مقرر کیا یہان تو بیرون زندان یہ بندوبست ہی وہان یکایک وہ بیہوشی خود بخود دفع ہوئی اور صاحبقران کو ہوش آیا اپنے کو قید سخت مین مبتلا پایا یعنے ہاتھون مین ہتھکڑیان پاؤن مین بیڑیان گلے مین خاردار طوق بغلون مین خاردار لٹھ رانون مین فولاد کی چھوٹے چڑھے ہوئے پاے زنجیر گران مین اپنے کو قید دیکھا بہت حیران ہوئے پہلے تو خیال کیا کہ خواب دیکھ رہے ہو جب آدمیون کے بولنے کی صدا سُنی اب یقین ہوا کہ تم اصل مین قید ہو معلوم ہوتا ہی کہ وہ فقیر نہ تھا بلکہ کوئی عیار تھا تم کو اُسنے دھوکا دیا اور فریب تم اُسکے دھوکے اور فریب مین مبتلا ہوگئے اُسنے تم کو لاکر یہان قید کیا خیر خود کردہ را علاجے نیست تم خود اپنے ہاتھ سے اس بلا مین مبتلا ہوئے جیسے یہ فقیر آیا تھا ویسے ہی لوح کو دیکھتے تو حکو بالکل بھول گئے اگر کچھ شک بھی گذرا تو خود دل سے سوال و جواب کرکے اُس شک کو دفع کردیا اور لوح کا خیال تک نہ کیا بلکہ اُسنے یاد بھی دلایا اُسوقت بھی نہ دیکھی معلوم ہوتا تھا کہ اُس مشعل پر بیہوشی پڑی ہوئی تھی اُسکا دھوان جو دماغ مین پہونچا اُسنے اثر کیا اُسی سبب سے تم بیہوش ہوکر گرے ورنہ تم نے کچھ کھایا نہ پیا آخر اب اس پچتانے سے کیا ہوتا ہی جو خدا کو منظور ہوگا تو وہ اپنے قدرت سے کوئی نہ کوئی تدبیر رہائی کی پیدا کرے گا مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ یہ کون مقام ہی اور ہم کو کس نے قید کیا ہی اور ہمارے اور اُسکے کیا وجہ ہی دشمنی کی کہ جسکے معاوضہ مین اُسنے ہم کو اسطور سے قید کیا ہی یہ خیال کرکے اپنے دل مین صاحبقران خاموش ہو رہے کہ جب کوئی کھانے وغیرہ کو دینے کو آئے گا اُسوقت دریافت

ہو جائے گا زیادہ فکر کرنے سے کیا فائدہ یہان صاحبقران یہ تجویز کر گئے اور شکر خدا کر کے خاموش
ہو کر بیٹھ رہے ذات خدا پر تکیہ فرما کے بیرون زندان کوتوال نے سب بندوبست کر لیا جیسا کہ
تحریر کر چکا ہون اب کوتوال پاسبانی مین مصروف ہوا اور صاحبقران کی قید کو وخان لال قبا
روانہ کر چکا اُسوقت اہل دربار سے کہا کہ تم نے میرے اقبال کو دیکھا کہ کیونکر طلسم کشا قید ہو کر
آیا یہ وہ مقام ہے کہ اسکے حال سے کوئی آگاہ نہین ہے نہ یہان کوئی آسکتا ہے بس جب یہ حالت
ہے تو کیا خوف ہے اہل دربار نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا اور درست فرمایا پھر کیا خوف ہے بہت
اچھا کیا واقعی اب طلسم کشا کی قضا بھی آئی تھی جو ادھر کو آیا ورنہ کیا ضرورت تھی معلوم ہوتا ہے کہ
اس دربند کو بھی مثل اُنھین دربندون کے طلسم کشا نے تصور کیا تھا جو یکہ و تنہا ادھر آیا
وخان لال قبا نے جواب دیا کہ جو کچھ ہو اب تو یہان آکر قید ہوا ہے اگر مع لشکر و سپاہ کے آتا
تو کیا بنا لیتا اگر مع لشکر کے آتا تو بھی مارا جاتا اور لشکر اُسکا تباہ ہوتا یہی خیال ہوتا اسیطور سے
مع لشکر کے اسیر ہو جاتا اہل دربار نے جواب دیا کہ واقعی یہی امر تھا یہ بھی ممکن تھا کہ یہان
آکر کوئی زندہ واپس جاتا جب یہ اہل دربار نے کہا وخان لال قبا نے کہا کہ تم دیکھا کرو کہ
مین کیونکر بعد قتل طلسم کشا کے اہل لشکر کو قتل و تباہ کرتا ہون جب مین طلسم کشا کو قتل
کر لونگا اور لشکر کو تباہ اُسوقت شکال کو خبر کرونگا بلکہ بطور تحفہ کے طلسم کشا کا سر
روانہ کرونگا اور ایک بہت بڑا جشن کرونگا اسوقت اپنے دربند کو ظاہر کرونگا اور بادشاہ و
سب اہل طلسم کو اپنے حال سے اور حال دربند سے خبردار کرونگا اور آگاہ اب یہ دربند سب
پر ظاہر ہو گا گو آجتک اس دربند کے حال سے کوئی آگاہ نہ تھا مگر اب آگاہ ہو گا اکثر بزرگون
نے بیان کیا تھا اور مین نے اُنسے سُنا تھا کہ یہ دربند اُس زمانہ مین ظاہر ہو گا اور سب ساکنان
طلسم اس دربند سے اُسوقت مین آگاہ ہونگے جبکہ طلسم کشا آئے گا وہ اس دربند کو ظاہر
کرے گا کیونکہ وہ اُس دربند کے فتح کرنے کو آئے گا جب وہ اس دربند کو فتح و برباد کرے گا
اُسوقت ساکنان طلسم کو ظاہر ہو گا اُن لوگون کا یہ قول تھا مگر مین یہ کہتا ہون کہ اُنکا منشا
اور مطلب یہ تھا کہ جب طلسم کشا یہان برائے فتح دربند آئے گا تو اسیر ہو جائے گا اور
حاکم دربند اُسکو قتل کر کے خود دربند کو ظاہر کریگا کیونکہ اس امر کے بعد یعنے بعد قتل طلسم کشا

سے جشن کرونگا کل ساکنان طلسم وغیر ساکنان طلسم کو جشن مین طلب کرونگا اُسوقت سب پر ظاہر ہوگا اور سب واقف ہونگے اور سب پر یہ دربند ظاہر ہوگا بس یہی منشا تھا اُن لوگون کا اب اس دربند کے ظاہر ہونے کا زمانہ آگیا ہو یہ وہی زمانہ ہو کتاب مین جو حالات طلسم تحریر ہین اور اسطور سے کہ فلان زمانہ مین جب طلسم کشا آئے گا تو یہ دربند ظاہر ہوگا بانیان طلسم کا بھی یہی مطلب تھا اسی غرض سے اُنھون نے اس امر کو تحریر کیا تھا یہ منشا نہ تھا کہ طلسم کشا اس دربند کو فتح کرے گا اسی سبب سے ظاہر ہوگا دخان نے جب یہ بیان کیا سب اہل دربار نے جوابدیا کہ واقعی یہی منشا تھا جو کہ آپ ارشاد فرماتے ہین جب یہ تقریر ختم ہوئی تو بادشاہ نے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے یہان کوتوال نے دو روٹیان اور سوئے کا ساگ جس مین برابر کا نمک تھا اور ایک آبخورہ گرم پانی کا لے کر زندان مین آیا یہان صاحبقران زانوے فکر پر سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے بحر فکر و تردد مین غوطہ زن تھے اور غواصی کر رہے تھے کہ یہ کیا مقام ہو اور مین یہان کیون قید کیا گیا ہون میرے قید کرنے سے کیا مطلب ہو اور کیا دشمنی ہو جو مجھکو قید کیا ہو اور یہان کا کون بادشاہ ہو کہ دروازہ زندان کے کھلنے کی صدا کان مین آئی صاحبقران نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ ایک ساحر مگر کوئی عہدہ دار کچھ ہاتھون مین لیے ہوئے دروازہ کھول کر زندان مین آیا اُسکو دیکھ کر صاحبقران نے زنجیر کو ہلایا اس خیال سے کہ اس آنے والے کو معلوم ہو کہ قیدی ہوشیار ہو جب زنجیر کی صدا شحنہ جادو نے سُنی اُسکو بھی معلوم ہوا کہ قیدی ہوشیار ہو بس قریب آیا اور کہا کہ او قیدی اپنا کھانا لے اور کھا اور بادشاہ کو دعا دے کہ اُسنے تیرے اوپر رحم کھا کر یہ تیرے لیے کھانا مقرر کیا ہو ورنہ مارے فاقون کے مرجاتا ایک دانہ نہ نصیب ہوتا نہ ایک قطرہ پانی کا مگر یہ بادشاہ کی عنایت و مہربانی ہو جو کھانا مقرر کیا یہ جو کوتوال نے کہا صاحبقران نے سر اُٹھا کر اُسکی طرف بہ نگاہ قہر آلود دیکھا اور کہا کہ اے شخص پہلے تو یہ بتا کہ یہ کون مقام ہو اور مجھکو کس غرض سے یہان قید کیا ہو اور یہان کا کون بادشاہ ہو میرے اُسکے کیا عداوت تھی جو میرے ساتھ اُسنے یہ سلوک کیا اور مین اپنے خدا کا کیون نہ شکر ادا کرون اور کیون نہ اُسکی تعریف کرون کہ جسنے یہان بھی میرے رزق کی فکر کی اور دشمن کے دل مین یہ بات پیدا کی کہ اُسنے کھانا مقرر کیا

مین اپنے خالق اور مالک کا کیون نہ شکریہ ادا کرون کہ جو اپنے بندون پر مثل مان باپ کے مہربان ہی
اور ہر وقت اُنکی پرورش کی اُسکو فکر ہی اور ایک اُسکے بندہ ناپاک کو کیون دعا دون جو کہ کافر مطلق
ہی اور اپنے خالق کی کفران نعمت کرتا ہی اور کیون اُسکا شکریہ ادا کرون جادو رہو یہ کھانا میرے کام کا نہین
ہی کیونکہ تو بھی کافر ہی اور کھانا بھی کافر کے ہاتھو کا پکا ہوا ہوگا بس یہ ہم پر حرام مطلق ہی ہم کافر کے ہاتھ
کے کھانے کو اور پینے کو حرام جانتے ہین یہ سب ہمارے نزدیک حرام ہی بس اب نہ ہم سے کہنا
ہم کو فرط عطش اور گرسنگی سے مرنا بہتر ہی اور تم لوگون کے یہان کا کھانا کھانا منظور نہین ہی کہ جو مثل
سگ و خوک کے ہو مین کھا کر اپنا ایمان دون یہ جو صاحبقران نے فرمایا شحنہ جادو نے جواب دیا
کہ او قیدی باوجودیکہ تو قید سخت مین مبتلا ہی اُسپر یہ تقریر کرتا ہی تو بڑا مغرور اور متکبر معلوم ہوتا ہی
اور بہت سخت زبان اور بدلگام ہی کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی زندگی کو غنیمت جان تو جو کہتا ہی
کہ میرے خدا نے یہ اُسکے دل مین ڈالا کہ اُسنے کھانا مقرر کیا ہی مین اُسکا شکریہ کیون نہ ادا کرون
اور اُسکی کیون نہ بندگی کرون جو اُسکے بندے کا شکریہ ادا کرون اور دعا دون بس اپنے خدا سے فریاد
کر کہ وہ آکر تجکو رہا کرے اور تیری جان بچائے تب ہم جانین کہ تیرا خدا برحق ہی اور یہ جو تو نے کہا
کہ یہ کھانا مثل سگ و خوک کے ہی مین نہ کھاؤنگا کیونکہ تم لوگ کافر ہو بس جب فرط گرسنگی
سے مروگے اُسوقت آپ ہی کھاؤگے ہم کو کیا ضرورت ہی کہ ہم تمھاری منت یا التجا کرین ہم
دیکھتے ہین کہ تیرا خدا تجکو کھانا دے گا اور تو زندہ رہے گا اب رہائی تیری اس قید سے زندگی
مین تو غیر ممکن ہی ہان جب قتل ہوگا اُسوقت قید حیات سے بھی رہائی ہوگی اور اس قید سے
بھی اور یہ جو تو نے دریافت کیا کہ یہ کیا مقام ہی اور یہان کا کون بادشاہ ہی اور مجکو کیون قید
کیا ہی اور باعث عداوت کیا ہی آگاہ ہو کہ یہ مقام دربند دخانیہ ہی اور یہانکا بادشاہ دخان لال نما
ہی اور باعث عداوت یہ ہی کہ تو نے دشمنی پر کمر کسی ہی اور طلسم کو فتح کرنے کو ادھر آیا ہی اور دربندون کو تو نے برباد کیا ہی اس دربند کی بربادی کی فکر مین ادھر آیا تھا کہ دخان نے اپنے
عیار کو روانہ کیا وہ تجکو فریب و دھوکا دے کر اسیر کر لایا اُنھون نے یہان قید کیا ہی اور
قید کا پاسبان و محافظ مجکو مقرر کیا ہی بعد چالیس روز کے تجکو قتل کرینگے اب رہائی غیر
ممکن ہی اس امر سے اطمینان رکھو کہ تم یہان سے رہا ہو یا کوئی تمھارا عزیز یا دوست آکر

رہا کرے اسکو خبر بھی نہ ہوئی کیونکہ کوئی اس دربند سے واقف بھی نہین نہ کوئی آگاہ نہ اسکا راستہ ہی بلکہ جو
راستہ تھا وہ مسدود ہی بدون اجازت حاکم دربند کے نہین آسکتا ہی بس جو کوئی آئیگا وہ اسیر
ہو جائیگا مثل تیرے اب رہائی ناممکن ہی ہان ایک صورت ہو کہ اگر تو دین اسلام ترک کرے اور
وخان لال قبائی اطاعت کرے اور طلسم کے فتح کرنے سے دست بردار ہووے تو تیری رہائی
ہو جائے اور مرتبہ اعلیٰ بھی ملے ورنہ تو قتل ضرور کیا جائیگا صاحبقران نے یہ تقریر اُس نابکار
کی سُنکے فرمایا کہ او مردود میرے سامنے سے دور ہو تیری کیا لیاقت ہی اور تیرے بادشاہ کی کیا
حقیقت ہی جو وہ مجکو قتل کرسکے بدون حکم خداوند کریم اگر میری عمر تمام ہو گئی ہی اور میری قضا
آگئی ہی تو کوئی مجکو بچا نہین سکتا ہی مین ضرور قتل کیا جاؤنگا اگر قلعہ آہنی اور مقام تحت الثرا
مین بھی جاکر پناہ لونگا تب بھی نہ بچونگا اور اگر قضا نہین آئی ہی اور زندگی باقی ہی تو وہ خدان بے
ایمان کی کیا اصل ہی جو قتل کرسکے اگر تمام عالم ایک ہو جائے اور میرے قتل کی فکر کرے تو ایک
بال بھی نہ کم کرسکیگا مین مرنے سے نہین ڈرتا ہون جو تو مجکو موت سے ڈراتا ہی اور کہتا ہی کہ
اگر دین اسلام نہ ترک کروگے تو قتل کیے جاؤگے مین اس خوف سے تو کبھی نہ ترک اسلام
کرونگا اسپر کیا منحصر ہی اگر ہزار مرتبہ قتل کیا جاؤن اور پھر زندہ کیا جاؤن اور یہ کہا جائے کہ
دین اسلام ترک کرو تو بھی مین نہ ترک کرون سامری و جمشید و عجائب نگار کیا کہدی ہین سب
بچہ شیطان اور نطفہ حرام تھے جسقدر تم لوگون کے خدا تھے یا ہین یہ سب شیطان کے
بہکائے ہوئے ہین ہم ان سب پر رات دن صبح و شام ہر ساعت لعنت ہزار ہزار مرتبہ
کرتے ہین اور کرینگے اگر پا جاؤن تو اُنکے منھ مین تھوکون اور موتون اور تمام اہل لشکر کے لوگون کو
حکم دون کہ وہ بھی اپنا فضلہ اُنکے منھ مین ڈالا کرینگے بلکہ تمام سرکشان لشکر کا اُنکے منھ کو سنڈاس
بناؤن یہ جو صاحبقران نے فرمایا اُسنے برہم ہو کر جواب دیا کہ واقعی تم لوگ نالایق ہو کہ
خداوندون کی شان مین ایسا کہتے ہو صاحبقران نے فرمایا کہ اس سے زیادہ کہین کے
یہ تو کم ہی اُسنے کہا کہ وہ لوگ رحم کھاتے ہین اور ترس کھاتے ہین جو اپنا عذاب نہین نازل
کرتے ہین جسدن دریاے قہر اُبلا کر جوش زن ہوگا اُسدن وہ اپنا عذاب نازل کرینگے
کہ خاک سیاہ ہو کر رہ جاؤگے اُسوقت معلوم ہوگا اور جب جانوگے اور توبہ کروگے پھر توبہ

پھر

بھی نہ قبول ہوگی دوزخ مین ڈالدیے جاؤگے ابھی تو وہ طرح دیتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ
وہ کیا گیدی ہین جو اپنا عذاب نازل کرینگے وہ اپنے کو تو آتش دوزخ سے بچالین پھر اورونکو دوزخ
مین ڈالین اور اپنا عذاب نازل کرین اور یہ جو تو نے کہا کہ اس دربند کے حال سے کوئی آگاہ نہین
ہے نہ اسکا راستہ ہے نہ بدون اجازت حاکم دربند یہان آسکتا ہے یہ سب تیری باتین ہین اور لغو
حرکت ہے اگر خدا کو میری رہائی منظور ہوگی تو یہ سب باتین رہجائینگی میرے دوست اور عزیز
سب آئینگے اور میری رہائی کی غیب سے صورت ہو جائے گی اور غیب سے راہ یہان آنے
کی پیدا ہوگی اس امر سے خوش نہ ہوا اُسنے کہا کہ ہم دیکھتے ہین کہ تیرا خدا تیری مدد کرے گا اور مجکو رہا
کروے گا بس اب زیادہ نہ بک ورنہ ابھی تیرا سر کاٹ لونگا کیا کہون کہ بادشاہ سے مجبور ہون
ورنہ تجکو اس سخت کلامی کی سزا دیتا صاحبقران نے فرمایا کہ کیا کہون مین مجبور ہون ورنہ
مین تجکو تو اس تقریر کی سزا دیتا جادو نہ ہو مرے سامنے سے ورنہ بہت ہی سختی سے کلام کرونگا
یہ سنکے شحنہ جادو نے کہا کہ اب یہ کھانا لے گا یا نہین صاحبقران نے فرمایا کہ مین کہہ چکا
ہون کہ لیجا کسی اپنے سگے کو دیدے کہ وہ کھالے مین نہ کھاؤنگا میرا خدا مجکو اپنی قدرت سے
پہونچاوے گا اُسنے یہ سنکے وہ کھانا سامنے صاحبقران کے رکھدیا اور کہا کہ چاہے کھا چاہے
نہ کھا مین اپنی خدمت کو جو کہ بادشاہ نے میرے متعلق کی ہے بجالاتا ہون تاکہ عدول حکمی کا میرے
اوپر الزام نہ ہووے یہ کہکر اور کھانا رکھکر پیٹھ موڑ کر چلا صاحبقران نے لات مار کر وہ کھانا
پھینکدیا لونوال دروازہ بند کرکے باہر چلا آیا اور اپنے مصاحبون اور ملازمون سے کہا کہ مین
نے لاکھ لاکھ قیدی کو سمجھایا اُسنے ایک نہ سُنی بلکہ کھانا بھی پھینکدیا مین اپنے منصب کو بجالایا
اب چاہے فرط گرسنگی سے مرجائے چاہے زندہ رہے اگر مرجائے گا تو خوب ہوگا کہ ہمارا بادشاہ
اُسکے خون سے بچے گا بدون قتل کیے ہوئے مرجائے گا ہم سب کی مراد پوری ہو جائے گی
راوی بیان کرتا ہے کہ اسی طور سے کئی دن گذرے نہ صاحبقران نے کچھ کھایا نہ پیا جو یہ کھانا
رکھ آتا تھا صاحبقران اسکو لات مار کر پھینکدیتے تھے اب چپکا جاتا ہے کھانا دونون وقت
رکھ کے چلا آتا ہے کچھ کلام صاحبقران سے اس خوف کے مارے نہین کرتا ہے اگر مین کلام
کرونگا تو یہ اُسی طور کے سخت جواب دے گا بیکار کیون ایسے سے کلام کرکے اپنے خداوند کی

برائی سنون یہان تو یہ امر ہو وہان دربار مین اب کبھی ذکر بھی نہین ہوتا ہو بلکہ اور اور باتین ہوتی ہین اسکا ندکور بھی نہین آتا ہو یہ بھی نہین معلوم ہوتا ہو کہ کوئی قید ہوکر آیا ہو یہ معلوم ہوتا ہو کہ سب بھول گئے ہین صرف اسقدر ہوتا ہو کہ ہر روز بوقت صبح جبکہ بادشاہ آتا ہو شحنہ جادو آکر خبر گذران جاتا ہو کہ ابھی تک قیدی موجود ہو مگر نہ کچھ کھاتا ہو نہ پیتا ہو پہلے دن کی تقریر بھی بیان کردی تھی کہ یہ تقریر میرے اُسکے ہوئی یہ سوال وجواب ہوئے بس اسیطور سے آٹھو روز گذرے یہان تو صاحبقران قید ہین اور اب سب کو فکر ہو کہ زمانہ میعاد گذر جائے تو طلسم کشا قتل کیا جائے ان سب کو تو اس فکر مین مبتلا رکھا جاتا ہو اب کچھ حال خواجہ کا تحریر ہوتا ہو کہ جسدن سے خواجہ نے خواب دیکھا تھا اور آصف بن برخیا حکم دے گئے تھے کہ تیسرے دن تم طرف دربند کے روانہ ہوتا یہانتک کہ خواجہ نے گھڑی وساعت گن گن کر وہ دو دن بسر کیے جب وہ دن آیا تو خواجہ نے سب سے کہا کہ مین صاحبقران کی تلاش مین جاتا ہون کیونکہ آج تین دن ہوئے کہ مین نے اپنے عاشق کو نہین دیکھا ہو نہ اُسکی خبر معلوم ہوئی ہو کہ کہان ہو اور کیا گذری اب بدون اُسکے مجکو یہان آرام نہین ہو مین کیونکر قیام کرون اس مقام پر بس مین جاتا ہون مجکو حمزہ کے بغیر لشکر وبارگاہ سونی معلوم ہوتی ہو اب مین نہ ٹھہرونگا نہ قیام کرونگا اسیطور سے خواجہ روز کہا کرتے تھے جب وہ دن آیا تو کہا کہ آج مین جاتا ہون سب نے کہا کہ آپ آج قیام کرین کل تک خبر آجائے گی جواب دیا کہ اب میرا یہان ٹھہرنا غیر ممکن ہو میرا دل گھبراتا ہو کلیجہ منھ کو چلا آتا ہو اضطراب حد سے زیادہ ہو مجکو جانے دو یہ کہکر خواجہ اُٹھ کھڑے ہوئے لاکھ لاکھ سب نے روکا مگر خواجہ نے ایک کی نہ سُنی بیرون دربار آئے اپنی صورت ایک ساحر کی بنائی کہ دھوتی کھاروے کی بندھی ہوئی کرتہ گلے مین سیندور کا قشقہ پیشانی پر کھور چندن کی لگے ہوے بھبھوت ملے ہوے کالے گوڑیالے گلے سے لپٹے ہوئے جھولی شانہ پر پڑی ہوئی بجرنگ بجرنگ سُنے ہوے چلے جسطرف کو آصف بن برخیا نے فرمایا تھا کہ تم جانا تو دربند پر پہونچ جاؤگے روانہ ہوئے انکو تو راہ مین رکھا جاتا ہو اب پھر کچھ حال دربند کا تحریر ہوتا ہو ناظرین آگاہ ہون کہ شحنہ جادو کوتوال شہر ایک اپنے عزیز کی لڑکی پر عاشق تھا ایک مدت سے اور وہ عورت بھی اسپر فریفتہ تھی جب اسکو اسی طور سے ایک زمانہ گذرا اور اُسکا اضطراب

زیادہ ہوا تھا اور بیقرار ہوا تو اسنے اُسکے باپ سے درخواست کی کہ مجکو اپنی غلامی مین قبول فرمایئے اپنی دختر کی شادی میرے ساتھ کر دیجیے جب اُسنے یہ درخواست کی تھی اُسنے اپنے عزیزون کو جمع کیا اور اُنکے روبرو شحنہ جادو کی درخواست کو بیان کیا اور کہا کہ اُسنے تو داس امر کی خواہش کی ہے تم سب کی کیا راے ہے آیا مین اُسکی درخواست کو قبول کرون یا جواب دے دون آیا یہ نسبت اچھی ہے یا بُری اُسکے سب عزیزون نے کہا کہ یہ نسبت تمھاری تقدیر سے قبول ہوئی ضرور قبول کر لو لوگ ایسی ایسی نسبتون کی تو خواہش رکھتے ہین اسمین تو سواے فائدہ اور نفع کے کوئی امر نقصان کا نہین ہے مثل ہے کہ بکری کو بھی چھوڑتے ہین تو ہری گھاس دیکھ کر چھوڑتے ہین بس تمھاری لڑکی عمر بھر چین کرے گی اول تو وہ ایک مرتبہ جلیل پر قائم ہے تمام شہر کا کوتوال ہے دوسرے بادشاہ بہت خوش ہے تیسرے عالی خاندان ہے اور لاکھون روپیہ کا آدمی ہے دیکھو اس نسبت کو جانے نہ دینا جسطور سے ہو قبول کر لینا جب کہ وہ خود خواہش کرتا ہے تو تمھارا کیا نقصان ہے مان لو اور قبول کر لو اگر انکار کروگے تو بعد کو پچتاؤگے ہمارے نزدیک تو کوئی نقصان و ہرج نہین ہے بہت اچھی بات ہے جب اسطور سے سب عزیزون نے اور دوستون نے اُس سے کہا تھا اور فائدے دکھائے تھے اسکو بھی اُنکے کہنے سے خیال ہوا اور جس طرف کو عقل کو دوڑایا اور نقصان کا پہلو نکالا سواے نفع کے کوئی پہلو نقصان کا نظر نہ آیا لیں اُسنے اُسیوقت ان سب کے روبرو کہا کہ مین نے تم سب کے کہنے سے قبول کیا اور اس نسبت کو منظور کر لیا کیونکہ تم نے جو کچھ کہا وہ سب ٹھیک ہے تم لوگون کی راے ٹھیک ہے اور درست ہے مین کہلائے بھیجتا ہون کہ ہم نے تمھاری خواہش کو قبول کیا راوی بیان کرتا ہے کہ اُسنے اُسیوقت پیغام بر کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ ہم نے بدل وجان تمھاری خواہش کو قبول کیا ہمارا باعث افتخار ہے جب یہ پیام شحنہ جادو کے پاس پہونچا اُسنے اُسیوقت جواب مین کہلا بھیجا تھا کہ پھر کوئی دن مقرر کیا جائے کہ کچھ سامان شادی ہو اور اسی ماہ مین فراغت ہو جائے پیام بر نے اگر شحنہ جادو کا پیام اُسکے باپ سے یعنی لڑکی کے دیا اُسنے شحنہ جادو کا پیام سُنکے اُسکا یہ جواب دیا کہ اُنسے کہدینا کہ اس ماہ مین کچھ شگون کر لیا جائے اور ہم رخصت بعد چھ ماہ کے کرینگے اگر اس امر پر منظور ہو تو ہم حاضر ہین کیونکہ اس عرصہ مین ہم سب سامان کر لینگے ابھی ہمارے پاس سامان

درست نہین ہی پیام برنے جاکر جواب اُسکا شحنہ جادو سے کہا شحنہ جادو نے جواب دیا کہ ہم کو قبول ہی جو چاہین شگون کر لین کہ ہم کو اطمینان ہو جائے اور ہماری پختگی ہو جائے تاکہ پھر نہین کہین کوئی سلسلہ کر سکون نہ وہ پیام بر نے یہی جا کر لڑکی کے باپ سے کہا کہ اُنھون نے یہ کہا ہی آپ اس کا کیا جواب دیتے ہین اُسنے کہا کہ جا کر کہدو کہ پرسون کچھ شگون ہو جاوے گا وہ شگون یہ ہوگا کہ منگنی کی جائے گی تاکہ طرفین کی پختگی ہو جائے دونون طرف اطمینان ہو جائے خلاصہ یہ کہ بموجب اقرار کے منگنی ہو گئی تھی اور یہ اقرار ہو گیا تھا کہ بعد چھ ماہ کے شادی کی جائے گی جب یہ اقرار وغیرہ ہو گیا طرفین کو اطمینان ہو گیا یہان تک کہ وہ زمانہ گذر ا اور وہ زمانہ آیا کہ جسکا طرفین مین اقرار ہوا تھا جب وہ زمانہ آیا تو پھر لڑکی کے باپ نے کہلا بھیجا کہ اب ایک دن آکر رخصت کرا لے جاؤ کیونکہ اب ہمارا سب سامان درست ہو گیا ہی اب ہم کو ایک دن بھی برابر ایک برس کے ہی جب یہ پیام شحنہ جادو کے پاس پہونچا وہ اس پیام کو سُنکے خوش ہو گیا پھولون نہ سماتا تھا اپنے جامہ سے باہر ہو گیا خوش ہو کر پیام بر سے کہا کہ ہماری طرف سے کہنا کہ ہم دن رخصت کا مقرر کر کے کہلا بھیجین گے کیونکہ ہم کو خود جلدی ہی ہم بادشاہ سے عرض کر لین اگر مین اس عہدہ پر نہ قائم ہوتا کہ ایک قیدی کی حفاظت میرے سپرد نہ ہوتی تو مین خود اسیوقت بتا دیتا کہ فلان دن مین آؤنگا اور عقد کر کے لے جاؤنگا مگر خرابی یہ ہی کہ یہ قیدی بہت بڑا مجرم ہی اسکی حفاظت میرے سپرد ہی اور حکم ہی کہ جب تک یہ قید رہے اُسدن تک تم اپنے گھر نہ جانا اسی مقام پر کھانا اور پینا وغیرہ کھانا یہان سے ایک پل کو نہ ہلنا اگر اسکے خلاف کرو گے تو عتاب سلطانی تم پر نازل ہوگا بس مین بدون اُنسے رخصت حاصل کیے ہوئے اقرار نہ کرونگا اتفاق سے وہی زمانہ شادی کا مقرر ہوا کہ جس زمانہ مین صاحبقران قید ہو کر آئے تھے اور قید کیے گئے تھے جب پیام بر سے شحنہ جادو نے یہ بیان کیا وہ یہ سُنکے فوراً وہان سے لڑکی کے باپ کے پاس آیا اور جو کچھ شحنہ جادو نے بیان کیا تھا اُنسے کہا اُنھون نے جواب دیا کہ اچھا ہم کو قبول ہی جو تاریخ و دن وہ مقرر کر کے بھیجدینگے ہم اُسکو قبول کر لین اور رخصت کر دینگے پیام بر نے آکر کہدیا بس اُسیدن شحنہ جادو نے ایک عرضی بخدمت وخان لال قبا اس مضمون کی تحریر کی جسکا یہ القاب تھا بحضور فیض گنجور لامع النور خداوند نعمت فیاض زمان حاتم دوران دام اقبالہ و اجلالہ بعد اداے آداب و تسلیمات بلغرض

بجہت

بخدمت بندگان عالی سپر سانہ غریب پرور سلامت یہ حقیر سراپا تقصیر دست بستہ بخدمت غلامان سرکار یہ عرض کرتا ہے کہ احترام جادو کی دختر کے ساتھ ایک مدت سے اس غلام کی شادی قرار پائی ہوئی تھی اب اُنھون نے میرے پاس پیام بھیجا ہے کہ آکر رخصت کرا لے جاؤ اب ہم کو یہ امر منظور نہین ہے کہ ہم لڑکی کو اپنے مکان مین رکھین اب ہم سے حفاظت نہین ہو سکتی ہے اپنی امانت لیجاؤ اب عرصہ نہ کرو اگر عرصہ کروگے تو ہم دوسرے مقام پر اُسکا عقد کر دینگے آج تک ہم نے تمھارا انتظار کیا کہ تم پیام بھیجو جب تم نے نہین بھیجا تو ہم نے خود عاجز ہو کر تم کو پیام بھیجا گو ہم کو زیبا نہ تھا کہ ہم لڑکی والے تھے مگر کیا کرین کہ تم سماعت نہین کرتے ہو اب ہم انتظار کر چکے اگر اب نہ اقرار نہ کروگے تو ہم اور کہین ٹھہرا کر شادی کر دینگے جب یہ پیام میرے پاس آیا مین نے یہ جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھین مین بادشاہ سے اجازت لے کر دن مقرر کرتا ہون کہ فلان تاریخ سب سامان درست رکھنا ہم آکر رخصت کرا کے لے جائینگے وہ تاریخ اور دن نہ ٹلے گا لہذا مجھکو اجازت ملے کہ مین اپنی شادی کر لون صرف اُسدن کی کہ جسدن برات لے کر جاؤن باقی عروس کو لے کر اسی مقام پر چلا آؤنگا مین اسکا اقرار حضور سے کرتا ہون کہ پاسبانی و حفاظت کا خوب بندوبست کر جاؤنگا آپ کے کام مین فرق نہ ہوگا اگر کوئی خرابی ہو تو مجھکو توپ دم فرمائیے گا دوسرے میری یہ خواہش ہے کہ مجھکو اس امر کی اجازت مرحمت ہو مین قاضی صاحب کو کہ جنھون نے میرے بزرگون کا عقد پڑھا ہے اور وہ بیرون دربند بیٹھے ہین جنکا نام قاضی جگ بگ ہے بیرون دربند سے طلب کرون تاکہ وہ میرا عقد پڑھین کیونکہ جب تک وہ عقد نہین پڑھتے ہین اُسوقت تک عقد درست نہین ہوتا ہے دوسرے یہ بات ہے اُنکا عقد پڑھا ہوا درست ہوتا ہے اور ہمیشہ رہتا ہے کوئی فتور نہین ہوتا ہے اگر کوئی دوسرا عقد ہمارے خاندان مین پڑھتا ہے اول تو اہل خاندان و اہل برادری اُس عقد کو درست نہین جانتے ہین کہتے ہین یہ عقد صحیح نہین ہے دوسرے اکثر اسکا امتحان کیا گیا ہے اگر کسی دوسرے نے عقد پڑھا اور قاضی جگ بگ نے نہین پڑھا تو دو طھا مر گیا یا دو طھن اور ونکا عقد پڑھا ہوا راس نہین ہوتا ہے اس سے کیا فائدہ کہ ہم لوگون کو شک ہو بس اجازت مرحمت ہو کہ مین اُنکو بیرون طلسم سے طلب کر لون تاکہ وہ آکر عقد پڑھین اور مین اپنی مراد کو پہونچون اور میری آرزو و خواہش پوری ہووے کیونکہ مین ایک مدت سے احترام جادو کی دختر پر فریفتہ ہون

اُسکی آتش فراق مین جلا کرتا تھا اب تو اُن لوگون نے میری آرزو کو بر لانے کا اقرار کیا ہو اگر مین انکار
کرونگا تو وہ لوگ اور کسی کے ساتھ عقد کر دینگے مین یہ خبر پاکر مر جاؤنگا کیونکہ میرے معشوق کو دوسرا
لے جائے گا مجھ سے اُسکی جدائی گوارا نہ ہوگی اب کہان تک مرون آجتک تو مر رہا ہون اب زندگی
کی صورت نظر آئی ہو پھر کیونکر ٹالون پس از راہ مہربانی میرے حال پر ترس فرما کر اجازت عطا ہو
اور قاضی جگ آپ کے بُلانے کی بھی اجازت ملے اگر وہ عقد نہ پڑھین گے دوسرا کوئی عقد
پڑھے گا اگر عروس مر گئی تو مین جیتے جی مر جاؤنگا کہ مر مر کے یہ دن نصیب ہوا تھا اُس مین یہ خرابی
ہوئی مین اپنی جان دے دونگا اگر مین مر گیا تو وہ عروس رانڈ ہو جائے گی ہر طرح خرابی ہوگی پس
یہ دونون اجازتین از راہ مہربانی و پرورش کے مرحمت ہون تاکہ مین حسب خواہش اپنی شادی
کرون آپ کی عنایت و پرورش سے اپنی مراد کو پہونچون اور اپنی مراد پر کامیاب ہو کر آپ کی
دعا مین شب و روز مصروف رہون اور ترقی جاہ و جلال مین مصروف ہون الٰہی آفتاب دولت و
اقبال تابان باد زیادہ حد ادب یہ عرضی لکھ کر اور مہر کر کے اپنا نام تحریر کیا اور اُسکو لفافہ مین بند
کر کے ایک اپنے چوبدار خاص کے ہاتھ خدمت بادشاہ مین روانہ کیا اور زبانی کہلا بھیجا کہ مین خود
عرضی لے کر حاضر ہوتا اور زبانی بھی عرض کرتا مگر مجبور ہون اس امر سے کہ اگر حاضر خدمت ہوتا
ہون تو یہان تباہی ہو جائے گی اور عدول حکمی ہوگی اسی وجہ سے مین نے یہ عرضی چوبدار کے
ہاتھ خدمت والا مین بھیجی یہ میری خطا معاف فرمائی جائے گستاخی معاف ہو پس وہ چوبدار وہ
عرضی لے کر بہت جلد در دولت پر پہونچا خان الال قباد دربار مین موجود تھا دربار آراستہ
تھا سب سردار حاضر تھے اور کاغذات ملکی دیکھے جا رہے تھے کہ یہان در دولت پر چوبدار آیا
درگہ سالار سے کہا کہ یا تو یہ عرضی تم لے جا کر خدمت بادشاہ مین پیش کر دو اور اسکا جواب لا دو
یہ عرض کرنا کہ یہ عرضی شحنہ جادو کوتوال شہر کی ہو اور یہ بھی عرض کر دینا کہ اسکا جواب اُسنے طلب کیا ہو
یا مجکو اجازت لا دو کہ مین خود حاضر ہو کر پیش کرون اور جو زبانی کہا ہو اُسکو بھی عرض کرون اور
جواب حاصل کرون اُس درگہ سالار نے کہا کہ مین جا کر تمھارے حاضر ہونے کی اجازت
لائے دیتا ہون اُس چوبدار کو باہر ٹھہرا کر درگہ سالار اندر آیا مجرا گاہ پر سے مجرا بجا لا کر عرض کیا
کہ ایک چوبدار پاس سے شحنہ جادو کوتوال شہر کے عرضی لیکر آیا ہو اجازت طلب کرتا ہو

مین حاضر ہوکر عرضی پیش کرون اور جو کچھ زبانی عرض کیا ہی اُسکو بھی عرض کرون کیا حکم ہوتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ جب بادشاہ نے یہ زبانی ورگہ سالار کے سُنا حیران ہوگیا بدحواس ہوا ورگہ سالار سے حکم دیا کہ بہت جلد اُس چوبدار کو یہان لے آؤ تاکہ ہم اُس عرضی کو دیکھین اُسمین اُسنے کیا تحریر کیا ہی اور کیا وجہ ہی جو اُسنے یہ عرضی بھیجی ہی اور زبانی بھی کہلا بھیجا ہی ایسا تو نہین ہی کہ کوئی بات بابت قیدی کے دریافت کی ہی کیونکہ اُسنے اسوقت تک میرے حکم کے خلاف نہین کیا ہی اگر یہ کام اُسکے سپرد نہ ہوتا تو وہ خود آکر عرض کرتا مگر اُسنے خلاف حکم جان کر کہ اگر مین جاؤنگا تو بادشاہ کے خلاف ہوگا اور عدول حکمی کا میرے اوپر الزام ہوگا اس سے کیا فائدہ کہ مین بیکار کو ملزم ٹھہرون اس سے بہتر ہی کہ بذریعہ عرضی کے کہلا بھیجون اور جواب منگالون بس اس خیال سے اُسنے عرضی لکھی ہوگی جلد لاؤ اُسکو نہ معلوم کیا تحریر کیا ہی خداوند عجائب خیر کرین یہ جو وخان لال قبا نے حکم دیا بس ورگہ سالار فوراً باہر آیا اور اُس چوبدار کو اپنے ہمراہ لے کر اندر آیا یہان وخان نے اہل دربار سے کہا کہ نہ معلوم کیا ہوا ہی جو یہ عرضی اُسنے لکھی ہی خداوند خیر کرین اور خبر خوش سُنائین وخوان لال قبا یہ کہہ رہا تھا کہ وہ چوبدار ہمراہ ورگہ سالار کے آیا اُسنے سلام کیا آداب بجالایا اور قواعد شاہی پیش کیے اور ہاتھ جوڑ کر سامنے کھڑا ہوا اور دونون ہاتھون پر وہ عرضی رکھکر بادشاہ کے روبرو پیش کی اور جو کچھ زبانی تختہ جادو نے عرض کیا تھا عرض کیا بادشاہ نے وہ عرضی لے کر دبیر کو دی کہ اِسکو پڑھو اُس دبیر نے وہ عرضی لے کر لفافہ چاک کر کے پڑھنا شروع کی کل عرضی پڑھی وخان لال قبا سب اہل دربار نے مضمون عرضی سُنا اور آگاہ ہوئے جب عرضی تمام وکمال سُن چکے اور عرضی تمام ہوئی اور کل عبارت ومضمون سُن چکے اُسوقت وخان لال قبا نے دبیر سے کہا اے دبیر ہماری طرف سے لکھدو کہ یہ شادی تم کو مبارک ہو اور تم شوق سے جو دل چاہے تاریخ برات کی مقرر کرو مگر اس امر کا خیال رہے کہ میرے کام کا ہرج نہ ہو اور حفاظت اور پاسبانی مین فرق نہ ہو جب تم اقرار کرتے ہو کہ آپ کا کسی قسم کا نقصان نہ ہوگا اور پاسبانی اور حفاظت مین فرق نہ ہوگا بس اسکا خیال رہے اور جب میرے کام مین ہرج نہ ہوا تو میرا کیا نقصان ہی مجکو اپنے کام سے مطلب ہی کہ اسمین نہ فرق ہو جائے تم خود بندوبست کرو چاہے تم اپنے ملازمون سے کراؤ چاہے تم اس مقام پر قیام کرو چاہے اپنے مکان پر رہو مگر قیدی کی حفاظت مین فرق

ہوا اور اس امر مین نہ فرق ہو کہ کھانا دونون وقت تمھین پہونچانا کوئی دوسرا کھانا نہ قیدی کے پاس لے جائے اس کام کا خیال رہے اور تم شوق سے قاضی جگ تگ کو طلب کرو تم پر کیا منحصر ہی یہ رسم کل ساکنان دربند اور اہل دربند مین مدت سے جاری ہی اور یہی سلسلہ چلا آتا ہی کہ جب تک قاضی صاحب عقد نہین پڑھتے ہین اُسوقت تک وہ عقد صحیح نہین مانا جاتا ہی اور کوئی اعتبار نہین کرتا ہی بس ضرور قاضی جگ تگ کو طلب کرو تاکہ طریقہ اور قاعدہ سے عقد پڑھا جائے اور کوئی اعتراض نہ کرے نہ تمھاری جان کا ضرر ہو نہ عروس کی جان کا نہ مین تمھارا دشمن ہون نہ عروس کا اور مین اس حال سے بخوبی آگاہ ہون اور تم نے وہ نمک حلالی اور خیر خواہی اور دیانت داری کی ہی کہ کوئی نہ کریگا اور تم نے سر مو میرے حکم کے خلاف نہین کیا مین تم سے بہت خوش ہون ایسا ہی تمھارا پاس و لحاظ تھا کہ جو مین نے تم کو اس امر کی اجازت دی اگر دوسرا کوئی اجازت طلب کرتا تو کبھی نہ دیتا کیونکہ آج کل غدر مچا ہوا تھا مگر تمھاری خوشی ہر طرح مجکو منظور ہی مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تم ناخوش ہو مگر جو کام کرنا ساتھ خبرداری اور ہوشیاری کے کرنا زیادہ دعا یہ لکھوا کر وہ جواب اُس چوبدار کو دیا اور اُسیوقت حکم دیا کہ ایک خلعت گران بہا اور پانچ ہزار روپیہ ہماری طرف سے شحنہ جادو کو فوراً بھجدیا جائے اور یہ کہدیا جائے کہ یہ روپیہ برائے مصارف شادی تم کو دیا گیا ہی اگر کم ہو تو اور طلب کر لینا ہم فوراً تم کو بھجدینگے اپنے دل کا خوب حوصلہ نکالنا یہ جو حکم دیا اُسیوقت کارپردازون نے خلعت اور روپیہ ہمراہ چوبدار کر دیا چوبدار نے مجرا کیا اور رخصت ہو کر اُسیوقت شحنہ جادو کی خدمت مین آیا اور جواب عرضی دیا اور وہ خلعت اور روپیہ دیا اور جو کچھ بادشاہ نے کہا تھا سب کہدیا اب جو اُسنے عرضی کو کھول کر پڑھا اپنے حسب خواہش جواب پایا خوش ہو گیا فرط خوشی سے اُٹھ کھڑا ہوا پھولون نہ سماتا تھا جامہ سے باہر ہوا جاتا تھا ایسا خوش ہوا کہ ایک ہزار روپیہ اُسیوقت اپنے ملازمون اور ان لوگون کو تقسیم کیا جو کہ پاسبانی اور حفاظت کر رہے تھے اور بہت خلوص سے دخان لال قبا کو ہزارون دعائین دین اور اُسیوقت برہمن کو طلب کر کے زائچہ کراکے شادی کا دن مقرر کیا کہ فلان دن ہم آئینگے اور رخصت کرا کے لے جائینگے یعنے آج کے پانچوین دن ہم اس کام سے فراغت کر لین گے تم اپنا سامان و بندوبست کر و اب اس مین فرق نہ ہوگا ہم نے پانچوان دن رخصت

کا مقرر کیا ہو انھین چار دن مین جو کچھ تم کو رسوم ادا کرنا ہون کر لو اسدن کے لیے نہ رکھنا صرف اسقدر کام
باقی رہے کہ قاضی جی عقد پڑھین اور مین عروس کو محافہ مین سوار کر کے اپنے ہمراہ لے آؤن اس
امر کو تاکید جانو اور مین قاضی جگ مگ کو بھی بیرون در بند سے طلب کرتا ہون اطمینان رکھو
یہ تحریر کرا کے ایک رقعہ پاس احترام کے روانہ کیا چوبدار نے جا کر وہ رقعہ دیا مضمون رقعہ سے
آگاہ ہوا اسیوقت اسنے جواب تحریر کیا کہ ہم نے قبول کیا بس ادھر شحنہ جادو نے انتظام شروع
کیا ادھر احترام نے اپنے اپنے عزیزون کو دونون نے خبر دی عزیز و اقارب آکر جمع ہوئے نوبت
دونون طرف رکھی گئی دھوم مچ گئی ایک دن احترام نے مانجھہ کی رسم کی دوسرے دن یہان سے
سانچق کی رسم ادا ہوئی اب برات کا دن آیا سامان دونون طرف ہونے لگا ادھر سے برات
کے جانے کا ادھر عروس کے رخصت کرنے کا شحنہ جادو نے صاحبقران کی قید کی حفاظت
کا خوب بندوبست کیا بڑی خبرداری اور ہوشیاری کے ساتھ خوب پہرہ و چوکی مقرر کر کے یہ اپنے
مکان پر آیا تھا جب یہ وہان موجود تھا تو ایسی خبرداری نہ ہوتی تھی جو آج کل تھی راوی بیان کرتا
ہی کہ یہان تو یہ سب بندوبست ہی ادھر شحنہ جادو نے ایک رقعہ بنام قاضی صاحب کے اس
مضمون کا تحریر کیا ای جناب عالی قاضی جگ مگ صاحب قبلہ و کعبہ دام افضالہ بعد تسلیمات
کے آپ کی خدمت مین یہ گذارش ہی کہ اس حقیر کی شادی فلان مقام پر قرار پائی ہی اور سب
رسومات ادا ہو چکے ہین صرف عقد ہونا باقی ہی لہذا مین یہ چاہتا ہون کہ حضور تشریف لائین اور
میرا عقد پڑھین تاکہ سب عقد کو درست و صحیح خیال کرین اور میری زوجہ کی سب اہل خاندان
و اہل برادری و دیگر عزیز و بیگانہ و بیگانے عزت کرین اور سب کے نزدیک آبرو ہو اور سب
خوش ہون اور ہر ایک کی زبان پر یہ جاری ہو کہ کوتوال کا عقد قاضی جگ مگ نے پڑھا ہی
میری یہ خواہش ہی کہ اگر آپ میرے حال پر کرم فرمائین اور مہربانی تو یہ سب باتین حاصل ہون
بس مین یہ چاہتا ہون کہ مین نے کل کی تاریخ مقرر کی ہی آپ تشریف لایئے بس آپ حد
دربند سے آگاہ ہین بس آپ وہان آکر قیام فرمایئے گا مین کل یہان سے چار ساحر روانہ کرونگا
وہ جا کر آپ کو لے آئین گے جو کچھ مجھ سے ہو سکے گا مین آپ کی خدمت بجا لاؤنگا بعید از عنایت
نہ ہوگا زیادہ تسلیم بس یہ تحریر کر کے رقعہ ایک ساحر کو دیا کہ یہ قاضی جگ مگ کے پاس لیجاؤ

اور اسکا جواب لے آؤ وہ ساحر شحنہ جادو کا رقعہ لے کر بیرون دربند آیا اور طرف مکان قاضی کے روانہ ہوا راوی بیان کرتا ہی کہ شحنہ جادو نے دخان لال قبا سے اجازت لے لی تھی کہ مین ایک ساحر کو رقعہ لیکر پاس قاضی جگ مگ کے روانہ کرون گا اور ہمارے ساحر کو قاضی صاحب کے لینے کے لیے جائینگے اور قاضی کو لے کر آئینگے دخان لال قبا نے اجازت دیدی تھی کہ تم شوق سے روانہ کرو اور محافظان سرحد کو حکم بھیجدیا تھا کہ ایک ساحر شحنہ جادو کا رقعہ لے کر پاس قاضی صاحب کے جائیگا اُسکو جانے دینا اور جب وہ آئے تو آنے دینا روکنا نہین اور جب قاضی صاحب آئین اور اُنکے لینے کے لیے ساحر جائین تو جانے دینا اور جب وہ لے کر اندر آئین وانے دینا ہماری اجازت ہی بس یہ اجازت ہو چکی تھی اسی سبب سے ساحر فرستادہ شحنہ جادو بیرون دربند چلا گیا اور کسی نے نہین روکا راوی بیان کرتا ہی کہ ایک مرد ضعیف ہی کہ اُسکا نام قاضی جگ مگ ہی ہمیشہ سے یہ قاعدہ چلا آتا ہی کہ وہ اہل دربند کا عقد پڑھتا ہی مگر بیرون دربند جنگل مین رہتا ہی اُس سے قسم لیلی گئی ہی کہ یہان کا حال کسی سے نہ بیان کرنا اور اُسکو اجازت ہی کہ تم اپنے ساتھ جسکو چاہو لاؤ مگر ایک آدمی سے زیادہ نہ ہو اور جب تک یہ عقد نہین پڑھتا ہی اُسوقت تک عقد صحیح نہین مانا جاتا ہی جسکا یہ عقد نہین پڑھتا ہی اُسکی عزت اہل دربند کے نزدیک نہین ہوتی ہی اُس عورت و مرد کو سب یہ تصور کرتے ہین کہ اسکا نکاح نہین ہوا ہی وہ کسی مقام پر نہین بُلایا جاتا ہی اُس سے کوئی نہین ملتا ہی اگر اہل خاندان و صاحب برادری ہوتا ہی تو اُسکو سب اپنے خاندان سے الگ کر دیتے ہین اُسکی اولاد کے ساتھ کوئی شادی نہین کرتا ہی نہ اُسکو کوئی بیٹھنے دیتا ہی نہ اُسکی کوئی مٹی دیتا ہی اُسکے گھر کا کھانا پینا سب ترک کر دیتے ہین ایسا اُسکو حقیر جانتے ہین اگر قاضی جگ مگ ایک ادنی قوم کے لوگون کا عقد پڑھدین تو اُسکو اور اُسکی زوجہ کی عزت کیجاتی ہی کہ بڑے بڑے عالی خاندان و صاحبان شان و شوکت اُسکے شریک ہوتے ہین بلکہ اُسکو اپنے خاندان مین شریک کرتے ہین اُسکی اولاد کے ساتھ شادی بیاہ کرتے ہین بلکہ فخر خیال کرتے ہین بس ایسی عزت ہی قاضی جگ مگ کی اُن لوگون کے نزدیک بلکہ یہ لوگ قاضی صاحب کو معاذاللہ خدا تصور کرتے ہین جسکا قاضی جی نے عقد پڑھدیا گویا اُنکے خدا نے عقد پڑھایا اور عورت و مرد کو خوب مستحکم باندھدیا یہ عقد کبھی نہین ترک کیا جاتا ہی بس

ہمیشہ سے قاضی جگ مگ عقد پڑھا کرتے تھے گویا کہ ان لوگون کی میراث مین یہ آ گئے تھے مگر رہنے بیرون دربند تھے جب کوئی طلب کرتا تھا آتے تھے اور عقد پڑھکر پھر چلے جاتے تھے بہت کچھ انکو ملتا تھا مگر قول کا یہ حرامزادہ ایسا پابند تھا کہ اسنے آجتک کسی سے دربند کا حال نہین کہا کیونکہ اسنے قسم کھائی تھی کہ اگر سر بھی کٹ جائے گا تو بھی مین یہان کا حال نہ بیان کرونگا ایسا ہی اسنے کیا کہ آجتک کسی سے نہین کہا بس آدم برسر قصہ کہ وہ ساحر مکان پر قاضی جگ مگ کے پہونچا قاضی جی اپنے مکان پر دالان مین بیٹھے ہوئے تھے مسند پر اور چند شاگرد بیٹھے ہوئے سبق لے رہے تھے کہ یہ ساحر پہونچا اسنے جاتے کے ساتھ ہی وہ رقعہ قاضی جی کو دیا قاضی صاحب نے پہلے اُس ساحر کو دیکھا پہچانا کہ یہ ساحر رہنے والا دربند و خانیہ کا ہی اُسکو دیکھکر شاگردون سے کہا کہ اسوقت سبق نہ ہوگا تم سب اپنے اپنے مکان پر جاؤ اب چار دن کے بعد آنا کیونکہ مین ایک ضرورت سے جاؤنگا پرسون وہان سے آؤنگا تم چار دن کے بعد آنا تاکہ تم مین سے کسیکو زحمت نہ ہو آکر پلٹ نہ جاؤ گو سبق کا ہرج ہو گا کیا کیا جائے مجبور ہون ایسی ضرورت ہی کہ مین جاتا ہون ورنہ تم جانتے ہو کہ مین کبھی کہین نہین جاتا ہون سوائے اپنے مقام کے کوئی مقام اچھا نہین جانتا ہون مگر کیا کرون کہ ایک دوست نے طلب کیا ہی اور بہت منت و سماجت کی ہی اُسکی دل شکنی بھی مجھکو گوارا نہین ہی گو زحمت ہوگی ہو دوست کا دل تو خوش ہوگا یہ رقعہ اُنکے پاس سے آیا ہی اور یہ فرستادہ اُنکا ہی راوی بیان کرتا ہی قاضی جی نے اُس ساحر کو دیکھا اور پہچانا اُسیوقت دل مین تجویز کر لیا کہ کسی کا عقد ہونے والا ہی بس اہل دربند نے مجھکو طلب کیا ہوگا اسی سبب سے یہ ساحر آیا ہی اور یہ رقعہ لایا ہی ان حرامزادون کو ٹالو تاکہ اس سے بات چیت ہو اور حال معلوم ہو مین آج کل بے خرچ بھی ہو رہا تھا سامان ہو گیا پھر چند دنون کے لیے تکلیف رفع ہو جائے گی بس یہ دل مین تجویز کرکے اُن سب سے یہ تقریر کی وہ شاگرد فوراً اُٹھکر چلے گئے جب وہ چلے گئے اُسوقت قاضی نے اُس ساحر سے کہا کہ کہان سے آنا ہوا اور کس مطلب سے اور اس رقعہ مین کیا تحریر ہی اُس ساحر نے بیان کیا کہ قاضی صاحب مین دربند و خانیہ سے شحنہ جادو و کوتوال کا فرستادہ آیا ہون اُنھون نے آپ کو طلب کیا ہی کل اُنکا عقد ہونے والا ہی آپ کی خدمت مین عرض کیا ہی کہ تشریف لائیے اور میرا عقد پڑھکر چلے جائیے گا

بس اب آپ کے آنے پر منحصر ہی کیونکہ جب تک نہ آیئے گا اُسوقت تک عقد نہ ہوگا بس کل کی تاریخ
عقد کی ہی بس یہ جو جملہ قاضی صاحب نے سُنا خوش ہوگئے باچھین تا بناگوش پہونچ گئین چہرہ فرط
خوشی سے لال ہوگیا مُنھ پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ چہ خوش کیا خوب میرا سچا اچھا ان لوگون نے لیا ہی
خیر آؤنگا یہ کہکر وہ رقعہ پڑھا یہی مضمون تھا جوکہ اُسنے زبانی بیان کیا تھا بس قاضی جی نے قلم دوات
اُٹھاکر کاغذ پر تحریر کیا کہ رقعہ تمھارا پہونچا اور زبانی تمھارے ملازم کے بھی حال معلوم ہوا بس مین
کل سہ پہر کو حد طلسم پر پہونچ جاؤنگا تم ساحرون کو بھیجنا تاکہ وہ مجکو آکر اندر دربند کے لے جائین یہ
تحریر کرکے اُس ساحر کو دیا اور زبانی بھی کہدیا کہ یہ کہدینا وہ ساحر یہ جواب لے کر طرف دربند کے روانہ
ہوا سرحد دربند پر پہونچکر داخل دربند ہوا شحنہ جادو کو جاکر رقعہ دیا اور زبانی جو کچھ قاضی نے کہا
تھا کہدیا بس اُسنے جواب باصواب پاکر چار ساحرون کو طلب کیا اُنکو حکم دیا اور کہا کہ کل تم
سہ پہر کو قریب چار بجے کے بیرون دربند جانا وہان حد طلسم پر ایک نفس رکھی ہوگی اُسکو اُٹھا لانا
دیکھو اس مین فرق نہ ہوا اور ہمارے پاس لے آنا اُنھون نے کہا بہت خوب بس وہ دن تمام ہوا
رات آئی وہ بھی گذری صبح کو تو یہان سامان برات ہونے لگا اور شحنہ جادو کو از حد خوشی ہی کہ دن
تمام ہو تو برات لے کر عروس کے مکان پر جاؤن اور ساحر جاکر قاضی جی کو لائین اور عقد پڑھا
جائے یہ تو انتظار شام مین ادھر اُدھر ٹہل رہا ہی اور وہ چارون ساحر اس قصد سے اپنے مقام پر
بیٹھے ہوئے ہین کہ دو پہر نج لے تو ہم برائے لانے قاضی صاحب کے طرف حد طلسم کے روانہ
ہون یہان کا یہ واقعہ ہی اب کچھ حال بیرون دربند کا سماعت فرمایئے یعنی خواجہ عمرو و قاضی
صاحب کا ناظرین کو یاد ہوگا کہ تحریر کرچکا ہون کہ خواجہ تیسرے دن بموجب حکم آصف بن برخیا
کے بموجب اُنکی ہدایت کے سب سردارون وغیرہ سے رخصت ہوکر حسب ہدایت طرف حد
دربند کے روانہ ہوئے تھے خلاصہ یہ کہ قطع منازل و طے مراحل کرتے ہوئے چلے آتے تھے یہانتک کہ
اُسیدن خواجہ اُس صحرا مین آکر پہونچے کہ جہان سرحد تھی دربند دخانیہ کی خواجہ جو وہان پہونچے
تو خواجہ نے دیکھا کہ چارون طرف اُس صحرا کے دھوان محیط ہی دھوئین کی دیوار سی بنی ہوئی ہی
خواجہ نے جو وہ دیوار دخان اُس جنگل مین پائی یقین ہوگیا کہ یہ حد ہی دربند دخانیہ کی
خواجہ کو قول آصف بن برخیا کا یاد آیا کہ اُنھون نے خواب مین خواجہ سے ارشاد کیا کہ جس مقام

پر دھوئین کو محیط دیکھنا خیال کر لینا کہ یہی دیوار ہے در بند کی اور یہی حد در بند ہے بس اُس دھوئین کے قریب نہ جانا ورنہ گرفتار ہو جاؤ گے جب خواجہ نے وہ دیوار محیط پائی اور دھوان دیکھا خواجہ نے اُسی مقام پر سجدۂ شکر ادا کیا اور دل مین کہا کہ میرے خالق نے مجھکو حد در بند تک تو پہونچا دیا بس خواجہ اُسی جنگل مین اِدھر اُدھر ٹہلنے لگے اور فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون اور کون سی عیاری کرون جو داخل در بند ہون اور کونسی عیاری کرون جو مین در بند مین پہونچ جاؤن اب خواجہ گلشن عیاری کی سیر کرنے لگے اور بحر فکر مین غواصی کرنے لگے تاکہ گوہر مراد ہاتھ آئے وہان خواجہ نے پہونچکر وہ صورت تبدیل کی یعنے پہلے تو ساحر بنے ہوئے تھے اب غیر ساحر کی صورت پر تیار ہوئے یعنی دیہاتی وضع مرد ضعیف دھوتی باندھے ہوئے فتوہی پہنے ہوئے ایک چادر اُسکے گلے مین پڑا ہوا انگوچھا سر پر پڑا ہوا ایک لٹھ ہاتھ مین چمڑوان جوتا پاؤن مین ڈاڑھی سفید رنگ سیاہ اس وضع پر تیار ہوئے اِدھر اُدھر ٹہلنے لگے اور فکر کرنے لگے خواجہ کو تو فکر عیاری مین چھوڑا جاتا ہے اب کچھ حال قاضی صاحب کا تحریر ہوتا ہے کہ قاضی جاگ تک گو رات بھر نیند نہ آئی وہ رات قاضی صاحب نے جاگ کر بسر کی جیسے صبح ہوئی قاضی صاحب نے اُٹھکر غسل کیا سر مین تیل ڈالا اُن سفید بالون مین شانہ کیا سرمہ لگایا ازیر جامہ پہنا شملہ سر پر رکھا جامہ پہنا پٹکا باندھا بن ٹھنکر تیار ہوئے ایک دوپٹہ آڑا گلے مین ڈالا گلابی رنگا ہوا عطر سہاگ لگایا خوب اپنے کو آراستہ و پیراستہ کیا لونڈی سے کہا کہ جاکر خدمتگار سے کہدے کہ کہارونکو بلا لائے دیوان خانہ کھلوا کر فنس نکالی جائے اور وردیان اور قالین وغیرہ بس لونڈی نے خدمتگار کو حکم سے قاضی صاحب کے آگاہ کیا وہ جاکر کہارون کو بلا لایا دیوان خانہ کھلوا کر فنس نکلوائی اُسمین قالین بچھایا کہارون کو وردیان دین کہارون نے وردیان پہنین گوٹے دار پگڑیان سر پر رکھین لونڈی نے لاکر اُگالدان و خاصدان اور پنکھیا دی اور چند کتابین وہ کہارون نے لیکر فنس مین رکھدین اسی بند و بست مین دو پہر بج گئی بس قاضی صاحب باہر نکلے کہارون نے سلام کیا فنس مین آکر بیٹھے کہارون سے کہا کہ فنس اُٹھاؤ اور چلو بس جب ہم کہین کہ اس مقام پر فنس رکھدو اور تم چلے جاؤ تم فنس رکھکر وہان نہ ٹھہرنا فوراً چلے آنا اگر ٹھہروگے تو تم پر غذاب نازل ہوگا تم خاک سیاہ ہو جاؤ گے تمھارا پتہ و نشان بھی نہ ملے گا اگر جانین عزیز رکھتے ہو تو چلے آنا راوی بیان کرتا ہے کہ جب قاضی صاحب

دربند کو جاتے تھے اسی طور سے حدود ربند پر پہونچکر فنس رکھوا دیتے تھے یہی جملہ کہارون سے لیتے تھے جو کہ آج کہے ہین بس کہارون نے یہ سب تقریر سُنکے فنس کو اُٹھاکر جدھر کا اشارہ قاضی صاحب نے کیا تھا اُدھر کو روانہ ہوئے مثل ہوائے اڑے جاتے تھے خلاصہ یہ کہ قریب دوپہر کے کہار اُس مقام پر پہونچے کہ جہان سرحد دربند تھی قاضی صاحب فنس سے جھُک جھُک کر دیکھتے جاتے تھے جیسے قاضی صاحب اُس مقام پر پہونچے اور اُنکو سرحد دربند نظر آئے کہارون سے کہا کہ وہ جو درخت بہت سے لگے ہوئے ہین اُنکے نیچے فنس رکھدو اور تم چلے جاؤ پرسون اسی مقام پر آجانا ہین یہان موجود ہونگا مگر یہ حال کسی سے کہنا نہین ورنہ بڑی خرابی ہوگی تم سب کا گھر برباد ہوجائے گا ایک بھی تمھارے قوم مین سے نہ بچے گا نہ یہان ٹھہرنا آیندہ تم کو اختیار ہے یہ جو کہارون نے سُنا ڈر گئے اور کانپ گئے خلاصہ یہ کہ جلدی سے لاکر فنس کو اُن درختون کے نیچے رکھدیا اور خود اپنے سر پر پاؤن رکھکر بھاگے کہ پھر کر نہ دیکھا سیدھے بھاگے ہوئے چلے گئے

راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ اُس جنگل مین ٹہل رہے تھے اور فکر کر رہے تھے کہ خواجہ کی نگاہ جو پڑتی ہے تو خواجہ نے دیکھا کہ ایک فنس چار کہار وردیان سرخ بانات کی پہنے ہوئے فنس اُٹھائے ہوئے چلے آتے ہین خواجہ نے جو غور کرکے دیکھا تو اُس فنس مین ایک مرد ضعیف کو دیکھا کہ ریش تو سفید ہے مگر بہت دراز ہے شملہ سر پر ہے نیمہ و جامہ پہنے ہوئے ہے پٹکا کمر سے بندھا ہوا ہے چشمہ لگا ہوا ہے فنس مین تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہین چند کتابین اور قلمدان رکھا ہوا ہے اُن کہارون نے وہ فنس درختون کے سایہ مین لاکر رکھدی اور کہار فنس رکھکر چلے گئے یہ واقعہ جو خواجہ نے درختون کی آڑ سے دیکھا حیران ہوئے کہ یہ مرد بزرگ کون ہے اور یہ کہار فنس کو ان درختون کے نیچے رکھکر کہان چلے گئے کیا واقعہ ہے یہ حال دیکھکر درختون کی آڑ مین خواجہ کھڑے رہے جب کہار چلے گئے اب خواجہ اُسی دیہاتی کی صورت پر لٹھ کاندھے پر رکھے ہوئے ٹہلتے ہوئے فنس کی طرف چلے سر نکال نکال کر ہر مرتبہ اُس دھوئین کی دیوار کی جانب دیکھ لیتے تھے کہ قاضی نے دیکھا کہ ایک دیہاتی کاندھے پر لٹھ رکھے ہوئے ادھر کو چلا آتا ہے قاضی جی حیران ہوئے کہ ہم کو اس مقام پر بہت زمانہ ہوا ہے مگر ہم نے یہان کسی کو نہین پایا نہ کبھی کوئی یہان نظر آیا یہ آج کہان سے صورت انسانی نظر آئی یہ وہ

مقام ہو کہ ادھر کوئی نہین آسکتا ہو نہ اس مقام کے حال سے کوئی آگاہ ہو یہ کدھر سے چلا آیا اور جو آتا ہی
وہ اسیر ہو جاتا ہو یہ یہان آیا ہو تو آزاد رہا اسکا کیا سبب ہو قاضی جی فنس مین بیٹھے ہوئے ایسے ایسے
خیال کر رہے تھے کہ وہ شخص قریب فنس کے آکر پہونچا اور جھک کر بہت ادب سے سلام کیا اور
سلام کرکے برابر فنس کے بیٹھ گیا قاضی جی نے جو اُسکو فنس کے برابر بیٹھے ہوئے دیکھا کہا کہ ای
شخص تو کون ہو اور یہان کیونکر آیا کیونکہ یہان تو کوئی آ نہین سکتا ہو تم کیونکر آئے کیونکہ اس مقام سے
کوئی آگاہ نہین ہو نہ کوئی آجاتا ہو یہ وہ مقام ہو کہ یہان فرشتہ پر بھی نہین مار سکتا ہو انسان کی کیا
حقیقت ہو مگر مین نے جب سے تُم کو یہان دیکھا ہو حیران ہون کہ تم یہان کیونکہ آئے اور تم کون ہو
خواجہ نے جواب دیا کہ مین ایک مرد دہقانی ہون فلک کا ستایا ہوا آوارہ و تباہ پھر رہا ہون ادھر بھی
آنکلا ہون آپ کو دیکھ کر آپ کے پاس آیا کہ آپ سے دریافت کرون کہ آپ کون ہین اور یہ کیا واقعہ
ہو اور کس غرض سے آپ کی فنس کہار اس مقام پر رکھ کر جدھر سے آئے تھے اُسی طرف چلے گئے
کہارون نے پھر کر بھی نہین دیکھا بھاگے ہوئے چلے گئے اسکا کیا سبب ہو قاضی صاحب نے
کہا کہ پہلے تم اپنے حال سے آگاہ کرو اور بیان کرو کہ تم پر کیا مصیبت گذری اور تم کس بلا مین مبتلا
ہو پھر مین اپنا حال تم سے بیان کرونگا جب تمھارا واقعہ سُن لونگا یہ سُنکے اُسنے یعنے خواجہ نے
جواب دیا کہ مین کیا بیان کرون اپنا حال قاضی صاحب نے کہا کہ پھر میرا حال کیون دریافت
کرتے ہو جب اپنا حال نہین سُناتے ہو بس اپنی راہ لو جدھر جانے کا قصد رکھتے ہو روانہ ہو جواب دیا
کہ ای مرد بزرگ مین یہ کب کہتا ہون کہ مین اپنا حال نہ بیان کرونگا میرا تو منشا یہ ہو کہ مین اپنی مصیبت
کیا بیان کرون کہ کس بلا مین مبتلا ہون وہ لایق بیان کرنے کے نہین ہو نہ اس لایق ہو کہ مین اُسکو
کیا بیان کرون اُسکے روبرو بیان کرتے ہوئے اچھا معلوم ہوتا ہو کہ جو اپنی مصیبت کو سُنے اور
اُسکے دفع کرنے کی تدبیر کرے اور مین تو ایسی آفت مین مبتلا ہوا ہون کہ جسکا کچھ علاج نہین ہو
اور کوئی دفع نہین کر سکتا ہو قاضی صاحب نے کہا کہ بیان تو کرو شاید میری کوشش سے تمھاری
مصیبت دفع ہو جائے جواب دیا کہ خیر آپ بجد ہوتے ہین تو مین بیان کرتا ہون سماعت فرمایئے
آگاہ ہو جیے کہ مین ایک مرد دیہاتی ہون یہان سے تھوڑی دور پر ایک قصبہ ہو کہ مین وہان
رہتا ہون میرا مکان ہو خداوند عجائب نے مجکو بہت کچھ دیا اور بہت مال و دولت میرے

پاس ہی خداوند نے اپنی قدرت سے مجکو ایک لڑکی دی تھی وہ بہت خوبصورت تھی وہ اپنے مکان کے کوٹھے پر بیٹھی ہوئی تھی کہ یکایک ایک ساحر کسی طرف سے اُڑتا ہوا جاتا تھا اُس ساحر نے جو اُس لڑکی کو دیکھا بہت پسند کیا اور اُسکے پاس آیا چونکہ وہ بہت کم سن تھی اُسکو گود مین لیا اور پیار کیا بڑی دیر تک بیٹھا رہا مین جو کوٹھے پر گیا اُس ساحر کو دیکھا مارے خوف کے کانپنے لگا خصوصاً یہ واقعہ دیکھکر کہ ساحر لڑکی کو گود مین لیے ہوئے بیٹھا ہی میرا دم نکل گیا ڈرتا ہوا اُسکے قریب پہونچا سلام کیا اُسنے جو مجکو دیکھا کہا کہ آؤ مین بھی بیٹھ گیا اُس ساحر نے مجھ سے پوچھا کہ یہ لڑکی کس کی ہی مین نے جواب دیا کہ یہ لڑکی میری ہی آپ کی لونڈی ہی تب اُسنے مجھ سے کہا کہ ای شخص اگر تیری اجازت ہو تو مین اسکو اپنے مکان پر لے جاؤن اور پرورش اسکی کرون کیونکہ مجکو یہ لڑکی بہت پسند آئی ہی جب یہ جوان ہوگی تو کسی اہل دولت اور صاحب لیاقت کے ساتھ شادی کرونگا کیونکہ مین اولاد نہین رکھتا ہون مثل اپنی اولاد کے پرورش کرونگا اور جو کچھ میرا مال و دولت ہی وہ سب اسکے حوالے کرونگا مین نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا مجکو کچھ عذر نہین ہی مگر مجبور ہون اس امر سے کہ سوائے اسکے میرے اور کوئی اولاد نہین ہی بس یہ میری پیری کا سہارا ہی ایسی حالت مین مین کیونکر آپ سے کہون کہ آپ اسکو لے جایئے مجھ سے اسکی مفارقت نہ گوارا ہوگی اور یہ تو فرمایئے کہ آپ کا دولتخانہ کہان ہی اور آپ کس ملک کے رہنے والے ہین اُس ساحر نے جواب دیا کہ اس قریہ سے کہ جہان تم رہتے ہو تھوڑی دور پر ایک جنگل ہی اُس جنگل مین ایک دیوار دھوئین کی بنی ہوئی ہی اُس دیوار کے اُسطرف ایک مقام ہی کہ جسکا نام دربند و خانہ ہی مین اُس دربند کا رہنے والا ہون اسکو بھی اُسی مقام پر لے جاؤنگا مین وہان نوکر ہون میرا بڑا مرتبہ ہی جب تمھارا جی چاہے اسکے دیکھنے کو تم اُس دیوار کے پاس جا کر کہنا کہ ای اقوال جادو مین یہ چاہتا ہون کہ اپنی لڑکی کو دیکھون بس مجکو خبر ہو جائے گی مین تمھاری لڑکی کو لا کر دکھا دیا کرونگا تم اسطور سے دیکھ لیا کرنا چاہے بخوشی اس لڑکی کو مجکو دو چاہے بہ ناراضی مین اسکو لے ضرور جاؤنگا جب مین نے دیکھا کہ اب یہ ضرور لے جائیگا اگر تم اقرار کروگے تو اور نہ اقرار کروگے تو بس اس سے کیا حاصل ہی کہ ناخوش کرو بہتر یہ ہوگا کہ خوشی سے اجازت دے دو اگر وہ ناخوش ہوکر لے گیا تو ایسا نہ ہو کہ بہ سبب ناراضی کے وہ یہ نہ کرے کہ مین جاؤن اور پھر اُسوقت نہ دکھائے تو کیا ہو مین دیکھنے سے بھی محروم رہ جاؤن بس

یہ خیال کرکے مین نے کہا کہ آپ کو اختیار ہی یہ آپ کی لڑکی ہی مین آپ کا غلام ہون مین کیا عذر کرونگا
بس یہ سُنکے وہ ساحر اُس لڑکی کو لے کر اور مجکو بھی ہمراہ لے کر اس جنگل مین آیا اور مجکو پتہ بتایا کہ
اس مقام پر کھڑے ہوکر آواز دینا مین نے کہا کہ بہت خوب بس یہ کہکر وہ اُس لڑکی کو لے کر یہ جو
دیوار دھوئین کی سامنے بنی ہوئی ہی اسکے پار چلا گیا مین روتا پیٹتا اپنے مکان پر چلا آیا اُسدن سے
جب میرا جی چاہتا تھا مین یہان آتا تھا اور پکار کر کہتا تھا کہ اے اقوال جادو مین اپنے لڑکی کو
دیکھنے آیا وہ ساحر لڑکی کو لے کر آتا تھا اور مجکو دکھا کر پھر لے جاتا تھا چنانچہ اسکو زمانہ دس
برس کا ہوا اب وہ جوان ہو گئی ہی بہت حسین اور بہت خوبصورت ہوئی اپنے وقت کی
لیلی ہی حور و پری ہی اُسکے حسن کے آگے کوئی لیاقت نہین رکھتی ہین آفتاب و سورج دونون
اُسکے روئے زیبا کے آگے ماند ہین ایسی اُسنے جوانی نکالی ہی اور ایسا حسن پایا ہی کہ اگر زاہد
شب زندہ دار بھی دیکھے تو ایک جان چھوڑ ہزار جان سے عاشق ہو جائے اگر فرشتہ دیکھے تو مثل
ہاروت و ماروت کے اُسکے چاہ ذقن مین عمر بھر غوطے کھائے جب مین نے یہ اُسکی جوانی اور
حسن کی حالت دیکھی اُسوقت اُس ساحر سے کہا کہ اگر آپ کے خلاف نہ ہو تو ایک تصویر
اسکی مجکو مرحمت ہو کہ مین اُسکو دیکھا کرون اور اپنے دل کی تسکین کیا کرون اُس ساحر نے
ایک تصویر اُسکی اُسیوقت کھنچوا کر میرے حوالے کی وہ تصویر مین نے غنیمت جان کر لے لی
اور اپنے پاس رکھ لی مثل حرز جان کے ہر وقت اُسکو دیکھا کرتا ہون جب وہ مجکو یاد آتی
ہی تو اُس تصویر کو دیکھ کر اپنے دل کو تسکین دیتا ہون اسی طور سے زمانہ گذرا پندرہ دن کا
عرصہ ہوا ہی کہ مین جو آیا اور مین نے جو پکارا تو اقوال جادو تو نہین آیا اور ایک ساحر آیا اُسنے
آکر مجھسے کہا کہ اقوال جادو نے تو انتقال کیا آپ کی لڑکی نے آپ سے عرض کیا ہی کہ جسکے
سہارے سے مین یہان آئی تھی اُنھون نے تو انتقال کیا اب مین یہ چاہتی ہون کہ آپ
مجکو یہان سے طلب کر لین مین نے کئی مرتبہ اقوال جادو کی زوجہ سے کہا کہ اب آپ مجکو
میرے باپ کے پاس پہونچا دین اُنھون نے جواب دیا کہ بیٹی وہان جا کر کیا کریگی اگر تو
چلی جائیگی تو میری زندگی نہ ہوگی کیونکہ مین تیرے سہارے سے زندہ ہون مین مجبور
ہون اب آپ کے پاس بھی نہین آسکتی ہون اسی خوف سے وہ اب مجکو آپ کے پاس

جانے سے بھی مانع ہوتے ہین کہ ایسا نہ ہو کہ آپ روک لین بس اب مین یہان قید ہون یہ واقعہ
سنکے میرے حواس جاتے رہے طائر ہوش اُڑ گئے مین یہ جواب سُنکے روتا ہوا اپنے مکان پر چلا
آیا اُسدن سے مجکو یہ فکر پیدا ہوئی کہ کسی طور سے مین یہان سے اندر دربند کے جاؤن اور اپنی لڑکی
کو لے آؤن مگر کوئی تدبیر نہ بن پڑی بس اُسدن سے مین نے یہ تدبیر کی کہ ہر روز یہان آتا ہون اور
دن بھر یہان رہتا ہون اس خیال سے کہ شاید کوئی تدبیر بن پڑے اور میری لڑکی میرے پاس
چلی آئے دوسرے یہ مجکو فکر ہی کہ کسی مرد آدمی کے ساتھ اسکا عقد کردون اگر یہ چلی آئے مگر کوئی تدبیر
بن نہ پڑی اُسدن سے یہ بات ہوئی کہ مین نے آکر پکارا بھی تو کوئی نہین آیا اب وہ آمد و رفت
بھی بند ہو گئی اب مجکو اُسکی خبر بھی نہین ہی کہ اُسپر کیا گذری وہ زندہ ہی یا مر گئی یہ آفت میرے
اوپر گذری ہی اور اس بلا مین مبتلا ہون جب یہ سب واقعہ قاضی نے سُنا جواب دیا کہ اب مجکو
معلوم ہوا کہ تیری لڑکی اس دیوار کے اُس پار دربند خانہ مین ہی تو اُسکی تلاش مین یہان
ہر روز آتا ہی جواب دیا کہ جی ہان ہر روز آتا ہون اور روتا ہون شام کو چلا جاتا ہون جاکر پڑ رہتا
ہون پھر صبح ہوئی نہ کھاتا نہ پیتا ادھر چلا آیا چنانچہ موافق قاعدہ کے آج بھی آیا جب زیادہ دل
پریشان ہوتا ہی تصویر نکالکر دیکھ لیتا ہون اب کیا بیان کرون کہ کیونکر اس بلا سے نجات ملے گی
اور کیونکر مین اپنی لڑکی کو دیکھونگا دیکھون اُسکی زندگی اور اپنی حیات مین اُسکو دیکھتا بھی ہون اور
اُس سے ملتا بھی ہون یا نہین اب تو ظالمون کے پنجہ مین گرفتار ہون قاضی نے جواب دیا کہ ای
بھائی ذرا تیری لڑکی کی تصویر مین بھی دیکھون کہ کیسی صورت ہی یہ جو قاضی نے کہا اُسنے کہا کہ مین
نے تو اپنی حالت بیان کی اب آپ پہلے اپنی کیفیت بیان فرمایئے پھر تصویر کو ملاحظہ فرمایئے گا
راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے یہ سب فقرہ اور مکاری و عیاری کی فوراً ذہن مین آگئی اور یہ خیال
کر لیا کہ یہ شخص ضرور اس دربند مین جائے گا یہ کہار جو قفس رکھکر چلے گئے ہین اسی نشئے سے کہ
ساحر آئینگے قفس کو اُٹھا کر لے جائینگے اگر کوئی فکر بن پڑے اور کوئی عیاری بن پڑے تو اسکے
ہمراہ تو بھی چل اسوجہ سے خواجہ نے قریب آکر یہ فقرہ کیا اور یہ تقریر کی جب خواجہ نے یہ
کہا کہ آپ اپنی حالت بیان فرمایئے پھر تصویر ملاحظہ فرمایئے قاضی نے جواب دیا کہ ای شخص
آگاہ ہو کہ مین قاضی ہون میرا نام قاضی جگ مگ ہی اسی صحرا کے حوالی مین میرا مکان ہی مین نکاح

پڑھتا ہون بس در بند کے رہنے والے جو ہین جب تک مین جا کر اندرون در بند اُنکا عقد نہین پڑھتا ہون اُسوقت تک وہ عقد صحیح نہین مانا جاتا ہی نہ درست ہوتا ہی نہ اہل در بند اُس عقد کو صحیح جانتے ہین بس جب کسی کا عقد ہوتا ہی مین طلب کیا جاتا ہون جسطور سے ہوتا ہی مین جاتا ہون کیونکہ مین اُنکا موروثی قاضی ہون بس آج کل کوتوال شہر کا عقد ہونے والا ہی اُسنے مجکو طلب کیا ہی مین اُسکا عقد پڑھنے کو جاتا ہون طریقہ یہ ہی کہ مجکو ایک دن قبل خبر کر دی جاتی ہی مین کہدیتا ہون کہ فلان وقت مین قریب حد در بند پہونچ جاؤنگا بس جسطور سے تم نے دیکھا کہ کہار فنس رکھ کر چلے گئے اسیطور سے کہار فنس رکھ کر چلے جاتے ہین ساحر وہان سے آتے ہین فنس اُٹھا کر لے جاتے ہین چنانچہ اسی طور سے آج بھی ساحر آئینگے اور فنس لے جائینگے یہ جو خواجہ نے سُنا دل مین کہا کہ واہ کیا خوب کسقدر عقل نے اُسوقت رسائی کی اور کیا ذہن لڑا ہی خوب تم نے سمجھ لیا اور خوب تدبیر بن پڑی اب کوئی ایسی فکر کرو کہ اسکے ساتھ داخل در بند ہو راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ کو قیافہ شناسی مین ایسا دخل ہو گیا تھا کہ صورت دیکھ کر شناخت کر لیتے تھے کہ اُسکا یہ قصد ہی یہ اس لیے یہان آیا ہی اُسی طریقہ سے خواجہ نے سمجھ لیا تھا جو تجویز کیا تھا وہی نکلا جب خواجہ کو یہ معلوم ہوا کہ یہ قاضی ہی اور اندر در بند کے جائے گا بس اُسیوقت ایک عیاری ذہن مین آ گئی خواجہ نے قاضی جی سے کہا کہ آپ نے جو فرمایا کہ مین تصویر دیکھون لیجیے یہ تصویر حاضر ہی شوق سے ملاحظہ فرمایئے یہ کہکر اُسیوقت ایک تصویر بغل سے نکال کر خواجہ نے قاضی کو دی راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے یہ چالاکی کی کہ قاضی کو تو باتون مین لگایا اور فوراً یہ ایک خیالی تصویر تیار کر لی تھی وہی تصویر نکال کر قاضی جی کو دکھائی قاضی جی نے وہ تصویر ہاتھ مین لی اب جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ ایک پرچہ قرطاس پر ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین کی تصویر کھنچی ہوئی ہی کہ وہ نازنین گلنار جوڑا پہنے ہوئے کھڑی ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا شفق مین افتاب ہی ایسی حسین و جمیل ہی کہ اگر زاہد بھی دیکھے تو فریفتہ ہو جائے تصویر سے نور پیدا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اب تصویر بولی اُس صاحب تصویر کو جیسے قاضی نے دیکھا ایک جان چھوڑ ہزار جان سے عاشق ہو گئے فوراً چہرے کا رنگ زرد ہو گیا ہونٹھ خشک ہو گئے آنکھون مین حلقہ پڑ گئے باوجودیکہ مرد پیر تھے اُسپر یہ حالت ہوئی خواجہ یعنے وہ مرد دیہاتی قاضی صاحب کی طرف

دیکھو رہے تھے اور چہرہ پر نگاہ تھی یہ جو حالت قاضی جگت نگ کی خواجہ نے دیکھی دل مین کہا کہ یہ عاشق ہو گیا اب مار لیا یہ جاتا کہان ہی خوب عمدہ سلسلہ در بند مین جانے کا نکل آیا واہ خواجہ کیا کام اس وقت کیا اُدھر قاضی صاحب تصویر کو دیکھتے جاتے ہین اور آہ سرد بھرتے جاتے ہین نگاہ تصویر سے لڑی ہوئی ہی قاضی کو سکتہ کی نوبت ہی یہ حالت دیکھ کر خواجہ نے کہا کہ قاضی صاحب لائیے اب آپ دیکھ چکے تصویر مرحمت فرمائیے مین جاؤن یہی تصویر میرے دل ناصبور کی تسکین ہی اب تو یہ امید جاتی رہی ہی کہ اُس سے ملاقات ہو اور مین اُسکو دیکھون نہ میرا در بند مین جانا ہو گا نہ اُس سے ملاقات نصیب ہو گی مین اس تجویز مین تھا اور ہون کہ اگر وہ میرے ہاتھ آجائے تو مین اُسکا عقد کر دون مگر اُسکا ہاتھ آنا غیر ممکن ہی ورنہ اب تک تو مین اُسکی شادی وغیرہ سے فراغت کر چکا ہوتا مگر مجبور ہون کیونکہ میرا بس نہین ہی قاضی نے بنگاہ یاس اُس تصویر کی طرف دیکھا اور آہ سرد بھر کر کہا کہ لو یہ تصویر موجود ہی خواجہ نے قاضی کی طرف دیکھ کر کہا کہ کیا بیان کرون اگر میرے قبضہ مین یہ لڑکی ہوتی تو مین اُسکا عقد آپ کے ہمراہ کر دیتا کیونکہ آپ کے چہرہ سے پایا جاتا ہی کہ آپ کا دل اسپر آیا ہی یہ آپ کا آہ سرد بھرنا اسی امر کی دلیل ہی مگر کیا کرون قاضی نے یہ سُنکے خواجہ کی طرف دیکھا اور داڑھی پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ میرے ساتھ ای شخص کیون مجکو فقرہ دیتا ہی اور کیون مجکو بناتا ہی یہ تو میری صورت اور یہ میری ضعیفی بھلا کیونکر مین گوارا کرون اور یقین کرون کہ آپ سچ کہتے ہین مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ صرف آپ میرا دل دیکھتے ہین اور آزمائش کرتے ہین مین اسکو یقین کرکے احمق بنون جواب دیا کہ مین واقعی سچ کہتا ہون آپ اگرچہ ضعیف ہین مگر آجکل کے جوانون سے اچھے ہین جو عورت آپ کے پاس آجائے پھر وہ کبھی جانے کا قصد نہ کرے آج کل کے جوان ایسے ہین کہ شادی ہوئی یا تو دوسرے دن جہیز پھر گیا اگر ایسا نہ ہوا تو برس یا دو برس کے بعد مفارقت ہو گئی جدائی ہو گئی دوسرا کر لیا مردون کا تو یہ حال ہی اگلے زمانہ کے جو مرد ہین اُنکی یہ حالت ہی کہ وہ عورت کو خوش کر دیتے ہین اور عورت اُن سے راضی ہو جاتی ہی اُنکے پاس سے جانے کا نام نہین لیتی ہی بس مین یہ چاہتا ہون کہ اگر وہ مل جائے تو ایسے کے ساتھ شادی کر دون کہ اُسکے پاس سے مر کے نکلے زندہ نہ نکلے کیونکہ یہ مجکو منظور نہین ہی کہ ایسے کے ساتھ شادی کرون کہ برس دو برس کے بعد جدائی ہو اور دوسرے کی فکر ہو آجکل کے

لڑکون کا تو یہ رنگ ہی کہ جوا شراب خواری افیون بازی چنڈو بازی چرس پر دم لگائے جاتے ہین قمار بازی ہوتی ہی نوبت یہانتک پہنچ جاتی ہی یہ سفلہ پن جورو کے نہ کپڑے کی فکر نہ روٹی کی شادی تو خوشی خوشی کرلی اب کسی چیز کی فکر نہین ہی جورو الگ پڑی ہوئی ہی آپ الگ پڑے ہوئے ہین وہ کہان تک صبر کرے آخر کو اُسنے دوسرے کی تلاش کی اور نکل بھاگی آجکل کے لڑکون کو ان افعال سے فرصت ہو تو وہ جورو کی فکر کرین اور اُسکی خبر لین جوان باتون سے بری ہین اُنکی یہ حالت ہی کہ برس و جزام مین یا سوزاک یا آتشک مین مبتلا ہین یہ جوانون کی حالت ہی اور بڑے تماش بین ہین روٹی کپڑا تو دینا جانتے نہین ہین بس جب یہ حالت ہی تو اس سے بہتر یہ ہی کہ ان لوگون کے ساتھ شادی نہ کی جائے جو کہ بڈھے اور اگلے وقت کے ہین وہ ان سب باتون سے بری ہین اور دوسرے خیال سے بھی اچھے ہین یہ جھریان بہتر ہین اُس حالت سے کہ سُرخ سُرخ گال ہین مین آج کل کے لڑکونکو برا جانتا ہون اور ضعیفون کو اچھا آپ ضرور یقین فرمالین اگر وہ مجکو مل جائے تو مین اُسکا عقد آپ کے ہمراہ کردون کیونکہ آپ آج کل کے جوانون سے بہتر ہین اور انسب ہین یہ ضعیفی جوانی پر فوق رکھتی ہی یہ دانت جو ٹوٹے ہوئے ہین یہ بہت عمدہ ہین اول تو جو اپنی لڑکی کی شادی آجکل کے لڑکون کے ساتھ کرتے ہین سوائے تکلیف اور زحمت کے دوسری بات نہین حاصل ہوتی ہی یا تو یہ ہوتا ہی کہ اگر کچھ غیرت رکھتے ہین تو لڑکی کو بٹھا رکھتے ہین اپنے پاس سے روٹی کپڑا دیتے ہین اور جو غیرت نہین رکھتے ہین وہ خاموش ہو رہتے ہین اُنکی زندگی عذاب مین مبتلا ہوتی ہی ہر ایک سے داماد کا رونا روتے ہین بُرا کہتے ہین مار پیٹ تو آجکل کے لڑکون کا طریقہ ہی اور جو کہ اگلے زمانہ کے فرد ہین وہ جورو سے محبت کرتے ہین اُسکی خاطر کرتے ہین ہر امر کی فکر رکھتے ہین اور خیال بس ہین تو آپ ہی کے ساتھ عقد کر دیتا مگر کیا کرون مجبور ہون اُسکی زندگی راحت سے بسر ہوتی اور چین کرتی مین یقین کرتا ہون کہ آپ اُس سے محبت بھی کرتے اور الفت کیونکہ آپ کی حالت کہے دیتی ہی کہ آپ تصویر دیکھ کر عاشق ہوگئے ہین مگر آپ بھی مجبور ہین اور مین بھی قاضی صاحب نے ڈاڑھی پر ہاتھ پھیر کے کہا کہ یہ میری تقدیر کہان اور یہ مقدر کہان جواب دیا کہ آپکا مقدر کیسا میرا ہی مقدر خراب ہی کہ آپ ایسا شخص ملے اور مین شادی نہ کرسکون یقین کرتا ہون کہ کسی شہدے بدمعاش کے ساتھ اُسکا عقد کر دیا جائے گا وہ اُسکو تکلیف دے

یون بھی جلتا ہون اُسوقت بھی جلونگا بعد مرنے کے بھی میری پیٹھ تپے سے لگی قاضی صاحب نے کہا کہ اگر تم دربند مین پہونچ جاؤ تو کیا اپنی لڑکی کی شادی میرے ساتھ کرو گے جواب دیا کہ اگر مین کسی تدبیر سے دربند مین پہونچ جاؤن تو اُسکو تلاش کرکے ضرور اُسکا عقد آپ کے ہمراہ کردون جسطور سے بن پڑے کیونکہ آپ بھی وہان موجود ہونگے اسی زمانہ مین اُسکے عقد سے فراغت حاصل کرلون اس امر سے دو امر میرے خوشی کے ہونگے کہ ایک تو اُسکی چین سے بسر ہوگی دوسرے وہ ویرون دربند آجائے گی مین اُسکو دیکھ ہی لیا کرونگا قاضی صاحب نے جواب دیا کہ اگر تم میرے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی کردو گے تو مین اُسکو وہ چین دونگا کہ تم بہت خوش ہوگے اور ایسی اُسکے ساتھ محبت کرونگا کہ شاید کوئی ایسی الفت و محبت کرے کسی قسم کی تکلیف نہ دونگا اُسکے حکم کے ساتھ اُٹھا بیٹھا کرونگا تم دیکھ لینا کہ کیسی اطاعت کرتا ہون کہ تم بھی خوش ہو جاؤ گے اور جان لوگے کہ کسی نے اقرار کیا تھا اور کچھ کہا تھا جواب دیا کہ پھر مین دربند مین پہونچ جاؤن تو ضرور اس امر کی فکر کرون اور ضرور تلاش کرکے آپ کے ساتھ شادی کردون قاضی نے جواب دیا کہ تم قسم کھاؤ تو مجھکو یقین آئے اُنھون نے قسم کھائی قاضی نے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو جب مین دربند مین پہونچونگا تم وہان سے میرے پاس سے جدا ہو جانا اور اپنی لڑکی کی تلاش کرنا اُس نے جواب دیا کہ کیونکر آپ کے ہمراہ چلون جواب دیا کہ تم آکر میری قفس مین بیٹھ جاؤ جب یہ قفس اُڑکر جائے گی تم بھی پہونچ جاؤ گے جواب دیا کہ بہت بہتر یہان قاضی صاحب اپنے دل مین بہت خوش و خورم ہین کہ ہم بھی ایسے ہین کہ لوگ اپنی لڑکی کی شادی ہمارے ساتھ کرنا باعث افتخار سمجھتے ہین ضرور کوئی نہ کوئی ہم مین صفت ہے مین بھی ایسی اُسکے ساتھ خاطر و مدارات کرونگا کہ وہ بھی یاد کریگی جب مین نے اُسکی تصویر دیکھی تھی میرا دل آگیا تھا مین نے خیال کیا تھا کہ اسکے فراق مین تڑپ تڑپ کر مرونگا کیونکہ ایک تو ضعیف ہون دوسرے وہ کہان اور مین کہان مگر خداوند عجائب نے اپنی قدرت سے صورت پیدا کردی قاضی تو یہ خیال کرکے خوش ہو رہا ہے باچھین تا بناگوش پہونچ گئین ہین فرط خوشی سے پھولون نہین سماتا ہے اپنے جامہ سے باہر ہے خواجہ قفس کے گوشہ مین بیٹھے ہوئے دل سے یہ باتین کررہے ہین کہ خوب فقرہ قاضی کو دیا خوب دربند مین جانے کی

تدبیر کی ور بند مین پہونچ جاؤن تو پھر اور تدبیر کرون واہ ری تیری عقل اور دانائی بس قاضی اپنے مقام
پر خوش ہو رہے ہین اور خواجہ اپنے مقام پر دل مین خوش ہو رہے ہین اُدھر اندرون در بند جب
اُن ساحرون نے دیکھا کہ جنکو یہ حکم ملا تھا کہ سہ پہر کو جاکر قاضی صاحب کو جلد در بند پر سے لے آنا
دیکھا کہ دو بجے فوراً سحر کیا چارون کے چارون سحر کرکے اڑے اور ایک چشم زدن مین بیرون در بند آ گئے
اُسوقت آکر پہونچے کہ جب چار بج چکے تھے اور خواجہ بھی فنس مین بیٹھ چکے تھے اب یہان آکر
جوان چارون نے خیال کیا تو زمانہ بہت کم پایا بالکل شام قریب تھی آپس مین کہا کہ غضب ہو گیا
ہم نے عرصہ کیا جلد چلو ایسا نہ ہو کہ کوتوال صاحب خفا ہون بس وہ چارون مثل عقاب کے بہت
تیز آئے دیکھا کہ فنس درختون کے نیچے رکھی ہوئی ہے قاضی صاحب بیٹھے ہوئے ہین اُدھر خواجہ نے
جو سناٹا سُنا اور سمٹ گئے ساحرون نے نہ دیکھا آؤ نہ تاؤ جلدی سے فنس کو دوش پر اُٹھا لیا اور
چل کھڑے ہوئے سحر کرکے فوراً داخل طلسم ہوئے اور فنس لاکر ایک مقام پر اندرون در بند رکھدی
وہان کہار موجود تھے اب یہان سے کہارون نے فنس اُٹھائی خواجہ نے چپکے سے قاضی صاحب
سے کہا کہ اب مین جاتا ہون براے تلاش اپنی لڑکی کے آپ کی عنایت سے یہانتک تو پہونچ
گیا اُسکو تلاش کرکے اُسکا عقد آپ کے ہمراہ کردون خواہ وہ لوگ راضی ہون خواہ نہ ہون کیونکہ
میرا حق زیادہ ہے مین باپ ہون مجکو اختیار ہے قاضی صاحب نے کہا کہ جاؤ بس خواجہ قاضی کی
آنکھ بچاکر گلیم اوڑھکر فنس سے اُترے اس خیال سے کہ اہل در بند نہ دیکھ لین تو خرابی ہو کہ یہ کون
ہے جو قاضی کے ہمراہ آیا ہے اور جستجو کرین خواجہ گلیم اوڑھکر ایک طرف کو روانہ ہوئے ادھر
کہارون نے فنس کو لاکر مکان پر کوتوال کے پہونچا دیا اُن ساحرون نے کوتوال کو خبر کی کہ ہم جاکر
قاضی صاحب کو لے آئے اُنکی فنس دروازے پر رکھی ہوئی ہے یہ سُننا تھا کہ کوتوال خوش ہو گیا
مع اپنے مصاحبون کے اُٹھکر باہر آیا جیسے قاضی صاحب کی خبر ہوئی قاضی بھی فنس سے باہر
نکل آئے کوتوال نے آتے کے ساتھ ہی قاضی کے قدمون کو بوسہ دیا ہاتھ آنکھون سے لگائے
چومے اور سب نے بھی قدمبوسی کی بڑی عزت و توقیر سے لاکر مسند پر بٹھایا عطر پان ہار پھول
پیش کیے قاضی صاحب مثل خر کے پھولے ہوئے بیٹھے ہین اپنے عقد کی خوشی مین جامہ
سے باہر ہین بات بات پر مسکرائے دیتے ہین کوتوال نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ شام

ہوئے تو سب براتیون کو کھانا کھلاکر آپ کو ہمراہ لے کر عروس کے مکان پر پہونچا برائے عقد اُدھر
کوتوال نے مکان عروس پر بھی خبر کردی تھی کہ سب سامان درست رہے قاضی صاحب آگئے
ہین تاکہ عرصہ نہ ہو کہ باعث زحمت ہو وہان سب سامان درست تھا زوطمن کا باپ یہ واقعہ سُنکے
خوش ہوگیا جلدی جلدی بندوبست کرنے لگا بہت عمدہ سامان کیا تھا ایک مسند زرنگار نوشاہ
کے لیے آراستہ کی تھی اور ایک قاضی کے لیے یہان سب سامان درست تھا کہ شام ہوئی
کوتوال نے سب کو بہت عمدہ کھانے کھلائے جب کھانے وغیرہ سے فراغت ہوچکی لوگون
نے اسکو دولھا بنایا جب یہ دولھا بن چکا بس سب کے سب برات لے کر عروس کے مکان
کی طرف روانہ ہوئے قاضی صاحب کی بھی نفس ہمراہ تھی برات تو اُدھر جاتی ہی اب خواجہ کا حال
ناظرین ملاحظہ کرین کہ خواجہ جو قاضی کو فقرہ دے کر کہ مین لڑکی کی تلاش مین جاتا ہون گلیم اوڑھ کر
چلے تھے اتفاق سے اُس مقام پر آگر پہونچے کہ جہان احترام جادو کا مکان تھا اُنھون نے
دیکھا کہ بڑا سامان ہی ایک خیمہ بہت پر تکلف برپا ہی وہ خوب شیشہ آلات سے آراستہ ہی
نوبت رکھی ہوئی ہی کھانے پک رہے ہین لوگ گلنار جوڑے پہنے ہوئے پھر رہے ہین کام
کاج کر رہے ہین خوب چہل پہل مچی ہوئی ہی ہر طرف خوشی کا سامان ہی اور بندوبست ہی ایک
بہت بڑا مکان ہی اُسکے دروازے پر بند ھنوار موتیون کا اور پتون کا بندھا ہوا ہی خواجہ نے
یہ سامان دیکھ کر خیال کیا کہ یہان شادی ہی اور یہ مکان عروس کا معلوم ہوتا ہی کچھ عجب نہین
ہی کہ وہ قاضی حرامی اُسی عقد کے پڑھنے کے لیے یہان آیا ہو ذرا دریافت تو کرو بس آپ نے ایک
گوشہ مین جاکر گلیم اُتاری اور ایک شہدے کی صورت پر آراستہ ہو کر اُس مقام پر آئے جہان
کھانا پک رہا تھا باورچیون سے کہا کہ یہان کیا کام ہی اور یہ کیا سامان ہی اور یہ کس ضرورت
سے کھانا پک رہا ہی باورچیون نے جواب دیا کہ تو بڑا احمق ہی اور یہ بھی ہم کو معلوم ہوتا ہی کہ تجکو
آنکھون سے کم دکھائی دیتا ہی ہر جگہ شادی کا سامان ہو رہا ہی اور پھر دریافت کرتا ہی کہ یہ کیا
سامان ہی جواب دیا کہ یہ تو مین نے دیکھ لیا کہ سامان شادی اور انتظام شادی ہی مگر یہ دریافت
کرتا ہی کہ یہ کسکا مکان ہی اور کس کی شادی ہی اُنھون نے جواب دیا کہ آگاہ ہو کہ احترام جادو
کی دختر کی شادی ہی اب کوئی دم مین برات آئے گی کوتوال شہر کے ساتھ ٹھہری ہی یہ سنکے

دل مین کہا کہ وہ مارا اب یہ جاتا کہان ہی اب عیاری خوب طور سے بن جائے گی یہ دل سے کہکر
وہان سے ٹہلتا ہوا وہ شہدا ایک طرف کو چلا گیا یہ کہکر کہ برات کے ساتھ آئینگے کوتوال کی
شادی ہی بہت کچھ روپیہ لٹے گا آج دو چار پیسے کا نفع ہوگا یہ کہتے ہوئے میان شہدے ایک
طرف کو چلے گئے جب سب کے روبرو سے الگ چلے گئے دیکھا کہ اب کوئی دیکھتا نہین ہی
گلیم اوڑھ لی اور گلیم اوڑھے ہوئے اندر محل کے آئے دیکھا کہ ہزارون عورتین پھر رہی ہین
پرستان کا لطف ہی سر سے پاؤن تک جواہر مین غوطہ مارے ہوئے ہین کوئی گلنار جوڑا پہنے ہی کوئی
دھانی کوئی اودا کوئی بسنتی ہر رنگ کے جوڑے پہنے ہوئے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ باغ رنگا رنگ
و گلشن پر بہار کھلا ہوا ہی ہر رنگ کے گل شگفتہ ہین کیا کیا خوبصورت و حسین مہ جبین مہر تمکین
نازنین ہین ہر مقام پر فرش منغرق و مکلف آراستہ ہی مسند ہاے زرین مکلل بجواہر وسط مین
بارہ دری کے آراستہ ہین اُسپر بھی بہت سی نازنین بیٹھی ہوئی ہین ہر طرف چہل پہل ہو رہی ہی
کوئی کہتی ہی کہ ابھی تک برات نہین آئی بڑا عرصہ ہوا برات کب آئے گی کیا صبح ہوتے آئے گی
کوئی کہتی ہی کہ دولھن کو بھی آراستہ کیا کیا اُسوقت دولھن بنائی جائے گی جب برات آجائیگی
کوئی کہتی ہی کہ بوا تم تو بے خبر ہو دولھن کی بہنین دولھن کو آراستہ کر رہی ہین اُسی حجرہ مین ایک
بولی کہ دولھن کا آج آراستہ کرنا کیا بڑا کام ہی ہان چوتھی کی دولھن بنانا مشکل ہی آج لڑکیان
بالیان دولھن بنا لینگی کل دیکھا جائے گا خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے اہل محل کی باتین سنتے ہوئے
اُس کمرہ کیطرف آئے کہ جہان دولھن بنائی جاتی تھی یہی ختر احترام جادو خواجہ ننکو کے آئے ایک
گوشہ مین کھڑے ہوکر تماشہ دیکھنے لگے خواجہ تماشہ دیکھ رہے تھے کہ کسی طور سے تخلیہ ہو تو
مین دولھن کو بیہوش کر کے نذر زنبیل کرون اور خود اُسکی صورت بنکر کوئی تدبیر کرون کہ یکایک
باجے کی آواز آئی جسقدر محل کی عورتین تھین اور جتنی لڑکیان دولھن کے پاس تھین سب کی
سب باجے کی صدا سُنکے یہ خیال کر کے کہ برات آئی ہی برات کے دیکھنے کو گئین دولھن کو اکیلا
چھوڑ دیا اُسی کمرہ مین عروس سر جھکائے ہوئے مسند پر بیٹھی رہی بس خواجہ نے یہ جو وقت
فرصت پایا غنیمت جانا قریب آکر ایک حباب اُسکی مُنھ پر بیہوشی کا مارا کہ وہ اُسکے مُنھ
پر پڑا اُسکو چھینک آئی وہ فوراً بیہوش ہوگئی بس خواجہ نے اُسکے سب کپڑے اُتارے اور

ایک چادر مین باندھ کر اُسکو نذر زنبیل کر لیا اور خود اُسیوقت اُسکی صورت پر تیار ہوئے سب کپڑے
پہن لیے سر مو فرق نہ تھا عروسی کپڑے پہنکر مسند پر سر جھکا کر بیٹھ رہے خواجہ تو یہان یہ تدبیر کر کے
بیٹھے اب فکر کر رہے ہین کہ کیا تدارک کرون سوچتے سوچتے ایک عیاری ذہن مین آگئی دل خوش
ہوگیا اپنی تعریف آپ کی اور دل سے کہا کہ وہ مارا اب یہ لوگ جاتے کہان ہین اگر مین نے قاضی و
کوتوال کو نہ لڑوا دیا تو اپنا نام نہ رکھا خواجہ عمرو یہ کہکر جلدی سے زنبیل سے قلم دوات نکالا اور
ایک رقعہ اپنی رائے سے بنام قاضی تحریر کیا کہ جسکا مضمون یہ تھا کہ اے قاضی صاحب آگاہ
ہو جیے کہ میرے والد بزرگوار آپ کے ہمراہ در بند مین آئے ہین اُنھون نے آپ سے اقرار کیا ہی
کہ مین اپنی لڑکی کی شادی آپ کے ہمراہ کرونگا چنانچہ وہ یہان نہ تھی جس ساحر کے قبضہ مین مین
تھی اُسکی زوجہ اور بھائی نے میری شادی کوتوال شہر کے ہمراہ مقرر کر دی چنانچہ سب مانجھو وغیرہ ہوگیا
آج یوم عقد تھا آپ کو برائے خواندگی عقد کوتوال نے طلب کیا تھا مگر مجکو یہ عقد منظور نہ تھا
مجبور تھی کہ دوسرون کے قبضہ مین تھی خداوند عجائب سے دعا مانگ رہی تھی کہ یا تو مجکو موت دے
کہ مین زندہ مکان پر نوشاہ کے نہ جاؤن یا کوئی تدبیر ایسی ہو کہ یہ عقد نہ ہونے پائے کہتی کس سے کہ
کوئی میری سُننے والا نہ تھا نہ الفت کرنے والا جو میری سُننے والا تھا اور مجھ سے محبت کرتا تھا وہ مر
چکا تھا باپ یہان موجود نہ تھا سو ناچار تھی خداوند نے دعا میری قبول کر لی کہ میرے والد بزرگوار
آپ کی عنایت و مہربانی سے یہان آگئے اُنھون نے تلاش کر کے مجکو ڈھونڈھ نکالا میرے پاس
آئے مجھ سے فرمایا کہ مین نے تیرا عقد ٹھہرایا ہی قاضی کے ہمراہ جو کہ عقد پڑھنے کو آئے ہین بہت
حسین ہین اور خوبصورت اور صاحب مال و دولت آجکل کے جوانون سے بہتر ہین تو اُنسے
بہت خوش ہوگی اور وہ تیری خاطر بہت کرینگے اور از حد محبت کرینگے کوتوال سے کہ جسکے
ہمراہ تیرا عقد ہوتا ہی تو اُنکے مکان پر چین سے رہے گی گو ضعیف تو ہین مگر جوانون سے ہر طرح
اچھے ہین بس تو اس عقد سے انکار کر مین نے اُنکے فرمانے کو قبول کیا وہ تو مجکو سمجھا بجھا کر کسی طرف
چلے گئے ہین مین نے یہ رقعہ آپ کی خدمت مین اس غرض سے تحریر کیا ہی کہ مین راشدہ و بالغہ
ہون مجکو یہ عقد قبول نہین ہی نہ میرے باپ کی یہ مرضی ہی اور یہ لوگ نہ میرے عزیز ہین نہ میرے
دوست ہین بلکہ غیر ہین مین مجبور تھی کہ جو کچھ نہ کہتی تھی اب مین صاف طور سے کہتی ہون کہ ۱۲

یہ عقد مجھکو کسی طور سے قبول نہین ہی آپ عقد نہ پڑھیے گا بلکہ مجھکو آپ کے ہمراہ بموجب اقرار والد
بزرگوار کے عقد کرنا منظور ہی لہذا اپنے ہمراہ عقد پڑھ لیجیے اور کوتوال سے کہدیجیے کہ وہ چلا جائے
اور اس عقد سے ہاتھ اُٹھائے مین کسی طور سے راضی نہین ہون اُسکے ساتھ عقد کو نہ یہ عقد مجھکو
کسی طور سے قبول ہی ہان آپ کے ہمراہ راضی ہون اور آپکی زوجہ ہون اُسکی زوجیت مجھکو منظور نہین
ہی اور بہت کچھ تحریر کیا یہ رقعہ لکھ کر اپنے پاس رکھ لیا راوی بیان کرتا ہی کہ یہانتک کہ شحنہ جادو
برات لے کر مکان عروس پر پہونچا برات اُتری براتیون کو بہت ہی عزت و حرمت سے بٹھایا
نوشاہ بیچ مسند پر بیٹھا اور اُسکے گرد اُسکے عزیز و اقارب بیٹھے قاضی صاحب بھی آکر بیٹھے خاطر و
مدارات مین لوگ مصروف ہوئے محل مین بھی خبر ہو گئی کہ برات آگئی نوشاہ اپنے ہمراہ قاضی جلگنگ
کو لیتا آیا ہی اب کوئی دم مین قاضی دولھن سے دریافت کرنے کو آتے ہین یہ خبر عروس کو بھی ہو گئی
کہ برات آگئی اور قاضی صاحب بھی آئے ہین بس عروس نے ایک کہاری کو جو کہ اُسکے سامنے
کھڑی تھی اشارہ سے اپنے پاس بُلایا اُسوقت اُس مقام پر یا عروس تھی یا وہ کہاری تھی
اور سب عورتین سمدھنون کو اُتروا رہی تھین اُنکی خاطر و مدارات مین مصروف تھین کسی کو دولھن
کی خبر نہ تھی بس جب وہ کہاری قریب آئی عروس نے کہاری سے کہا کہ مین تجھسے ایک کام
لونگی مگر کسی سے کہنا نہین سوائے میرے اور تیرے کوئی آگاہ نہ ہو اُسنے جواب دیا کہ نہین
کسی سے نہ کہونگی تب اُسنے پچیس اشرفیان اُس کہاری کو دین کہ اسکی تو مٹھائی کھانا میرا یہ
کام ہی کہ یہ رقعہ جو کہ مین تجھکو دیتی ہون کسی تدبیر سے قاضی کے ہاتھ مین پہونچا دے اور اُن کو
دیدے مگر اس حال سے کوئی آگاہ نہ ہو وہ اشرفیان دیکھ کر خوش ہو گئی اور بشاش ہو کر وہ
اشرفیان اور رقعہ لے لیا اور وہان سے لے کر باہر کمرہ کے آئی اور بیرون محل پہونچی کتراتی
ہوئی اُسی مقام پر آئی کہ جہان برات اُتری ہوئی تھی جب وہان پہونچی سب کی آنکھین
بچا کر جھپٹ کر قاضی کے قریب پہونچی اور نہایت چالاکی سے وہ رقعہ قاضی کے ہاتھ مین
دے کر وہان سے چل کھڑی ہوئی دیکھا کہ ایک کہاری آکر ایک رقعہ دے کر چلی گئی ہی نہ معلوم
یہ رقعہ کسکا ہی اور اسکا کیا مضمون ہی بس قاضی صاحب نے سب کی طرف سے آڑ کر کے وہ
رقعہ حرف بحرف پڑھا اور مضمون رقعہ سے بخوبی آگاہ ہوئے بس رقعہ پڑھکر داڑھی

ہاتھ پھیرا مونچھون کو تاؤ دیا خوش ہو کر شحنہ جادو کی طرف دیکھا اور کہا کہ ای شحنہ جادو آگاہ ہو کہ عروس تیرے ساتھ عقد پر راضی نہین ہی وہ یہ کہتی ہی کہ یہ عقد مجکو منظور نہین ہی مین خود راشدہ و بالغہ ہون میرا کوئی وارث نہین ہی سوا ے والد بزرگوار کے بس نہ میری مرضی ہی نہ میرے باپ کی یہ احترام جادو میرا باپ نہین ہی بلکہ یہ سب غیر ہین مگر مجبوری یہ تھی کہ نہ یہان میرا باپ تھا نہ کوئی دوسرا عزیز تھا جو مین اس امر کے درپی ہوتی آج میرے والد اتفاق سے آگئے ہین اُنھون نے مجکو آکر بہت کچھ سمجھایا اور نصیحت کی اور مجھ سے کہا کہ تو اس عقد کو قبول نہ کر بلکہ مین نے تیری شادی قاضی صاحب کے ساتھ قرار دی ہی وہ بھی آئے ہوئے ہین اُنکے ہمراہ مین تیرا عقد کردونگا بس مین اس سے نہین راضی ہون آپ کے ساتھ عقد کرنے کو راضی ہون بس آپ یہ عقد نہ پڑھیے گا ہان پڑھیے گا تو اپنے ہمراہ مین آپ کے ہمراہ شادی کرونگی اگر اسکے خلاف ہوگا تو مین اپنی جان دیدونگی زندہ شحنہ جادو کے مکان پر نہ جاؤنگی بس اب تم کیا کہتے ہو بہتر یہ ہی کہ تم واپس جاؤ برات لے کر عروس سے ہاتھ اُٹھاؤ وہ تمھارے ساتھ نہین راضی ہی یہ جو قاضی نے کہا شحنہ جادو کے حواس جاتے رہے ایک دو غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر پار گذر گیا آتش غیظ و غضب کا نون سینہ مین مشتعل ہوئی سہرہ اُلٹ کر کہا کہ قاضی صاحب آپ نے یہ کیا کہا میری سمجھ مین کچھ نہین آیا پھر ذرا ارشاد ہو تاکہ مین سمجھون قاضی نے پھر وہی جملہ بیان کیا اب کی مرتبہ کوتوال نے کہا کہ آپ دیوانہ ہوگئے ہین اور آپ بالکل غلط فرماتے ہین یہ کچھ بھی درست نہین ہی بر خلاف ہی وہ میری معشوقہ ہی مین ایک مدت سے اُسپر فریفتہ ہون اور وہ میرے اوپر عاشق ہی چھ ماہ ہوئے ہین کہ منگنی ہوئی تھی اب رخصت ہی کوتوال سے قاضی نے کہا کہ تو بکتا کیا ہی وہ انکار کرتی ہی کوتوال نے جواب دیا کہ یہ امر بالکل غلط ہی وہ کبھی نہ انکار کرے گی اُسکا باپ موجود ہی جسکے سبب سے یہ شادی ہوتی ہی اُسنے اپنی خوشی سے میرے ساتھ قبول کی ہی جب سب امر طی ہوگئے تب مین برات لیکر آیا اور آپ کو عقد پڑھنے کے لیے طلب کیا آپ جو آئے تو نیا جملہ بیان کرتے ہین مین کیونکر اسکو صحیح جانون قاضی نے جواب دیا کہ تو بھی جھوٹا ہی اور احترام بھی احترام اُسکا اصلی باپ نہین ہی بلکہ بہ جبر اُسکو اُسنے اپنے مکان مین رکھا اُسکا اصلی باپ بیرون در بند رہتا تھا قوال جادو

جبکہ یہ لڑکی کم سن تھی پرورش کرنے کی غرض سے لے آیا تھا اُسنے پرورش کیا اب تھوڑا زمانہ ہوا ہی کہ اقوال مرگیا یہ احترام اُسکا بھائی تھا اقوال کی زوجہ نے اُس لڑکی کو اپنے سے جدا نہین کیا لاکھو لاکھو اُسکے باپ نے خواہش کی مگر ایک نہ سُنی آج جو تم نے مجکو بلایا میری نفس بیرون دربند رکھی ہوئی تھی کہ وہ ٹہلتا ہوا میرے پاس آیا مین نے جو اُس سے دریافت کیا اُسنے سب حال بیان کیا قاضی نے ساری تقریر خواجہ کی بیان کی اور کہا کہ اگر آپ مجکو دربند مین لے چلین یا مین پہونچ جاؤن تو اپنی دختر کو تلاش کرکے آپ کے ہمراہ عقد کردون کیونکہ مین نے آپ کو پسند کیا اپنی لڑکی کی تصویر دکھائی آپ نے بھی پسند کیا وہ تصویر میرے پاس موجود ہی بس جوکہ اصلی ولی ہی ازروے ہم لوگون کی شرع اور ازروے قانون کے اصلی مالک باپ ہی بس جبکہ وہ اصلی مالک اور ولی ہی تو غیرون کا کیا اختیار ہو باپ میرے ہمراہ عقد کرنے پر راضی ہی بس اُسکی موجودگی مین دوسرون کا اختیار نہین ہی بس یہی بہتر ہی کہ تم اس امر سے دست بردار ہوا اور یہ خیال کرلو کہ کسی طور سے یہ عقد نہین ہوسکتا ہی وہ مجکو اپنی لڑکی کو دے چکا ہی تصویر اُسکی میرے پاس موجود ہی بس تم یہان سے چلے جاؤ اب تمھارے ساتھ اُسکا عقد نہ ہوگا بلکہ میرے ساتھ عقد ہوگا کیونکہ وہ بھی راضی ہی اور اُسکا باپ اُسکا باپ تصویر میرے حوالے کرچکا ہی اگر یقین نہ ہو تو یہ تصویر موجود ہی وہ میرے ہمراہ یہان آیا تھا جب مین یہان آکر پہونچا تو مجھسے یہ کہکر چلا گیا تھا کہ مین جاکر لڑکی کو تلاش کرتا ہون خلاصہ یہ کہ اُسنے تلاش کیا تو یہی اُسکی لڑکی تھی جسکے ہمراہ کوتوال کا عقد ہونے کو تھا اُسنے اپنی دختر سے سب حال بیان کیا اُسنے مجکو بذریعہ تحریر کے آگاہ کیا دیکھو لو یہ رقعہ بھی موجود ہی اور یہ تصویر بھی جب یہان اسقدر تقریر کو طول ہوا تو احترام جادو بھی آپہونچا اُسنے بھی ساری تقریر سُنی جواب دیا کہ قاضی صاحب یہ سب غلط ہی جو آپ فرماتے ہین نہ کوئی میرا بھائی تھا اقوال جادو نہ اُسکی کوئی زوجہ تھی یہ میری خاص لڑکی ہی مین نے اپنی خوشی سے یہ نسبت قبول کی ہی آپ یہ فرماتے ہین کہ یہ احترام کی دختر نہین ہی مین کیونکر مان لون اور یہ جو تصویر دکھاتے ہین اسمین اور اُسکی صورت مین بالکل فرق ہی اگر آپ کی مرضی ہو تو مین اُسکی تصویر منگا کر مقابلہ کرون اگر دونون تصویرون مین فرق نہ ہو تو آپ کا کہنا درست ہی اور اگر فرق ہو تو آپ کا فرمانا

درست نہین ہی بالکل غلط ہی آپ جھوٹے ہین اور ہم سچے ہین اگر فرق نہین ہی تو آپ سچے ہین اور
ہم جھوٹے ہین یہ جو احترام نے کہا قاضی نے جواب دیا کہ خواہ دونون تصویرین مطابق ہون
خواہ نہ ہون یہ عقد کبھی نہ ہوگا کوتوال کے ساتھ بلکہ میرے ساتھ ہوگا یہ جو قاضی نے کہا احترام
نے جواب دیا کہ تو دیوانہ ہی معلوم ہوتا ہی کہ تیرا دماغ خراب ہوگیا ہی قاضی نے جواب دیا کہ تو دیوانہ
ہی اور کوتوال دیوانہ ہی تم دونون کے دماغ خراب ہوگئے ہین اسمین بڑا فساد ہوگا اگر یہ تمھاری ضد
ہی کہ تصویرون سے مقابلہ کیا جائے ضرور فرق ہوگا یہ حسرت بھی نکال لو منگاو تصویر یہ کہنا تھا
کہ فوراً احترام نے اپنی لڑکی کی تصویر منگائی اب جو مطابق کیا تو دونون تصویرین ایک تھین
سر مو فرق نہ تھا اتفاق سے یہ امر ہوا کہ خواجہ نے جو خیالی تصویر اپنی راے سے بنائی تھی اگرچہ وہ
خیالی تصویر تھی مگر اتفاق سے احترام جادو کی دختر کی تصویر سے مطابق پڑی نہ خواجہ نے اسکو
دیکھا تھا نہ بھالا تھا صرف خیالی تصویر تھی اتفاق سے یہ امر ہوا جب دونون تصویرین
ایک ہوئین اسوقت قاضی صاحب نے کہا کہ اب تو مین سچا ہون اور تم جھوٹے ہوا احترام
نے کوتوال کیطرف دیکھا اُسنے جواب دیا کہ اکثر ایسا ہوا ہی کہ ایک صورت و ایک شکل
کے اکثر دنیا مین لوگ پیدا ہوئے ہین کوئی مقام تردد نہین ہی جو دونون تصویرین مطابق ہوئی
ہین جس عورت کی تصویر قاضی کے پاس ہی کیا عجب ہی کہ یہی صورت ہو جو کہ آپ کی دختر کی ہی آپ
پریشان نہ ہون مین نہ مانونگا چاہے قاضی صاحب عقد پڑھین چاہے نہ پڑھین اور کوئی عقد
پڑھ دے گا یہ قاضی ضعیف جو ہوگئے ہین تو دماغ خراب ہوگیا ہی اسوقت کی باتون کا اعتبار
کیا ہی قاضی نے جواب دیا کہ یہ ممکن نہین ہی خون ہوجائے گا مین یہ عقد نہ ہونے دونگا یہ نازنین
میری معشوقہ ہی اور وہ میرے ساتھ عقد پر راضی ہی اور تیرے ساتھ نہین راضی ہی اُسکی تحریر موجود
ہی اگر یقین نہ ہو تو دیکھ لو یہ کہکر وہ رقعہ سامنے رکھدیا وہ رقعہ کوتوال نے اور احترام نے دیکھا
اُسکے مضمون سے آگاہ ہوئے ابنوا اور حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی اور یہ کیسی تحریر ہی کوتوال نے
جواب دیا کہ ای قاضی صاحب یہ رقعہ بھی جعلی ہی مین نہ مانونگا یہ کہکر قاضی سے کہا کہ اگر آپ کو
عقد پڑھنا ہو تو پڑھیے ورنہ ہوا کھائیے چلتے پھرتے نظر آئیے قاضی نے جواب دیا کہ تم خود
جاؤ اور ہوا کھاؤ اور چلتے پھرتے نظر آؤ بس اب زیادہ تقریر نہ کروا اپنے حواس درست کرو کوتوال ۲۰

نے کہا کہ کیا خوب آپ پرائی معشوقہ کو چھینے لیتے ہین یہ بھی کوئی اندھیر ہی قاضی نے جواب دیا کہ تیری
معشوقہ کب ہی میری معشوقہ ہی تو اپنے حواس درست کر اب دونون مین تکرار ہونے لگی اور نوبت
یہ فساد پہونچی کوتوال نے ہاتھ بڑھا کر قاضی کی داڑھی پکڑی اور کہا کہ او قاضی اس داڑھی
سفید پر تو پرائی معشوقہ کو چھینے لیتا ہی جا نکل یہانسے قاضی نے ہاتھ بڑھا کر تسخنہ جا دو کے پٹے
لیے اب دونون باہم مثل بلبل کے گتھ گئے ہشت مشت ہونے لگی گو قاضی ضعیف تھا مگر قوی
تھا کوتوال کو دبا لیا گھونسے مارنے لگا جب اہل محفل نے یہ رنگ دیکھا دو چار آدمی بیچ مین آئے
دونون کو جدا کیا دونون الگ ہو گئے پھر کوتوال کو غصہ آگیا پھر دوڑ کر قاضی سے لپٹ گیا ایکی
مرتبہ قاضی نیچے اور کوتوال او پر اب کوتوال نے خوب قاضی کی گت بنائی مار لاتون اور گھونسون
کے قاضی کا خوب بھرکس نکالا تمام جلسہ درہم و برہم ہو گیا ہر ایک تماشہ دیکھ رہا ہی جو کہ ظریف تھے
وہ باہم یہ کہتے تھے آو دو نی ہمارا بھگادے کوئی بولا مین نیپٹر دیتا ہون میرا ہی بھگادے گا گو
بڈھا ہی مگر طاقت ور ہی کوئی بولا ہم چوپڑ دیتے ہین کوتوال ہی مارلے گا یہ جوان ہی جوان
ہی ہی پیر پیر ہی ہی دیکھو تو اس بڑھاپے مین قاضی کو بڑھبس ہوا ہی پرائی معشوقہ کو چھینے لیتا ہی یہ
اسکو کیا ہو گیا دوسرے نے جواب دیا کہ واہ کیا خوب وہ کہتا ہی میری معشوقہ ہی بلکہ اُسکے پاس
سند موجود ہی کہ وہ عورت خود اُس سے رضامند ہی کوتوال کے ساتھ نہین راضی ہی اور وہ انکار
کرتی ہی کہ احترام میرا باپ نہین ہی بھلا ملتی ہوئی شی کسیکو بھی بُری معلوم ہوتی ہی خصوصاً عورت
یہ عورت وہ شی ہی کہ خواہ جوان ہو خواہ پیر اسکی ہر ایک کو خواہش ہی اور وہ عورت جو کہ خود سے
قبول کرے جوان بھی ہو اور خوبصورت بھی بھلا پھر کون ایسی نعمت کو ترک کرے اپنے حواس کی
دوا کرو قاضی پر کیا منحصر ہی اگر تم کو اسطور سے ملے تو انکار کرو گے بھائی ہم تو انکار نہ کرین چاہے
ہماری جان جاے اُسنے جواب دیا کہ ہم کو ایک زمانہ ہوا سنتے ہوئے کہ احترام کے ایک دختر ہی
ہم کیونکر یقین کرین کہ یہ امر غلط ہی کوئی نہ کوئی اسمین بھید ہی وہ بولا کہ کچھ نہ بھید ہی نہ چھید ہی بین
یہ خیال کرتا ہون کہ یہ لڑکی آوارہ ہی اسنے خیال کیا کہ قاضی اگلے زمانہ کا ہی آلہ مردی اسکا عمدہ
ہو گا اور خوب کام دے گا گو ضعیف ہی ہو آجکل کے جوان ایسی قوت نہین رکھتے ہین جیسے
کہ اگلے زمانہ کے بڈھے رکھتے ہین اہل جلسہ مین تو یہ تقریر ہو رہی ہی ہر ایک اپنی کہہ رہا ہی

جو جسکے ذہن مین آتا ہی کہتا ہی یہان قاضی سے اور کوتوال سے گدم گدا ہو رہا ہی تلے اوپر کا حساب ہی
کبھی یہ اوپر کبھی وہ اوپر احترام جادو بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہی لوگ کہتے ہین کہ آپ بھی کچھ بولین جواب
دیتا ہی کہ ان دونون کو لڑ لینے دو میری ایک لڑکی ہی مین دو کے ساتھ کیونکر عقد کرونگا جو زبردست
ہوگا وہ زیر کریگا اُسکے ساتھ شادی کر دونگا باہم سمجھ لینگے مجھکو کیا مطلب ہی جو مین پرائے بیچ مین
بولون اور بول کر احمق بنون یہ کوتوال ہی اگر اسکی طرف سے بولتا ہون تو سب یہ کہینگے کہ اپنے
مذہب کے جو قاضی تھے اُنکا پاس نہ کیا کوتوال کیطرف ہو گئے اس خیال سے کہ یہ کوتوال
شہر ہی ایسا نہ ہو کہ کسی قسم کی بدعت کرے اگر قاضی کی شراکت کرتا ہون تو سب یہ الزام دینگے
کہ قاضی کی شراکت اس غرض سے کی کہ یہ قاضی ہی اور کوتوال کی شراکت نہ کی جو کہ جھوٹ سچ کا
داماد بھی تھا بس مین کیون بولون جو مورد الزام ہون خود ہی لڑ بھڑ کر فیصلہ ہو جائے گا احترام
یہ جواب دے کر خاموش ہو رہا اور کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی جب فساد کو طول ہوا تو جسقدر لوگ اُس
مقام پر بیٹھے تھے اُنمین سے نصف ایک طرف ہو گئے اور نصف ایک طرف ہوے جب اہل جلسہ
نے دیکھا کہ کوتوال قاضی کو مارے ڈالتا ہی بگڑ گئے اور کہنے لگے کہ واہ کیا خوب اپنے گھر بلا کر
یہ بدسلوکی کہ اُنکو بے عزت کرتے ہین یہ کون طریقہ ہی اسکا بھی پاس نہین ہی کہ یہ ہمارے
مذہب کے قاضی ہین ہم اِن کے احکام پر عمل کرتے ہین بس اب ہم سے یہ نہین دیکھا جاتا
ہی ہم جا کر شحنہ جادو کو مارتے ہین اور قاضی کو اُسکے پنجہ بدعت سے چھڑاتے ہین جو کہ کوتوال
کے ساتھ آئے تھے وہ بگڑ کر بولے کہ تم لوگون کو کیا مطلب ہی وہ دونون باہم سمجھ
لینگے نہ قاضی کی طرف سے بولو نہ کوتوال کی طرف سے اور کوتوال کا حق بطرف ہی کہ
اُسکی معشوقہ کو قاضی زبردستی اپنی زوجہ بنانا چاہتا ہی یہ کبھی کوئی اندھیر ہی کہ زبردستی پرائی جورو
کو چھین لے اگر وہ کچھ کہے تو لڑنے پر آمادہ ہو جائے قاضی کے طرفدارون نے جواب دیا
کہ چاہے وہ قبول کرے چاہے نہ کرے زبردستی زوجہ بنا لیا یہ تو وہ مثل ہی کہ مان نہ مان
مین تیرا مہمان وہ قبول نہین کرتی ہی ہم زبردستی اُسکے ساتھ عقد کرتے ہین جو قاضی کے ساتھ
راضی ہی اُسنے لکھ بھیجا ہی پھر کیونکر قاضی صاحب اُسکی طرفداری نہ کرین ہم تو قاضی کی طرف
ہین کوتوال کے طرفدار بولے کہ تمھاری بھی یہ لیاقت ہی کہ تم کوتوال سے لڑوگے ہم اُسکی

طرف ہین اور پہلے ہم سے سمجھ لو پھر کوتوال سے لڑنا بس یہان اہل جلسہ مین تکرار ہونے لگی اور سب لڑنے لگے یہ حالت ہے کہ چارون طرف مشت مشت ہو رہی ہے داؤن پیچ کی چارون طرف سے صدا آرہی ہے دو دو چار چار باہم لپٹے ہوئے پڑے ہین گھونسا لات مکا چل رہا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ یہان یہ حال ہے وہان محل مین غل ہوا کہ قاضی کو بلاوا اور دولہا کو تاکہ عقد وغیرہ سے فرصت ہو دولہن رخصت کی جائے کیا صبح اور رخصت کی جائے گی یہ جو اہل محل مین چرچا ہوا عروس کی مان و دیگر عزیزون نے ایک مہری سے کہا کہ جاکر عروس کے باپ کو بلا لا کہنا کہ آپ کو اندر بلاتی ہین وہ کہاری جو وہان آئی اُسنے عجب رنگ دیکھا کہ نوشاہ سے اور قاضی سے گتھم گتھا ہو رہا ہے اور اسی طور سے اہل جلسہ مین بھی فساد ہو رہا ہے احترام جادو مع اپنے عزیزون اور ملازمون کے کھڑا ہوا دیکھ رہا ہے وہ کہاری یہ سانحہ و واقعہ دیکھ کر ششدر ہو کر رہ گئی اپنے حواس درست کرکے احترام کے پاس آئی اور کہا کہ آپ کو اندر بلایا ہے احترام نے جواب دیا کہ مین کیا چلون یہان تو یہ فساد ہو رہا ہے اسکا کچھ انجام ہولے تو چلون جاؤ کہہ دو کہ آتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ کہاری یہ سُنکے وہان سے چلی آئی اور سارا واقعہ بیان کیا یہان ہر طرف یہ چرچا ہونے لگا کہ قاضی سے اور نوشاہ سے کسی امر پر فساد ہو گیا بڑی لڑائی ہو رہی ہے وہان خواجہ عروس بنے ہوئے بیٹھے تھے اُنھون نے بھی سُنا دل مین کہا کہ وہ مارا خوب تخم فساد کو بویا اور خوب دونون کو لڑوا دیا ہے یہ خیال کرکے یہ تدبیر کی تھی اور یہ عیاری اور خوب تمھاری عیاری ہو گئی خلاصہ یہ کہ ہر طرف محل مین یہی چرچا ہے اور وہان اُسی طور سے فساد ہو رہا ہے یہان تک کہ صبح ہو گئی جب احترام نے دیکھا کہ یہ فساد کسی طور سے برطرف نہین ہوتا ہے قاضی و شحنہ جادو کے قریب آکر کہا کہ اب تو آپ دونون صاحب باہم لڑ چکے اور خوب دل کے حوصلہ نکال چکے میرے نزدیک یہ فیصلہ یون ہوگا آپ دونون صاحب بادشاہ کی خدمت مین چلین اپنا اپنا قصہ بیان کرین جو وہ حکم دین اُسپر عمل کرین تاکہ یہ فساد برطرف ہو اگر وہ کوتوال کو ارشاد کرین کہ تو اپنی شادی اسکے ساتھ کر تو کوتوال کرین اگر قاضی صاحب کو حکم دین تو قاضی صاحب کرین کیونکہ مجکو خود اس لڑکی کا نکال دینا منظور ہے مین ایسی علامہ اور فاحشہ کو اپنے گھر مین نہین رکھ سکتا ہون کہ جس نے بالکل عزت و آبرو کا پاس نہ کیا کتخدا ہو کر میری موجودگی مین اِسنے انکار کیا اور قاضی صاحب کو یہ لکھ بھیجا کہ

مین کوتوال کے ساتھ نہین راضی ہون اگر یہ رہے گی تو بڑی بدنامی اور رسوائی ہوگی ضرور یہ نکل جائے
گی اور چُن چُن کے کرے گی جوکہ میری بدنامی کا سبب ہوگا کوتوال نے جواب دیا کہ مجکو منظور ہی
قاضی نے جواب دیا کہ واہ کیا خوب مین بادشاہ کے پاس کیون جاؤن وہ کوئی میرا حاکم ہی یا مین
اُسکی رعایا ہون اگر وہ میری مرضی کے خلاف فیصلہ کرے تو مین کیونکر اُسکو مان لون یہ تو اُسکی رعایا کو
زیبا ہی احترام نے جواب دیا کہ آپ چلین تو اگر وہ آپ کے خلاف فیصلہ کرین تو آپ نہ مانیئے گا
اُسوقت پھر آپ کو اختیار ہی کہ روبرو بادشاہ کے لڑیئے گا شحنہ جادو سے کوتوال نے کہا کہ
نہ مین یہان اِن سے بند ہون نہ وہان بند ہونگا آخر کو بہ ہزار دقت و خرابی قاضی بھی راضی ہوئے
جو لوگ قاضی کے طرف دار تھے وہ قاضی کے کہنے سے اور جو کوتوال کے طرفدار تھے کوتوال کے
کہنے سے جدا ہوئے فساد موقوف ہوا مگر اُسی حالت خراب سے کوتوال و قاضی مع اپنے ہوا خواہون
کے طرف دربار کے چلے طرفین کی یہ حالت تھی کہ کپڑے پھٹے ہوئے بال نُچے ہوئے مُنھ پر
طپانچون کے نشان جا بجا سے [illegible] فگار ہاتھ پاؤن سوجے ہوئے قاضی جی کے تو قبا کے
ٹکڑے ٹکڑے شملہ سر پر ندارد زیر جامہ جا بجا سے چاک چھوٹے قاضی جی جھانکتے ہوئے یہی حالت
شحنہ جادو کی تھی کہ پوشاک شہ...نی پرزے پرزے بال سر کے نُچے ہوئے خون سر سے بہتا ہوا
عجب شان و شوکت سے چلے کیا خوب برات تھی اور کیا خوب براتی تھے قاضی نکاح پڑھنے
کو آئے خوب نکاح پڑھا اور خوب نقل و قرص پائے یہ سب تو اُدھر چلے یہان بوقت سحر
دخان لال قبا بیدار ہوکر بیرون محل آیا سب سردار حاضر دربار ہوئے جو جو کوتوال کی برات
مین اُسکی طلب کے موافق گئے تھے وہ نہ آئے تھے جب دربار آراستہ ہو چکا اُس وقت
دخان لال قبا نے اہل دربار کی طرف دیکھ کر کہا کہ کل شحنہ جادو کی برات تھی بتاؤ تم مین سے
کون کون شریک برات ہوا تھا برات رخصت ہوکر مکان پر آگئی کیا کیا جہیز بلا احترام جادو
نے کیا اپنی لڑکی کو دیا اُن سرداروں نے عرض کیا کہ ہم مین سے کوئی نہین گیا تھا کسی کو نہین
بلایا جو جاتے جو لوگ گئے ہین وہ ابھی تک نہین حاضر ہوئے ہین بادشاہ نے جواب دیا کہ
معلوم ہوتا ہی کہ ابھی برات رخصت نہین ہوئی اگر برات رخصت ہوجاتی تو ضرور وہ سردار واپس
آتے اور اسوقت دربار مین ضرور آتے سرداروں نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی

وہاں در دولت پر اسی شان و شوکت سے بحالت خراب بحال تباہ کوتوال مع اپنے ہمراہیون کے اور
قاضی کے آکر پہونچے جو دیکھتا ہو بازار والا حیران ہوتا ہو کہ یہ کیا سانحہ ہو ابھی شام کو کوتوال صاحب
برات لے کر کس دھوم سے مع قاضی صاحب کے مکان عروس پر گئے تھے اسوقت یہ کیا ہوا
جو اس حال سے آتے ہین دیکھا کہ احترام جادو بھی مع اپنے ملازمون کے انکے عقب مین ہی مارے
خوف کے کوئی دریافت نہین کرتا ہو مگر ساتھ ہو جاتا ہو ایک مجمع کثیر ہو گیا اہل شہر و اہل بازار وغیرہ کا
عقب مین ان سب کے بس اسی حالت سے سب کے سب در دولت پر آکر پہونچے درگہ سالار
در دولت پر بیٹھا ہوا تھا اُسنے دور سے دیکھا کہ میان کوتوال و قاضی صاحب عجب شان و شوکت
سے چلے آتے ہین کہ واہ واہ کپڑے پھٹے ہوئے سر ننگے خون بہتا ہوا عقب مین اہل شہر کا مجمع
جسطور سے دیوانون کے ساتھ ہوتا ہو اس مصیبت سے سبکے سب چلے آتے ہین یہانتک کہ جب
وہ سب آکر پہونچے کوتوال و قاضی نے آگے بڑھ کر درگہ سالار سے کہا کہ بادشاہ سے عرض کردو
کہ کوتوال و قاضی در دولت پر حاضر ہین کچھ عرض کرنا ہو ضروری درگہ سالار اُنکی حالت دیکھ کر
حیران ہوا تھا مگر کچھ کہا نہین خاموش اُٹھا ہوا اندر دربار کے آیا مجرا گاہ پر سے مجرا بجا لا کر سامنے
بادشاہ کے جا کر عرض کیا کہ حضور عالم کی عمر دراز ہو اسوقت ایک عجب واقعہ مین نے دیکھا
ہو کہ مجکو حیرت ہو مین در دولت پر اپنے عہدہ کے موافق بیٹھا ہوا تھا کہ مین نے دیکھا کوتوال و
قاضی صاحب چلے آتے ہین اور اہل شہر کا اُنکے عقب مین مجمع ہو جب وہ قریب آئے تو
عجب حالت اُنکی پائی کہ جسکو دیکھ کر مین حیران ہو گیا یہ کہکر سب حالت اور صورت بیان کی
بادشاہ و اہل دربار بھی سُنکے حیران ہوئے اُسنے عرض کیا کہ وہ میرے قریب آئے مجھ سے کہا
کہ بادشاہ سے جا کر عرض کرو کہ کوتوال اور قاضی در دولت پر حاضر ہین اُنکو کچھ ضروری عرض کرنا ہو
بس مین یہ سُنکے حاضر خدمت ہوا اُنکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہو بادشاہ نے اہل دربار کی طرف
دیکھ کر کہا کہ کچھ تمھاری سمجھ مین آیا کہ یہ کیا واقعہ ہو اور یہ دونون اس حالت سے کیون آئے ہین اہل
دربار نے کہا کہ معلوم ہوتا ہو کہ کچھ عروس کے باپ سے اور نوشاہ سے فساد ہو گیا ہو قاضی
نوشاہ کے ہمراہ گئے تھے وہ بھی شریک نوشاہ ہوئے ہونگے اُنکی بھی بُری گت کی گئی بادشاہ
نے درگہ سالار سے پوچھا کہ احترام جادو بھی ہمراہ ہو یا نہین اُسنے کہا کہ وہ بھی ہمراہ ہو بادشاہ

نے کہا کہ اُسکی کیا حالت ہی جواب دیا کہ اُسکی حالت خراب نہین ہی وہ بھی ہمراہ ہی بادشاہ نے جواب دیا
کہ اچھا کوتوال کو اور قاضی کو اور احترام جادو کو اور چند اُنکے ہمراہیون کو اندر لے آؤ تاکہ ہین اُنکے
حالات سُنون کہ انپر کیا واقعہ گذرا اور یہ لوگ کس آفت مین مبتلا ہین بس یہ حکم سُنکے درگہ سالار باہر
دربار کے آیا اور حکم شاہ سے آگاہ کیا یہان بادشاہ نے پھر اہل دربار سے کہا کہ کچھ سمجھ مین نہین
آتا ہی کہ یہ کیا سانحہ ہی اگر یہ خیال کیا جائے احترام سے کچھ فساد ہوا تو یہ امر غیر ممکن ہی کیونکہ احترام
کی خود خواہش تھی اگر اُس سے فساد ہوتا تو اُسکی بھی تو کچھ حالت خراب ہوتی وہ تو اچھی طور سے ہی
درگہ سالار کہتا ہی ہان قاضی و کوتوال کی حالت خراب بیان کرتا ہی معلوم ہوتا ہی کوتوال سے اور قاضی
سے فساد ہوا ہی اہل دربار نے جواب دیا کہ قاضی سے اور کوتوال سے کس امر پر فساد ہوا اُسکے اُسکے
کیا وجہ ہی فساد کی بادشاہ نے جواب دیا کہ وہ لوگ آتے ہین معلوم ہوا جاتا ہی مین تو یہی کہونگا کہ
کوتوال سے اور قاضی سے فساد ضرور ہوا ہی یہ باتین ہورہین تھین کہ کوتوال و قاضی اور اُنکے ہمراہی
اور احترام جادو بھی اندر آیا بادشاہ و اہل دربار نے کوتوال و قاضی و اُنکے ہمراہیون کو عجب حالت
سے دیکھا اور احترام جادو کو حالت اصلی پر پایا سب حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی اُدھر کوتوال
اور قاضی نے بادشاہ کے سامنے آکر ہاتھ جوڑ کر یون فریاد کرنا شروع کی کہ اے بادشاہ اس کوتوال
نے میرے ساتھ یہ ظلم کیا کہ میری جورو اور معشوقہ کو زبردستی مجھ سے چھینے لیتا ہی اور زبردستی اُسکے
ساتھ عقد کرتا ہی وہ اُسکے ساتھ راضی نہین ہی میرے ساتھ عقد کرنے پر راضی ہی مین نے جو منع
کیا مجھ سے لڑنے پر آمادہ ہوگیا اور مجکو خوب مارا میرے کپڑے پھاڑ ڈالے ڈاڑھی نوچ لی خوب مارا
قاضی نے یہ کہا کوتوال پکارا کہ اے بادشاہ میری فریاد کو پہونچ اور میری داد دے اور انصاف کر
اس قاضی کے ہاتھ سے میری جان بچا مین نے اِسکو عقد پڑھنے کے لیے طلب کیا تھا یہ حرامزادہ
یہان عقد پڑھنے کو آیا میری معشوقہ پر عاشق ہوگیا اب کہتا ہی کہ تو عقد نہ کر مین عقد کرونگا یہ سن
دیکھیے اور یہ حالت یہ قاضی بنا ہی کہ پرائی جورو کو اپنی جورو بناتا ہی ایسے قاضی کی ایسی کی تیسی مین
تو ایک مدت سے اُسپر فریفتہ ہون اور مرتا ہون خدا خدا کر کے یہ دن نصیب ہوا تھا اُس مین
اس قاضی حرامی نے یہ فساد برپا کیا مین ایسا جانتا تو کبھی اِسکو نہ طلب کرتا بس جلدی فریاد ہی
فرمایئے کوتوال نے جب یہ کہا بادشاہ کی سمجھ مین کچھ نہ آیا کہ کوتوال نے کیا کہا اور قاضی نے کیا کہا

حیران ہوا کہ کیا جواب دون یہ امر تو سمجھ مین نہین آتا ہی کہ کیا فریاد ہی قاضی الگ کہتا ہی کہ کوتوال میری جورو کو زبردستی لیے لیتا ہی کوتوال یہ کہتا ہی کہ قاضی میری جورو کو زبردستی اپنی جورو بنائے لیتا ہی نہ معلوم یہ کیا قصہ ہی اور کیا فساد ہی بس سوچ کر بادشاہ نے کوتوال سے کہا اور قاضی سے کہ ہماری سمجھ مین نہین آتا ہی کہ تم لوگ کیا کہتے ہو ایک ایک اپنا اپنا واقعہ بیان کرے تو مین سمجھ کر انصاف کرون اور تم دونون کے امر مین تصفیہ کرون پہلے قاضی صاحب آپ بیان کرین اُسکے بعد کوتوال بیان کرین مین دونون کا واقعہ سُنکے آپس مین تصفیہ کردونگا مین سمجھ تو لون قاؤن قاؤن مین سمجھ مین نہین آتا ہی یہ جو بادشاہ نے کہا کوتوال خاموش ہو رہا اور قاضی نے بیان کیا کہ اے بادشاہ مین حسب الطلب کوتوال کے عقد پڑھنے کے لیے اپنے مکان سے چلا تھا حسب قاعدہ اُسی مقام پر کہارون نے فنس لاکر رکھدی تھی کہ ایک دیہاتی شخص میرے پاس آیا اور اُسنے مجکو ایک تصویر دکھائی اور کہا کہ یہ تصویر میری دختر کی ہی اور اس دربند مین ایک ساحر اُسے لے گیا تھا جبتک وہ ساحر زندہ رہا اُسوقت تک تو مین اکثر اوقات اُسکو دیکھ لیتا تھا جب سے وہ مرا ہی اُسدن سے مین نے نہین دیکھا ہی مین یہ چاہتا ہون کہ اگر دربند مین پہونچ جاؤن تو اُس لڑکی کو تلاش کر کے اُسکا عقد کسی کے ساتھ کر دون کیونکہ وہ جوان ہو گئی ہی قاضی نے سارا قصہ اول سے آخر تک اور ساری تقریر اپنی اور اُس مرد دیہاتی کی اور اُسکا اقرار کرنا کہ مین آپ کے ساتھ عقد کر دونگا اور اُسکو اپنے ہمراہ دربند مین لانا اور اپنا کوتوال کے مکان پر آنا اور کوتوال کا مکان عروس پر جانا کہاری کا اور رقعہ دینا اپنا کوتوال سے کہنا کوتوال کا بحث کرنا تصویر کا باہم مقابل کیا جانا اور مطابق ہونا اور اپنا رقعہ دکھانا نوبت فساد و مار پیٹ ہونا بیان کیا کوئی امر فروگذاشت نہین کیا سب واقعہ بادشاہ نے سُنا اور قاضی سے کہا کہ وہ رقعہ تمھارے پاس ہی اور تصویر اور اُسکا باپ کہان ہی قاضی نے جواب دیا کہ تصویر بھی میرے پاس ہی اور رقعہ بھی مگر مین اُس مرد دیہاتی سے نہین آگاہ ہون کہ کہان ہی کیونکہ جب سے وہ میرے پاس سے گیا ہی اُسوقت سے مین نے اُسکی صورت نہین دیکھی ہی بادشاہ نے سوال کیا کہ احترام جادو اس امر کا اقرار کرتا ہی کہ یہ دختر میری نہین ہی قاضی نے جواب دیا کہ احترام ہی تو کوتوال کا شریک ہی وہ اس امر کا اقرار نہین کرتا ہی بلکہ یہ کہتا ہی کہ تم جھوٹے ہو اور یہ تحریر بالکل غلط ہی یہ میرا واقعہ ہی بادشاہ نے

کہاکہ وہ تصویر اور رقعہ ہم کو دو تاکہ ہم بھی دیکھین کہ اُس رقعہ مین کیا تحریر ہی اور وہ تصویر کیسی ہی کہ جسکو دیکھکر تم اس بڑھاپے مین عاشق ہوئے ہو اور اُسنے تمھارے ساتھ عقد کر دیا ہی اور اقرار کر لیا ہی کہ تمھارے ساتھ عقد کر دونگا اور تم بھی راضی ہو یہ تو وہ مثل ہوئی کہ گھر گھوڑا نخاس مول نہ تو وہ اُسکے قبضہ مین تھی نہ تمھارے اُسنے کہاکہ مین تمھارے ساتھ عقد کر دونگا تم نے قبول کر لیا قاضی نے وہ تصویر اور رقعہ نکالکر بادشاہ کے ہاتھ مین دیا پہلے بادشاہ نے تصویر دیکھی بس دیکھتے ہی بادشاہ خود عاشق ہوگیا اور اُسکے دل پر ایک خدنگ عشق لگاکہ وو سار ہوگیا اور جگر کے پار گذر گیا بادشاہ خود اُس تصویر پر فریفتہ ہوگیا مگر اُسنے دل کو سنبھالا اور ضبط کیا وہ رقعہ دبیر کو بادشاہ نے دیاکہ پڑھو اس رقعہ مین کیا تحریر ہی بس دبیر نے وہ رقعہ باواز بلند پڑھا سب نے سُنا وہی مضمون تھا جو کہ قاضی نے بیان کیا تھا جبکہ رقعہ وغیرہ پڑھا جا چکا اور بادشاہ نے تصویر بھی دیکھ لی اُسوقت بادشاہ نے قاضی سے کہاکہ مین نے آپ کا تمام قصہ سُنا اور تصویر بھی دیکھی اور رقعہ بھی پڑھواکر سُنا اب مین کوتوال کا بھی حال سُن لون پھر تصفیہ کرون یہ سُنکے قاضی نے کہا بہت خوب اب بادشاہ کوتوال کیطرف متوجہ ہوا اور کہاکہ تم اپنا قصہ بیان کرو بس کوتوال نے اول سے آخر تک کل قصہ شادی وغیرہ کے ہونے کا اور قاضی کے طلب کرنے کا اور باہم فساد کے ہونے کا بیان کیا بادشاہ نے کل تقریر سُنی کوتوال کی بس کہاکہ اب میری سمجھ مین آیا اور معلوم ہوا کہ یہ قصہ ہی اب مین اسمین یہ فیصلہ کرتا ہون کہ تم یہ کہتے ہو کہ قاضی میرے اوپر ظلم کرتا ہی میری جورو کو زبردستی لیے لیتا ہی اور قاضی یہ کہتا ہی کہ کوتوال میری جورو کو لیے لیتا ہی اُسکے باپ نے میرے ساتھ عقد کرنے کا اقرار کیا ہی اور وہ لڑکی بھی میرے ساتھ راضی ہی کوتوال کے ساتھ راضی نہین ہی اُسکی تحریر بھی موجود ہی بس ایسی حالت مین مین کیا فیصلہ کرون یہ کہکر کہاکہ میان احترام ذرا ادھر آؤ اور تم بھی تو کچھ بیان کرو کہ یہ کیا واقعہ ہی آیا وہ لڑکی تمھاری دراصل ہی یا جیساکہ قاضی کہتا ہی احترام نے آگے بڑھکر اور ہاتھ جوڑکر عرض کیاکہ قاضی ضرور جھوٹا ہی اور لغو ہی یہ میری ہی دختر ہی اور مین اسکا باپ ہون بادشاہ نے جوابدیاکہ یہ یون نہ فیصلہ ہوگا جب تک وہ خود صاحب معاملہ نہ آئے گا اور اُسکے مُنھ سے یہ واقعہ نہ سُنا جائے گا کیونکہ وہ تحریر کرتی ہی کہ مین راشدہ و بالغہ ہون مجکو اپنے فعل کا

اختیار

اختیار ہی بس جبکہ وہ راشدہ و بالغہ ہی تو اُسکی مرضی ضرور دریافت کرنا ہی وہ جسکے ساتھ راضی ہو اُسی کے
حوالے کی جائے اُسکے ساتھ عقد کر دیا جائے بادشاہ نے اس غرض سے اُسکو طلب کرنے کا حکم دیا
کہ تصویر دیکھکر تو عاشق ہو چکا تھا اُسنے خیال کیا کہ اصلی صورت بھی تو دیکھلون کہ کیسی ہی آیا مصور
نے یہ تدبیر کی ہی کہ اسطور کی تصویر بنائی ہی یا صاحب تصویر ہی ایسی حسین ہی سوائے اس تدبیر
کے دوسری تدبیر نہین ہی کہ خود صاحب معاملہ کو بُلا کر دریافت کرے کہ وہ کس کے ساتھ راضی ہی بس
جب بادشاہ نے یہ کہا اُسوقت بادشاہ سے قاضی نے اور کوتوال نے اور احترام نے کہا کہ یہ
آپ نے بہت عمدہ راے نکالی ہی بس یہی بہتر ہی کہ اُسی کو طلب کرکے دریافت فرمایئے کہ وہ
کس کے ساتھ راضی ہی بس بادشاہ نے اُسوقت حکم دیا کہ جاؤ احترام کے مکان پر اور اُسکی دختر
کو لے آؤ تاکہ اُس سے دریافت کیا جائے کہ وہ کس سے راضی ہی بس چوبدار یہ حکم پاکر فوراً طرف
مکان احترام کے روانہ ہوا یہان کوتوال اپنے دل مین یہ دعا کر رہا تھا کہ یا خداوند عروس آکر میرے
ساتھ عقد کرنے پر راضی ہو اور کہدے کہ یہ تحریر غلط ہی اور قاضی جھوٹا ہی قاضی دل مین خیال کر رہا
تھا کہ خداوند عجائب ایسا کرین کہ وہ نازنین کوتوال سے انکار کرے اور میرے ساتھ عقد
کرنے کا اقرار کرے تاکہ مین سچّا ہون کوتوال جھوٹا ہو احترام یہ کہہ رہا تھا دل مین کہ وہ آکر
اس امر کا اقرار کرے کہ مین احترام کی دختر ہون بس ہر ایک اپنے مقام پر اپنی خواہش کے
مطابق دعا کر رہا تھا و خان لال قبا کے دل مین یہ ہی کہ اگر یہ نازنین حسین ہی بس مین تصویر
دیکھکر تو فریفتہ ہو چکا ہون مین اُسکو دیکھلون تو اپنا محل کرون گا ان دونون کو نکلوا دونگا اگر یہ
راضی نہ ہونگے اس امر پر یہان یہ تدبیرین ہین وہان خواجہ عروس بنے ہوئے بیٹھے ہین اور
فکر کر رہے ہین کہ اب کیا تدبیر کرون کہ اتنے عرصہ مین چرچا ہوا کہ سب ملکر بادشاہ کے پاس فریادی
گئے ہین دیکھین وہ کیا فیصلہ کرتا ہی کرتا ہی خواجہ نے جو سُنا دل مین کہا کہ اے کریم کارساز و
رب بے نیاز یہ ہو کہ بادشاہ مجکو طلب کرے وہان پہونچکر کچھ پتہ نشان حمزہ کا معلوم ہو
جب سے مین یہان آیا ہون اُسکی خبر نہین معلوم ہوئی جسکی تلاش مین آیا تھا اُسی کا حال نہ
دریافت ہوا اگر مین دربار مین پہونچ جاؤن تو کوئی نہ کوئی رنگ جماؤن جو کہ میرے مطلب
کا ہو اگر موقع ہو جائے تو خان لال قبا کو قتل کرون یہ سوچ رہے تھے اور دعا مانگ

رہے تھے کہ چوبدار آکر پہونچا اُسنے محلدار سے کہا کہ بادشاہ نے عروس کو طلب کیا ہی تاکہ اُسکے مُنہ سے
اس امر کو سُن لین کہ وہ کس کے ساتھ راضی ہی پھر فیصلہ کرے جلد عروس کو میرے ہمراہ کرو محلدار
نے جاکر عروس کی مان سے کہا اُس نے سر پیٹا اور کہا کہ یہ کیا غضب ہی بن بیاہی لڑکی سے دریافت
کرینگے بھلا وہ کیا جواب دیگی دو چار عورتین بول اُٹھین کہ یہ بن بیاہی لڑکی کا کیا کام تھا کہ
اُسنے فساد برپا کرادیا کہ قاضی کو لکھ بھیجا کہ مین آپ کے ساتھ عقد کرنے پر راضی ہون کوتوال کے
ساتھ نہین راضی ہون جسطور سے یہ لکھ بھیجا اُسی طور سے زبان سے بھی کہدے گی اُسنے کہا کہ اب تو
بڑا اندھیر ہی کہ نا کتخدا ایسی باتین کرتی ہین دیکھیے اس امر کا انجام کیا ہوتا ہی گو اُسکا جی نہ چاہتا تھا مگر
حکم حاکم مرگ مفاجات مجبور و ناچار ہوکر عروس کے پاس آئی اور ایک دو ہتھڑ مار کر کہا کہ او گیسو بریدہ
ننگ خاندان یہ کونسی حرکت تھی کہ تو نے کوتوال اور قاضی مین رقعہ تحریر کر کے فساد کرادیا ایسی
بات تو نہ تیری دادی نے کی نہ نانی نے نہ کسی نے تیرے خاندان مین کی ہی مان باپ نے جسکے ساتھ
چاہا شادی کردی تو بڑی علامہ نکلی جا نیرا یار یعنے دخان لال فدا جو کہ بادشاہ ہی تجکو طلب کرتا ہی
کہ مین عروس سے دریافت کرون کہ وہ کس کے ساتھ راضی ہی جسکے ساتھ راضی ہو اُسکے ساتھ
کیا جائے یہ جو سُنا عروس کھڑی ہوگئی ذرا بھی تامل نہ کیا مان نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ خراب ہوگئی
اُسکو بالکل غیرت و حیا نہین ہی میرا یہ کہنا تھا کہ کھڑی ہوگئی اُدھر خواجہ نے دل مین خداوند کریم کا
شکریہ ادا کیا اور کہا کہ تو نے میری دعا قبول کی ہین تیری کریمی کے صدقہ وہان چوبدار نے محافہ
جو کہ بموجب حکم بادشاہ لایا تھا لگا دیا دروازہ پر اور کہا کہ جلد سوار ہو ایسا نہ ہو کہ عتاب شاہی
نازل ہو بس عروس کو عورتون نے اُسی حالت سے کہ عروس بیٹھی ہوئی تھی لاکر محافہ مین سوار
کیا دو ایک اور عورتین عروس کے ساتھ بیٹھ گئین کہارون نے محافہ اُٹھایا چوبدار ہمراہ ہوا
چوبدار سواری لے کر چلا یہان سب کو انتظار ہی کہ عروس آتی ہوگی ہر ایک کی نگاہ دروازہ
کی طرف ہی کہ چوبدار مع محافہ کے پہونچا محافہ در دولت پر رکھوا کے اندر آیا اور بادشاہ سے
عرض کیا کہ حضور دختر احترام جادو حاضر ہی کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے کہا کہ کہان ہی عرض کیا
کہ در دولت پر محافہ رکھا ہوا ہی بادشاہ نے حکم دیا کہ محافہ اندر لے آؤ بس چوبدار وہ محافہ
کہارون سے اُٹھوا کر اندر لے کر آیا سامنے بادشاہ کے رکھدیا گیا بادشاہ نے حکم دیا کہ دو وطن
۱۸

سے کہو کہ محافہ کے باہر آئے ہم اُس سے کچھ سوال کرینگے احترام نے بڑھکر کہا کہ محافہ کے باہر آ اور
جو جہان پناہ دریافت کرین اُسکا صاف طور سے جواب دے یہ سُننا تھا اور احترام کا کہنا تھا
کہ عروس نقلی چمک کر محافہ کے باہر آئی مگر اسطور سے کہ سب نے اُسکی صورت دیکھی کوتوال اور
قاضی اور بادشاہ و کل اہل دربار کی اُسی طرف آنکھ لگی ہوئی تھی اِن تینون شخصون یعنے کوتوال و
بادشاہ وغیرہ کی یہ حالت ہوئی اُسکے دیکھتے کے ساتھ ہی کہ ہر ایک کی زبان سے اُف نکل گئی گو
کل اہل دربار کے دل پریشان ہوگئے اُسکی صورت زیبا دیکھکر ایک برق تھی کہ کوند گئی جس جھمکڑے
سے محافہ کے باہر آئی ہر ایک کے حواس جاتے رہے بند نقاب کھلے ہوئے تھے بادشاہ نے
جو اُسکی صورت زیبا و شکل رعنا دیکھی اول تو تصویر دیکھکر فریفتہ ہوچکا تھا اب جو اُسکو بے
نقاب دیکھا اور عروس بنے ہوئے ایک جان چھوڑ ہزار جان سے دلدادہ اور فریفتہ ہوگیا دل سینہ
مین مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگا اور بیقرار ہوگیا یہی دل کا تقاضا تھا کہ اسکو سینہ سے لگالے
اور لب و عارض کے پے در پے بوسے لے اور اسکو ہم آغوش کرکے لذت وصل سے شاد ہو بند غم و
الم سے آزاد ہو اُدھر عروس نے سب اہل دربار کو اپنی صورت دکھا کر ترچھی نگاہون سے سب کو
بسمل کرکے خصوصاً بادشاہ کو اور بند نقاب درست کرکے اپنے روے انور کو حجاب نقاب
مین پوشیدہ کرلیا یہ معلوم ہوا کہ آفتاب عالم تاب پر لکہ ابر آگیا اُسنے آفتاب کو پوشیدہ کرلیا یہ
دوسری ادا تھی کہ پہلے صورت دکھائی سب کو بسمل بنایا پھر رخ کو نقاب مین پوشیدہ کیا تاکہ سبکے
سب بیقرار ہون اب تو باہم اشارہ بازیان ہونے لگین ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر یہ نازنین
ہم کو مل جاتی تو کیا مزہ ہوتا وہ بولا کہ کیا بیان کرون جب سے دیکھا ہی دل بیقرار ہی تیسرا بولا کہ
مین تو ضرور درخواست کرتا مگر یہان تو فساد مچا ہوا ہی چوتھے نے جواب دیا کہ تم کیا درخواست
کرتے کہتے کہتے رہ جاتے ہین کچھ گذرتا مگر مین نے انداز سے دریافت کرلیا ہی کہ بادشاہ کی
خود طبیعت آئی ہی جب سے اُنھون نے تصویر دیکھی ہی اُسی وقت سے اُنکی حالت دگرگون ہی
اسی سبب سے تو اُنھون نے اُسے طلب کیا کہ مین دیکھون تو کیسی ہی اگر لائق محل مین داخل
کرنے کے ہوا اپنا محل بناؤن ایسی حالت مین اسکا خیال بھی کرنا لغو ہی دیکھنا کہ کوئی دم مین ظاہر
ہوا جاتا ہی کوتوال کی بھی گردن مین ہاتھ دیا جاتا ہی اور قاضی کی دونون دربار کے باہر نکالے

جاتے ہین کیونکہ اسپر نظر عنایت بادشاہ کی ہی یہ جو اُسنے کہا اب سب دم بخود ہو کر رہ گئے اب کسی مین یہ جرأت نہ باقی رہی کہ اُسکی طرف نگاہ بھی اُٹھا کے دیکھے سب نے اپنا اپنا سر جھکا لیا یا ٹکٹکی باندھے ہوئے دیکھ رہے تھے یہ تو اہل دربار کی حالت ہوئی اُدھر جب بادشاہ کی اُسکی چار نگاہ ہوئی تھی بادشاہ کا یہ عالم ہوا کہ جیسے نگاہ ملی ویسے یہ عالم ہوا کہ ایک خدنگ دل دوز تھا کہ سینہ کو توڑ کر جگر کے پار گذر گیا وہ اُسکا بوٹا سا قد وہ بڑی بڑی آنکھین وہ کشادہ پیشانی نورانی وہ گل سے رخسار وہ بینی خوشنما وہ مژہ برائے نشانۂ عاشق خدنگ کی طرح لیس وہ ابروے خمدار وہ گیسوے مشکفام زلف طرحدار وہ نرم نرم لب مثل گل برگ سرخ کے وہ موتی ایسے دانت صراحی دار گلا سینہ کشادہ اُس پر جوبن کا اُبھار بہت ہی خوشنما تھا اور دل کو پائمال کرتا تھا عجب نازنین مہ جبین تھی اگر اُسکا سراپا بیان کیا جائے تو طول ہو اس سبب سے اسی مقام پر تمام کرتا ہون وہ اُسکی عروسی پوشاک لاکھو لاکھو بناوٴن دیتی تھی اور سب کو بے چُھری کے ذبح کرتی تھی وہ نازنین ہر ایک کو ترچھی نگاہون سے دیکھ رہی تھی مگر زیادہ تر بادشاہ کی طرف نظر تھی اُسنے بھی شناخت کر لیا تھا بادشاہ کے انداز سے کہ یہ میرے اوپر فریفتہ ہوگیا ہی دل مین کہا کہ مار لیا تیرے سحر نے اور افسون عیاری نے اثر کیا اب کیا ہی تیری عیاری پورے طور سے بنی سر مو فرق نہ ہوا اب اسکا مار لینا کتنی بڑی بات ہی ایک اینچھ مین تو اسکا کام تمام ہوگا واہ کیا کہنا کیسی چالاکی سے کام کیا ہی بس ایسی ایسی باتین دل سے کرکے اُس نازنین نے پھر بادشاہ کی طرف دیکھا مگر بہ نگاہ محبت اور بہ نظر حسرت جس سے بادشاہ کو بھی ثابت ہوگیا کہ یہ میرے اوپر فریفتہ ہی اور اسکا دل میرے اوپر آیا ہی اسکی نگاہ حسرت یہ کہتی ہی کہ افسوس مین دوسرون کے قبضہ مین جاتی ہون مگر آپ پر مدت سے فریفتہ ہون جب یہ بادشاہ کو معلوم ہوا تب اسنے دل سے کہا کہ تو بھی اسپر عاشق ہوا ہی اور اسکے بھی طریقہ سے معلوم ہوتا ہی اسکا بھی دل تیرے اوپر آیا ہی بس کوتوال اور قاضی سے کہدے کہ تم دونون جاوٴ اسکا عقد کسی کے ساتھ نہ ہوگا ہم خود اسکا عقد اپنے ہمراہ کرینگے یہ فیصلہ ہم نے کیا تاکہ یہ فساد برطرف ہو اور تم دونون نہ لڑو اگر مین تم مین سے ایک کے ساتھ کرتا ہون تو دوسرا ناراض ہوگا مجکو بُرا کہے گا مین یہ نہین چاہتا ہون کہ میرے عدل مین فرق آئے پھر دل سے کہا کہ پہلے اس نازنین سے تو دریافت کرے کہ یہ بھی اُن لوگون سے انکار کرتی ہی یا نہین اگر میرے اوپر عاشق ہوئی ہی تو ضرور انکار کریگی

اسکا بھی حال ظاہر ہو جائے گا اُسوقت تو ان دونون کو یہی کہکر پھیر دینا اور اپنے ہمراہ عقد کر لینا اگر کسی کے ساتھ انمین سے راضی ہوئی اُسکی کوئی تدبیر کرنا اور اپنے تصرف مین لانا یہ سوچ کر کہا کہ ای نازنین سچ سچ بتا کہ تیرا عقد کوتوال کے ساتھ کر دیا جائے جیسا کہ تیرے باپ نے تجویز کیا ہی اور وہ برات لے کر آیا ہی تجکو منظور ہی اُسنے جواب دیا کہ میرے باپ نے تو کوتوال کے ساتھ نہین تجویز کیا ہی بلکہ قاضی کے ساتھ تجویز کیا ہی وہ میرے پاس کل آئے تھے اور مجھسے کہکر چلے گئے ہین کہ تو کوتوال کے ساتھ نہ راضی ہونا بلکہ قاضی کے ساتھ راضی ہونا وہ یہان نہ تھے جو اس امر سے انکار کرتے وہ بیرون دربند تھے قاضی کے ہمراہ آئے تھے بلکہ اُنھون نے میری تصویر قاضی کو دی تھی اور اس امر کا اقرار کیا تھا کہ اگر آپ مجکو دربند کے اندر لے چلین تو مین تلاش کر کے آپ کا عقد اپنی لڑکی کے ساتھ کر دونگا اُنھون نے ایسا ہی کیا کہ جب وہ یہان آئے تو میرے پاس آئے اور مجکو سمجھا بجھا کر اور کہہ سنکر چلے گئے تھے کیونکہ مجکو خود ہی کوتوال کے ساتھ شادی منظور نہ تھی دوسرے اُنھون نے بھی سمجھایا مین خاموش ہو رہی اور مین نے یہ تدبیر کی کہ ایک رقعہ قاضی صاحب کو تحریر کیا جو کہ اُنکے پاس موجود ہی مین نے یہ رقعہ قاضی صاحب کو اس غرض سے نہین تحریر کیا تھا کہ مین اُن کے ہمراہ عقد کرونگی بلکہ اسکا اور منشا تھا مین بھلا ایسے بڈھے کے ساتھ عقد پر راضی ہوتی جو کہ میرے داوا کے برابر ہی اول تو باپ کے کہنے پر عمل کیا کہ عدول حکمی نہ ہو دوسرے یہ امر جو کہ اسوقت واقع ہوا ہی موقوف ہو جائے پھر دیکھا جائے گا حضور نہ مین قاضی پر عاشق ہون نہ کوتوال پر نہ مین ان دونون کے ساتھ عقد کرنے پر راضی نہ انمین سے ایک کے ساتھ مین تو اور ہی شخص پر عاشق ہون اور مدت سے فریفتہ ہون یہ فساد مین نے اسی غرض سے ڈالا تھا کہ قاضی کو رقعہ تحریر کر کے ورغلانا تھا کہ فساد ہو اور عقد موقوف ہو جائے اور جس پر مین عاشق ہون اُسکو خبر ہو جائے ایسا ہی ہوا اگر آپ ارشاد کرین تو مین بیان کر دون کہ کس پر عاشق ہون بادشاہ نے جواب دیا کہ ضرور بیان کرو اُسنے کہا کہ مین مدت سے حضور پر عاشق ہون اور آتش فراق مین جلا کرتی تھی اس امر کو مین نے اس غرض سے نہین ظاہر کیا کہ کجا مین کجا جہان پناہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک + اس امر کا منھ سے نکالنا زیبا ہی وہ کیون تجھ ایسی ناکارہ کے ساتھ عقد کرنے لگے اُنکی لونڈیان تو تجھسے اچھی ہونگی اُنکے تلوون

کی تو برابر بھی نہین کر سکتی ہی کیون نادان بنتی ہی مگر کیا کرون یہ دل نہین مانتا تھا اور نہ مانا آخر کو ظاہر کرنا پڑا بس جب یہ شادی ہونے لگی مجھکو یاس ہوگئی اتفاق سے یہ ذریعہ نکل آیا کہ باپ نے آکر یہ بات کہی دل نے فوراً قبول کر لیا اور تجویز لیا کہ تو قاضی کو رقعہ لکھکر بھیجدے جب قاضی رقعہ کو دیکھے گا کوتوال سے کہے گا کہ وہ تیرے ساتھ راضی نہین ہی وہ کہے گا کہ تو جھوٹا ہی باہم فساد ہوگا یہ مقدمہ حضور تک آئے گا آپ ضرور مجھکو بلاکر دریافت کرینگے مین دونون کے ساتھ سے انکار کرونگی اور اپنے دل کی حالت بیان کرونگی چاہے قبول ہو چاہے نہ ہو مین بھی حوصلہ نکال لون پھر تو آخر مرنا ہی اول مرنا ہی یہ منشا تھا اور یہ مطلب تھا میری عقل کے موافق ہوا اب حضور کو اختیار ہی چاہے مجھکو کنیزی مین قبول کرین چاہے نہ کرین مین نے اپنا درد دل روبرو خداوند کے عرض کر دیا دوسرے مین راشدہ و بالغہ ہون نہ باپ کو میرے اوپر اختیار ہی نہ مان کو جسکے ساتھ مین چاہون عقد کرون اتنو میرے دل مین آپ کی لونڈی بننے کی آرزو ہی مین نے اتفاق سے آپکو ایکدن کوٹھے پر سے دیکھا تھا مین کوٹھے پر بیٹھی ہوئی سیر کر رہی تھی حضور کی سواری جاتی تھی مین نے جو حضور کو دیکھا اُسیدن سے دل قابو سے نکل گیا اور اختیار سے جاتا رہا بہت صبر کیا مگر آج صبر نہ ہو سکا میرا یہ واقعہ ہی جو مین نے عرض کیا خلاصہ یہ کہ نہ مین کوتوال کی راضی ہون نہ قاضی کی اب آپ کو اختیار ہی یہ جو بادشاہ نے سُنا اُسکی زبان سے ایسی شیرین زبان تھی کہ ہر ایک کا یہی جی چاہتا تھا کہ اسکی تقریر سُنے جاؤ اور یہ بات کرنا موقوف نہ کرے بات جو کرتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ پھول جھڑ رہے ہین جب بادشاہ نے اُسکی ساری تقریر سُنی اور اُسکا منشا معلوم ہوا دل مین بہت خوش ہوا چہرہ فرط خوشی سے گلنار ہوگیا پیراہن تنگ ہوگیا وہ خرنا شخص مثل خر بیدم کے پھول گیا آپ کو بھول گیا مسکرا کر جواب دیا کہ جبکہ تو راشدہ و بالغہ ہی اور میری کنیزی کو اختیار کرتی ہی اور خود خواہش کرتی ہی میرے ساتھ عقد کرنے کی نہ قاضی کے ساتھ راضی ہی نہ کوتوال کے ساتھ تو مین نے بھی تیری خوشی خاطر کے لیے بخوشی دل تجکو قبول کیا اپنا محل بناؤنگا اور تیری بہت کچھ خاطر کرونگا اُدھر اہل دربار نے باہم اشارے کر کے کہا کہ کچھ تم نے سُنا بھی جو کہ واقعہ گذرا یہ عورت عجب ہر جائی ہی اب جو اسنے بادشاہ کو دیکھا اور خیال کیا کہ یہ مالک ملک ہی اسکے قبضہ مین بڑی دولت ہی یہان بہت آرام ملے گا قاضی سے بھی انکار کیا

اور کوتوال سے بھی اور ایک فقرہ بنا کرکے بادشاہ کو اپنا کر لیا خداوند ایسی عورت سے اپنی پناہ مین رکھین یہ تو ایسی ہر کہ باہم فساد کرا کے خون خرابہ کرا دے کشت و خون ہو جائے خداوند ایسی کی صورت بھی نہ دکھائے اسکے سایہ سے بچنا چاہیے پہلے کوتوال و قاضی مین فساد کرایا یہان آکر یہ فقرہ بنایا واہ ری عورت وا اُدھر قاضی و کوتوال کے یہ تقریر آفت خیز بلا انگیز سُنکے حواس گمشدہ پران ہوئے مثل طائر وحشی کے کہ جیسے وہ صیاد کو دیکھ کر اڑ جاتا ہی اور ہر ایک نے اپنے دل مین کہا کہ یہ کیا ہوا یہان تو چھاؤ رہی سامان ہو گیا وہ تو تم دونون سے پھر گئی بادشاہ کی جورو بنے پر آمادہ ہو گئی قاضی نے تو یہ قصد کر لیا کہ جو کچھ ہو مین تو یہان سے بدون اسکو ہمراہ لیے ہوئے نہ جاؤنگا چاہے جان جائے چاہے رہے یہی کوتوال نے قصد کر لیا بس بادشاہ اُسکو جواب دے چکے اب قاضی و کوتوال سے کہا کہ تم دونون نے اُسکی تقریر سُنی وہ تم مین سے کسی کے ساتھ نہین راضی ہی جبکہ صاحب معاملہ نہین رضامند ہی تو مین مجبور ہون بس تم دونون اپنے اپنے مقام کو جاؤ اور صبر کرو اے کوتوال جو کچھ روپیہ اس شادی مین صرف ہوا وہ ہمارا تھا کیونکہ ہم نے تجکو صرف کرنے کو دیا تھا اگر نقصان ہوا تو ہمارا ہوا تیرا نہین ہوا بلکہ تو اور پانچ ہزار لے لے اور قاضی سے کہنا کہ تم پانچ ہزار روپیہ لو اور چلتے پھرتے نظر آؤ جنگل کی ٹھنڈھی ٹھنڈھی ہوا کھاؤ اب باہم فساد نہ کرو وہ قصہ ہی مٹ گیا قاضی نے یہ سُنکے ترش ہو کے جواب دیا کہ او بادشاہ یہ کیسی عدالت ہی اور کیا انصاف اسی کا نام ہی کہ تو پرائی جورو کو لے لیتا ہی اور جبر کرتا ہی بادشاہ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ او قاضی اسکا سلسلہ تو تو نے پہلے ڈالا کہ تو کوتوال کی جورو کو اپنی جورو بنائے لیتا تھا جبکہ مین نے یہ دیکھا کہ جو صاحب علم ہی وہ دوسرے کی جورو کو اپنی جورو بنائے لیتا ہی تو مجکو کیا ہوا مین نے بھی ایسا کیا دوسرے نہ وہ تیری جورو تھی نہ کوتوال کی ابھی تو باہم فساد ہو رہا تھا کچھ تصفیہ تک نہین ہوا تھا اگر تم مین سے کسی کے عقد مین آ چکی ہوتی اُسوقت جورو کہنے کا اختیار تھا اب کب یہ درست ہی تیسرے وہ راضی بھی نہین ہی تو پھر کیا کیا جائے اگر تیرے ساتھ راضی ہوتی اُسوقت مین زبردستی اُسکو اپنے ساتھ عقد کرنے پر راضی کرتا تو خلاف عدالت تھا یا کوتوال کے ساتھ راضی ہوتی اور مین بہ جبر چھین لیتا تو غیر انصاف تھا ابھی تک تو خلاف عدالت و انصاف کے کوئی امر نہین ہوا بس خیریت اسی مین ہی کہ چلے جاؤ ورنہ خرابی ہو گی قاضی نے کہا کہ مین تو بدون اپنی معشوقہ کو

لیے ہوئے نہ جاؤنگا یہان براے فیصلہ آیا تھا نہ یہان سے بدون مطلب حاصل کیے ہوئے جانے کے لیے آیا تھا یا اپنی معشوقہ آپ کے سپرد کرنے آیا یہ اچھا تصفیہ ہوا اگر یہ جانتا تو کبھی نہ آتا بادشاہ نے جواب دیا کہ کیون اپنی شامت بُلاتا ہی قاضی نے جواب دیا کہ دیکھو مین اپنی معشوقہ کو لیے جاتا ہون یہ کہکر قصد کیا کہ اُسکا ہاتھ پکڑکے اپنی طرف کھینچ لون وہ یہ کہکر کہ اے بادشاہ اس سے میری جان بچاؤ بادشاہ کے چمٹ گئی بادشاہ کو ایک لذت حاصل ہوئی دل خوش ہوگیا یہ شعر پڑھا شعر گلے لپٹی ہین وہ بجلی کے ڈر سے + الٰہی یہ گھٹا دو دن تو برسے + یہ شعر پڑھکر حکم دیا کہ اس قاضی کو ستون سے باندھ دو اور خوب جوتے کاری اور کو بے کاری کرو یہ بادولت کی ناموس کو بہ نگاہ بد دیکھتا ہی یہ حکم دینا تھا کہ لوگون نے قاضی کو ستون سے باندھ دیا اور جوتا پڑنے لگا یہ حال ہمراہیان قاضی نے جو دیکھا سب کے سب اپنی جان لے کر بھاگے یہ خیال کرکے کہ خداوند نے خوب بچایا اگر یہان ٹھہرو اور بادشاہ حکم دے کہ ان سب کو بھی مارو تو کیا ہوا ابھی جوتا پڑنے لگے جب اُسنے قاضی کا کچھ پاس نہ کیا تو ہم لوگ کیا ہین یہ تو سب بھاگے کوتوال نے جو یہ رنگ دیکھا دم نکل گیا دل مین کہا کہ ایسی عورت پر لعنت اور تف کہ جسکے کارن یہ ذلت حاصل ہو دور بھی کرو جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا دوسرے نمک حرامی بھی ہوگی اب وہ بادشاہ کے پسند آئی ہی خوب ہوا جو اس قاضی حرامی پر جوتے پڑے اسنے تو یہ کہا کہ اپنے ہاتھ سے بھی کھوئی اور میرے ہاتھ سے بھی خوب جان بچی یہ کسی نہ کسی دن اور کسی پر عاشق ہوتی اُسکے عشق مین میری جان لیتی خداوند نے بڑی خیر کی کہ اسکی حالت ظاہر ہوگئی یہ دل سے باتین کرکے اور صبر کی سل دل پر رکھکے بادشاہ سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ یہ غلام جانتا ہی یہ نازنین حضور کو مبارک ہو یہ میری مان بہنون کے برابر ہی کیونکہ میرے آقا کے مدنظر ہوئی ہی بھلا اب اسکو بہ نگاہ بد دیکھ سکتا ہون اگر دیکھون تو اندھا ہوجاؤن بادشاہ نے جواب دیا کہ اچھا اپنے مقام پر جاؤ خزانہ سے پانچ ہزار روپیہ لے لو کوتوال سلام کرکے وہان سے چلا قاضی پر یہان مار پڑ رہی ہی بادشاہ نے اُس نازنین کو اپنے برابر بٹھالیا اب یہ تجویز ہو رہی ہی کہ دوسرے قاضی کو طلب کرکے عقد پڑھوایا جائے یہان تو یہ راے ہو رہی ہی کوتوال جو باہر دربار کے آیا اسکے دل مین پھر جوش پیدا ہوا محبت نے جوش مارا اسنے دل سے کہا کہ یہ کیا حماقت کی کہ معشوقہ

کو بادشاہ کو دے کر چلا آیا قاضی سے تو اسقدر لڑا کہ وہ بھی مجروح ہوا اور تو بھی اور یہان تک نوبت
پہونچی کہ بادشاہ کے پاس مقدمہ فیصلہ کو آیا جسکا انجام یہ ہوا کہ بادشاہ نے تجھ سے بھی چھین لیا
اور قاضی سے بھی اپنا قبضہ کر لیا قاضی نے تو اسقدر جرأت بھی کی کہ کیا مین بدون لیے ہوئے نہ
جاؤنگا گو اُسپر مار پڑنے لگی وہ قاضی تھا پھر اور حرکت نہ کر سکا تو نے تو زبان تک نہ ہلائی اس
زندگی سے تو مرنا بہتر ہی کہ معشوق دوسرے کے قبضہ مین ہو اور چین کرے ہم جلین بہتر یہ ہوگا
کہ چلکر دو ایک ہاتھ لڑ آخر کو وہ لوگ ہزارون مین تجکو پکڑ کر مار ڈالین گے بہادر و جوانمرد کا یہی کام
ہی کہ تلوار سے ہلاک ہو پلنگ پر پڑ کے نہ مرے بس پھر چلا یہ سوچ کر یا تو اپنے مقام کی طرف جاتا
تھا یا اُدھر سے پھر دربار کیطرف واپس چلا تھوڑی دور چلا تھا کہ اسکے دل مین ایک بات پیدا
ہوئی کہ ای شحنہ جادو تو کیون جاکر اپنی جان دے اور اپنے کو ہلاک کر چل طلسم کشا کو قید سے
رہا کر دے اور سب اسباب اُسکا اُسکو دیدے اور اُس سے کہہ کہ میری جورو کو بادشاہ نے
لے لیا ہی زبردستی اگر آپ مجکو بادشاہ سے دلوا دیجیے تو مین آپ کا دین قبول کرون ور آپکی
اطاعت کرون وہ ضرور اس امر کا اقرار کرے گا اور یہان آکر بادشاہ کو اسیر کر کے یا قتل کر کے
میری جورو کو دلوا دے گا تیرا کام بخوبی ہو جائے گا تو اسقدر کیون پریشان ہوتا ہی یہ جو امر
کوتوال کے دل مین آیا یہ فوراً وہان سے پلٹا اور زندان خانہ پر آیا یہان اسکے سب ملازم بیٹھے
ہوئے تھے اپنے سردار کو دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے ہر ایک کہنے لگا کہ مبارک ہو مبارک اسنے
کسیکو جواب نہ دیا قفل درِ زندان کھولا وہان صاحبقران سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے کئی
وقت گذر گئے تھے کہ آپ نے کھانا نہ کھایا تھا بھوک شدت سے لگی ہوئی تھی مگر صبر و
شکر کر رہے تھے اُسکی ذات پر تکیہ کیے ہوئے تھے کہ دروازہ کے کھولنے کی صدا آئی آپ نے
سر اُٹھا کر دیکھا ملاحظہ فرمایا کہ وہی شخص چلا آتا ہی جو کہ ہر روز کھانا لاتا ہی مگر آج شادی کے
کپڑے پہنے ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسکی شادی ہوئی ہی یہ دیکھ کر صاحبقران نے پھر سر جھکا لیا
شحنہ جادو دوڑ کر صاحبقران کے قدمونپر گرا اور رو رو کر سب حال اول سے آخر تک بیان
کیا اور کہا کہ مین آپ کا دین قبول کرتا ہون اور آپ کی اطاعت کرتا ہون آپ میری
معشوقہ کو جو کہ زبردستی بادشاہ نے چھین لی ہی دلوا دیجیے کیونکہ آپ نے اکثر لوگون کی

مصیبت مین مدد کی ہی اور آپ کام آئے ہین مین آپ پاس فریادی آیا ہون یہ کہکر کل حال اپنے عشق کا اور شادی کے قرار پانے کا اور قاضی کے طلب کرنے کا اور باہم فساد کے ہونے کا اور بادشاہ کے پاس جانے کا بادشاہ کی تقریر سب بیان کی اور اپنا ادھر آنا بیان کیا صاحبقران نے اُسکی تقریر سُنکے جواب دیا کہ مین تیری کمک کرنے کو موجود ہون اسی شرط کے ساتھ کہ تو دین اسلام قبول کر اور میری اطاعت اُسنے جواب دیا کہ مین اس امر پر راضی ہون بخوشی خاطر جو آپ کے مذہب مین آئے وہ کیا گیے صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے تو یہ بتا کہ تو ساحر ہی یا نہین اُسنے جواب دیا کہ گو نام میرا شحنہ جادو ہی مگر مین سحر سے بالکل آگاہ نہین ہون ایک حرف بھی نہین جانتا ہون صرف نام اس سبب سے شحنہ جادو ہی کہ میرے خاندان کے جسقدر لوگ گذرے ہین اور جو کہ موجود ہین سب ساحر ہین صرف مین ہی ساحر نہین ہون مجکو سحر سے ہمیشہ نفرت رہی ہین نے علم سحر یاد نہین کیا بس یہ سُنکے صاحبقران نے اُسکو کلمہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوگیا راوی بیان کرتا ہی کہ اگر یہ ساحر ہوتا تو قاضی کو سحر کرکے ضرور قتل کرتا اسی سبب سے تو یہ ہشت مشت کیا گیا ورنہ ایک ماش کے دانہ مین قماش بدل جاتا جب صاحبقران کلمہ تعلیم کر چکے اور وہ مسلمان ہو چکا اُسوقت اُسنے عرض کیا کہ مین سوہن لے آؤن آپ اُس سے کاٹ کر قید کو جدا فرمایئے فرمایا کہ کوئی سوہن کی ضرورت نہین ہی جب رہا ہونے کا وقت آتا ہی قید خود بخود دفع ہوجاتی ہی یہ فرماکر خانہ زہ مین آکر جو زور کیا تمام قید کو مثل تار عنکبوت کے توڑ کر پھینکدیا اور بسم اللہ کہکر اُٹھ کھڑے ہوئے وہ دوڑکر پھر قدمو نپر گرا صاحبقران نے اُسکو سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ تم پریشان نہ ہو مین ابھی ابھی تمھاری جورو تم کو دلائے دیتا ہون اُسنے عرض کیا کہ آپ یہان قیام کرین مین ان سب کو اپنے ہموار کر آؤن اور آپ کے ہتھیار اور پوشاک و وجین وغیرہ لے آؤن صاحبقران نے فرمایا کہ کیا وہ سب تمھارے پاس ہین عرض کیا کہ جی ہان فرمایا کہ اچھا جاؤ بس کوتوال زندان کے باہر آیا سب پیادون و سوارون و اُنکے افسرون کو جمع کرکے سارا حال بیان کیا کہ مین نے تو طلسم کشا کی اطاعت کرلی تم لوگ کیا کہتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ جبکہ آپ ہمارے افسر ہین آپ نے اطاعت کرلی

تو ہم کو کیا عذر ہی ہم نے بھی اطاعت کی آپ ہم سے اطمینان رکھیے یہ سنکے اُن سب کو کلمہ تعلیم کیا وہ سب کے سب کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئے جب وہ ان سب کو مسلمان کر چکا کہا کہ تم سب تیار رہو اور یہیں بین آتا ہون طلسم کشا کے ہتھیار وغیرہ لے آؤن یہ کہکر اُن سب کو تیار ہونے کا حکم دے کر اُس مقام پر آیا کہ جہان صاحبقران کے ہتھیار ولباس وغیرہ رکھے تھے وہ سب ہتھیار اور لباس ولوحین وغیرہ وہان سے نکالین اُنکو لیکر اُسیوقت صاحبقران کے پاس آیا بس جب یہان پہونچا صاحبقران نے اپنے کو آراستہ کیا جب آراستہ ہو چکے اُسوقت اُسکے ہمراہ زندان خانہ سے باہر آئے سب سوار و پیدل جو کہ مسلمان ہو چکے تھے وہ دوڑ کر قدمونپر گرے صاحبقران نے اُن سب کو تشفی و دلاسا دیا بس کوتوال کو اور اُن سب کو ہمراہ لے کر طرف در دولت کے چلے تمام شہر بین غل مچ گیا کہ کوتوال بادشاہ سے بگڑ گیا اُس نے طلسم کشا کو رہا کر دیا اب طلسم کشا کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے طرف بادشاہ کے جاتا ہی لڑنے کے لیے ہر طرف یہی غل مچا ہوا ہی جدھر سے کوتوال جاتا ہی لوگ یہی غل مچاتے ہین یہ خبر ابھی دربار تک نہین پہونچی تھی کہ کوتوال صاحبقران کو لے کر در دولت پر پہونچا راہ بین اپنے ہمراہیون سے کہدیا تھا کہ تم بیرون دربار ٹھہرنا جب میری اور طلسم کشا کے نعرہ کی صدا سُننا تم بھی یہان لڑنے لگنا اور اپنے کو اندر پہونچانا بس جب در دولت پر پہونچا ورگہ سالار نے صاحبقران کو دیکھ کر اور حیران ہو کر کوتوال سے کہا کہ یہ تو طلسم کشا ہی قید تھا اسکو رہا کر کے کیون لائے ہو اور بدون اجازت دربار بین لیے جاتے ہو اور یہ مسلح و مکمل ہو کر جاتا ہی بین یون نہ جانے دونگا جبتک اجازت نہ حاصل کر لونگا کوتوال نے جواب دیا کہ تم بڑے نادان ہو بھلا بین بدون اُنکے حکم کے اسطور سے لے جاتا اُنھون نے مجکو حکم دیا کہ طلسم کشا کو یہان مسلح و مکمل کر کے لے آؤ بین گیا اور لے آیا اب جو تم دریافت کرنے کو جاؤ گے اسوقت بر ہم بیٹھے ہوئے ہین تم پر بھی خفا ہونگے اور میرے اوپر بھی جانے دو ورگہ سالار نے خیال کیا کہ کوتوال سچ کہتا ہی یہ کوئی دشمن نہین ہی کہ بدون طلب کیے ہوئے دشمن کو اسطور سے لے جائیگا طلب کیا ہوگا جب تو یون لیے جاتا ہی جانے دو یہ کہکر دل سے خاموش ہو رہا بس کوتوال صاحبقران کو لے کر داخل دربار ہوا اور سب ہمراہی صف باندھکر بیرون دربار کھڑے ہو گئے

جب صاحبقران صحن دربار مین پہونچے ملاحظہ فرمایا کہ دربار آراستہ ہی ایک بادشاہ تخت پر بیٹھا ہی اور ایک نازنین اُسکے برابر بیٹھی ہوئی ہی اور ایک پیرمرد ستون سے بندھا ہوا ہی اُسپر مار پڑرہی ہی کوتوال نے اپنی معشوقہ کو دیکھ کر صاحبقران سے عرض کیا کہ یہی میری معشوقہ ہی جو کہ بادشاہ کے پاس بیٹھی ہوئی ہی اُدھر بادشاہ و اہل دربار کی نگاہ صاحبقران پر پڑی سب نے جو صاحبقران کو قید سے رہا اور مسلح و مکمل پایا حواس جاتے رہے سب کو یقین ہوگیا کہ کوتوال رہا کرکے لایا ہی اسکا تو کچھ بس بادشاہ سے چلا نہین اسنے یہ تدبیر کی دخان لال قبا کو بھی یہی یقین ہوا ایک غل مچ گیا کہ کوتوال بگڑ گیا اور طلسم کشا کو رہا کرکے براے مقابلہ آیا ہی اُس نازنین نے جو یہ سانحہ سُنا نگاہ اُٹھاکر جو دیکھا تو صاحبقران کو آتے ہوئے پایا بس ایک مرتبہ نقاب کو مُنھ پر سے دور کیا کہ ایک برق چمک گئی اور صاحبقران سے آنکھ لڑا کر کھڑی ہوئی اب جو صاحبقران نے بغور اُسکی طرف دیکھا پہچان لیا دل مین کہا کہ واہ کیا خوب آپ کا جلوہ ہر طرف ہی اور ہر مقام پر ہی یہ معلوم کیونکر تشریف لائے پہچان کر کہا کہ واہ کیا خوب تم نے فساد برپا کیا ہی اب یہ بتاؤ کہ کوتوال کے ساتھ عقد کرو گی یا نہین ع راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران ایوان مین پہونچ گئے ہین سامنے بادشاہ کے کھڑے ہوئے ہین مگر اہل دربار کا یہ خیال ہی کہ سب ہوشیار بیٹھے ہوئے ہین ساحر سحر کے حربہ سنبھالے ہوئے ہین اور غیر ساحر ہتھیار سنبھالے ہوئے بیٹھے ہین جب صاحبقران نے یہ کہا اُس نازنین نے تو کچھ جواب نہ دیا بادشاہ نے جواب دیا کہ ہان وہ کوتوال کے ساتھ عقد نہین کرے گی اُسکو کوتوال کی زوجہ بننا نہین منظور ہی وہ ہمارے ساتھ عقد کرے گی تو کون ہی جو حمایتی بنکر آیا ہی جب ہی جانین کہ تو راضی کردے ابھی کل کی بات ہی کہ میرا عیار مکر و فریب کرکے پکڑ لایا تھا مین نے رحم کھاکر قتل نہین کیا ورنہ زندہ نہ ہوتا اس نمک حرام کے سپرد کیا یہ نمک حرام پھر گیا اپنے باپ کو رہا کرکے لایا ہی کہ میری جورو کو دلادو تو میرا کیا بنالے گا تو بھی مارا جائے گا اور یہ بھی مین یہ جانتا کہ یہ نمک حرام ہی تو کبھی اسکے سپرد نہ کرتا مین نے تو دیانتدار جانکے سپرد کیا اُسکا یہ انجام ہوا خیر اب ہم کو بھی دیکھنا ہی کہ یہ تمھاری زوجہ کو جو کہ میرے پاس ہی زبردستی ہم سے چھین کر دلا دینگے صاحبقران نے فرمایا کہ او بادشاہ اسقدر برہم کیون ہوتا ہی بھلا انصاف تو کر کہ جو مدت سے عاشق ہو اور آتش فراق سے

جل جل کر جسنے ایک مدت عمر بسر کرکے اور اُسکو یہ دن نصیب ہوا اُس پر تو یہ بدعت کرکے اُس سے چھین لے یہ بھی کوئی امر قرین انصاف ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ اُسکی معشوقہ اُسکے حوالے کرو ورنہ بہت پچتائے گا بادشاہ نے جواب دیا کہ کچھ تمھارے حواس درست ہین یا نہین کیون اپنی جان کھوتے ہو بس اسی مین خیریت ہی کہ میری اطاعت کرو اور ترک اسلام کرا ور اس قصہ مین نہ پڑو اس جھگڑے سے دست بردار ہو ورنہ مفت مین جان برباد ہوگی اور کچھ نہ حاصل ہوگا صاحبقران نے یہ سُنکے فرمایا کہ مین خود تجھ سے کہتا ہون کہ کفر پرستی کو ترک کر دین اسلام قبول کر ورنہ یاد رکھو کہ پچتائے گا اُسنے کہا کہ اگر بڑا حمایتی بنکر آیا ہی تو ہم تجکو جب ہی جانین کہ کوتوال کو حکم دے ہاتھ پکڑ لے صاحبقران تو پہچان چکے تھے کوتوال سے چپکے سے کہا کہ اے کوتوال یہ تیری معشوقہ نہین ہی بلکہ یہ میرا بھائی خواجہ عمرو عیار ہین یہان تک میری تلاش مین آئے تیری معشوقہ کی صورت بنکر یہ فساد ڈالا تیری معشوقہ انکے پاس ہی تو پریشان نہ ہو مین دلوا دونگا کوتوال یہ سُنکے حیرت مین آیا مگر خاموش رہا صاحبقران نے کوتوال سے فرمایا کہ تو اپنی معشوقہ کا ہاتھ پکڑ لے دیکھون کہ تیرا بادشاہ کیا کرتا ہی کوتوال چلا کہ وہ نازنین چمک کر اور جست کرکے صاحبقران کے قریب آئی اور پکاری کہ او بادشاہ مین تیرے ساتھ عقد نہ کرونگی مین اس جوان کے ساتھ عقد کرونگی جب سے اسے دیکھا ہی میرا دل اسیر آگیا ہی مین تیرے عشق سے دست بردار ہوئی صاحبقران نے فرمایا کہ مین ایسی ہرجائی عورت کے ساتھ عقد نہین کرتا ہون پہلے کوتوال کے ساتھ راضی ہوئی جب قاضی کی حالت سُنی اُنکے ہمراہ راضی ہوگئی کوتوال کو ترک کیا جب دربار مین آئی بادشاہ کو دیکھا کوتوال اور قاضی دونون کو ترک کیا میرے ساتھ عقد کرنے کو موجود ہی جا دور ہو میرے پاس سے مین ایسی عورت کی صورت دیکھنا نہ چاہتا ہون کہ ایک کو چھوڑ دوسرے کو پکڑ دوسرے کو چھوڑ تیسرے کو پکڑ تیسرے کو چھوڑ چوتھے کو پکڑ لیا جسکو مسنٹڈا دیکھا اُسکے اوپر گر پڑی یہ جو صاحبقران نے فرمایا اودھر سب اہل دربار و دخان لال قبا حیران تھے کہ یا تو وہ زور و شور تھے کہ مین آپ پر مدت سے فریفتہ ہون اور مرتی ہون یا یہ ہوا کہ طلسم کشا کو دیکھ کر اُسکے اوپر عاشق ہوگئی اور اودھر کا بالکل خیال تک نہ رہا واہ کیا تماشا کی عورت بڑا ہی کا اظہار کیا جب دخان نے دیکھا

کہ وہ نازنین برابر طلسم کشا کے پہونچ گئی اسکو غصہ آگیا پکارا کہ مار لو اس طلسم کشا کو بھی اور اس قحبہ مال زادی کو بھی بڑی شہوت پرست ہی جسکو ذرا موٹا پایا اُسکی ہو گئی یہ کہنا تھا کہ سب اہل دربار حربہ سنبھال سنبھال کر اُٹھے صاحبقران نے پکار کر کہا کہ اے اہل دربار آگاہ ہو بیکار کو اپنی جان نہ دو دیکھو سمجھاتا ہون مین طلسم کشا ہون میری اطاعت کرو اس طلسم کی عمر تمام ہو چکی ہے یہ دربند ضرور فتح ہو گا اور یہ طلسم خیال کرو کہ یہ دربند پوشیدہ تھا اگر مین کیونکہ آپہونچا خبر ہین تو بذریعہ لوح کے حکم لوح سے آیا کیونکہ لوح نے پتہ دیا خیال کرو کہ کوئی اس دربند کے حال سے آگاہ نہ تھا بالکل نظر مردم سے پنہان تھا مگر اُسپر بھی رحمت خدا اور فضل خدا سے میرا بھائی میری تلاش مین نکلا تھا وہ یہان آکر پہونچا یہ عورت و نازنین نہین ہے بلکہ یہ میرا بھائی میرا قوت بازو میرا زینت پہلو میرا جان بخش میرا جان نثار خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار ہے اسنے یہان پہونچکر عیاری کی اور احترام کی دختر بنا دیکھو کیا شان ہے خدا کی کہ کسی نے نہ پہچانا یہان احترام بھی موجود ہین اُنھون نے بھی نہ پہچانا بس جب کہ یہ امر تم سب پر ظاہر ہوا تو پھر کیون اپنی جانین برباد کرو دوسرے یہ خیال کرو کہ مین کیونکر رہا ہوا کوئی بھی میری رہائی کی صورت تھی تمھارا ہی ملازم بگڑ گیا اُسنے مجبور رہا کیا دشمن دوست ہو گیا بقول شاعر مصرعہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد + راوی بیان کرتا ہی کہ احترام جادو بھی مع اپنے ملازمون کے موجود تھا اس غرض سے بادشاہ نے اُسکو روک لیا تھا کہ تیرے سامنے عقد ہو جائے تو بہتر ہے کیونکہ جب اُس سے کہا تھا کہ تیری کیا راے ہے تو بخوشی میرے ساتھ عقد کرنے کو راضی ہے اُسنے جواب دیا تھا یہ خیال کر کے کہ زہے توقیر میری اور خہے حشمت کہ مین بادشاہ کا خسر ہون اور بادشاہ میرا داماد ہو یہ امر تو کوتوال سے بھی بہتر ہے ہر طرح کا زور ہوگا ایک پایہ تخت کا مین بھی مالک ہو جاؤنگا جواب دیا تھا کہ مجھکو کیا عذر ہے یہ آپ کی کنیز ہے اور مین غلام ہون بس یہ بھی موجود تھا جب یہ تقریر صاحبقران نے کی سب نے جواب دیا کہ یہ نقرہ اور کسی کو دینا ہم لوگ ایسے فقرون مین نہین آتے ہین اُدھر قاضی نے جو یہ واقعہ دیکھا داد خان سے کہا کہ آپ مجبور رہا کر دین مین اس طلسم کشا کو ابھی پکڑ لونگا داد خان نے حکم دیا کہ اسکو رہا کر دو لوگون نے قاضی کو کھول دیا وہ بھی درست ہو کر تلوار سنبھال کر چلا اور سردار بھی اُس وقت صاحبقران نے جو دیکھا کہ یہ کفار حرامزادے راہ پر نہین آتے ہین

تو یہ فرمایا کہ دیکھوگے میرے جھوٹ و سچ کو اس امر کو نقرہ نہ جانو ورنہ پچھتاؤ گے اُن سب نے جواب دیا کہ اگر سچ بھی ہوگا تو ہم بدون تجکو قتل کیے ہوئے نہ مانینگے تب تو صاحبقران کو غصہ آیا آپ نے فرمایا کہ ای بھائی خواجہ عمرو اپنے کو ظاہر کرو تاکہ ان پر میرا جھوٹ و سچ ظاہر ہوجائے گو یہ لوگ بدون سزا پائے ہوئے ہرگز ہرگز نہ مانینگے مین حجت تمام کرون راوی بیان کرتا ہی کہ جب اُس نازنین نے نقاب دور کی تھی اُسوقت صاحبقران نے پہچان لیا تھا کیونکہ صاحبقران کی پہلے نگاہ تل پر پڑی تھی جس سے خواجہ کی شناخت ہوتی ہی صاحبقران پہچان گئے تھے اور بہت خوش ہوئے تھے جب یہ صاحبقران نے فرمایا آپ نے جواب دیا کہ واہ کیا خوب عورت کو مرد بنائے دیتے ہو مین اس امر سے واقف بھی نہین ہون کہ تم کہتے کیا ہو صاحبقران نے فرمایا کہ یہ وقت مذاق کا نہین ہی بس ہوچکا مذاق اپنے کو ظاہر کرو یہ اُس سے کہو کہ جس نے پہچانا نہو تو تم اپنے کو ظاہر کرو مین پانچ ہزار روپیہ دونگا یہ اکہ میرا اپنے پاس رہنے دو روپیہ دے کرنے لونگا بس ہاتھ بڑھا کر وہ اکہ لے لیا سب دیکھ رہے ہین کہ یہ کیا واقعہ ہی شاید طلسم کشا دیوانہ ہی جو ایسی باتین کرتا ہی عورت کو مرد بنائے دیتا ہی بس آپ نے اکہ لے کر اب جو جست کی سب نے دیکھا کہ وہ نازنین جست کرکے بالائے آسمان گئی بس آپ جاکر ہوا پر قائم ہوئے یہ واقعہ دیکھ کر اور سب حیران ہوئے کہ یہ کیا سانحہ ہی طلسم کشا کے آتے ہی یہ کیا رنگ ہوگیا اُدھر خان لال قبا بھی تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہوکر بہت جلد آئے ہم طلسم کشا کو گھیر کر قتل کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت لشکر مین کمر بندی ہوئی فوراً ساحر و نجیر ساحر تیار ہوکر آگئے تمام دربار سرداروں و اہل لشکر سے بھر گیا بیرون دربار بھی لشکر آکر جمع ہوگیا بہت سے ہمراہیان شحنہ جادو اندر آگئے ابھی تک لڑائی نہین شروع ہوئی ہی لشکریان و خانِ سرداران و خان اس خیال سے کھڑے ہین کہ بادشاہ حکم دے تو ہم طلسم کشا پر حملہ کرین ہمراہیان کوتوال اس فکر مین کھڑے ہین کہ ہمارے افسر و آقا سے مقابلہ ہونے لگے تو ہم بھی لڑین خیر آمدم بر سر مطلب جب خواجہ بصورت نازنین بالائے ہوا جاکر ٹھہرے اب وہان سے تلا کرکے چلے آتے آتے زمین تک نہ وہ صورت زیبا تھی نہ وہ لباس تھا ایک گندے کا کرتہ ونات کا زیر جامہ کاغذ کی ٹوپی لمبا سا قد چھ گز کا نیچے کا تین گز کا اوپر کا ٹنگا سی ڈارھی تاریں سا

سر کلچہ سے گال کھٹائی سی ناک تنکا سے ہاتھ پاؤن تاگا سی گردن چھوٹی چھوٹی آنکھیں طباق سا پیٹ اس شکل و شمائل کا انسان سب نے برابر صاحبقران کے کھڑا ہوا دیکھا صاحبقران بھائی کہکر لپٹ گئے اب تو سب حیران ہوئے کہ یہ انسان ہی یا بن مانس یا جل مانس ہی واہ کیا خوب صورت زیبا ہی خواجہ نے زمین پر آتے آتے اپنے نام کا نعرہ کیا تھا نعرہ عمرم کہ کلاہ از سر قیصر بہ برم + رنگ از رخ بجنتک بد اختر بہ برم + در محفل خسروان چو گردم ساقی + جام و قدح و سبو و ساغر بہ برم + یہ نعرہ کرکے زمین پر پہونچے تھے جب صاحبقران نے گلے سے لگایا اور سب پر ظاہر ہوا کہ یہ خواجہ عمرو عیار طلسم کشا ہی اب تو سب حیران ہوئے کہ یہ کیونکر آیا صاحبقران نے پکار کر فرمایا کہ ای احترام جادو و دخان لال قبا و شحنہ جادو تم سب نے دیکھا قدرت خدا کو ای شحنہ جادو و احترام جادو تم پریشان نہ ہو تمھاری معشوقہ اور تمھاری دختر خواجہ کے پاس موجود ہی بعد فتح جنگ تم سے ملادی جائے گی صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ ذرا تم اپنے آنے کا قصہ بیان کرو خواجہ نے خواب کا دیکھنا اور آصف بن برخیا کا نشان دربند دینا تیسرے دن ادھر کو آنا قاضی سے ملاقات ہونا اُسکو فقرہ دے کر اُسکے ہمراہ اندر دربند کے آنا اور مکان احترام پر پہونچنا وہان عروس کو بیہوش کرکے خود عروس بننا اور اُسکو نذر زنبیل کرنا سارا قصہ اول سے آخر تک پکار پکار کر کہدیا یہ سُننا تھا کہ اُسی وقت اُس مجمع سے احترام مع اپنے ملازمون کے جدا ہوا اور آکر صاحبقران و خواجہ کے قدمون پر گرا اور کہا کہ مین نے اطاعت کی آپ کی اور مطیع اسلام ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ شاباش و مرحبا اُدھر جب دخان نے دیکھا کہ احترام شریک طلسم کشا ہو گیا اسکو اور غصہ آیا اور برہم ہو کر سب سے کہا کہ کیا کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہو ان چند نمک حرامون کو مع طلسم کشا و اُسکے عیار کے مارلو اب یہ زندہ جانے نہ پائے قاضی سے کہا کہ یہ بلا تمھاری لگائی ہوئی ہی اور یہ آفت تمھاری برپا کی ہوئی ہی اگر مرد ہو تو پکڑلو طلسم کشا کو نہ تم اپنے ہمراہ لاتے اس عیار کو اسکے فقرہ مین آکر نہ تم خود اس مصیبت مین گرفتار ہوتے نہ دوسرے یہ جو دخان نے کہا قاضی کو بھی غصہ آگیا تلوار لے کر چلا صاحبقران کی طرف ایک طرف سے صاحبقران پر ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا اور ایک طرف سے نجیر ساحرون نے حملہ کیا اور قاضی نے بس جب یہ رنگ صاحبقران نے

ملاحظہ فرمایا عقرب سلیمانی کو کمر سے لیا اور اسم اعظم ورد زبان کر کے لوح کو چمکایا خواجہ نے بھی ہمچہ عیاری کو نیام سے کھینچا شحنہ جادو نے بھی تیغہ لیا احترام جادو نے اسباب سحر سنبھالا مع اپنے ملازمون کے ہمراہیان شحنہ جادو جو کہ اندر تھے وہ لڑنے پر آمادہ ہوئے باہر والون نے جو غل و شور سُنا اُنھون نے تو جنگ آغاز کر دی باہر تو لڑائی ہونے لگی سحر چلنے لگے برقین چمکنے لگین خون و سر برسنے لگے شعلہ سحر کے بلند ہونے لگے ساحر مر مر کر گرنے لگے بیر غل مچانے لگے رائی فلفل ترنج نارنج سوئیون کے گچھے سحر کے ابر کام مین آنے لگے یہان اندر آتے کے ساتھ ہی پہلے وار صاحبقران پر قاضی جگت نگ نے کیا صاحبقران نے اُسکی تلوار سپر پر روک کر اب جو عقرب کا ہاتھ دوال کمر پر مارا برابر مثل خیار تر کے دو ٹکڑے قاضی کے ہوئے سارا جگت نگ پنا بھول گئے قاضی کا مرنا تھا کہ چارون طرف سے صاحبقران پر سحر کی اور تلوار کی بوچھار ہونے لگی شحنہ جادو بھی کفار سے لڑنے لگا مع اپنے ہمراہیون کے احترام جادو بھی لڑنے لگا مع اپنے ہمراہیون کے خواجہ بھی مصروف جنگ ہوئے صاحبقران تو حکو ملاحظہ فرما چکے تھے جبکہ یہان پہونچے تھے کہ یہ لڑائی کیونکر فتح ہوگی تحریر پایا تھا کہ جب تک دخان ملال قبا نہ قتل ہوگا اُسوقت تک یہ لڑائی نہ فتح ہوگی نہ دربند برباد ہوگا نہ تمھارا لشکر تمھاری کمک کو آئیگا اُسکے قتل کی تدبیر یہ ہے کہ جو اسم جافیہ لوح پر لکھا ہوا ہے اسکو تلوار پر دم کر کے تلوار لگانا دخان کا کام تمام ہو جائیگا ایک ہی وار مین یہ واقعہ صاحبقران کو معلوم تھا صاحبقران پر سحر کسی ساحر کا اثر نہ کرتا تھا بہ سبب لوح کے اور اسم اعظم کے بس صاحبقران لوح کو چمکاتے ہوئے اور اسم اعظم پڑھتے ہوئے اور عقرب سے ساحرون و غیر ساحرون کو قتل کرتے ہوئے طرف دخان کے چلے اس خیال سے کہ میرے ہمراہ تو لوگ کم ہین ایسا نہ ہو کہ سب گھر جائین اور قتل ہو جائین مین اکیلا رہ جاؤن اور دخان موقع پاکر بھاگ جائے تو خرابی ہو پہلے اسی کو قتل کرو تاکہ دربند برباد ہو لشکر آجائے اسکا قتل کرنا واجب و لازم ہے بس صاحبقران ادھر سے قتل کرتے ہوئے طرف دخان کے چلے اُدھر دخان نے جو دیکھا کہ طلسم کشا میرے لشکر کا ستھراؤ کرتا ہوا میری طرف آتا ہے اور اُسپر کسی کا سحر اثر نہین کرتا ہے اسنے خیال کیا کہ یہ مجھ سے قتل یا اسیر ہوگا اہل لشکر و دیگر سردار اسکا

کچھ نہ بنا سکینگے تو مقابلہ کرکے پکڑے بس یہ بات تجویز کرکے چلا جبکہ قضا آجاتی ہی تو ایسی ہی بات
خیال مین آتی ہی ملک الموت نے ہاتھ پکڑکر صاحبقران کے سامنے کردیا کہ قتل ہو جائے ادھر
سے یہ چلا برائے قتل صاحبقران اودھر سے صاحبقران اسکی فکر مین چلے سب کو قتل کرتے
ہوئے آخر کو ایک مقام پر سامنا ہو ہی تو گیا صاحبقران پر یہ کہکر دخان نے سحر کیا کہ تو یون
نہ ملیگا صاحبقران نے اسم اعظم پڑھ کر اور لوح کا اُسپر عکس ڈالکر اُسکے سحر کو دفع فرمایا اور اسم
حاشیہ لوح عقرب پر دم کرکے فرمایا کہ خبردار ہو جا اُسنے فوراً سحر کرکے سپرہاے سحر سر پر قائم کین مگر یہ
تیغ کب رُکتا ہی صاحبقران نے یا یزدان پاک کہکر اب جو ہاتھ مارا برق شمشیر کوندکر اسپر
پر گری یا تو تیغ بالاے سر چمکا تھا یا زمین مین غرق ہو گیا دخان لال قبا کے دو ٹکڑے ہوئے
اسکا قتل ہونا تھا کہ ایک شور عظیم برپا ہوا آثار قیامت نمایان ہوئے تاریکی ہو گئی آوازین مہیب
آنے لگین سنگ باری برف باری ہونے لگی آگ برسنے لگی شعلہ بلند ہونے لگے ساحر جلنے
لگے زلزلہ آگیا تھوڑی دیر تک تو یہ آفت برپا رہی مگر ساحر اس آفت مین بھی لڑا کیے اور
صاحبقران قتل فرمایا کیے بعد تھوڑی دیر کے وہ سب آفت مٹ گئی آواز آئی کشتی کہ نام من
دخان لال قبا حاکم دربند و خانیہ بود افسوس مردیم و جان دادیم بمطلب خود نرسیدیم اس
آواز کے آنے سے سب عمارتین اور سب باغات اور تمام مکانات منہدم ہو گئے ہزارون ساحر
و غیر ساحر دب کر مر گئے دخان کے رہنے کا جو محل خاص تھا وہ بھی برباد ہوا اور سب ناموس
اُسکا ہلاک ہوا جہان دربار کرتا تھا یہ مکان بھی سحر کا تھا جب سے صاحبقران آئے تھے
اُسکو زلزلہ تھا دخان کے مرتے ہی وہ گر پڑا میدان ہو گیا اب خوب کُھل کر تلوار چلنے لگی اُدھر
جو حد دربند پر دھوان تھا اور جسکے سبب سے دربند پوشیدہ تھا اور کوئی اُس دربند سے آگاہ
نہ تھا دخان کے قتل ہوتے ہی وہ دھوان وغیرہ سب برطرف ہو گیا اب تو نہ کوئی حصار
سحر باقی رہا نہ کوئی ایسا امر کہ جسکے سبب سے یہ مقام کسی کو نظر نہ آئے راوی بیان کرتا ہے کہ
علمشاہ کے حکم سے سب لشکر تیار رہتا تھا ہمہ وقت ساحرون وغیر ساحرون کا اس غرض
سے کہ نہ معلوم کس وقت برائے کمک جانا ہو بس یہان سب لشکر تیار تھا علمشاہ لشکر
مین موجود تھے جسدن سے صاحبقران و خواجہ برائے بربادی دربند گئے تھے اُسدن سے

علمشاہ

علمشاہ مع کل لشکر کے بیرون شہر صحرا مین خیمہ زن تھے اور روز دربار کیا کرتے تھے بس دربار آراستہ تھا سب سردار حاضر دربار تھے سیماے بلند آواز تخت پر بیٹھے ہوئے تھے ذکر صاحبقران و خواجہ کا ہو رہا تھا کہ صاحبقران کو طرف دربند کے گئے ہوئے آٹھ دن ہوئے ہین مگر کچھ خبر نہین آئی اور خواجہ کو براے تلاش صاحبقران گئے ہوئے پانچ روز ہوئے کچھ اُنکی بھی خبر نہ معلوم ہوئی کہ کہان ہین بارگاہ کے پردے اُٹھے ہوئے تھے ابھی کسی نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ یکایک ایک صداے مہیب آئی اور ایک برق چمکی کچھ دھوان سا بلند ہوا غبار اُڑا شعلہ آگ کے خود بخود پیدا ہوئے یہ جو واقعہ سب نے دیکھا اور صداے مہیب سُنی اُسیطرف دیکھنے لگے لگے بعد تھوڑی دیر کے وہ سب برطرف ہو گیا جب بالکل مطلع صاف ہو گیا نہ غبار رہا نہ دھوان نہ شعلہ وغیرہ اُسوقت سب نے دیکھا کہ ایک لشکر کثیر سے مقابلہ ہو رہا ہے اور سحر چل رہے ہین سب نے علمشاہ سے کہا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا یہ جو کچھ آفت تھی ان ساحرون کے سحر کے سبب سے تھی جو کہ لڑ رہے ہین اور کسی سبب سے نہ تھی علمشاہ نے فرمایا کہ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے یہ فرماکر آپ نے پھر اُسی طرف ملاحظہ فرمایا وہ جنگ و پیکار بہت قریب تھی دوسرے عرض کر چکا ہون کہ صاحبقران کے نعرہ کی صدا دور تک جاتی ہے علمشاہ اُسطرف دیکھ رہے تھے وہان صاحبقران نے ایک ساحر کو قتل کیا اور نعرہ تکبیر بلند کیا نعرہ کی صدا صاحبقران کے گوش علمشاہ مین پہونچی اب جو صاحبقران کے نعرہ کی صدا علمشاہ نے سُنی فوراً پہچان لیا کہ یہ صاحبقران کے نعرہ کی صدا ہے اس لشکر سے صاحبقران مقابلہ فرمارہے ہین صاحبقران نے دربند و خاینہ فتح کیا بس یہ سوچکر علمشاہ دنگل پر سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یارون چلو صاحبقران کی کمک کرو یہ مقابلہ جو سامنے ہو رہا ہے صاحبقران سے ہو رہا ہے صاحبقران نے دربند کو برباد کیا اہل دربند سے لڑ رہے ہین سنو اُنکے نعرہ کی صدا آرہی ہے یہ فرماکر جو علمشاہ اُٹھے انکا اُٹھنا تھا کہ سب سردار اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھے سیماے بلند آواز بھی اُٹھ کھڑا ہوا بس جو کہ غیر ساحر تھے وہ تو باہر آکر مرکبون پر سوار ہوئے لشکر کو چلنے کا حکم دیا غیر ساحرون کا لشکر اُسیوقت تیار ہو گیا علمشاہ مرکب پر سوار ہو کر غیر ساحرون کا لشکر لیکر بہت جلد روانہ ہوئے ساحر سحر کرکے چل کھڑے ہوئے اور کل لشکر ساحران نے اپنے خیمے وغیرہ اسی مقام پر

رہنے دیے تھوڑے عرصہ مین پہونچ گئے ہر ایک نعرہ کرکے لشکر کفار سے لڑنے لگا اور قتل کرنے
لگا ساحر وغیرہ ساحر ایک ہوگئے مینھ سر و نکا برسنے لگا تھوڑے عرصہ مین اہل اسلام نے سب
کافرون کو مار لیا جو کہ تھوڑے باقی رہے اُنھون نے امان طلب کی جواب دیا کہ امان بہ شرط ایمان
سب نے اطاعت اسلام کی خلاصہ یہ کہ صاحبقران سب لشکر کو اپنے ہمراہ لے کر جہان
لشکر اُترا ہوا تھا وہان تشریف لائے کیونکہ دربند دخانیہ مین کوئی شئے از قسم مکانات وغیرہ نہ
تھی یہ سب سحر دخان لال قبا کے مکانات تھے اُسکے مرتے ہی سب برباد ہوگئے سوائے
صحرا کے کوئی مکان نہ تھا کہ جہان قیام کیا جاتا بس صاحبقران نے فرودگاہ پر آکر قیام فرمایا
کپڑے رزمی اُتارے دربار مین آکر جلوہ فرما ہوئے سب سردار حاضر دربار ہوئے احترام جادو
و شنجنہ جادو وغیرہ اور دیگر سردار دخان لال قبا کے اور لشکری سب حاضر ہوئے سب کو
مطیع اسلام فرمایا زخمیون کو شفاخانہ مین روانہ فرمایا اہل اسلام کے کشتون کو دفن کرایا کفار کے
مردون کو غار مین ڈلوا دیا جب ان سب کامون سے فراغت ہوئی پہلے صاحبقران نے کل
اپنا واقعہ بیان کیا سب نے سُنکے حیرت کی اُسکے بعد صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا تم اپنا
حال بیان کرو خواجہ نے اپنا سب حال بیان کیا خواجہ نے شنجنہ جادو کی معشوقہ یعنی دختر
احترام کو طلب کیا خواجہ نے انکار کیا صاحبقران نے دس ہزار روپیہ دے کر احترام کی دختر
اُسکو دلوائی اور فرمایا کہ شنجنہ جادو کے ساتھ عقد کردو اُسنے جواب دیا کہ مین نے تو سب
سامان کیا تھا اگر قاضی حرامی سے یہ فساد نہ ہوتا تو مین تو عقد سے فراغت کرچکا ہوتا مقدر مین
تو مسلمان ہونا تھا کیونکر یہ واقعہ ہوتا یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ بعد فتح طلسم یہ عقد بھی ہم
کرینگے جہان اور بہت سے عقد ہونگے وہان یہ بھی ہوگا شنجنہ جادو کو بہت کچھ انعام دیا
اور بہت تعریف فرمائی اور فرمایا کہ تم اطمینان رکھو بعد فتح طلسم تمھارا عقد کیا جائے گا اُسنے
عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہے بس بعد ان سب کامون کے صاحبقران نے دربار برخاست
کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے اہل دخانیہ کے لیے الگ خیمہ وغیرہ برپا کیے گئے
صاحبقران نے آرام فرمایا یہ تجویز فرمائے کہ کل پھر لوح کو دیکھین گے جدھر لوح حکم دے گی
اُودھر کو روانہ ہونگے آج رات بھر آرام کرلین تاکہ کسل و کاہلی برطرف ہو جائے یہان صاحبقران کو

تو راحت و آرام مین مصروف رکھا جاتا ہی اب کچھ حال شندکال جادو کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ قلعہ طلسمی مین
ہی اور سب سردار حاضر ہین لشکر کی داشت ہو رہی ہی کہ اسکو خبر پہونچی کہ دربند منیر یہ کو طلسم کشا
نے فتح کر لیا منیر جادو مارا گیا سب اہل شہر و اہل لشکر نے اُسکی اطاعت کی بلکہ کوہ البرز بھی
برباد ہوا البرز کج کلاہ و لاجورد و لاہور بھی مارے گئے اسفندیار صحرانشین نے طلسم کشا
کی اطاعت کی یہ سب ملک اسلام آباد ہوئے یہ سُننا تھا کہ اسکے حواس جاتے رہے اس نے
اہل دربار سے کہا کہ ہمارا لشکر تیار ہو اب ہم خود طلسم کشا سے مقابلہ کرینگے کیونکہ اب ایک
دربند زعفران زار باقی ہی وہ بھی وہ فتح کرلے گا اگر اُسنے اُسکو فتح کر لیا اور مع لشکر کے قلعہ پر
آ پہونچا اور ہم قلعہ مین ہوئے تو بڑی خرابی ہوگی اس سے مع لشکر کے بیرون قلعہ چل کر زور کش
ہون تاکہ جب وہ قلعہ کی طرف آئے اُس سے مقابلہ کرین سب نے جواب دیا کہ بہت
خوب اُسیوقت لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیدیا گیا لشکر تیار ہونے لگا خیمے وغیرہ نکالے جانے
لگے یہان شندکال نے دبیر کو طلب کر کے چار نامے تحریر کرائے بنام حاکمان دربند جو در
بند کہ مشرق اور مغرب اور شمال و جنوب کیطرف واقع تھے قلعہ طلسمی کے یعنی مشرق کیطرف دو دربند
تھے دربند سماوات کہ جسکا حاکم سماوات جادو ہی جہان پہلے علمشاہ قید ہو کر گئے
تھے جسکا حال منشی احمد حسین صاحب قمر نے اپنے دفترون مین تحریر کیا ہی اور جہان وزیر
جمشید ثانی موجود ہی سماوات کے پاس جو کہ پہلی حد ہی طلسم زعفران زار کی اور پھاٹک
ہی طلسم کا جہان طاؤس سان آتشین رقص وغیرہ کیا کرتے ہین اور اُدھر کے جانے والے کو
منع کرتے ہین اور جو جاتا ہی اُسکو اسیر کر کے سماوات کے پاس لے جاتے ہین جیسے کہ
علمشاہ کو لے گئے یا جو کوئی ساحر داخل طلسم ہوتا ہی اُسکی خبر کرتے ہین سماوات کو
اور اجازت حاصل کر کے اُسکو داخل طلسم کرتے ہین یہ سب حالات اجزاے منشی
احمد حسین صاحب مین تحریر ہین دوبارہ تحریر کرنے کی حاجت نہین ہی اور دوسرا دربند
اسکے بعد ہی کہ اُسکا نام دربند بناتات ہی اور اُسکا حاکم بناتات جادو ہی وہ معین
و مددگار ہی سماوات کا اُسکے بعد قلعہ طلسمی ہی اور مغرب کی طرف ایک دربند ہی کہ
جسکا نام دربند جمادات ہی اُسکا حاکم جمادات جادو ہی یہ دربند صرف حفاظت

کے لیے ہی کہ شائد کوئی ادھر سے آئے تو اسیر ہو جائے چوتھا دربند شمال کیطرف ہی اسکا نام دربند حیوانات ہی اسکا حاکم حیوان جادو ہی یہ دربند بھی براے حفاظت قلعہ ہی اس دربند مین حیوانات کثرت سے ہین جو کہ انسان کو ہلاک کرتے ہین یہ دربند اس غرض سے بنایا گیا ہی کہ اگر کوئی ادھر سے آئے تو حیوان اُسکو کھا جائین اور وہ قلعہ طلسمی تک نہ جاسکے جنوب کی طرف یہ دربند تھے جو کہ صاحبقران نے فتح کیے انھین کا فتح کرنا مقدم تھا اسی سبب سے صاحبقران جنوب کی طرف سے طلسم مین داخل ہوئے آمدم برسر قصہ خلاصہ یہ کہ شنگال نے نامے اس مضمون کے تحریر کرائے کہ اے سماوات و جمادات و نباتات و حیوانات جادو آگاہ ہو کہ طلسم کشانے سب دربند جنوب کیطرف کے برباد کیے اب وہ قلعہ طلسمی پر آنے والا ہی لہذا بہت جلد اپنے کو یہان پہونچاؤ مع لشکر کے اور اگر طلسم کشا سے مقابلہ کرو تھوڑی تحریر کو بہت جانو بس یہ تحریر کرا کے اُسیوقت شنگال نے وہ نامے طائران سحر کے ہاتھ روانہ کیے خلاصہ یہ کہ وہ طائر سحر نامے لے کر حاکمان دربند کے پاس پہونچے پہلے نامہ حیوان جادو کو ملا اُسنے بادشاہ کا نام دیکھکر نامہ سر پر رکھا آنکھون سے لگایا دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب سردار حاضر تھے مثل پلنگ جادو و خرس جادو و ببران جادو و شغال جادو وگربہ جادو وغیرہ کے بس اُسنے وہ نامہ چاک کر کے پڑھا مضمون نامہ سے آگاہ ہوا اہل دربار سے کہا کہ غضب ہو گیا ہم کو خبر نہ ہوئی طلسم کشانے آکر سب دربند جنوب کیطرف کے فتح کر لیے اب لشکر لے کر قلعہ پر آیا ہی بادشاہ نے مع لشکر کے کمک کے لیے طلب کیا ہی بس جلد لشکر تیار ہو تا کہ ہم روانہ ہون اب عرصہ نہ ہو ایسا نہ ہو کہ وہ قلعہ پر آجائے اور قلعہ بھی فتح ہو جائے تو بڑی خرابی ہو گی یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت لشکر تیار ہو گیا ساحرون کا تو لشکر تھا یہ پچاس ہزار ساحر لے کر طرف قلعہ کے روانہ ہوا دوسرے دن پہونچا شنگال سے ملا اسکا لشکر بیرون قلعہ اُترا دوسرا نامہ طائر سحر نے جمادات جادو کے پاس پہونچایا وہ بھی دربار مین بیٹھا ہوا تھا اُسکے بھی سردار حاضر تھے کہ جسکے نام یہ ہین آفتاب جادو و مہتاب جادو وغیرہ اُسنے بھی نامہ پڑھا اُسی طور سے اُسنے بھی سردارون سے کہا کہ تم کو معلوم ہی کہ طلسم کشا دربند فتح کر کے قلعہ پر مع لشکر کے آگیا بادشاہ نے براے کمک طلب کیا ہی لشکر

تیار ہوا اُسکا بھی لشکر تیار ہوا وہ بھی مع پچاس ہزار ساحرون کے روانہ ہوا اور جاکر پہونچا اپنے لشکر کو شریک لشکر حیوان جادوگر کے خدمت شنکال مین پہونچا شرف ملازمت حاصل کیا تیسرا نامہ بنا تات کے پاس گیا وہ بھی اسی طور سے پچاس ہزار کا لشکر لے کر قلعہ پر آیا لشکر کو شامل لشکر حماوات اور حیوان جادوگر کے شنکال کی خدمت مین پہونچا اور قدمبوسی حاصل کی چوتھا نامہ سماوات کے پاس پہونچا وہ بھی دربار مین بیٹھا ہوا تھا وزیر جمشید ثانی بھی موجود تھا جسدن سے علمشاہ قید ہوکر آئے تھے اور غزالہ جادو و آہو چشم و دیگر ساحر بغی ہوکر شریک صاحبقران و علمشاہ ہوگئے اور کئی معرکہ پڑے اُسدن سے سماوات نے ادھر کا راستہ بند کر دیا تھا سحر کر کے اور اس انتظار مین بیٹھا تھا کہ جب کسی دربند پر طلسم کشا سے مقابلہ ہوگا اور بادشاہ برائے مدد طلب کرے گا تو مین جاؤنگا ورنہ یہ اپنے کاروبار مین مصروف تھا اسکو بھی ان سب واقعات کی خبر نہ تھی جب نامہ پہونچا اور نامہ پڑھا بہت افسوس کیا اور کہا کہ اب کیا ہوتا ہی جب سب طلسم برباد کرا لیا اُسوقت برائے کمک طلب کیا خیر لشکر تیار ہو یہ بھی اُسیدن اسّی ہزار ساحرون کا لشکر لے کر مع وزیر جمشید کے روانہ ہوا قلعہ پر پہونچ کر دیکھا کہ حاکمان دربند کا لشکر اُترا ہوا ہی یہ بھی اپنے لشکر کو اُسی لشکر مین شامل کر کے خدمت شنکال مین مع وزیر جمشید کے شرف قدمبوسی حاصل کر کے کرسی پر بیٹھا بہت کچھ الزام شنکال کو ویسے خبر نہ کرنے کے شنکال نے جواب دیا کہ جو کچھ ہونا تھا وہ تو ہوگیا اب سوائے مقابلہ کے کیا چارا ہی ان باتون سے کچھ فائدہ نہ ہوگا سماوات خاموش ہو رہا سماوات کے آنے کے دوسرے دن شنکال مع تین لاکھ ساحرون و دو لاکھ غیر ساحرون کے آکر بیرون قلعہ فروکش ہوا اسکا لشکر کوسون تک اُترا خیمے وغیرہ برپا ہوئے دوسرے دن اسنے دربار کیا کہ طائران سحر نے آکر خبر دی کہ ای بادشاہ آگاہ ہو کہ طلسم کشا نے دربند خانیہ کو بھی فتح کیا کہ جسکے حال سے سوائے بانیان طلسم کے کوئی آگاہ نہ تھا اُسکی بربادی کی تدبیر لوح مین تحریر تھی یہ دربند بعد دربند منبر یہ کے واقع ہوا تھا بس طلسم کشا نے جاکر اُس دربند کو بھی فتح کیا بڑا معرکہ پڑا کل حال طائران سحر نے بیان کیا اور کل طلسم کشا طرف دربند زعفران زار کے جلائے گا باقی خیریت ہی راوی بیان کرتا ہی کہ یہ طائران سحر شنکال نے اب مقرر کیے تھے کہ طلسم کشا کی

ہم کو خبر پہونچاتے رہنا بس وہ طائر یہ خبر دے کر پھر چلے گئے یہ جو واقعہ شنگال نے سُنا اہل دربار سے کہا کہ اب یہ طلسم بھی برباد ہوگا کیونکہ جن مقامات سے ہم آگاہ نہین تھے اور نہ ہین ہم پر کیا موقوف ہی کل اہل طلسم نہین آگاہ ہین اُن مقامات کو طلسم کشا نے برباد کیا اب کونسی صورت طلسم کے باقی رہنے کی ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ پریشان نہ ہون طلسم کشا کو مع لشکر کے یہان آنے دیجیے ملاحظہ فرمائیے گا کس طور سے ہم لڑتے ہین اور اُسکو مع اُسکے لشکر کے قتل کرتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ شنگال بیرون قلعہ انتظار صاحبقران مین مع لشکر کے فروکش ہی اور لشکر اسکا ہر وقت تیار رہتا ہی اسکا یہ حکم ہی کہ جسوقت طلسم کشا کو دیکھنا اُسیوقت جنگ و پیکار آغاز کر دینا اُسکو اترنے کی مہلت ندینا اگر وہ مع لشکر کے اُترا اور اُسنے وو ایک دن آرام پایا پھر اُس سے مقابلہ کرنا بیکار ہی کیونکہ پھر اُسی کی فتح ہوگی اور ہماری شکست اور اسطور سے یہ ہوگا کہ وہ بھی راہ کا تھکا ہوا ہوگا اور اُسکا لشکر بھی اب جو لڑائی ہونے لگے گی تو پھر اُسکو کچھ نہ بن پڑے گا یقین ہی کہ شکست کھائے اور مارا جائے بس اسی سبب سے سب لشکر ہمہ وقت تیار رہتا تھا انکو تو صاحبقران کے انتظار مین رکھا جاتا ہی اب کچھ حال صاحبقران کا تحریر ہوتا ہی کہ جب صبح ہوئی صاحبقران نے دربار فرمایا سب حاضر ہوئے اہل دربار سے کہا کہ اب مجکو کیا کرنا چاہیے حکیم اسقلینوس نے عرض کیا کہ اب آپ طرف دربند زعفران زار کے تشریف لے جائیے اُسکو فتح فرمائیے جب وہ برباد ہو جائے گا تو قلعہ طلسمی نظر آئے گا اُسپر بادشاہ یعنی شنگال سے مقابلہ ہوگا اُسکو قتل فرمائیے قلعہ پر قبضہ فرمائیے طلسم فتح ہو گیا اب باقی کیا ہی یہ دو مرحلہ ہین ہان قلعہ طلسمی پر بہت بڑی جنگ ہوگی وہ بھی خدا آسان کر دے گا ہم لوگون کو حکم فرمائیے کہ ہم لشکر لے کر اُس طرف یعنے قلعہ کی طرف روانہ ہون یہ سماعت فرما کے صاحبقران نے فرمایا کہ ہم کو راہ دربند زعفران زار کی معلوم ہی اسقلینوس نے عرض کیا کہ معلوم تو ہی مگر وہ راہ بہت دور ہی چھ ماہ کے بعد دربند زعفران زار مین پہونچیے گا سوائے اُس راہ کے دوسری اور کوئی راہ نہین ہی کہ جدھر سے تشریف لے جائیے لوح کو ملاحظہ فرمائیے شائد لوح سے دوسری اور راہ کا پتہ چلے صاحبقران نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین یہ تحریر تھا کہ اب طلسم کشا کو دربند زعفران زار کی طرف جانا چاہیے اُسکو برباد کر کے قلعہ پر لشکر کشی کر کے بادشاہ طلسم سے

مقابلہ کرے یا تو اُسکو اسیر کرے یا اُسکو قتل کرے باقی والسلام یہ جو تحریر پایا صاحبقران حیران
ہوئے کہ لوح نے پتہ راہ کا نہ دیا جو لوح سے معلوم ہوا تھا وہ سب اہل دربار کے روبرو بیان کیا
سب حیران و پریشان ہوئے کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی اب کیا کرنا چاہیے سب اسی فکر مین بیٹھے ہوئے
تھے کہ درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ ایک حکیم وضع ایک شخص در دولت پر حاضر ہی عرض کرتا ہی کہ مجکو
صاحبقران سے کچھ بابت واقعات طلسم کے ضروری عرض کرنا ہی جلد مجکو اجازت دربار
مین آنے کی ملے یہ جو درگہ سالار نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ جلد اُسکو لاؤ اُسکے لیے
کرسی اپنے دنگل کے روبرو بچھانے کا حکم دیا اور وہی کہتا ہی کہ ایک حکیم کہ جسکا نام حکیم بقراط
ثانی تھا وہ اس طلسم مین مدت سے مقیم تھا بلکہ یہ طلسم اُسی کی رائے سے تیار کیا گیا وہ اسی
دربند دخانیہ مین زیر زمین ایک مقام پر پوشیدہ تھا اُسکے حال سے کوئی سوائے بانیان طلسم
کے آگاہ نہ تھا اُسکو حکم تھا بانیان طلسم کا کہ جب طلسم کشا دربند دخانیہ کو فتح کرلے اُس
وقت تم زمین سے نکلنا اور طلسم کشا کے پاس جانا اور جو حالات طلسم تم کو معلوم ہون اُس سے
آگاہ کرنا اور جو اشیا تمھارے پاس امانت رکھے جاتے ہین وہ طلسم کشا کو دینا اور راہ دربند
زعفران زار سے طلسم کشا کو آگاہ کرنا جو کہ راہ پوشیدہ ہی اور کوئی اُس سے سوائے تمھارے
آگاہ نہین ہی اور جب تم جاؤ گے تو طلسم کشا مع کل اہل دربار کے متردد ہوگا اور وہ تردد یہی
ہوگا کہ راہ کا پتہ نہ چلتا ہوگا تمھارے جانے سے یہ تردد اُن سب کا برطرف ہوگا خلاف
اس حکم کے نہ کرنا ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ حکیم اسوقت کا منتظر تھا مرد خدا پرست ہی جب
اسکو معلوم ہوا کہ طلسم کشا نے دربند دخانیہ فتح کرلیا بس یہ اپنے مقام سے اُٹھا اور بہت
جلد زمین سے باہر آیا اور طرف بارگاہ صاحبقران کے روانہ ہوا اور درگہ سالار سے اپنے
آنے کی خبر کرائی چنانچہ درگہ سالار اجازت لے کر باہر آیا اور حکیم صاحب کو اپنے ہمراہ
لے کر داخل دربار ہوا حکیم نے دیکھا کہ دربار آراستہ ہی بڑے بڑے رکن طلسم موجود ہین
بادشاہ سابق تخت پر بیٹھا ہوا ہی حکیم استقلینوس وغیرہ بھی حاضر دربار ہین صاحبقران
و علمشاہ دنگل پر بیٹھے ہوئے ہین اور ہزارون سردار ہین یہ دربار نگار رنگ دیکھکر
بہت خوش ہوا مگر سب کو متردد دیکھا اور اسطور سے کہ گویا کسی امر مین فکر کر رہے ہین

ادھر صاحبقران و بادشاہ و کل اہل دربار نے دیکھا کہ ایک مرد ضعیف حکیم وضع عینک لگائے ہوئے درگہ سالار کے ہمراہ چلا آتا ہی صاحبقران نے سب اہل دربار سے فرمایا کہ تم انسے آگاہ ہو ہر ایک نے انکار کیا اور کہا کہ ہم بالکل انسے واقف نہین ہین بلکہ انکی صورت خواب تک مین نہین دیکھی نہ کبھی نام سُنا کہ یہ کون بزرگ وار ہین اتنے عرصہ مین وہ حکیم ایوان مین آکر پہونچا پہلے صاحبقران و بادشاہ و علمشاہ کو مجرا کیا بعد ازان اور سب سے سلام علیک کی اُسکے بعد دعا و ثنائے شاہی بجالایا اشارہ ہوا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا اب صاحبقران نے مزاج پرسی کی اُسنے عرض کیا دعا کرتا ہون نام دریافت کیا اُسنے عرض کیا کہ اس غلام کو بقراط ثانی کہتے ہین فرمایا کہ تم اسی طلسم کے رہنے والے ہو عرض کیا کہ جی ہان مین اسی سرزمین کا باشندہ ہون فرمایا کہ یہ لوگ جو کہ بڑے بڑے معزز ہین تم سے نہین آگاہ ہین اسکا کیا سبب ہی تم انسے آگاہ ہو یا نہین اور تم کو ہماری کیونکر خبر ہوئی عرض کیا کہ اسکا سبب یہ ہی جو یہ مجھسے آگاہ نہین ہین نہ انھون نے میرا نام سُنا ہوگا نہ مجکو دیکھا ہوگا پھر کیونکر آگاہ ہون اور مین ان کے سات پشت کے نامون سے آگاہ ہون یہ کہکر ہر ایک کا نام بتایا باپ کا نام بتایا دادا کا نام بتایا یہ عرض کرکے عرض کیا کہ مین آپ کے قدوم میمنت لزوم کا منتظر تھا جب کہ آپ نے دربند دخانیہ فتح کیا مین حاضر ہوا مجکو بانیان طلسم کا یہ حکم تھا کہ جب طلسم کشا دربند دخانیہ فتح کرلے اُسوقت تم طلسم کشا سے ملاقات کرنا مین خلاف حکم کیونکر کرتا صاحبقران یہ تو فرمائیے کہ آپ اسوقت مع اہل دربار کے متردد کیون ہین نصیب دشمنان مزاج مبارک کیسا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ مزاج تو اچھا ہی مگر تردد اس امر کا ہی کہ مین نے ان لوگون سے راہ دربند زعفران زار کی دریافت کی کیونکہ اب یہی ایک دربند باقی ہی یہ فتح ہوجائے تو شنکال سے مقابلہ ہو ان سب نے کہا کہ ایک راہ ہی دربند کی جو کہ چھ مہینے کی ہی مین نے دریافت کیا کہ کوئی دوسری راہ اور نہین ہی اسقلینوس نے عرض کیا کہ جی ہم کو نہین معلوم ہی لوح سے دریافت فرمائیے لوح مین جو دیکھا تو اُس سے بھی پتہ نہین چلا بس تردد اس امر کا ہی کہ اگر اسی راہ سے جاتے ہین تو چھ ماہ راہ مین صرف ہونگے اُسکے بعد دربند مین پہونچین گے کچھ اُسکے فتح کرنے مین عرصہ ہوگا اُسکے بعد قلعہ پر مقابلہ ہوگا بس ان سب کامون مین ایک زمانہ صرف ہوگا مجکو لشکر سے نکلے ہوئے بہت عرصہ ہوا ہی مین نے اپنے

فرزندون و عزیزون و سردارون و اہل لشکر کو نہین دیکھا ہو اُنکے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہو بس اتنا عرصہ اب
مجھ پر بہت شاق ہو مین یہ چاہتا ہون کہ بہت جلد یہ کام تمام ہو جائے مین اپنے عزیزون سے ملون زندگی
کا کچھ اعتبار نہین ہو بس اس امر کا تردد ہو کہ کوئی راہ نزدیک کی مل جائے تو مین اُس راہ سے جاکر اُس
دربند کو بھی فتح کرتا اور شندکال سے لڑکر یا اُسکو قتل کرتا یا اسیر یہ سُنکے اُس حکیم نے جواب دیا کہ اس
قدر سردار و رکن طلسم و ساکنان طلسم موجود ہین کسی کو راہ نہین معلوم ہو صاحبقران نے فرمایا کہ کسیکو
نہین معلوم ہو یا تو دوسری راہ اسکی ہو نہین یا یہ لوگ پوشیدہ کرتے ہین یہ سُنکے سب نے قسمین
کھائین کہ ہم دوسری راہ سے نہین آگاہ ہین وہ حکیم مُسکرایا اور کہا کہ آپ لوگ بیکار قسمین کھاتے
ہین راہ تو دوسری ضرور ہو مگر واقعی آپ لوگ نہین آگاہ ہین آپ سب سچے ہین یہ کہکر عرض کیا
کہ یا صاحبقران اگر کوئی دوسری راہ سے آگاہ کرے تو اُس سے آپ خوش ہونگے فرمایا کہ مین
بہت خوش ہونگا اور اُسکا احسان اپنی عمر بھر مانونگا عرض کیا کہ احسان ماننے کی کوئی بات نہین
ہو یہ حقیر آگاہ ہو سماعت فرمایئے کہ جب یہ طلسم تیار کیا گیا تھا تو یہ حقیر بھی موجود تھا اسکے یہ خدمت
سپرد کی گئی کہ تو یہ شمع اور یہ آئینہ اپنے پاس رکھہ جب کہ طلسم کشا دربند و خانیہ کو فتح کرے
اور تجکو معلوم ہو تو خدمت طلسم کشا مین جانا اور دربند زعفران زار کی دوسری راہ سے طلسم کشا کو
آگاہ کرنا کہ جس سے کوئی آگاہ نہ ہوگا بلکہ لوح سے بھی اُسکا پتہ نہ چلے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ
اُن سب نے مجکو اُس راہ سے پوشیدہ کیا اور حکم دیا کہ زمین کے اندر تم اپنی سکونت اختیار کرو
تاکہ تمھارے حال سے کوئی آگاہ نہ ہو مین نے ایسا ہی کیا اسی سبب سے کوئی میرے حال سے
اور میرے نام سے آگاہ نہین ہو اور یہی سبب ہو کہ بانیان طلسم نے دوسری راہ کا حال لوح مین
نہین تحریر کیا ورنہ اگر تحریر ہوتا تو ضرور لوح آپ کو خبر دیتی اس راہ سے سوا سے حقیر کے کوئی
اور نہین آگاہ ہو مجکو حکم تھا کہ جب تو طلسم کشا کو متردد پانا جب آگاہ کرنا بس مین آپ سے عرض
کرتا ہون کہ کل صبح کو مع خواجہ عمرو کے آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلین مین آپ کو راہ کا
پتہ بتاونگا بلکہ راہ پر پہونچا دونگا اور جو جو حال مجکو معلوم ہین اُس سے آگاہ کردونگا مین اسوقت
ضرور عرض کرتا مگر حکم نہین ہو یہ حکم ہو کہ اُس سرحد پر پہونچا کر سب حال بیان کرنا اور جو اشیا
تمھارے پاس ہین وہ طلسم کشا کو دینا بس مین مجبور ہون دوسرا امر یہ عرض کرنا ہو کہ جب آپ

کل میرے ہمراہ اُس طرف کو تشریف لے چلیں تو پہلے لشکر کو طرف قلعہ کے روانہ فرمائیں اور حکم دیں کہ لشکر اُس مقام پر جا کر ٹھہر جائے کہ جہاں پر ایک دیوار طلائی ہو بس جب آپ دربند زعفران زار کو درہم وبرہم فرمائیے گا وہ دیوار بھی منہدم ہو جائے گی سامنے قلعہ طلسمی نظر آئے گا اُدھر سے لشکر قلعہ کی طرف چلے اُدھر سے آپ دربند کو فتح کر کے تشریف لائیے راہ میں لشکر سے مل جائیے گا بس لشکر کو ہمراہ لے کر شندکال سے مقابلہ فرمائیے گا یقین ہے کہ وہ مع لشکر کے بیرون طلسم فروکش ہوا اور ایک امر سے آگاہ کرتا ہوں کہ ان دربندوں کے سوا چار دربند اور ہیں دو مشرق کی سمت قلعہ کے ایک مغرب کیطرف ایک شمال کیطرف آپنے دربند جنوب کے فتح فرمائے ہیں جو مشرق کی طرف ہیں اُنکے یہ نام ہیں حکیم نے وہی نام لیے جو کہ تحریر کر چکا ہوں اسی طور سے دربند مغرب وشمال کے بھی نام سے آگاہ کیا صاحبقران نے فرمایا کہ اِن کو بھی فتح کرنا ہوگا عرض کیا کہ جی نہیں ان دربندوں کے حاکم شندکال کے پاس موجود ہونگے اور آپ سے مقابلہ کرینگے جس دربند کا حاکم آپ کے ہاتھ سے مارا جائے گا وہ دربند فتح ہو جائے گا خلاصہ یہ کہ وہ چاروں دربند اسی طور سے برباد ہونگے کہ اُنکے حاکم آپ کے ہاتھ سے قتل ہونگے یہ بھی عرض کرنا لازم ہے کہ ان دربندوں کے بھی حال سے سوائے اس نالائق کے دوسرا آگاہ نہیں ہے اُن دربند والوں کو یہاں کی خبر ہے جب تک کہ اُنکو شندکال یا جو بادشاہ طلسم کو آگاہ نہ کرے وہ واقف نہ ہونگے اُسی طور سے ان سب دربندوں کے حاکموں کو وہاں کی خبر نہ تھی نہ ہے اسوقت معلوم ہوا ہو گا دریافت فرما لیجیے تاکہ میرا جھوٹ وسچ معلوم ہو جائے صاحبقران نے پھر دریافت فرمایا ہر ایک نے انکار کیا اور عرض کیا کہ ہم نے آج نام سُن لیے ورنہ ہم نے کبھی نہیں سُنے تھے خلاصہ یہ کہ حکیم بقراط ثانی نے صاحبقران کو سب حالات سے آگاہ کیا اور کہا کہ سب دربند کے حاکم شندکال کے پاس مع لشکر کے موجود ہیں یہ کہکر عرض کیا کہ پھر کیا قصد ہے کل تشریف لے چلیے گا یا نہیں صاحبقران نے فرمایا ضرور چلونگا عرض کیا کہ پھر لشکر کو حکم فرمائیے کہ سامان سفر شب بھر میں تیار کر لے صاحبقران نے فرمایا کہ یہاں ہمہ وقت سامان سفر تیار رہتا ہے اگر فرمائیے تو ابھی لشکر کو روانہ کر دوں عرض کیا کہ جی نہیں کل روانہ فرمائیے اُدھر لشکر جائے ادھر آپ تشریف لے چلیں چنانچہ بعد اس گفتگو کے صاحبقران نے دربار برخاست کیا حکیم بقراط ثانی شب

بھر حکیم اسقلینوس کے مہمان رہے جب صبح ہوئی کل لشکر ساحرون کا جوکہ قریب دس لاکھ کے تھا تیار ہوکر حاضر ہوا اور کل لشکر غیر ساحرون کا جوکہ قریب پندرہ لاکھ کے تھا وہ بھی آکر موجود ہوا اور دونون حکیم خلاصہ یہ کہ صاحبقران مع خواجہ کے بارگاہ سے تشریف لائے بس سب بارگاہین وغیرہ بار ہوگئین سب نے صاحبقران کو مجرا کیا جب سب کو مجرے وسلام وغیرہ سے فراغت ہوئے بس صاحبقران نے کل لشکر ساحران وغیر ساحران کا افسر مقرر فرما کر اور سبکو اطاعت علمشاہ کا حکم دے کر مع حکیم اسقلینوس و بادشاہ طلسم کے طرف دربند قلعہ طلسمی کے روانہ فرمایا اور حکم دے دیا کہ جس مقام پر دیوار طلائی ملے اُس مقام پر قیام کرنا جب وہ دیوار منہدم ہوجائے اُسوقت آگے جانے اور بڑھنے کا قصد کرنا بس کل لشکر کو اُسی سمت روانہ کرکے خود مع خواجہ کے ہمراہ حکیم بقراط ثانی کے برائے فتح دربند زعفران زار روانہ ہوئے یہانتک کہ ایک صحرا کو طے کرکے حکیم بقراط ثانی مع صاحبقران کے برابر ایک درۂ کوہ کے پہونچے اُس مقام پر ٹھہر کر حکیم نے صاحبقران سے کہا کہ مین ایک اسم پڑھتا ہون اس درہ کوہ سے ایک اژدر زرد رنگ کا پیدا ہوگا اور وہ نفس کشی کرے گا بس جب وہ نفس کشی کرے اُسوقت آپ یا یزدان پاک کہکر عقرب سلیمانی کا وار کیجیے گا وہ پہلے ہی وار مین ہلاک ہوگا مین اور آپ اندر تشریف لے چلین گے کیونکہ یہ پاسبان درہ ہے اسکا نام محافظ جادو ہے صاحبقران نے فرمایا بہت اچھا بس حکیم نے اسم پڑھنا شروع کیا ادھر تو حکیم نے اسم پڑھنا شروع کیا اُدھر درہ سے شعلہ نکلنے شروع ہوئے یہان تک کہ خواجہ و صاحبقران نے دیکھا کہ ایک اژدر بہت بڑا زرد رنگ کا دیکھا درہ سے نکلا شعلہ مُنھ سے چھوڑتا ہوا وہ سامنے آیا یہان پہونچکر اُسنے نفس کشی کی صاحبقران نے پینترہ بدل کر ایک ہاتھ عقرب کا لگایا پہلے ہی ہاتھ مین اُسکے دو ٹکڑے ہوئے اُسکے مرنے کی علامت پیدا ہوئی آواز آئی کشتی مرا کہ نام من محافظ جادو بود جب وہ سب آثار برطرف ہوئے حکیم نے دوڑ کر صاحبقران کے ہاتھون کو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ آپ کو فتاحی اس درہ کی اور طلسم کی مبارک ہو یہ کہکر ایک شمع نکالی اور صاحبقران کو دی اور کہا کہ اسکو روشن فرمایئے اور اسکی روشنی مین اندر کو تشریف لے چلیے بعد اس درہ کے ایک صحرا ملے گا کہ جہان

سوائے زرد پھولون کے دوسرے رنگ کے پھول نہ ہونگے ادھر آپ اُس صحرا مین قدم رکھیے گا
اُدھر چارو نطرف سے صدا آئے گی کہ طلسم کشا آگیا مارلو اس بانی فساد کو آپ کچھ بھی
خیال نہ فرمایئے گا برابر قدم اُٹھاتے ہوئے چلے جایئے گا یہانتک کہ آپ ایک مقام پر
پہونچیے گا اور سامنے سے ایک گنبد آپ کو نظر آئے گا اُسکے چارون گوشون پر چار طاؤس پرین بال
بیٹھے ہوئے ہونگے اور ایک طاؤس بجائے کلس کے ہوگا مُنھ سے شعلے چھوڑ رہے ہونگے وہ طاؤس
آپ کو دیکھکر پرواز کرینگے اور صدائے ہیہات ہیہات بلند کرین گے اور وہ گنبد مقفل ہوگا بس
آپ بڑھکر اُس قفل کو بزور صاحبقرانی و طاقت طلسم کشائی توڑ دیجئے گا اور در گنبد کھولکر اندر گنبد کے
تشریف لے جایئے گا ادھر آپ قدم رکھین گے اندر گنبد کے دروازہ خود بخود بند ہو جائے گا
تاریکی بہت ہوگی مگر اس شمع کی روشنی کے سبب سے آپ کو بالکل تاریکی نہ معلوم ہوگی
سقف گنبد مین ایک صندوق لٹکا ہوگا اُسکو اُتار کر کھول لیجئے گا اُسکے اندر سے ایک تختی الماس
کی اور ایک بازو بند نکلے گا اُس تختی کو گلے مین پہن لیجیے گا اُسکا اثر یہ ہو کہ سحر بالکل اثر نہ کرے گا
اور بازو بند کو بازو پر باندھ لیجیے گا اُس بازو بند سے یہ بات پیدا ہوگی کہ آپ کو دوسرا دروازہ گنبد
کا نظر آئے گا بس آپ اُس دروازہ کو کھول کر گنبد کے باہر تشریف لے جایئے گا دربند
زعفران زار مین پہونچ جایئے گا وہان پہونچکر جدھر نگاہ اُٹھا کر ملاحظہ فرمایئے گا سوائے زعفران
کے کھیت کے دوسری کوئی شئے نظر نہ آئے گی اس صحرا کی یہ خاصیت ہو کہ جہان اسپر نگاہ
پڑی بس انسان ہنسنے لگا ہنستے ہنستے مبہوت ہو گیا اور اپنے آپ سے جاتا رہا اور بے خود ہوکر
بیہوش ہوکر گر پڑا محافظان دربند آئے اور پکڑ کر پاس زعفران زار جادو کے لے گئے اُسنے قید
کیا اور چوتھے دن قتل کر ڈالا بس اس بات سے بچنے کے لیے یہ اکہ مین آپ کے بازو پر باندھے
دیتا ہون اُس مقام پر بالکل آپ کو ہنسی نہ آئے گی آپ پر اُس مقام کا سحر اثر نہ کرے گا آپ
بلا خوف اُس صحرا مین قدم اُٹھاتے ہوئے چلے جایئے گا مگر یہ بات ہوگی کہ چارون طرف سے
آپ پر طائران سحر و درندگان سحر کا نرغہ ہوگا آپ اصلا خوف نہ فرمایئے گا جب وسط صحرا مین
پہونچیے گا وہ سب کے سب آپ کو چارون طرف سے گھیر لین گے اور عمل کرین گے کہ
طلسم کشا آگیا مارلو جانے نہ دو اُسوقت یہ آئینہ مین آپ کو دیتا ہون اسکا نام حیرت ہو آپ

نکالکر اُن جانورون کو دیکھائیے گا وہ آئینہ کو دیکھکر مبہوت ہو جائینگے اور اپنے آپ مین نہ رہین گے بس آپ
آئینہ کا عکس اُس زعفران زار پر ڈالیے گا ادھر عکس پڑے گا اُدھر ایک شعلہ پیدا ہو گا زمین سے کہ وہ اُس
زعفران زار کو جلا دے گا اور اُن جانورون کو ایک دم سے تمام صحرا مین آگ لگ جائیگی مگر اُس آگ
سے بالکل آپ کو ضرر نہ پہونچے گا آپ بلا خوف و خطر اُسی مقام پر استادہ رہیے گا صدائے مہیب
چارون سمت سے آئے گی کہ مار ڈالا جلا دیا یہ دربند بھی برباد ہو گیا افسوس کسی نے خبر نہ لی کیا سب
ساکنان دربند و ساکنان طلسم مر گئے جو طلسم کشا اس مقام پر پہونچ گیا اور یہ دربند بھی فتح ہو گیا آپ
بالکل ہراس نہ فرمایئے گا بعد اُن آوازون کے ایک ایسی صدائے مہیب آئے گی یہ معلوم ہو گا
کہ آسمان شق ہو گیا سرافیل نے صور قیامت کو دم دیا برقین چمک چمک کر گرینگی آگ برسے گی
زمین کو زلزلہ آئے گا سنگ باری ہو گی برف باری ہو گی غبار بلند ہو گا دھوان اُٹھے گا تاریکی ہو جائیگی
ان سب آفتون کے بعد آواز آئے گی کشتی نام من زعفران زار جادو بود بس جب یہ آواز آچکے گی
ملاحظہ فرمایئے گا نہ وہ زعفران زار ہو گا نہ وہ گنبد باقی رہے گا نہ یہ کوہ نہ وہ طاؤس نہ وہ دیوار جو کہ
حائل ہے درمیان اس دربند کے اور قلعہ کے کہ جس سے قریب آپکا لشکر ہو گا بس مین بھی آپ کے
پاس پہونچ جاؤنگا مع خواجہ کے اور آپ کے ہمراہ چلونگا تھوڑی دور آپ راہ طے فرمائینگے کہ آپکا
لشکر آپ کو مل جائے گا بس آپ لشکر کو ہمراہ لے کر برائے مقابلہ شندکال تشریف لے
چلیے گا وہان شندکال آمادہ پیکار ہو گا اُسکا لشکر صف آرا ہو گا جیسے وہ آپ کے لشکر کو آتے
ہوئے دیکھے گا اپنے لشکر کو جنگ مغلوبہ کا حکم دے گا آپ بھی لشکر کو اشارہ فرمایئے گا دونون
لشکر لڑنے لگین گے آپ ساحرونکو قتل کرتے ہوئے طرف شندکال کے جایئے گا پہلے آپ سے
مقابلہ حیوان جادو سے ہو گا وہ سحر کرے گا آپ پر سحر اثر نہ کرے گا آپ عقرب سے اُس کو
ہلاک فرمایئے گا اُسکے بعد جمادات جادو سے اُسکے بعد نباتات جادو سے اُسکے بعد
سماوات جادو سے پھر وزیر جمشید ثانی سے بس جو حاکم دربند ہلاک ہو گا وہ دربند خود
بخود برباد ہو جائے گا پھر اُسکے فتح کرنے کی ضرورت نہ ہو گی ان سب کے بعد شندکال سے
سامنا ہو گا بس جو لوح اور تیغہ اُسکے قتل کے لیے ہے اُس لوح کو ملاحظہ فرما کر جو اسم اسپر تحریر
ہو گا اُسکو تیغہ پر دم کر کے شندکال کے سحر کو رد کر کے اُسپر وار فرمایئے گا وہ پہلے ہی وار مین

دو پہر کا لہ ہو گا اُسکے مرنے کے بعد جو جو مقامات اُسکے سحر کے ہونگے وہ سب برطرف ہو جاینگے
بس قلعہ طلسمی باقی رہے گا اور ملک وغیرہ فتح ہو جائے گا دوسرے وہ دیوار اور حصار رہے گا جو
کہ گرد کیا ہوا ہی اُسکو باقی رہنے دیجیے گا کیونکہ اُسکے برباد کرنے سے آپ کا کچھ نفع نہین ہی نہ
باقی رہنے سے نقصان ہی جب جنگ و پیکار سے فراغت ہو قلعہ طلسمی پر جاکر سب مال و
اسباب پر قبضہ فرمائیے گا بادشاہ سابق کو حاکم فرمائیے گا جس جس ملک کا حاکم آپ کا مطیع
ہوا ہو اُسکو اُسکا ملک مرحمت فرمائیے گا اور جسکا حاکم مارا گیا ہو اُسکے مقام پر دوسرا حاکم
مقرر فرمایئے گا ایک جشن ملوکانہ کرکے اُسی جشن مین جن جن سے آپ نے وعدہ کیا ہی کہ بعد
فتح طلسم مین تم سب کا عقد کر دونگا اُنکے عقدون سے فراغت فرما کر کل مال طلسمی کو ہمراہ
لے کر طرف اپنے لشکر کے تشریف لے جائیے گا جب آپ اُس مقام پر پہونچین کہ جہان
حصار طلسم ہی جو لوح کہ آپ کے پاس موجود ہی جس کے ذریعہ سے دربند فتح ہوئے ہین اُسکا عکس
اس حصار پر ڈالیے گا اُس حصار مین ایک در پیدا ہو گا اُس دروازہ کی راہ سے آپ باہر تشریف
لے جائیے گا اور باہر جا کر پھر لوح کا عکس ڈالیے گا وہ حصار مثل شہر پناہ کی دیوار کے ہو کر
رہ جائے گا اور وہ در پھاٹک بن جائے گا گویا یہ دیوار شہر ہی یہ کام کر کے مع کل مال و اسباب
کے اپنے لشکر مین خوشی خوشی جائیے گا سب سے ملاقات کیجیے گا جن لوگون کا وہان عقد
کرنا ہو گا اُنکا عقد کیجیے گا کیونکہ وہ اسی امید پر زندہ ہین کہ صاحبقران طلسم کو فتح کر کے آئین
تو ہم اپنے معشوق سے ملین بس اُنکی آرزوون کو بر لائیے گا بعد اسکے جشن شاہانہ فرما کر
جس طرف کا قصد ہو اُس سمت کو مع لشکر کے تشریف لے جائیے گا اصل امر یہ ہی کہ آپ کے
لشکر مین آپ کا اب ہر ایک کو بہت انتظار ہی زیادہ والسلام مین و خواجہ اسی مقام پر قیام
کرتے ہین بسم اللہ اب آپ تشریف لے جائین یہ کہکر حکیم صاحب نے اکہ نکالکر صاحبقران
کے بازو پر باندھا شمع کو ہاتھ مین دیا صاحبقران نے شمع کو روشن کیا اور بسم اللہ کہکر داخل
درہ کوہ ہوئے خلاصہ یہ کہ اُس شمع کی روشنی کے ذریعہ سے راہ طی کی صحرا مین پہونچے واقعی تمام
صحرا زرد پایا جیسے ہی قدم صاحبقران نے جنگل مین رکھا چارون طرف سے صدائین آنے
لگین یہان تک کہ صاحبقران گنبد کے قریب پہونچے پانچ طاؤس موافق حکم کے

گنبد کے گنبد پر بیٹھے ہوئے پائے وہ طاؤس تھا صاحبقران کو دیکھ کر اڑے اور صدائے ہیہات ہیہات
دینے لگے صاحبقران نے قفل کو توڑا موافق ہدایت حکیم تختی و بازو بند پر قبضہ کیا اُسی طور سے
دوسرے دروازے سے گنبد کے باہر آئے صحرائے زعفران زار مین پہونچے چارون طرف سے
درندون و پرندون نے گھیر لیا یہی صدا آتی تھی کہ طلسم کشا آگیا مارو صاحبقران جس طرف ملاحظہ
فرماتے تھے سوائے زعفران کے کھیت کے دوسری کوئی شے نہ نظر آتی تھی بہ سبب اکہ اور لوح
طلسم و دیگر تبرکات کے صاحبقران پر کچھ بھی اثر نہ ہوا ایک مقام پر چارون طرف سے صاحبقران
گھر گئے جانورون نے گھیر لیا صاحبقران نے آئینہ نکالکر جانورون کو دکھایا وہ سب کے سب
مبہوت ہو کر رہ گئے آئینہ کو دیکھ کر حیران ہوئے ادھر صاحبقران نے آئینہ کا عکس اُس زعفران زار
پر ڈالا اور حکیم نے یہ بھی کہدیا تھا کہ شمع پاس رہے اور روشن رہے جب آئینہ کا عکس زعفران کے
جنگل پر ڈالیےگا تو سامنے شمع پھینکدیجیےگا بس ایسا ہی صاحبقران نے کیا شعلہ پیدا ہوا تمام
صحرا ایک پل مین کُرہ نار ہو گیا وہ جانور بھی جلنے لگے اور آوازین اُسی قسم کی آنے لگین جیسا حکیم
بقراط ثانی نے کہا تھا اُسمین سر مو فرق نہ ہوا وہی سب واقعات پیش آئے ایک مرتبہ ایسی
صدائے مہیب آئی اور برقین چمک چمک کر گرنے لگین غبار بلند ہوا اور دھوان و تاریکی ہو گئی برف
باری سنگ باری ہونے لگی آگ برسنے لگی وہ ایسی صدا خوفناک تھی کہ اگر رستم و سہراب بھی
ہوتے اُنکا بھی زہرہ آب ہو جاتا مگر صاحبقران کو اصلا خوف نہ معلوم ہوا اُسی مقام پر کھڑے
رہے بالکل ضرر نہ پہونچا خلاصہ یہ کہ آواز آئی کہ کُشتی نام من زعفران زار جادو بود مطلع صاف ہو گیا
اب صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا نہ وہ کھیت زعفران ہے نہ وہ جانور ہین کوسون کا میدان ہے
ریگ کا مگر رنگ زرد ہے راوی بیان کرتا ہے کہ جسطور سے حکیم نے ہدایت کی تھی اُسی طور سے
صاحبقران نے دربند زعفران زار کو برباد کیا اور زعفران زار جادو کو قتل کیا صاحبقران کھڑے
ہوئے ادھر اُدھر دیکھ رہے تھے وہان خواجہ و حکیم جو بیرون درہ کوہ کھڑے تھے اور کوہ کیطرف
دیکھ رہے تھے یکایک وہ کوہ پاش پاش ہو گیا اور راکھ ہو کر رہ گیا حکیم نے خواجہ سے کہا
کہ صاحبقران نے دربند فتح کر لیا آؤ چلو یہ کہکر حکیم و خواجہ وہان سے چلے اب نہ وہ کوہ ہے نہ وہ
گنبد ہے نہ وہ طاؤس ہے ایک صحرائے ریگ ہے یہ دونون صاحب قدم اُٹھائے چلے جاتے تھے کہ

ادھر تو خواجہ کی نظر صاحبقران پر پڑی کہ حیران کھڑے ہوئے ہین اُدھر صاحبقران کی نظران دونون پر پڑی صاحبقران انکو دیکھکر خوش ہوئے انکی طرف چلے کہ حکیم نے دوڑکر قدمون کو بوسہ دیا ہاتھ چومے اور مبارکباد دی کہ مبارک ہو آپکو فتح طلسم طلسم فتح ہوگیا بسم اللہ تشریف لے چلیے برائے مقابلہ شنکال بس صاحبقران وخواجہ وحکیم طرف قلعہ طلسمی کے روانہ ہوئے انکو تو راہ میں چھوڑیے اب کچھ حال لشکر صاحبقران کا ملاحظہ فرمائیے کہ علمشاہ جو کل لشکر کو لیکر چلے تھے منزل بمنزل چلے آتے تھے چوتھی منزل تھی کہ انکو سامنے ایک دیوار طلائی نظر آئی آپ نے فرمایا کہ اسی مقام پر کل لشکر ٹھہر جائے کیونکہ اب آگے راہ نہین ہی جس مقام کا نشان حکیم بقراط ثانی نے دیا تھا اُس مقام پر پہونچ گئے لشکر ٹھہرا تھا بندوبست خیمے وغیرہ برپا ہونے کا ہو رہا تھا کہ یکایک ایک برق چمکی اور آواز مہیب آئی کہ دل ہل گئے وہ دیوار طلائی دھوان ہوکر غائب ہوگئی علمشاہ نے فرمایا کہ صاحبقران نے طلسم کو باطل کیا جبھی تو یہ دیوار منہدم ہوگئی راہ قلعہ کی کھل گئی اب جو ملاحظہ کیا تو ایک صحرائے لق ودق نظر آیا لشکر کو روانہ ہونے کا حکم دیا لشکر روانہ ہوا یہ حقیر بیان کرتا ہی کہ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ کیا امر ہی کہ جب صاحبقران نے دریافت کیا کہ راہ دربند کی تم کو معلوم ہی تو سب نے عرض کیا تھا کہ ہان معلوم ہی مگر چھ ماہ مین دربند مین پہونچیے گا جو حکیم بقراط ثانی نے آکر دوسری راہ سے صاحبقران کو پہونچایا جو صاحبقران نے دربند فتح کرلیا اور لشکر صاحبقران چوتھے روز دیوار طلائی کے قریب پہونچ گیا اسکا کیا سبب ہی اسکا جواب یہ ہی کہ صاحبقران نے راہ دربند زعفران زار کو دریافت کیا تھا جسکی بابت چھ ماہ کی راہ بتائی گئی تھی اور یہ راہ قلعہ طلسمی کی تھی کہ جدھر حسب ہدایت حکیم لشکر روانہ ہوا تھا جو کہ راہ حد قلعہ طلسمی پر چوتھے روز پہونچ گیا اور دیوار طلائی نظر آئی اور یہ دیوار بھی سحر زعفران زار جادو کی تھی جب وہ ہلاک ہوا یہ دیوار بھی مٹ گئی راہ قلعہ کی کھل گئی بس کوئی مقام اعتراض نہین ہی مین نے اس غرض سے اس شک کو خود دفع کردیا تاکہ کوئی معترض نہو آمدم برسر مطلب راوی کہتا ہی کہ ادھر سے علمشاہ لشکر لیے ہوئے چلے جاتے ہین اُدھر سے صاحبقران آتے ہین تھوڑا جنگل علمشاہ نے بھی طے کیا تھا اور صاحبقران نے بھی کہ غبار بلند ہوتے ہوئے صاحبقران کو نظر آیا صاحبقران نے اُس غبار کو دیکھکر

خواجہ حکیم سے فرمایا کہ ذرا دیکھو کس طرف غبار بلند ہوا ہی حکیم نے اُس غبار کو دیکھکر عرض کیا کہ مبارک ہو حضور کا لشکر آتا ہی بس صاحبقران اسی مقام پر ٹھہر گئے وہ غبار شق ہوا نشان لشکر پیدا ہوئے اہل لشکر نے اور علمشاہ و بادشاہ و دیگر سرداروں و حکیم وغیرہ نے صاحبقران کو مع حکیم بقراط ثانی و خواجہ کے جنگل میں کھڑا ہوا پایا سب مرکبوں پر سے کود پڑے اور ساحر ہوا پر سے زمین پر آئے اور حاضر خدمت ہوئے قدمبوسی حاصل کی فتح طلسم کی مبارکباد دی صاحبقران نے سب کو گلے سے لگایا شفقت بزرگانہ فرمائی دیوانے نے اشقر کو لاکر حاضر کیا صاحبقران اشقر پر سوار ہوئے حکیم بقراط نے صاحبقران سے عرض کیا کہ ایک لوح علمشاہ کو مرحمت فرمایئے تاکہ پھر بھی سحر نہ اثر کرے بس بموجب ہدایت حکیم صاحبقران نے وہ لوح جو کہ گنبد سے پائی تھی اور الماس کی تختی علمشاہ کے گلے میں ڈالدی اور کل لشکر ہمراہ لے کر ساحروں وغیرہ ساحروں کا طرف قلعہ کے راہی ہوئے صاحبقران کو راہ میں رکھا جاتا ہی اب حال شنگال کا تحریر کیا جاتا ہی کہ شنگال مع لشکر کے بیرون قلعہ فروکش ہی اور تحریر کر چکا ہوں کہ اسکا لشکر ہر وقت تیار رہتا ہی یہ بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ طائران سحر نے آکر اسکو خبر دی کہ طلسم کشا نے در بند زعفران زار کو فتح کرلیا اور تمام و کمال فتح ہو گیا اب آپ سے مقابلہ باقی ہی دیوار طلائی جو کہ راہ قلعہ طلسمی روکے ہوئے تھی وہ بھی برباد ہوئی اب طلسم کشا مع لشکر کے آتا ہی یہ سنتے ہی اسکے ہوش جاتے رہے ابھی اس نے کچھ حکم نہ دیا تھا کہ ساکنان در بند زعفران زار روتے اور فریاد کرتے آکر پہونچے لاشہ زعفران جادو کا سامنے رکھدیا اور کہا کہ در بند و کل طلسم کو طلسم کشا نے فتح کرلیا اور اب لشکر لے کر ادھر آتا ہی یہی خبر اُن طائران سحر نے دی تھی جو کہ شنگال نے اپنے سحر سے طائر بنا کر روانہ کیے تھے بس یہ واقعہ سُنکے شنگال نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر صف آرا ہو ادھر لشکر طلسم کشا پہونچا ہم نے جنگ مغلوبہ کر کے طلسم کشا کو قتل کر ڈالا گو طلسم فتح ہو گیا ہی ہو جائے میں پھر طلسم کو درست کر لوں گا یہ حکم دینا تھا کہ کل لشکر صف آرا ہو گیا ساحر حربہ ہائے سحر ہاتھوں میں لے کر سواری ہائے سحر پر سوار ہوئے اور صف باندھ کر کھڑے ہوئے میمنہ و میسرہ قلب و جناح آراستہ ہوا قلب میں تخت شنگال قائم کیا گیا اُسکے [illegible] تھے اور ہزاروں سردار تخت کو [illegible] کھڑے

تھے صف آرائی ہو چکی اب شنکال کو اس امر کا انتظار ہو کہ ادھر لشکر طلسم کشا آئے تو مین جنگ
مغلوبہ آغاز کر دون یہ تو اس انتظار مین تھے اُدھر صاحبقران قطع منازل و طے مراحل کرتے ہوئے
مع لشکر کے تشریف لاتے ہین کہ صاحبقران و کل لشکر کو قلعہ کے برج وغیرہ نظر آئے حکیم بقراط
نے قلعہ کی برجون کو دیکھ کر صاحبقران سے عرض کیا کہ لشکر کو حکم فرمائیے کہ ہوشیار ہو جائے اُدھر
شنکال نے انکے لشکر کو دیکھا اور حملہ کر دیا یہ کبھی تو اتنی مہلت نہ دے گا کہ لشکر قریب آجائے
بس صاحبقران نے حکم فرمایا کہ کل لشکر یکجا ہو جائے لشکر حریف آمادہ جنگ و پیکار پر کھڑا ہی یہ حکم
دینا تھا کہ کل لشکر یکجا ہو گیا ایکی مرتبہ جو سب نے مرکب اُٹھائے سامنے لشکر حریف کو صف آرا
پایا یہ لوگ تو ادھر سے اس قصد سے چلے کہ کوئی مقام مناسب دیکھکر خیمے وغیرہ برپا کرین اُدھر
شنکال اسی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اُسنے گرد و غبار بلند ہوتے ہوئے دیکھا سرداروں سے کہا کہ
لشکر طلسم کشا آگیا سب خبردار ہو جاؤ یہ کہہ رہا تھا کہ نشان لشکر نمایان ہوئے اسنے اس قصد سے
توقف نہ کیا کہ لشکر آجائے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ سب ایک مرتبہ ملکر لشکر طلسم کشا پر حملہ کر دیو
حکم دینا تھا کہ تمام لشکر ایک مرتبہ حرکت مین آیا اور سب کے سب لینا لینا کہکر اور حربہ ہاے
سحر سنبھال کر چلے اُدھر نشان لشکر ایک طرف قائم ہوئے تھے لشکر کی آمد شروع ہوئی
تھی کہ غل و شور کی صدا آئی اب جو صاحبقران و اہل لشکر نے دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ جیسے ٹیری آتی
ہو اس طور سے ساحر اُڑتے ہوئے ہوا پر چلے آتے ہین اور شور کرتے ہوئے حکیم نے عرض کیا
کہ جلد ٹھہرنے کا حکم فرمائیے اور حکم دیجیے کہ مقابلہ کرے کفار آگئے یہ سُننا تھا صاحبقران
نے اُسی مقام پر لشکر کو ٹھہرنے کا حکم دیا اور حکم فرمایا کہ کفار سے جہاد کرو بس بموجب حکم
صاحبقران لشکر ٹھہر گیا اور سب حربہ سنبھال سنبھال کر کفار پر جا پڑتے ساحرون سے ساحر
مقابلہ کرنے لگے اور غیر ساحر ون سے غیر ساحر جنگ مغلوبہ واقع ہوئی دونون لشکر غٹ پٹ
ہو گئے شعر

لے مجول کے غول اور غٹ کے غٹ + گئے مومن و گبر باہم لپٹ
سوارون کے یک سمت ریلے ہوئے + تھے پیدل بھی جانون پہ کھیلے ہوئے
لگے چلنے باہم سنان و خدنگ + لگی ہونے اک سمت تیرو نسے جنگ

دونون لشکر خوب مل کر جنگ و پیکار مین
مصروف ہوئے بازار مرگ گرم ہو گیا خون کا مینھ برسنے لگا سر مثل بادلون کے گرجنے لگے

ڈھالوں کی کالی گھٹا چھائی برق شمشیر کوند کر گرنے لگی خرمن حیات کو تباہ کرنے لگی دریائے خون کا جوش ہوا زورقی زندگی کفار غرق ہوئی ایک سمت تلوار و گرز و نیزے چل رہے تھے ایک سمت سحر آزمائیان نیرنگ سازیان ہو رہیں تھیں شعلہ ہائے سحر بلند ہو رہے تھے نارنج ترنج ناریل ہار پھول فلفل سرسون کے دانے ماش کے دانے چل رہے تھے کوئی لونا چماری کو پکار رہا تھا کوئی نار سنگھ کوئی کالی کلکتہ والی کی جی کہہ رہا تھا کوئی سامری و جمشید کو بلا رہا تھا ایک شور قیامت خیز برپا تھا صاحبقران و علمشاہ لڑ رہے تھے اور بادشاہ طلسم بھی سحر کر رہا تھا جب یہ سحر کرتا تھا طبقہ زمین کے ہلا دیتا تھا اسیطور سے اعظم و سوسن و نجیرہ بھی سحر سازی میں مصروف تھے سب سردار ساحر و غیر ساحر لڑ رہے تھے کہ بقراط ثانی نے صاحبقران سے عرض کیا کہ وہ سامنے تخت پر سوار شندکال بدخصال موجود ہی لشکر کو ترغیب جنگ دے رہا ہی اور سحر بھی کر رہا ہی اُسکے برابر چارون دربندون کے حاکم بھی ہین اور وزیر جمشید ثانی بھی بس آپ اپنے کو اُس مقام پر پہونچائیے ایسا نہ ہو کہ جنگ کا رنگ بیرنگ دیکھکر شندکال بھاگ جائے یا قلعہ بند ہو تو بڑی خرابی ہو یہ جو حکیم نے عرض کیا صاحبقران نے علمشاہ سے فرمایا کہ ای فرزند تم لشکر سے ہوشیار رہنا اور مقابلہ کیے جانا مین جاکر شندکال کو قتل کرتا ہون یہ خبر پاکر اور اشقر کو چھیڑ کر لوح کا عکس ڈالتے ہوئے سحر کو دفع کرتے ہوئے ساحرون کو قتل فرماتے ہوئے صاحبقران طرف شندکال کے چلے گو یہان پر بڑا مجمع تھا ساحرون و غیر ساحرون کا اور خوب تلوار چل رہی تھی ہر ایک اس مقام پر جان دیدے کے لڑ رہا تھا اس غرض سے کہ بادشاہ سامنے موجود ہی مگر جسطرف کو صاحبقران نے رخ کیا وہ مجمع درہم و برہم ہو گیا بس صاحبقران صفونکو درہم و برہم کرتے ہوئے قلب لشکر مین پہونچ گئے شندکال نے جو صاحبقران کو آتے ہوتے دیکھا سرداروں سے کہا کہ طلسم کشا اسطرف کو میری تلاش مین آتا ہی مین جاکر مقابلہ کرتا ہون سردارون و حاکمان دربند نے جواب دیا کہ جب تک ہم زندہ ہین ہم آپ کو نہ جانے دینگے آپ ٹھہرین ہم مین سے کوئی جاکر طلسم کشا کو یا تو قتل کرتا ہی یا اسیر شندکال خاموش ہو رہا بس جیبوان جادو حاکم دربند جیبوانیہ اپنے اژدر سحر کو چمکا صاحبقران کے قریب آیا آتے ہی اُسنے دو ایک سحر کیے صاحبقران نے اُسکے سحر رد کرکے اب جو عقرب کا وار کیا مع اژدر کے اُسکے دو پرکالے

ہوئے اُسکے مرنے کی صدا بلند ہوئی در بند حیوانیہ برباد ہو گیا سوائے جنگل کے کوئی شے وہان باقی
نرہی جب حیوان جادو ہلاک ہوا تو جمادات جادو شنڈکال سے اجازت لے کر آیا اور صاحبقران
پر سحر کیا صاحبقران نے اُسکا بھی سحر رد کر کے اُسکو بھی عقرب سے ہلاک کیا در بند جمادات بھی برباد
ہوا وہان بھی جنگل نظر آنے لگا بعد جمادات کے نباتات نے مقابلہ کیا وہ بھی مارا گیا ہاتھ
سے طلسم کشا کے در بند نباتات بھی مٹ گیا اب سماوات جادو نے آکر مقابلہ کیا چند سحر
صاحبقران پر سحر کیے صاحبقران نے سحر کو رد کر کے اب جو تیغہ کا وار کیا سماوات کے بھی دو
ٹکڑے ہوئے در بند سماواتیہ بھی برباد ہوا طاؤسان سحر جو کہ خبر دیتے تھے سب جلکر خاک
ہو گئے فقط صحرا رہ گیا بعد قتل ہونے سماوات کے وزیر جمشید ثانی نے مقابلہ کیا وہ بھی ہاتھ
سے صاحبقران کے ہلاک ہوا ان سب کا صدمہ شنڈکال کو بہت ہوا ہر ایک کے لیے رویا
اور بہت سے سردار ہاتھ سے صاحبقران کے ہلاک ہوئے مارے گئے جب یہ رنگ
شنڈکال نے دیکھا بس اسنے خیال کیا کہ اب زندگی بیکار ہی اور قلعہ بند ہو کر لڑنا یا بھاگ جانا
بالکل تیرے لیے عار ہی چل طلسم کشا سے مقابلہ کر طلسم کشا تجکو قتل نہین کر سکتا ہی کیونکہ تو
روئین تن ہی دوسرے یہ لوح جو کہ طلسم کشا کے پاس موجود ہی تیرے قتل کی تدبیر بتائے گی
نہین اور جو لوح اور تیغہ تیرے قتل کے لیے درکار ہی وہ طلسم کشا کے پاس نہ ہوگا تو ضرور طلسم کشا
پر غالب آئے گا کیون ہمت کو ہارتا ہی یہ نہ معلوم تھا کہ سب سامان مرگ طلسم کشا کے پاس موجود
ہی اب قضا آن برابر ہوئی ہی یہ خیال دل مین کر کے فوراً اسنے سحر کیا کہ اژدر سحر نمایان ہوا یہ تخت
پر سے اُسپر سوار ہوا اور جھپٹ کر سامنے صاحبقران کے آیا اور پکارا کہ کیا ان لوگون سے لڑ رہا ہی مجھ
سے مقابلہ کر صاحبقران نے شنڈکال کو سامنے پاکر فرمایا کہ مین بڑی دیر سے تیری تلاش مین
تھا نہ معلوم تو کہان پوشیدہ تھا تو اپنا حربہ کر اپنا حوصلہ نکال لے بس شنڈکال نے صاحبقران
پر سحر کیا وہ سحر رد ہو گیا اسنے بہت سے سحر کیے چونکہ اس جلد کو تمام کرنا ہی اس غرض سے زیادہ
طول نہین دیا جاتا ہی خلاصہ خلاصہ تحریر کیا جاتا ہی ورنہ یہ لڑائی قابل تحریر تھی مگر کیا کیا جائے
اب حکم اسکی تمامی کا ہوا ہی کہ اسی جز مین تمام کر دی جائے مجبور ہون بس جو سحر شنڈکال نے
کیا صاحبقران پر وہ صاحبقران نے رد کر دیا اب یہ تیغہ لیکر صاحبقران پر آیا صاحبقران ۱۰

نے تلوار کے وار کو رد کیا جب کئی وار رد کر چکے اب صاحبقران نے فرمایا شعر تو ضرب بزدی ضرب من نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + یہ کہکر وہ تیغہ جو کہ شنکال کے قتل کے لیئے تھا نیام سے نکالا اور وہ لوح جو کہ اسکے قتل کی پائی ہی وہ جیب سے نکالی اُسکے حاشیہ کا اسم پڑھنا شروع کیا اور تیغہ پر دم کیا اب جو تیغہ اور لوح کو شنکال نے دیکھا سامنے تصویر ملک الموت کی نظر آئی آئینہ شمشیر مین صورت مرگ دکھائی دی چہرہ پر مردنی چھا گئی حواس جاتے رہے خیال کرنے لگا کہ یہ لوح اور تیغہ کیونکر طلسم کشا کے ہاتھ آگیا اُدھر صاحبقران نے اسم حاشیہ لوح تیغہ پر دم کر کے تیغہ کو علم کیا اور پکار کر کہا کہ خبردار ہو جا شنکال نے ادھر خیال کیا کہ جو تیرا گمان تھا وہ غلط نکلا اب چاہیے بدنامی ہو چاہے نیک نامی بھاگ چل کیون اپنی جان دے یہ خیال کر کے قصد کیا تھا کہ سحر کر کے بھاگون صاحبقران اُسکے تیور سے سمجھ گئے لوح کا عکس ڈالا اُسکو سحر فراموش ہوا ادھر تو سحر فراموش ہوا اُدھر تیغہ سر پر چمکایا تو سر پر چمکتا تھا یا برابر سے دو کرتا ہوا زمین پر آیا زمین کو بوسہ دیا یہ راکب و مرکب چار ٹکڑے ہوئے شنکال کا مرنا تھا کہ قیامت برپا ہو گئی وہ وہ آوازین مہیب آئین اور ہولناک کہ زہرہ ہزاران ساحرون کے آب ہو گئے لاکھون ساحر اسکے قتل ہونے کی ساتھ ہی ہلاک ہو گئے خود بخود اُنکو کسی نے نہین ہلاک کیا اور تمام عمارتین و مکانات و باغات و دیگر اشیاے سحر جو کہ شنکال کے سحر کے تھے اسکے مرتے ہی برباد ہو گئے بہت تاریکی ہوئی بڑی برف باری وغیرہ ہوئی آثار قیامت برپا ہوئے بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من شنکال جادو بادشاہ طلسم زعفران زار سلیمانی بود افسوس مردیم و جان دادیم بہ مطلب خود نہ رسیدیم اسکے مرنے کے ساتھ ہی آدھے سے بھی کم لشکر رہ گیا مقام حیرت یہ ہی کہ جو حاکم در بند ہلاک ہوا ادھر وہ ہلاک ہوا اُدھر اُسکا لشکر خود بخود تمام ہو گیا ایک بھی صدہا اسی طور سے کل لشکر حاکمان در بند کا اُنکے مرنے کے بعد خود بخود مر چکا تھا شنکال کے مرنے کے بعد جو لشکر اسکا تھا اُنمین سے نصف باقی رہا اور نصف ہلاک ہو گیا اندرون قلعہ شنکال کے مرنے کی خبر ہو گئی سب رئیس وغیرہ نے صلاح کی کہ اگر ہم سے طلسم کشا اطاعت کو کہے گا ہم ضرور اطاعت کرین گے ہم کو کیا غرض ہی جو ہم لڑ کر بیکار کو اپنی جان

وہین جب حاکم طلسم کچھ نہ بنا سکا تو ہم کیا بنا لین گے ناموس شندکال نے یہ فرما کر اپنے کو ہلاک کیا
جسقدر عزیز و اقارب شندکال کے تھے سب ہلاک ہو گئے اب کوئی اُسکے خاندان سے
باقی نہ رہا اسکا مرنا کیا تھا اگویا سب کی ہلاکت کا پیام تھا اسکے جان کے ساتھ سب کی جانین
وابستہ تھین راوی بیان کرتا ہی کہ یہ تو قلعہ کا واقعہ تھا یہان بیرون قلعہ علمشاہ و اہل لشکر اسلام
نے تمام لشکر کا ستراؤ کر دیا علمشاہ نے نشان لشکر کو کاٹ کر گرا دیا صاحبقران نے اسقدر شمشیر
زنی کی کہ لاشون کے پشتہ سرون کے انبار لگا دیے جب لشکر کفار نے دیکھا کہ ہمارا بادشاہ
مارا گیا سب سردار یہان تک کہ وزیر بھی ہلاک ہوا اب کوئی نہ رہا بس خیال کیا کہ بیکار
لڑکر کیون اپنی جان دین اطاعت کیون نہ کر لین کہ جان بچے بس یہ سوچکر ہر طرف سے ہر ایک
پکار اُٹھا کہ یا صاحبقران امان چارونطرف سے امان کی پکار تھی یہان سے اہل اسلام نے
پکار کر کہا کہ امان بشرط ایمان اب تو چارون طرف سے آوازین آنے لگین کہ دوہائی ہی صاحبقران
کی ہم نے مذہب طلسم کشا قبول کیا بس صاحبقران نے حکم فرمایا کہ سب کو امان ہو چنانچہ
طبل امان پر چوب پڑی بس بادشاہ سابق کی سب نے آکر اطاعت کی سیماے بلند آواز کل
لشکر کو بیرون قلعہ فرودکش کر کے اور لاشین اہل اسلام کی دفن کرا کے اور زخمیونکو شفاخانہ
مین روانہ کر کے اور کشتونکو شمار کر کے کہ کسقدر کفار مارے گئے اور کسقدر اہل اسلام شہید
ہوئے معلوم ہوا کہ اس مقابلہ مین پانچ لاکھ کفار ہلاک ہوئے اور بیس ہزار خدا پرست اُن
مین ساحر بھی ہین اور غیر ساحر بھی بس یہ سب بندوبست کر کے نوبت نقارے خوشی کے
بجاتے ہوئے صاحبقران کو ہمراہ لے کر داخل قلعہ ہوئے اب جو اہل قلعہ و اہل شہر نے
اپنے بادشاہ سابق کو دیکھا سب خوش ہو گئے چارونطرف سے دعائین دینے لگے اور یہی
صدا تھی کہ آج پھر وہ دن نصیب ہوا کہ ہم نے اپنے بادشاہ کو دیکھا سیماے بلند آواز یہ
کہتا جاتا تھا کہ جو دین اسلام قبول کرے گا وہ امان پائے گا ورنہ قتل کیا جائے گا خلاصہ
یہ کہ سیماے بلند آواز کے کہنے سے اُسیدن تمام شہر و قلعہ و اہل بازار وغیرہ سب مسلمان
ہوئے در دولت پر آکر اب کوئی کافر باقی نہ رہا بس بادشاہ نے صاحبقران و سردارون
کو لاکر عمارات شاہی مین اُتارا اور سب سامان راحت مہیا کر دیا راوی بیان کرتا ہی کہ اُسدن

تو صاحبقران نے آرام فرمایا دوسرے دن دربار کیا جو کہ گرفتار ہوئے تھے اُنکو طلب کر کے مسلمان
کیا اور سب اہل قلعہ کو بھی بتکدہ منہدم کرائے مساجد کی بناڈالی گئی صداے اذان بلند ہوئی سب
نے صاحبقران کو فتح طلسم کی نذرین دین صاحبقران نے جاگیر و ملک تقسیم کرنا شروع کیے
بڑی داد و دہش فرمائی جو بادشاہ مطیع اسلام ہوئے تھے اُنکو اُنکے ملک دیے بلکہ اور بہت
سے ملک دیے سیماے بلند آواز کو کل طلسم کا مثل سابق کے بادشاہ کیا اور اسی مقام پر
حکومت کرنے کو فرمایا اور جن ملکون کے بادشاہ ہلاک ہوئے تھے بس جسکو حکومت کے
لائق ملاحظہ فرمایا اُسکو وہان کا حاکم کیا یہ بندوبست فرما کے جشن خوشی کے برپا ہونے کا
حکم فرمایا سامان جشن ہونے لگا ابھی صاحبقران نے دربار برخاست نہین کیا تھا سب
حاضر دربار تھے کہ محافظان خزانہ ہر دربند کے سب مال و اسباب وغیرہ لے کر حاضر ہوئے
کرورون روپیہ کا مال و اسباب تھا اور جواہرات و روپیہ اشرفی لاکھون صندوق تھے وہ
سب فردین پیش کین صاحبقران نے ملاحظہ فرما کے حکم دیا کہ احتیاط سے رکھو وہ لوگ
چلے گئے اُسکے بعد خزانچی قلعہ و خزانچی طلسم حاضر دربار ہوا مجرا بجالایا اندر دی کرسی مرحمت
ہوئی وہ سلام کر کے بیٹھ گیا فرد پیش کی پہلے روپیہ کی صاحبقران نے ملاحظہ فرمائی اُس پر
دستخط فرمائے پھر جواہرات کی فرد پیش کی اُسپر بھی دستخط ثبت فرمائے پھر اسباب کی فرد
پیش کی جسمین اسی ہزار خفتان زر ورنگ و دستہ اسلحہ تھے اور ایک بارگاہ زعفرانی تحریر
تھی اور اسی ہزار مرکبان عراقی و ترکی و عربی تحریر تھے اور پانچ ہزار غلامان زرین کمر بس یہ سب
حساب دیکھ کر صاحبقران نے فرمایا کہ بارگاہ برپا کی جائے ہم اُسمین محفل رقص و سرود منعقد
کرینگے چنانچہ وہ بارگاہ برپا کی گئی خواجہ کو بھی لاکھون روپیہ کا جواہرات اور روپیہ ملا اور
صاحبقران و دیگر سردارون نے بہت کچھ دیا خلاصہ یہ کہ بارگاہ برپا ہوئی جسمین ہزار
ستون پکھراج کے تھے اور پانچ جلوخانہ تھے تمام بارگاہ مین جواہرات نصب تھا بارگاہ
مخمل زرد کی تھی تمام کارچوبی کام کیا ہوا تھا کرسیان و دنگل سب جواہر نگار تھے اس بارگاہ
کو دیکھ کر سب دنگ ہو گئے غلامان زرین کمر آ کر حاضر ہوئے خلاصہ یہ کہ اُسی بارگاہ مین
محفل عیش و عشرت برپا ہوئی خوب دھوم سے صاحبقران و کل اہل لشکر کی دعوت

کی سات شبانہ روز جلسہ عیش و عشرت برپا رہا اُسی جلسہ عیش و عشرت مین صاحبقران نے پہلے اپنا عقد ساتھ ملکہ برجیس آفتاب منظر کے کیا اُسنے سحر وغیرہ سے مع اپنی وزیرزادی کے توبہ کی اُسکے بعد صاحبقران نے خواجہ کا عقد ساتھ ملکہ لعلان جو[illegible] کے کیا کیونکہ یہ بھی خواجہ پر عاشق تھی اس زمانہ مین صاحبقران و خواجہ پر اُسکے عشق کا حال کھل گیا تھا دوسرا عقد خواجہ کا صاحبقران نے ملکہ مہروش دختر سوسن کے ساتھ کیا اور جمال راہدار کا عقد دوسری دختر سوسن سے کہ جسکا نام ماہ وش ہے اور جمال راہدار اُسپر عاشق ہو گیا بعد اسکے صاحبقران نے مقہور جادو سپہ سالار سوسن کا عقد ملکہ ماہ اختری دختر اعظم کے ساتھ کیا اس عقد کے بعد صاحبقران نے اسفندیار صحرانشین کا عقد ملکہ زلزلہ سحرانگیز دختر منیر جادو کے ساتھ کیا نسیم جادو کا عقد اُسکی جورو کے ساتھ جو کہ اُسکی معشوقہ تھی اور خواجہ نے عیاری کرکے پکڑ لیا تھا کیا شحنہ جادو کا عقد احترام جادو کی دختر کے ساتھ کیا جب ان عقدون سے فراغت ہوئی اور ہر ایک اپنی معشوقہ کے وصل سے شادکام ہوا جلسہ بخوبی ہوا یہ شادیان بڑی دھوم سے ہوئین تھین دو دن تک بعد جلسہ کے سب نے آرام کیا تیسرے دن پھر دربار آراستہ ہوا اُس دن سب ساحرون نے مع بادشاہ اور کل لشکر ساحرون نے سحر سے توبہ کی اور تائب ہوئے اب صاحبقران نے اعظم جادو کو مع اُسکے لشکر کے طرف شہر اعظم کے رخصت کیا گو نہ جاتا تھا مگر صاحبقران کے اصرار سے گیا اسفندیار کو طرف اُسکے ملک کے سوسن کو طرف اُسکے ملک کے اسی طور سے سب کو سب کے ملکون کی طرف روانہ کیا اور رخصت کیا علمشاہ نے بھی عنطاق کج کلاہ کو مع اسکے لشکر کے طرف عنطاقیہ کے اور کل شاہان حوالی عنطاقیہ کو اُنکے ملکون کی طرف رخصت کرکے روانہ کیا اور بہت تاکید داد و دہش کی فرمائی مریخ شیر شکار سے کہا کہ تم کوہ لبرز کو جاؤ اُسنے رفاقت کو نہ ترک کیا باقی سب چلے گئے جب ان کامون سے فراغت ہوئی اب صاحبقران نے سامان سفر کے درست ہونے کا حکم فرمایا سب روپیہ اشرفی جواہرات خزانہ اسباب خیمے بارگاہین اسلحہ کے صندوق پوشاک کے صندوق مرکبان خوش رفتار وغیرہ کو نکلوایا اور ارابو پر بار کرایا قید خانہ طلسمی کو منہدم کرایا اسیرون کو رہا کیا ہر ایک کو

سب کو رخصت کیا سب دعائین دیتے ہوئے اپنے اپنے مقام کو راہی ہوئے بس صاحبقران نے حکیم استقلینوس و حکیم بقراط ثانی و دیگر سرداران معزز کو ہمراہ لیا اور تھوڑا سا لشکر ساتھ لے بلند آواز سے رخصت ہوکر اُسکو قلعہ طلسمی کا حاکم کرکے اُسنے لاکھ لاکھ اصرار کیا کہ مین قدمون سے جدا نہ ہونگا مگر صاحبقران نے نہ مانا علمشاہ کو ہمراہ لے کر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے بادشاہ طلسم یعنے سیماے بلند آواز بیرون قلعہ پہونچانے آیا صاحبقران نے اُسکو تسمین وغیرہ دے کر رخصت کیا وہ قلعہ مین آیا بہ عیش و عشرت اوقات بسر کرنے لگا اسی طور سے ہر ایک اپنے مقام پر جاکر عیش و عشرت کے ساتھ براحت و آرام زندگی بسر کرنے لگا اس طلسم کے متعلق جسقدر شہر تھے اور ملک تھے اور گاؤن تھے سب اسلام آباد ہوئے بلکہ علاوہ اسکے اور بہت سے ملک اسلام آباد ہوئے ہر مقام پر اسلام کا ڈنکا بجا نشان اسلام برپا ہوا بس صاحبقران منزل بمنزل سب مال و اسباب وغیرہ کو لیے ہوئے تھوڑا سا لشکر ہمراہ لیے ہوئے راحت و آرام سے بسر کرتے ہوئے طرف لشکر کے جاتے ہین یہانتک کہ اُس مقام پر پہونچے کہ جہان حصار طلسم ہی بس حکیم بقراط کی ہدایت کی بموجب لوح کا عکس ڈالا دروازہ پیدا ہوا مع لشکر کے بیرون حد طلسم آئے پلٹ کر لوح کا عکس ڈالا وہ حصار سحر مثل دیوار کے ہوگیا اور شہر پناہ کا پھاٹک تیار ہوگیا یہ سب بندوبست کرکے صاحبقران کو راہ مین رکھا جاتا ہی اور لشکر اسلام کو کوہ طور پر انتظار صاحبقران مین چھوڑا جاتا ہی دیکھیے کب صاحبقران لشکر مین پہونچتے ہین اور کب اہل لشکر صاحبقران سے ملتے ہین کسدن یہ دن نصیب ہوتا ہی یہ حقیر اس جلد کو اسی مقام پر تمام کرتا ہی کہ صاحبقران طرف لشکر کے راہی ہین اور منزل بمنزل قطع منازل و طی مراحل فرماتے ہوے جاتے ہین والسلام خیر ختام تمام شد جلد دوم طلسم زعفران زار سلیمانی بہ مدد رب اکبر و خالق بحر و بر

التماس مؤلف - بخدمت حضرات ناظرین والا تمکین دقیقہ رس نکتہ سنج خالی فہم ہزار ہزار شکر و سپاس اُس خداوند کا کہ جسنے مجھ ایسے ناکارہ کو یہ مرتبہ عطا فرمایا کہ منشی تصدق حسین کے نام سے مشہور ہوا اور مرتبہ اعلیٰ کو پہونچا ورنہ میری یہ لیاقت تھی کہ مین یہ مرتبہ پاتا کہانتک شکریہ ادا کرون احسان خداے برتر کا کہ جسنے مدد فرما کر دو نوت

جلدین طلسم زعفران زار سلیمانی کی میرے ہاتھ سے تمام کرائین جس طلسم کو منشی احمد حسین صاحب قمر نے آغاز کیا تھا اُسکو اس حقیر نے بہ حکم حضور فیض گنجور لامع النور سراپا اخلاق جناب معلی القاب بلال رکاب سپہر جناب فیاض زمان حاتم دوران جناب منشی پراگ نراین صاحب بہادر مالک مطبع اودھ اخبار دام اقباله و اجلاله تمام کیا آغاز اُنسے ہوا اور اختتام کو مین نے پہونچایا دو جلدون مین خدمت ناظرین مین یہ عرض ہی کہ یہ طلسم لایق ملاحظہ فرمانے کے ہی گو مین مصنف اول کے مطلب کو نہ سمجھا تھا کہ اُنھون نے کس غرض سے اسکو آغاز کیا تھا اور کس تدبیر سے وہ طلسم تمام کرتے اور کیا مضامین تحریر فرماتے مگر جب مجکو اُنکی تحریر کیے ہوئے اجزا مرحمت ہوئے اور حکم ملا کہ اس طلسم کو تمام کرو تو مین نے اُنکے اجزا کے بعد اپنی رائے سے جوڑ لگا یا وہ پسند آیا بس تین نے تحریر کیا وہ جلدین کہ مین نے اپنی رائے سے اسکو تحریر کیا ہی یقین ہی کہ جب ناظرین ملاحظہ فرمائین گے تو پسند فرمائین گے کہ کس جانفشانی سے اسکو تحریر کیا ہی دوسرے کی تحریر پر قلم اُٹھانا بہت دشوار ہی کیونکہ نہ معلوم اُسکا کیا منشا تھا وہ کیونکر اسکو تحریر کرتا دوسرے کی تقریر سے اپنی تقریر ملانا نہایت مشکل ہی مگر مین نے بابو صاحب کے حکم کی تعمیل کی شائد کچھ تحریر ہوا ہو یہ کہنا کہ مین نے منشی صاحب کی تقریر و تحریر کو گرد کر دیا یا اُنکی تقریر و تحریر سے ملا دیا نہایت خلاف ہی وہ منشی بے بدل و مصنف اکمل تھے بھلا میری یہ کب طاقت ہی کہ مین اُسطور کا لکھ سکون مین تو اپنے شکم کو عنایت سے بابو صاحب کے پال لیتا ہون نہ مین داستان کہنا جانتا ہون نہ لکھنا مین اس امر کا کسی وقت دعوی بھی نہین کر سکتا ہون مگر مہربانی اور عنایت و پرورش سے بابو صاحب کی ناچار ہو گیا جو مین نے اس کو تحریر کیا اُنکا حکم ہوا کیونکر نہ بجا لاتا اگر انکار کرتا تو الامر فوق الادب کا مرتکب ہوتا سو اپنی رائے کے موافق لکھ کر تمام کیا اگر پسند ناظرین ہو تو خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز فرمائین اور میری عرق ریزی و جانفشانی کی داد مرحمت کرین گو دماغ تو ضرور اسکے ملاحظہ فرمانے سے پریشان ہوگا مگر مجکو ذات ناظرین نیک صفات سے امید قوی ہی کہ ضرور ملاحظہ فرمائینگے بخدمت ناظرین عرض ہی کہ اسے از روے انصاف کے ملاحظہ کرین کہ کس قدر اختصار کے ساتھ تحریر کیا ہی اور کیا کیا مضامین اور مطلب تحریر ہوئے ہین یہ شان خدا ہی کہ یہ طلسم

یون تمام ہوجائے بس میری یہ عرض ہے کہ اگر کوئی غلطی یا کسی مقام پر عبارت بے ربط ہوگئی ہو یا کوئی مطلب رہ گیا ہو تو ناظرین معاف فرمائین اور حجاب عفو سے پوشیدہ کرین دامن معانی مین تنقی کرین کیونکہ انسان ہون شاید ایسا ہوگیا ہو یہ حاسدون کی خدمت مین التماس نہین ہے بلکہ جو انصاف پسند ہین اُنکی خدمت مین التماس ہے مین اپنے ناظرین کے لیے شب و روز دونون وقت دعا کرتا ہون کہ میری قدر فرماتے ہین اور میری بیہودہ تحریر کو جو کہ بالکل لغو ہے پسند فرماتے ہین اور جناب بابو صاحب کے لیے تہ دل سے دعا کرتا ہون کہ وہ ازراہ مہربانی و شرفا پروری میری اور میری اولاد کی قوت کی فکر فرماتے ہین خداوندکریم نے یہی ذریعہ میری رزق کا پیدا کردیا ہے اور اُنکے ہاتھ مین دے دیا ہے کہ مین اُنکے ذریعہ سے پاؤن ورنہ مین کیا ہون ... میری عقیدت کیا ہے یہ اُنکی بندہ پروری اور رزاقی ہے کہان تک اسکا شکریہ ادا کرون شعر اگر ہر موے من گردد زبانے + نیاید شکر او ہرگز بیانے + زیادہ السلام فقط

خاتمہ الطبع

لاکھو لاکھ شکر اور سپاس اُس نخلبند گلشن ایجاد کا جسنے تیغ زبان کو صیقل توفیق سے جلادی اور ہزاران ہزار درود نا محدود واسطے اشرف المخلوقات سرورکائنات پر جسنے طلسم عالم سے بنور اسلام ظلمت کفر دور کی بعد حمد و نعت کے چمن بندان گلشن قصہ خوانی و باغبان ریاض افسانہ گوئی کے خاطر عاطر پر واضح ہو کہ اہتزاز نسیم مشتاقان و ہبوب صبای مراد شائقان سے فسانہ لاجواب و دفتر انتخاب جزو داستان امیر حمزہ صاحبقران عالیشان موسوم بہ طلسم زعفران زار سلیمانی کہ قصہ دلچسپ و بے نظیر ہے آبیاری باغبان قدرت سے گلشن مطبع مین حسب ایماے جناب مستطاب معلی القاب فخر اقران و امثال منبع جود و افضال جناب منشی پراگ نراین صاحب مطبع منشی نولکشور مین بہ تصنیف نسیخ تصدق حسین داستان گو و ترتیب مولوی محمد اسمعیل اثر کار پرداز قدیم مطبع ہذا بسر سبز و شگفتہ ہوکر منظور نظر مشتاقان و منتظران ہوا اور ماہ ستمبر ۱۹۰۵ع مین زیور طبع سے مجلی ہوکر شائع ہوا خداوندکریم مقبول عالم فرمائے

نام کتاب	قیمت
طلسم ہفت پیکر۔ مصنفہ منشی احمد حسین تخلص بہ قمر۔ جلد اول	عمہ/ ب
۲۔ ” جلد دوم۔	عہ/ ب ۲ آ
۳۔ ” جلد سوم۔	سے/ ب
طلسم خیال سکندری۔ جلد اول مصنفہ منشی احمد حسین قمر۔	عما/ ب
ایضاً۔ جلد دوم۔	عما/ ب ۳
ایضاً۔ جلد سوم۔	عما/ ب ۲
طلسم نوخیز جمشیدی۔ جلد اول۔	عمہ/ ب ۸
ایضاً۔ جلد دوم۔	عمہ/ ب ۸
ایضاً۔ جلد سوم۔	عما/ ب
قصۂ ٹھگ۔ درسہ حصہ مطبوعۂ غیر۔	عمہ/ ب
ایضاً۔ حصہ چہارم۔ ”	۱۲/ ب
سیر نابالغ۔ دردو حصہ۔ ”	عہ/ ب
سوانح عمری عمرو عیار۔ ”	عمہ/ ب ۸
سیرت محمدیہ۔ ”	سے/ ب
تاج کامیابی۔ ”	عہ/ ب
سوانح عمری شیطان۔ ”	عمہ/ ب ۸
الف لیلہ دنیازاد بطرز ناول۔	عما/ ب ۱۲
الف لیلہ نثر۔ بطور ناول معروف بہ شبستان حیرت	عما/ ب ۸
پھول والون کی سیر۔ مطبوعۂ غیر۔	۶/ ب
اخوان الصفا۔ اردو چھاپہ ٹیپ مطبوعۂ غیر	عہ/ ب ۸
ترجمۂ اردو رابن سن کروسو۔ چھاپہ ٹیپ نہایت دلچسپ ناول۔ مطبوعۂ غیر	۱۱/
ترجمہ داستان امیر حمزہ بالتصویر۔ ہر چہار دفتر مسلسل ہندسہ مترجمہ مولوی عبد اللہ و	

نام کتاب	قیمت
نظر ثانی مولوی سید تصدق حسین صاحب۔ بوستان خیال۔ مصنفہ محمد تقی خان ان کو میر تقی خیال بھی کہتے ہین باشندۂ گجرات یہ باکمال بعہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ دہلی مین وارد ہوے انکو قصہ گوئی سے بہت شوق تھا انکے ہمسایہ مین داستان امیر حمزہ بیان ہوتی تھی یہ بھی سننے جاتے تھے آخر انھون نے چند اجزا ایک قصہ تازہ کے تصنیف کر کے اُس محفل مین سنائے لوگون نے بہت پسند کیے جب اس قصہ دلاویز کی شہرت ہوئی دربار شاہی مین طلب کیے گئے اور خلعت فاخرہ سے ممتاز ہوے اور بہ تعین مواجب مناسب حکم اختتام اس قصہ عجیب کیواسطے دیا گیا یہ کتاب دربار شاہی مین ہمیشہ پڑھی جاتی تھی لیکن چونکہ زبان اسکی فارسی تھی رفتہ رفتہ بوجہ ترقی اُردوے معلے اسکا رواج جاتا رہا اس زمانہ مین کہ رواج فارسی کا کالعدم ہوگیا تو اتنی بڑی کتاب کا اُردو مین شائع ہونا مناسب تھا لہذا ان اجلاد کے ترجمے اور طبع مین کارخانہ نے جو صرف کثیر کیا وہ اظہر من الشمس ہے۔ اصل کتاب کی بزبان فارسی ۱۸ جلدین ہین اور ترجمہ ہر ایک جلد مین دو دو جلدین مشترک ہین جنکی نو جلدین حسب تفصیل ذیل ہین۔	عہ/ ۲ آ ۱/
۱۔ جلد معدن کی نامہ۔	[illegible]
۲۔ جلد دو حصہ الابصار موسوم بہ معز الدین نامہ	[illegible]

نام کتاب	قیمت
۳ - جلد ضیاء الابصار موسوم بہ جمشید نامہ -	۴ر
۴ - جلد شمس النہار ترجمۂ خورشید نامہ -	۸عہ ر
۵ - جلد مطلع الانوار -	۳ ب
۶ - جلد خزینۃ الاسرار -	۵ ب
۷ - جلد نور الانوار ترجمۂ خورشید نامہ -	۵ ب
۸ - جلد مشرق الآثار ترجمۂ خورشید نامہ -	۵ ب
۹ - جلد تفریح الاحرار ترجمۂ معز الدین نامہ -	۸ر ب
الف لیلہ بالتصویر - دو کالم مین مشہور افسانہ	
ہزار اور ایک رات کا عربی مین ہے اِسکا ترجمہ	
اُردو مین منجانب مطبع منشی طوطارام شایان	
مرحوم نے کیا تھا - بہ مزید نظر ثانی مولوی محمد	
حامد علیخان متخلص بہ حامد - کاغذ سفید وخنائی	عہ ب
فسانہ عجائب جلی قلم - بالتصویر - لعبات	
رنگین ونمکین از مرزا رجب علی بیگ سرور	
کاغذ سفید گندہ -	۹ر ب
ایضاً - کاغذ خنائی گندہ -	۷ر ب
الف لیلہ بالتصویر - کامل ہر چہار جلد یکجائی	
مترجمۂ مولانا محمد حامد علیخان صاحب - دو قسم	
۱ - کاغذ سفید چکنا -	۱۵ر
۲ - کاغذ رسمی سفید -	۱۴ر
قصۂ سندباد جہازی - ماخوذ از قصہ الف لیلہ	۲ر ب
کامروپ کا جادو - اُردو کاغذ سفید -	۲ر ب
جادۂ تسخیر - قصہ دلچسپ مولفہ نواب	
محمد حیدر علیخان صاحب -	عہ ب ۶
فسانہ عجائب متوسط قلم - مصنفۂ مرزا	
رجب علی بیگ سرور -	۶ر

نام کتاب	قیمت
کتب قصہ جات نظم	
الف لیلہ منظوم - کی متفرق جلدین	
حسب ذیل فروخت ہوتی ہین - کامل مجلد -	عہ ب
جلد اول از منشی طوطارام شایان -	۱۲ر ب
جلد دوم " کاغذ سفید	۱۰ر ب
جلد سوم " کاغذ خنائی وسفید	۶ر ب
جلد چہارم - از منشی شادی لال کاغذ خنائی وسفید	۱۳ر ب
مجموعۂ قصص - بالتصویر شامل پانچ قصہ	
(۱) قصۂ سوداگر بچہ (۲) قصۂ ماہی گیر (۳) قصۂ	
جمجمہ (۴) قصۂ منصور - (۵) قصۂ شاہ روم	۱ر ۶
قصۂ سوداگر بچہ - قابل دید -	۶
بحر دانش - مطبوعۂ غیر -	۹
آہ وحشی - ترجمۂ ہنس جواہر از منشی	
محمد احسن بلگرامی -	۸ر ب
قصۂ ماہی گیر - عمدہ قصہ -	۶
ناٹک ہمت عالی - معروف بہ گل بکاؤلی	
حصۂ اول مؤلفہ مولوی الٰہی بخش صاحب -	۲ر
قصہ قاضی جونپور - حمق وعقل کا امتحان	۹
قصۂ جمجمہ - دلچسپ عبرت انگیز -	۶
قصہ شاہ روم - بالتصویر -	۶
قصۂ شیخ منصور - از شیخ احمد متخلص برسا	۶
سنگاسن بتیسی - از منشی مکھن لال -	۴ر
گلزار ابراہیم - قصۂ حضرت ابراہیم ادہم -	عہ ر
چشمۂ شیرین - قصۂ شیرین وفرہاد -	۱ر ۳
جوگن نامہ - از میاں باطن اکبرآبادی -	۶